جلد سوم

فہرست مضامین جلد دوم وقائع راجپوتانہ

پانچوان باب

ایجنسی مارواڑ

اس ایجنسی سے متعلق جودہپور اور جیسلمیر کی دو ریاستین ہین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
بمقام جودہ پور رہتے ہین صرف جودہ پور کی ریاست سے خراج بقدر ایک لاکھہ آٹھہ ہزار روپیہ اور
فوج خرچ بقدر ایک لاکھہ پندرہ ہزار جملہ دو لاکھہ تیئیس ہزار روپیہ لیا جاتا ہے جیسلمیر سے بوجہ
قلت آمدنی کے و نیز اسوجہ سے کہ بادشاہ دہلی و مرہٹون کو کبھی کچھہ نہ دیا تھا خراج یا فوج
خرچ وغیرہ کچھہ نہین لیا جاتا ہے اس ایجنسی سے متعلق چھاونی ایرن پورہ کی فوج ہے
کہ سابقًا جودہپور لیجن کہلاتی تھی اور ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین اوس فوج کے باغی
ہونے کے بعد جو فوج بھرتی ہوئی وہ ایرن پورہ اررگیولر فورس کہلاتی ہے ملانی
کے ضلع مین سرکار انگریزی کی طرف سے بہ تحت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ایک حاکم
رہتا ہے اُسکی معرفت اس ضلع کا خراج وصول ہو کر جودہ پور مین دیا جاتا ہے اس
ضلع کے ٹھاکر راج جودہ پور کے ماتحت و خراج گذار ہین مگر زر خراج سرکار انگریزی
کی معرفت دیتے ہین بطور خود راج مین داخل نہین کرتے *

پہلی فصل

مارواڑ جسے جودھپور بھی کہتے ہین

باعتبار وسعت ملک کے راجپوتانہ مین یہہ ریاست سب سے بڑی ہے اسکے شمال مغرب مین جیسلمیر شمال مین بیکانیر شمال مشرق مین شیخاواٹی مشرق مین جے پور کشنگڈھ ضلع اجمیر و میواڑ جنوب مین میواڑ و سروہی و ممالک گائیکواڑ اور مغرب مین تھر پارکر و سندھ واقع ہین اسکا غایت طول جنوب و مغرب سے شمال مشرق کو ۳۲۰ میل اور غایت عرض مخالف سمت مین ۱۷۰ میل ہے یہہ ملک درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۴-۳۶ و ۲۷-۴۰ اور طول بلد مشرقی ۷۰-۴ و ۷۵-۲۲ کے واقع ہے اور اسکا رقبہ ۳۵۶۷۲ مربع میل ہے اس ملک کے قدرتی عمدہ اشیا مین سے لونی ندی ہے کہ سرحد مشرقی پر پشکر کے قریب نکلکر اور جنوب مغربی سمت مین روان ہوکر ملک کو تقریباً دو مساوی حصون مین تقسیم کرتی ہے اوسکے کنارہ چپ پر یعنی جنوب مشرق مین ملک سیراب و زرخیز ہے اور کنارہ راست پر یعنی شمال مغرب مین ویران بیابان ہے ملک کا مغربی حصہ ملحق سرحد سندھ بالکل ویران جنگل ہے اور اسکے مشرق مین ایک سلسلہ پہاڑیون کا چھوٹے اور بڑے جنگلون کے درمیان واقع ہے چھوٹا جنگل لونی ندی کے کنارہ راست سے شروع ہوا ہے اور درمیان شہر جودھپور و پوکرن شمال مشرقی سمت مین چلا گیا ہے اس جنگل پر بالکل ریت کے ٹیلے پھیلے ہوئے ہین اور طرفین کو یعنی مشرق مین بجانب جودھپور و منڈور اور مغرب مین بجانب پوکرن و پھلودی پست پہاڑیان واقع ہین مشرق کی سرحد پر ملک بلند ہوتا گیا ہے اور کوہ اراولی سے کہ سطح سمندر سے تین ہزار سے چار ہزار فیٹ تک بلند ہے جا ملا ہے کل جنوبی حصہ جودھپور کا ساحل

बीकानेर
शेखावाटी
जैपुर
किशनगढ़
अजमेर
मेवाड़
लोनी
पोकरन
मंडोर
पीरकरन
फलोदी
साचोर

जालोर
सिवाना
कान
पाली
नीमाज
मेड़ता
बालोतरा

دجالور وسواد کے قریب پہاڑوں سے سلسلہ ہے اور مشرق حصص مین جہان پالی و
تیملاج وسٹھرتہ مین پہاڑ کم ہین درمیان بالوترہ اور دارالحکومت کے اور شمال مشرقی حد پر
زمین زیادہ تر قابل زراعت ہے جنوبی حد پر بعض پہاڑ ایسے ہین کہ انکو عالم معدنیات التشی
تصور کرتے ہین آب و ہوا موسم گرما مین بہت گرم مگر سرما مین سرد و شفا بخش و خوشگوار
رہتی ہے موسم سرما مین کبھی کبھی پالہ پڑتا ہے غربی اضلاع مین علی العموم ریگستانی خاصیت سے
ہوا ہمیشہ خشک اور صحت بخش ہوتی ہے چنانچہ مشہور ہے کہ اوس ملک مین کیچڑ و مچھر و رطوبت
بخار آور بالکل نہین ہوتی ہین مگر جنوب مشرقی ملک کا حال جہان لونی ندی مین بافراط پانی بہتا ہے
اور بہت ندیان اور نالے اوسمین شامل ہوتے ہین بالکل بخلاف ہے اس سبب سے وہان موسم بارش
مین بہت دلدل رہتی ہے اور اوس زمانہ مین جوڑا بخار خاص بہت مرض آور رہتا ہے اس ملک مین

सांभर
डीडवाना
पचभद्रा
फलोदी
चापलो

بمقامات سانبھر و ڈیڈوانہ و پچبدرہ و پھلودی نمک بکثرت پیدا ہوتا ہے بوایلو صاحب
کی رائے مین اس ملک کے اکثر پہاڑ واقع مشرق و جنوب مین چند اقسام کے فلزات ہین چنانچہ اس
سلسلہ مین جو شمال مین اجمیر تک پہنچا ہے سیسہ لوہا تانبا اور چاندی پیدا ہوتی ہین مگر جودھپور

मकराना

کے علاقہ مین کانین کبھی کھودی نہین گئی ہین مکرانہ مین کہ یہہ شہر ایک مضبوط سرخ عمارتی پتھر کے
پہاڑ پر واقع ہے سفید سنگ مرمر کی کان ہے اور اکثر اضلاع مین کنکر بہت ہوتا ہے جسے

सूजन
पानी

جلاکر چونہ بنایا جاتا ہے سوجت مین ٹین اور سیسہ اور پالی کے قریب پھٹکری اور اضلاع
ملحق بجرایت مین لونا بہت ہوتا ہے رقبہ کثیر ملک پر دولی کاشت ہوتی ہے مگر جیسا ٹوڈ صاحب
کے جانے پر کثرت سردی سے ہر ایک پھلی ٹوٹ گئی تھی اور پانی مشک کے اندر جمتا تھا پالے کی
شدت سے تلف ہو جاتی ہے کل اضلاع واقع دامن کوہ اراولی مین کہ بہت چشمون سے سیراب
ہین بجز باجرہ کہ صرف ریت مین پیدا ہوتا ہے ہر قسم کا غلہ بافراط ہوتا ہے مگر باشندگان

ملک کی الصوم زیادہ نفع موجب پارچہ کھاکر زندگی بسر کرتے ہین شیرشاہ بادشاہ نے جو سنہ ۱۵۴۴ع میں اس ملک پر حملہ آور ہوا تھا پسپا ہو کر کہا کہ ایک مشت باجرہ کے عوض میں انجا سلطنت کھو بیٹھا تھا*

حیوانات کی بکثرت اور انکے اقسام زیادہ ہین لونی ندی کے کنارہ پر شیر بکثرت بہت ہین اور اکثر گھیسے اور ویران جنگلون مین جیسے بھی رہتے ہین اچھہ کی طرف بھیڑیے لیکڑا اور تین قسم کی لومڑیان اور بہر حد جنوبی سندہ سے ملحق چکارے اور جنگلی گدھے ہوتے ہین حسب تحریر سیلم ؟ صاحب کے جنہون نے اکثر جنگلی گدھے مارے تھے یہہ جانور نمکین جنگلون کا رہنے والا ہے اور جنگل مین بھی آتا ہے مگر موسم سرما مین مزروعہ زمین پر آکر پیداوار کا بہت نقصان کرتا ہے جنگلی گدہا ۱۱ اونچ بلند ہوتا ہے پست گردن بھورا رنگ کا اور پیٹ سفیدی مائل ہوتا ہے مثل عام گدہون کے اسکے بڑے بڑے کان ہوتے ہین مگر وہ گدھے ہی کی طرح رہنکتا بھی ہے اور اوسکا رہنکنا خالیف ہرن کی آواز سے متشابہ ہوتا ہے یہہ جانور دس سے پچاس تک گروہون مین رہتا ہے مگر کبھی کبھی تنہا اور جوڑہ بھی ملتا ہے اوسکی غذا نمکین گھاس اور جنگلی جھاڑیان ہین اور کبھی لاغر نہین ہوتا ہے شور پانی پیتا ہے اسکا گوشت کھانے مین آسکتا ہے اس ملک مین سانپون کی یہہ کثرت ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے ٹٹی اور باڑہ لگاتے ہین اونٹ اور گھوڑے عمدہ نسل کے اور کثرت سے ہوتے ہین اور بہت قیمت پاتے ہین ناگور کے بیل اور گائے عمدگی مین مشہور ہین ویران جنگلون مین بھیڑیان کثرت سے چرتی ہین انکی اون سے لوئی اور کمل تیار ہوتے ہین موٹا سوتی پارچہ بھی بہت طیار ہوتا ہے جودہ پور ناگور اور پالی مین بندوق اور تلوار طیار ہوتی ہین اور پالی مین انگریزی ساخت کے سے

آہنی صندوق طیار ہوتے ہین عمدہ ہون۔ دندان فیل کے خرادی کام اور چرمی اور شیشہ کی چیزون کے واسطے مشہور ہے اور آہنی برنجی چیزین ناگور مین بہت طیار ہوتی ہین جاٹون کی قدیم نسل جو دریاست ہے مشرق مین کوہ ہالہ سے سمندر تک پھیلی ہوئی ہے اور اس ملک کے اصلی باشندے تھے اب بھی آبادی ملک مین فیصدی ساڑھے بستھ ہین ساڑھے چوبیس فیصدی راٹھور راجپوت ہین اور باقی ماندہ برہمن وجتی وغیرہ ہین چارنوت لوکہ راجپوتون کی نسل مین سے ہین بحیثیت فرقہ مذہبی ونیز سرخان ملک کے باشندگان ملک پر بڑا اقتدار حاصل ہے عوام کا اعتقاد ہے کہ چارنون کی خونریزی کا باعث ہونا تحقیق اپنی بربادی اور بیخ کنی کا باعث ہے اس سبب سے انکا زور رہے اور وے اپنے بچون کو یہی تعلیم کرتے ہین کہ اپنی قوم کا دعوی قایم رکھنے کے واسطے جب ضرورت ہو اپنی جان تلف کرنے مین کبھی پس وپیش نکرین اس اقتدار کی وجہ سے انمین سے ایک آدمی قافلہ مسافران کا بمقابل راجپوت غارتگرون کے محافظ ہوجاتا ہے اگر غارتگر قریب آوین تو وہ اول انکو تلوار ہاتھ مین لیکر آگاہ کرتا ہے اور نمانین تو اپنے جسم کو مجروح کرکے اور خون کے چھینٹے دیکر جس قدر اوسکی زبان یاری دے سخت کلامی سے بددعا دیتا ہے اور جبتک اوسکا مطلب حاصل نہو ایسا ہی کرتا رہتا ہے جہان بہت سختی کی ضرورت ہوتی ہے اپنے کسی رشتہ دار کو کہ یا تو ضعیف العمر یا بچہ دختر ہو ہلاک کرتے ہین یا خودکشی کرتے ہین اور عورت بچہ بھی اوسکے ساتھ مرجاتے ہین چارنون سے مشابہ مگر دعوی اقتدار مین اونسے کم بھاٹ ہین جو ہجو وبددعا کے گیت اور تصویر اور مورتون سے زور آزمائی کرتے ہین ملک کی آبادی بحساب پچاس کس فی مربع میل ۰۰ ۶ ۱۳ ۷ سمجھی جاتی تھی جودہپور کے کل لوگ افیون خوری کے بہت عادی ہین تاوقتیکہ اسکو نکھالین

کسی کام کے نہین ہوتے اور جب اوسکا نشہ جاتا رہتا ہے اوسوقت گویا مجنون ہو جاتے
ہین اور یہ حال متواتر ہوتا رہتا ہے راجپوتون مین افیون روٹی سے بھی زیادہ ضروری
سمجھی جاتی ہے اور متفق ہوکر افیون کھانا نہایت مضبوط ذریعہ اتحاد کا سمجھا جاتا
سابق عورتون کا اپنے شوہر متوفی کی نعش کے ساتھ جلنا بہت مروج تھا سنہ ۱۷۲۴ء
مین مہاراجہ اجیت سنگہ کی نعش کے ساتھ چھ رانیان اور اٹھاون دیگر عورتین جلکر
خاکستر ہوگئین زمانہ حال مین بھی یہ قبیح و مکروہ رسم اس قدر جاری تھی کہ سنہ ۱۸۴۳ء
مین راجہ متوفی کے ساتھ جلنے سے چھ رانیون کو سرکار انگریزی نے ہرچند باز رکھنا
چاہا مگر کچھ کارگر نہوا الا سرکار انگریزی کے مستقل اور مناسب وقت صلاح سے مہاراجہ
صاحب نے کل علاقہ مین ستی کی ممانعت کا اشتہار جاری کر دیا ہے مارواڑی زبان
کہ ہندوستانی زبان کی شاخ ہے علاقہ جودہ پور مین بولی جاتی ہے +

جودہ پور دار الریاست ایک مزروعہ و خشک میدان کے شمال مشرقی کنارہ
پر جو جنوب مین لونی ندی اور اوسکے موید نالون کی طرف پست ہوتا گیا ہے ایک
پہاڑ کی جنوبی دامن پر کہ پچیس میل طول مین اور تین چار میل عرض مین ہے تین سو سے
چار سو فیٹ تک بلند ہے واقع ہے شہر کے گرد پانچ میل طول کی شہر پناہ ہے اور
ناہموار زمین پر کہ پہاڑ کی طرف بلند ہوتی گئی ہے آباد ہے سب سے زیادہ بلندی پر قلعہ
ہے اوسکی کیفیت بوایلو صاحب نے اس طرح لکھی ہے بالا قلعہ کے جنوبی حد کے برج پر
جسکے اندر بلند مندر ہے بیٹھنے سے کل شہر کا عجیب خوشنما نقشہ پیش نظر ہو جاتا ہے
جس پہاڑ پر قلعہ ہے اوسکے ہر سہ اطراف یعنی مشرق جنوب و مغرب مین شہر آباد ہے
صرف شمال کی طرف کوہ منڈور سے مسلسل پہاڑی ہے کہ ناہمواری زمین کے سبب

اوسطرف آبادی غیر ممکن ہے درختون کی طراوت بخش سبزی اور سرخ پتھر کے مکانات
بیچک مرمر کی سفیدی نے شہر کو عجیب آرایش و رونق بخشی ہے جابجا پانی سے بھرے
ہوئے تالاب ہین شہر کے بلند حصون مین سفید بلند فصیل نمایان ہے اور مکانات
قطعات مثل خوشون کے ایک دوسرے سے بلند چاندپول تک تہ بر تہ چنے ہوئے
ہین اور قلعہ سے مغرب مین بیرونی مکانات کی آبادی عجب خوبصورتی سے نظر آتی ہے*
مگر صورت بغور دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ گلی کوچہ بیقاعدہ اور بدنما نقشے سے بنے ہین
مکانات کم حیثیت اور بیڈول ہین اور اسی وجہ سے یہہ شہر راجپوتانہ کے دیگر شہرون
سے خراب ہے البتہ شہر مین چند خوشنما مندر ہین اونمین سے لبشن بہاری کا مندر مقدم
ہے مگر بخلاف اسکے ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ گلی و کوچہ خوشنما و باقاعدہ ہین اور
اکثر مکانات سرخ پتھر کے بہت خوشنما ہین فصیل شہر کے اندر چند تالاب ہین شہر کے
شمال و مغربی حصہ مین چھوٹا سا تالاب پدم ساگر پہاڑ مین کھدا ہوا ہے اوسی طرح
مین قلعہ کے مغربی دروازہ کے نیچے رانی ساگر ہے کہ اوسکے اور قلعہ کے درمیان
فصیل بنی ہوئی ہے تاکہ یہہ تالاب قلعہ کی فوج کے قبضہ مین رہے بعض اوقات
اشد ضرورت پر شہر والون کو بھی پانی لینے کی اجازت ہوجاتی ہے اس تالاب کا
پانی صرف فوج کے خرچ مین آتا ہے مشرق مین گلاب ساگر بہت وسیع ہے اور تمام
وکمال پتھر کی تعمیر ہے بائی کا تالاب بھی جو حال مین تعمیر ہوا ہے بہت وسیع ہے
اوسمین چند نلون کے ذریعہ سے دور تک کا پانی آتا ہے مگر بہت کی خشک سالی مین
بجز رانی ساگر کے کل تالاب خشک ہوجاتے ہین انکے سوا اس شہر مین قریب
تیس ۳۰ کے باولی ہین کہ اونمین زینون سے اترکر آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے انکا

विषमपुर

पद्मसागर

रानीसागर

गुलाबसागर

बाई सागर

پانی اکثر آدمی نکال لیتے ہین اور بعض جا بین رہٹ لگا ہوا ہے اور قریب چالیس ۴۰ فیٹ
کا عمق ہے اور تھوڑے ہی سے جھالرہ مین سے بھی جسمین سطح زمین سے نوے ۹۰
فیٹ عمق پر پانی ہے اور نوے ۹۰ فیٹ پانی کا عمق ہے رہٹ کے ذریعہ سے پانی
نکلتا ہے یہہ جھالرا بالکل پہاڑ مین پتھر پر کھودا گیا ہے اور گلدائی کے گھس جانے
سے معلوم ہوتا ہے کہ جھالرا بہت قدیم الایام کا ہے اوسکی شکل مربع اور اوپر
سے بہت وسیع ہے نیچے کی طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی تک پہنچ سکتا ہے اور چوکی
طرف رہٹ کے واسطے لکڑی بلند کی ہے پانی شیرین ہے اور کبھی کم نہین ہوتا جب
ابو الموصاحب نے ۱۸۲۲ء مین دیکھا شہر کی فصیل اکثر مقامات سے اسقدر شکست ہوگئی
تھی کہ اون مین سے باہر آنے جانیکا راستہ ہوگیا تھا اور اکثر مقامات پر فصیل کے کنگورون
تک پتہ چڑہ گیا تھا شہر کے مشرق مین دو بہت پہاڑیان ہیں اور سو فیٹ کی بلندی
کی بھی شہر پناہ مین داخل ہین اونکی بیرونی سمت مین فصیل و برج ہین کل فصیل مین
۱۰۱ برجین ہین اور سات دروازے ہین جس کا نون کے راستہ پر واقع ہین اوسی نام
سے مشہور ہین شہر کی فصیل و برجین قلعہ سے ملحق و مسلسل ہین مگر اونکے درمیان
مین ایک علحدہ فصیل ہے جو سطح زمین سے ۳۰۰ فیٹ بلند ہے شمال مشرق کو
۲۸۰ فیٹ کی بلندی ہے اور وہان چوڑا دروازہ ہے اوسکے اوپر ندہ
پتھر کی بلند دیوار ۲۰ فیٹ ہے اور اس دیوار کے دیگر اجزا اس سے بھی بلند ہین
اور یہہ فصیلین و برجین اونھین پہاڑون کے خوبصورت پتھرون سے تعمیر ہوئی
ہین مگر بعض مقامات پر بہت کمزور و بدنما ہین - اگر سخت پہاڑ پر واقع نہوتین تو
کسی کام کی نہوتین بڑا دروازہ شمال مین ہے وہان کی سڑک پر بڑی توپین اچھی

طرح جا سکتی ہین اور راستہ پر علی التواتر سات دروازے ہین اخیر دروازہ کے اندر مہاراجہ
صاحب کے محل ہین قلعہ سمت شمال سے ہوا ہے یہہ بھی ایسی ہی سڑک ہے کہ اوسپر بھاری توپخانہ
چل سکے اور حسب قواعد یورپ لڑائی ہونے پر یہہ قلعہ مدت تک مقابلہ نہین کر سکتا ہے
کل قلعہ پانسو گز طویل اور ڈھائی سو گز عریض ہے سرکاری محل و دیگر مکانات شمالی کنارہ
پر ہین اور کل قلعہ کے دو ثلث رقبہ پر پھیلے ہوئے ہین اور بقیہ مکانات مین کوٹھار
سامان جنگی و غلہ وغیرہ کا ہے اور باقی زمین خالی ہے - قلعہ کے اندر پانی کے پانچ
حوض ہین اور علی العموم رانی ساگر کا پانی برج مین آتا ہے محل کل مکانات سے بلند ہے
اور اوسکا بلند ترین حصہ زمین کی سطح سے ۴۵۰ فیٹ بلند ہے سرکاری مکانات
اچھے نہین ہین بیکانیر کے مہاراجہ صاحب کے مکان سے بھی بدتر ہین سب سے بڑا مکان دیوان عام
ہے جسے سہسر کھنبہ کہتے ہین اوسکی چھت ستونون کی متوازی قطارون پر کہ
ہر ایک اسمین بارہ فیٹ کے فاصلہ پر ہین قایم ہے - شہر سے باہر اور شمال مشرقی
گوشہ سے دو کے گول کی بار پر مہا مندر کے ہزار گھر اور ۱۱۲ دوکانون کی علحدہ آبادی
ہے اوسکے گرد سوا میل طول کی کم عرض پختہ دیوار ہے اور جسمین تین فیٹ بلند
اور پانچ چھ انچ عرض کے سوراخ ہین اور چند برج ہین یہہ مقام جھرنا یعنی پناہ گزین
مجرمان کا ہے کل آبادی بشکل مخروط ہے اور ہر چہار طرف کو چار دروازے ہین مندر
بہت بلند ہے اور سفیدی کے سبب سے دور سے نظر آتا ہے اندر سے مکان بہت
آراستہ ہے اور دیوتا کی پرتمان نقرئی شامیانہ کے سایہ مین رہتی ہے ایک تالاب ہے
جسمین بہت دور سے پانی آتا ہے اور اسی فیٹ عمق کی ایک باولی ہے کہ اسمین
پانی کبھی کم نہین ہوتا ہے ایک طرف زینہ ہے کہ آدمی پانی بھرتے ہین اور تین طرف

सहस्रखंबा

महामंदर

झारणा

سے رہٹ لگی ہوئی ہین کہ اونکے ذریعہ سے آبپاشی و دیگر ضروریات کو پانی بہت
نکلتا ہے بالسمند کے احاطہ کے اندر دو محل ہین ایک مین مہاراجہ صاحب کا گزر
بہت شوکت و تجمل سے رہتا ہے دوسرے مین کوئی آدمی نہین رہتا مگر بحسب اعتقاد
ہنود رئیس سابق کی روح کے بود و باش و آرایش کے واسطے طلائی شامیانہ و پلنگ
وغیرہ سامان تیار رہتا ہے جودھپور سے پانچ میل شمال مین قدیم دار الحکومت مارواڑ
یعنی مانڈور کے کھنڈرات ہین شہر جودھپور مہاراجہ جودھا نے سنہ ۱۴۵۹ء مین آباد
کیا تھا کہ اوسکے نام سے نامزد ہوا اور پہاڑ جودھا گر کہلاتا ہے شہر سے مغرب مین
سوا میل کے فاصلہ پر عمدہ باغات ہین اور اکھے راج کا تالاب ہے اس تالاب مین صاف
عمیق اور کثرت سے پانی ہے کہ بجائے مصنوعی تالاب کے قدرتی جھیل معلوم ہوتا ہے
اس سے دو تین میل کے فاصلہ پر بال سمند تالاب قریب نصف میل طول مین اور دو ثلث
عرض مین ہے اوسکے سرخ پتھر کے ناہموار کنارے ہین اور کنارون پر انواع و اقسام
سرسبزی خصوص جھاڑی اور سایہ دار تاڑ کے درختون کے سبب شہر سے دو میل شمال
مین اور بہر دو تالاب مذکورہ صدر کے درمیان سورساگر نام بڑا تالاب ہے اوسکے
جنوبی کنارہ پر بہت عمدہ سفید سنگ مرمر کی عمارت معروف موتی محل ہے کہ اوسکی
ہموار چھت پر سے قلعہ بہت خوبصورتی سے دکھائی دیتا ہے بوالیو صاحب کے اندازہ
مین جودھپور مین تیس ہزار گھرون کی آبادی تھی کہ بحساب فی گھر پانچ کس کل باشندے
ڈیڑھ لاکھ ہوتے تھے مگر اسقدر آبادی بعید از قیاس ہے کہ دوسرے مقام پر بوالیو
صاحب نے تعداد باشندگان ۹۱۵۰۰ لکھی ہے کہ یہ البتہ قرین قیاس ہے - ٹوڈ صاحب نے
تعداد گھرون کی بیس ہزار یعنی آدمیون کی اسی ہزار لکھی ہے کہ حال کی آبادی دیکھی ہوئی

जोधा
जोधागिर
अखैराज का तालाब
बालसमंद
सूरसागर
मोती महल

یہہ بھی زیادہ ہے - شہر جودہ پور عرض بلد شمالی ۲۶ درجه ۱۹ دقیقه طول بلد شرقی ۷۳ درجه ۲۸ دقیقه پر واقع ہے +

اس راج مین دیگر شہر و قصبات مفصلہ ذیل ہین

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
ادیره	۲۵	۲۳	۷۳	۱۷	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر ۱۴۱ میل جنوب مغرب نصیر آباد سے ہے گرد نواح کی سرزمین کنکریلی، اور کہین کہین پہاڑیان ہین راستہ مضبوط صاف ہے	अवीरा
اکھنڈی	۲۵	۵۹	۷۲	۱۴	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۵۲ میل بالمیر سے مشرق مین کنارہ راست لونی ندی سے چھہ میل شمال مین لسیت ڈہری زمین پر که برسات مین اکثر غرق رہتی ہے واقع ہے +	अरवंडी
اکلی	۲۶	۴	۷۱	۲۴	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۶ میل شمال مین اگرچہ ویران زمین ہے مگر راستہ میدانی اور صاف ہے +	अकली
بجوندہ	۲۵	۳۱	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۵۵ میل جنوب مین +	बिजूंवा
باگھوندی	۲۵	۵۶	۷۲	۱۲	راستہ بالمیر و جودہ پور پر ۴۹ میل بالمیر سے مشرق مین زرخیز سرزمین مین لونی ندی کے شمالی یعنی کنارہ راست پر اور لونی اور لیک ندیون کے اتصال پر +	बाघोदी लीक

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
بیسل پور	۲۴	۱۶	۷۳	۲۶	راستہ جودہ پور واجمیر پہ جودہ پور سے ۱۰ میل مشرق مین اس قصبہ مین آٹھ سو گھر ہین اور سو دوکانون کا بازار ہے تعمیر خشت کے سترچاہ پندرہ بیس فیٹ عمق کے ہین اونمین شیرین پانی ہے +	बीसलपुर
بیتری	۲۰	۵	۷۲	۲۵	راستہ جیسلمیر وناگور ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۲۰۰ میل شمال مغرب مین دو دو سو فیٹ عمق کے دو چاہ ہین +	बेतरी
بیہرہ	۲۵	۴	۷۳	۱۵	ضلع گودوار مین ۳۶ میل جنوب مغرب اجمیر سے	बेहरा
بھادریز	۲۵	۵۲	۷۱	۱۶	راستہ پوکرن وبالمیر پر پہاڑ کے مشرقی دامن پر واقع ہے سڑک پر ریتہ بہت ہے اور ناہموار ہے	भादरेज
بھیمار	۲۶	۱۹	۷۱	۳۳	راستہ پوکرن وبالمیر پر بالمیر سے ۶۵ میل شمال مین اس گانون مین چارنون کی بہت آبادی ہے دو کوئے ہین جنمین ۱۸۰ فیٹ کے عمق پر پانی ہے مشرقی سمت مین پوکرن کا راستہ اچھا ہے	भीमार
بھینمال	۲۵	۵	۷۲	۲۰	جودہ پور سے ستو میل جنوب مغرب +	भीनमाल
بھیکواری	۲۶	۳۰	-۱	۵۰	راستہ پوکرن وبالمیر پر پوکرن سے ۳۲ میل جنوب مین اس گانون مین بھی چارنون کی بہت آبادی	भेकोराई

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
						قریب سوگھر کے ہے ایک تالاب کا پانی پیتے ہین جب وہ خشک ہوجاتا ہے ایک شیرین کنوے اور ایک چاہ شور سے پانی آتا ہے گاؤن مین چھوٹا سا قلعہ ہے پوہکرن کی طرف راستہ اچھا ہے
भोरानी	بھورانی	۲۵	۳۷	۷۲	۴۴	جو دہ پور سے ۵۶ میل جنوب غرب مین +
भग्गू	بھگو	۲۷	۲۷	۷۳	۳۷	راستہ ناگور و بیکانیر پر بیکانیر سے ۲۲ میل شمال غرب
भनयाना	بھنیانہ	۲۶	۳۹	۷۱	۴۵	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مین پست سر زمین پر جسمین چند نالے کہ سوا برسات کے دیگر موسمون مین خشک رہتے ہین مگر برسات مین ایسے چڑھتے ہین کہ بند باندھنا پڑتا ہے اور پانی بکثرت جمع ہوجاتا ہے واقعے سنہ ۱۸۴۲ء مین کثرت بارش سے بند شکست ہوگیا پانی نکل گیا دوسرے سال چار ہزار روپیہ خرچ ہوکر درست ہوئی مگر سنہ ۱۸۴۴ء مین پھر ٹوٹ گیا اور چند میل پر ایک گاؤن تلف ہوگیا اُسوقت سے بند کی مرمت نہین ہوئی ہے مگر کوون مین پندرہ بیس فیٹ کے عمق پر پانی بکثرت ہے تیس ۳۰ فیٹ تک

نام	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد مشرقی درجه	طول بلد مشرقی دقیقه	کیفیت	
					اور [illegible] فیٹ عرض کا ایک چار برجون کا قلعہ ہے دو ہزار باشندون کی آبادی ہے +	
بسالہ	۲۵	۵۵	۷۱	۲۳	راستہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۱۶ میل شمال مین ایک بلند پہاڑ کے دامن پر واقع ہے ایک چھوٹا پہاڑی قلعہ ہے اور دو سو گھرون کی آبادی ہے +	बिसाला
برامی	۲۵	۲۲	۷۲	۲۳	راستہ نصیرآباد و دیسہ پر ۱۳۹ میل جنوب مغرب نصیرآباد سے +	बरामी
برونده	۲۶	۲۰	۷۴	۴	راستہ جودہپور و اجمیر پر جودہپور سے ۵۹ میل شمال مشرق مین واقع ہے ساڑھے تین سو گھرون مین ۱۶۴۵ آدمیون کی آبادی ہے ایک تالاب اور چار شور کنوؤن کا پانی صرف مین آتا ہے +	बरूंदा
چیتلوانہ	۲۴	۵۳	۷۱	۲۷	جودہپور سے ۱۴۰ میل جنوب مغرب +	चेतलवाना
چوٹن	۲۵	۳۱	۷۱	۳	جودہپور سے ۱۴۱ میل جنوب مغرب +	चोटन
چوندیہ	۲۶	۳۴	۷۴	۱۵	راستہ جودہپور و اجمیر پر اجمیر سے ۶۳ میل شمال مغرب مین +	चौंडिया
چھمو	۲۶	۴۰	۷۲	۴۲	راستہ پوکرن و جودہپور پر جودہپور سے ۴۶ میل	चम्मू

	نام	عرض شمالی درجہ	عرض شمالی دقیقہ	طول بلد مشرق درجہ	طول بلد مشرق دقیقہ	کیفیت
						شمال مغرب مین +
[illegible]	جندا[illegible]	۲۶	۳۵	۲۷	۵۳	راستہ پوکرن وجودہ پور جودہ پورسے ۱۴۳ میل شمال مغرب مین +
चंडावल	چنداول	۲۶	۰	۷۳	۴۲	راستہ نصیرآباد وڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۶ میل جنوب مغرب + گانون مین بیس دوکانین ہین اور آبادی بہت ہے +
दाबचु	داہچو	۲۶	۴۷	۷۲	۲۶	راستہ پوکرن وجودہ پور پر پوکرن سے ۲۸ میل جنوب مشرق مین +
दांतीवाड़ा	دنتی واڑہ	۲۶	۱۶	۷۳	۳۰	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۲۱ میل مشرق مین +
[illegible]	واسوتی	۲۷	۲۵	۷۲	۵۶	جودہ پور سے ۹ میل شمال مین +
डगारी	ڈگاری	۲۶	۱۷	۷۳	۱۵	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۳ میل مشرق مین واقع ہے سڑک اچھی ہے +
देवगढ़	دیوگڑہ	۲۶	۲۵	۷۳	۸	راستہ پوکھران وجودہ پور پر جودہ پور سے ۷ میل شمال مین +
दवीकोट	دیی کوٹ	۲۶	۴۴	۷۱	۱۷	راستہ جیسلمیر وبالمیر پر بالمیر سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین +
घनसर	دھنسرہ	۲۷	۸	۷۳	۲۵	راستہ ناگور ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۰۲ میل شمال مغرب مین ہے +

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرق		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
दिंगाइ	دنگنی	۲۶	۳۷	۷۳	۳۰	راستہ نصیر آباد دوڑیہ پر نصیر آباد سے ۳۲ میل جنوب مغرب میں گرد و نواح کی سرزمین ہموار اور بے برگ ہے مگر کہیں کہیں پہاڑیاں ہیں راستہ اچھا ہے +
दोलह	دولیہ	۲۶	۹	۷۴	۵۲	تین دیہات راستہ بالونزہ و چودہ پور پر بالونزہ سے ۳ میل شمال مشرق میں اس سبب سے کہ اس گانوں میں شیرین پانی کے تین چاہ ہیں گرد و نواح کے مالک میں مشہور ہے +
दूदवाली	دودوالی	۲۵	۲۰	۷۳		سوکری ندی کے کنارہ پر چودہ پور سے ۵۹ میل جنوب میں +
दुजाना	دوجانہ	۲۵	۱۷	۷۴	۱۴	راستہ نصیر آباد و ڈولیہ پر نصیر آباد سے ۱۴۷ میل جنوب مغرب میں +
ईकाह	ایکاہ	۲۶	۵۷	۷۴	۴	راستہ بھیاوڑی و پوہکرنا پر بھیاوڑی سے ۸ میل شمال مشرق میں بلند پہاڑی سرزمین پر واقع ہے وہاں قلعہ سے جنوب میں پست زمین ہے کہ بعد برسات وہاں نمکین پانی جمع ہو جاتا ہے مگر دیگر موسموں میں خشک رہتا ہے +

	نام	عرض البلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
थानेराव	تھانی راو	۲۵	۱۴	۷۳	۳۶	علاقہ گوڈوار مین جودھپور سے ۸۷ میل جنوب مشرق مین +
गोल	گول	۲۵	۵۴	۷۳	۹	راستہ بالمیر جودھپور بالمیر سے ۶۴ میل مشرق مین لونی ندی کے کنارہ راست پر جہان ایک ... اسکے متصل ہوا ہے پست مرتفع مین واقع ہے +
गोल	گول	۲۵	۲۵	۷۲	۲۹	کنارہ راست سوکری ندی پر جودھپور سے ۷۶ میل جنوب مغرب مین +
गंगराना	گنگارانہ	۲۶	۳۴	۷۳	۵۹	جودھپور سے ۷۵ میل شمال مشرق مین +
गुढा	گڈہ	۲۵	۱۱	۷۱	۷۲	کنارہ راست لونی ندی پر جودھپور سے جنوب مغرب مین ۱۲۰ میل پر واقع ہے +
हियान	ہیات	۲۵	۵۳	۷۳	۵۰	بیری ندی کے کنارہ چپ پر ۶۵ میل جنوب مشرق جودھپور سے +
हरसानी	ہرسانی	۲۶	۰	۷۰	۴۵	جیسلمیر سے ۵۶ میل جنوب مین +
जादन	جادن	۲۵	۵۰	۷۳	۳۷	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین +
जालोर	جالور	۲۵	۲۲	۷۲	۴۰	سوکری ندی کے کنارہ راست پہ جودھپور سے ۷۱ میل جنوب مغرب +

	نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
जलधारा	جلبارہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۴	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۳۵ میل مشرق مین سوگھڑ کا گانو ہے +
जटवाला	جٹوالہ	۲۶	۲۵	۷۳	۴۰	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۴۰ میل مشرق مین +
झूड	جھوڑ	۲۶	۳۲	۷۳	۱۳	جودہ پور سے ۸ میل شمال مشرق مین +
जूता	جوتہ	۲۶	۰	۷۴	۸	راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۴ میل جنوب مغرب +
जुराई	جورائی	۲۵	۱۴	۷۱	۳۹	راستہ بالمیر و جودہ پور پر بالمیر سے شمال مشرق ۱۲ میل +
झरो	جھرو	۲۶	۲۳	۷۴	۱۸	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۲۳ میل شمال مغرب مین +
जसोल	جسول	۲۵	۴۷	۷۲	۳۳	راستہ بالمیر و جودہ پور پر جودہ پور سے ۶۰ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ پر ویران قصبہ ہے اسکا موقع گول پہاڑ دو سو فیٹ بلند کے دامن پر ہے اوس سے برتہ ٹھاکر کے بود و باش کے مکانات ہین اس مقام پر لونی ندی جب موسم بارش مین بوالیو صاحب نے عبور کیا

	نام	عرض البلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
						. . . ے فیٹ عریض تھی اور بہت تیز بہتی تھی قصبہ جب آباد تھا . . . سے شہر کی آبادی تھی مگر اب ہون حصہ بھی نہیں ہے بہت شرک موسم باشکال مین غرق رہتی ہے +
कालू	کالو	۲۶	۲۳	۷۴	۷	کنارہ جیپ لونی ندی جودھپور سے ۳۶ میل مشرق مین +
कानपुर	کانپور	۲۶	۱۴	۷۶	۱۳	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۵۹ میل جنوب مغرب مین +
कनूना	کنونہ	۲۵	۱۰	۷۲	۳۰	کنارہ راست لونی ندی پر جودھپور سے ۳۲ میل جنوب مغرب مین +
कापरेड़ा	کپریڑہ	۲۶	۱۷	۷۳	۳۶	راستہ نصیرآباد و جودھپور پر جودھپور سے ۲۹ میل مشرق مین +
करबला	کربلا	۲۵	۱۵	۷۳	۲۲	راستہ پالی و جودھپور پر جودھپور سے ۳۰ میل جنوب مین
कंटाह	کٹوہ	۲۷	۷	۷۴	۱۹	جودھپور سے ۴۹ میل شمال مشرق مین +
खीरवा	کھیروہ	۲۵	۴۱	۷۳	۴۳	جودھپور سے ۴۹ میل جنوب مشرق مین +
खेमांरी	کھیمانڈی	۲۵	۱۵	۷۳	۱۱	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۵۴ میل جنوب غرب مین واقع ہے اس گانون مین

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					ڈیڑھ سو گھر بستی دو دکان مین ملک پہاڑی ہے +	
کھنڈالہ	۲۶	۱۰	۷۳	۲	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر جودہ پور سے ۶۲ میل جنوب مغرب مین +	खंडाला
کھرنچہ	۲۶	۲۴	۷۳	۴۳	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۳۸ میل شمال مشرق مین +	खरेंचा
کچاون	۲۷	۱۰	۷۴	۵۳	اجمیر سے ۵۰ میل شمال مشرق مین +	कुचावन
کودسو	۲۷	۳۲	۷۳	۲۰	جودہ پور سے ۸۹ میل شمال مشرق +	कूदसू
کولو	۲۶	۳	۷۱	۴۳	جودہ پور سے ۹۱ میل جنوب مغرب مین +	कूलू
کوتی	۲۵	۵۶	۷۲	۳۰	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۱۲ میل شمال مشرق مین +	कूरी
کورڈ	۲۵	۳۵	۷۳	۱۴	علاقہ گوداو مین اجمیر سے ۱۰۵ میل جنوب مغرب مین +	कोर्डे
کوٹڑوہ	۲۶	۷	۷۱	۱۱	راستہ پوکرن وبالمیر پر بالمیر سے ۲۸ میل شمال مین +	कोटड़ोह
کلیان پور	۲۶	۴	۷۲	۴۴	راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۲۰ میل شمال مشرق +	कल्यानपुर
کنوئی لرکانی	۲۷	۲۷	۷۴	۳۹	جودہ پور سے ۱۲۴ میل شمال مشرق مین +	कनाईलाड रवानी
کراؤ	۲۶	۳۹	۷۲	۶	جودہ پور سے ۳۸ میل شمال مغرب مین +	कगाऊ

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
करकर्नी	[illegible]	۲۶	۴۵	۷۲	۴۸	آبیہ سے ۲۰ میل جنوب مغرب مین +
कटाला	[illegible]	۲۷	۰	۷۴	۱۴	راستہ جیسلمیر ناگور و نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۴۲ میل شمال مغرب مین +
लांबा	لامبہ	۲۶	۳۳	۷۳	۵۲	کنارہ راست لونی ندی پر جودہ پور سے ۵۰ میل شمال مشرق مین +
लीलमा	لیلمہ	۲۵	۴۸	۷۰	۴۴	جودہ پور سے جنوب مغرب ۸۷ میل +
लोतरा	لوترہ	۲۶	۴۳	۷۲	۳۳	جودہ پور سے ۴۶ میل شمال مغرب مین +
लोटोती	لوٹوتی	۲۶	۱۶	۷۳	۵۷	کنارہ چپ لونی ندی پر جودہ پور سے ۱۳ میل مشرق مین +
लोवन	لوون	۲۶	۱۵	۷۲	۱۱	راستہ پوکہران و جودہ پور پر ۳ میل پوکہران سے مشرق مین +
मालकोर	ماکلور	۲۵	۳۷	۷۲	۳۲	جودہ پور سے ۲۶ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ چپ سے ۱۲ میل جنوب مین +
मंडोला	منڈولہ	۲۵	۲۰	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پہ جودہ پور سے ۱۰۰ میل جنوب مغرب مین +
मानकपुर	مانک پور	۲۶	۴۹	۷۳	۴۰	جودہ پور سے ۴۹ میل شمال مشرق مین +
मारोठ	ماروٹھ	۲۷	۵	۷۵	۱۰	جودہ پور سے ۱۴۰ میل شمال مشرق مین +

نام	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد مشرقی درجه	طول بلد مشرقی دقیقه	کیفیت	
میهدوره	۲۵	۵۰	۷۰	۳۹	جودهپور سے ۱۳ میل جنوب مغرب مین +	महदूरा
موڈیره	۲۵	۱۹	۷۲	۱۰	راسته نصیرآباد و ڈلیه پر نصیرآباد سے ۵۵ میل جنوب مغرب مین پہاڑی سرزمین مین واقع ہے +	मोंदरा
مودل	۲۵	۲۷	۷۳	۲۴	راسته نصیرآباد و ڈلیه پر نصیرآباد سے ۳۴ میل جنوب مغرب مین +	मोदल
موگره	۲۶	۸	۷۳	۱۰	راسته نیچ و جودهپور پر جودهپور سے ۱۹ میل جنوب مین +	मोगरा
مونڈه	۲۵	۴۷	۷۳	۵۹	جودهپور سے ۷۵ میل جنوب مشرق مین +	मोंडा
مونڈوه	۲۷	۳	۷۳	۵۵	راسته نصیرآباد و ناگور پر ناگور سے جنوب مشرق ۱۱ میل +	मुंडवा
مالی	۲۵	۴۴	۷۳	۳۰	راسته نصیرآباد و ڈلیه پر نصیرآباد سے ۱۱ میل جنوب مغرب مین +	मवली
مجل	۲۵	۵۱	۷۲	۴۵	لونی ندی کے کناره چیب پر جودهپور سے ۴۱ میل جنوب مغرب +	मझाल
ملاهر	۲۷	۱۳	۷۲	۲۶	راسته بیکانیر و پھلودی پر پھلودی سے ۵ میل شمال مین +	मलाहर
ملوه	۲۶	۶	۰۵	۵۰	راسته بالوتره و جودهپور پر بالوتره سے ۳۷ میل شمال مشرق مین +	मलवा

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
मत्तीनाथ का थान	مالی ناتھ کا تھان	۲۵	۲۳	۷۲	۹	راستہ بالمیر وجودہ پور پر جودہ پور سے ۷۱ میل جنوب مغرب مین لونی ندی کے کنارہ راست پر کدھان مہیم ناتھ مین ندی بہت تیز اور جہاز ۲ میل عرض مین واقع ہے یہان ملی ناتھ نامے معبود ہنود کا مکان ہے +
मंडालया	منڈالیہ	۲۶	۲۶	۷۳	۴۷	راستہ جودہ پور واجمیر پر جودہ پور سے ۴۴ میل شمال مشرق مین +
मंडोर	منڈور	۲۶	۲۱	۷۳	۸	سنہ ۱۴۵۹ء مین مہاراجہ جودہ نے جودہ پور کو آباد کرکے اُسکو دار الحکومت مستقل کیا اوس سے پیشتر یہ دار الریاست تھا جودہ پور سے شمال مین پانچ میل کے فاصلہ پر اُسی پہاڑ کے مشرق دامن پر اس قدیم شہر کے کھنڈرات کہ اب بھی آثار ین کچھ آبادی ہے واقع ہین شہر کی فصیل زیادہ مسمار ہوگئی ہے اور اوسکا حصہ کہ شہر جدید کی تعمیر کے واسطے جدا کیا گیا اسکی فصیل مضبوطی ثبوت کے واسطے اب بھی بکثرت موجود ہے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بلا چونہ کے چنے ہوئے ہین پہاڑ کی چوٹی کے ملے ہوئے بیقاعدہ بنی ہوئی ہین اور اسوجہ سے وقت نہ تھا م

نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					تک توپون کا استعمال ایجاد نہین ہوا تھا پہلے یا بانی معمار نے محل کے واسطے وسط قلعہ مین وسیع ترین موقع تجویز کیا تھا جہان بہت بڑی اور مثل دیگر قدیم عمارتون کے مربع ہین اس احاطہ کے اندر اکثر کھنڈرات ہین عجیب الخلقت تصویر و مورتین کہ ہنود کے متوہم دماغ سے پیدا ہوتی ہین موجود ہین فرش کے کنارہ سے تھوڑی دور پہنچتے مین ہوکر صحن کا راستہ ہے کہ جسکے علیٰحدہ حصہ مین پہاڑ سے ملحق ایک بیک جینیون کے زمانہ کے ستونون کا وسیع مکان ہے یہان اس جنگل کے بہادرون کی مورتین مع جنگی تجمل وسامان کے اور اپنے زمانہ کے کل اہتمام و اطوارت ایسے گھوڑون پر جنکے نام مثل سوارون کے زندہ دوام ہین موجود ہین اگرچہ بجائے تکلف وتجمل کے یہہ لوگ جنگ آوری کی وجہ سے زیادہ نامور ہوئے ہین مگر ہر ایک راجہ کی مورت مع سردار کے کمال تھوری

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					و دلیری سے بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے ہر ایک راجہ بحالہ تلوار تیر کمان و ترکش اور لباس سے مسلح ہے اول راٹھور راجپوتوں کے خطابی دیوتاؤں کی اٹھارہ بڑی بڑی مورتین نظر آتی ہین یہہ مورتین ایک صف مین ہین اور انکے چہرے شمال کی طرف ہین اور پشت پر سرخ پتھر کا پہاڑ ہے مغرب مین تین مورتین ہین کہ دو بھیرون اور درمیان مین ایک گنیش ہے یہہ مورتین کشادہ چبوترہ پر ہین مگر دیگر مورتین مکان سے اندر ہین اور مورتین حقیقت مین مکان کے اندر رکھنے کے لائق ہین کہ رنگین چونے سے تعمیر ہوئی ہین - اور تینوں مورتین مذکورہ صدر سندور سے رنگی ہین اور طلائی ورق چڑھے ہوئے ہین انکے علاوہ چونہ کی تعمیر کے برہما و سورج و ہنومان و رام و سیتا و کرشن و شیوجی کی مورتین ہین اور انسے پہلے مورتون کو ٹوڈ صاحب نے بودہ یعنی

भैरव
गणेश

ब्रह्मा
सूर्ज
हनुमान
राम
सीता
कृष्ण
शिव

کیفیت	طول البلد مشرقی		عرض البلد شمالی		نام	
	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	درجہ		
جینیون کے بنائے ہوئے لکھے ہین زمانہ حال کے مقدم مکانات مین سے اجیت سنگہ کا مکان ہے کہ سنگوست ۱۷۲۴ء مین اوسکے بیٹے انبھے سنگہ نے مارا تھا یہ سنگین عمارت بہت خوبصورت اور آراستہ ہے مگر اب کوئی آدمی اُسمین نہین رہتا ہے ہر سوموار کو جودہ پور کے لوگون کا بغرض پرستش مندرون کے منڈور مین میلہ ہوتا ہے +						
راستہ بالوترہ وجودہ پور پر بالوترہ سے ۱۲ میل شمال مشرق مین +	۲۱	۷۲	۵۲	۲۵	منگارہ	मंगारा
راستہ جیسلمیر ناگور ونصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۵۷ میل مغرب مین +	۰	۷۳	۵۶	۲۶	منتورہ	मनोरा
وسیع جنگلی میدان مین چہار دیواری سے محروس ایک قصبہ ہے وہان چار تالاب اور بہت کنوئے ہین اس نواح مین عمدہ نسل کے گائے او بیل ہوتے ہین اور قرب وجوار کے ملک مین بہت قیمت پاتے ہین اس	۵۰	۷۳	۱۰	۲۷	ناگور	नागोर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					شہرمین مہاراجہ صاحب جودہ پورکا خراج گذار سردار رہتاہے اور ٹوڈ صاحب نے لکھاہے کہ اچھے سال مین وہ راج مین پچہتر ہزار روپیہ صرف آمدنی سائر مین اداکرتاہے جودہ پورسے ۵۷ میل شمال مشرق مین ہے +
ناہرندی	۲۶	۱۲	۷۳	۰	رآستہ بالوترہ وجودہ پور پہ جودہ پورسے ۲۴ میل جنوب مغرب مین +
نماج	۲۶	۹	۷۴	۷	جودہ پورسے ۶۲ میل جنوب مشرق مین +
نیمری	۲۸	۳	۶۸	۱۴	رآستہ نصیرآباد وناگور پہ ناگورسے ۲۳ میل جنوب مشرق +
ننیو	۲۷	۱۴	۷۳	۲۱	جودہ پورسے ۵۷ میل شمال مغرب مین +
نتوتہ	۲۶	۴۹	۷۴	۵۱	اجمیرسے ۲۶ میل شمال مشرق +
پالی	۲۵	۴۸	۷۳	۲۴	یہہ مغربی راجپوتانہ کی بڑی تجارت گاہ راہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآبادسے ۱۰۸ میل جنوب مغرب مین واقع ہے منڈاوی واقع وممالک شمالی ومالوہ وبہاول پورسے کے متقاطع راستون پر واقع ہے پالی

मारवाड़ (ناہرندی)
नीमाज (نماج)
नीमरी (نیمری)
ननेऊ (ننیو)
मनु ता (نتوتہ)
पाली (پالی)

सूर्ज
हनुमान
राम
सीता
कृष्ण

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					جودہ پور کے خالصہ مین ہے ۔ پچہتر ہزار روپیہ سالانہ محصول سایر کا آتا ہے سابق مین شہر پناہ تھی اور جودہ پور کے فریق مخالف اوسکی ملکیت پر باہم نزاع کیا کرتے تھے آخرکار حسب درخواست باشندگان شہر فصیل مسمار کی گئی باوجودیکہ شہر بہت آباد ہے شکستگی فصیل سے بدنما معلوم ہوتا ہے شہر بہت قدیم ہے اور راجپوتون نے بتحت حکومت شیوجی ۱۱۶۰ء مین لیا تھا ٹوڈ صاحب نے دس ہزار گھر اور پچاس ہزار باشندون کی آبادی لکھی ہے +
پالڑی	۲۵	۹	۷۲	۵	راستہ نصیر آباد و ڈویسہ پر نصیر آباد سے ۱۱۳ میل جنوب مغرب مین اسمین دو سو گھر اور تین دوکانون کی آبادی ہے +
پانچلہ	۲۶	۵۸	۷۲	۲۰	راستہ جیسلمیر ناگور نصیر آباد پر نصیر آباد سے ۱۳۱ میل شمال مغرب مین +
پاٹودی	۲۶	۹	۷۲	۲۴	جودہ پور سے ۴۸ میل جنوب مغرب مین +

पालडी

पंचला

पाटोदी

	نام	عرض بلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
पीपार	پیپاڑ	۲۶	۰۴	۷۳	۴۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۴ میل شمال شرق مین واقع ہے قصبہ کے گرد خام فصیل ہے اور اندر قلعہ ہے تین ہزار آدمیون کی آبادی ہے اور جنوبی دروازہ کے مقابلہ مین تالاب ہے ۔
फलोदी	پھلودی	۲۷	۸	۷۲	۲۸	راستہ بیکانیر و باڑمیر یا اجمیر سے ۷۰ میل شمال مشرق مین بلند زمین پر واقع ہے گرد قصبہ کے جنوب کی طرف شکستہ ہے قریب تین ہزار گھر کے ہین +
फलसूंद	پھل سوند	۲۶	۲۴	۷۱	۵۷	پست زمین پر واقع ہے +
पोहकरन	پوہکرن	۲۶	۵۴	۷۲	۰	راستہ پھلودی و جیسلمیر پر ۶۲ میل جیسلمیر سے مشرق مین واقع ہے قریب مین اسی نام کا قدیم قصبہ ویران پڑا ہے مگر اس آباد قصبہ مین تین ہزار گھرون کی آبادی ہے اوسکے گرد صرف پتھرون کی چنائی کی فصیل پندرہ فیٹ بلند ہے ویران قصبہ مین سب سے بڑی عمارت ایک مندر ہے اور اوسکے گرد ٹھاکر کے بزرگون کی چھتریان ہین اس سبب سے کہ پوہکرن مشرقی

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					راجپوتانہ اور سندہ کی تجارت کے راستہ پر واقع ہے سایر کا محصول بہت آتا ہے اور بمقابلہ دیگر علاقہ جات جودہپور کے پوکرن کے نواح کی زمین سیراب ہے اور ٹھاکر جسکی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے راج کے اول سرداروں مین ہے سابق مین اس سے سہ چند آمدنی تھی مگر مہاراجہ صاحب جودہپور نے اوسکا جزو اعظم چھین لیا ہے ✣
پچاک	۲۶	۱۰	۷۳	۴۷	راستہ نصیرآباد وجودہپور پر جودہپور سے ۴۳ میل مشرق مین ✣
پچبھدرہ	۲۵	۵۷	۷۲	۲۱	جودہپور سے ۵۰ میل جنوب مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے ۸ میل شمال مین واقع ہے گرد نواح کا ملک سیراب مگر کم مزروعہ ہے اس قصبہ سے تین میل شمال مین نمک کا سر ہے اوسکے پانی مین اسقدر شوریت ہے کہ جھاڑیون پر جو سر کی پانی مین ڈالی جاتی مین موسم گرما مین خود بخود کثرت سے

पचाक

पचभद्रा

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
					نمک جم جاتا، یہہ قصبہ اور نمک کا سر مہاراجہ صاحب کے خالصہ مین ہین اور اُنکی آمدنی اونکے زنانہ کے مصارف مین آتی ہے +	
بچیرولی	۲۶	۳۵	۷۴	۱۱	راستہ جودہ پور و اجمیر پر جودہ پور سے ۳۷ میل شمال مغرب مین +	बरौली
پلی	۲۶	۵۷	۷۲	۵۰	جودہ پور سے ۴۹ میل شمال مغرب مین +	पाली
پٹاؤ	۲۵	۵۷	۷۲	۳۰	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۴ میل شمال مشرق مین +	पराक
راتن	۲۶	۴۶	۷۴	۸	راستہ نصیر آباد و ناگور پر نصیر آباد سے ۵۰ میل شمال مغرب مین +	बाह्न
راسہ	۲۵	۴۱	۷۲	۵۴	جودہ پور سے ۴۶ میل جنوب مغرب مین +	रामा
راس	۲۶	۱۷	۷۴	۱۶	کوہ اراؤلی کے شمال مغربی ڈھال پر اور راستہ نصیر آباد و ڈیسہ پر نصیر آباد سے ۳۸ میل مغرب مین واقع ہے چھہ سو گھر کی آبادی ہے +	रास
ریالوہ	۲۵	۵۱	۷۱	۳	جودہ پور سے ۳۵ میل جنوب مغرب مین +	शिवानोर
ریان	۲۶	۳۲	۷۴	۲۰	راستہ جودہ پور و اجمیر پر اجمیر سے ۴۷ میل	रिपां

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					شمال مغرب مین واقع ہے اس قصبہ کے گرد شکستہ خام فصیل ہے اور اوسمین میٹرپتہ ٹھاکری بود و باش کا قلعہ ہے یہہ قلعہ شمال و جنوب مین پچاس گز طویل اور تیس گز عریض ہے اور دو سو فیٹ کی بلندی کے پہاڑ پر شہر سے بلند اور محفوظ موقع پر واقع ہے مغربی گوشہ مین دروازہ ہے اور اوسکے محاذی پنچ نکھو کس پہاڑ کے غربی دامن پر قصبہ ہے اوسمین قریب سات سو گھر کے آبادی ہے پانی بافراط ہے کنوان کا عمق صرف بیس ۲۰ فیٹ کے قریب ہے اور چالیس فیٹ چوڑی شیرین پانی کی ایک بہت بڑی باولی ہے اولیلیو صاحب کے اندازہ مین اس قصبہ کی آبادی ۵۰۰۰ آدمیوں کی ہے +
رہتک	۲۵	۵۹	۷۳	۱۴	راستہ ننجہ بالی وجودہ پور چودہ پور سے ۲۴ میل جنوب مین +
سامبر	۲۵	۵۵	۷۲	۱۵	راستہ بالمیر وجودہ پور بالمیر سے ۵۸ میل مشرق مین اور کنارہ راست لونی ندی سے تین ۳ میل شمال

रोहत

ाम्बरा

	نام	عرض البلد شمالی		طول البلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						مین پست دُھری زمین ہے کہ طغیانی ندی پر غرق ہو جاتی ہے واقع ہے +
सांचोरी	سانچوری	۲۵	۲۶	۷۳	۲۵	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۳۲ میل جنوب مغرب مین واقع ہے ۵۰۰ گھر ہین +
सांडेरा	سانڈیرہ	۲۵	۱۰	۷۳	۱۷	راستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۴۴ میل جنوب مغرب مین +
सानु	سانتو	۲۵	۱۳	۷۲	۳۸	سوکری ندی کی شاخ کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۴۸ میل جنوب مغرب مین +
साथिका	سانتھیکہ	۲۶	۲	۷۳	۱۹	جودہ پور سے ۵۲ میل شمال مشرق مین +
सेनारा	سیوارہ	۲۴	۵۰	۷۲	۰	جودہ پور سے ۱۲۰ میل جنوب مغرب مین +
शेऊ	شیو	۲۶	۱۲	۷۱	۱۴	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر بالمیر سے ۳۶ میل شمال مین ایک وسیع نگر ویران ضلع کا کہ چند ٹھاکران خراج گذار جودہ پور پر منقسم ہے دارالحکومت ہے یہان جودہ پور کا حاکم مع چار توپ اور کسیقدر فوج کے رہتا ہے دوسو گھرون کی آبادی ہے اور راج کا تھانہ ہے شمال مغرب کیطرف ایک عمدہ تالاب ہے +

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
شریاپری	۲۵	۴۰	۷۳	۵۳	جودہ پور سے ۶۲ میل جنوب مشرق مین +
سیندری	۲۵	۳۲	۷۱	۵۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر جودہ پور سے ۹۰ میل جنوب مغرب مین +
سینگر	۲۷	۱۰	۷۳	۴۰	راستہ جیسلمر ناگور و نصیرآباد پر نصیرآباد سے ۱۰۱ میل شمال و مغرب مین واقع ہے یہان شور پانی کنوؤن سے ملتا ہے اور تالاب گرمی مین خشک ہوجاتا ہے اوس زمانہ مین چار میل سے پانی آتا ہے
[illegible]	۲۶	۳۱	۷۲	۱۰	جودہ پور سے ۳۲ میل مغرب شمال مین +
سومری	۲۰	۱۲	۷۴	۴	جودہ پور سے ۸۹ میل شمال مشرق مین +
سوندری	۲۶	۹	۷۰	۱۵	جودہ پور سے ۹۲ میل جنوب مغرب مین +
سوراند	۲۵	۲۰	۷۲	۱۰	سوکری ندی کے کنارہ راستہ پر جودہ پور سے ۹۷ میل جنوب مغرب مین +
سورو	۲۵	۲۰	۷۲	۲۰	سوکری ندی کے کنارہ راستہ پر جودہ پور سے ۷۰ میل جنوب مغرب مین +
سنچا	۲۵	۴۲	۷۱	۵۱	لونی ندی کے کنارہ راستہ سے ۸ میل مغرب مین جودہ پور سے ۹۲ میل جنوب مغرب مین +
سربری	۲۵	۵۴	۷۲	۴۳	راستہ بالوترہ جودہ پور پر بالوترہ سے ۲۱ میل

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
					شمال مشرق مین +	
سنتلانو	۲۶	۰	۷۳	۰	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۲۴ میل جنوب غرب مین +	सनलानु
سیلاہ	۲۶	۲۹	۷۳	۳۸	جودہ پور سے ۲۲ میل شمال مشرق +	सिपरा
تاپی	۲۴	۵۲	۷۱	۲۳	لونی ندی کے کنارہ راست پر جودہ پور سے ۱۵۰ میل جنوب مغرب مین +	नमी
ٹاپو	۲۶	۵۳	۷۲	۴۳	جودہ پور سے ۴۰ میل شمال مشرق مین +	टापू
تارہ	۲۶	۱	۷۱	۱۲	استہ پوکرن و بالمیر پر بالمیر سے ۲۹ میل شمال مین +	नारा
نیوڑی	۲۶	۳۳	۷۳	۰	استہ پوکرن و جودہ پور پر جودہ پور سے ۴۴ میل شمال غرب +	नवडी
ٹھاٹ	۲۶	۲۴	۷۴	۲۲	استہ نصیر آباد و بیکانیر پر نصیر آباد سے ۳۱ میل شمال مغرب +	थाट
تھوبہ	۲۶	۴۲	۷۳	۱۰	جودہ پور سے ۳۲ میل شمال مین +	थोबा
تلواڑہ	۲۵	۵۲	۷۲	۹	لونی ندی کے کنارہ چپ پر درمیان بالمیر و جودہ پور کے جودہ پور سے ۶۵ میل جنوب مغرب مین بارش مین لونی ندی کہ یہان باویل کا عرض ہے بہت زور سے بہتی ہے ہر سال شروع	तिलवाड़

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						موسم سرما مین خصوص خرید فروخت حیوانات کے واسطے میلہ ہوتا ہے اور قریب آٹھہ ہزار آدمی جمع ہوجاتے ہین بارش مین یہان کا راستہ غرق آب ہوجاتا ہے +
टटवास	ٹٹواس	۲۷	۱۴	۷۳	۱۹	جودہ پور سے شمال مشرق مین ۶۶ میل +
ललाई	للائی	۲۷	۲۰	۷۳	۴۰	راستہ ناگور و بیکانیر پر ناگور سے ۴۴ میل شمال مغرب مین ہے +
अरूवा	اروبہ	۲۶	۳	۷۲	۴۵	راستہ بالوترہ و جودہ پور پر بالوترہ سے ۳۰ میل شمال مشرق مین +
बिजोवा	بجووہ	۲۵	۲۶	۷۳	۳۴	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۶۳ میل جنوب مشرق مین +
वाली	والی	۲۵	۱۵	۷۳	۲۱	علاقہ گودوار مین جودہ پور سے ۷۴ میل جنوب مشرق مین +
वारनेर	وارنیر	۲۴	۵۸	۷۱	۰	جودہ پور سے ۱۶۷ میل جنوب مغرب مین +

تاریخ قدیم

مہاراجگان جودہ پور راجپوتون کی راٹھور نسل مین سے ہین جسکا کسیقدر حال باب اول کی دوسری فصل مین لکھا گیا ہے سمت ۱۱۲۶ مطابق سنہ ۱۰۶۹ عیسوی سے پیشتر کی تاریخ اور کرسی نامہ اس نسل کے صحیح و تحقیق نہین ہے اوس سال مین بہن پال نے قنوج پر قبضہ کیا تھا اوس وقت سے راٹھوروں کا لقب کام دھوج ہوا اوسکے خلاف

۱ پرست غف بہت اوسپوج ولد یال سے تیرہ خاندان کام دھوج کے لقب سے مشہور ہوئے

۲ دھرم بھومبو جسکی اولاد دہنیرا کام دھوج کہلاتی ہے +

۳ بھانو دانغانون سے بمقام بہاگ لڑا تھا اور ابھے پور آباد کیا تھا اس سبب سے اسکی اولاد ابھے پورہ کام دھوج کہلاتی ہے +

۴ بیرچند جسکی شادی انہل پور پٹم کی ہمیر چوہان کی دختر سے ہوئی تھی اوسکی اولاد کپولیہ کام دھوج کہلاتی ہے چودہ بیٹے تھے کہ دکن کو چلے گئے اونکی وہین بودوباش ہوگئی +

۵ امربجی جسکی شادی کورہ گڑہ واقع لب دریاے گنگا کے پربار راجہ کی دختر سے ہوئی تھی اور سولہ ہزار پہاروں کو مارا اور کورہ پر قبضہ کیا اس سے اوسکی اولاد کورا کام دھوج کہلاتی ہے +

۶ سوجن بنو جسکی اولاد جبر کھیرہ کام دھوج کہلاتی ہین +

۷ پارم جسنے راجہ تیج من یادو سے اوڑیسہ اور بوجیلانہ فتح کیا +

۸ اٹھیر جسنے یادون سے بنگالہ فتح کیا اس سبب سے اٹھارہ کام دھوج ہوئے +

۹ بردیو کے بڑے بھائی نے اوسکو بنارس مع چوراسی دیہات کے دی تھی مگر اوس نے

मैनपाल
काम धुज
पुरवत
भरत
पुंज
धर्म्मभाव
धनेश्वर
भानोद
कागढ़ा
अभयपुर
बीरचंद
सनहल पुरण
हमीर चोहान
कर्णालया
अमरबिजय
कोरा गढ़
सुजनबिनोद
जिरखेरा
पद्म
तेलमन
बाजिलाना
ठाकर
बरदेव

پارکپور شہر آباد کیا اسوجہ سے اوسکی اولاد پارک کام دھوج کہلاتی ہے +

اوگر پبھو جو ہنگلج چاندل کی پرستش گاہ کو گیا اور وہان اوسکی عبادت مقبول ہوکر چشمہ مین سے تلوار نکلی جسکے ذریعہ سے اوسنے دکن مین سمندر تک ملک فتح کیا اوسکی اولاد چندیلہ کام دہوج کہلاتی ہے +

ناٹ سن جسنے شمال مین بھان تنور سے ممالک فتح کرے اوسکی اولاد ببر کام دہوج کہلاتی

بھرینے اسنکھہ برس کی عمر مین رودرسین بڑگو جرسے شمالی پہاڑون کے نیچے کنک سر فتح کیا اوسکی اولاد بھریہ کام دہوج کہلاتی ہے +

النکل نے کھیرو دہ شہر آباد کیا اور مسلمانون سے دریاے اٹک پر لڑا اوسکی اولاد کھیرودیہ کام دہوج کہلاتی ہے +

چاند نی شمال مین تاراپور حاصل کیا اور نہیرہ شہر کے جو ہان راجہ کی دختر سے شادی کری اور مع اوسکے بنارس کو چلا گیا +

بھومبو یعنی دھرم بھوبنہ والی قنوج کا اجے چند بیٹا تھا اکیس [۲۱] پشت تک اونکا لقب راو رہا اوسکے بعد راجہ ہوگیا اودے چند - نرپتی - کنک سین - سہس سال - میگھہ سین - بیر بھادر - دیو سین - بمل سین - دان سین - مکند - بھو دو - راج سین - تریال - سری پونج - بجے چند - سجے چند - ایک بعد دوسرے کے ہوے - کہ آخر کار جے چند قنوج کا نایک ہوکر دل پنگلا لقب سے مشہور ہوا [۱]

سنہ ۱۱۹۲ء سے جس زمانہ مین نین پال نے قنوج کو فتح کیا اور اوسکے تیرہ [۱۳] پوتے مختلف ممالک مین مسکن گزین ہوئے جے چند کے زمانہ یعنی ۱۱۹۳ء تک کہ اوسوقت راٹھوروں کی فرمان روائی لب دریاے گنگ ختم ہوئی ان راجگان کے زمانہ مین

पारकपुर
दुगदमभू
हिंगलाजकी दया
चंदेला
भुकटमन
भानतंवर
नीर
रुद्रसेन
कनकसर
भरया
कालंकुन्त
खेरोदा
खेरोदया
चांद
ताराहपुर
नहेरा
उदयचंद
नृपति
कनकसेन
महसाल
मेघसेन
वीरभद्र
देवसेन
विमलसेन
दानसेन
मुकंद
भूद
राजसेन
त्रपाल
श्रीपुंज
विजयचंद
जयचंद
दलपंगला

کوئی نمایان کار تحریر کے لایق وقوع مین نہ آیا اور اوس سات صدی کی بابت مین
صرف اکیس راجگان کے نام تحقیق ہوئے ہین حالانکہ جیپال اور پرندکو بھی خطاب
راجگی حاصل کرنے سے پیشتر اکیس ۲۱ راجہ ہوئے ہین +

جے چند کے زمانہ مین قنوج کی آبادی تیس ۳۰ میل کے احاطہ مین تھی اور اوسکو دل پنگل
یعنی فوج رنگ کا لقب کثرت فوج سے حاصل ہوا تھا کہ کوچ مین جسوقت
اوسکی فوج منزل پر پہنچ جاتی تھی پچھلی فوج روانہ نہین ہوسکتی
تھی سورج پرکاش مین فوج کی یہہ تفصیل لکھی ہے اسی ہزار مسلح آدمی تیس ہزار ہاتھی

सूर्य प्रकाश

گھوڑے تین لاکھہ پایک دولاکھہ کماندار و تبردار اور گروہ کثیر جھنگ آوروں کا تھا لیکن
جب غور و عراق کے بادشاہ نے دریاے اٹک سے عبور کیا اور اسکے مقابلے واسطے
یہہ فوج آگے بڑھی دریاے سندھ کی جے چند سے لڑائی ہوئی اور سندھ ندی کہ پایاب
مشہور تھی خون سے پرآب ہوگئی اور والی قنوج اوسپر غالب آیا +

راٹھوروں کے جانی دشمن چوہانون کی تاریخ مین جے چند کو منڈلیک لکھا ہے وہ

मंडलीक

شمال کے بادشاہ پر غالب آیا آٹھہ خراج گذار شاہون کو قید کیا سدہ راج والی انہلواڑہ
کو دو دفعہ شکست دی اور جنوب مین نربدا تک عملداری کرلی +

सिधराज अनहलवाड़ा

اوسنے اپنی دختر کی شادی کے واسطے حسب رواج قدیم کل ملک کے راجگان کو جمع کرکے
جشن شاہانہ کیا تاکہ وہ اونمین سے کسیکو اپنے ازدواج کے واسطے پسند کرے
مگر چوہانون کا راجہ اور میواڑ کے سمراجی جے چند کی خودسری سے نفرت کرکے نہ گئے اوسنے

समरा

عوض اونکے نام کی طلائی مورتین بنوا کر انکو کمتر مقامات پر بٹھایا یعنی چوہان کی مورت
کو پولیہ یعنی دربان بنایا یہہ تھی راج چوہان کو کہ اوسکی کل عمر جنگ آوری مین گذری تھی

पौलया

غرض انتقام توہین اور از دواج دختر راجہ سے حملہ آوری لازم آئی چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا کہ ہندوستان کے صدہا بہادروں کے مجمع مین سے لڑکی کو لے گیا بھاگتے مین پانچ روز تک سخت لڑائی ہوئی اگرچہ اوسکو شہرت دوامی حاصل ہوئی مگر دہلی کے عمدہ ترین بہادروں کو کھو بیٹھا اور اسی طرح جے چند نے سلطنت قنوج کے کل جنگ آوروں کو تصدق کیا اسی اثنا مین شہاب الدین سلطان غوری نے موقع غنیمت سمجھکر حملہ کیا کہ دونوں راجہ جنمین سے ہر ایک نے تنہا بادشاہان سابق کا کامیابی سے مقابلہ کیا تھا مغلوب ہوئے شہاب الدین غوری نے اس باہمی نااتفاقی کو غنیمت سمجھکر اول پرتھی راج چوہان سے دہلی کو فتح کیا اور بعد ازان جے چند والی قنوج پر کہ پہلی لڑائیون سے کمزور ہوگیا تھا حملہ کیا قنوج والون نے مقابلہ مین بہت کوشش کی مگر کچھہ کارگر نہوئی اور آخر کار راجہ جے چند عن الفرار گنگا مین غرق ہوکر مر گیا +

۱۱۹۳ء مین قنوج سے ہنود کی سلطنت اوٹھی لیکن راٹھوروں کی حکومت اگرچہ دریائے گنگ کے کنارہ سے جاتی رہی مگر مشیت ایزدی مقتضی اسکی تھی کہ وہی نسل کسی اور جگہ کی سرزمین پر ویسی ہی فرمانروائی کرے اور اوسی خاندان مین اکیسوین پشت پر راج راجیشر راجہ مان ماروار مین ویسا ہی زبردست حاکم ہوئے جیسے قنوج مین جے چند اور نین پال ہوئے تھے +

قنوج کی شکست سے اٹھارہ برس بعد سنہ ۱۲۱۲ء مین جے چند کے دو پوتے سیوجی اور سیتارام صرف دوسو کس ہمراہی لیکر مغرب کی طرف روانہ ہوئے بعض کہتے ہین کہ دوارکا کی جاترا کو جاتے تھے اور بعض کا بیان ہے کہ بتلاش معاش گئے تھے ۔ جہان اب

राज राजेश्वर
भारतेश्वर
सीताराम
द्वारिका

بیکانیر شہر ہے وہان سے بیس میل مغرب مین کولومد تھا وہان کے سولنکی راجہ نے
اونکی بہت مہمانداری کی انھون نے بالفعل ایک اوسکو پھولرہ کے جاریجہ رئیس
لاکھا پھولانہ کے مقابلہ مین بہت مدد دی اس معرکہ مین سیت رام مارا گیا مگر سولنکی
کی فتح ہوئی اس خدمت کے صلہ مین اوسنے شیوجی کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کی
شادی کردی اور بہت جہیز دیا بالفعل شیوجی انہلواڑہ پٹن کو گیا وہان کا رئیس گو
بہت خاطرداری سے دوارکا کو رخصت کیا لاکھا پھولانہ ہوا وہان بھی پہنچا اور حسن اتفاق
سے شیوجی کا اوس سے پھر مقابلہ ہوا اور شیوجی اپنی خاندان کی عادت و غیرت سے
بانہ جنگجو تھا دوسرے پہلی لڑائی مین بھائی مارا گیا تھا اس خواہش انتقام نے
اوسکو اور بھی آمادہ کیا صرف ایک ہی لڑائی مین اگرچہ اوسکا بھتیجا مارا گیا اوس نے
لاکھا پر فتح پائی اور کل ملک مین جہان پھولانہ کے خوف سے تہلکہ پڑ رہا تھا نیک نامی
حاصل کری +

اس فتح سے حوصلہ پاکر اوس نے زیارت چھوڑ دی اور لونی ندی کے کنارہ پر
ایک دعوت مین مہوہ کے والی راجپوتون کو مارا اور تھوڑے دنون کے بعد کھیردھر
کے گوہلون پر فتح پائی اور انکا سردار مہیش داس خود شیوجی کی تلوار سے مقتول ہوا
اور کھیر کی سرزمین مین راٹھورون کا جھنڈا قایم کیا +

اس زمانہ مین شہر پالی اور اوسکے گرد نواح کے ملک پر ایک برہمنون کی جماعت کہ پالیوال
کہلاتی ہے قابض تھی انکو میر اور مینہ پہاڑی سارق بہت تنگ کرتے تھے انھون نے
ان سارقون سے محفوظ رکھنے کے واسطے شیوجی کو بلایا اور اوسکو وہان رہنے کے واسطے
زمین دی یہان اوسکی سولنکی رانی سے اسوتھاما نامے لڑکا پیدا ہوا رانی نے

صلاح دی کہ برہمنون سے چھین کر پالی کا راجہ ہونا چاہیئے چنانچہ اوسنے بولی پر
برہمنون کے سردارون کو مارکر اس ریاست کو اپنے ملک مقبوضہ مین شامل کیا مگر
اس دغابازی کے بعد شیوجی صرف ایک سال زندہ رہا اور ایزادی ملک کا کام
اپنے تین بیٹون استھاما - سونگ - اور اجمل پر چھوڑ کر مر گیا جس طرح
شیوجی نے پالی پر قبضہ کیا اوسی طرح استھامانے ایڈر مین اپنے بھائی
سونگ کو قابض کیا یہہ مختصر ریاست واقع صوبہ گجرات ضلع مہیوہ کے دابیون کے
قبضہ مین تھی اونکے ہان کسی رئیس کے مرنیکا ماتم تھا اوسوقت راٹھورون نے
جاکر قبضہ کرلیا سونگ کی اولاد تا امروز یہہ راٹھور کہلاتے ہین تیسرے بھائی اجمل نے
سرحد سندھ تک فوج کشی کرکر اوک منڈل کی بھیم سے چورا رئیس کو بیدخل کیا
اور خود قابض ہوگیا اوسکی اولاد دھدیل کہلاتی ہے *
استھاما آٹھہ بیٹے چھوڑ کر مرا دوہر - جوپسی - کھمپساؤ - بھوپسو - دھاندل - جیتمل
بندر - اوہر - انمین سے چار دوہر دہاندل اوہر اور جیتمل کا حال معلوم ہے *
استھاما کے بعد دوہر جانشین ہوا اوسنے قنوج لینے مین کوشش کری مگر کامیاب
نہوا اور پہارون سے مانڈور لینے کے اقدام مین خود مارا گیا اوسکے سات بیٹے
ہوے رائے پال - کیرت پال - بہر - بیتل - جوپیل - دالو - بیگر -
رائے پال مسندنشین ہوا اوسنے منڈور کے پہار کو مارکر اپنے باپ کا انتقام
لیا اور تھوڑے دنون کو منڈور پر قابض بھی ہوا اوسکی تیرہ اولاد ہوئی کہ اس
ملک مین پھیل گئی رائے پال کی اوسکا بیٹا کنگل اور بعد ازان جھالن وجا دو
وٹیڈا وسکے بعد دیگرے راجہ ہوکر قرب وجوار کے رئیسون سے سخت لڑائی کرکے

अस्वथामा
मुनंग
अजमल
उडर
हातारथा
सारङ्गनम
लोकमंडला
बीकमसी
भंदेल
दूहर
चोपसी
रिवम्प
साव
भोपमू
धांदल
जैतमल
बंदर
ऊहर
रायपाल
कीरतपाल
बेहर
बितल
जुगेल
दालु
बेगर
कनकुल
जालेन
चाडो
टीडा

ہین انمین سے رنمل یشتو ارنکو وال کا تھی اولاد اب تک ہے چونڈا کی دختر ہنس میواڑ کے لاکھا رانا سے منسوب ہوئی تھی اوس سے مشہور کھمبو رانا پیدا ہوا چونڈا ایک لڑائی مین بمقام ناگور مع ہزار راجپوتون کے مارا گیا اوسنے سنہ ۱۳۸۲ء مین مسند نشین ہوکر سنہ ۱۴۰۸ء تک کہ مارا گیا حکومت کری اور بجاے اوسکے رنمل راجہ ہوا ٭

چونڈا کے انتقال پر ناگور راٹھورون کے ہاتھ سے جاتی رہی میواڑ کے لاکھا رانا نے کہ اوسکا رنمل سالہ تھا اوسکو قصبہ دہلو مع چالیس دیہات دیا اور اوسکو اپنے اول سردارون مین شمار کر رکھا مگر لاکھا رانا کے انتقال پر اوسنے معاملات مارواڑ مین ایسی مداخلت کری کہ خود بھی مرا اور ملک پر بھی زوال آیا ٭

تاریخ اودےپور مین لکھا گیا ہے کہ لاکھا رانا کے بڑے بیٹے چونڈا نے دعوی مسندنشینی چھوڑ کر اپنے سب سے چھوٹے بھائی موکلجی کو جو اورنمل کی ہمشیرہ سے پیدا ہوا تھا راجہ کرنا چاہا اور باپ کے انتقال پر اوسکا محافظ و منتظم ہو گیا مگر اورنمل نے اوسکے انتظام مین مداخلت کرکر خلل اندازی کری اور اوسکے ہمراہی راٹھور میواڑ کی زرخیز سرزمین پر مور و ملخ کی طرح جمع ہو گئے غالبا رنمل کا ارادہ یہہ تھا کہ اوس ملک کو راٹھورون کے قبضہ مین لاوے بطور پیش بندی کے چونڈا کے بھائی کو ہلاک کیا اور صغیر سن رانا کی ہلاکت کا بھی اقدام کیا اوسوقت چونڈا نے ایک حملہ کر کر اورنمل کو مار ڈالا اور راٹھورون کو نکال دیا ٭

اورنمل کے چوبیس بیٹے تھے اونکی اولاد راج مارواڑ کے بھائی بٹے ہین

जैमल
जगमल

جیمل اور جگمل سے جیمات
اور جگملوت دو شاخین ہوئی
ہین +

वीरसिंह बौलाई
बीकू
भारमल बाई भिलाड़ा
शिवराज धुनाड़ा
करमसी कीवनसर
रायमल
सामतसी [illegible]
बीदा बीदावती
[illegible]
नीम्बू

۵	بیرسنگھ	بیرسنگوت	بولائی
۶	بیکو	بیکاوت	بیکانیر
۷	بہارمل	بہارملوت	بائی بھلارہ
۸	شیوراج	شیوراجوت	دھونارہ لبساولی
۹	کرمسی	کرمسوت	کیون سر
۱۰	رایمل	رایملوت	.
۱۱	سامتسی	سامتسیوت	داورہ
۱۲	بیدا	بیداوت	بیداونی ضلع ناگور
۱۳	بنہر	.	.
۱۴	نیمبو	.	.

बड़े बेटे सांतल ने कि बूंदी की रानी से पैदा हुआ था, भाइयों के मुल्क से पश्चिम-उत्तर में रहकर, पोकरण से क़रीब पाँच मील, सांतलपुर आबाद किया। उसका सहरा के ख़ान से मुक़ाबला हुआ कि दोनों पक्ष मारे गए। उसको समूदे में दाग़ दिया गया और उसके साथ सात रानियाँ सती हुईं।

बड़े بیٹے سانتل نے کہ بوندی کی رانی سے پیدا ہوا تھا بھائیون کے ملک سے بجانب شمال مغرب بود و باش کر کے قریب پانچ میل پوکرن سے سانتلپر آباد کیا اوسکا صحرا کے خان سے مقابلہ ہوا کہ فریقین مارے گئے اوسکو سمودہ مین داغ دیا گیا اور اسکے ساتھ سات رانیان ستی ہوئین +

कमसीद

چودہ بیٹے دودہ نے میرتہ مین قیام کیا اوسکی اولاد میرتیہ ہمیشہ مارودیس کی اول جنگ آور سمجھی گئی ہین اوسکی دختر میران بائی رانا کمبھو کی رانی تھی +

कुंदल

چھٹا بیٹا بیکا اوسی طرف گیا جس طرف اوسکا چچا کندل گیا تھا اور وہان اوسکے
شامل ہوکر جاٹون سے ملک لیا اور اپنے نام سے بیکانیر شہر آباد کیا +

شہر بیکانیر آباد کرنیکے بعد جودھا تین برس زندہ رہا اوسکے روبرو اوسکے بیٹے اور
پوتے مارودیس مین جلد جلد فتح کرکر آباد ہوگئے سمت ۱۵۴۶ مطابق ۱۴۸۹ع مین
بعمر اکسٹھ [۶۱] سال انتقال کیا اوسکو منڈور مین داغ دیکر شمول دیگر بزرگون کے چھتری
تعمیر کرائی گئی +

اس وقت قنوج سے انتقال وطن کئے تین سو [۳۰۰] برس کا عرصہ گذرا تھا سیوجی کی اولاد کے
راٹھور بباعث متواتر کشت وخون کے پانچ لاکھ آدمی ہوکر اسی ہزار مربع ملک
مین پھیل گئے تھے +

جودھا کی گدی پر سوجا عرف سوجمل بیٹھا اور ستائیس [۲۷] برس تک حکومت کرتا رہا
اوسنے کسیقدر ملک بھی زیادہ کیا +

اگرچہ لودھی شاہان دہلی کے خاندان مین باہم نفاق ہونیکے سبب سے اونمین سے کوئی
ویسا ملک مارو پر حملہ آور نہوا اور قبل اسکے کہ اخلاف جودھا کو بادشاہی فوج سے
مقابلہ کی ضرورت ہوئی شیرشاہی خاندان اور پیدا ہوگیا مگر سمت ۱۵۷۳ مطابق ۱۵۱۶ع
مین غارت گر پٹھانون کے ایک گروہ نے بمقام پیپاڑ تیج کے میلہ پر حملہ کیا اور مارواڑ
کی ایکسو چالیس [۱۴۰] باکرہ عورتون کو لیگئے سوجانے بفور استماع اس خبر کے مع سرداران
موجودہ وقت اونکا تعاقب کرکے عورتون کو چھوڑایا اور بہت کشت وخون کرکر خود بھی
ہلاک ہوگیا +

भागो गंगा

سوجا کے پانچ بیٹے ہوئے بھاگو کہ جوانی مین مرگیا اوسکا بیٹا گنگا مسند نشین ہوا

اوگدا جسکے گیارہ بیٹون کی اولاد اوداوت کہلاتے ہین اور علاوہ چند مقامات واقع
میواڑ کے نیماج جیتارن گوندوچی برآیتہ رائےپور وغیرہ کے جاگیرون پر قابض
ہین ۔ ساگا جس سے ساگاوت ہوئے ہین اور بہروہ مین رہتے ہین پریاگ جسکی
اولاد پریاگوت ہین بیرم دیو جسکا بیٹا نرو مارو پوتر کہلاتا ہے اور اسکی مورت
کو بمقام سوجیت پوجتے ہین اوسکی اولاد نارووت جودہا کہلاتے ہین اور اونکی
ایک شاخ پنچ پہاڑ واقع ہاروتی مین مقیم تھی ؂

سنہ ۱۵۱۶ء مین سوجا کے انتقال پر اوسکا پوتا گنگا مسند نشین ہوا اور اسکا چچا ساگا
بدعوی مسند نشینی دولت خان لودھی کو جسنے ناگور سے راٹھورون کو خارج کیا
تھا اپنی مدد کیواسطے بلا یا اسطرح جودہا کی اولاد باہم کشت وخون کرنے لگے مگر
گنگا نے اپنے دعوی کی صداقت اور اپنے بھائیون کی دیانت پر اعتبار کر کے بھائیون
کے پیغام تقسیم ملک کو نامنظور کر کر لڑائی کری کہ اوسکا چچا ساگا مارا گیا اور دولتخان
ذلت سے شکست کھا کر بھاگا گنگا کی مسند نشینی سے بارہ برس بعد جودہا کی اولاد کو
ترکستان کے مغلون کے مقابلہ کیواسطے فرمانروایان میواڑ سے اتفاق کرنا پڑا سانگا
رانا نے راجگان ہند مین اپنے بزرگون کا طریقہ اختیار کر کر لڑائی شروع کری تھی
اور مہاراجہ مارواڑ نے اوسکی تحت حکومت مین اپنی فوج بھیجنے مین کسرشان سمجھکر
ایسی شجاعت دکھلائی کہ بیانہ کے میدان مین اگر دغابازی مخل نہوئی ہوتی تو ضرور
ہے کہ راٹھورون کی تلوار بابر کو شکست دیکر ہندوستان کو مسلمانون کا مغلوب
ہونے سے بچالیتی گنگا کا پوتا رائے مل تت کھارتو و رتنا میرٹیہ ودیگر سردارون
جوغتا کی تلوارون سے اس میدان مین کام آئے +

ऊदा
नीमाज
जैतारन
गूंदोचि
बिरायता
रायपुर
सागा
बरवह
प्रयाग
बीरमदेव
नरू
मारूपुत्र
नारावत
पचपहाड

रायमल
रणारतो
रतना

سنہ ۱۵۳۲ء مین اس لڑائی سے چار برس بعد گنگا مرگیا اور بجاے اوسکے مالدیو مسند نشین
ہوا اوسنے جنگ آوری اور انتظام ملک مین بہت ناموری حاصل کی شاہنشاہ
بابر کو بعدہ ممالک لب دریاے گنگا مین مصروفیت کامل ہونے سے مارواڑ کی
ویران سرزمین پیچھے توجہ نہوئی مالدیو نے اضلاع و قلعات واقع سرحد کو کہ اُس
وقت تک ملازمان شاہی کے قبضہ مین تھی فتح کرکے ڈھونڈہار کی طرف اپنی فوج
متعین کردی سانگا رانا کے انتقال پر میواڑ کی گدی پر نابالغ رئیس رہگیا اسطرف سے
مطمئن تھی اور اسطرف سے شاہان گجرات نے اُسپر حملہ کیا اس سے مالدیو کو اپنی جدید نہایت طاقت و اقتدار
کے استعمال کرنیکی فرصت ملگئی کہ اسطرح اوسنے دوست و دشمن کو بلا امتیاز مغلوب
کیا اور واقع مین بقول صاحب تاریخ فرشتہ کے ہندوستان کا نہایت زبردست حاکم ہوگیا۔
جس سال مین مسند نشین ہوا اوسی سال مین اوسنے اپنے قدیم ممالک ناگور و اجمیر پر
قبضہ کیا سنہ ۱۵۳۸ء مین جالور سیوانہ و بہادراجون سیندہلون سے فتح کئے اور
دو برس بعد بیکانیر سے اخلاف بیکا کو بیدخل کیا اور مہیوہ وغیرہ ممالک واقع لب لونی
کو جنہون نے خودسری اختیار کرلی تھی پست و مغلوب کیا بھائیون سے لڑکر بکمپور
فتح کیا اور وہان اپنے خاندان کی ایک شاخ کو کہ ابتک مالدوت کے نام سے مشہور
ہین اور جیسلمیر کے علاقہ مین خوفناک غارت گری پر قبضہ کیا بلکہ میواڑ و ڈھونڈہار مین بھی اپنے
خاندان کے لوگون کی بود و باش کردی اور چاٹسو مین کہ جے پور سے صرف بیس
میل کے فاصلہ پر ہے قلعہ تعمیر کرایا اور دیورہ راجپوتون سے کہ اوسکی والدہ اُسی
خاندان کی تھی سروہی فتح کرکے واپس دی جس حالت مین یہہ فتوحات حاصل ہوئین
مالدیو نے اونکے انتظام و استحکام مین بھی کوشش کری اور قلعات تعمیر کرائے

नागोर
अजमेर
जालोर
सिवाना
भाद्राज
सिंधलो
बारम

علاوہ قلعہ و محل کے شہر جودہ پور کے گرد شہر پناہ طیار کرائی اور میڑتہ کی حمار دیواری
اور قلعہ مین کہ اوسکا نام مالکوٹ رکھا تھا دو لاکھہ چالیس ہزار روپیہ خرچ کیا سانالمیر
کو مسمار کیا اور اوسکے مصالحہ سے پوکرن کہ بھاٹیون سے لیا تھا تعمیر کرایا اور
سانالمیر کی کل آبادی کو وہان منتقل کیا اور مقامات بہادراجون و کوہ تھیلود و سوانہ
و گوندوچی و دیاہ و دینیاپر و دہنارہ قلعات تعمیر کرائے سوانہ کے قلعہ کو کنڈالگو
نامزد کیا اور قلعہ پھلودی مین کہ ہیر اوت سے بنوایا تھا بابت اضافہ کیا اور
گرہ بٹلی یعنی اجمیر کے قلعہ مین کوٹ برج بنواکر بذریعہ چکرسے قلعہ مین پانی پہنچانے
سے اپنی ذی ہنری ثابت کری ان کامون کی قابلیت اوسکو سانبھر کی پیداوار
سے حاصل ہوئی تھی اوس زمانہ مین اضلاع و مقامات مفصلہ ذیل جودہ پور کے
علاقہ مین تھے +

भीमलोट
सिवाणा
पीपाड़
धुनाडा
कुंडलकोट
हमीर
नीराणन
गढ़बाटली
कोटबुर्ज

سوجت سانبھر میڑتہ کھاٹو بیدنور لاڈنو رائےپور بہادراجون ناگور
سوانہ کونا جیگل گرہ بیکانیر بین محل پوکرن باڑمیر کوٹڑی رنواسہ مجاور
جالور باولی ملار دیورہ فتح پور امرسر کھاور بنیاپو ٹونک ٹوڈہ نادول
پھلودی سانچور ڈنڈوانہ چاٹسو اوائن ملارنہ اجمیر جہازپور پرمارکا
اودےپور واقع شیخاواتی - انمین سے جالور اجمیر ٹونک ٹوڈہ و بدنور
کی ہر ایک محال سے تین سو ساٹھہ گانون متعلق ہین اور ایسا کوئی نہین جسمین
اتنی گانون سے کم ہون اگر چاٹسو و اوان ٹونک و ٹوڈہ واقع ہوندا -
اور جہازپور واقع میواڑ مین صرف چند روزہ عملداری رہی مارواڑ کی جاگیرین
وسعت ملک اور کثرت اولاد کے ساتھہ روز بروز زیادہ ہوتی گئین تا بحدیکہ کل

गाता - बेदनोर
डनूं - जैतारण
बीनमहल
बारमेर
कमोला
रैवासा
जजावर
मलार
खानर
ननगापुर
भारोल
प्रमारका

ملک جاگیرون مین منقسم ہوگیا مالدیو نے اس تقسیم کو روکنا ضرور سمجھکر جاگیردارون
کے درجے مقرر کیئے اور اضافہ نسل موجودہ کی اولاد کے واسطے محدود جاگیرین
برائے دوام علاحدہ کردین کہ اسوقت سے ابتک اونپر کچھہ اضافہ نہین ہوا ہے -
دس برس تک مالدیو اپنی تجویزون کا اجرا کرتا رہا اس عرصہ مین بادشاہ کا انتقال
ہوا اور ہمایون کو شیرشاہ نے نکالدیا مالدیو نے اوسکی کچھہ خاطرداری نکری بلکہ
اپنے ملک سے نکالدیا مگر اوسکو اس بیمروتی سے کچھہ فائدہ نہوا شیرشاہ نے یا تو یہہ سمجھا
کہ مالدیو کو ہمایون کی پناہ دینے کی طاقت نتھی یا ایسے زبردست رئیس کی موجودگی
مین اپنی قوت کو غیر مطمئن سمجھا اسی ہزار فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا مالدیو نے
اوسکو بڑھنے دیا اور مقابلہ کے واسطے پچاس ہزار فوج تیار کری اور ایسی ہوشیاری
اور دانشوری سے آمادہ جنگ ہوا کہ شیرشاہ کو جو فن سپہ گری مین نہایت مشتاق
تہا ہر قدم پر اپنے لشکر کو محفوظ کرنا پڑا ابتدا مین اوسنے فتح کرنا بہت سہل سمجھا
تہا مگر جب ایسے موقع پر پھنس گیا کہ راجپوتون کی بہادری کو دیکھتے ہوئے مقابلہ
کرنے مین خطرہ تہا اور پھرنا غیر ممکن تہا اپنی ناعاقبت اندیشی پر بہت پشیمان ہوا ایک
مہینے تک دونون فوجین ایک دوسرے کی محاذی مقیم رہین اور فوج شاہی کی
حالت روز بروز خراب ہوتی گئی کہ آخر کار وہ اون کے نکلنے سے مایوس ہوگیا اوسوقت
اوسنے مالدیو کے دلمین اوسکے سردارون کیطرف سے بے اعتباری پیدا کرنیکے واسطے
اونکے نام ایک خط بمضمون مشتبہ سازش لکھواکر لشکر مین ڈلوادیا اور جاگیردارون کی خبط
سے شیرشاہ کی اس تدبیر کو اور بھی فروغ ہوگیا کیونکہ جب حملہ کرنیکا وقت معینہ قریب
آیا راجہ نے ممانعت کردی اسکا سبب مشہور ہوگیا تب چند سردارون نے اس

اشتباہ کی بے اصلی ثابت کرنیکے واسطے اپنی وفاداری کا وہ ثبوت پیش کیا جو اس
قوم کے راجپوت کرتے رہے ہین بارہ ہزار آدمیون سے اُنھون نے حملہ کرکر فوج شاہی کو
تباہ کر دیا اور خود شاہنشاہ کی ڈیرہ تک مصیبت پہنچائی مگر بادشاہی فوج تعداد مین
زیادہ تھی آخر کار غالب آئی راجپوت لوگ مارے گئے تب مالدیو کو شیرشاہ کی دغا
دہی اور اپنے سرداروں کی خیرخواہی کا حال تحقیق ہوا مگر وقت ہاتھ سے جاتا رہا تھا
اب کیا ہو سکتا شیو جی کی کل اولاد نے کہ اپنے ملک کی حفاظت کیواسطے جمع ہوئی
تھی شکست فاش کھائی تاہم شیرشاہ نے اونکی بہادری کو تسلیم کیا اور خطرہ سے امن
ہو کر کہا کہ بڑی خیر ہوئی ورنہ ایکمشت باجرہ کے واسطے کل ہندوستان کی سلطنت
کھو بیٹھا تھا ۔ سلطنت شیرشاہی کے ختم ہونیکے بعد تک مالدیو زندہ رہا اور
اوسکی موجودگی مین ہمایون مفرور کے سر پر پھر ہندوستان کا تاج شاہی رکھا گیا
اگر ہمایون کچھ عرصہ تک زندہ رہتا تو راٹھوروں کے حق مین بہتر ہوتا کہ اوسکی نرمی
اور کاہلی اونکو انتقام سے بچانے مین کارآمد ہوتی مگر وہ تخت نشین ہونے سے
تھوڑے دنوں بعد مر گیا اور اکبر نے کہ اوسوقت پندرہ برس کا بھی نہوا تھا یا تو اپنی
والدہ کی ہدایت سے کہ اوسنے امرکوٹ کی تکلیفوں کو یاد کرکر آمادہ انتقام کیا ہوگا
یا صرف راجپوتوں کا زور کم کرنیکی غرض سے ۱۵۶۱ء مین مارواڑ پر فوجکشی
کی اور میرٹہ عرف مالکوٹ کا محاصرہ کرکر اور بعد سخت مقابلہ کے فتح کر لیا اور اسی
طرح ناگور کو اپنے تحت و تصرف مین لایا اور سرحد و اضلاع رائسنگھ والی بیکانیر کو کہ
اوسوقت جودھپور سے علحدہ ہوگیا تھا دیدئے ٭

۱۵۶۹ء مین مالدیو کو اطاعت کرنی لازم آئی مصلحت وقت سمجھکر اپنے دوسرے

بیٹے چندر سین کو مع تحائف بمقام اجمیر کہ اوس وقت داخل سلطنت ہو گئی تھی اکبر
کے پاس بھیجا مگر اوسکے خود نہ حاضر ہونے سے اکبر ایسا ناراض ہوا کہ اوسنے رائے سنگہ کو بیکانیر
پر قابض رہنے کی کفالت دی اور مہاراجگان فرمان عطاست جودہ پور خاص [illegible]
[illegible] کا اوسکے نام جاری کیا مگر چندر سین میں ابھی راٹھوروں کا غرور و سرکشی
موجود تھی وہ بمقابلہ اکبر اور اپنے بڑے بھائی اودے سنگہ کے جسنے کچھ عرصہ
بعد زیادہ ذلت سے بادشاہ کی عنایت حاصل کری اپنے ملک کی خود اختیاری
[illegible] و آزادی محفوظ رکھنے کے واسطے مستعد ہوا مالدیو کو بوڑہاپے میں اپنی دارالحکومت
کے محاصرہ کا مقابلہ کرنا پڑا اور اگرچہ محاربہ میں کوتاہی نکری مگر آخر کار اپنے
بڑے بیٹے اودے سنگہ کو بھیجکر اطاعت کرنی پڑی اودے سنگہ مع فوج کے
وہاں حاضر رہا اور ایک ہزاری منصب کے امیروں میں داخل ہو کر بہ لقب موٹا راجہ
ملقب ہوا چندر سین مع گروہ دلیر متوسلان مارواڑ کے دعوی خود اختیاری کرتا رہا
جب جودہ پور سے نکالا گیا سوانہ میں کہ راج کے مغربی حد پر واقع ہے چلا گیا اور
دم زیست تک وہاں ہی رہا سترہ برس تک اوسنے گدی کا دعوی کیا اور
اودے سنگہ کے مقابلہ میں باوجودیکہ اوسکی مدد پر بادشاہ تھا راٹھوروں سے
اطاعت کراتا رہا آخر کار اسی محاصرہ میں تین لڑکے اوگرسین آسکرن اور رائے سنگہ
چھوڑکر مر گیا انمیں سے رائے سنگہ سروہی کے راو سرتان سے لڑکر قصبہ دتانی کے
قریب مع چوبیس سرداروں کے مارا گیا ✤

उग्रसेन
आसकरन
सुरतान
दतानी

مالدیو نے اگرچہ بادشاہ کی اطاعت کرلی مگر اپنے مذہبی مخالفوں کو بیٹی دینے کی
ذلت سے بچ رہا اور اودے سنگہ کو وہ خطاب جسنے مارو دیس کی خود اختیاری پر

مہر لگا دی ملنے سے تھوڑے دنون بعد مر گیا - اگر اوسکی عمر نے وفا کی ہوتی اور بقدر
طاقت بھی رکھتا تو غالب ہے کہ باتفاق رانا پرتاب والی میواڑ کے جسنے وقت اختتام
نمایہ مالدیو سے زور آزمائی شروع کری تھی مغلون کے روز افزون طاقت کے
مقابلہ مین اپنی خود اختیاری کو محفوظ رکھتا +

مالدیو سنہ ۱۵۶۹ع مین مرا اور اوسکے بارہ بیٹے مفصلہ ذیل تھے +

(۱) رام سنگھ جسنے جلا وطن ہوکر رانا میواڑ کے پاس پناہ لی اور اوسکے سات بیٹون مین سے
پانچوین کیشو داس نے مول میشر مین بود و باش اختیار کری + — केशवदास मूल मंदेश्वर

(۲) راے مل جو بیانہ کی لڑائی مین مارا گیا +

(۳) اودے سنگھ معروف موٹا راجہ +

(۴) چندر سین جو جھالی رانی سے پیدا ہوا تھا اوسکے تین بیٹون مین سے اوگر سین بھنائی — भिनाय
مین سکونت گزین ہوا +

(۵) آسکرن جسکی اولاد جونیہ مین ہے + — जूनया

(۶) گوپال داس جو ایڈر مین مارا گیا + — ईडर

(۷) پرتھی راج جسکی اولاد جالور مین ہے +

(۸) رتن سی جسکی اولاد بہادرا جون مین ہے +

(۹) بھوج راج جسکی اولاد اہاری مین ہے + — भथराजा

(۱۰) بکرماجیت (۱۱) بھان (۱۲) نامعلوم الاسم جنکا کچھ حال معلوم نہین ہے +

اودے سنگھ کی مسند نشینی کی بابت مورخون مین باہم اختلاف ہے بعض سنہ ۱۶۲۵ سمت
مطابق سنہ ۱۵۶۹ع سے جب مالدیو کا انتقال ہوا شمار کرتے ہین اور بعض اوسوقت سے

سمجھتے ہین جب اوسکا بڑا بھائی چندرسین سیوانہ کے ہنگامہ مین مارا گیا +

اودے سنگہ نام کو بھی وصف ہے کہ خلاف معنی لفظ یعنی طلوع کے اس نام کے رئیسون کے عہد مین میواڑ اور مارواڑ اور مارواڑ کی عظمت و خود اختیاری کا ستارہ غروب ہوا ہے جس زمانہ مین اودے سنگہ عرف موٹا راجہ نے دربار شاہی مین رسوخ پیدا کرکے ملک مارواڑ کو فائدہ دی اوسی زمانہ مین رانا پرتاب والی میواڑ نے اپنے راج کی خود اختیاری حاصل کرنے مین جو اوسکا باپ اودے سنگہ کھو بیٹھا تھا کمال کوشش و بلند ہمتی کری کہ اس سبب سے وہ باوصف ناکامیابی بھی اپنے ہموطنونکے نزدیک بمنزلہ فرشتہ کے قابل پرستش سمجھا جاتا ہے جب اکبر شاہ کی جودہ بائی کے ساتھ شادی ہو کر جودہ پور کے خاندان شاہی سے رشتہ داری ہو گئی تب بادشاہ نے بجز اجمیر کے صرف ممالک منضبطہ ہی واگذاشت نکیا بلکہ مالوہ کے اکثر مالا مال اضلاع عطا کئے اور اسنے مارواڑ کی آمدنی دوچند ہو گئی اپنے بہنوئی بادشاہ کی دستگیری سے اودے سنگہ نے اپنے بھائی بیٹون کی طاقت کو کم کیا بڑے بڑے سردارون کے بازو جھاڑ کے اور اکثر قدیم جاگیردارون کی جاگیرین ضبط کین کہ اس طرح ضبطی و بندوبست جدید سے چودہ سو گانون خالصہ مین شامل ہوئے دودوہ کی اولاد کو کہ میڑتیہ کہلاتی ہے عنقریب بالکل بیدخل کر دیا +

اور وتون سے جیتارن لیا اور چانپا و کونپا کی اولاد سے چھوٹے چھوٹے قصبات چھین لئے +

مگر اس عنایت کے عوض اودے سنگہ نے بھی بادشاہ کی نوکری مین اپنے راجپوتون سے بڑے نمایان کام کرائے اس جنگل کے بادشاہ کی کہ اکبر اکثر اسی لقب سے اوسکو

بولتا تھا اولاد بکثرت تھی چوبیس ۲۴ اصل لڑکے لڑکیان کہ اونکے نام سے نئی شاخین
اور نئی جاگیرین پیدا ہوئین اونمین سے مشہورترین راجگڈھ اور پیساگن ہین اور
حدود مارواڑ سے باہر ہوئین اونمین سے کشن گڑھ اور رتلام واقع مالوہ ہین - رतलाम
اخیر زمانہ مین اودے سنگہ ایسا موٹا ہوگیا تھا کہ کوئی گھوڑا اوسکو نہین لیجا سکتا تھا-
مالدیو کی وفات سے تینتیس ۳۳ برس بعد اور اپنی مسند نشینی سے تیرہ ۱۳ برس بعد
اودے سنگہ نے وفات پائی اوسکی وفات کی کیفیت بھی لکھنے کے لائق ہے کہ
باوجودیکہ راجگان مارواڑ بیس برس کی عمر تک عورتون سے ناواقف رہتے
تھے اور خود اوسکی ستائیس ۲۷ رانیان تھین جب وہ دربار سے اپنے وطن کو واپس
آیا ایک برہمن کی دختر اوسکے منظور نظر ہوئی یہ برہمن آیا پنتھی یعنی آیا دیبی کا کہ ायापन्थी
بائی بھلارہ مین ہے پوجاری تھا اس قوم کے برہمن بخلاف اپنی دیگر ہمقومون کے र्याभिलाश
گوشت وشراب کھاتے پیتے ہین برہمن نے جب دیکھا کہ اور کسی طرح عزت نہین بچتی
ہے اپنی دختر کو قتل کرکر اور اوسکے گوشت اور خون مین اپنے گوشت کے پارچہ
بھی مخلوط کرکر آیا ماتا کو ہوم کردیا اور اوسکے دود جگرسوز کے ساتھ راجا کو بددعا
دی کہ تین ۳ پہر یا تین ۳ روز یا تین ۳ سال کے اندر اس ظلم کا عوض ملے اور یہہ کہکر
مین آئندہ کو وابی باوڑی مین رہا کرونگا خود بھی ہوم کنڈ مین گرکر مرگیا راجہ کو ावीबावड़ी
یہہ حال معلوم ہوا تو اوسکی طبیعت پر گنہگاری ایسی غالب ہوئی کہ برہمن کی صورت
ہردم پیش نظر رہنے لگی اور اس عارضہ مین مدت معینہ کے اندر طعمہ موت ہوا +
ہنود کے توہمات سے اکثر اسلوبی اخلاق کا بھی مطلب خوب حاصل ہوتا ہے
بھلارہ کے آیا پنتھی برہمن کی روح زمانہ مابعد مین بھی رئیسون کو بدچلنی سے باز رکھنے

کیواسطے اوس حالت مین کہ جب اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی بہت کارآمد ہوئی ہے -
اودے سنگہ کا پوتا جسونت سنگہ والی باوڑی پر اہلکار کی دختر پر عاشق ہوا برہمن
کی روح کہ بلفظ پریت و براہم راکشس مشہور ہے جسونت سنگہ پر چڑھ گئی وہ بیہوش
ہوگیا جب سیانون یعنی عاملون نے اوسکو اوتارنا چاہا تو اوسنے شرط پیش کی کہ
خود راجہ یا اوسکے ہمرتبہ کسی شخص کو ہلاک کیے بغیر نہ جاویگا لاچار ناہر خان کوہیاوت
نے منظور کیا عاملون نے روح کو پانی کے لوٹے مین اوتارا جسونت سنگہ کو ہوش
ہوگیا اور ناہر خان نے اوس خیرخواہی اور وفاداری سے جس سے اوسکا نام اب تک
مشہور ہے پانی کو نوش کیا اور قبل مرنے کے اپنی اولاد کو ہدایت کری کہ آیندہ کوئی
کوئی پردہان یعنی موروثی وزیر نہو چنانچہ اوسوقت سے بجاے آسوپ کے کوہیاوت لوگ
کاہو وکے چانپاوت پردہان ہوا کرتے ہین +
اودے سنگہ کی اولاد جو ایک حصہ بڑی ہے کل ملک مین پھیل گئی حسب تفصیل ذیل تھی
سورج سنگہ جب جانشین ہوا اوسکے بیٹے راجہ بھگوانداس جسکے پسران بلو و گوپال داس نے
گوبندگڑہ کی ریاست بنائی نرہرداس اور سکت سنگہ اور بھوپت تینون لا ولد تھے
نامور اولاد نہوئی دلپت کے اخلاف مین اول مہیش داس کے بیٹے رتنا نے رتلام
مین ریاست قایم کری دوم جسونت سوم پرتاب سنگہ چہارم کنھی رام ہوئے جیت
کے چار بیٹے ہوئے اول ہر سنگہ دوم امرا سوم کنھی رام چہارم بھیم راج انکی اولاد
بلاڑی اور کھردہ مین قابض ہے کشن نے ١٦١٣ء مین کشنگڑہ کی ریاست قایم کری
اوسکے تین بیٹے ہوئے اول سہسمل دوم جگمل سوم بہارمل بہارمل کا ہری سنگہ
ہوا اور ہری سنگہ کا روپ سنگہ جس نے روپ نگر آباد کیا + جسونت جسکے بیٹے

प्रेम
कृष्णराजन
मयानी
कुम्भावत
प्रधान
आसोप
चांपावत
सूरसिंघ
भरवपमज
भगवानदा
बलू - गोपा
नरहरदास
शक्तसिंघ
भुपति - द
महेशदास
अमरेन - १
कन्हीराम
हरसिंघ -
पेमराज -
रवरवा - हि
मनेसमल
जगमल
भारमल
हरीसिंघ
रूपसिंघ

मान
मानरूपा
केशव
किसनदास
रामदास
पूरनमल
माधोदास
मोहनदास
कीरतसिंघ

ماں نے ماں پورہ میں سکونت کری اور اوسکی اولاد ماں روپاجودہ کہلاتی ہے
کیشو کی اولاد دیسانگن میں ہے رام داس اور نور مل مادھو داس موہن داس
کیرت سنگہ نصیباء ملاسم ان چہہ لڑکوں کی اولاد کا حال معلوم نہیں ہے اسکے علاوہ
سترہ لڑکیاں تھیں جنکا نام نہیں لکھا گیا ہے سمت ۱۶ مطابق ۹۵ء میں سورسنگہ
راجہ ہوا وہ سمت سے بادشاہی فوج کے ساتھ لاہور میں نوکری پر تھا وہاں اوسکے والد
کے انتقال کی خبر پہنچی اوسنے اکثر عمدہ مہمات کا سرانجام کیا تھا اور اپنے باپ کی حیات
میں سوائی کا خطاب حاصل کر لیا تھا سروہی کے راجہ نے اپنے پہاڑی ملک کے
مشکلات کا بھروسہ کر کے بادشاہ سے سرکشی کری تھی اکبر نے اوسکی سرکوبی کی
خدمت سورسنگہ کو سپرد کری اوسکی پہلے سے عداوت تھی اسواسطے اوسنے

सुरतानसिंघ

سرتان سنگہ سے بخوبی انتقام لیا اور سروہی کو غارت کیا یہانتک کہ خود راو اور

देवरा

رانیوں کے سونیکے واسطے چارپائی باقی نرہی کہ زمین پر سونے لگے اسطرح دیورہ
جو آفتاب پر تیز شعاع سے ناراض ہوکر تیراندازی کرتا تھا محتاج و مغلوب ہوا اور
بادشاہی فرمان کو تسلیم کرکے مع فوج کے بہ تحت سورسنگہ شاہ گجرات کے مقابلہ میں لڑائی

गीडा

کرنے لگا راجہ سورسنگہ نے مظفر شاہ صوبہ گجرات کی فتح کا بیڑہ اوٹھایا تھا چنانچہ

धंदोका

طرفین کی فوجوں نے بمقام دہندوکہ بہ سر مقابلہ ہوکر نہایت خونریزی کری اگرچہ
راٹھور بہت مارے گئے مگر آخرکار مظفر شاہ کو شکست ہوئی راجہ نے سترہ سو شہروں
کی لوٹ کا مال بادشاہ کے پاس بھیجا اور ایک کروڑ روپیہ خود لیجا کر جودہپور
میں آبادی شہر و تعمیر قلعہ میں صرف کیا اکبر نے اس خدمت کے صلہ میں
اوسکا منصب بڑہایا اور کچھ ملک اور خلعت اور نقارہ عطا کی گجرات کی لوٹ میں

سے راجہ سورسنگ نے لاکھہ روپیہ چھہ بھاؤن کو دیا گجرات فتح ہونیکے بعد سورسنگہ
کو دکھن کی مہم کا حکم ہوا وہ تیرہ ہزار سوار دس بڑی توپین بخشش ہاتھی لیکر گیا اور
تین بڑی لڑائیان لڑا ریوا ندی عرف نربدا پر اوسنے امرا نامی جو ہانون کے بلیہ ستاغ
کے راجہ پر کہ اوسکے پاس بھی پانچہزار سوار تھے حملہ کیا اور اوسکو بالکل فتح کیا اس
خدمت کے عوض مین اکبر نے اوسکو نوبت خانہ اور دہار کا ملک عطا کیا اکبر کے انتقال
اور جہانگیر کی تخت نشینی پر سورسنگہ مع اپنے بیٹے اور وارث گج سنگ کے دربار شاہی
مین حاضر ہوا اوسوقت بادشاہ نے بعوض بہادری جالور کے اپنے ہاتھہ سے
تلوار عطا کی کہ شاہ گجرات نے جالور کو فتح کرکے اپنے ملک مین شامل کرلیا تھا اسکا
حال شاعر نے اسطرح لکھا ہے کہ گج سنگ کو بہاری پٹھان پر فوج کشی کا حکم ہوا جسوقت
اوسکی فوج کا نقارہ بجا اربدہ یعنی کوہ آبو تھرایا اور جس کام مین علاوالدین بارہ
سال تک مصروف رہا تھا گج سنگ نے تین مہینے مین انجام دیا دست بقبضہ
ہوکر جالندھرہ یعنی جالور پر چڑھ گیا اور اگرچہ اکثر مشہور راٹھور بھی مارے گئے
اوسنے سات ہزار پٹھانون کو تہ تیغ کیا اور اونکا مال مغروقہ بادشاہ کے پاس بھیجا +
سلطنت گجرات کی تباہی کے بعد راجہ سورسنگہ اپنی دارالحکومت مین رہا اور اوسکا بیٹا
گج سنگہ احکام شاہی کی تعمیل کرتا رہا اور جالور فتح ہونیکے بعد اوسکو سنہ ۱۶۱۳ء مین
رانا امرا والی میواڑ پر فوج کشی کرنیکا حکم ہوا مگر کچھہ مقابلہ ہوا کہ کرن نے بادشاہ کی
نوکری قبول کری اور گج سنگہ تاراگڑہ یعنی اجمیر کو واپس آیا بادشاہ نے گج سنگہ اور
سورسنگہ دونون کا منصب بڑہایا +

مگر ان مہمات کی نسبت یہہ خیال نہین کرنا چاہیئے کہ صرف راٹھور رئیسون نے

रेवा नरबदा कावीरा पार

जालोर

अर्बुद

जालन्धर

कोटा
हलपा

بلا شرکت غیرے انجام دئے ہین کیونکہ میواڑ کی مہم مین شہزادہ خورم ولیعہد سلطنت
کے ساتھ مین راجہ گج سنگہ منجملہ چند سردارون کے تھا اور جہانگیر نے اپنے روزنامچہ
مین جس مقام پر والی میواڑ سے عہد ہوا ہے باوجودیکہ والیان کوٹہ و دتیہ کا حال
لکھا ہے راٹھورون کا ذکر بھی نہین کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ راجہ گج سنگہ صرف خدمات متعلقہ
فوج انجام دیتا تھا اور مارواڑ کے مورخون نے ان فتوحات کو براہ مبالغہ وحق نمکخواری
بالکل اوس سے منسوب کیا ہے سمت ۱۶۷۶ مطابق سنہ ۱۶۲۰ء مین سورسنگہ دکھن مین مرا
اوسکے سبب سے راٹھورون کی بہت ناموری ہوئی ہے بادشاہ اوسکی بڑی قدر کرتا تھا
اور بقول پٹھانون کے دکھنی اوسکی مہربانی سے خائف تھے معلوم مدت تک
اوس ملک مین گشت وخون کرنے سے یا تمام عمر جلا وطن رہنے سے تنگ آکر
سورسنگہ نے ایک مینار تعمیر کراکر قسم لکھا دی ہے کہ میرے خاندان مین سے کوئی دریاے
نربدا کا عبور نکرے طفولیت سے اپنے باپ کے ساتھ نوکری پر رہا باپ مرا جب
لاہور مین تھا اور اخیر مین زادبوم سے فاصلہ دور دراز پر جان بحق ہوا اگرچہ
بادشاہ نے اوسکی خدمتون کی شکر گذاری مین کوتاہی نکرے کہ اوسکو سولہ شاہی
اضلاع کی اسناد عطائی اور سوائی کا خطاب حاصل تھا ان سولہ مین سے
نو اضلاع خاص مارواڑ مین جنکو نو کوٹی مارواڑ کہتے ہین داخل تھے اور پانچ
گجرات مین ایک مالوہ مین اور ایک دکھن مین تھے اور اس ملک کے عوض مین مارواڑ
کے تیرہ ہزار سوار بادشاہ کی نوکری کرتے تھے تاہم اپنے ملک سے براے دوام
خارج رہنے کے واسطے یہ اجر کافی نہ تھا اور سورسنگہ اور اوسکے سردار اپنے ویران
وطن کے اجڑی اور منڈور کی پہلیون کو عنایات شاہی اور سلطنت کی نعمتون

سے بدتر سمجھتے تھے +

سور سنگھ نے جودھپور کو بہت رونق دی اور اُسکے وقت کی بنی اچھی اچھی عمارتین ہین اُنمین
سے تالاب سورساگر نہایت مفید و کارآمد ہے کہ قرب وجوار کے باغون کی آبپاشی
اوس سے ہوتی ہے سور سنگھ کی اولاد مین چھ پسر اور سات دختر تھین بیٹون کے
نام یہ ہین گج سنگھ سبل سنگھ بیرم دیو بجے سنگھ پرتاپ سنگھ جسونت سنگھ راجہ
گج سنگھ لاہور مین پیدا ہوا تھا اور سنہ ۱۶۲۰ء مین برہان پور مین بمقام لشکر شاہی اوسکو
تخت نشینی کا ٹیکہ ہوا اور یہ ٹیکہ نواب خان خلف خانخانان لیکر گیا کہ اسنے
بطور عنایت شاہی کے راجہ گج سنگھ کی کمر سے تلوار باندھی علاوہ ملک موروثی
یعنی جودھپور کو جو مارواڑ کے اوسکے پٹہ مین پانچ اضلاع گجرات کے اور جھلاور واقع ڈھونڈھار
اور مسعودہ واقع اجمیر جسکو وہ بوجہ قربت ملک کے سب سے بہتر سمجھتا تھا داخل تھی
علاوہ اسکے وہ دکھن کا صوبہ دار ہوا اور بطور ثبوت کامل افضال واکرام شاہی کے لشکر
شاہی مین راٹھوڑون کے گھوڑے داغ علامت شاہی سے مستثنی رہے اوسکا
بڑا بیٹا امرا ابتدا سے اوسکے ساتھ رہا اور بڑی بہادری سے کل لڑائیون مین
کام دیتا رہا کرکی گڑہ گالنہ کلینہ پرنالہ جنگڑہ اسیر ستارہ کے محاربون
اور محاصرون مین راٹھوڑون نے بہت بہادری اور جوانمردی ظاہر کری اسی
سبب سے اوسکے سرگروہ کا لقب دہتھمن ہوا راجپوتون کے بادشاہون سے رشتہ داری
ہوگئی تھی اس قوم کے رئیسون کے سلاطین کی تخت نشینی مین غرض خاص تھی جہانگیر کا
بڑا بیٹا اور ولیعہد پرویز جودھپور کا بھانجہ تھا اور دوسرا بیٹا خورم امیر کا بھانجہ
تھا اسی سبب سے انمین باہم عداوت تھی کہ ہر ایک تخت نشینی کا خواہان تھا اور

गजसिंह
सबलसिंह
वीरमदेव
विजयसिंह
प्रतापसिंह
जसवंतसिंह
बुरहानपुर

झिलाय
ढूंढार
मसऊदा

करकीगढ़
गालना
केलना
परनाला
गजेगढ़
रामगढ़
सतारा
हलणभान

بادشاہون نے روسا قدیم سے رشتہ داری کرنیمین جو فائدہ سمجھا تھا باعث
کثیر الازدواجی اس اتفاق سے مبدل بہ ضرر ہوگیا خورم سمجھا تھا کہ بجز ایک
اتفاقیہ امر پیش نہ پیدا ہونیکے مین اپنے بھائی سے ہر طرح فایق ہون اور بواقع
مین وہ ہر طرح سے بہتر اور دلاور تھا اور ابتدا سے اسکو بھیم والی میواڑ اور
مہابت خان کی مدد تھی اسوجہ سے اوسنے چاہا کہ پرویز کو مارکر مستحق تخت نشینی
ہوجاوے جس زمانہ مین دکھن کی مہم پر گیا اوسنے اپنے اس ارادہ سے
راجہ گج سنگہ والی میواڑ کو آگاہ کرکر استدعا اعانت کری مگر بلحاظ عنایات
بادشاہ اور رشتہ داری پرویز کے اوسنے کچھہ التفات نکیا پھر اوسنے گوبند داس
بھائی گج سنگہ کے مشیر کی معرفت اجرا کار چاہا مگر اوس سے بھی مطلب آری
نہوئی تب ناراض ہوکر اوسنے کشن سنگہ سے گوبند داس کو مروا ڈالا اور راجہ
گج سنگہ ناراض ہوکر اپنے وطن کو چلا گیا تھوڑے دنون بعد اوسنے پرویز کو
قتل کیا اور اب تخت نشینی کے واسطے صرف بادشاہ کا مارنا باقی رہ گیا جب
خورم نے اسکا بھی سامان کرلیا بادشاہ نے راجپوتون سے درخواست دستگیری
کری اسپر مارواڑ آمیر کوٹہ اور بوندی کے رئیس اپنی اپنی فوج لیکر اوسکی حمایت
کیواسطے روانہ ہوئے جب بنارس کے قریب طرفین کی فوج برسر مقابلہ آئے
بادشاہ نے یا تو اسوجہ سے کہ آمیر کا راجہ زیادہ فوج لایا تھا یا بلحاظ رشتہ داری
اوسکے اور پرویز کے مرزا راجہ جے سنگہ والی آمیر کو فوج کا ہراول مقرر کیا راٹھور جو
اس خدمت کو ہمیشہ اپنا حق سمجھتے تھے ناراض ہوکر فوج سے علیحدہ ہوگئے اور
چاہا کہ صرف تماشہ دیکھتے رہین اس موقع پر غالب ہے کہ خورم ہندوستان

کا بادشاہ ہو جاتا مگر ان بھیم نے ۔ جب گج سنگھ کو طعنہ آمیز پیام بھیجدیا تو ہمارے
شامل ہو ورنہ برسر مقابلہ آؤ اس بات سے افروختہ ہوکر راٹھور بادشاہ کی کم توجہی
کو بھول گئے اور باتفاق راٹھوروں کے ایسے کٹ مر کر لڑے کہ بھیم مارا گیا اور خرم
بھاگ گیا اور مفسدہ فرو ہوا سمت ۱۶۹۵ مطابق سنہ ۱۶۳۹ء میں گجرات کی مہم میں گج سنگھ
مارا گیا نہ معلوم اس مہم پر وہ بادشاہ کے حکم سے گیا تھا یا اپنے ملک کے جنوبی سرحد
کے باغیوں کی سزا دہی کو اوسکے امر سنگھ اور جسونت سنگھ دو بیٹے ہوئے تیسرا
اچل سنگھ اور بھی تھا کہ ایام طفولیت میں مر گیا ٭

جودہ پور میں بھی اولاد حق مسند نشینی سے اکثر محروم ہوتی رہی ہے کبھی صرف
باپ کی نامہربانی سے کبھی لڑکے کی نالایقی سے سرداری پچاس ہزار راٹھوروں کے
رکھنے کے سبب کبھی اوسکی سرکشی اور بدمزاجی سے چنانچہ امر سنگھ بھی ازحد بدمزاج تھا
اور بہادر ایسا تھا کہ جن لڑائیوں میں باپ کے ساتھ گیا سب سے آگے ہوکر لڑتا تھا اور
اسکے ساتھی بھی اس سے بہت محبت رکھتے تھے اور امن کے زمانہ میں بھی انواع
ظلم و زیادتی کرتے رہتے تھے آخرکار گج سنگھ نے اوسکو محروم الارث کرکے نکالدیا ٭

سمت ۱۶۹۰ مطابق سنہ ۱۶۳۳ء میں موجودگی کل سرداران مارواڑ کے امر کی جلاوطنی
کا حکم سنایا گیا اور دیس نکالے کی رسومات ادا ہوئیں سیاہ پوشاک کا خلعت
سیاہ ڈھال اور سیاہ تلوار دی گئی اور سیاہ گھوڑے پر سوار کرکے نکالدیا گیا
کہ مارواڑ سے باہر جاوے اور اس ملک سے کچھ تعلق نہ رکھے ٭

देशवटो

مگر امر سنگھ تنہا نکلا ہمرکاب میں سیکڑوں آدمی جنکو اوس سے ابتدا سے محبت تھی
اوسکے پیرو ہوئے وہ بادشاہی دربار میں گیا اور اگرچہ بادشاہ کی منظوری سے

ریاست سے مخروج ہوا تھا مگر نوکر ہوگیا تھوڑے دنون مین اوسکو راو کا خطاب
سہ ہزاری منصب اور ناگور کا ملک بطور عطیہ ریاست کے سلطنت سے
ملا مگر جس تند مزاجی نے اوسکو موروثی ملک سے نکلوایا تھا اوسی نے اوسکی
حیات کو بھی تاسف خاتمہ پر پہنچایا +

ایک دفعہ امرسنگہ پندرہ روز تک شکار مین مصروف رہا شاہجہان بادشاہ نے
بعلت غیر حاضری جرمانہ تجویز کیا اوسنے اِسپر دہی اور سپاہیانہ جواب دیا کہ
میرے پاس بجز تلوار کے اور کچھہ جرمانہ دینے کو نہین ہے بادشاہ نے ناراض
ہوکر بخشی صلابت خان کو ایصال جرمانہ کے واسطے اوسکے ڈیرہ پر متعین کیا
اوسنے ہرچند سمجھایا مگر امرسنگہ نے نہ مانا اور اوسکو اپنے ڈیرہ سے نکالدیا
بادشاہ نے افروختہ ہوکر اوسکو طلب کیا وہ بتعمیل حکم حاضر ہوا دیکھا صلابتخان
حکایت کررہا ہے وہ پنجہزاری و ہفت ہزاری منصبداروں کے درمیان
مین ہوکر اسطرح گذرا گویا بادشاہ سے کچھہ عرض کرنیکو جاتا ہے اور بغل مین
سے بیش قبض نکالکر صلابت خان کو قتل کیا اور تلوار نکالکر بادشاہ پر وار کیا
کہ وہ تخت سے اوٹھکر اندر کو بھاگ گیا اور تلوار ستون پر لگکر پارہ
پارہ ہوگئی بعد ازان امرسنگہ حاضرین دربار کو بلا امتیاز مارنے لگا چنانچہ پانچ
بڑے بڑے مغل سردار مارے گئے آخرکار اوسکے سالے ارجن گوڑ نے بحیلہ خوشامد
دفعتاً لپٹ قریب جاکر اوسکو ہلاک کیا +

بلو چانپاوت اور بہاو کومپاوت اوسکے ہمراہیون نے انتقام کے واسطے زعفرانی
پوشاک پہنکر لعل قلعہ مین کشت وخون کیا کہ مع ہمراہیون کے مارے گئے قلعہ

ारजनगोड़
बल्लू
भाऊ

اگرہ کے ستون اونکی بہادری کی ابتک شہادت دیتے ہین امرسنگہ کی رانی
کہ بوندی کی بیٹی تھی بذات خود قلعہ مین اگرا وسکی لاش کو لے گئی اور اوسکے ساتھ ستی
ہوئی تھا اور دروازہ جسمین ہوکر یہہ لوگ آئے تھے اوسوقت سے امرسنگہ دروازہ
کہلانے لگا اور اوسوقت سے تیغہ ہوکر چند ہا سال تک بند رہا کہ آخر کار سنہ ۱۸۰۹ع
مین ایتان جانج سٹیل صاحب انجنیر نے کھولا جسوقت صاحب موصوف دیوار
شکست کراتے تھے ہندوستانیون نے آگاہ کیا کہ اسکا محافظ ایک سانپ ہتا
ہے آپ نہ توڑواوین صاحب نے اس بات کو صرف وہم وخیال کرکر کچھہ توجہ نکی
مگر جب ساری دیوار کا کام قریب الاختتام تھا واقع مین ایک سانپ نکلا اور
صاحب کے پیرون مین ہوکر گذرا مگر حسن اتفاق سے صاحب موصوف بچ گئے
باوصف اس مقابلہ آرائی اور خونریزی کے شاہجہان نے راے سنگہ خلف
امرسنگہ کو ناگور کی ریاست پر بحال کیا کہ اوسکے بیٹے اور پوتے ہاتھی سنگہ اور انوپ سنگہ
برابر قابض رہتے مگر چوتھی پشت مین اندر سنگہ سے والی مارواڑ نے ضبط کرلیا ؀
جسونت سنگہ جو امرسنگہ کے اخراج پر مسند نشین ہوا اودےپور کا بھانجہ تھا اوسکے
زمانہ مین علم نے بہت ترقی پائی اور چند کتابین تصنیف ہوئین شاہجہان اپنی
حرم سرا کا پابند ہوگیا تھا اور صوبہ جات سلطنت کی حکومت پر بیٹون کو متعین
کردیا تھا گوڈوانہ کی مہم مین جسونت سنگہ کی اول نوکری نکلی کہ وہ بہ تحت اورنگزیب
بائیس ۲۲ رجواڑون کی فوج کا افسر ہوکر گیا اس مہم اور دیگر مہمات مین جسونت سنگہ
نے بڑی خدمتین انجام دین مگر سنہ ۱۶۵۵ع تک جب شاہجہان بیمار ہوا اور انتظام
سلطنت بڑے بیٹے دارا شکوہ کو سپرد کیا صرف بطور نائب کے کام کرتا رہا

क्योंजे महील इन्द्रनगर

गोंडवाना

دارالشکوہ نے جسونت سنگہ کا منصب پنجہزاری کر کر اوسکو مالوہ کا صوبہ مقرر کردیا۔
جب شاہجہان کے بیٹون مین نزاع ہوا راجپوتون نے کمال وفاداری ثابت
کری شجاع جو بنگالہ سے روانہ ہوا تھا اوسکے مقابلہ کے واسطے راجہ جیسنگہ متعین
ہوا اورنگ زیب کی حرکات کے انسداد کے واسطے کہ اوسکا ارادہ مدت تک
مذہبی فریب کے پردہ مین مخفی رہا تھا جسونت سنگہ کو حکم ہوا اسطرح وہ کل راجپوتانہ
کے افواج تائیدی اور شاہی لشکر کا سپہ سالار ہوکر دکھن کو جہان اورنگ زیب
تھا آگرہ سے روانہ ہوا اور عبور دریاے نربدا کر کر اوجین کے قریب فروکش
ہوا وہان اوسکو اورنگ زیب کی آمد کی خبر پہنچی اور جس مقام پر بعد فتح آباد
شہرآباد ہوا ہے جسونت سنگہ نے اوسکا انتظار کیا اول لڑائی مین اگر جسونت سنگہ
بدتدبیری نکرتا تو یقین ہے اورنگ زیب کو شکست ہوجاتی مگر اوسنے دانستہ
اس غرض سے کہ اوسکو اور مرادبخش دونون بھائیون کو ایکدفعہ مین مارونگا
اورنگ زیب کو فرصت دی مگر اسی عرصہ مین اورنگ زیب نے اوسکی فوج
کے بعض گروہون کو ملا لیا کہ لڑائی شروع ہوتے ہی مغل سوار سب چھوڑکر علحدہ
ہوگئے اور صرف تیس ہزار راجپوت کہ جسونت سنگہ کی راے مین مقابلہ کے
واسطے وہ بھی کافی تھے رہ گئے جسونت سنگہ محبوب نامے گھوڑے پر بھالا لیکر
سوار ہوا اور اورنگ زیب و مراد دونون پر یکبارگی حملہ آور ہوا دسہزار
مسلمان تہ تیغ ہوئے اور علاوہ دھیلوت و ہاڑا و گوڑون کے سترہ سو راٹھور
مارے گئے جسونت سنگہ اور محبوب غرق خون ہوے اور اورنگ زیب و مراد
کی قضا نہ تھی اس سے بچ گئے رات ہوگئی اور دونون فوجین میدان جنگ

धीलोत
हाडा
गौड़ों

پر موجودہ بین راجپوتون کی وفاداری کا یہ حال تھا کہ تا دمِ اخیر تک
شاہجہان کی خیرخواہی مین جان دیتے تھے اور مسلمان بخلاف اوسکے پھر لشکر شاہی
مین شامل ہونے کو مستعد تھے سترہ ہزار راجپوت جنمین زیادہ تر کوٹہ و بوندی
کے ہاڑا تھے اس لڑائی مین قتل ہوئے سب سے زیادہ بہادری رتنا رئیس رتلام
نبیرہ راجہ اودے سنگھ والی مارواڑ کی ہوئی اس لڑائی سے متعلق یہہ بات بھی
لکھنے کے قابل ہے کہ جب جسونت سنگھ مجبور و مضطر ہو کر گیا اسکی رانی نے بوجہ
وارثہ کا دروازہ بند کرا دیا کہ اندر نہ آنے پاوے یہانسے فتح پا کر اورنگ زیب
آیندہ کو روانہ ہوا بمقام جاجیو کہ آگرہ سے تیس میل جنوب مین ہے راجپوتون
نے پھر مقابلہ کیا مگر بجز ثبوت وفاداری کے اور کچھ نہ کرسکے آخرکار راجپوت
بھاگ گئے دارا شکوہ بھاگ گیا اور شاہجہان تخت سے بیدخل کیا گیا اورنگ زیب
نے تخت نشین ہوتے ہی رئیس آمیر کی معرفت جسونت سنگھ کو پیغام معافی
بھیجا اور شجاع سے مقابلہ کے واسطے فوج طیار ہوتی تھی اوسمین شامل ہونیکے
واسطے طلب کیا جسونت سنگھ نے بارادہ انتقام فوراً منظور کر کے شجاع کو اپنی
تجویز سے مطلع کیا بمقام کھجوہ کہ الہ آباد سے تیس میل شمال مین ہے دونو
فوجون کا مقابلہ ہوا راٹھور سوارون نے فوج ماتحت شہزادہ محمد پر پیچھے سے
حملہ کیا اور بہت قتل و خونریزی کر کے لشکر شاہی کو لوٹ لیا اور مال مخزونہ کو
اونٹون پر بار کر کے مع جمعیت فوج روانہ مارواڑ کر کے خود آگرہ کو روانہ ہوا اور
بھائیون کی فوج کو لڑتا چھوڑا +
آگرہ پہنچتے ہی اوسکا خوف اور فوج اورنگ زیب کی شکست کی شہرت ایسی

जाजौ

कजवा

غالب ہو گئی کہ اگر شاہجہان کو رہا کرانا چاہتا تو قلعہ کی فوج تعمیل حکم کے واسطے
بالکل طیار تھی اگر ایسا کرتا تو غالبًا اورنگ زیب تباہ ہو جاتا مگر اُسکو اول تو
یہہ خوف تھا کہ بصورت فتح پلٹنے اورنگ زیب نے میری فوج کو قرب وجوار دارالحکومت
مین رہنے سے سراسر خطرہ ہے دوسری کل امید دارا شکوہ کی واپسی تھی اور اوسکو
موقع جنگ مہیا ہونے پر طلب کیا تھا مگر جس حالت مین جسونت سنگھ باامید واپسی
دارا شکوہ اورنگ زیب کی فوج کے تعاقب مین پھیر تا تھا دارا شکوہ ملک مارواڑ
کی جنوبی سرحد پر سرگردان پھر کر سلطنت کو ہمیشہ کے واسطے کھو بیٹھا جسونت سنگھ اپنے
ملک کو گیا اور بالآخر ہزیمت کو بحفاظت تمام جودہپور کے قلعہ مین رکھدیا دارا شکوہ
آہستہ چلا اور اوس سے بمقام میڑتہ شامل ہوا مگر وقت مناسب گذر چکا تھا
اورنگ زیب شجاع کو شکست دیکر مع اکثر راجپوتوں کے اسطرف بعجلت تمام
روانہ ہوا چونکہ وہ ہمیشہ فریب وحیلہ کو مقابلہ آرائی سے بہتر سمجھتا تھا اوسنے
جسونت سنگھ کو لکھا کہ اگر دارا شکوہ سے علٰحدہ ہو کر کسی طرف سے نہ لڑے تو
علاوہ معافی قصور کے صوبہ دار گجرات مقرر کیا جاویگا جسونت سنگھ نے قبول کر کے
واسطے مقابلہ سیواجی کے کہ خود اختیاری ملک مہاراشٹر کے واسطے کوشش
کرتا تھا بہمرکاب شہزادہ معظم افسر فوج راجپوتان ہو کر جانا منظور کیا جسونت سنگھ
کے اسطرز سے ثابت ہوا کہ اوسنے دارا شکوہ کا ساتھ اس سبب سے چھوڑا کہ
باوجودیکہ اسمین علاوہ استحقاق تخت نشینی کے چند عمدہ اوصاف تھے مگر
جو خوبیان کہ دغا باز اورنگ زیب کے مقابلہ کے واسطے ضرور تھین اوسمین نہ تھین
دکھن مین پہنچتے ہی جسونت سنگھ نے سیواجی سے خط وکتابت شروع کی اور بادشاہ

मेड़ता

महाराष्ट्र

کے نائب شائستہ خان کے مارنیکی تدبیر کری اورنگ زیب کو اس سازش کی
تحقیق خبر پہنچ گئی مگر اوس نے بہت ضبط کیا بلکہ اوسکے سپہ سالار ہوجانے پر مبارکبادی
کا خط لکھا اور بہت جلد راجہ جے سنگھ والی آمیر کو بجاے اوسکے متعین کیا اوسنے
تھوڑے ہی دنون میں سیواجی کو گرفتار کیا اور لڑائی ختم ہوئی مگر یہہ فتح جلد مبدل بذلت
ہوئی کیونکہ جے سنگھ نے جب دیکھا کہ ظالم بادشاہ سیواجی کی ہلاکت کا ارادہ رکھتا
ہے اور وہ اوسکو اپنی کفالت سے لایا تھا تب اوسکو مفرور کرا دیا اسکے بعد جسونت سنگھ
پھر نائب سلطنت ہوگیا پھر اوسنے شہزادہ معظم کو ایسی تدبیرون پر آمادہ کیا کہ
بادشاہ کو بجاے اوسکے دلیر خان کا سپہ سالار مقرر کرنا لازم آیا انھون نے ایسا
بندوبست کیا کہ جس شب کو وہ اورنگ آباد پہنچا اوسیکو مارا جاتا مگر خبر پاکر
فوراً بھاگا اور شہزادہ اور جسونت سنگھ نے دریاے نربدا تک اوسکا تعاقب کیا
اورنگ زیب نے جسونت سنگھ کا وہان رہنا پر خطر سمجھکر اوسکے صوبہ گجرات پر
مقرر ہونیکا فرمان بھیجا وہ بہ تعمیل حکم احمد آباد پہنچا مگر جب دریافت ہوا کہ یہہ
بادشاہ کا صرف فریب ہے تو اپنے ملک کو روانہ ہو کر سمت ۱۷۲۶ مطابق سنہ ۱۶۷۰ع
مین داخل ہوا اس اثنا مین اورنگ زیب نے جسونت سنگھ کے پست کرنیکی ایک
تدبیر کری مگر وہ اپنے وفادار سردارون کی مدد سے بچ رہا آخر کار اورنگ زیب
نے دیکھا کہ جسونت سنگھ کی سخت عداوت سے بچنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اوسکو
ایسے ملک مین متعین کیا جاوے جہان وہ کچھہ شرارت نکر سکے اوسی زمانہ مین
کابل مین فساد ہو رہا تھا اورنگ زیب نے اوسکے اور اوسکے خاندان کی ترقی
کا اقرار کر کر سرکش راجپوتون کو سرکش پٹھانون کی سرکوبی کیواسطے متعین کیا اپنے

بڑے بیٹے پرتھی سنگھ کو انتظام ریاست پر چھوڑکر اور اپنے قبایل اور مارواڑ
کے پسندیدہ راجپوتون کو لیکر جسونت سنگھ کابل کو روانہ ہوا اور وہان سے
واپس نہ آیا +
جسونت سنگھ کے وارث کو اورنگ زیب نے حضور مین طلب کر لیا تھا ایک روز
دست بستہ کھڑا تھا بادشاہ نے دونون ہاتھ پکڑ کر کہا کہ انکو رستم سنا ہے کہ تو
بھی مثل جسونت سنگھ کے طاقت رکھتا ہے اب کیا کرسکتا ہے اوسنے جواب
دیا کہ حضور جسپر اپنا شفقت کا ہاتھ رکھتے ہین اوسکی کل امیدین حاصل ہوجاتی
ہین حضور نے میرے دونون ہاتھ پکڑے ہین اب مین کل ممالک کو فتح کرسکتا ہون
اورنگ زیب سنتے ہی پکار اٹھا یہہ بھی ویسا ہی ملعون ہے۔ کہ جسونت سنگھ کا
یہہ نام رکھہ چھوڑا تھا مگر ضبط کرکر عطا خلعت کا حکم دیا وہ خلعت پہنکر اور
آداب بجالاکر اپنے ڈیرہ کو گیا کہ کچھہ نہ آیا یعنی فی الفور بہت اذیت سے
جان بحق ہوا لکھتے ہین کہ یہہ خلعت زہرآلود تھا +
مثل جسونت سنگھ کے پرتھی سنگھ بھی بہت زبردست اور حکومت مارواڑ کے
واسطے ہر طرح لایق تھا جسونت سنگھ نے جب دیکھا کہ دشمن نے میری ذات خاص
سے انتقام لینے پر قناعت نکرکے بیٹے کو بھی مارا ہی تب نہایت غم آگین ہوا اسکے
تھوڑے دنون بعد آب وہوائے کابل کی سختی سے اوسکے چھوٹے بیٹے
جگت سنگھ اور دلتھمبن سنگھ بھی مرگئے اوران سخت صدمون کا متحمل نہوکر بعد
حکومت میانہ ۴۲ برس کے سمت ۱۷۳۷ مطابق ۱۶۸۱ء مین جسونت سنگھ لاوارث مرگیا
ایک سال کے اندر اورنگ زیب کے دونون کانٹے نکل گئے یعنی جسونت سنگھ

ست تھوڑے دنون بعد سیواجی مرہٹہ کا بھی انتقال ہوا خصوصاً جسونت سنگھ کا اسکو
ایسا خوف تھا کہ جب تک وہ زندہ رہا ہمیشہ اورنگ زیب افسوس کرتا تھا ۔
جسونت سنگھ نہایت لائق و زبردست و صاحب ہمت راجہ تھا اور اگر ایسے
ہی چند دشمن اورنگ زیب کے اور ہوتے تو غالب ہے کہ اونکے اتفاق سے وہ سلطنت
مغلیہ کو لوٹ دیتا اگرچہ راٹھور لوگ دغاباز اورنگ زیب سے صاف دل دلاور اونکو
کو بہتر سمجھتے تھے مگر وہ کل قوم سے متنفر تھا اور اونکی لڑائیون مین اسی غرض سے
شریک ہوتا تھا کہ آپسمین لڑکر تباہ ہوجاوین اور سلطنت کے عہدون کو ہر مقام
پر اوٹھے اسی مطلب سے منظور کیا کہ بادشاہ کو نقصان پہنچاوے اگرچہ کسی عادل
بادشاہ کے عہد مین اوسکا یہہ طریقہ داخل نمکحرامی ہوتا مگر جب خیال کیا جاتا ہے
کہ اورنگ زیب نہایت دغاباز اور ظالم اور ہنود کا سخت دشمن تھا اور اوسنے
جسونت سنگھ کو بنظر حسن کارگذاری مقرر نہ کیا تھا بلکہ علانیہ عداوت و مقابلہ
آرائی سے باز رکھنے کے واسطے تو یہہ طریقہ اوسکا کچھہ معیوب نہ تھا جن اشخاص کے
کی امداد سے جسونت سنگھ اورنگ زیب کی دغا و فریب سے بچکر اوسکا ہر طرح
مقابلہ کرتا رہا اونمین مقدم ترکومپاوتون کا سردار مکند داس عرف ناہر خان
تھا اسی ناہر خان نے والی باوڑی کے جسنے بچاکر راجہ کو خوف و گمراہی سے

वावीवावड़ी

نجات دی تھی اور اورنگ زیب نے اوسکی گستاخی سے ناراض ہوکر اوسکو
شیر کے پاس بھیجا اور اوسنے شیر کو ڈرا دیا تب ناہر خان نام پایا تھا اسی طرح اوسنے
شہزادہ سے ایسے ہی بیباکانہ کلام کئے تھے اوس زمانہ مین راجپوت لوگ
بطور فن سپہ گری درخت کے نیچے گھوڑا دوڑاکر اوسکی شاخ سے لپٹ جاتے تھے

چنانچہ نبیرہ علاقہ میواڑ کا سردار اسی کرتب مین مجروح ہوا تھا اور رکن کو بھی اس مین بہت مشق تھی شہزادہ نے اوس سے فرمایش کی کہ ہمکو یہہ فن دکھاؤ اوسنے جواب دیا مین بندر نہین ہون میرا تماشا دیکھا چاہتے ہو تو لڑائی مین چلو وہان تلوار کا تماشا دکھاؤنگا اسی پر اوسکی نوکری شہزادہ دیوڑہ والی سروہی کے مقابلہ مین بولی گئی تھی چنانچہ ایک شب یکایک حملہ کرکے شہزادہ کو قید کرلیا اور راو سکے ہمراہیون کو ہوشیار کرکے اوسکو لیچلا جب انھون نے چھوڑنا چاہا تب اُسنے کہدیا کہ اگر تم میرے متعاقب ہوگے مین اوسکو مار ڈالونگا جسونت سنگھ سرتان کو بادشاہ کے دربار مین لے گیا اور حسب قاعدہ مستمرہ آداب بجالانیکے واسطے کہا اوسنے جواب دیا ہمنے کبھی کسیکو سلام نہین کیا ہے اور نہ کبھی کرونگا مہتمان دربار نے اسی غرض سے کہ سر جھکاوے اوسکو دریچہ مین سے نکالا اوسنے اول قدم اندر رکھا اور اخیر مین سر نکالا کہ سر جھکانیکی ضرورت نہوئی بادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے درخواست کر اوسنے کہا آپ مجکو اچل گڑہ کی برابر کیا دیسکتے ہین یہی کافی ہے مجھے جانے دین ؛

जसवंत सिंह
सुलतानेश्वर

جسونت سنگھ کا کابل مین انتقال ہوا تب اوسکی رانی والدہ اجیت سنگھ نے ستی ہونا چاہا مگر سات مہینے کی حاملہ تھی اس سبب سے اودا کومیاوت نے بزبردستی اوسکو باز رکھا ایک اور رانی اور سات پاترین نعش کے ساتھ سوخت ہوئین اور جب اوسکے انتقال کی خبر جودہ پور مین پہنچی چندراوتی رانی بمقام منڈور پگڑی کے ساتھ ستی ہوئی مدت معینہ گذر کر اجیت سنگھ پیدا ہوا اور سامان سفر درست کرکر راٹھوروں کی فوج مع بچہ رئیس اور متعلقین رئیس متوفی کے

शपसनगढ़
कदा
चंद्रावती

اپنے ملک کو روانہ ہوئی مگر جب دہلی مین پہنچے معلوم ہوا کہ اورنگ زیب کو
جسونت سنگہ کے مرنے پر بھی صبر نہ آیا اوسنے حکم دیا کہ بچہ رئیس کو میرے سپرد
کردو اور اس غرض سے اوسنے سردارون کو ملک مارواڑ تقسیم کرنیکا اقرار
کیا مگر اونہون نے صاف انکار کیا اور افروختہ ہوکر عام خاص سے چلے آئے
فوج شاہی نے اونکی فرودگاہ کو گھیر لیا اوسوقت اجیت سنگہ کو شیرینی کے
ٹوکرے مین رکھکر روانہ کردیا اور رنچھوڑ و گوبند جودہ اور چندربھان داراوت
اور خاف راگھو اور بھارمل اوداوت اور رگھناتھ سوجاوت گھوڑون پر
سوار ہوکر مستعد جنگ و خونریزی ہوئے اور بھالہ ہاتھہ مین لیکر فوج شاہی
پر حملہ کیا خون کی ندی جاری ہوئی رتنا اور دلوہ داراوت اور رگھا تھی ور
خلاف شرتان اور راوداوت اور سندوہ بھاٹی میدان جنگ مین مارے گئے
جسوقت فوج شاہی قریب آئی رئیس مرحوم کی اور اپنی عورتون کو بارود سے
اوڑادیا اور کل راٹھوڑون نے دست بقبضہ ہوکر میدان دہلی مین داد شجاعت
دی کہ ساونمین تاریخ ساون سمت ۱۷۳۶ کے کل مارواڑ مین معرکہ کا دن مشہور ہے
شیرینی کا ٹوکرہ جسمین اجیت سنگہ تھا ایک مسلمان کو سپرد کردیا وہ ایمانداری سے
اوسکو مقام معینہ پر لے گیا اور درگاداس مع بقیہ فوج اوسکے شامل ہوا اوس
مسلمان کا مارواڑ مین بڑا رتبہ ہوا دربار مین اوسکو بجز کاکے اور کچھہ نہین
کہہ سکتا تھا اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین جاگیر ابتک ہے درگاداس کوہ آبو
کے کسی مخفی مقام پر لیجاکر اجیت سنگہ کی پرورش کرتا رہا اور پر راجپوت
لوگ خبر پاکر اوسکے گرد جمع ہوتے گئے دشمنون نے باتفاق اندر وغیرہ

रणछोड
गोविंद
चंद्रभान
दागावत
राघो
भारमल
ऊदावत
सुजावत
रतना
दलवा

इंद्र

پر بہار قدیم فرمانروائے مارواڑ کے ملک پر حملہ کیا اور تھوڑے عرصہ کے
واسطے فصیل منڈور پر بہاروان کا جھنڈا نصب کردیا ہمدران حال رتنا
خلاف اودسنگہ نے جودہ پور پر قبضہ کرنا چاہا مگر راٹھوروں نے کہ جسونت سنگہ
کے نام اور اوسکے بیٹے اجیت سنگہ کے وفادار رفیق تھے ایندون کو منڈور
سے نکالدیا اور رتنا کو بھی ناگور مین بھجادیا اوسوقت اورنگزیب
خود فوج لیکر مارواڑ پر حملہ آور ہوا جودہ پور کو گھیر کر لوٹ لیا اور یہی
حال میرتہ و ڈیڈوانہ اور بہت کا کیا مندر مسمار کئے اور بجائے
اونکے مسجدین تعمیر ہوئین اور بجبر جبر مسلمان ہوجانے کے اور کسی طرح
کسی راجپوت نے اوسکے ہاتھ سے نجات نپائی اس عاقلانہ ظلم وتند
نے کل ملک کو اورنگزیب بلکہ اوسکے خاندان سے باغی و برگشتہ اور
آخر کار سلطنت کو تباہ و برباد کردیا اسی زمانہ مین بادشاہ نے ہنود پر
محصول جزیہ جاری کیا تھا اور انہین ایام مین راٹھور اور سسودیوں نے
اوسکے مقابلہ کیواسطے اتفاق کیا تھا اور رانا راج سنگہ نے خط مندرجہ فصل
گذشتہ لکھا تھا +

डीडवाना
गोहित

تہور خان کو مع ستر ہزار فوج کے حکم ہوا کہ راجپوتون کو تباہ کرین اور خود
اورنگزیب بھی اوسکے پیچھے اجمیر کو روانہ ہوا میرتیہ راجپوت جمع
ہوئے اور اوسکے مقابلہ کے واسطے لشکر کو روانہ ہوئے بارہ کے نالہ
کے آگے لڑائی ہوئی تاریخ ۱۱ بھادون سنہ ۱۷۳۶ کو اس میدان مین کل میرتیہ
مارے گئے +

تیر آگے بڑہا باشندگان مور دہر پہاڑون کو بھاگے روپا اور کومبو دو بھائیون نے
اوسکے مقابلہ کیواسطے گوڑہ پر قیام کیا مگر مع بچیش بھائیون کے مارے گئے اورنگزیب
اجمیر دو رک یعنی اجمیر مین پانچ روز ٹھہر کر چیتوڑ کو روانہ ہوا چیتوڑ فتح کری رانا
نے اجیت سنگہ کو پناہ دی تھی اور سیسودیون کے لشکر مین راٹھور ہراول تھے
مسلمانون کا غلبہ دیکھکر انھون نے اپنے بچہ رئیس کو زیادہ تر محفوظ کیا جب
بادشاہ بمقام دیباری پہنچا کومبو اور راوگریاین اور اودو راٹھورون نے مقابلہ کیا
جب اورنگزیب نے اودے پور پر حملہ کیا شہزادہ اعظم چیتوڑ مین رہا
بادشاہ کے پاس خبر پہنچی کہ درگا داس نے جالور پر حملہ کیا ہے وہانسے چھوڑکر
اجمیر پہنچا اور مفرہ خان کو بہاری کمک پر جالور کو بھیجا مگر درگا داس بھاگ
ایکر جودہ پور کو گیا اور وہان بھی مطالبہ کیا کیونکہ ترکوٹہ مین بادشاہ کیطرف سے
اندر سنگہ کا بیٹا حکمران تھا +

اورنگزیب چاہتا تھا کہ کل ملک مین ایک مذہب ہو جاوے اس نظر
سے تباہی و بربادی پھیلائی کہ ملک ویران ہوگیا اور ہر ایک اوسکے خوف
سے لرزان تھا شہزادہ اکبر کو تیمر خان کی مدد پر بھیجا ایندون کو جودہ پور پر
قابض کیا مگر سپاہیون نے بمقام کیت پور مقابلہ کر کر اونکو قتل کیا پھر اونکا
لقب راو مردھر داس کا جاتا رہا اور تاریخ ۲ اجیٹھ سمت ۱۷۳۶ کو بادشاہ کی تدبیر
پر پہاڑون کو ریاست دینے مین ناکارگر ہوئی +

راٹھورون کو ارالی مین پناہ ملی اور وہان سے نکل نکل کر حملہ کرنے لگے بادشاہ
کو چین نہ لینے دیا ایک گروہ نے جالور پر حملہ کیا دوسرے نے سوانہ جا گھیرا

मोरधर
रूपा
कुम्भू
गुडा
राजसमुद्र
चीतोड़
देबारा
उगरसैन
उदू
बिहारी
जकोरा
केतपुर
मुरधरदास
सिवाना

روز بروز راٹھوروں کی فتح ہوتی گئی اور اورنگ زیب کمزور ہوتا گیا۔
اوسنے میواڑ سے لڑائی چھیڑکر کل فوج مارواڑ مین متعین کری مگر رانا سے
لڑائی کا سبب یہی تھا کہ اوسنے اجیت سنگہ کو پناہ دی تھی اوسنے اپنی فوج
بہ تحت اپنے بیٹے بھیم کے راٹھوروں کی مدد کیواسطے بھیجی کہ بمقام گودوار
اندربھان و درگا داس کے شامل ہوئی شہزادہ اکبر اور تہیرخان اوسکے مقابلے
کے واسطے بڑھے اور نادول کے مقام تاریخ ۴ اسوج سمت ۱۷۳۰ کو لڑائی ہوئی
بھیم خلاف رانا میواڑ اور اندربھان او رجیت اوداوت بڑی جوانمردی سے
مارے گئے اور درگاداس نے بڑے نمایان کام کیے +

گوڈواڑ
نادول
جیت

راجپوتوں کی بہادری اور وفاداری اور بادشاہ کی بیجا سختی اور شاہزادہ کو حرص
حصول سلطنت سے اکبر کے دلمین آیا کہ ان لوگوں سے اتفاق کر لینا چاہیے
اول اوسنے اپنا راز تہیرخان پر ظاہر کیا جب دونوں کی راے متفق ہوئی
درگا داس کے پاس پیغام بھیجا اول راجپوتوں کو شبہ ہوا مگر سب جمع ہو کر شہزادہ
سے ملنے گئے اور طرفین کا منشا و ارادہ ظاہر ہو کر عہدنامہ منضبط ہو گیا شہزادہ
اکبر کے سر پر چتر شاہی پھرنے لگا اور سکہ جاری ہوا اور روزنہ اور پیمانہ بھی
اوسکے نام کے چلے +

اورنگ زیب کو اجمیر مین خبر پہنچی کہ درگا داس اور اکبر مل گئے نہایت رنجیدہ
ہوا داڑھی نوچنے لگا ادھر ہر ایک راٹھور اکبر کے لشکر مین جمع ہونے لگا اور
اورنگ زیب کی بیدخلی صریح نظر آنے لگی مگر اوسنے ہمت ہاتھ سے ندی اور
اپنے دشمنوں کو بخوبی جانتا تھا کہ ایک چال سے اونکی کل فوج شکست

کھا جاوینگی راجپوتون کی فوج بیکر اکبر ادہر کو روانہ ہوا مگر جس حالت مین اورنگ زیب
ہر طرح سامان مقابلہ مین مصروف تھا شہزادہ عیاشی مین غرق ہوگیا وزرکل کام
تہور خان پر چھوڑ دیا اورنگ زیب نے تہور خان کو پیغام بھیجا کہ اگر اکبر کو گرفتار
کرادے تو بہت انعام پاویگا اس طمع مین آکر وہ اورنگ زیب کے پاس چلا گیا
اور وہان سے راٹھوڑون کو خط لکھا کہ مینے تمکو اکبر سے ملایا تھا اب باپ بیٹے
دونون ملگئے ہین اب وہ کو میری کفالت نہین ہے تمکو مناسب ہے کہ اپنے
ملک کو چلے جاو اس خط کو روانہ کرکے وہ بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا کہ
اس خیرخواہی کا انعام لے مگر بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایسی لکڑی ماری کہ وہ
جہنم واصل ہوا درویش قاصد راٹھوڑون کے پاس خط لیکر پہنچا علاوہ مضمون
خط کے اوسنے زبانی بیان کیا کہ تہور خان مارا گیا اس خبر کے پہنچتے ہی راٹھوڑ
سوار ہوکر اکبر کے ڈیرہ سے چلدئے ایک دم کا بھی ہوش نہین کیا اور نہ مطلق
تحقیقات کی کہ واقع مین یہ امر صحیح ہے یا غلط ہے بیچ شب اکبر سے بیس
میل کے فاصلہ پر پہنچے دوسرے روز انکو صحیح حال معلوم ہوا کہ جب اوسکو
اوسکے رفیقون کی غداری اور تہور خان کی ہلاکت کی خبر پہنچی ایک ہزار آدمی جمع
نکرسکا اونھین آدمیون سے اوسنے پیچھا کیا اور مع قبایل کے اوسکے پاس پناہ
لی راجپوتون نے مشورہ کیا اور اکبر کی پناہ دہی قرار پاکر جانباوتون کے
سردار کا بھائی جیتا اکبر کے قبایلون کا محافظ مقرر ہوا اور درگا داس اس
کل معاملہ کا مہتمم تھا اوسیکی بہادری اور دانشوری سے شہزادہ بچا اور اسی
سے بڑی مہمات کا سرانجام ہوا +

जैता

اورنگ زیب نے اپنے دونون دشمنون یعنی سیواجی اور درگا داس کی تصویرین
کھنچوائی تھین سیواجی کی تو پلنگ پر بیٹھے ہوئے کی تھی اور درگا داس کی اس
شکل سے کہ گھوڑے پر چڑھا ہوا بھالے کی نوک سے جو کی باٹیان سینکتا ہے —
اورنگ زیب نے اول دیکھکر کہا کہ اسکو یعنی سیواجی کو تو مغلوب کر لونگا
لیکن درگا داس مجھکو دکھ دینے کے واسطے پیدا ہوا ہے +

درگا داس مع اپنی فوج اور شہزادہ اکبر کے ریاست کی غربی سرحد کی طرف
اس غرض سے روانہ ہوا۔ بادشاہ اونکے ارادے سے واقف ہو کر اونکے تعاقب مین
جاوے گا اورنگ زیب نے اوسکو بھی فریب دینا چاہا +

درگا داس کو بطور رشوت کے آٹھ ہزار اشرفیان بھیجین اور کہلا بھیجا کہ تم
محتاج تھا دین اکبر کے نہایت محفوظ و مشکور ہو کر اوسمین سے کسیقدر
درگا داس کو تقسیم کرین اورنگ زیب بہت خفیف ہوا اور اسے جبکہ
کے تعاقب مین فوج تعینات کی اکبر کو اوس سے معافی کی مطلق امید نہ تھی
اسواسطے حتی الامکان دور بھاگنا چاہا درگا داس اوسکی حفاظت کا کفیل ہوا
اور ریاست سناہ کی حفاظت پر اپنے بڑے بھائی سونگ کو چھوڑ کر پانچ ہزار
سوار آدمیون کے جنوب کو روانہ ہوا ان ہزار آدمیون مین سب سے زیادہ
جان نثار وفادار تھے اور علاوہ جو دہ وغیرہ اٹھو ون سے جا دون جو کہ
بھاگنے دیو رد سوند ماتحتیہ قومون کے راجپوت تھے +

بادشاہ نے اونکا تعاقب کیا اوسکی فوج نے انھون کو جا گھیرا مگر درگا داس
اوسے بچا کر بھگا لیا اورنگ زیب اوسکے پیچھے جالور تک گیا وہان

सोनंग

معلوم ہوا کہ دہوکہ ہوا ہے درگاداس مع شہزادہ کے گجرات کو بجانب رہست اور جنوب کو بجانب جیپ چھوڑکر دریاے نربدا کو نکل گیا اور نگزیب ایسا غضبناک ہوا کہ اوسنے قرآن خدا کا سر پر کھینچکر مارا اوسنے اعظم شاہ کو حکم دیا کہ اودے پور سے لڑائی موقوف کرے اور سب کاموں کو چھوڑکر راٹھوڑون کی بیخ کنی کرے اور اپنے بھائی کو گرفتار کرے اوسکی روانگی سے دس روز بعد جودہپور و اجمیر مین فوج چھوڑکر خود بادشاہ بھی روانہ ہوا +

چاپن

کھیچی شیوسنگہ اور مکند سے زیادہ وفادار کون ہوسکتا تھا کہ اونہون نے جس زمانہ مین کوہ آبو مین اجیت سنگہ کی پرورش کرتے تھے اوسکو بھی چھوڑا اور درگاداس نے بجز اونکے اور وفادار سونگرہ کے کسی پر اپنے فرار کا اظہار نکیا۔ اگرچہ ماروار کے سردارون کو معلوم تھا کہ وہ پوشیدہ ہے مگر یہہ کوئی نہین جانتا تھا کہ کہان ہے کوئی جیسلمیر مین جانتا تھا کوئی بیکانیر مین کوئی مرہٹی مین بادشاہ نے عنایت خان کے ساتھ جودہپور مین دس ہزار آدمی چھوڑے تھے مگر درگاداس کا بھائی سونگ بالکل بیخطر تھا کھیم کرن کرنوت سنبھل جودہا بیجل مہیچہ جیت مل سوچوت کیسری کرنوت اور شیودان مہیچہ جودہا اور چند دیگر شاخون کے راجپوتون نے جب سنا کہ بادشاہ اجمیر سے چار کوس پہنچ گیا جودہپور مین عنایت خان پر حملہ کیا مگر اوسکی حمایت پر بیس ہزار مغل آے اور تاریخ ۹ اساڑہ سمبت ۱۷۳۷ کو جودہپور مین سخت محاربہ ہوا کہ اوس مین کشور جادون اور اکثر راجپوت سردار اور دشمن کیطرف سے صدہا آدمی مارے گئے سونگ نے مسلح ہوکر ہرطرف خونریزی شروع کی بادشاہ کی عجب کیفیت ہوئی نراہ

کھیچی

کھیم کرن
کرنوت
سنبھل
جودہا
بیجمل
مہیچہ
جیت مل
سوچوت

کشور
جادون

فلق نہ روے مانند سانپ چھچوندر کا نقشہ ہو گیا کہ اگر چھوڑے اندہا ہو جاوے اور نگلے تو مر جاوے ہر ناتھ سنگہ اور کانہہ سنگہ سوجنت کو روانہ ہوئے اوہ مسلمانون کے مویشیون کو گھیر لیکے سخت لڑائی ہوئی اوسمین مسلمانون کا سرگروہ مارا گیا یہہ سوجت کا ساکا سمت ۱۷۳۷ کے اخیر اور سمت ۱۷۳۸ کے شروع مین وقوع ہوا کہ اوس زمانہ مین گشت دخون اور دہارنے منفق ہو کر زمین کو اونمون سے صاف کیا +

سونگ کا خوف بہت غالب تھا کہ دہلی و آگرہ لرزان تھے بادشاہ نے اسکو صلح کا پیغام بھیجا اور یہانتک منظور کیا کہ اجیت سنگہ کو سات ہزاری منصب اور اوسکے بھائیون کو جو کچھہ وہ چاہے دونگا اجمیر واگذاشت ہو جاویگی اور سونگ وہانکا حاکم مقرر ہوگا اور بطور تصدیق خدا تعالے کے اس عہدنامہ پنجہ کا نقش چسپان کیا دیوان اسد خان کی معرفت یہہ عہدنامہ ہوا اور آمیدی سے اوسپر عمل ہونگی خلفا کفالت وی انضباط عہدنامہ کے بعد بادشاہ جسکو اکبر کا ہمیشہ خیال رہتا تھا دکھن کو راہی ہوا اسد خان اجمیر مین رہا اور سونگ میڑتہ مین ٹھہرا ۶ اسوج سمت ۱۷۳۸ کو سونگ مر گیا اسد خان نے بادشاہ کے پاس خبر بھیجی خوف جاتا رہا بادشاہ نے عہدنامہ پر سے پنجہ اوتار لیا اور خوشی سے دکھن کو چلا گیا سونگ کے مرنے سے کل ملک مین غم ہوا مکند سنگہ میڑتہ خلف کلیان سنگہ منصب چھوڑ کر اپنے ملک مین شامل ہو گیا میڑتہ کے قریب ۲ کاتک سمت ۱۷۳۸ اسد خان کی فوج سے لڑائی ہوئی اوسمین اجیت خلف بیند اس سرگروہ تھا مارا گیا مسلمانون کو خوشی ہوئی اور راجپوت مغموم ہوئے +

اسد خان کے پاس شہزادہ اعظم کو بھیجا اور عنایت خان جو دونون مین رہا اور
کل ملک مین اونکی فوج پھیل گئی تنبیہ کو باوک مع اودے سنگھ بخشی و تیج سی
خان اصغر درگا داس اور فتح سنگھ و رام سنگھ مع اکثر شجہ راٹھورون سے
شہزادہ اکبر کو دکھن مین امن سے بٹھا کر واپس آئے اور پھر جا میواڑ کل ملک
مین پھیل گئے پورمنڈل کو قتل کیا اور قاسم خان حاکم کو مار ڈالا +

पुरमंडल

اس خونریزی گشت و خون سے اگرچہ بادشاہ ہمیشہ خائف رہا اور اوسکے ہزارون
آدمی مارے گئے مگر مارواڑ بن بھی آدمیون کی کمی ہوگئی اور راٹھور پہاڑون کو
بھاگ گئے اور وہان سے اپنے دشمنون پر حملہ کرتے رہتے ایکدفعہ انھون نے
جیتارن کی فوج پر حملہ کر کے نکال دیا کہ سمت ۳۹ کے ساتھ مسلمان لوگ وہان سے
بھاگ گئے جو چانپاوت نے سوجت چھین لیا اور جودھ ہون نے بہ تحت اہم سنگھ
شمال تین برس دشمنون کو مصروف جنگ رکھا اور بہ تحت اودے بھان مرزا نوری پر
بمقام دیا سے حملہ کیا مین سخت لڑائی ہوئی مسلمانون کی لاشون کے انبار ہو گئے
اور وے نقارہ چھوڑ کر بھاگ گئے بعد معرکہ جیتارن کے کہ اودے سنگھ چانپاوت
اور کن سنگھ ... افسر تھے گجرات کی طرف کو روانہ ہوئے اور پلنپور لوٹ پہنچے
تھے کہ بمقام رین پور گجرات کے حاکم سید محمد نے تعاقب کر کے جا گھیرا رات بھر
گھیرے رہے اور صبح کو لڑائی ہوئی کہ ... آدمی مارے گئے ... ان ... کھیری ...
گوکلداس چانپاوت مع کل اہلکارون کے ملا جو رام سنگھ جی اوس میدان مین مارے گئے
مسلمان فتح مند رہے بعد اون سمت ۳۹ مین پالی پر حملہ ہوا یہان تو علی پر ...
آئی پانسو مسلمانون کے مقابلہ مین تین سو راٹھور کھڑے ہوے سخت لڑائی ہوئی

जैतारन

सोजत

विराध

रेवास

पालनपुर

पाली

اوراونکا افسر افضل خان مارا گیا یہان پر بالا نے مسلمانون کو ہٹایا اور ویلسے بر قائم
سو بت سنگھ بادری پرچڑھ گیا چتیارن پھر بچا یا گیا جیساکہ مین محکم سنگھ لیا تہ نے میڑتہ کی
بادشاہی فوج پر حملہ کر کے سید علی کو مار ڈالا اور فوج کو نکالدیا +

۱۶۹۵ میں متواتر جنگ و جدل و کشت و خون ہوتا رہا اور تین برس تین تیس آدمی
طرفین سے مرتے رہے یعنی ہر دو طرف جو ان ہوتے تھے ہر ایک آدمی گھر کا تھا اور مسلمانون کی
سے جو قلعہ پر تھے وہ معین ہو جاتے تھے اس سال درجن سنگھ کے بھائیون نے اکبر ولد اورنگ‌زیب
کی خوب مدد کری اور بہادر اور جانبازی تصدیق کین ۱۶۹۶ سنہ میں اعظم او راسد خان
دکھن مین جا کر بادشاہ کے شامل ہوئے اور عنایت خان حاکم اجمیر رہا اوسکو حکم
تھا کہ بارش شروع ہو جانے پر بھی مارواڑ مین لڑائی بند نکرے مارواڑ مین اوٹھورون
کوت قبائل کے اچھی پناہ ملی عنایت خان کی گیارہ ہزار عمدہ فوج نے اس مقام
پر جودہ اور چانپاوتون کی جمعیت پر کہ پالی و سوجت و گودوار مین سرکش ہو ئے
تھے حملہ کیا اور رنچھوڑ بھاٹی نے منڈور کے قدیم قلعہ سے خواجہ صالح کی فوج کو
نکالدیا جیساکہ مین بمقام باگری محاربہ ہوا او سمین رام سنگھ اور سالونت سنگھ بھاٹی
سردار ایک ہزار مغلون کو مار کر اپنے دو سو آدمیون کے ساتھ مارے گئے کر سوت
اور گیاوتون نے بہ تحت انوپ سنگھ لونی ندی کے کنارہ پر شورش کر کر اوستروہ
او رگنگا لی کی جمعیت کو قتل کیا محکم سنگھ مع کل میڑتیون کے اپنے وطن کی زمین
پر آیا اور محمد علی کی کل فوج اوسپر جھوکی اونمین باہم ملاقات ٹہہری اوسمین مسلمانون
نے میڑتیون کے سردار کو مار ڈالا بادشاہ کے پاس جب یہ خبر پہنچی تب وہ بنا
خوش ہوا +

१६९१

अजीत

बागरी

भाग्यमीत

दमनराव

मारकी

شروع سمت ۱۷۷۱ کے ساتھ جنگ وجدل ہین کچھ کمی ہوئی سوجان سنگھ راٹھور دلن
کو جنوب مین لیگیا اور لالکھا چانپاوت اور کیسر کونپاوت بھائی اور چوہان کی
مدد سے قلعہ جودہپور پر چھیڑ چھاڑ کرتے رہے سجان مرگیا تب بسنتراو سنگھ
کے پاس خبر بھیجی گئی وہ بادشاہ کا منصب دار وجاگیردار تھا اوسکے بھائیون
مین شامل ہونے کے واسطے طلب کیا تھا چنانچہ وہ آگیا اور سب اوسکے ساتھ
ہوئے سوائچہ پر جسکا دارالحکومت سوانہ ہے حملہ کیا اور بالوترہ اور بھیدرہ

सवाय दा

لٹ گئی غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پیشتر مارو کا ہر ایک دروازہ بند ہوگیا
مسلمان قلعون پر قابض تھے مگر میدان مین اجیت سنگھ کی دوہائی پھرتی تھی
اودے بھان جودھون کو لیکر بہادرا جون مین پہنچا اوسنے دشمن پر حملہ کیا اور

बहादरगढ़

قلعہ وخزانہ چھین لیا +

پردل خان سیوانہ مین تھا اور ناہر خان میواتی کنارہ مین اوپر حملہ کرنیکے واسطے
مولکی سرہین چانپاوت جمع ہوئے وہان خبر پہنچی کر نور علی اسانی قوم کی دو لڑکیون
کو پکڑ لیگیا ہے اونکو زیادہ تر جوش انتقام ہوا رتنا راٹھورون کو لیکر پہنچا اور
لڑکر پردل خان کو مع چھ سو آدمیون کے تہ تیغ کیا اور راٹھورون کے ایکسو
آدمی مارے گئے مرزا اس شکست کا حال سنکر مع لڑکیون کے بڈڈہ کو بھاگا اور
کچال مین پہنچکر مقام کردیا سبل سنگھ خلف بھائی اسکرن نے بفور استماع اس حال

कुचाल

کے افیون کھاکر کوچ کیا اور اگرچہ مرزا کے ہرطرف سے توپین تھے مگر سبل سنگھ نے
پیش قبض سے اوسکو ہلاک کیا اور خود بھی مارا گیا شاہ راہ بند ہوگئی اور مسلمانون
کے تھانہ جات پر بڑی تنگی آئی +

سمت ۱۷۴۳ شروع مین بادشاہ کی فوج مقیم سانبھر کو اکھاوت اور آساوتون نے
قتل کیا اور گودوار کے سردارون نے اجمیر کے دروازون تک حملہ کیا میڑتہ
مین لڑائی ہوئی سمت ۱۷۴۴ مین راٹھورون کی شکست ہوئی مگر اسکے بدلے مین سنگرام سنگہ نے فوج جودہپور
مین آگ لگادی اور وہان سے دہونارہ پر آنا وہان سب تھانون کے راجپوت جمع ہوگئے وہان
سے کوچ کرکر جالور کو گھیر لیا وہان سے دہونارہ کو گیا پھر سب تھانین حج ہوئے
سمت ۱۷۴۳ مین چانپاوت کومپاوت اوداوت میڑتیہ جودہ کرنسوت وغیرہ کل
راٹھورون کی شاخون نے کمال شوق و اضطراب سے مکند سنگہ کھیچی سے
اپنے آقا کے دیکھنے کی درخواست کری اول تو اوسنے انکار کیا کہ جس شخص نے
مجکو سپرد کیا ہے ابتک دکھن مین ہے مگر اوسکے دیکھنے کو درجن سال ہاڑا
بھی کوٹہ سے آکر اونکے شامل ہوا تھا مجبور مکند سنگہ کو دکھانا پڑا سب اوکی متفق ہوکر
کوہ آبو پر گئے اور جیت سدی ۱۵ سمت ۱۷۴۴ کو انھون نے اجیت سنگہ کو دیکھا اول
ہاڑا نے سلام کیا اور بعد ازان اودے سنگہ و سنگرام سنگہ بجے پال پیم سنگہ مکند سنگہ
و ناہر سنگہ خلف ہری سنگہ چانپاوتان و راج سنگہ جگت سنگہ جیت سنگہ سمت سنگہ اوداوتان
و بہادر سنگہ و فتح سنگہ و کیسری سنگہ کومپاوتان وغیرہ کل ٹھاکران مارواڑ نے
عنایت خان نے بعد اظہار اس حال کے اورنگ زیب کو لکھا کہ جبتک ان لوگون
کا کوئی سرگروہ نہ تھا وے ہر طرح سے مجکو تنگ کرتے تھے اور اب ایک حاکم کے
تحت مین ہوکر خدا جانے کیا حال کرینگے کمک بہت جلد بھیجین *
اول راجہ کو اہوہ مین لیگئے وہانکے سردار نے موتیون کی بدہو یعنی نوچھاور کری
گھوڑے نذر کئے اور ٹیکہ دوڑ تیار کیا وہان سے بہراستہ رائےپور و بلاڑہ و

धूनारा

सहवा
बधौ
टीकारोड
रायपुर
बिलारा

اجمیر کا حاکم تھا اوسپر گھاٹہ مین درگاداس نے حملہ کیا کہ وہ اجمیر کو بھاگ گیا
بادشاہ نے یہہ خبر سنکر اوسکو لکھا کہ اگر درگاداس کو فتح کرلیگا تو سلطنت کے
کل خانون کا سردار کیا جاویگا اور اگر فتح نکر سکے تو اپنی مالا بعیدسے کہ سنجا عتخان
کو جو دہ پوست بجاسے اوسکے مقرر کیا جاویگا سیفی خان نے بہ تعمیل اس حکم
سے اجیت سنگہ کو فریب دینے مین کوشش کری یعنی اوسکو خط لکھا کہ تمھارے
آبائی مالک کی واگذاشت کی بابت سند شاہی حاصل ہوئی تمکو چاہیے
کہ خود آکر لیجاؤ اجیت سنگہ بلسہزار راٹھور ساتھہ لیکر اجمیر کو روانہ ہوا مگر پٹیہ مکند
چانپاوت کو روانہ کیا کہ تحقیق کرے کہ اسمین کچھہ دغا تو نہین ہے جسوقت
لکھا پہنچے دریافت ہوا کہ واقع مین دغا ہے مگر اجیت سنگہ نے کہا کہ اب اتنے
قریب آگئے ہین ایک دفعہ اجی دورگ یعنی اجمیر کو دیکھہ لین اور خان سے بھی
ملاقات کرلین چنانچہ وہان پہنچے اور ارادہ کیا کہ شہر مین آگ لگا دین مگر سیفیخان
نے خوف زدہ ہوکر بہت تعظیم و تواضع کری اور اپنے اور شہر کے بچنے کی غرض
سے گھوڑے اور جواہرات نذر کئے +

سمت ۱۷۶۵ مین میواڑ مین پھر فساد شروع ہوا اور امرانے اپنے باپ رانا جیسنگہ
سے بغاوت کری اور کل سردارون کو اپنے شامل کرلیا رانا بھاگ کر گودوا
مین آیا اور گھانی راو مین فوج فراہم کرتا امرانے اوسپر حملہ کرنیکی تیاری کری
رانا راٹھورون سے مدد کا خواستگار ہوا کل میڑتیہ اوسکے شامل ہوئے
اور اجیت سنگہ نے درگا داس وبھگوانداس ورتل جودہا کو مع آٹھہ ہزار
راٹھورون کے اوسکی کمک پر بھیجا +

गोढवार

घानेराव

نگر جو بداوت وسکتاوت و جہاں وجہ یا انھون نے بجاے اسکے کہ اپنے ملک مین غیر قوم کو مداخلت کرنے دین باپ بیٹے کے درمیان صلح کرادی تاہم رنہا راٹھوڑونکا بہت مشکور ہوا +

شہزادہ اکبر کی دختر درگاداس کے پاس رہگئی تھی اور جون جون اجیت سنگہ جوان ہوتا جاتا تھا اورنگ زیب کو فکر بڑہتا تھا اسواسطے سمت ۱۷۴۹ مین اوسکی واپسی کی بابت ایشرداس کولمبی کی معرفت خط وکتابت ہوتی رہی اور اسی اثنا مین صفی خان نے لڑائی موقوف کردی سمت ۱۷۵۰ مین جودہپور اور سیوانہ کے مسلمان حاکمون نے اپنی فوجین متفق کرکے اجیت سنگہ پر حملہ کیا کہ وہ پھر پہاڑون مین بھاگ گیا بمقام اگھوپالا نے اونکا مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اسی اثنا مین ایک سانڈ ذبح کرنے پر لڑائی ہوگئی کہ مکندداس چانپاوت نے بمقام موکلسر حاکم چانک اور اوسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا +

سمت ۱۷۵۱ مین مسلمان ایسے ضعیف ہوگئے کہ اکثر اضلاع چوتھ دینے لگے اور اکثر خراج ادا کرنے لگے اور اکثر مسلمان وجہ معیشت پیدا کرنیکی غرض سے راٹھوڑون کے نوکر ہوگئے قاسم خان اور لشکر خان نے اجیت سنگہ پر کوچ کیا وہ بجے پور مین برسر مقابلہ ہوا اوسکی فوج مین درگاداس کا بیٹا افسر تھا خان کو شکست ہوئی اجیت سنگہ کے بڑے ہونے سے راٹھوڑون کی امید پوری ہوتی تھی اور اورنگ زیب اپنی پوتی کے بڑے ہونے سے نہایت رنجیدہ ہوتا تھا اوسنے جودہپور کے حاکم شجاع کو لکھا کہ جسطرح ممکن ہو عزت کو بچاوے چنانچہ وہ متواتر درخواست بھیجتا رہا آخرکار اجیت سنگہ کی اول جنگ

कालम्बी

आरनु

मोकलसर चांक

विजयपुर

दवला

پرا در رانا میواڑ کی دختر سے بیاہ جیتھہ اور دوم بیاہ اساڑھ رئیس دیولہ کی دختر
سے شادی ہوئی +

سمت ۱۷۵۵ مین کہپر درگاداس کی معرفت پیغام ہوا اور اکبر کی دختر اپنے باپ دادا
کے پاس پہنچی درگاداس کیواسطے ہفت ہزاری منصب تجویز ہوا اوسنے انکار کیا
اور جالور سانچور وسیوانچی سانچور چھیرا د مارواڑ مین شامل کئے جاوین
جس عزت وحرمت سے اکبر کی دختر کو رکھا گیا تھا اوسکی اورنگ زیب نے بھی
تعریف کری پوس سمت ۱۷۶۳ مین اجیت سنگہ نے اپنا جدادی ملک حاصل کیا اور
شہر کے پانچون دروازون پر ایک ایک کھمبہ گاڑا شہزادہ اعظم صوبہ گجرات مارواڑ
اسکے ساتھ تھا اوشجاعت مرگیا تھا سمت ۱۷۵۹ مین اعظم شاہ نے جودہ پور چھین لیا اور
اجیت سنگہ جالور مین رہنے لگا اوسکے بعض سردار دشمن کی نوکری کرنے لگے
بعض رانا کے پاس چلے گئے اور مسلمان ہر طرح غالب ہوگئے اسی اثنا مین بہادر
ماگھہ سمت ۱۷۶۱ جو پای رانی سے ابھے سنگہ خلف اجیت سنگہ پیدا ہوا ۱۷۶۱ مین
بجاے یوسف کے جودہ پور کا حاکم مرشد قلی مقرر ہوا اوسنے پہنچکر اجیت سنگہ
کو واگذاشت میرٹہ کی سند دی اوکیسل سنگہ میرٹہ اور گوبند داس ناندل
منتظم مقرر ہوے اسمین محکم سنگہ اندوسنے اپنی حق تلفی سمجھکر درخواست
کری کہ اگر مین حاکم مارواڑ مقرر ہوجاؤن تو ہندو مسلمان دونون کو خوش
رکھونگا سمت ۱۷۶۲ مین بجاے مرشد قلی جعفر خان مقرر ہوا محکم سنگہ کا خط پکڑا گیا وہ
عملدرام ہوکر بادشاہی فوج مین شامل ہوگیا اجیت سنگہ نے بمقام درونارہ مقابلہ
کیا اندواوت باغی مارا گیا اور فوج شاہی کو شکست ہوئی +

जालोर सैंची जी सांचोर थेगार

इंदू

दुनारा इंदावत

سنہ ۱۷۶۳ مین ابراہیم خان بادشاہ کا سمدہی کہ صوبہ لاہور تھا بجاے اعظم گجرات
کے حکومت پر مقرر ہو کر مارواڑ مین سے گذرا جیت بدی ۳ کو بادشاہ کی وفات
کی خوشخبری پہنچی تھین کو اجیت سنگہ سوار ہوا اور جودھپور کے دروازہ پر پہنچا مسلمان
اوسکے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے بعض بھاگ گئے اور بعض روپوش ہو گئے مرزا
اور ترا اور اجیت سنگہ اپنے بزرگون کے محل مین داخل ہوا اٹھارہ ون کے
غضب سبب کہ چھبیس برس سے خون جگر کھا رہے تھے مسلمان سمرور ہوئے
جو دولت اونھون نے سالہا سال کے ظلم و تعدی سے جمع کری تھی آخر کار مستحق
مالکون کے ہاتھہ پڑی بعض مسلمانون نے سرنا یعنی پناہ لی اونکا سرگروہ بھی
کوہیا ونون کے پاس پناہ پذیر ہوا مگر ہندؤن کی فتح اسوقت مکمل ہوئی کہ
جب مسلمان گداگری کرکے سیتا رام اور ہرکو بندے الجا کرنے لگے مسجدون مین
رام نام کی تسبیح پھرنے لگی اور اکثر نے ہندو ظاہر ہونیکے واسطے ڈاڑھی مونڈوالی
میڑتہ خالی کر دیا گیا اور حکم سنگہ ناگور کو بھاگا سوجیت اور پالی بھر جودہا مین
شامل ہوئے اور جودہاگڑہ کو گنگا جل اور تلسی دل چھڑک کر پوتر کیا اجیت سنگہ
کو راج تلک ہوا شہزادہ عالم دکھن سے اور شہزادہ معظم شمال سے دار السلطنت
کو روانہ ہوئے اونمین باہم بمقام آگرہ سخت محاربہ ہوا مگر شاہ عالم کہ بعد ازان
بلقب بہادر شاہ معروف ہوا غالب آیا اوسکو خبر پہنچی کہ اجیت سنگہ نے مارواڑ
کی فوج شاہی کو لوٹ لیا ہے اور اپنے قدیمی ملک پر قبضہ کر لیا ہے ◆
بعد برسات سمت ۱۷۶۴ کے بادشاہ فوج لیکر اجمیر مین آیا اوسوقت ہرداس خلف
بھگوانداس اور سرداران اودہ و مانگلیہ و رتنا سردار اداوتان نے

शरणा

तुलसीदल

सोहड़
मांगलिया

مع اپنے ہمراہیون کے قلعہ مین آئے اور اجیت سنگہ سے قسم کھائی کہ ہم آپکے
شامل ہوکر دشمن کا مقابلہ کرینگے بادشاہی فوج بائی بلارہ پر مقیم ہوئی اور اجیت سنگہ
نے لڑائی کا عزم کیا مگر بادشاہ کے مشیرون نے صلاح دی کہ فریب سے کام نکالنا
چاہیئے چنانچہ صلح کا پیغام پیش ہوا شاہی قاصد کے ساتھہ ناہر خان پیغام لیکر بادشاہ
کے پاس گیا اور وہان سے اجیت سنگہ کے نام شاہی فرمان لایا مگر اوسنے
فرمان لینے سے پیشتر فوج شاہی کا ملاحظہ کرنا چاہا اور بکم تاریخ پھاگن کو جودہپور
سے بیسل پور کو روانہ ہوا وہان شجاعت خان خلف خانخانان و راجہ
بہدوریہ و راو بدہ سنگہ والی بوندی نے بادشاہ کی طرف سے اوسکا
استقبال کیا اور پیپار کے مقام لڑائی ہوئی اوسی شب بشرائط صلح مقرر ہوئین
علی الصباح وہ مارواڑ کے کل آدمیون کو لیکر روانہ ہوا آنندپور مین بادشاہ
سے ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو تیغ بہادر کا خطاب دیا مگر بمقتضاے
مشیت ایزدی محراب خان اور محکم سنگہ نمکحرام نے بادشاہ کی طرف سے جاگیر
جودہپور پر قبضہ کرلیا اجیت سنگہ کو یہہ حال سنکر نہایت رنج ہوا مگر کیا کرسکتا
تھا مجبور بادشاہ کی اطاعت کرکر اوسکے ساتھہ دکن کو جانا اور کام بخش کے
تحت مین نوکری کرنا پڑا یہی حال جے سنگہ والی آمیر کا ہوا کہ اوسکی دار الحکومت
مین فوج شاہی متعین ہوئی اور اوسکے بھائی بجے سنگہ نے راج دیدیا شاہی
فوج نے نربدا کا عبور کیا اور وہان پہنچتے ہی دونون رئیس مخالف ہوکے
اور اودے پور کو واپس آئے رانا امرا نے اونکا استقبال کرکر بہت تواضع
کری اور تینون مثل برہما و بشن و مہیش کے ایک مسند پر بیٹھے اسوقت سے

बाइसिना
बीसलपुर
भदोरया
पीपार
आनंदपुर
ब्रह्मा
विष्णु
महेश

پھر مسلمانون کا زوال اور ہنود کی فتح ہونے لگی دونو راجہ مارواڑ کو روانہ ہوے
اثنا مین سوای جے سنگہ اور اجیت سنگہ خلعت اودے پور جہان پانیاوت نے مہانداری کری سالافن
سنہ ۱۷۶۵ مین اجیت سنگہ کی مارواڑ مین واپس پہنچنے کی خبر آئی محراب خان گھبرایا
ساتوین تاریخ کو جودہپور کے محاصرہ مین تیس ہزار راٹہور جمع ہوے اور دروازہ
کہولکر محراب خان کو نکال دیا اور اجیت سنگہ پھر مارواڑ کی دارالحکومت مین داخل ہوا
جے سنگہ سمبر نگر کے کنارہ پر مقیم رہا مگر مصیبت مین تھا کہ ملک سے
بیدخل تھا برسات کے بعد اجمل کچھوایون کے پناہ دہندہ نے اوسکو آمیر مین
مسند نشین کرنیکا ارادہ کیا جب دونون متفق ہوکر میڑتہ مین پہنچے اور
دہلی اور آگرہ مین تہلکہ مچگیا آمیر مین پہنچے تو وہان کے حاکم نے خواجہ صاحب
کی درگاہ مین پناہ لی اور مصادرہ مطلوبہ ادا کیا اجیت سنگہ سانبہر پر حملہ آور ہوا
اور سرداران آمیر اپنے آقا کے شامل ہوے سید بارہ ہزار فوج لیکر اجمل کے
مقابلہ کے واسطے عازم ہوا کومبا دونون نے لڑائی شروع کری سخت محاربہ ہوا
حسین مع ۵ ہزار آدمیون کے مارا گیا اور باقماندہ کچھہ مقتول ہوا اور کچھہ
پناہ پذیر ہوگئے اس شکست کی خبر پہنچتے ہی مسلمان آمیر سے نکل گئے اور
اجیت سنگہ نے سانبہر مین جمعیت چھوڑکر منگسر مین جے سنگہ کو آمیر مین بٹھا دیا
اور بیکانیر پر حملہ کرنیکا قصد کیا اور دیوانی کا خطاب رگھناتہ بھنڈاری کو دیکر
کاروبار ریاست اوسکو سپرد کیا کہ وہ سپہگری و اہلکاری دونون کامون
مین مشاق تھا +
بہادون سمت ۱۷۶۶ مین شاہ عالم نے کام بخش کو مار ڈالا اور جے سنگہ نے

بادشاہ سے مصالحت کری اجیت سنگہ ناگور پر چڑہ گیا مگر اندر سنگہ کے پاس
کچہ سامان نہ تھا اوسنے اجیت سنگہ کے قدم پکڑ لیے اجیت سنگہ نے اوسکو لاڈنو دیا
کہ جسنے ناگور کی حکومت کری تھی اوسکو لاڈنو پر کب صبر آسکتا تھا دہلی جا کر
مستغیث ہوا بادشاہ ناراض ہوا رئیسون نے خبر پاکر مناسب سمجہا کہ آپسمین
اتفاق کرلین اس غرض سے مقام کولیہ قریب ڈیڈوانہ ملاقی ہوئے اسی
اثنا مین بادشاہ اجمیر مین داخل ہوا اور بہت نامہر خان غلام کے فرمان اور تحفہ
بطور دوستانہ بہیجا حکم کی اطاعت کرکر دونون راجہ یکم اساڑہ کو روانہ اجمیر
ہوئے بادشاہ بہت تپاک ست ملا اجیت سنگہ کو نوکوٹ ماروار کی اور جیسنگہ
کو آمیر کی سندین عطا کین بادشاہ سے اجازت لیکر پہہ پرشکر اشنان
کیواسطے گئے اور وہان سے باہم رخصت ہوئی ساتوان سمت ۱۷۶۷ مین اجیت سنگہ
جودہ پور مین پہنچا اور گوڑ رانی سے شادی کرکر چوند اوت ارجن سنگہ نے
دیوان عام مین امر سنگہ کو قتل کرکے بدلا کی تہمی رفع کری اور بعد ازان کورکیشتر
کی زیارت کو جاکر بہیشم کے تالاب مین اشنان کیا سمت ۱۷۶۸ مین اجیت سنگہ
نے ناہن وغیرہ ہمالیہ کی کوہستانی ریاستون پر متعین ہوکر وہان کے
رئیسون کو مطیع کیا اور وہان سے بعد اشنان گنگاجی کے جودہ پور کو
معاودت کری سمت ۱۷۶۹ مین شاہ عالم کا انتقال ہوا اوسکے بیٹون مین
نفاق ہوا عظیم الشان مارا گیا اور معز الدین کے سر چتر شاہی پہرنے لگا
اجیت سنگہ نے بہنڈاری کیمسی کو حضور مین بہیجا اور وہ صوبہ گجرات کی سند
لیکر واپس آیا منگسر سمت ۱۷۶۹ مین وہ گجرات پر قبضہ کرنیکے واسطے تیار تھا کہ

लाडनू
कोलया डीडवाना
कुरुक्षेत्र
भीषम
नाहन
केमसी

اسی اثنا مین خاندان چغتا مین اور فساد برپا ہوا سیدون نے معزالدین کو
مار ڈالا اور فرخ سیر بادشاہ ہوگیا ذوالفقار خان بھی مارا گیا اور اوسکے ساتھ مغلون
کی طاقت جاتی رہی سید سرکش ہوگئے اجیت سنگہ کو حکم ہوا کہ اپنے پسر ابھے سنگہ
کو جو سترہ برس کا ہوگیا تھا دربار مین مع فوج کے بھیجے مگر اجیت سنگہ نے اس حال
سے مطلع ہوکر کہ کرن سنگہ بدمعاش وہان ہے اپنے معتمد گروہ کو بھیجا کہ اوسکو
عین دہلی مین قتل کیا اس گستاخانہ حرکت پر سید فوج لیکر جودہ پور پر آئے اجیت سنگہ
نے دولتمندون کو سیوانہ مین اور اپنے بیٹے اور قبایل کو راردرہ کے جنگل مین
بھیجدیا جودہ پور کا محاصرہ ہوا ابھے سنگہ کو اول مین طلب کیا اور خود راجہ
کو بھی دہلی چلنے کے واسطے کہا راجہ نے دونون باتون مین سے ایک بھی منظور
نکی مگر دیوان اور کیہ بھاٹ نے سمجھایا کہ جب دولتخان لودھی نے حملہ کیا
راو گنگا نے کارروائی بابت اپنے بیٹے مالدیو کو سپرد کردیا تھا یہہ بات اسکو
پسند ہوئی ابھے سنگہ راردرہ سے طلب ہوا آخر اساڑہ سمت ۱۷۷۱ مین حسین علی کے
ساتھ دہلی کو روانہ ہوا اور وہان جاکر بادشاہ سے پنجہزاری منصب حاصل کیا
بیٹے کے پیچھے اجیت سنگہ بھی دہلی کو گیا جن لوگون نے اوسکی بچپن مین حفاظت
کرکے جانین تصدق کری تھین اونکے مزارون کو دیکھکر اسکے دلمین جوش آیا
اور اوسنے کل خاندان تیموریہ سے انتقام لینا چاہا علاوہ اسکے اوسکو چار شکایتین
تھین اول نوروز دوم اوسکے خاندان سے جبر الڑکیون کا لینا کہ فرخ سیر
کے واسطے اوس سے بھی طلب ہوئی تھی سوم گاوکشی چہارم محصول جزیہ
جیٹھ سمت ۱۷۷۱ مین صوبہ گجرات کی سند از سر نو حاصل کی اجیت سنگہ

बारहरा

دہلی سے جودہ پور کو روانہ ہوا اوسکے دیوان کمیسی کی کوشش سے جزیہ موقوف
ہوا کہ والی مارواڑ کا یہہ احسان کُل ہنود پہ ہوا +
سمت ١٧٧٠ مین اجیت سنگہ نے اپنے ملک کا دورہ کیا ابہی سنگہ اوسکے ساتھ تھا اول
جالور کو گیا وہان موسم برسات مین رہا بعد ازان میواسہ مین نیمج پر حملہ کیا اور
دیورہ راجپوتون سے خراج لیا پھلن پور سے فیروز خان اوس سے ملنے کو آیا
تھراد کی ران نے لاکھہ روپیہ نذر کیا بہج کا محاصرہ کرکر بھیکرن کولی رئیس کو
فتح کیا پاٹن سے سکتا چانپاوت اور بہجو عمندار جنکو سال گذشتہ مین انتظام کے
واسطے بہیجا تھا ملاقات کے واسطے آئے +
سمت ١٧٧٢ مین اجیت سنگہ نے ہلود کی جھالا اور لونگ گڑہ کے جام کو فتح کیا اور اُس
سے تین لاکھہ روپیہ اور پچیس گھوڑے خراج مین لئے اور دوارکا کے درشن
کرکر گومتی مین اشنان کیا پھر جودہ پور مین پہنچا اور سنا کہ اندر سنگہ نے
ناگور پھیر لی ناگور اجیت سنگہ کے روبرو نہ ٹھہر سکا سمت ١٧٧٣ مین سید اور انکے
مخالف نزاع باہمی مین مصروف تھے حسین علی دکھن مین تھا اور عبد اللہ کا دل
بادشاہ سے جدا کیا تھا اجیت سنگہ کو بلانیکے واسطے کاغذ پر کاغذ آیا آخرکار
وہ ناگور میڑتہ انپ کر مارو ٹہ اور سانبھر ہوتا ہوا اور ہر مقام پر جمعیت جمع کرتا
ہوا دہلی مین پہنچا مارو ٹہ سے اوسنے انتظام ریاست کے واسطے ابہے سنگہ کو
روانہ جودہ پور کیا دہلی مین سیدون نے اوسکا استقبال کیا اور اللہ وردیخان
کی سرائے مین ڈیرہ کر دیا اور وہان دونون نے اجیت سنگہ اور مغلون
کے خلاف مشورہ کیا اور اول کام ذوالفقار خان کا مارنا قرار پایا +

بادشاہ نے اجیت سنگہ کے آنیکا حال سناتو راو بھیم سنگہ ہاڈا والی کوٹہ اور
خاندوران خان کو اوسکے لانیکے واسطے بھیجا چنانچہ اجیت سنگہ دربار مین گیا
علاوہ اپنے راٹھوڑون کے وہ راو بشن سنگہ والی جیسلمیر و دم سنگہ دیراول والا
فتح سنگہ سردار میواڑ مان سنگہ راٹھور سیتامو چند راوت گوپال رام پورہ والہ
اودے سنگہ کھنڈیلہ والہ سکت سنگہ منوہرپور والہ کشن سنگہ کلچی پور والہ و دیگر
سرداروں کو لیکر گیا موتی باغ مین ملاقات ہوئی بادشاہ نے اوسکو ہفت ہزاری
منصب دیا اور اوسکے روزینہ مین کروڑ دام کا اضافہ کیا اور ماہی مراتب اور
ہاتھی گھوڑے تلوار پیش قبض اور سرپیچ الماس اور طرہ اور دو لڑی مالا سے مروارید
عطا کرین حضور سے رخصت ہوکر اجیت سنگہ عبداللہ خان کی ملاقات کو گیا سید نے
استقبال کیا اور دونون اپنے مشورہ مین ثابت قدم ہوگئے مغلون سے
افروختہ ہوکر اجیت سنگہ کے مارنیکا ارادہ کیا +
اوسی بڑی ہمت کو بادشاہ ملنے کے واسطے اجیت سنگہ کے ڈیرہ پر آیا اجیت سنگہ
نے ایک لاکھ روپیہ کا چبوترہ بناکر بادشاہ کو اوسپر بٹھایا اور گھوڑے ہاتھی وغیرہ
بیش قیمتی اشیا پیشکش کین بعد اسکے اجیت سنگہ اور سید باالاتفاق بادشاہ
سے ملنے کے واسطے گئے اور حسین علی کو اپنی تدبیرون سے آگاہ کرکر لکھا کہ دکن
سے جلد آجاوے کہ تیس روز مین فوج کثیر لیکر داخل ہوا اور شہر سے شمال
مین ڈیرہ کیا اوسکا بھائی اور اجیت سنگہ بھی شامل ہوگئے دہلی مین تہلکہ مچگیا
بادشاہ نے خائف ہوکر بہار کیا ذیحجے مغل بادشاہ درپئے دوسرے روز اجیت سنگہ
کے ڈیرہ پر لب جمنا مشورہ ہوا اجیت سنگہ سوار ہوکر قلعہ کو گیا اور ہر مقام پر

देरावल
सीतामो
कलचीपुर

اپنے آدمیوں کا پہرہ مقرر کر دیا خزانہ لوٹ لیا مغلوں میں سے کوئی فرخ سیر کی
مدد کو نہ آیا جے سنگہ بھاگ گیا دوسرا بادشاہ مقرر کیا مگر چار مہینے بعد وہ بیمار ہو کر
مر گیا رفیع الدولہ کو تخت نشین کیا مگر دہلی کے مغلوں نے آگرہ میں نیکو شاہ کو
تخت نشین کیا حسین وہاں کو فوج لیکر گیا اور راجیت سنگہ و عبد اللہ کو بادشاہ
کے پاس چھوڑا سمت ۱۷۷۶ میں اجیت سنگہ اور سید بھی روانہ ہوئے مگر مغلوں
نے نیکو شاہ کو گرفتار کرا دیا وہ سلیم گڑھ میں قید ہوا یہ دوسرا بادشاہ بھی مر گیا
اور اجیت سنگہ اور سیدوں نے محمد شاہ کو تخت نشین کیا اس انقلاب کے زمانہ
میں بعض ملک تباہ ہو گئے اور بعض مالا مال ہوئے فرخ سیر کے مرنے ہی جے سنگہ
کا حوصلہ پست ہو گیا سیدوں نے اوسکی سزا دہی کی تجویز کری آمیر کے ارادہ سے
بادشاہ فتح پور سیکری کی درگاہ میں گیا وہاں رئیسوں نے اجیت سنگہ سے پناہ
مانگی چنانچہ اجیت سنگہ نے جے سنگہ کو پناہ دی اور اوسکا خوف رفع کرنیکے
واسطے چانپاوت سردار اور اپنے وزیر کو بھیجا کہ تشفی دلاسا دیکر جے سنگہ کو لائے
اجیت سنگہ نے ایک بادشاہ کو تخت نشین کیا اور دوسرے کو تباہی سے
بچایا بادشاہ نے اوسکو احمد آباد عطا کیا اور اوسکے ملک میں جانیکی اجازت دی
کہ جے سنگہ والی آمیر اور بدہ سنگہ ہاڑا والی بوندی کو ساتھ لیکر وہ جودہ پور کو
روانہ ہوا اور اثنائے راستہ میں منوہر پور کے شیخاوت سردار کی دختر سے شادی
کی اسوج میں وہ جودہ پور میں پہنچا جے سنگہ کا ڈیرہ سور ساگر پر ہوا اور ہاڑا
کا شہر سے شمال میں بسنت کے موسم میں جے سنگہ نے سورج کماری دختر اجیت سنگہ
سے شادی کری ۔ شروع سمت ۱۷۷۷ میں جب تک جے سنگہ اور بدہ سنگہ جودہ پور

مین سنئے خبر پہنچی کہ مغلون نے سیدون کو مار ڈالا اور اجیت سنگہ کے ویبے مین
اور سنئے تلوار کھینچکر قسم کھائی کہ اجمیر پر قبضہ کرونگا جے سنگہ کو رخصت کردیا بارہ
روز مین اجیت سنگہ میرتہ مین پہنچا اور بروز روشن مسلمانون کو نکالکر اجمیر
پر قبضہ کرلیا مسجد مین بانگ موقوف ہوکر مندر کا گھنٹہ بجنے لگا اور بجاے قرآن
کے پوران کی تلاوت ہونے لگی قاضیون کی جگہہ برہمن عدل کرنے لگے اور
جہان گاوکشی ہوتی تھی ہوم کُنڈ بنائے گئے اجیت سنگہ تخت پر بیٹھا چتر شاہی
پھیرنے لگا اپنے نام سے روپیہ اور پیمانہ جاری کیا اورٹکہ ٹھیران تک خبر پہنچی
کہ اجیت سنگہ نے اپنے مذہب کو فروغ دیکر مارواڑ سے رسم اسلام موقوف
کردی +
سنہ مین بادشاہ نے اجمیر لینے کا قصد کیا اور مظفر کو حکم دیا کہ وہ برسات
مین مارواڑ کیطرف روانہ ہوا اجیت سنگہ نے آٹھہ سردار اور تیس ہزار راٹھور
ساتھہ دیکر ابھے سنگہ کو مقابلہ پر متعین کیا چانپاوت جانب راست ہوئے اور
کومپاوت جانب چپ کرم سوت ومیرتہ وجود اوایدو وبھاٹی وسوندرہ و
داورہ وکھیچی ودہونڈل وگوگاوت متفق ہوکر روانہ ہوئے آمیر مین راٹھورون
کا فوج شاہی سے مقابلہ ہوا مگر مظفر اپنے نام کے خلاف پس پا ہوکر شہر کے اندر
چلا گیا ابھی سنگہ نے اس فتح سے حوصلہ پاکر بادشاہ کو سر دینا چاہا شاہجہانپور
کو لوٹ لیا نارنول قتل کیا پاٹن اور ریواری سے مصادرہ لیا دیہات مین
آگ لگادی اور الہ وردی سرائے تک تاخت وتاراج کیا دہلی وآگرہ خوف
سے لرزان ہوئے بعد فتح کے براستہ سانبھر ولدہانہ واپس آیا اور لدہانہ کے

नक़्क़ा

نروکہ کی لڑکی سے شادی کری +

۹ سمت میں ابھے سنگہ سانبھر مین رہا وہان اجیت سنگہ اوسکے شامل ہوا بادشاہ نے اپنے چیلہ ناہر خان کو تاکید وتنبیہ کے واسطے متعین کیا مگر ناہر خان مع چار ہزار ہمراہیون کے سانبھر مین کھیت رہا ان ذلتون سے تنگ ہو کر محمد شاہ نے ملک کو بھرت کرنی چاہی مگر واسطے انتقام ناہر خان کے فوج تیار کری بائیس صوبون سے فوج تابعداری طلب کری اور جے سنگہ والی آمیر اور حیدر قلی اور ارادت خان بخشی کو اوسکا افسر مقرر کیا ساون مین تاراگڑہ کا محاصرہ ہوا ابھے سنگہ وہان کا مقابلہ امر سنگہ پر چھوڑ کر جودہ عازم ہوا چار مہینے لڑائی رہی پھر جے سنگہ کی معرفت اجیت سنگہ سے صلح قرار پائی مسلمانون نے قرآن کی قسم کھائی اور اوسنے اجمیر چھوڑ دینا قبول کیا ابھے سنگہ جے سنگہ کے ساتھہ لشکر شاہی مین گیا اور بادشاہ کے حضور مین جانا ٹھہرا جے سنگہ نے اپنی کفالت دی مگر ابھی سنگہ نے دست القبضہ ہو کر کہا مجکو اسکی کفالت سے بادشاہ نے ولیعہد بار واڑ کی بہت عزت کری مگر بوجہ سرکشی اوسکے دہلی جانے سے بھی وہی نتائج پیدا ہوئے جو اگرہ مین امر سنگہ کے جانے سے ہوئے تھے اس خیال سے کہ بادشاہ کے دست راست پر اول نشست میرے باپ کی ہے وہ امرا مین ہو کر چلا گیا اور تخت کے زینہ پر بھی چڑہ گیا تھا کہ ایک امیر نے روکا اوسنے تلوار پر ہاتھہ ڈالا اگر بادشاہ خود نہ روکے تو یقین ہے کہ سیلاب خون جاری ہوجاتا ابھے سنگہ اپنے باپ کی خلاف مرضی دہلی کو گیا تھا اس سبب سے اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا +

اساڑہ بدی ۱۴ سمت ۱۷۸۱ کو اجیت سنگہ کا انتقال ہوا اوسکے ساتھ چوہانی بھٹیانی دختر بدہ سنگہ والی جیسلمیر اور گزنلی مرگاوتی دیروال کی اور تنور رانی اور بھوپال اور شیخاوت رانی چھ رانیان اور باون نیزکین کُل اٹھاون عورتین ستی ہوئین

اجیت سنگہکی زندگی ۵۱ سال ۲ ماہ ۲۲ یوم کی ہوئی +

جسوقت سے اجیت سنگہ اپنے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مارواڑ پر تباہی آگئی اوسکے انتقال پر محمد شاہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ابھے سنگہ کو راج تلک کیا تلوار کمرسے باندھی طرہ سر پر لگایا مرصع جیغہ بخش دیا اور جونری نوبت نقارہ وغیرہ کل مراتب اوسکے باپ کے عطا کئے بلکہ ناگور بھی امرا کے بیٹے سے لیکر اوسکے جاگیر مین شامل کی اسطرح مورد عنایات شاہی ہوکر وہ اپنے موروثی ملک کو روانہ ہوا اور جودہ پور پہنچکر اوسنے بھاٹ چارن اور برہمنون کو انعام و جاگیرین دین مگر یہہ خوشی زیادہ عرصہ تک نرہی بزمانہ ناالقافی بادشاہ و اجیت سنگہ کے وقت رو سا منڈور کی اولاد کو ناگور مل گئی تھی اوسپر فوجکشی کی تیاری ہوئی جس زمانہ مین بادشاہی فوج نے اجمیر کا محاصرہ کر رکھا تھا ارادت خان بنگش تحصیلدار جزیہ نے ایندرو کا ہاتھ پکڑ کر ناگور مین بٹھا دیا تھا تہوار ہولی کے بعد فوج گئی راؤ ایندرہ نے سند شاہی مکفولہ جے سنگہ والی آمیر دکھلائی مگر ابھے سنگہ

ڈونگرا

نے اوسپر کچھ لحاظ نکیا اور ناگور کا محاصرہ کر لیا کہ ایندرہ اپنا قلعہ چھوڑ کر چلا گیا ابھے سنگہ نے اپنے بھائی بخت سنگہ کو دیدیا +

سمت ۱۷۸۲ مین ابھے سنگہ مارواڑ کی مغربی سرحد کے بھومیہ سرداروں کو کہ سندل

भोमया
मंदल

و دیورہ و بالا و تورہ و بالیچہ و سودا بس تھے مغلوب کرنیمین مصروف رہا

देवरा
बाला
बोरा
बालेचा
कोरम

سمنہ ۱۷۳۸ء مین دہلی سے فرمان طلبی صادر ہوا اوسنے سرستہ اگایا اور اپنے بھائی بیٹون کو جمع کیا اور ملک کا دورہ کرتا درحسب موقع تعیناتی جمعیت و انتظام حسن و فیج کرتا ہوا روانہ ہوا بہت سرین اوسکو عارضہ جیچک لاحق ہوا مگر شفا پائی سمنہ ۱۷۳۸ء مین دہلی پہنچ گیا بادشاہ نے خاندوران خان کو استقبال کیواسطے بھیجا اورجسوقت حضور مین آیا بادشاہ معانقہ اکر پکارا وخوش بخت مہاراجہ اجلیتہ مدت مین تمہاری ملاقات ہوئی مجکو آج خوشی ہوئی سبے اور دیوان عام کو آج رونق ہوئی ہے اور جب وہ اپنے ڈیرہ پر بمقام ابھے پورہ گیا بادشاہ نے عمدہ میوہ جات وعطریات وگلاب بھیجے اور اوسکو کل امراء سلطنت سے اول رکھا سمنہ ۱۷۴۴ء مین سربلند خان کا فساد ہوا اوسمین راٹہوردن کی شجاعت ظاہر ہونیکا بہت موقع ملا دکھن مین فساد زیادہ ہوتا گیا شہزادہ جنگلی باغی ہوگیا اور ساٹھہ ہزار فوج لیکر مالوہ وسورت واحمدآباد کے صوبہ دارون پرحملہ آور ہوا اورگردھربہادر وابراہیم قلی ورستم علی و مغل شجاعت بادشاہی نائبون کو مارڈالا یہہ سنکر بادشاہ نے سربلند خان کو انسداد کے واسطے متعین کیا وہ پچاس ہزار فوج اور اوسکے خرچ کے واسطے کروڑ روپیہ لیکر روانہ ہوا مگر اوسکی ہراول کے دس ہزار فوج کو اول معرکہ مین شکست ہوتے ہی اوسنے صلح کر کر تقسیم ملک منظور کرلی +

انہین ایام مین ابھے سنگہ نے اپنے وطن کو جانیکی رخصت حاصل کرلی تھی مگر جسوقت یہہ حال سنا بادشاہ یکبارگی گھبراگیا وزیر قمرالدین خان واعتمادالدولہ وخاندوران خان ومیربخشی وشمس الدولہ وامیرالامراء ومنصورعلی وروشن الدولہ

सम्वतमर

यानेअब्द

وظہرہ باز خان ورستم جنگ وافغان خان وخواجہ سعید الدین ومیر آتش وسعادتخان
وداروغہ خواص وبرہان الملک وعبدالصمد خان ودلیل خان وظفریہ خان
حاکم لاہور ومیر جملہ وخانخانان وظفر جنگ وبادشخان ومرشد قلی خان وجعفر خان
والا وردی خان ومظفر خان وغیرہ بہتر امرا حاضر دربار تھے اسوقت سنایا گیا
کہ سربلند خان نے گجرات فتح کر کے اپنی دوہائی پھرا دی کولیون کو خاکمین ملادیا
اور بندیلہ وجھالا وچوراسمہ بالکل وگوہل مفرور ہوگئے بالا وان کو نیست و
نابود کر دیا بالا رنے خرچ دینا منظور کیا اور بھومیون نے خوفزدہ ہو کر اسکے
پاس خود بخود پناہ لی اور وہ خود احمد آباد مین بادشاہ ہو گیا اور دکھنیون سے
ساز کر لیا بادشاہ نے دیکھا کہ اگر اس بغاوت کی سزا نہ دیجاوے تو ہر ایک
صوبہ دار سرکش ہو جاویگا ذکریہ خان شمال مین سعادت خان شرق مین اور
نظام الملک دکن مین پیشتر سے بے ایمان کہے تھے اور یہی حال رہا تو
سلطنت منتشر ہو جاویگی +

कोलयों
मंदेला
झाला
चौरासमा
बाबल
गोहिल

طلائی طشتری مین بیڑہ رکھکر میر توزک آہستہ آہستہ سب سردارون کے
روبرو پھرا مگر کسکی مجال تھی کہ اسکو ہاتھ لگاوے سربلند خان کے نام سے
ہر ایک کا دل گھبراتا تھا روح کانپتی تھی ہوش پران تھے مجبور بادشاہ نے
بالکل مایوس ہو کر میر توزک کو اشارہ کیا کہ واپس لے آوے ابہے سنگھ نے بادشاہ
کی سراسیمگی دیکھکر عین اسوقت مین کہ رخصت ہونیوالا تھا بیڑہ اوٹھا کر اپنی
پگڑی مین رکھہ لیا اور بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا حضور مضطرب نہون
سربلند کے سرکو بلندی سے اتار دونگا +

جسوقت ابھے سنگھ کے بیڑہ اوٹھایا زبردستون کو رشک وحسد ہوا کہ بادشاہ نے
فی الفور سند عطاے گجرات دیدی اور بکمال خوشی سے کہنے لگا کہ تمہارے
بزرگوان نے ہمیشہ تخت سلطنت کی اعانت کری ہے امید ہے کہ اب بھی تم
دستگیری کروگے انواع بخشش جسمین ہاتہ مرصع زیور تھے عطا کئے خزانہ
کھولا گیا کہ اوسمین سے اوسنے فوج کے واسطے اکتیس لاکھ روپیہ لیا اور توپخانہ
سے توپین لین اسطرح اسناد صوبہ داری احمدآباد واجمیر حاصل کرکر اساڑہ
سنہ ۱۷۸۷ مین ابھے سنگھ بادشاہ سے رخصت ہوا اجمیر جانے مین اوسکے دو مطلب
تھے اول ایسے شہر کو کہ کلید راجستان ہے قبضہ مین لانا دوم جے سنگھ والی
امیر سے کہ اُٹ کر کو گیا تھا مشورہ کرنا +
اجمیر مین اپنے سردارون کو متعین کرکر ابھے سنگھ میڑتہ کو گیا اور وہان اپنے
بھائی بخت سنگھ کو ناگور دی دونون بھائی جودہ پور کو روانہ ہوئے اور
سردارون کو رخصت دی کہ تیار ہوکر مہم کے واسطے جمع ہوجاوین چنانچہ وے
بتعمیل حکم جودہ پور مین جمع ہوئے مگر ابھے سنگھ نے بجاے اسکے کہ گجرات کو
جاتا اول سروہی پر بدلا لینے کے واسطے چڑہائی کی سبب یہہ کہ وہان کے
رئیس نے اپنے پہاڑی مسکن کے غرور سے اوس سے سرکشی کری تھی اور
جسوقت سب سردار اپنے گھرون کو گئے تھے وہانکے مینہ لوگ اسکے مویشیون
کو لیگئے تھے مگر فوج کشی ہوتے ہی سب مویشی واپس آگئے اس فوج مین کوٹہ بوندی
کے ہاڑا کاگرون کی کھیچی شیوپور کے گوڑ امیر کے کچھوایہ جنگل کے سودا اپنے
اپنے سردارون کے تحت مین جمع تھے اور اوسکے خاص بھائی بار وار کے

गागरोन
सोदा

راٹھور جانب راست تھے اور اونکی افسری پر اونکا بھائی بخت سنگ تھا +

چیت سدی ۱ سمت ۱۷۸۶ کو ابھے سنگ نے براستہ بہادراجون وہاں گڑہ وسیوانہ وجالور کوچ کیا ۔ دیواڑہ پر حملہ کیا اس لڑائی مین دشمن کے بہت آدمی مارے گئے اور چانیاوتون کا سردار قتل ہوا دیورہ پہاڑون کو چھوڑ کر بھاگ گئے وہان جمعیت متعین ہوکر پوسالیو کو کوچ ہوا کوہ آبو خوف سے لرزان ہوا سروہی مین تہلکہ پڑگیا جب سنا کہ دیواڑہ اور پوسالیو تباہ ہوگئے وہان کا رئیس بہت مضطرب ہوا چونکہ اونسنے بجائے مقابلہ کے دختر دینا بہتر سمجھا راو نراین داس نے میا رام نامے دیورہ راجپوت سردار کی معرفت اپنے متقدم مانسنگہ کی دختر راٹھور راجہ کو دینے کا پیغام بھیجا اور ناجیل وہاتھی گھوڑا وغیرہ دیکر شادی کردی دسوین منشے اس رانی سے رام سنگہ پیدا ہوا +

سربلند خان سے لڑنیکے واسطے دیورہ سردارون نے اپنی جمعیت سے فوج شاہی مین شامل ہوا اور وہان سے کوچ ہوکر فوج براستہ پھلن پور وسدپور واقع لب سرسوتی روانہ ہوئے یہان سے سربلند خان کے پاس پیغام بھیجا گیا کہ شاہی توپین وسامان خزانہ بھیجدے اور آمدنی کا حساب دے اور احمد آباد اور گجرات کے کل قلعجات سے اپنی فوج اوٹھا لے اوسنے جواب بھیجا کہ مین خود بادشاہ ہوان اور احمد آباد مین میرا سر ہے +

کشن سنگہ خلف سرناتھہ سنگہ چانپاوت اہوہ والہ کنہی رام کو مپاوت آسوپ والہ کیسری سنگہ میڑتیہ سرعوہ... والا او وتان م سردار خانوہ افسر دیا ... فتح سنگہ جیتاوت واجھی مال کرناوت وکرن چانپاوت وغیرہ کل سردارون نے

متفق ہوکر مشورہ کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے بخت سنگہ نے چاہا کہ مین ہراول
ہوکر اول سربلند خان پر حملہ کرون اور میرا بھائی یعنی راجہ خیمہ مین رہکر تماشا دیکھے
زعفران کا رنگ تیار ہوا کہ اوس سے سب کی پوشاک افشان کر کر امر یو رکے
چلنے کی تیاری کری +

سربلند خان نے ہر دروازہ پر پانچ پانچ توپین اور دو دو ہزار سپاہ متعین
کری توپخانہ کے افسر اہل فرنگ تھے اور خاص اوسکی حفاظت کی جمعیت مین بھی
اہل فرنگ بندوقچی تھے تین دن تک طرفین سے توپین چلتی رہین کہ سربلند خان
کا بیٹا مارا گیا آخرکار بخت سنگہ نے مع کل راجپوتون کے حملہ کیا اول کسل سنگہ
چانپاوت مارا گیا اور اسیطرح صدہا راجپوت سردارون نے اپنی جانین تصدق
کرین ابھے سنگہ و بخت سنگہ دونون بھائیون نے چند سرداران ذی رتبہ کو
تہ تیغ کیا اور امر سنگہ نے بھی کہ پیشتر اجمیر پر لڑ چکا تھا پانچ امرا دو ہزاری و
سہ ہزاری کو قتل کیا +

آٹھہ گھڑی دن باقی رہے سربلند خان مضروب ہوا مگر اللہ یار افسر ہراول جبتک
بخت سنگہ کے ہاتھہ سے مارا گیا بیباکانہ لڑتا رہا نواب نے شکست کھائی اور
زخمی ہوا اوسکا ہاتھی ہرن کی طرح بھاگ گیا چار ہزار چارسو ترانوہ آدمی مارے گئے ۴۴۹۳
اونمین سے ایک سو پالکی نشین تھے آٹھہ ہاتھی نشین اور تین سو دیوان عام کے
تعظیمی تھے +

ابھے سنگہ کی طرف سے ایک سو بیس سردار پانسو سوار مارے گئے اور سات سو
زخمی ہوئے دوسرے روز سربلند خان مع کل مال و اسباب کے از خود گرفتار

ہوگیا اوسکو اگرہ کو لیگئے ہر منزل پر اوسکے ساتھ کے مغل مرتے گئے مگر اوسکو سب سے زیادہ اپنے بیٹے کے مرنیکا غم تھا ابھے سنگہ گجرات کی سترہ ہزار دیہات اور مارواڑ کی نو ہزار اور ایکہزار دیگر دیہات کی حکومت کرنے لگا اور ڈونگرپور وبھوج و پارکر وسندھ و سروہی و جالک ان والی فتح پور وجھونجھنون و جیسلمیر و ناگور و ڈونگرپور و بانسواڑہ ولناواڑہ وہلود ہر روز صبح کے وقت اسکو سلام کرتے تھے اسطرح حشمت اسکے دسہرہ پر سربلند خان بارہ ہزاری کے ساتھ لڑائی ختم ہوئی +

ईडर
भुज
पारकर
सिंध
सिरोही
बालूकरान
ललनावाड़ा
हलवद

دارالحکومت اور سترہ اضلاع ملک کی حفاظت کے واسطے فوج متعین کر کے اور گجرات کی لوٹ کا مال لیکر ابھے سنگہ جودہ پور کو معاودت ہوا اور چار کروڑ روپیہ اور چودہ سو توپین علاوہ دیگر سامان جنگ کے جمع کیا زوال سلطنت کے زمانہ مین رئیس مارواڑ نے اس دولت وسامان سے اپنے قلعجات وفوج کو آراستہ کیا اور انواع نزاع وفساد مین کہ ہر روز سے کا آئے اپنے فوائد کو ہاتھ سے نہ دیا مہم گجرات کے بعد امن زیادہ عرصہ تک نہ رہا اور بخت سنگہ کی ہمت وجوانمردی سے کہ اوسکی ناگور کی جاگیر اسکی لیاقت اور خواہشون کیواسطے بہت مختصر تھی ابھے سنگہ کے عیش اور افیون خوری مین خلل واقع ہونے لگا اور بخت سنگہ بھی اگاہ تھا کہ بہادری کے سبب سے راجپوت لوگ مجھسے رضامند ہین اسوجہ سے مجھپر حسد ہوتا ہے اور بغیر ہاتھ پھیلانیکے قلعہ ناگور کے تین سو ساٹھ دیہات پر قابض رہنا مشکل ہے مگر یہہ بھی اوسکو پسند نہ تھا کہ کسی غیر ریاست کی مدد لیکر اپنے گھر مین فساد پیدا کرے کرن نامے بھاٹ کی صلاح سے کہ بعد

فتح سربلندخان کے جودہ پور چھوڑکر ناگور مین چلا آیا تھا اوسنے اپنے بھائی اور والی آمیر کے درمیان نااتفاقی پیدا کری +

رئیس بیکانیر سنے کو مارواڑ کی چھوٹی شاخ مین ہے اپنے براے نام سرپرست ابھے سنگہ کو کسی سبب سے رنجیدہ کردیا تھا اور ابھے سنگہنے ضعیف سلطنت کو موقع سمجھکر اوسکو تنبیہ وچشم نمائی کرنی چاہی اور اس نظر سے بیکانیر کا محاصرہ کرلیا بخت سنگہ نے سوچا کہ بیکانیر کو بچاکر ابھے سنگہ کو زک دیجاوے اور اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہوسکتی تھی کہ ان نے صلاح دی کہ جے سنگہ کو طعنہ دیکر افروختہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے بزرگون نے آمیر کو پست کیا تھا اوسکا عوض ابتک کچھ نہوا ہے اور جودہ پور پر چند گولے ڈالنے کے واسطے اس سے بہتر وقت نہ ملیگا +

بخت سنگہنے جے سنگہ کے نام خط لکھا اور ہمراہ ان حال وکیل بیکانیر حاضر باش جیپور کو اپنی تدبیر کرنیکی ہدایت کری +

آخر زمانہ مین جے سنگہ شرابخواری کا عادی ہوگیا تھا اور اوس حالت مین جو حرکات ظہور مین آتی تھین اونکی وجہ سے حکم دے رکھا تھا کہ نشہ کیوقت راج کا کوئی معاملہ پیش نہواکرے چنانچہ بخت سنگہ کے خط پر مجمع سرداران قرار پایا کہ یہہ راٹھورون کا خانگی نزاع ہے اسمین مداخلت کی ضرورت نہین مگر وکیل نے جے سنگہ کے مشیر دلپسند سے دوستی پیدا کرکے زبانی عرض کرنیکے واسطے خلوت مین رسائی حاصل کری اور عرض کیا کہ بیکانیر پر مصیبت ہے اور رئیس بیکانیر مہاراجہ مارواڑ کو اپنا سرپرست نہین سمجھتا ہے مگر مہاراجہ آمیر کو آپ کی مدد کے بغیر ریاست بگڑجاوگی غرور اور نشہ نے اوسکی تقریر کی تائید کی اور مہاراجہ جے سنگہنے اوسیوقت ابھے سنگہ کو

خط لکھا کہ ہم سب ایک خاندان مین ہین اور ایک کا نفع ونقصان دوسرے کا نفع
ونقصان ہے مناسب ہے کہ میکا نیر کو معاف کرکر فوج بخاصت کرو جب وقت
وہ اتفاقیہ بند کینے لگا وکیل نے عرض کیا حضور اتنا اور لکھدین کہ ورنہ میرا نام
جے سنگہ ہے ۔ دیبی لکھدیا وکیل لیکر گیا اور تیز رو شتر سوار کے ہاتھہ فوراً روانہ
کردیا تھوڑی دیر بعد سردار بالنس لعوہ کرجے سنگہ کا مشیر تھا آیا یہہ حال سُنکر
کہنے لگا غضب کیا اب بھی خط کو واپس منگالو ورنہ کچھوا ہون کا فائدہ ہوجاویگا
ہرکارہ پر ہرکارہ بھیجا گیا مگر اب وہ خط کیون ہاتھہ آنیوالا تھا جسوقت ریٹھوڑہ
مین سردار جمع ہوئے دیپ سنگہ نے کہا کہ اس ناعاقبت اندیش ہھر برے ہم سب کو
نقصان عظیم پہنچیگا +

بہت جلد جوابی خط آیا جے سنگہ نے کھولکر سردارون کو سنایا لکھا تھا ۔ کہ میرے
اور میرے ملازمان کے درمیان مداخلت کرنے یا صلاح دینے کا آپکو کیا
استحقاق ہے اگر آپکا نام جے سنگہ ہے تو میرا نام ابھے سنگہ ہے +
سُنکر دیپ سنگہ نے کہا پہلے سے یہی عرض کیا تھا کہ انجام بخیر نہین ہے اب
بجز اسکے کہ ہم بھائی بندون کو جمع کرین کچھہ چارہ نہین ہے شہر سے باہر جھنڈا
کھڑا ہوا اور ہر ایک کچھوایہ کو شامل ہونیکا حکم ہوا گھر کے سب جمع ہوچکے تب
بونادی کے ہاڑا قرولی جادون شاہ پورہ کے سیسودیہ اور کھیجی بلکہ جاٹون
سے مدد مانگی گئی جب ایک لاکھہ آدمی فراہم ہوگئے تب کوچ کرکر یہہ فوج
سرحد مارواڑ پر موضع گنگوانی مین پہنچے وہان مقام ہوا اور بہ پابندی رسم
ابھے سنگہ کے آنیکا انتظار کیا +

ابھے سنگہ نے بھی اس عین وقت فتح کی خلل اندازی سے نہایت رنجیدہ ہوکر بیکانیر سے فوج برخاست کیے اور مقابلے کے واسطے جلدی سے روانہ ہوا اُسوقت بخت سنگہ کو بھی نہایت اضطراب ہوا وہ نہین جانتا تھا کہ میری اقراری داری اتنا طول کھینچکر ملک پر آفت لاوے گی کیونکہ اوسنے صرف یہی چاہا تھا کہ جے سنگہ کی دھمکی سے بیکانیر بچ جاویگی اور ابھے سنگہ کو خفت ہوگی یہہ خیال کیا کہ جے پور وجودہ پور مین عداوت ہوکر دونون ریاستین تباہ ہونگی اب اپنی پہلی تدبیر کے افشا کا خوف نکرکر اوسنے مارواڑ کی عزت کو محفوظ رکھنا مقدم سمجھا اور بھائی سے جاکر کہا کہ بیکانیر سے فوج برخاست کرو مین ہی بہمراہی سرداران ناگور بھلے سے لڑونگا اور خدا کی عنایت سے فتح کرونگا ابھے سنگہ نے اگرچہ اوسکو اپنے بھائی کا نالپسند یدہ حرکت کے عوض مین سزا پانا پسند تھا اور اوسکو لڑائی پر بھیجنا بھی منظور کیا مگر عام التوا محاصرہ بیکانیر کی تجویز پسند نکری +

راٹھوڑون کے ناگور مین جمع ہونیکے واسطے نقارہ بجا او بخت سنگہ دہلی دروازہ کی برآمدین ایک پیالہ افیون کا اور دوسرا زعفرانی رنگ کا لیکر بیٹھا ہر ایک راجپوت کو جو وہان ہوکر نکلا اول افیون دی اور اوسکے سینہ پر اپنے دست راست کے پنجہ کا زعفرانی نقش بنایا اسطرح آٹھہ ہزار راجپوتون کو اپنے ساتھہ مرنیکے واسطے آمادہ کرکر اوسنے اونمین سے نہایت صاحب ہمت لوگون کو منتخب کرنا چاہا اور اس غرض سے باجرہ کے سرسبز کھیت کے کنارہ پر جاکر اوسنے کہا کہ جو شخص مرنے یا فتح کرنے پر آمادہ نہو ہمارے ساتھہ سے چلا جاوے یہہ کہکر

گنگوانی

کھیت مین ہوکر گذرا تاکہ بھاگنے والے کسی کو نظر نہ آوین اسطرح پانچہزار سے زیادہ آدمی رہ گئے اونکو لیکر روانہ ہوا گنگوانی کے قریب پہنچتے ہی بخت سنگہ نے مع اپنی بہادر جمعیت کے یکبارگی آمیر کی فوج مین بھالہ و تلوار سے کشت و خون شروع کیا اور فوج کے درمیان سے گذرتا چلا گیا پیچھے پھر کر دیکھا تو ہمراہیون مین صرف ساٹھہ آدمی رہ گئے تھے کچھ سنگہ وغیرہ کے سردار نے کہا پچھاڑی کو جنگل مین بخت سنگہ نے جواب دیا کہ اگاڑی کو کیا ہے ہمکو پچھلے راستہ کو دیکھنا بھی نہین چاہئیے جب پچرنگ جھنڈا آمیر کے صدر کی علامت نظر آئی اوسنے پھر حملہ کیا خبردار کھومبانی سردار باش کھوہ والے نے جے سنگہ سے کہا کہ مقابلہ نہین کرنا چاہئیے بمشکل تمام اسبات کو قبول کر کر وہ کھنڈیلہ کی طرف یعنی شمال کو روانہ ہوا تاکہ دشمن کو پشت نہ دکھاوے اور وقت روانگی کے پکارا کہ سترہ لڑائیان لڑی ہین مگر کبھی تلوار سے خالی نہوا اسطرح تمام عمر فتوحات حاصل کرکے جے سنگہ نے کہ روساء راجپوتانہ مین نہایت دانشور و صاحب علم و زبردست تھا بمقابلہ قلیل جمعیت کے میدان جنگ سے مفرور ہوکر ذلت اوٹھائی اور اس قول کو کہ ایک راٹھور دس کچھواہہ کی برابر ہوتا ہے صادق کر دیا +

اگر کرن جو منجملہ چند آدمیون کے بخت سنگہ کے ساتھہ رہگیا تھا مانع نہوتا تو بخت سنگہ دشمن پر تیسرا حملہ بھی کرتا اور اوسکے منع کرنے پر جب فوج آمیر کو میدان سے بھاگتا دیکھ لیا اور اپنے نقصان کا حال معلوم ہوگیا تب باز آیا ابھے سنگہ نے پھر اپنے بھائی کو تحسین و آفرین کری اور بخت سنگہ نے پھر موچھون کو تاب دیکر کہا کہ اب بھگتیہ کو قلعہ آمیر سے نکالونگا +

جے سنگہ نے اگرچہ اپنی سخت تحریری سزا پائی مگر بیکانیر کو بچانیکا مطلب بھی حاصل ہوگیا۔ اتنا اودے پور نے متوسط ہوکر رفع شر کردیا اور اسوجہ سے کہ طرفین کا مطلب حاصل ہوگیا تھا آئین کچھ مشکل نہوئی +

اس لڑائی کے بعد جلد راجپوتانہ کے تینون بڑے رئیسون مین اتفاق ہوا اور دختران مہارانا میواڑ سے دونون کی شادی ہوکر زیادہ منتقصان ہوا کہ شادی کی خوشیون مین رنج و عداوت کو بالکل بھول گئے +

سمت ۱۸۰۰ مین ابھے سنگہ مرگیا اگرچہ اوسکی کاہلی ست اوسکی ہمت مین کمی نہین آئی ہوئی تو بہت خونخوار ہو جاتا اوسکی نسبت بہت روایتین ہین اونمین ست یہہ بھی ہے کہ جب اجیت سنگہ جوہانی رانی سے شادی کرنیکے واسطے گیا تھا اتنا، راستہ دو شیر دیکھے ایک سوتا ہوا دوسرا جاگتا شگونی نے تعبیر بتائی کہ جوہانی رانی سے دو لڑکے پیدا ہونگے ایک کاہل اور دوسرا مستعد سپاہی چنانچہ ایسا ہی ہوا اگر جو شگونی یہہ بھی پیش گوئی کردیتا کہ وے اپنے ناخنون کو باپ کے خون سے تر کرینگے تو مارواڑ کی تباہی کہ اجیت سنگہ کے انتقال سے شروع ہوئی ہے نہوتی +

ابھے سنگہ کے زمانہ مین نادر شاہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا مگر راجپوتان کے نام پوشیدہ تخت تیمور کو محفوظ رکھنے کے واسطے جو فرمان آئے انپر کچھ توجہ نہوئی کوئی مشہور سردار اپنی فوج کو کرنال کے میدان مین نہین لے گیا دہلی کو گھیر لیا لوٹ لیا بادشاہ کو تخت سے اوتار دیا مگر کسی نے افسوس نکیا اونکی کاہلی اس درجہ کو پہنچی کہ جب ضعیف الطبع محمد شاہ اورنگ زیب کا وارث ہوا رئیسون نے خود اپنے ہاتھہ ست بنا سلطنت کی تضعیف کری اور راجپوتانہ کی بدنصیبی سے یہان کے

رئیس سلطنت کی شکستگی سے خود بھی کچھ فائدہ نہ اوٹھا سکے +
رام سنگھ ایسی عمر مین مسند نشین ہوا کہ جب جوش جوانی کے ضبط کے واسطے مربی و بزرگ کی نہایت ضرورت ہوتی ہے اوسمین راٹھوڑون کا غرور اور چوہانون کی تختی دونون خاندانون کے دونون اوصاف موجود تھے جسوقت اوسکی مسند نشینی پر کل مارواڑ کے سردار جمع ہوئے نہ معلوم کس سبب سے اوسکا چچا بخت سنگھ شامل نہوا حالانکہ قربت خاندان اور عظمت درجہ سے اوسکو لازم تھا کہ اس موقع پر موجود ہوکر اشتہاد تحت نشینی کرتا مگر اوسنے اپنے عوض مین دیا کی بھیجی رام سنگھ نے ناراض ہوکر کہا کیا وہ مجکو لنگوٹ سمجھتا ہے کہ ایک بڑھیا کو ٹیکہ کرنیکے واسطے بھیجا ہے اور بعد ازان جالور خالی کرنیکا پیغام بھیجا اور اپنے نذرانے لینے کے واسطے تیاری لشکر کا حکم دیا سرداران اس سے اغماض کرتے اور سنتے اور یہہ نامے نقارچی کو اپنا مشیر و معتمد کیا جاتا اون کا ... سردار اس مجنونانہ حرکت کا حال سنکر محل مین آیا کہ صلاح دے مگر رام سنگھ نے اوس سے تمسخر شروع کیا اور راجہ مین کہا کہ مین تمہارا معیوب چہرہ نہین دیکھنا چاہتا ہوں جانپاوت نے نہایت متنفر ہوکر اپنی ڈھال قالین پر لوٹکر رکھدی اور کہا کہ راٹھور رنجیدہ دیکھا ہے وہ مارواڑ کو اس ڈھال کی طرح لوٹ سکتا ہے یہہ کہکر چلا گیا اور اپنے ہمراہیون کو لیکر موندیا واڑ کو روانہ ہوا وہان بخت سنگھ یعنی قدم بھائی رہتا تھا اور اوسکی ایسی قدر تھی کہ اول سردار کی جگہ ... رکھتا تھا بخت سنگھ مارواڑ کے اول سردار کی روانگی سے مطلع ہوکر اوسکو لانیکے واسطے آدھی رات کو روانہ ہوا پہنچا تو وہ اوسوقت سوتا تھا بخت سنگھ نے اوسکو جگانے

क्रमया

मुड़वाड़
पाव्वर ...ई

راٹھور جی آئی اوسکی معرفت رام سنگھ کے دشمن کی ہلاکت کا کام انجام کو پہنچا
یعنی سمت ۱۸۰۹ مین نزاع مسند نشینی و نفاق خانگی اپنے خلف بجے سنگھ پر چھوڑ کر
بخت سنگھ مر گیا +

اپنے تین برس کے عہد مین بخت سنگھ نے قلعجات مارواڑ کی مرمت اور بستی
کری اور شہر کی فصیل کو مضبوط کیا اور احمد آباد کے مال مغروقہ سے جودہپور کے
محل مین اضافہ کیا متعصب مسلمانون کے ظلم کا بدلا لیا علاقہ ناگور مین اوسنے
مسجد اور مقبرون کو شکست کر کر اونکے مصالحہ سے قدیم مکانات کی مرمت کری
اور کل قلمرو مین بانگ کا دینا موقوف کر دیا کہ آج تک مارواڑ مین ممنوع ہے
اگر وہ چند سال اور حکمران رہتا تو اوس انقلاب مین جس سے سلطنت خاندان
تاتاریہ سے اب ریاست ہاے سپاہیون کو منتقل ہوئی غالب ہے کہ
راجپوت اپنے قدیم حقوق فرمانروائی حاصل کر لیتے ہر ریاست کو یہی منظور تھا
کہ اپنی عافیت کی مخالف حکومت کو اوٹھا دینے مین متفق ہون مگر ملکی اور دینوی
گناہون نے ظلم جسمانی و مذہبی سے نجات پانیکا موقع حاصل نہونے دیا کسی شاعر
نے اونکے گناہون کے بیان مین اس مضمون کا شعر کہا ہے کہ روسا جو دہلی
و امیر تخت نشینون کو بیدخل کر سکتے ہین مگر کورم یعنی کچھواہہ نے اپنے بیٹے کو مار ڈالا
اور کام دھوج یعنی راٹھور نے باپ کو مارا +

الغرض بجے سنگھ بیسوین سال مین بجاے بخت سنگھ مسند نشین ہوا نہ فقط شاہنشاہ
نے بلکہ کل روسا گردنواح نے اوسکو منظور کیا اور بمقام مارو ٹھہ واقع سرحد
اتنار راستہ مطرتہ جہان اوسکے ایام ماتم ختم کئے راج تلک ہوا وہان رسما

कि शना

بیکانیر کو شنگرہ ورسپو تگرنے اگر اوسکو مبارکبادی دی بعد ازان وہ دار الحکومت کو گیا اور
وہان بہجلد بخشش وخیرات سے ماتم و مسند نشینی کی باقیماندہ رسمین ادا کین +
بیجاسنگہ کے مرنے سے رام سنگہ کو واسطے حصول اپنے حق کے کوشش کرنیکا موقع
ملا کیونکہ اوسنے باتفاق مہاراجہ آمیر مرہٹون سے عہدنامہ کیا کوٹہ اور بہجے پور کے
راستہ سے مرہٹے آئے اور رام سنگہ مع اپنے ہاڑا اور آمیر کی جمعیت کے
اونکے شامل ہوا کل فوج بجے سنگہ کو بیدخل کرنیکے واسطے عازم ہوئے +
بجے سنگہ بھی مقابلہ کے واسطے تیار تھا فوراً اپنے بہادر ہموطنون کو میڑتہ کے
میدان مین لایا اور دلیرون کی مداخلت روکنے کے جوش مین فیصلہ حکمرانی
مارواڑ کے واسطے مرہٹون کے انتظار مین مستعد و موجود رہے + فوج متفق
نے اثنا مین قیام کر کر بجے سنگہ کو خط لکھا کہ مارواڑ کی گدی سے علیحدہ ہوجاوے
راٹھور اگرچہ تعداد مین اونسے کم تھے مگر مطلق خائف نہوئے کیونکہ کچھوا ہیون کو
تو سیج سمجھتے ہین اور مرہٹون کا بھی چندان خوف نہ تھا لڑائی شروع ہوئی
اور طرفین سے بہت کشت وخون ہوا اسی اثنا مین دو واردائین وقوع مین
آئین اول یہہ کہ سلیح پوشس جسوقت حملہ کر کر واپس آئے تھے دشمن سمجھکر اونپر
توپ کا چھرہ مارا عین اوسوقت مین جب مرہٹے گھبرانے لگے تھے اور سینہ
بھاگنے کو مستعد تھا کیا ہرگی اونکی فتح ہوگئی +
دوسرے یہہ کہ کشن گڈھ کے راجہ نے اپنے بھائی سانونت سنگہ والی روپ نگر کو
بیدخل کردیا تھا وہ نوبت راہن چلا گیا تھا مگر اوسکا بیٹا بہ امید حصول ریاست
رام سنگہ کے ساتھ چلا گیا تھا اور مرہٹون کے ساتھ فوج مین آیا تھا جب مرہٹون

کو اپنی فتح مین شبہ تھا آیا صاحب افسر فوج مرہٹہ نے اوس سے کہا کہ تمہاری تقدیر
رام سنگ کی قسمت سے متفق ہے ہمنے بہت کوشش کری مگر تمہاری تقدیر نے
یاری ندی اب کہو کیا کرین اوسنے کہا اگر اجازت ہو تو مین بھی فریب کرون ۔
اسطرح اجازت حاصل کرکے اوسنے ایک اپنا سوار بھیجا اوسنے دشمن کی فوج مین
جاکر میںنوت مرا ہے اسطرح کہ گویا اونکی طرف سے کہا کہ تم کیا کرتے ہو بجے سنگہ

मैनात

توپ سے گولے سے مرا ہوا دوسری طرف میدان مین ٹرنے وہ سمجھتے ہی مینوت

मैनात

بھاگے اور اونکے ساتھ جو سُنتا گیا بھاگتا گیا کسنے اتنا تامل نکیا اس خبر کے
صدق و بطلان کو تحقیق کرے الغرض کل ہاتھو غنیم دو بکر میدان جنگ سے
سے چلے گئے اور بجے سنگہ ہارگیا کہ بہزار خرابی گاڑی پر سوار ہوکر بھاگا۔
اس لڑائی کے ختم ہونیکے بعد ایک ایک اپنے ناگوار لے لئے رام سنگہ کو فسیح
النصیب ہوئی اور مرہٹے ملک مین پھیلنے لگے کہ اسی اثنا مین بجے سنگہ نے دو
سپاہیون سے دغا کرکے آپ کو مروا ڈالا اسوقت مرہٹے مدد نہ بطور ملک کا پا
تھے مگر اوسکے مرنیکے بعد خود دشمن ہوگئے لیکن بخاموشی صلح ہوگئی مرہٹون
نے رام سنگہ علیٰ کی اختیار کری اور راجہ ہر لیکر ملک ماڑواڑ پر خراج مقرر
کردیا رام سنگہ اپنی عمر مین بائیس لڑائیان لڑا تھا اور ہر ایک مین عزت کیواسطے
جان کو ہتھیلی پر رکھے پھرتا تھا اخیر دنون مین اوسکے مزاج مین بھی ہمت ملم
آگیا تھا او پہلی خطائین سہو ہوگئین تھین مگر کیا فائدہ کہ وقت ہاتھ سے جاتا رہا
آخرکار بحالت جلاوطنی مین وہ جنت مین بمقام جے پور مرگیا اسکی جوانمردی
کی یہی تعریف کافی ہے کہ بجے سنگہ راٹھورون کا حاکم تھا مگر اوسکو کبھی فتح نصیب

ہوئی اور رام سنگھ تھوڑے آدمیوں سے جہان گیا فتح کی +

مگر رام سنگھ کے مرنے پر مارواڑ کی آفتون کا خاتمہ نہوا مرہٹون کا راجپوتانہ مین قدم جم گیا اُنھون نے بغرض لوٹ و فوائد کے راجپوتون مین انواع نزاع پیدا کیے نتیجہ جیسا جوان و ناتجربہ کار یکھا ویسا ہی تہیدست تھا اوّل لڑائیون مین بہت خرچ ہوا اور بعد ازان صلح و مصالحت مین خزانہ خالی ہوگیا خالصہ کی زمین غیر مزروعہ رہی زمیندار ملک چھوڑ کر چلا گیا بدعملی اور سردارون کی زیادتی سے تجارت موقوف ہوگئی +

مارواڑ کے سردار دیگر ریاستون کے سردارون کی نسبت بہت زبردست مین اول سبب تو یہہ ہے کہ رئیس کے ساتھ ہی اُنھون نے بھی اس جنگل مین بود و باش اختیار کری دوسرے اجیت سنگھ کی نابالغی مین اوسکی طرف سے جنگ وجدال ہوئی اوسمین اونکی طاقت بہت بڑھ گئی تیسرا سبب یہہ ہے اس پُر مصیبت زمانہ مین آفات کا اضافہ کیا قانون تبنیت بھی پیدا ہوا اس ملک مین کہ جا نشینی او تون کی دوم درجہ کی مگر سب سے زبردست جاگیر ہے اجیت سنگھ کا بیٹا دیپ سنگھ متبنی ہوا متبنی لینے کا اختیار سردار متوفی کی بیوہ اور خاندان کے بڑے بوڑھون کو ہوتا ہے مگر دیپ سنگھ کے متبنی لینے مین معلوم نہین کہ سردار متوفی نے اپنے آقا کی اولاد کو جاگیر ملنے کی نیت سے وصیت کری تھی یا قریب تر خاندان مین کوئی اس لائق متصور نہ ہوا تھا اگرچہ متبنی ہونیوالے کا ربط و تعلق اپنے اصلی خاندان سے قطع ہوجاتا ہے مگر اس موقع پر جس حالت مین اوسکے حقیقی بھائی حکمرانی راج کے واسطے آپسمین نزاع کرتے تھے اوسکے دعوی ریاست کا

سے ہو جانا محال تھا مگر راجپوتوں کا قاعدہ یہی ہے کہ جو اسطرح متبنی ہو وسکی اولاد جاگیردار متصور ہو کر بلاقصور محروم الارث ہو جاتی ہے اور بخلاف اسکے جو کوئی بعید خاندان سے رئیس کا متبنی ہو جاوے اوسکی اولاد مستحق سمجھی جاتی ہے چنانچہ سن... مارواڑ کا وارث ہونے ہی ایڈر والے قریب ترین با استحقاق سمجھے جاتے ہین +

چانپاوتون نے چاہا کہ اپنے آقا اور ملک پر اپنا تسلط رکھین دیوی سنگہ نے اون کے اور دیگر سرداران اپنی شاخ سے اتفاق کیا اور اپنے ہی لوگون کی جمعیت کو رئیس کا محافظ مقرر کر کے دو فریق کئے کہ ایک راجہ کے پاس قلعہ مین رہتا اور دوسرا شہر مین رہتا جب کبھی راجہ اپنے ملک کی خرابی پہاڑیون کی زیادتی اور سردارون کی لوٹ کھسوٹ کی شکایت کرتا دیبی سنگہ پوکرن والہ کہدیتا کہ آپ مارواڑ کا کیون فکر کرتے ہین اوسکا انتظام میری تلوار کے قبضہ مین ہے راجہ کو اس سے بہت رنج و افسوس ہوتا تھا اور وہ جگونام اپنے دابہائی سے مشورہ کرتا تھا یہ شخص بہت عقیل و تجربہ کار تھا اوسنے نیک صلاحین دیکر راجہ کو بھی بہت ہوشیار کر دیا چانپاوتون کا استبداد رفع کر کرا اوسنے سندہ کے لوگون کی ایک جمعیت واسطے حفاظت شہر اور رسد رسانی کے نوکر رکھی کہ راج مین اول تنخواہ دار فوج یہی ہوئی ہے یہ لوگ پیادہ تھے اور کچھ انگریزی قواعد بھی جانتے تھے کہ مرہٹون کے مقابلہ کے بعد قواعد دان فوج فائق متصور ہونے لگی ایسے ہی موجبات سے میواڑ و جے پور مین ملازم فوج رکھنے کا دستور جاری ہوا اور جاگیردارون کا زور کم ہوتا گیا ان لوگون مین زیادہ تر پوربیہ اور راجپوت

اور سندھی اور عرب اور روہیلہ ہوتے ہین خاص رئیس کے محکوم رہتا
اور اہلکاران کی معرفت انکو احکام ملا کرتے ہین اسطرح وے رئیس اور بھائی
بیٹون کے درمیان باعث نفاق اور منبع حسد و خصومت ہوتی اور اگرچہ
اس قسم کی فوج کل ریاستون مین ہو گئی مگر بیجا کر کے وہان باقی قواعد دان
پلٹنین اور سوارون مین غرضیکہ جاگیرت ست ہو گئین کسی ریاست مین زیادہ زور
نہ پکڑنے پائے اسطرح دھا بھائی نے سات سو آدمیون کی جمعیت کر کے انکو
قلعہ کے دروازہ پر متعین کیا اور اپنے اجداد دھا بھائی اور دیوان تیجا
کیا انتظام ملک کی تدبیر کی ریاست مین روپیہ کی ایسی قلت تھی کہ دھا بھائی
نے اپنی والدہ و بعض اپنی کی دھاست سے خودکشی کا خوف دکھا کے پچاس ہزار
روپیہ لیا اور بگڑے ہوئون کی یہ حالت تھی کہ سردارون کو گاڑیون مین بٹھا کے
ناگور مین بھیجا یا وہان بچایا مگر دھا بھائی لوگون کے اور فوج کو آراستہ کیا
اور قلعہ کی فصیل سے توپین اتار کر توپخانہ بنایا اور اس فوج کے ذریعہ سے
بہادری سرحد کے لوگون استادی اور وقت والپسی سیمل کرتی کے قاعدہ چلایا
کیا اس سے سب جاگیردارون کو خوف ہوا اور مارواڑ کے کل بھائی بیٹے
تعداد بیست بیس میل مشرق مین مقام بیسل پور مقابلہ کے واسطے جمع ہوئے
گوردھن کھیچی نامے پردیسی راجپوت پختہ سند کا بوجہ بہادری اور وفاداری
کے سبب سے زیادہ اعتبار تھا اور مرتے وقت وہ بیجے سنگہ کو اسپر ویسا ہی
اعتبار کرنیکی وصیت کر گیا اسکے ذریعہ سے راجہ نے اپنے بھائی بیٹون کو فساد
سے باز رکھنے مین کوشش کی اوسنے اول راجہ کو فہمایش کی کہ اپنی عزت کا

بہاڑ مین قلعہ کے کٹے ہوئے زینون پر پہنچے دیوی سنگہ کا یک پکارا آج کا دن نحوس
ہے مگر کسی خوشامدی نے یہہ کہکر کہ تم راٹہورون کے ستون ہو تمکو کون دیکھ سکتا ہے
رفع شک کر کر آہستہ آہستہ کل مقامات سے گذر گئے جب نقار دروازہ پر
پہنچے دروازہ بند پایا معہ دار اہو دیکہا کہ دغا ہے اور اوسکی بہنہ تلوار لیکر تیزنا کی
طرفون سے بہت آدمی مارے گئے باقیماندہ قید ہو گئے مگر فی مین بھی جب
دا بہجانی نے کہا کہ تمکو مار ڈالینگے انہون نے درخواست کری کہ ہمکو تلوار
سے مارنا سپاہیون کی ناپاک گولیون سے نہ مارنا معلوم نہین کہ اونکی یہہ
خواہش حاصل ہوئی یا نہین مگر جابجا اوان کے تین سردار جیت سنگہ والی اہوہ
دیون سنگہ والی لوہارن اور سہر سوندوالا اور جیت سنگہ سردار کومپاوتان وکیسری سنگہ
جانب مین والا رنیاج کا کہو یا وہ بہی اس کا سردار کہ اوسوقت اودے پور
مین اول تہا مارے گئے ہلاکت کے وقت دیوی سنگہ کی البتہ یہہ عزت ہوئی
اوسکے خاندان مین ہونیکے لحاظ سے اوسکی خونریزی نکری مگر افیون کا پیالہ دیکر
ملا مگر اوسنے مٹی کے پیالہ مین پینے سے انکار کر کر اپنا طلائی پیالہ طلب کیا جب وہ
نملا تو دیوار سے سر مار کر مرگیا اسوقت کسی تنگ ظرف شخص نے اوس سے پوچہا
کہ آپکی وہ تلوار کہان ہے جسکے قبضہ مین مارواڑ ہے اوسنے جواب دیا پوکرن
مین سدا کی کمر سے بندہی ہے چنانچہ اوسکے اس قول کی اچہی طرح تصدیق ہوئی
کہ اوسکا بیٹا سبل سنگہ بفور استماع خبر ہلاکت باپ کے اپنی فوج لیکر انتقام کے
واسطے چلا اول اوسنے تہانگا دیالی کو جلا یا اور لوٹ لیا اور بعد ازان بلواڑہ
واقع اسبونی پر حملہ کیا کہ اوسمین وہ خود مارا گیا+

जादेरन
सीमाज
गाम

बलवाड़ा

پچھ عرصہ کے واسطے فساد کا انسداد ہو گیا تجارت جاری ہوئی ملک مین امن
رہا بجے سنگہ نے سرداروں کو مہمات مین مصروف کر کے اپنا وفادار کیا اول کھوسا
او صحرائی لوگون پہ حملہ آور ہوا کہ اس سبب سے حاکم سندہ سے لڑائی ہوئی اور
امرکوٹ حاصل ہوا شمال مغرب مین جیسلمیر کا ملک کم کیا اور سب سے زیادہ ملک
گوڈوار کہ آمدنی مین کل مارواڑ کی برابر ہے حاصل کیا راٹھوروں کے آنے
سے پیشتر یہہ ملک مانڈور کے رئیسوں کے قبضہ مین تھا بعد ازان قریب پانچ
صدی تک سیسودیوں کے قبضہ مین رہا جب میواڑ مین تنازع رہا تب رانا
نے بنظر امنیت راجہ بجے سنگہ کو سپرد کر دیا تھا اور اسوقت سے ابتک شامل
مارواڑ چلا آتا ہے +

कोहसाम
अमरकोट
गोडवाड़
मांडोर
सीसोदयों

پچھ عرصہ تک مارواڑ مین امن رہا پھر جب مرہٹوں کا زور ہوا راجپوتوں کو باہم
اتفاق کرنا پڑا اوسی زمانہ مین آمیر مین پرتاب سنگہ صاحب ثروت اور دلاور تھا
اوس نے سنہ ۱۷۸۷ مین مشترک دشمنوں کے مقابلہ مین فوج بھیجی اور بذات خود افسر
فوج ہو کر جانیکا بجے سنگہ کے پاس پیغام بھیجا کہ اس سے تونگہ کی لڑائی وقوع
مین آئی اور راٹھوروں نے کمال جوانمردی سے فتح حاصل کری قواعد دانی کا
خوف نکرکے اونہوں نے ڈیبائنی صاحب کی پلٹنوں پر حملہ کیا اور گولہ اندازوں
کو عین توپوں کے سر پر بھالوں سے مقتول کر کے سیندھیہ کو نہ فقط اسی میدان
جنگ سے بلکہ کچھ عرصہ کے واسطے کل مہمات سے مفرور کر دیا اس فتح سے
بجے سنگہ نے اجمیر کا قلعہ لے لیا اور عہدنامہ خراج گذاری کو منسوخ کر دیا سیندھیہ
کی ہوشیاری اور ڈیبائنی صاحب کی لیاقت نے اس نقصان کا معاوضہ

तोंगा

حاصل کر لیا اور چوتھی سال مرہٹون نے اس خجالت کے رفع کرنیکے واسطے اس کثیر التعداد فوج سے چڑھائی کی کہ ہندوستانی لڑائیون مین بہت کم جمع ہوئی ہے سنہ ۱۷۹۰ع مین پاٹن اور میڑتہ کی خونخوار لڑائیان وقوع مین آئین اور ان مین بمقابلہ فنون یورپ کے راجپوتون کی ہمت کمال دلیری سے مگر عبث ظہور مین آئی انجام یہہ ہوا کہ ساٹھہ لاکھہ روپیہ مصادرہ فوج خرچ لیا گیا جسقدر نقد نہ وصول ہوسکا اوسکے عوض مین مال واسباب امرا اول مین آدمی لیے گئے +

पाटन
मेड़ता

اجمیر کہ تونگہ کے چند روز فتح کے بعد لی تھی پھر واپس دی گئی اور مارواڑ سے براے دوام علحدہ ہوئی بلا مقابلہ خالی کرنے مین ہتاک عزت تھی اور مقابلہ کرنے مین اپنے آقا کی نافرمانی اسواسطے دونون طرح کی ذلت سے بچنے کے واسطے دمراج وہان کے قلعہ دار نے ہیرا دالاس کا زہر کہایا اور مرگیا اس وفادار ملازم نے کہا مہاراجہ صاحب سے کہدو کہ صرف اسی طرح مین آپکے حکم کی تعمیل کرسکتا ہون صرف میری لاش سے اوپر ہوکر دکھنی اجمیر کے اندر آسکتے ہین +

दमराज

اب مارواڑ مین فساد ہونیکی ایک اور صورت پیدا ہوئی مہاراجہ اجیت سنگہ کے جو دو پسران مین سے پانچ حسب تفصیل ذیل تھے +

ابھے سنگہ جسکا رام سنگہ ہوا	بخت سنگہ جسکا بجے سنگہ ہوا	آنند سنگہ جو ایدر مین متبنی ہوا
راے سنگہ جو جابوہ واقع مالوہ مین متبنی ہوا	دیپ سنگہ جو پوکرن مین متبنی ہوا	

इडर
जाबवा

بجے سنگہ کی اولاد

فتح سنگہ جو نوعمری مین بچپنے سے مرا	ظالم سنگہ میواڑ کی رانی سے	بجے سنگہ کا جانشین

مین آیا جسوقت ظالم سنگہ کی مفروری کا نقارہ بجا تہ مین بھیم سنگہ کے مسند نشینی
کی خبر شہرہ ہوئی بلاڑہ تک اوسکا تعاقب ہوا وہان اوسپر حملہ ہوا لیکن شکست کھاکر
बिलारा
اودیپور کو بھاگا وہان رانا صاحب نے اوسکی بیش قرار جاگیر مقرر کر دی
اور اوسنے اپنی بقیہ عمر تحصیل علم مین صرف کی ایک دفعہ اسنے ہاتھ سے فصد
کھولی کہ بجاے رگ کے پٹھہ کٹ گیا اور خون نکلنے بند نہوا کہ اسی سے وہ مر گیا
اوسکے روحانی اور جسمانی اوصاف بہت عمدہ تھے بہادر سپاہی اور لایق شاعر تھا
خوش نصیب بھیم سنگہ نے جانا کہ بلا شرکت غیرے حکمران ہوا اوسکا باپ اور تین
چچا تو پہلے ہی مر گئے تھے صرف شیر سنگہ اور سردار سنگہ رہ گئے چنانچہ سردار سنگہ کو
مار ڈالا اور شیر سنگہ کی آنکھین نکال کر اندھا کر دیا کہ اوسنے تھوڑے دنون بعد
مر کر اس زندگی سے نجات پائی سور سنگہ کہ بجے سنگہ کی اولاد مین سب سے زیادہ
محبوب العوام تھا باقی رہا اوسکے عمدہ اوصاف اوسکے حق مین زہر قاتل
ہوے کہ قتل اور دوان کے وہ بھی مر گیا

اب بھیم سنگہ کو کل خاندان مین سے صرف مانسنگہ کا خلش رہا وہ بھیم سنگہ کی
رسائی سے باہر جالور مین رہتا تھا اگر وہان بھی اوسکی تلوار کچھ کام کرتی تو بھی
जालोर
خاندان مین اوسکے سوا کوئی اور نہ رہتا اسصورت مین وارث ریاست
کوئی نہ رہے آتا اور بجے سنگہ کے بد نام پسر دہونکل سنگہ کا دعوی کہ وہ اپنے
والد کی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا مارواڑ کی گدی کے واسطے راٹھورون مین
باعث جنگ و جدل نہوتا

اسطرح کل دعویداران مسند کا خاتمہ کرکے بھیم سنگہ نے مانسنگہ کی گرفتاری مین

کوشش کری مگر جالور کے قلعہ کا محاصرہ غیر ممکن تھا اسواسطے صرف ہم رہی

رپسور اور مان سنگہ مع ہمراہیون کے گاہ گاہ نکلکر اپنے گذارہ کے واسطے غارتگری

کیا کرتا تھا ایکدفعہ پالی پر حملہ کیا تب وہ مرنے سے بمشکل بچا واپسی کے وقت

اونپر حملہ ہوا مان سنگہ کا گھوڑا چھین لیا گیا اگر اپور کا سردار اپنے پیچھے گھوڑے

پر سوار کر کے نلے آوے تو غالب تھا کہ وہ گرفتار ہوجاتا اگر بھیم سنگہ کے سردار

سرکش ہوتے تو یقین ہے کہ مانسنگہ کی جان نہ بچتی [illegible] مسند نشینی کے ساتھ

ہمیشہ ناپسندیدہ فریق پیدا ہوجاتے ہین بھیم سنگہ بھی مثل رام سنگہ کے نہایت

تند مزاج تھا جو سردار لوگ محاصرہ جالور پر مامور تھے اونکو بجاے گھوڑون

घानोराव کے سواری کے واسطے بیل دئے گئے وہ سخت ناراض ہو کر گھانی راو علاقہ گودوار

مین چلے گئے مگر پھر فریقین سے متنفر ہو کر ملک سے بالکل نکل گئے اور قرب

جوار کی ریاستون مین پناہ لی اکثر جاگیرین ضبط ہوئین نماج کہ دو دونون

کا مقدمہ سکن ہے ایک برس لڑ کر شکست ہوا اور اوسکی دیوار مسمار کر ڈالین

پھر جالور پر حملہ ہوا جب اوسکے ہمراہی کم ہوگئے اور نیچے کا شہر قبضہ سے جاتا رہا

مانسنگہ کو کچھ امید نرہی بتاریخ ۴ کاتک سمت ۱۸۶۰ گیارہ برس کی جفاکشی کے

بعد کہ جب اوسکے رفیق جلاوطن ہوگئے اور صدہا فاقہ کشی یا تلوار سے مرگئے

راجہ بھیم سنگہ کے انتقال کی خبر پہنچی فوج کے سپہ سالار نے پیغام بھیجا کہ آپ آوین

آپ ہمارے آقا ہین اور ہم آپکی اطاعت کرینگے یہ خبر ایسی یکایک آئی کہ اگرچہ

इन्द्रराज اوسکے ساتھ اندرراج وزیر کا خط بھی تھا مگر مان سنگہ کو یقین نہ آیا لیکن جب دیوناتھ

देवनाथ گرو لشکر مین جاکر اولٹا آیا اور اوسنے بیان کیا کہ لشکر کے کل آدمیون نے

مونچھین مونڈالی ہین تب باور کیا اور مانسنگہ جاکر فرمایا: یہ نے مارواڑ ہوا
تاریخ ۵ منگسر سمبت ۱۸۶۰ کو مانسنگہ مسند نشین ہوا تھا اور تھوڑے دنون بعد سوائی سنگہ
ٹھاکر پوکرن کہ جاننا وُن مین نہایت زبردست ہے اوس سے رنجیدہ
ہوکر بر سر پرخاش ہوا اگر انتقام مین کچھ خوبی سمجھی جاتی تو سوائی سنگہ عمدہ معزز
اشخاص مین سے ہوتا دیوی سنگہ کی تلوار کہ سمبل سنگہ سے اوسکے پوتے سوائی سنگہ
کے ہاتھہ مین آئی سچ کا ہتیار نہ تھا اوسنے مسند نشینی کے وقت سے مرتے دم
تک مان سنگہ کو ترسان ولرزان رکھا سوائی سنگہ اپنے فریق کے لوگون کو لیکر
چمپاسنی نامے مقام پر کہ جودہپور سے قریب پانچ میل ہے لگیا وہان مشورہ
قرار پایا اوسنے سردارون سے کہا کہ بھیم سنگہ کی رانی حاملہ ہے اور سب سے
منظور کرالیا کہ اگر اوسکے لڑکا پیدا ہو تو وہ مارواڑ کی گدی پر بٹھایا جاوے
وے سب متفق ہوکر جودہپور مین آئے اور رانی تو شہر مین اپنی حفاظت مین
رکھا پھر ایک جلسہ ہوا اوسمین راجہ بھی شریک تھا اوسنے بھی منظور کیا کہ اگر
لڑکا ہو تو بطور وارث مارواڑ کے ناگور وسیوانہ کا مالک ہوگا اور اگر لڑکی ہو
تو مہاراجہ آمیر کے ساتھہ منسوب ہوگی مدت معہود گذر کر بچہ پیدا ہوا مگر اوسکی
جان کا خطرہ تھا رانی نے اوسکی ولادت اور نوعیت کو مخفی رکھا بلکہ ٹوکرہ مین
رکھکر کسی معتمد کے ہاتھہ شہر سے باہر نکالدیا کہ رفتہ رفتہ سوائی سنگہ پاس پہنچا اوسنے
دہونکل سنگہ نام رکھا اور دو برس تک مخفی رکھا کہتے ہین کہ اگر مان سنگہ
ایام گذشتہ کے حالات بھول جاتا تو شاید آیندہ بھی مخفی رہتا مگر اوسنے طریقہ
عفو تقصیرات سے انحراف کرکے جنھون نے اوسکے ساتھہ جالور مین وفاداری

चम्पासनी

کرتی تھی صرف اونکا ہی عزت و اعتبار کیا اور جو اپنے آقا کے حکم سے اوسکے
مخالف رہے تھے اونسے متنفر رہا اوس زمانہ کے رفیقون مین صرف چند سردار
تونر ٹھاکور تھے اور باقی کل غیر قوم بھاٹی راجپوت بائیشنو سوامی ماتحت مہنت
کھیم داس تھے +

دو برس گذرے تب سوائی سنگہ نے اپنے فریق کے سردارون کو اطلاع دی
انھون نے راجہ مان سنگہ سے الفاء اقرار یعنی عطاے سند ناگور وسیوانہ کے واسطے
کہا اوسنے اقرار کیا کہ اگر یہہ بچہ واقع مین میرے متقدم سے پیدا ہوا ہے تو مین ضرور
ایفاء وعدہ کرون گا رانی کی جبلی محبت پر بھی خوف ریاست غالب آیا اور رانی
نے کہ جو دہ پور مین تھی بچہ سے اپنا لا دعوی لکھدیا اوسکے جواب نے سردارون کو
خاموش اور چند روز کے واسطے اس معاملہ کو ملتوی کر دیا خصوص اسوجہ سے کہ
اوسکی ہمخوابی راجہ مرحوم کے ساتھ تحقیق نہوئی +

اگرچہ اوسوقت سوائی سنگہ معقول ہو گیا مگر بجاے علانیہ مقابلہ آرائی کے ایسی خفیہ
تدبیر کری کہ جسکے انجام مین خود تباہی مین آیا اور اپنے ملک کی آزادی کو غیر لوگون
کو منتقل کر دیا اول اوسنے دہونکل سنگہ طفل کو پوہکرن سے زیادہ محفوظ مامن کھیتری
مین بھمراہی چتر سنگہ بھاٹی راجہ ابھے سنگہ کے پاس بھیجدیا اور بعد ازان ایک ایسا
فتور پیدا ہوا کہ اوس سے اوسکی دوراندیش ذہانت بخوبی ظاہر ہوئی +

بھیم سنگہ راجہ متوفی کی شادی رانا میواڑ کی دختر سے قرار پائی تھی مگر قبل
اداے رسمیات ابتدائی کے وہ مر گیا سوائی سنگہ نے عاشق مزاج جگت سنگہ
راجہ آمیر کو دختر مذکور سے شادی کرنے پر آمادہ کیا کہ اوسنے رسمیات نسبت

بہمراہی جمعیت چار ہزار کس اودیپور کو بھیجے پھر سوائی سنگہ نے مان سنگہ کو آگاہ کیا کہ
دختر مذکور کی نسبت راجہ مارواڑ سے ہوئی تھی بھیم سنگہ کی خاص ذات سے نہ تھی
اب اگر اوسکو راجہ آمیر لیگا تو مارواڑ کی ذلت ہوگی اسپر مانسنگہ نے افروختہ ہو کر
تین ہزار سوار ہمراہی جمعیت بہ ارادہ تمیات نسبت کو روکنے کے واسطے سرحد
میواڑ پر بھیجے اسپر جگت سنگہ نے آمادہ جنگ ہوا فوج جمع کرنی شروع کر دی اور
بھرتی جاری کر دی +

جب سطرح فساد کی تیاری ہوگئی سوائی سنگہ پردہ رفع کر کے علانیہ مصروف ہوا
کھیتڑی جاکر وہان سے دہوکل سنگہ کو جے پور لیگیا اور جگت سنگہ کے ساتھہ کھانا
کھلا کر اوسکی اصلیت قایم کر دی اور راجہ بھیم سنگہ متوفی کی ایک رانی کی گود میں
بٹھا کر اوسکے دعوی مسند مارواڑ کو استحکام دیا جب وہ اسطرح مہاراجہ آمیر کا
بھانجہ ہوگیا تو مارواڑ کے سردار بھی جنہون نے اوسکے حق کو مانسنگہ کے حق سے
بہتر سمجھا اکر اوسکے گرد جمع ہوگئے تا بحدیکہ راجہ بیکانیر بھی کہ اس خاندان سے
علیحدہ ہو کر خود اختیار ہوا تہا مقدمے میں اوسکا شریک ہوا اور مانسنگہ بے مدد
رہگیا تاہم وہ اپنے موروثی دلیری سے بمقابلہ دشمنون کے کہ سب ملکر ایک
لاکھہ سے زیادہ ہو گئے تھے سرحد کیطرف روانہ ہوا اس ہنگامہ میں کہ ظاہر اکشن کنور
دختر والی میواڑ کے ازدواج کے واسطے ہوا تھا ہندوستان کے دور دور کے
ممالک سے مدد آئی تا بحدیکہ مرہٹے بھی جو بطمع تنخواہ ولوٹ ایسے موقع کے
ہمیشہ منتظر رہتے تھے جوق جوق آنے لگے جے پور کی دولت واسطے تقویت فوج
حملہ آور کے ذریعہ کافی تہا کہ ہرطرف سے اونکی کمک آنے لگی راجہ مانسنگہ

کو صرف ہلکر سے امید دستگیری تھی کیونکہ جب لارڈ لیک صاحب کے تعاقب
سے وہ اٹک کو مفرور ہوا تب مانسنگہ نے اوسکے عیال واطفال کو پناہ دی تھی مگر
سوائی سنگہ نے اوسکو بھی گمراہ کردیا یعنی جب وہ مانسنگہ سے صرف اٹھارہ میل کے
فاصلہ پر رہگیا اور دوسرے روز سے کا اقرار کیا تھا دس لاکھ روپیہ کی ہنڈی
باقرار اداے مقام کوٹہ عبدالہی دیکر علیحدہ کردیا اور جگت سنگہ اور دہونکل
اپنے مخالف پر بہ مقام گینگولی مقیم تھا حملہ آور ہوئے جب فوجین برسرمقابلہ
ہوئین مارواڑ کے سردار جو مانسنگہ کے ساتھ تھے تیار ہوکر سلام کرنیکے واسطے آئے
مانسنگہ نے خیال کیا کہ لڑائی پر جانیکے واسطے آئے ہین مگر یہ معلوم ہوا کہ وے
جسقدر سلام کرنیکو آئے تھے فوراً دشمن کی فوج مین شامل ہوگئے یہانتک
بغاوت ہوئی کہ میرتہ بھی جو ہمیشہ سے وفاداری مین مشہور رہے تھے چانپاوت
وجیتاوتون کے دہونکل سے جاملے صرف چار سردار کچاوان اہور جالور
نیماج کے مانسنگہ کے ساتھ رہے کہ صرف انہین کی جمعیت اور بوندی کی کمک سے
وہ لڑائی پر گیا اس مصیبت زدہ حالت مین اوسنے خودکشی کا ارادہ کیا مگر
شیو ناتھ سنگہ کچاوان والے نے اپنے ہاتھی سے اوترکر صلاح دی کہ گھوڑے
پر سوار ہوکر بھاگ جاؤ مین پیچھے سے لڑتا رہونگا راجہ نے کہا کہ اپنے خاندان
مین سے اول مین ہی کچھوایون کو پشت دکھاکر راٹھور قوم کو ذلت دونگا مقام
جہان لڑائی ہوئی یعنی گنگانہ پربتسر ایسا تھا کہ ہٹکر بھاگنے کے واسطے
اچھا موقع تھا بوندی کی پلٹنین اور فوج ملازم مانسنگہ محکوم ہندال خان بہادر
سے لڑتے رہے اور اودیپارہ کے راو کو جو متعاقب ہوا ٹھاروکا راجہ مانسنگہ

गींगोली

कुचामन
अहोर
जालोर
नीमाज

परबतसर

पीपार

اسی وقت میڑتہ مین پہنچ گیا اور وہان سے براستہ پیپار دارالحکومت کو روانہ ہوا یہان اوسکے ساتھہ صرف چار سردار اور تھوڑے سے آدمی پہنچے لشکر تمام ہوگیا بالارا و انگلیہ سُنا تھا سرہ توپین جھین لین اور سب توپین خیمہ و ہاتھی و اسباب میر خان نے لوٹ لئے اور پربت سر وغیرہ دیہات گرد نواح غارت ہوئے ۔

یہانتک تو سوائی سنگہ اور دہونکل سنگہ کی تدبیرین کارگر ہوتی گئین مگر جب فوج متفق میڑتہ مین پہنچی رئیس جے پور نے سوائی سنگہ سے کہا کہ تمھاری فتح ہوگئی تم اپنا کام کرو اور ہمین اودے پور جاکر شادی کرنا ہے وہ اس حالت انتقام مین بھی اگرچہ مانسنگہ کا بدخواہ تھا مگر ماروار کی بدنامی کا خواہان نہ تھا اور اگرچہ اوسنے یہ تدبیر اپنا مطلب نکالنے کے واسطے کری تھی مگر بربادی اوسکو ہرگز منظور نہ تھا کہ جے پور کا رسوخ زیادہ ہو سوائی سنگہ نے خیال کیا تھا کہ مانسنگہ جودہ پور نہ جاویگا جالور مین ٹھہریگا اور مین اور دہونکل سنگہ جودہ پور پر قابض ہوجاوینگے اسواسطے فوج متفق کی آئندہ جانیکی ضرورت نہ سمجھکر اوسنے میڑتہ مین ہی رفع مقام کردیا اوسکا خیال صحیح تھا راجہ بسل پور تک تو سیدھا جالور کے راستہ پر

बिरसलपुर

گیا مگر وہان سے بصلاح سنگی گیان مل ارادہ بدل گیا سنگی نے کہا جودہ پور نو کوس بجانب راست ہے اور جالور سولہ کوس مقابل مین پہنچنا دونون جگہہ کا یکسان ہے لیکن اگر دارالحکومت مین ہی نہ رہ سکوگے تو دوسری جگہہ ٹھہرنیکی کیا امید ہوسکتی ہے اور جبتک تم اپنی گدی پر بیٹھکر مقابلہ کرتے رہوگے تبتک تمہین کون ہلا سکتی ہے راجہ مانسنگہ نے اس نصیحت پر عمل کیا او جودہ پور

پہنچکر مقابلہ کی تیاری کری اس تبدل ارادہ اور فوج حملہ آور کا مقام ہوجانے سے متفرق لوگون کو جودہ پور مین پہنچنے کی فرصت مل گئی اور سوائی سنگہ کی تدبیر فسخ ہوئی *

ہندل خان کی فوج کے تین ہزار آدمی اور فوج بشن سوامی محکوم کھیم داس اور اکھڑا رہ دلیی راجپوت چوہان بھاٹی اور اندہ بل سے راجہ مانسنگھ نے پانچہزار معتمد فوج جمع کری اور اوسکا ہی اعتبار رکھا اور اس فوج کو اتنا کافی سمجھا کہ اوسی مین سے جالورا اور رام کوٹ کے قلعون مین جمعیت متعین کرے اور مقابلہ کی ہر طرح تیاری کرکر حملہ آورون کے انتظار مین بیٹھا گیا اپنی قوم کے لوگون سے اوسکو اتنی بے اعتباری ہوگئی تھی کہ جن چار سردارون نے عین مصیبت کے وقت مین اوسکا ساتھ دیا اونکو بھی قلعہ کے اندر نہ آنے دیا اور کہدیا کہ اگر چاہین شہر کی حفاظت کرین تو رہین کہ وے رنجیدہ ہوکر دشمنون مین شامل ہوگئے *

फलोदी شہر لٹ گیا اور بجز پھلودی کے کہ تین مہینے کے مقابلہ کے بعد بعوض امداد راجہ بیکانیر کو دی گئی تھی کل مارواڑ مین دہونکل سنگہ کی دہائی پھر گئی اور اوسکے راجہ ہونے مین صرف جودہ پور فتح ہونا باقی رہگیا کہ اوسوقت ایک معاملہ ایسا وقوع مین آیا کہ اوس سے راٹھورون کی حب الوطنی نے جوش کھایا کر راجہ مانسنگہ کو خوف خطر سے سبکدوش کیا اور اوسکے دشمنون کو اوسی دام تباہی مین پھنسادیا جو خود اوسکے واسطے انہون نے پھیلایا تھا *

پانچ مہینے تک لڑائی رہی مگر قلعہ والون کی ہمت مین کچھہ فرق نہ آیا اور

شمال و شرق کی فصیل شکست ہو گئی مگر اوسکی شکستگی سے حملہ آورون کا مطلب حاصل نہوا کیونکہ اوسطرف پہاڑ کھڑا اسّی فیٹ بلند ہے اور اس بلندی پر چڑھنے بغیر قلعہ کے اندر داخل ہونا غیر ممکن تھا واقعی شہل کے گولہ سے بغیر جودہ پور کا قلعہ فتح ہونیکے قابل نہ تھا جے پور کی فوج اور دہونکل سنگہ کے مددگار روپیہ کی قلت سے نالان ہوئے چارہ کی قلت سے سوار جنوبی اضلاع مین چلے گئے اور امیرخان نے کل سے علیحدگی کو غنیمت سمجھا خالصہ کے ملک اور پالی و پیپار و بھیلاڑہ قصبون سے عماید وصول کیا جو سردار دہونکل سنگہ کے شریک تھے اونکی جاگیرون مین بھی یہی حال ہوا کہ وے نالان و شاکی ہوئے +

پانلی
पीपार
भिलारा

سنگہ ...ت کی لڑائی سے آمیر کا خزانہ خالی ہو گیا تب مصارف فوج کیواسطے سپاہ کی سے تقاضا ہوا اپنے ہمدمون کا خزانہ صرف کر کر وسنے اون چار سردارون ... سے جو مانسنگہ سے علیحدہ ہوکر آئے تھے روپیہ قرض مانگا +

وے دہونکل سنگہ سے علیحدہ ہوکر ... امیرخان کے پاس چلے گئے تھوڑی سی اوسکے بعد وہ دہونکل سنگہ کی طرفداری چھوڑ کر راجہ مانسنگہ کے شامل ہو گئے اور واسطے حصول اس مطلب کے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہ تھی کہ دشمن کے ملک مین فساد برپا کردین یعنی جے پور کو کہ بلا حفاظت رہ گیا تھا حملہ کر کر لوٹ اس پر خطر وقت مین جے پور کے رئیس نے حسب صلاح سرداران مارواڑ اپنے سپہ سالار بخشی شیولال کو حکم دیا کہ امیرخان کو اوسکی ناجائز حرکات کے عوض تادیب و تنبیہ کرے شیولال نے اونکے مشورہ کو بند کیا اور حملہ کر

اونکو لونی ندی سے پار اُتار دیا اور پھر بمقام گوبند گڑہ شیخون بار ایھاگی
واقع سرحد جے پور تک اوسکا تعاقب کیا شیولال نے اپنی فتح پر نازان
ہوکر اور اسباب سے بالکل بیخبر رہکر کہ جسطرف بڑہتا ہے اوسیطرف دشمن
خود جاتا جاتے تھے سمجھہ لیا کہ اوسکو مار واڑ سے نکالکر تعمیل حکم کر دی ہے
فتح کا مقام کر کر خود شادیانہ مین شریک ہونیکے واسطے جے پور کو گیا امیرخان
مع اپنے رفقا کے بہلیو فریب ٹونک مین پہنچ گیا تھا جب اوسنے حال سُنا
فوراً محمد شاہ خان اور راجہ بہادر کی فوج کو کہ محاصرہ الیشہ دہ مین مصروف تھی
مدد پر طلب کیا اور اپنے دشمن کی غیر حاضری کو غنیمت سمجھ حیدر آبادی رسالہ
کو کہ غارتگری مین مشہور تھا اپنی طرف کر لیا یہہ مطلب حاصل کر کر اوسنے
جے پور پر حملہ کیا وہان سے باوصف قلت فوج وغیرہ حاضری سپہ سالار کے
بہادری سے مقابلہ ہوا +

اور ہیرا سنگہ کی پلٹنین قریب بالکل قتل ہوئین آخر کار جے پور والون کو
شکست فاش ہوئی اور اُنکی توپین اور سامان لشکر دشمن کے ہاتھہ آیا مار واڑی
سرداروں کی مدد سے امیرخان شہر جے پور تک چلا گیا اوسکی سپہ سالاری
راجہ مانسنگہ کی نجات کی باعث ہوئی کہ فوج کا اتفاق فسخ ہوگیا اور اُسکے
بانی سوائی سنگہ کی نحوست پیدا ہوئی راجگان بیکانیر و شاد پورہ اس اتفاق
سے پہلے ہی علحدہ ہوگئے تھے اور مہاراجہ کچھواہہ نے جو باميد فتح و شادی
بانی فساد ہوا تھا نہایت غم و افسوس سے خبر پائی کہ فوج کل تباہ ہوگئی اور
امیرخان مع مختصر گروہ راٹھوروں کے جے پور کو گھیرے ہوئے پڑا ہے +

تھوڑے دنون تک دیوان رائے چند نے بسازش ہوائی سنگہ اسپر آقا تک خبر نہ پہنچنے دی مگر انجام مین جب وہ بذریعہ چٹھی راجی کے مطلع ہوا تب نہایت غضبناک و مغموم و مضمحل ہوا فوج برخاست کرلی اور اپنے سردارون کی حراست مین مال مغرورہ چودہ توپون چالیس توپین تھین روانہ کیا اور اپنے جے پور پہنچ جانیکے عوض مرہٹون کو ادا کیا دو لاکھ روپیہ دیا بلکہ علاوہ اوسکے ٹونک رامپورہ کی ہندوی قاطع زرانہوں نیکے عوض مین امیرخان کو دی مگر اوسکے ذلت کا خاتمہ ہوا جن سردارون کی دانائی اور بہادری سے ہولکر کا لوٹ کا مال سنگہ کے سر سے ہٹا دیا تھا انہون نے ہی ارادہ کیا کہ ان خوبیون کو اوالیسے جے پور پہنچنے دین اس غرض سے راستہ فوراً پیشہ سپہ سالار مسرتی اپنی کل برادری کو جمع کیا اور راج سنگہ کو اپنا سر بنایا یہ شخص دونیت سے راج کا دیوان تھا مگر ان کا غرور کی بدگمانی سے انھی چار سردارون کے کینہ ہوکر دھونکل سنگہ کے شامل ہو گیا تھا اب انہون نے ارادہ کیا کہ دشمن سے خون سے اپنی چند روزہ خلاف ورزی کا داغ دھو ڈالیں اور مال مغرورہ کو چھوڑ کر اپنے وفاداری کی شہادت پہنچا وین چنانچہ سرحد پر لڑائی تھوڑی دیر رہی مگر بہت خونریزی سے پھولیہ راٹھورون کا مقابلہ نکرسکے شکست کھا کر بھاگے اور ٹیرون کی لوٹ مع چالیس توپون کے حفاظت تمام نجابانہ کے قلعہ مین رکھوالی گئی اس فتح سے حوصلہ پا کر سردارون نے راجہ سندہ کو کہ وہ بھی راٹھور ہے مگر لڑائی مین علحدہ رہا تھا درخواست کی کہ امیرخان کی حمایت جاری رہنے کے واسطے دو لاکھ روپیہ دست اور امیرخان اقرار

واثق کر کر جودہ پور کو گیا چار سوارون سے اوسکو لیکر بہت فخر سے اول گئے کہ راجہ
اوسسے بہت اچھی طرح ملا اور تمام قصور معاف ہو گئے اور اندراج فوج کا بخشی
مقرر ہوا ✦

راجہ مانسنگہ نے امیر خان کو بڑی عزت و تعظیم سے رکھا اور اوسکے رہنے کے واسطے
قاعدہ مین علیحدہ محل بنادیا عمدہ تحائف پیش کش کیئے اور بشرط رفع ہو جائے فساد
کے بڑا انعام دینے کا اقرار کیا اوسنے سوائی سنگہ کے فریق کی بیخ کنی کرنیکا اقرار
کیا اور بطور طمانیت کے راجہ سے پگڑی بدلی اور واسطے مصارف ضروری
کے تین لاکہہ روپیہ لیا ✦

جب سے جودہ پور سے محاصرہ برخاست ہوا سوائی سنگہ دہونکل سنگہ کو ناگور
مین لے گیا تہا وہان تدبیرین کرتا تہا کہ موتڈیا واڑے سے جو دس میل ہے
امیر خان کا پیغام آیا کہ اگر اجازت ہو تو پیر تارکین کی زیارت کر جاؤن اسطرح
اجازت لیکر وہ تہوڑے سے سوارون سے وہان گیا اور بعد زیارت درگاہ
کے سوائی سنگہ سے ملنے کو گیا وقت رخصت بالاختصار راجہ مانسنگہ کی ناشکری
کا حال بیان کیا اور کہا کہ میری فوج اوسکے ساتھ نہوتی تو بہتر ہوتا سوائی سنگہ
ان باتون سے خوش ہو گیا اور دہونکل سنگہ کو جودہ پور کی گدی پر بٹھانیکے
عوض مین بیس لاکہہ روپیہ دینا قبول کیا امیر خان نے منظور کیا اور قرآن
کی قسم کہا کر اپنے اقرار کی پختگی کری بلکہ سوائی سنگہ سے پگڑی بدلی بعد ازان
دہونکل سنگہ سے ملا وہان بہی پختہ اقرار کیا اور رخصت ہو کر اپنے لشکر کو آیا
اور دوسرے روز سوائی سنگہ اور اوسکے سردارون کو بتقریب دعوت اپنے

गुडयावां
पीरतारकी

لشکر مین بولایا +
تاریخ ۱۹ جیٹ سمت ۱۸۶۴ کو سوائی سنگہ مع مقدم رفقا اور پانسو ہمراہیون کے
خان کے لشکر مین گیا اوسنے دغا سے خونریزی کا کامل بندوبست کر رکھا تھا
وسط لشکر مین وسیع خیمہ ملاقات کے واسطے ایستادہ کیا اور اوسکے ہر طرف
گراب بھری ہوئی توپین لگا دین مہمانون کا بہت تعظیم و تواضع سے استقبال کیا
ناچ شروع ہوا اور شادیانہ کے سواے ظاہر کچھہ نظر نہ آیا تھوڑی دیر بعد
امیر خان تعجیہ حیلہ کر کے نکل گیا ناچ جاری رہا جسوقت قوالون نے لفظ دغا
زبان سے نکالا معاف دال راجپوتون پر یکایک ڈیرہ گرا کر خونخوار پٹھان کی دغا
سے ہلاک ہوئے اسطرح بیالیس سردار عین مہمانی کی حالت مین قتل ہوئے
کہ اونمین سے بڑے سردارون کے سر راجہ مانسنگہ کے پاس بھیجے گئے اونکے
ہمراہیون کو یکایک حملہ کر کے پٹھانون نے مار لیا قلعہ ناگور کو امیر خان نے
لوٹ لیا دہونکل سنگہ مفرور ہوا اور کل مال و اسباب فقط سوائی سنگہ
کا جمع کیا ہوا بلکہ بخت سنگہ کے وقت کا بھی مع تین سو توپون کے لونکریا تہم
و دیگر قلعجات مقبوضہ امیر خان کو بھیجا گیا اسطرح اپنے قول کا ایفا کر کے خان
جو دہپور کو گیا اور دس لاکھہ روپیہ اور دو گانون موضع مونڈیا و اڑ و کو
چیلہ داس تیس ہزار روپیہ سالانہ جمع کے اور سو روپیہ یومیہ خرچ دسترخوان
بطور اجراس مشہور بے ایمانی کے وصول کیا +
سوائی سنگہ اور اوسکے زبردست ہمراہیون کی ہلاکت سے راجہ مانسنگہ کے
دشمنون کا خاتمہ ہوا لیکن اگرچہ وہ اس تعجب انگیز صورت سے دشمنون کی

मुंडयावार
की चेलावास

بلاخیر تدبیرون سے بچ گیا مگر جس طریقہ سے اوسکو یہہ مطلب حاصل ہوا اوسنے
راجہ اور اوسکے ملک پر انواع مصیبتین نازل کرین دہنوکل سنگہ کے رفیقون کے
قتل کے بعد جو لوگ اوسکے شامل رہے تھے اونپر آفت آئی جسنے پورے ملک
کو امیرخان سے ویران کر دیا اور بیکانیر پر فوج کشی کری بارہ ہزار راجہ مانسنگ
کے بھائی بندون کی فوج محکوم اندراج اور امیرخان اور رہندل خان کی فوج
کا دستہ مع سنہ ۳۵ توپون کے بیکانیر پر روانہ ہوا بیکانیر کے راجہ نے اس سے
کسیقدر کم فوج آراستہ کری اور اپنے سرحدیت سے بمقام باپری لڑا اور تھوڑے
مقابلے کے بعد جسمین بیکانیر کے دوسو آدمی مرے راجہ اپنی دارالحکومت کو
بھاگا فتح مندون نے تعاقب کرکے گجنیر مین ڈیرہ کیا دو لاکھ روپیہ مصارف
فوج نقد اور قصبہ پھلودی کہ سوائی سنگہ کے شامل ہونے پر بیکانیر کو ملی تھی لیکر
صلح ہو گئی ٭

اب امیرخان مارواڑمین حاکم ہوگیا اوسنے غفورخان کو مع جمعیت کے
ناگور مین متعین کر دیا اور ریٹرتہ کی زمین اپنے ہمراہیون کو تقسیم کر دی اور
لوحہ کے قلعہ مین اپنی فوج متعین کی کہ اس سے لوحہ اور سانبھر کے نمکین تالاب
اوسکے قبضہ مین آگئے اُس زمانہ مین اندراج اور دیوناتھ کشا مین راجہ مانسنگ
کے صلاح کار تھے ملک پر جو مصیبت آئی اُنہین کی صلاح سے منسوب ہوتی
تھی اسواسطے سردارون نے امیرخان سے اونکے مارنیکی درخواست
کری اوسنے ساٹھ لاکھ روپیہ کے عوض اونکا مارنا قبول کر لیا ایک گروہ
سازش کرکر آمادہ ہوا اوسکے چند پٹھانون نے اندراج سے تنخواہ کی بابت

पारी
अजमेर
लवा

جھگڑا کر کے وزیر اور گرو دونون کو قتل کیا +
دیوناتھ کے مرنے سے راجہ کی عقل مین فتور آگیا ایک مکان مین بند ہو گیا
آدمیون کی آمد و رفت موقوف کر دی کاروبار سب بند کر دیا اور آخر کار
اپنے بیٹے چھتر سنگھ کو مسند نشین کر کر خود تارک الدنیا ہو گیا مگر چھتر سنگھ بھی چند
روز کے بعد مارا گیا +
بیٹے کے بے وقت موت سے مانسنگھ کا دل اور بھی الجھ گیا اور اوسکا اپنی رانی
کے ہات سے کھانے کا خوف رہنے لگا بجز اُسکے جو خاص خدمتگار لاتا تھا اوسنے سب
کھانا پینا چھوڑ دیا نہانا موقوف کیا بال بڑھا لیئے اور آخر کار ارادتًا یا واقعی مجنون
ہو گیا کسی سے گفتگو نہین کرتا تھا وزیرون کی گفتگو دیوانون کی طرح سُنا کرتا تھا
کام سارا وزیرون کا چلاتے تھے بعض کہتے ہین کہ اوسکے دیوانہ ہونے سے
یہ غرض تھی کہ کوئی اوسکے مارنے کا اقدام نکرے اور بعض کا یہ خیال تھا کہ
اندرونی صدمہ و دہشت سے کہ اوسمین گرو کا مرنا بھی داخل تھا اوسکو خفقان یا لیخولیا
ہو گیا تھا الغرض وہ ظالم پٹھان کی رفاقت کے سبب سے اوسکی دغا و بے ایمانی
مین شریک و معاون متصور ہوا کیونکہ اوسکی تدبیر کا طریقہ اوسکا بہت مددگار
ہوا تھا اور جب تک اتفاق زمانہ نے سرکار انگریزی کے تسلط کو ملک ماڑواڑ
مین پہنچایا راجہ اوسی بیخودی کی حالت مین رہا اور سردارون کا مجمع بافسری
سالم سنگھ خلاف سوائی سنگھ کام کرتا رہا +

تاریخ زمانہ حال

سمت ۱۸۷۳ مطابق سنہ ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کے رئیسون کو

غارتگرون سے علیحدگی اختیار کرنے اور کل ہندوستان مین امن و عافیت
قایم کرنیکے واسطے ہدایت کی تب راجہ مانسنگ کے جوان بیٹے بابا اوسکے سردارون
نے اپنا وکیل دہلی کو بھیجا مگر عہدنامہ منضبط ہونے سے پیشتر وہ لڑکا مرگیا اسوقت
[illegible] واوسنے فریق نے راجہ مانسنگ کے از سر نو حکمران ہو جانیکے خوف سے
رئیس ایدر سے اپنے لڑکے کو مسند مارواڑ پر متبنی کرنیکے واسطے درخواست
کی اگرچہ حکومت مارواڑ کی طمع کم نتھی مگر راجہ کے صرف ایک لڑکا تھا اوسنے
لکھا کہ اگر کل سرداران مارواڑ متفق ہون تو متبنی کر سکتا ہون ورنہ نہین چونکہ
اتفاق غیر ممکن تھا فریق مذکور کو بجز اسکے کہ راجہ مانسنگ پھر حکمران ہو کچھ چارہ
نتھا ہر چند انھون نے اوسکو مارواڑ کی جدید حالت یعنی سرکار انگریز کے
تحت حفاظت مین آنے سے کہ اوسی کی منظوری سے منتظر تھے آگاہ کیا اور یہہ
بھی کہ کل خاندان مین سے صرف وہی باقی رہ گیا تھا اسوجہ سے اوسکو کاروبار
ریاست پھر اپنے اختیار مین لینی چاہئین مگر اوسنے مطلق التفات نکیا صرف لاپروائی
سے سنتا رہا اور اگرچہ اپنی ریاست کے انقلاب جدید مین اوسکو قید سے
رہا ہونیکی صورت نظر آگئی مگر مدت کے سخت تجربہ سے اوسکا دل ایسا خبردار
ہوگیا تھا کہ اوسنے مطلق دہوکھا نکھایا جب آخرکار اوسنے اس انقلاب کی
مفصل کیفیت کو سمجھا اوس فریق کے لوگون نے بھی اوسکا حجرہ منشی سے
باہر آنا چاہا تھا بخوبی سمجھہ لیا تب بھی بجاے اسکے کہ کسی طرح کی خوشی ظاہر کرتا
عہدنامہ کے اوس حکم کو جسمین اوسکے بھائی بیٹون کا گروہ بہ تحت حکومت سرکار
محافظ رہنا قرار پایا تھا نامنظور کیا کیونکہ اوسمین اوسنے براہ دوراندیشی سمجھہ لیا

تھا کہ سرکار کو موقع دست اندازی حاصل ہوگا اور دست اندازی سے فساد پیدا ہونگے +

دسمبر ۱۸۱۸ء مین بیاری کشن رام برہمن نے بمقام دہلی عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر باب اول منضبط کیا اور دسمبر ۱۸۱۸ء مین مسٹر ولڈر صاحب سوپرنٹنڈنٹ اجمیر وہان کے حال کی مفصل کیفیت لکھنے کے واسطے متعین ہوئے باوجود یکہ تمام حقائق ریاست کے کہ انواع موجبات مذکورہ عہد سے ظہور مین آئی تھی دربار کے جلال اور قاعدہ مین کسی طرح فرق نہ آیا اگرچہ راجہ سے سب مخالف و متنفر تھے مگر گدی کی تعظیم و اداب مین سب بالاتفاق اپنی عزت سمجھتے تھے دیوان اکھے چند اور سالم سنگہ پوکرن والہ جلسہ وزرا کے سرگروہ اور مجمع سرداران مخالف بھانڈاری کے قایم مقام تھے کل قلعون کی افسری اور معزز عہدون پر اپنی جلسے مقرر کئے ہوئے لوگ مامور تھے مگر کسیقدر مخالفت بھی چلی آتی تھی کہ فتح راج بہادر دیوان مقتول معظم شہر تھا صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگہ سے انتظام ریاست مین سرکار انگریزی کی طرف سے مدد دینے کے واسطے کہا اور ایک خانگی ملاقات مین جو صاحب کے پہنچنے سے تین روز بعد ہوئی یہ بھی کہا کہ آپ کے اختیار مین فوج متعین کیجاویگی اس تجویز سے جو فایدہ راجہ نے حاصل کیا اوس سے اوسکی دانشوری ظاہر ہے اوسنے سمجھا کہ فریق مخالف کو تباہ کرنیکا ذریعہ تو موجود ہے مگر لازم یہہ ہے کہ اوسکا صرف خوف بنا رہے یعنی سبکو معلوم رہے کہ سزادہی کے واسطے فوج ہے مگر فوج بر سر مقابلہ نہ آئے تاکہ اس خوف کے فوائد حاصل ہوتے رہین اور اوسکی مداخلت سے ضرر

پیدا نہونے پاوین اسواسطے جسحالت مین اونسے شکر گذاری سے بطرز معقول فوج لینے سے اسطرح انکار کیا کہ مین اپنے ہی فوج سے انتظام ملک کا لونگا ہمدران حال سرداروں پر بخوبی ثابت کردیا کہ کسی طرح سرکشی کرینگے تو سرکوبی کے واسطے فوج انگریزی تیار ہے کہ اسطرح ریاست کا مطلب حاصل ہوگیا اور جو مداخلت و دست اندازی زبردست سرکار کے ساتھ اتحاد کرنے مین ہوتی ہے نہونے پائے چونکہ ہندوستانی ریاستون مین جسقدر شورہ اور محاربات فیصلہ بالکل نہین ہوچکی ہے کیونکہ یہانکی رعایا ہر ایک کام سے جسدن جلدی کیجاوے وہم کرنے لگتی ہے راجہ بالسنگہ بھی اپنی طفولیت سے اسی طریقہ کا پابند تھا اوسکی یہ خواہش ہوئی کہ انتظام ریاست کے کامون مین ہر دو فریق کے لوگون کو مقرر کرکے اندیشہ رنج و نفاق کو سہو کردے اور خوش مزاجی اور رضاجو تدبیرون سے نہایت وہمی لوگون کا اطمینان کردے چنانچہ روز شام کو کر صاحب ایجنٹ اجمیر رخصت ہوئے مگر پھر بھی راجہ سے کہہ گئے کہ سرکار انگریزی کی مداخلت و امداد کے بغیر انتظام ریاست کی آراستگی غیر ممکن ہے ہرچند راجہ نے اوسوقت بھی یہی جواب دیا کہ مین بطور خود اپنی تدبیرون سے انتظام کرلونگا یہ سب تدبیرین رضاجوئی پر مبنی تھین +

فروری ۱۸۱۹ء مین کرنل ٹوڈ صاحب علاوہ اودیپور و کوٹہ و بوندی کے مارواڑ کے بھی ایجنٹ مقرر ہوئے مگر کچھ عرصہ تک بعض موجبات سے نہ جاسکے نومبر مین گئے تو دیکھا کہ حال بدستور ویسا ہی تھا اوسی فریق نے راجہ اور کل اہلکاران راج کو اپنے قابو مین لے رکھا تھا راجہ صاحب اونکی تابیرات

ی منظوری کے سوا اور کچھہ کام نہین کرتے تھے سندھی اور پٹھانون کی
فوج نہایت مصیبت زدہ حالت مین اور تنخواہ کے واسطے نالان تھے مین برس
سے اونکا حساب نہوا تھا بازار مین گداگری کرتے تھے اور جنگل سے سرونیہ
گھانس چارہ لاکر اوسکی قیمت سے شکم سیری کرتے تھے جب صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کی آمد ہوئی اونکا حساب کیا گیا اور انہون نے منظور کرلیا کہ اگر ہمکو ایک ثلث
ملجاوے تو کل کی فارغخطی دیدینگے مگر یہ بھی صرف اقرار تھا صاحب قریب
مین ہفتہ بعد صاحب چلے گئے وہ بھی گویا انصاف کا نام معدوم ہوگیا اور
لحاظ مذہب منتظمان بااختیار لوگ علانیہ کہنے لگے کہ آدمی کے قاتل کو کوئی
نہین پوچھتا ہے اور حیوانون کو کوئی مضروب یا مجروح کرے اوسپر تعدی ہوتی
آجاتی ہے اور کتون کو کھانا کھلایا جاتا ہے الغرض ہر کا فریق کا مقصود
اعظم یہ تھا کہ کسی قسم کی مداخلت جو رئیس کو اونکے ضبط و قید سے باہر
نہونے پاوے مین ہفتہ کے قیام مین صاحب ایجنٹ نے راجہ مانسنگہ سے
چند مرتبہ ملاقات کی اوسکو اپنے اور اپنے بزرگون کے حالات اور اسکے
موجبات سے بخوبی آگاہی تھی کہ عند الملاقات وہی بیان کرتا تھا وقت رخصت
صاحب ایجنٹ نے کہا جن خطرات سے آپ نکلے ہین اور جس طرح اونپر غالب
آنے ہین ہمکو سب معلوم ہین آپکی ہمت اور استقلال سے بیرونی دشمن
تو جاتے رہے سرکار انگریزی آپکی دوست ہے اوسکی جوانمردی سے
اعتبار کرو تھوڑے عرصہ مین جو آپ چاہو گے ہوجاویگا +
راجہ مانسنگہ نے ان کلمات کو بہت شوق سے سنا اونکے بشرہ سے دل کا حا

کبھی ظاہر نہین ہوتا تھا مگر اس موقع پر اوسنے بہت خوشی سے کہا جو کام مقتضائے
دوستی واجب ہین بارہ مہینے مین سب درست ہوجاوینگے صاحب نے جواب دیا
اگر آپ دل سے ارادہ کرین تو چھ مہینے مین ممکن ہے *

مگر معاملات جنکا اوسکو انتظام کرنا تھا نہ خفیف تھے نہ تعداد مین کم تھے کیونکہ
ہر سررشتہ انتظام کی ترمیم ضرور تھی *

انتظام راج کا مستعد عملہ مقرر کرنا *

انتظام جمع وخرچ کرنا جسمین اول ترقی ملک خالصہ دوم ضبطی جاگیرات کہ
ایدونکے خلاف انصاف ہونے سے ناراضگی ہو رہی تھی *

بندوبست واصلاح فوج ہر دیسی کہ صرف اسکا ہی راجہ کو اعتبار تھا *

واسطے انسداد غارتگری کے کہ جنوب مین مینے اور شمال مین راٹھوخانی اور جنگل
مغربی مین صحرائی اور کھوسہ شبانہ روز ملک کو تباہ کرتے تھے مستعد پولیس کا
مقرر کرنا اور شرح محاصل راہداری تجارت کی اصلاح کہ جو سختی سے باعث امتناع
تجارت ہوگئی تھی اور رہداران حال اوسکی حفاظت کا انتظام کرنا *

صاحب ایجنٹ کے جانے سے اہلکاران شریک فریق بہت خوش ہوکر بدسلوکی
بدنظمی کرنے لگے یا تو بغرض تحصیل روپیہ کے یا بعداوت سابقہ دیوان اور اوسکے
ہمراہیون نے سختی شروع کی جاگیر کھائی راو مہاراو کو قرق کرکر ایک
سال کی آمدنی سے زیادہ روپیہ وصول کیا ضلع کوہ وارکے کل چھوٹے
سرداروں کا ایسا ہی حال ہوا اونکی جاگیرین دیوان کے بھائی کے تحت انتظام
مین آگئین اسیطرح چنداول قرق ہوئی اور مصادرہ گران ادا کرکر واگذاشت

मीने

चंदावल

ہوئی انجامکار دیوان نے کہ جو وہ بہی دست اندازی کی وہانکے سردار نے جو آ
دیا میری جاگیر آج کی نہین ہے اور نہ آسانی سے ہاتھہ آویگی کل سردارون مین
رنج بے اعتباری اور رنجیشی پہیل گئی اور انکو صاف نظر آیا کہ ایک ذلیل فریق
صرف خیالی افواہ کہ ایک نادیدہ مگر بہت زبردست قوت اونکے باقعالی
کی معاون ہے یہ مشہور کرکے ہماری عزت و جایداد مین خلل ڈالتا ہے راجہ نے
پہر گوشہ نشینی اختیار کری اور اوسکے حدود فتح راج کے درمیان کہ سردار دین
کا زبردست گروہ اور رانی فتح راج کی معاون تھی صلح کرنیکے سوا کارہا
ریاست پر بالکل متوجہ نہ تھا مگر اوسکے دینے کہ اپنے متوسلون کے ذریعہ سے
کل ملک و قلعجات بلکہ قلعہ جودہ پور پر بہی حکمران تھا اس پیغام صلح کو نامنظور
کیا اور اپنی جان کے خوف سے دیا ہے اپنے دشمنون کو ریش تک پہنچنے دینے
کے واسطے شہر چہوڑ کر قلعہ مین بودوباش اختیار کری +

چہہ مہینے تک اوسکا حکم مختار مطلق رہا اوسکے حکم کی تعمیل ہوتی تھی اور سب
جگہہ وہی نظر آتا تھا راجہ مانسنگہ بالکل اوسکے قبضہ مین تھا جو وہ کہتا تھا وہ
کرتا تھا مگر جسحالت مین وہ باوجود سخت ناراضگی سرداران و باشندگان
شہر کی حشمت و جلال سے حکمرانی کرتا تھا یک مشہور ہوا کہ اوسکا زوال آگیا
اور راجہ کی دیوانگی کی نسبت ثابت ہوا کہ اوسنے اپنے سخت غضب کو مخفی
رکھنے کے واسطے بنا رکھی تھی مگر صرف انتقام جا ہزا نہ سے راجہ کی سیری نہین
ہوسکتی تھی اوسنے سبکو قید کیا اور انواع اذیت اور امید جان بخشی سے راج
ورعایا کے مال تغلب شدہ کی مقدار دریافت کی دیوان اور اسکے متوسلون نے

نगाजी
मूलजीदार

چالیس لاکھ روپیہ کی فہرست مرتب کر کردی جب حساب طے ہو گیا اونکی بذلت و
خرابی مار ہیجانیکا حکم ہوا نگچی قلعہ دار کو جو کنو منتظم مرحوم کی گمراہی کا باعث ہوا تھا
اور مولچی داندل کو زہر کے پیلے دیے گئے اور اونکی نعشین فتحپول دروازہ
پر ڈالی گئین جیوراج ہرادر دامدل و بہاری داس کھیچی و خیالی کے سر مونڈکر اونکی
لاشونکو ہنے کے جھرنون مین ڈالدیا گیا بالمہ پیاس سیوالال اور ہر کشن جوتسی
اقوام برہمن بھی سزایابی سے محفوظ نہ رہے +
کنور جیر سنگ کے انتقال پر نگچی اور مول جی کام سے علیحدہ ہوگئے مگر اوسکی حیات
مین انھون نے اوسکی حمایت اور اپنی چالاکی سے خزانہ وافر جمع کر کر محلات
تعمیر کرالئے تھے جب راجہ مان از سر نو حکمران ہوا اوسنے سب کی رضاجوئی
کری اونکو بھی طلب کر کر پھر اونکے عہدون پر قلعہ مین مقرر کیا اور وے
اپنی پہلی دغابازی کو بھول گئے اب راجہ نے اونکا کل جمع کیا ہوا خزانہ وزیور
وجواہرات اوسنے لے لیا اور جس قلعہ کی حفاظت کیواسطے وے ملازم تھے
اوسکے کنگورون سے نیچے ڈالدیا ان لوگون کی گرفتاری کی تجویز اس
عمدگی سے کی گئی تھی کہ اونکے متوسل بھی جو دور دور کے ممالک مین متعین
تھے اوسی ایک وقت مین گرفتار ہوئے ان ماتحت ملازمان گرفتار شدہ
مین سے اکثر اپنی دولت کا اظہار کر کر رہا ہوگئے اسطرح راجہ نے زر کثیر فراہم
کیا کہتے ہین کہ ایک کروڑ روپیہ وصول ہوا مگر اس سے نصف کا حاصل
ہونا تو تحقیق ہے اور اسی ترغیب سے اوسنے وہ وحشیانہ انتقام لیا
جسکو وہ سزائے واجب اعمال سمجھتا تھا اگر وہ صرف اکھیے چند اور چند

ہونا خانگی بدانیان کو سزاے موت دیتا اور دو تین سرکش سردارون کی جاگیر ضبط کرنے پر قناعت کرتا تو دیگر سردار اور ملازم اوسکے مطیع و فرمانبردار رہتے مگر اس اول کامیابی نے اوسکے شعلۂ انتقام کو ایسا مشتعل کیا کہ اوسنے بڑے ظلم و تعدی سے بیقصور لوگونکو تنگ کرنا شروع کیا اکثر سردار جنکا باپ دادا کی خیرخواہی پر بڑا فخر تھا اور جنکو انگریزی سرکار سے جاگیرات بخشی گئی تھین یا واپس لیکر دوسرونکو عنایت ہوتی تھین اور انکو اتفاق سے لکھے چند کے ساتھ مبتلاے مصیبت ہونے سے بیچ ہو گئے سالم سنگھ والی پوکرن اور اوسکا ہمنشین سرتان سنگھ والی نیماج اور انار سنگھ والی اہوا اور چند اونکے کمدرجہ بھائی جو بطور تسخیر خاص رئیس کے ہر روز دربار مین جایا کرتے تھے اور دلوانے مجمع انتظام مین شریک تھے اوسکے قید ہو سکنے پر نہایت متحیر ہوے بنظر خاطر مندی اونکے راجہ نے چند شخصون کو بھیجا اونسے کہلا بھیجا کہ دلوان کے قید ہونے سے کہ بوجہ بے ایمانی اور بدنیتی اوسکا مستحق تھا مراسب مطلب حاصل ہو گیا اسطرح انکو حصول تباہی سردار پوکرن کے اوسکو دیگر سردارون کی بربادی مین پس و پیش نہوا انار سنگھ کے معتمد ملازم کو کہ اوسکے پاس حاضرباش رہتا تھا رئیس نے اپنی زبان سے کہا کہ اوسرون کے ساتھ اوسے مگر اونکی بے اعتباری نے اوسکو بچا لیا اوسکے سب کو آٹھ ہزار ملازم فوج نے مع توپون کے جاکر سرتان سنگھ کے مسکن پر حملہ کیا اسنے ہمقوم ایک سو اسی آدمیون سے وہ برسر مقابلہ ہوا اور دو دن کی لڑائی مین نہ ٹھہر سکا مع اپنے بھائی اور اسی آدمیون کے دست بقبضہ ہو کر دشمن پر گرا اور باقیماندہ لوگ بھاگ کر ریاست اور صغیر سن رئیس کی حفاظت

ای ذلت ہوئی افسر فوج نے نیکنامی حاصل کری کہ اوس حکم کی تعمیل سے مطلق انکار کیا اور کہا کہ وہ میرے بچپن کے اعتبار پر آیا ہے اگر راجہ اپنے بچپن سے پھرتا ہے تو مین نہین پھرونگا اور اوسکو جا امن مین پہنچا دونگا چنانچہ اوسنے اوسکو ارابلی مین پہنچا دیا کہ میواڑ مین پناہ پذیر ہوا +

ایسی ہی دغابازی اور ظالمانہ حرکات نے کل سردارون کو بدمہر کر دیا بسبب تفرقہ باہمی دست ملازم فوج کا کا اتفاق مین دس ہزار کئے مقابلہ نکر سکے اور بخوف حملہ آوری افواج انگریزی کے متفق نہو سکے چند مہینے مین مارواڑ کے کل سردار راجہ کے ظلم و تعدی سے وطن چھوڑ کر قرب و جوار کی ریاستون مین چلے گئے راجہ کو یہہ قابلیت صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے حاصل ہوئی تھی بغیر اوسکے اگر کرتا تو راج سے بناہی آجاتی جو کچھہ راجہ مانسنگہ نے سرکار انگریزی سے اتحاد کر کر انجام دیا مارواڑ کے بہادر ترین راجگان سلف مین سے کوئی نہین کر سکا +

بہادر سردار کوٹہ و میواڑ و بیکانیر و جے پور کی ریاستون مین جا کر پناہ پذیر ہوئے تا بحدیکہ انار سنگہ بھی جسکی وفاداری کا بدلہ کسی قدردانی و احسانمندی سے ممکن نہ تھا جلا وطن ہو کر بستالشی پناہ ہوا جب بھیم سنگہ نے جالور پر حملہ کیا وہی مانسنگہ کا مقدم محافظ تھا اپنی عورت کا زیور اور ناک کی نتھہ تک فروخت کر کر اوسکے خورد و نوش و حفاظت کا سامان بہم پہنچایا اور جب مقلم بالی تنہا و پیادہ رہ گیا اور قریب تھا کہ قید ہو جاوے تب بھی انار سنگہ اپنے پیچھے گھوڑے پر چڑھا کر لیگیا تھا اور جب کل سردار چھوڑ کر دہو کل سنگہ کے

اور صرف چار اوسکے ساتھ رہے اُنمین بھی انار سنگہ تھا اور جنہون نے مارواڑ
کے جھنڈے اور مال واسباب کو جے پور لیجانے ہوئے کچھوالون سے چھوڑایا
اونمین بھی انار سنگہ تھا اور آخر کار راجہ کی رہائی اور از سر نو حکمرانی کرانیکا باعث
بھی انار سنگہ تھا ایسے شخص کے ساتھ جس آقا نے ناحق شناسی کی اوسکے
غضب کو اگر جنون کہا جاوے تو زیبا ہے ۱۸۲۱ع مین بڑے سردارون نے
جو جلاوطن ہوگئے تھے حکام انگریزی کی وساطت حاصل کرنے مین کوشش
کری مگر دوسرے سال تک کچھ صورت رضامندی نہوئی ۱۸۲۳ع مین اونہون
نے صاحب پولیٹکل مغربی راجپوتانہ کو خط مندرجہ ذیل لکھا اور صاحب نے
بلا تامل اُنکو جواب دیا کہ اگر میعاد واجب مین اونکی حقرسی کی تدبیر نہو تو انہین
اختیار ہے جسطرح کرسکین اپنا حق حاصل کرین ❖

مضمون خط سرداران جلاوطن ملک مارواڑ بخدمت صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ مغربی

بعد سلام شوق ہمنے آپکی خدمت مین اپنے معتمد کو بھیجا ہے کہ ہمارا حال
مفصل عرض کرے سرکار کمپنی بہادر مالک ہندوستان ہے اور آپکو ہمارا
سب حال معلوم ہے اور کوئی امر جو ہمسے یا ہمارے ملک سے متعلق ہے
آپ سے مخفی نہین ہے تاہم ہماری حقیقت خاص کا آپکو ظاہر ہونا ضرور
ہے مہاراجہ صاحب اور ہم ایک خاندان سے ہین اور سب راٹھور ہین
وے ہمارے آقا ہین اور ہم اونکے نوکر ہین مگر اب اُنپر غصہ غالب ہورہا ہے
اور ہم ملک سے بیدخل ہوگئے ہین ہماری موروثی جاندادا اور مسکن اکثر

ضبط ہوگئے ہین اور جو اب تک علحدہ ہین اونکا بھی حال ہونیوالا ہے بعض باوجود اقرار واثق تشفی و طمانیت کے گرفتار ہوکر مارے گئے اور بعض قید ہین متصدی و اہلکار اور دیسی پردیسی سب گرفتار ہوئے ہین اور نہایت بیرحم و ظالمانہ حرکات جو کبھی نہین سنی گئین اور نہ ہم لکھ سکتے ہین لوگونکے ساتھ عمل مین آئے ہین اونکے مزاج کا ایسا حال ہو رہا ہے کہ جو دہیوت سے پہلے رئیسوں مین سے بھی کسیکا نہوا اونکے بزرگ پشتون سے حکومت کرتے رہے ہین اور ہمارے بزرگ اونکے وزیر و صلاح کار تھے جو کچھ کیا جاتا تھا سرداروں کے مجموعی عقل کا نتیجہ تھا اونکے بزرگون کے روبرو ہمارے بزرگون نے مارا ہے اور مارے گئے ہین اور بادشاہ کی نوکری کرکر اونہون نے جودہپور کا راج ایسا بنا رکھا ہے جہان کہین مارواڑ کا کچھہ کام پڑا ہمیشہ بزرگ موجود تھے اور اپنی جانین دیکر ملک کو بچایا بعض اوقات ہمارے آقا نابالغ رہے ہین اون ایام مین بھی ہمارے بزرگون کی دانشوری اور خدمتون سے زمین ہمارے قدمون کے نیچے رہی خود اونکے یعنی راجا مانسنگہ کے روبرو ہمنے خدمتین انجام دی ہین اوس پرخطر وقت مین جب جے پور کی فوج نے جودہپور کو گھیر لیا جسنے اوسپر حملہ کیا ہماری جان و مال کا خطرہ تھا مگر خدا نے کامیاب کیا اور خداگواہ ہے کہ اب کم درجہ لوگ ہمارے رئیس کی پیشی مین ہین اس سبب سے یہہ حال ہوا ہے ہماری خدمتون کو قبول کرے تب وہ ہمارا مالک ہے اور جو نکرے تو ہم اوسکے بھائی اور رشتہ دار اور زمین کے دعویدار ہین وہ ہمکو بیدخل کیا چاہتا ہے مگر ہم کیونکر بیدخل

ہوجاوین انگریز کل ہندوستان کے مالک ہین سردار فلان نے اپنا
وکیل اجمیر کو بھیجا تھا اوسکو حکم ہوا کہ دہلی جاوے بموجب حکم فلان ٹھاکر دہلی
گیا مگر وہان کسی نے کچھ راستہ نہ بتایا اگر صاحبان انگریز ہماری سماعت نکرینگے
تو کون کریگا انگریز کسیکی زمین چھین لینے کی اجازت نہین دیتے ہین ہمارےکے
زادبوم مارواڑ ہے اوسمین سے تم روٹی کھاوینگے ایک لاکھ راٹھور ہین
کہان جا سکتے ہین صرف صاحبان انگریز کا لحاظ کر کے ہم اس عرصہ تک صبر
کئے بیٹھے رہے ہین اور اگر اپنے ارادہ سے آپکی سرکار کو مطلع نکرین تو آیندہ
کو آپ ہمکو قصوروار سمجھینگے اسواسطے ہم آپکو اطلاع دیکر خود بری ہوتے ہین
جو کچھ مارواڑ سے لائے تھے سب کھا گئے اور جو قرض ملا وہ بھی کھا گئے اب
جو محتاجگی سے فاقہ کشی کی نوبت پہنچیگی تو جو کچھ ہمسے ہوسکیگا کرینگے۔
صاحبان انگریز ہمارے مالک اور آقا ہین سری مان سنگہ نے ہماری جاندا د
ضبط کر لی ہے آپکی سرکار کی مداخلت سے اسکا تصفیہ ہوسکتا ہے مگر
اوسکی کفالت اور وساطت کے بغیر ہمکو بالکل اعتبار نہین ہے ہماری اس
عرضی کا جواب بھیجین ہم اوسکا صبر سے انتظار کرتے ہین لیکن اگر جواب نہ آویگا
تو باوجود اس اطلاع دہی کے ہمارا کچھ قصور نہوگا گرسنگی مجبور آدمی سے
کچھ تدبیر کراویگی اس مدت دراز تک ہم صرف آپکی سرکار کے لحاظ سے خاموش
رہے ہین ہماری سرکار استغاثہ سننے مین بہری ہوگئی ہے مگر کبتک
ہم منتظر رہینگے آپ ہماری امید پر توجہ کرین مثنی ساتوین سدی ۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۱ع
بعد وصول اس خط کے گورنمنٹ سے مسٹر وبلڈر صاحب پولٹکل ایجنٹ

تصفیہ نالش ٹھاکران کے واسطے بھیجے گئے اونکے اور مہاراجہ صاحب کے

درمیان درباب ٹھاکران جو تعہد ہوا لکھا جاتا ہے +

عہدنامہ سرکار جودھپور دربارہ ٹھاکران جلاوطن

ٹھاکران پودسو و چند اول عفو تقصیرات کے واسطے سعی کرنا نہین چاہتے ہین مگر امبوہ و آسوپ و نیماج و راس کے سردارون کو اگرچہ اونمین سے کوئی قابل جرم نہین ہے مراد خوشنودی سرکار انگریزی جسقدر جاگیر اونکی مہاراجہ بخت سنگہ کے وقت مین تھی عرصہ چھہ مہینے کے اندر واپس دیجاویگی مہاراجہ صاحب کے اطمینان کیواسطے گورنر جنرل صاحب کی طرف سے ایک خریطہ اس مضمون کا دیاجاوے کہ اگر ٹھاکران مذکور اطاعت و نوکری مین کوتاہی کرین یا کسی جرم کے مجرم ہون یا اپنا طریقہ حسب خواہش دربار نہ رکھین تو مہاراجہ صاحب کو اختیار ہے جیسا مناسب سمجھین عمل کرین سرکار انگریزی کی وساطت سے بالفعل اسیقدر منظور ہوا ہے اگر سرداران کی نوکری و اطاعت اچھی طرح کرینگے تو اونکو زیادہ تر اجر ملیگا اور سرداران کم درجہ بشرطیکہ سرکار انگریزی اونکی طرف سے مداخلت نکرے اونکا لاغیہ حسب اطمینان مہاراجہ صاحب و دیوان فتح راج ہو جاوے +

از سرنو مورد عنایت ہونگے مورخہ بھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۸

جواب صاحب پولیٹکل ایجنٹ

حسب خواہش سرکار انگریزی جسکے حکم سے مین اس کام کیواسطے یہان آیا ہون مہاراجہ بانسنگہ صاحب نے منظور کیا ہے کہ جو ٹھاکر جرایم سابق کی پاداش مین جلاوطن

बुदसु
बदाकन
अरबसा
आसोप
नीमाज
रास

گئے مین اونکی قدیم جاگیرون پر از سر نو دخل لایا جاویگا اگر آیندہ کو کوئی ٹھاکر
کسی جرم کا مجرم ہو یا خلاف مرضی مہاراجہ صاحب عمل کرے تو عہدنامہ مین یہہ
اقرار ہے کہ مہاراجہ صاحب کو اختیار رہوگا سرکار انگریزی اونکی طرف سے
پھر مداخلت نکریگی اور مہاراجہ صاحب کی زیادہ تر دلجمعی کے واسطے اسی مضمون
کا ایک خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب کیطرف سے دیا جاویگا مورخہ ۱ فروری
سنہ ۱۸۳۹ع (دستخط الیف ویلڈر صاحب پولیٹکل ایجنٹ)

اوس زمانہ مین مارواڑ مین ٹھاکران مفصلہ ذیل تھے ٭

آٹھہ سرداران درجہ اول

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت
۱	کیسری سنگہ	چانپاوت	اہوہ	یک لکھہ	یہہ سردار مارواڑ کا اول سردار ہے نصف جاگیر عطیہ ہے اور نصف کامون دی چھین کر حاصل کری ہے
۲	بختاور سنگہ	کومپاوت	آسوپ	[illegible]	
۳	سالم سنگہ	چانپاوت	پوکرن	یک لاکھہ	مارواڑ مین سب سے زبردست ہے

आहुवा
आसोप
पोकरण

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	کیفیت	
۴	مُکُند سنگه	اوداوت	نیماج	ھ ہزار		नीमाज
۵	—	میڑتیہ	ریاه	ھ ہزار	کل راٹھوڑون مین میڑتیہ سب بہادر ہین +	रियाह
۶	جیت سنگه	میڑتیہ	گھانیراؤ	ھ ہزار	یہ سردار میواڑکے سولہ سرداروں مین تھا +	घानेराव
۷	—	کرنسوت	کیمسر	ہزار		कैमसर
۸	—	بھاٹی	کھیجڑله	ہزار	اول درجہ کے سرداروں مین صرف یہی غیر قوم ہے +	खेजडला

سرداران درجہ دوم

نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی	
۱	شیوناتھ سنگه	اوداوت	کُچامن	ھ ہزار	कुचामन
۲	سرتان سنگه	ہم ودہ	کھاری کا دیو	ہزار	खारीकारेव
۳	پرتھی سنگه	اوداوت	چنداول	ہزار	चंदावल
۴	تیج سنگه	اوداوت	کھاڑہ	ھ ہزار	खाडा
۵	انار سنگه	بھاٹی	اہور	ہزار	आहोर
۶	جیت سنگه	کومپاوت	باکوری	ہزار	बागोरी
۷	پدم سنگه	ایضاً	گج سنگه پوره	ہزار	गजसिंघपुरा
۸	—	میڑتہ	میٹھڑی	ہزار	मीठडी

	نمبر	نام سردار	نام شاخ	نام مسکن	آمدنی
मारोट	۹	کرن سنگھ	اوداوت	ماروٹھ	[illegible] ہزار
रोन	۱۰	ظالم سنگھ	کومپاوت	روت	[illegible] ہزار
छापर	۱۱	سوائی سنگھ	جودہا	چھاپر	[illegible] ہزار
बूदसू	۱۲	—	—	بودسو	[illegible] ہزار
कावटा	۱۳	شیودان سنگھ	جانپاوت	کاوٹہ کلان	[illegible] ہزار
हरसोला	۱۴	ظالم سنگھ	ایضاً	ہرسولہ	[illegible] ہزار
दीगोद	۱۵	سانول سنگھ	ایضاً	دیگود	[illegible] ہزار
कावटा	۱۶	حکم سنگھ	ایضاً	کاوٹہ خورد	[illegible] ہزار

یہ سردار صرف جاگیردار ہین کہ فی پانسو روپیہ آمدنی پر ایک سوار کے حساب سے نوکری کرتے ہین انکے سواے دیگر سردار ہین کہ جاگیردار نہین ہین مگر بحسب ضرورت راج کی اطاعت و نوکری کرتے ہیں انمین مقدم تر سردار بارہ ہیر دکوتورہ جیسول و بھلسوند و برگونک و بانکریہ و کالندری و برونده ہین کہ اگر طلبکہ رئیس اونکو خوش رکھے اور اطاعت کرا سکے فوج کثیر بھیج سکتے ہین +

बारमेर
कोटोरा
भेसोल
फलसौद
बरगांग
बाकरण
कालिंद्री
बरोंदा

سنہ ۱۸۲۴ء مین سرکار انگریزی نے مہاراجہ مانسنگھ اور سرداروں کے درمیان صلح کرائی وہ زیادہ عرصہ تک نرہی سنہ ۱۸۲۷ء مین سرداروں نے اسکے سر لونارا ض ہوکر اور بحمایت دھونکل سنگھ فوج جمع کرکے جے پور کیطرف سے جودہ پور پر حملہ کیا اسپر راجہ مانسنگھ نے سرکار انگریزی کو لکھا کہ یہ مفسدہ بغاوت اندرونی

سے نہین ہولے ہے بلکہ ریاست غیر یعنی جیپور سے فوج کشی ہے اس صورت مین
مقابلہ کے واسطے فوج انگریزی سے مدد ملنے کا مستحق ہون اسپر سرکار انگریزی
سے صاف جواب ملا کہ اگر یہ مفسدہ ایسا ہے کہ کل سرداران ورعایا کی
خواہش رئیس کو بیدخل کرنے مین متفق ہے تو کوئی وجہ معقول نہین ہے کہ سرکار
انگریزی ایسے رئیس کو کہ جو اپنی رعایا کی اعانت و اطاعت سے بوجہ ظلم وجبر کے
مطلق محروم ہے ریاست جودہ پور مین بزبردستی قایم رکھے البتہ محفوظ رہا بسبب
کے رئیس کو براہ واجب سرکار انگریزی سے خواستگار مدد ہونیکا استحقاق ہے
مگر ایسی صورت مین نہین ہے کہ جب خود رئیس کے ظلم و نالایقی و بدنظمی سے سرکشی
عوام و مفسدہ عظیم پیدا ہوا ہو رئیسون کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کو ضبط و اطاعت
مین رکھین اور اگر وے خود ہی اونکو باغی کر دین تو واجب آتا ہے کہ اوسکے
نتایج کے متحمل ہون ؁
جسحالت مین گورنمنٹ نے رئیس جودہ پور کو یہ بزرگانہ و مفید نصیحت کری اوسی آن
حال رئیس جے پور کو بھی تاکید کری اور دہونکل سنگھ سے علحدہ ہونیکا حکم دیا کہ وہ
چھوڑکر جھجر کو چلا گیا اور سردارون کو رئیس جودہ پور سے رضامند کروایا ؁
سنہ ۲۴ء مین میرواڑہ کے پرگنات چانگ و کوٹ و کرانہ کے اکیس ۲۱ گاؤن
ملک راج جودہ پور بنظر مطیع کرنے مینہ اور میرون کے بموجب عہدنامہ مورخہ
۵ مارچ سنہ ۲۴ء مندرجہ باب دوم آٹھ برس کے واسطے تحت انتظام انگریزی
مین لیے گئے اونکی میعاد منقضی ہونے پر بتاریخ ۲۳ اکتوبر سنہ ۳۵ء عہدنامہ ثانی
مندرجہ باب دوم منضبط ہوا دیہات مذکورہ نو برس کے واسطے اور ریاست

भनार

चांक
कोट
किराना

دیہات دیگر انتظام انگریزی مین مفوض ہوئے کہ یہہ میعاد بھی منقضی ہونے پر ۱۸۴۳ مین
سات دیہات مندرجہ عہدنامہ مہاراجہ صاحب نے واپس لیے مگر باقیماندہ دیہات تا حال
سرکار انگریزی بدستور انتظام انگریزی مین رہے کہ اب تک اوسیطرح ہین +
اسیطرح ملانی کا جنگلی ضلع اگرچہ راج جودہ پور کے اندر واقع ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
مارواڑ کے تحت انتظام مین ہے [illegible] جاگیردار بجز اداے [illegible]
کے [illegible] مہاراجہ صاحب کے محکوم نہین ہین اور یہہ خراج [illegible] صاحب پولیٹکل ایجنٹ
وصول کر کر راج مین داخل کرتے ہین +
بموجب آٹھوین قلم عہدنامہ ۶ جنوری ۱۸۱۸ کے راج جودہ پور کے ذمہ عند الطلب پندرہ سو
سوار ان کی فوج کا مہیا کرنا قرار پایا تھا اوسکے بموجب ۱۸۳۲ مین عند الطلب تکران مقیم
نگر پارکر کے [illegible] واسطے فوج طلب ہوئی تو جو فوج راج سے آئی محض ناکارہ ثابت

नगरपारकर

ہوئی اسواسطے ۱۸۳۵ مین بموجب عہدنامہ مندرجہ ذیل بجاے ہمرسانی فوج کے
مبلغ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ مصارف جودہ پور لیجن کے واسطے

लीजन

ادا کرنا قرار پایا ۱۸۵۷ کے غدر مین فوج جودہ پور لیجن باغی ہوگئی بجاے اوسکے
ایرن پورہ مین ہندوستانی فوج بھرتی ہوئی +
عہدنامہ فیمابین مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر راجہ جودہ پور و سرکار انگریزی
مرتبہ لفٹنٹ ہنری ٹرولین صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانا

ट्रविलयन

ازانجاکہ مہاراجہ مانسنگہ صاحب بہادر والی جودہ پور نے منی پوہ سدی پورنماشی سمت ۱۸۹۱
سے بعوض کنٹنجنٹ پندرہ سو سواروں کے کہ بموجب آٹھوین قلم عہدنامہ سرکار
انگریزی مرتبہ مقام دہلی تاریخ ۶ جنوری ۱۸۱۸ کے عند الطلب بہم پہنچانا اونکے ذمہ

خط وکیل جودھپور بخدمت صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر جودھپور مورخہ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۴۷ء

آپ کے خط مورخہ ۲۰ مارچ گذشتہ کا مضمون مینے مہاراجہ صاحب کی خدمت مین لکھا تھا کہ بجائے علاقہ امرکوٹ کے فوج خرچ تعدادی ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ مین سے دس ہزار روپیہ سالانہ منہا ہوا کریگا اونکے جواب مین مہاراجہ صاحب نے لکھا ہے کہ امرکوٹ میرا ہے اور امرکوٹ پر میرا دعوی جیسا کہ صاحب بہادر جانتے ہین صحیح ہے جبتک سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہے مین سمجھونگا کہ گویا میرے قبضہ مین ہے مگر جب سرکار انگریزی اسکو دینا چاہے تب مجکو ہی عطا کیا جاوے کسی اور کو نہ دیا جاوے کیونکہ امرکوٹ میرا تھا اسواسطے مجکو ملنا چاہئے راجستان مین ہم لوگ استحقاق زمین کی بہت قدر کرتے ہین اور جسوقت امرکوٹ مجکو دیا جاویگا بہت خوشی کا وقت ہوگا ہمدران حال بعوض دس ہزار روپیہ سالانہ ایک لاکھہ پندرہ ہزار روپیہ خراج بابت فوج سرکار انگریزی سے منہا ہونا چاہیے کیونکہ یہ معافی بعوض زمین کے ہوتی ہے اور خراج بھی زمین کی بابت لیا جاتا ہے اسواسطے خراج سے منہا ہونا چاہئے +

نتیجہ یہ ہے کہ بیس ہزار روپیہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کا مورخہ ۱۵ جون ۱۸۴۷ء کو منظور و قبول کیا +

سنہ ۱۸۴۳ء مین سرکار انگریزی نے تالپور کو تنبیہ کر کے ان پر قبضہ کیا تھا اس سے ملک مارواڑ کی سرحد کا تعلق التوا ہوا اور یوروپ کے بڑے بڑے بادشاہوں کی تاریخ سے ثابت ہے کہ جنہوں نے خطوات اور جوانی کو

نفس کی سیری اور عیاشی اور ظلم و دغابازی مین بسر کیا اونکی عمر کا تمام حصہ
امیر پیری مذہبی لوگون کی اطاعت مین صرف ہوا ہے چنانچہ یہی حال مانسنگہ
کا ہوا کہ وہ جوگیون کا مطیع ہوا گیا جوگیون کے رسوخ نے اوسکے ظلم و سنگدلی
مین بالکل تخفیف نکری بلکہ اونکے سبب سے تشدد و بے انصافی کی اسقدر
کثرت ہوئی کہ سرکار انگریزی کو مداخلت کرنی پڑی سنہ ۳۹ عیسوی کے موسم
بارش مین کرنل سدرلینڈ صاحب مع فوج کے جودہ پور بھیجے گئے
کہ امن و عافیت اور حتی الامکان خوش انتظامی پیدا کرین پانچ مہینے
تک وہان رہے مانسنگہ نے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل سردارون کے
قدیمی حقوق پر لحاظ رکھنے کا اقرار کیا اور یہہ بھی قبول کیا کہ نظم و نسق
ریاست مین مدد اور امداد وزراء ریاست کی امداد کے واسطے انگریزی
ایجنٹ جودہ پور مین متعین رہا کرے مہاراجہ صاحب کے دو گمراہ کرنیوالون
کو خارج کیا گیا سترا پچاس عہدوہ جاگیرداران پر جاگیرین واگذاشت کرائی گئین
فوج کی تنخواہ واجب الطلب دلائی گئی حسن ایسر کاری وصول کیا گیا اور
اوسکے آیندہ کو بروقت وصول ہونیکا بندوبست مناسب ہوا جو سردار
باغی ہو گئے تھے اونکے قصور معاف کرائے گئے اور جن لوگونکے راجواڑہ
مین فساد کی تجویز کی تھی اونکو سرکار انگریزی نے معاف کیا +

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ مانسنگہ صاحب

درمیان جناب سرکار انگریزی اور راج جودہ پور کے مدت سے دوستی
ہے عہدنامہ سمت ۱۸۷۰ سے یہہ رابطہ مستحکم تر بنا پر قایم ہوا ہے اسیطرح زمانہ حال

تک دونون سرکارون مین جانبین سے یگانگت رہی ہے اور ایسی ہی
آیندہ کو رہیگی اسواسطے معرفت کرنل جان سدرلینڈ صاحب کے درمیان
جناب سرکار انگریزی اور مہاراجہ مانسنگھ صاحب بہادر کے مشرائط ذیل قرار پائی
ہین * اب صلاح باہمی انتظام ملک کے واسطے مہاراجہ صاحب اور کرنیل
سدرلینڈ صاحب اور سرداران واہلکاران وخواص وپاسبان راج
فراہم ہونگے اور قواعد انتظام مقرر کرینگے اونکے موجب حال وآیندہ کارروائی
مین عملدرآمد رہیگا وہی پابندی رواج قدیم سرداران واہلکاران ریاست
کے حقوق کی حدبندی وتقرر کرینگے *
صاحب پولٹکل ایجنٹ اور اہلکاران راج جودہپور بموجب اونہین
قواعدون اور مہاراجہ صاحب کی صلاح کے سرانجام امور ریاست
کرینگے اور رواج قدیم کو ہرطرح ملحوظ رکھینگے *
کرنل صاحب نے کہا ہے کہ سرکار انگریزی کی فوج جودہپور کے
قلعہ مین رہیگی اور مہاراجہ صاحب نے بھی یہہ امر منظور کرلیا سبب رہنے
کی دیگر ریاستون مین جہان پولٹکل ایجنٹ صاحب رہتے ہین شہر سے
باہر قیام ہوتا ہے اور یہان کے قلعہ مین گنجایش نہونیکی وجہ سے مشکل
ہے مگر تاہم بنظر خوشنودی سرکار فوج کا قیام منظور کیا گیا ہے کہ مناسب
مقام تجویز ہوکر رکھی جاوے دربار کو سرکار سے کسیطرح کا خوف نہین ہے
سری جی ناتھ کا مندر اور سروپ اور جو پیشہ ور خواہ دیسی ہون یا پردیسی مگر
اونکے ہم مذہب اور ہم صحبت ہوان اور رامراج اور رکیکا اور متصدی اور

श्रीजी
स्वरूप
जोगाश्वर
कीका

تشریح کرنل سدرلینڈ صاحب

اصل سند کی قلم چہارم مین صرف یہہ لکھا ہے کہ ایک فوج قلعہ مین رکھی جاویگی
اور مہاراجہ صاحب نے لفظ متفاوت ناسب لکھا ہے اوس سے یہہ مراد ہے کہ
فوج سرکاری عمل یا نتانہ پاوے. یہین نہ رکھی جاویگی قلم پنجم ان لوگون کے
حقوق اراضی و دیگر حقوق کا اقرار وحد بندی بموجب قلم اول ہوگی قلم دوم
جاری تھا کہ ناتھہ نگر دست اندازی امور ریاست سے بیدخل کرنیکا ذکر کیا جاوے
مگر مہاراجہ مانسنگھ صاحب نے نمانا لیکن اصل مین دست اندازی شرایط کے
بموجب اختیار ہوگئے ہین کہ راج کے اہلکار اور کاروباریون مین داخل نہین
قلم ہفتم یہہ لکھی جاتی تھی کہ فوج خرچ یعنی مصارف فوج کشی مال کا بھی کہ بدہ ملک
جودہپور سے ذکر کیا جاوے مگر مہاراجہ مانسنگھ صاحب نے کہا کہ اگرچہ فوج خرچ
ضرور دینا چاہئے مگر ایسی شرایط مین کہ مطالبہ دوامی اور راج کے بندوبست
آئندہ سے متعلق ہین اوس کا داخل کرنا ضرور نہین ہے ٭

قلم یازدہم متبرک جانورون مین دواب شناخت. وغیرہ کو بھی تصور نہین
قلم سیزدہم جو کچھ درباب قرارداد عہدنامہ معرفت لفٹنٹ کرنل سدرلینڈ
صاحب باختیارات عطیہ نواب گورنر جنرل صاحب لکھا ہے اصل مین
یہ نکتہ پیشانی پر لکھا تھا مگر مہاراجہ صاحب نے اخیر مین بدل دیا ہے ٭

بعد انضباط اس عہدنامہ کے پانچ مہینے انگریزی فوج جودہپور مین رہی جب
نتیجہ کل انتظام ظہور مین آگئے برخاست ہوئی چونکہ یہہ عہدنامہ مہاراجہ مانسنگھ
صاحب کی ذات خاص سے تھا اسواسطے بتاریخ ۷ دسمبر ۱۸۴۳ع جب مہاراجہ صاحب

کا انتقال ہوا عہد نامہ بھی کالعدم ہو گیا +

مہاراجہ مانسنگہ کے کوئی خلف صلبی نہ تھا اور نہ اُنھون نے متبنی لیا تھا اُنکے انتقال پر دہونکل سنگہ نے پھر دعوی کیا مگر منظور نہوا ایڈر و احمد نگر کے رئیس خاندان مین رئیس جودہ پور سے قریب ترین ہین اسواسطے بیوہ رانیون اور سردارون و اہلکارون کو اجازت ہوئی کہ اون ریاستون مین سے کسیکو متبنی کرین چنانچہ سب نے بالاتفاق تخت سنگہ رئیس احمد نگر کو کہ سابقاً ایڈر کی طرف سے وکالت بھی کر چکا تھا مع کنور جسونت سنگہ کے طلب کیا +

جب مہاراجہ تخت سنگہ صاحب جودہ پور کو آئے تب اسوجہ سے کہ پرتھی سنگہ رئیس سابق احمد نگر نے جسونت سنگہ کو متبنی لیا تھا اور خود تخت سنگہ بطور مدار المہام کام کرتے تھے بدعوی استحقاق ریاست کنور جسونت سنگہ صاحب کو احمد نگر مین رکھنا چاہا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ تخت سنگہ دو برس تک احمد نگر مین فرمان روا رہے تھے اور سرکار بھی اونہین کو رئیس سمجھتی تھی پس بموجب رواج ملک راجپوتانہ وگجرات اور دھرم شاستر کے جسوقت سے اُنھون نے جودہ پور کی ریاست منظور کر لی اونکے خاندان سے احمد نگر کی وراثت کا حق جاتا رہا اسواسطے ۱۸۴۸ء مین حکم ہوا کہ احمد نگر ایڈر مین شامل کیا جاوے کہ ۱۸۴۴ء مین اوسی ریاست سے علیحدہ ہوا تھا اور مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنے متعلقون کو احمد نگر سے جودہ پور لیجاوین اور آیندہ کو اوس ریاست کے کام مین مداخلت نکرین ۱۸۴۳ء مین مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مارواڑ مین مسند نشین ہوئے وے مہاراجہ اجیت سنگہ

سے تہوری پشت مین ایمی اونکے پروتے تھے مگر اونکی خوش انتظامی کی جو امید
تھی مبدل بہ مایوسی ہوئی اونکے مسند نشین ہوتے ہی ملک مین غدر
ہوگیا اگرچہ مہاراجہ مانسنگہ کے زمانہ کا ساف دہوا تاہم عنقریب کل سردار
باغی و سرکش ہوگئے مہاراجہ صاحب کو شراب خواری کی عادت بکثرت ہوئی
شب و روز محلون مین رہنے لگے حضور مین کسیکا گذر نہوتا تھا اس سبب
سے راج کا کام کل اہلکارون پر منحصر تھا اور اونکی یہ کیفیت تھی کہ مہاراجہ
صاحب کی فرمانبرداری اور اپنی منفعت کے سواے کسی کام سے غرض
نہین رکھتے تھے +

سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین فوج معروف جودہپور لیجن باغی ہوگئی اور دیگر ممالک
کے باغی اور چند مارواڑ کے سرکش ٹھاکر اوسکے شامل ہوئے مثر موشن
صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کی فوج لیکر اونسے برسر مقابلہ ہوئے مگر
عہدہ برا نہوسکے باغیون نے صاحب موصوف کو قتل کیا اور انکا سر
اہوہ کے قلعہ پر لٹکا یا ٹھاکران گولر و آسوپ و آلنیاواس و باجاواس
عدانیہ شریک باغیان ہوکر غارت گری کرنے لگے ان ٹھاکرون کی جاگیر نمائی
سنہ ۱۸۵۶ع سے منظوری سرچیفنڈ شکسپیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ شروع ہوئی
تھی سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین ہرچہار نے بنگلہ گولر والے نے بخصوصیت فوج باغی
کے شامل ہوکر مارواڑ کو تاخت و تاراج کیا بہت سرکشی کی اور انجام
مین عند التعاقب فوج راج بیکانیر مین جاکر پناہ پذیر ہوئی حسب الحکم
کرنل ایڈن صاحب کپتان امپی صاحب نے مہاراجہ صاحب کو

मोशन
गूलर
आसोप
आलनयावास
बाजावास
सर रिचमंड
शेकसपियर
इडिन
इमपी

فہمائش کی کہ ان لوگون کا قصور معاف کر کر اونکو مارواڑ مین آباد کرنا چاہیے
مہاراجہ صاحب نے اونسے صلح کرنا اور جاگیر دینا قبول کیا مگر اونکی قدیم
جاگیر دینے پر راضی نہوئے چونکہ صاحب ایجنٹ کی راے مین بغاوت
وسرکشی سے یہہ ٹھاکر اپنی قدیم جاگیر کا استحقاق کھو چکے تھے صاحب نے
مہاراجہ صاحب کی اس تجویز مین اعتراض نکیا اور ٹھاکرون نے بلا واگذاشت
قدیم جاگیرون کے صلح منظور نہین کی اس وجہ سے بدستور باغی رہے مگر مہاراجہ
صاحب کمال استقلال سے سرکار انگریزی کے وفادار رہے اور تابمقدور
اپنے حکام کی امداد واعانت کری چنانچہ ۱۸۶۷ع کی رپورٹ مین کرنل ایڈن
صاحب نے لکھا ہے کہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب بلا شبہ سرکار انگریزی کے
صادق خیر خواہ نہایت خوش اخلاق اور بذاتہ محبوب العوام ہین بجلدوے
خیر خواہی اونکو خطاب متغاے ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا +
جب مہاراجہ صاحب مسند نشین ہوے زیادہ تر باک تھا کہ ان وکامداران
ومتوسلان مہاراجہ مان سنگہ کے قبضہ مین تھا راج کی آمدنی مین ہرطرح سے
کمی تھی اور وہ آمدنی ایسی عظیم الشان ریاست کے مصارف وفوج کے
واسطے کافی نہ تھی اوس زمانہ مین راج مین ایک بھی ہاتھی نہ تھا اور نہ
توشہ خانہ مین کوئی زیور تھا سواے اسکے قرضہ کثیر تھا اور اوسکے ادا ہونیکی
کوئی صورت نہ تھی +
اگرچہ مہاراجہ صاحب کے متوسل بھی احمد نگر سے اونکے ساتھ آئے تھے مگر
اونکا کوئی اعتبار اور عزت نہین کرتا تھا مجبورا اونکو راج کے قدیم اہلکارون

کی معرفت انتظام کرانا پڑا اور وہی عہدون پر مدت سے دولتمند آدمی
مقرر تھے ان سب لوگون کا ساز و تعلق ٹھاکرون سے تھا اکثر اونکے بوہرہ
تھے اور اکثر زیادہ تر بددیانتی سے مہاراجہ صاحب کا روپیہ خرچ کر کر اور
ملک کی آسودگی مین خلل انداز ہوکر اپنا رسوخ زیادہ کرتے تھے +

اس خلجان مین پھنسکر مہاراجہ صاحب نے کاہلی مین اپنا آرام سمجھا اخیر مین یہہ
کاہلی جس سے صرف اونکا ہی نقصان تھا سارے ملک کی ہوگئی اور جیسی کہ بڑنا
اور لوگون کے تجربہ سے رہا ہونا امر محال ہوگیا نہ ڈیوڑھی اور متوسلون کا گروہ
نیز اونکے انصاف وتجویز مین غافل اندیش ہوتا تھا شراب خواری کی بدعادت سے
کام کے لایق نہین رہے عقل مین فتور آگیا اور مردہ بدست زندہ خوشامد
اہلکارون کے اختیار مین ہوگئے غیر لوگون سے گفتگو کرنے مین ہوشیار
معلوم ہوتے تھے اور اگرچہ اکثر امور مین ضعیف الطبع تھے بعض مین درجہ
نہایت مستقل مزاج تھے +

دیہات خالصہ کی قلت اور وسعت ملک اور رقبہ کثیر اور تعداد متوسلان پر
غور کیا جاوے تو مہاراجہ تخت سنگہ کا طامع وحریص ہونا عجب نہ تھا اسنے
خاص عملہ مین اونکو کفایت شعاری کی بہت ضرورت تھی رئیس لوجسکا ملک
مارواڑ کا آٹھوان حصہ ہے مصارف ذاتی مین درجہا زیادہ خرچ کرتا تھا
مہاراجہ تخت سنگہ کا سرکار انگریزی پر مطلق اعتبار تھا اور وے سرکار کے
وفادار رفیق تھے مگر اونکی عادات اور ملک کی وسعت اور اہلکار ایسے
تھے کہ اونکو اپنے ارادون کی بجاآوری محال تھی مہاراجہ صاحب کو لقیر

ہو گیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح صرف ہمارے فائدہ کے واسطے ہے
اور اونکے وقت مین اہلکارون کا اقتدار جو اونکے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ
کے درمیان باعث مغائرت تھا کم ہو گیا تھا +

اگرچہ سابق مین ایسا سمجھا گیا تھا کہ ٹھاکرون پر بڑی زیادتی ہوتی ہے مگر
تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اونکی شکایتین جھوٹی تھین بلکہ وے ایسے
جرایم کے مرتکب ہوتے تھے کہ اگر انگریزی علاقہ مین ہوتے تو مستوجب
سزاے سخت متصور ہوتے بجاے اسکے کہ مہاراجہ صاحب کو انتظام مین
مدد دیتے ہون اونکا یہ حال ہے کہ ہمسایہ رعایا کی پرورش کرنے مین انسداد جرایم و
سزادہی مجرمان کو اپنی رنجش کا باعث سمجھتے ہین بلکہ چھوٹے ٹھاکر علانیہ
غارتگری سے بسر اوقات کرتے ہین جس حالت مین کہ مہاراجہ صاحب
ذمہ دار انتظام امن و عافیت مارواڑ سمجھے جاتے ہین کم سے کم ایک
ثلث ملک ٹھاکرون کے قبضہ مین ہے جو تدبیرات انتظام مین مخل بلکہ
مخالف ہین بجز میواڑ کے مارواڑ کی برابر زبردست سردار کسی ریاست
مین نہین ہین جے پور مین بجز کھیتری وغیرہ خود اختیار رئیسون کے دو
تین ٹھاکر ہین جو جودھ پور کے دس بارہ جاگیردارون کی برابر متصور ہوسکتے ہین
اور دوم وسوم درجہ کے ماتحت ٹھاکر بہت کثرت سے ہین
البتہ مہاراجہ صاحب نے جاگیرین ضبط کرنے مین بہت کوشش کی مگر اس
ضبطی سے اونکو ایسا فائدہ نہوا جیسا بالشرط اختیار اور ذریعہ ہونے کے
ٹھاکرون کو ارتکاب جرم پر انصاف سے سزا دینے مین ہوتا +

ایسے انتظام کیواسطے مہاراجہ صاحب کو اہلکاران جدید مقرر کرنیکا فکر ہوا تھا
اور جب موقع ملا انہون نے فوراً کرنل ٹیلر صاحب کو نوکر رکھا اور منظوری
گورنمنٹ جودہ پور مین بلایا مگر کرنل ٹیلر صاحب اپریل سے اکتوبر تک رہے
اونکا جانا مارواڑ کے حق مین بہت مضر ہوا مزاج و لیاقت اور ارادہ سے
ہر طرح کرنل صاحب بددیانت اور فریبی اہلکارون کو ضبط مین رکھنے کے
لایق تھے یہ لوگ اصلاح ریاست و رفع بدنظمی و ابتری ریاست کی کل تدبیرات
مین خلل انداز ہوتے ہین اگر وے کسی مدت تک رہتے تو مارواڑ کا بند و بست
ہوجاتا اور مہاراجہ صاحب و ٹھاکرون کی نااتفاقی جسکو اہلکار بطمع و غیرہ
خود تازہ رکھتے ہین رفع ہوجاتی اور صلح و اتفاق سے فوائد کثیر حاصل
ہوتے +
جب مارواڑ مین کوئی معتبر و زبردست اہلکار نہ ملا اور کرنل ٹیلر صاحب
چلے گئے مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد خان کو مقرر کیا اور عہدہ دیوانی
دیگر کل سررشتہ جات و اہلکاران مارواڑ پر باختیار کیا اوسکا بھی مہاراجہ
صاحب کو اعتبار تھا اور اوسنے بھی اپنی کارگذاری سے ثابت کیا کہ یہہ
اعتبار بیجا نہین تھا اکثر صورتون سے اوسنے ابتری موقوف کری اور
انتظام کیا بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۶۸ء دیوان نواب حاجی محمد خان بمقام پشکر
مارا گیا اس سے کل ریاست مین شورہ ہوگیا اور انتظام مین خلل واقع ہو
بوجہ پردیسی ہونیکے اوس سے سب ناراض تھے اس سبب سے وقت
دوپہر اپنے خیمہ مین سوتا ہوا دغا سے مارا گیا مہاراجہ صاحبکو ایسے بیباک

وستعد دیوان کے مرنیکا نہایت رنج ہوا عرصہ تک کام بند رہا اور مدت تک
انتظام کی صورت کچھ نہوئی مہاراجہ صاحب نے حاجی محمد کے لڑکے کو کہ عمر چھ
سال تھا بعطا سے خطاب نوابی دیوان کیا اس سے بجز اظہار غم مہاراجہ صاحب
واشک شوئی پس ماندگان مملوک کے راج کے انتظام کو کچھ فائدہ نہوا اوسکے
متوسلوں مین سے صرف ایک مرد الفعل خان لیاقت و تجربہ کار آدمی تھا +
سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراجہ صاحب کے دس صاحبزادگان تھے اور علاوہ
اونکے کنیزک زاد اولاد بکثرت تھی مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب -
کنور زورآور سنگہ صاحب - کنور پرتاب سنگہ صاحب - کنور کشور سنگہ صاحب -
کنور بخت سنگہ صاحب - کنور بہادر سنگہ صاحب - کنور بھوپال سنگہ صاحب -
کنور مادھو سنگہ صاحب - کنور محبت سنگہ صاحب - کنور محبت سنگہ صاحب دام
خلف کلان مہاراج کنور جسونت سنگہ صاحب حسب تذکرہ بالا احمد نگر مین
پیدا ہوئے تھے نمبر ۳ و ۴ اوسی ماسے پیدا ہوئے زورآور سنگہ نمبر ۲
جودھپور مین دوسری ماسے پیدا ہوئے ابتدا مین ہی اونمین نزاع ہوگیا
تھا اور لوگ اونکے متوسل اونکو فروغ دیتے تھے اونکا قول تھا کہ مہاراج کنور
جسونت سنگہ صاحب جو اپنے باپ کے رئیس مارواڑ ہونے سے پیشتر پیدا
ہوا تھا وارث نہین ہے اور کنور زورآور سنگہ صاحب مسند نشینی کا مستحق
ہے یہہ تو پیشتر سے ہی امید نہ تھی کہ جسونت سنگہ صاحب کی مسند نشینی
سے مارواڑ کی بہتری ہو کیونکہ وہ تندمزاج اور بدصحبت تھے اونکے ایسی
شورش و فساد مین پیدا ہونے اور پرورش پانے سے اور ویسی ہی

لٹیرہ پیشِ نظر ہوتے تھے اونکا جابر و سخت مزاج اور اوباش ہونا عجب نہ تھا
اُنھون نے اور اونکے چھوٹے بھائیون نے شہر مین مصادرہ وصول کرنیکے
واسطے جمعیت تعینات کر رکھی تھی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ وہ مسافرون اور
تاجرون کو لوٹتے تھے +

سنہ ۱۸۶۷ء ایک موسم برسات مین ٹھاکر گھانیراو کہ شراب خوار تھا مر گیا بلا اجازت
راج اور حسب بیان مہاراجہ صاحب خلاف خواہش ٹھاکر متوفی اوسکا چھوٹا
بھائی مسند نشین ہو گیا اور جاگیر پر قابض رہنے مین کوشش کی البتہ
مہاراجہ صاحب کی خواہش تھی کہ اپنے بیٹون مین سے ایک کو متبنی کر کر
مسند نشین کرین مگر یہہ امر بیوہ ٹھاکر متوفی اور اوسکے خاندان کی رضامندی
کے بغیر پورا ہو جب نہین ہو سکتا تھا مدت تک نزاع رہا ٹھاکر نے سرکشی کی
آخرکار فروری سنہ ۱۸۶۸ء مین فیصلہ ہوا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکر کا دعویٰ
بالکل غلط تھا اہالیان خاندان ٹھاکر کو بھی اپنے قول و فعل پر اور مہاراجہ
صاحب کی خواہش کی اور صاحب ایجنٹ کی صلاح پر عمل نکرنیکا بہت
افسوس رہا آخرکار اسیطرح فیصلہ ہوا +

سنہ ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ دربار جودہپور ریاست کے حالات ظاہر
کرنے مین بہت متعصب ہے بلکہ صاحب پولٹکل ایجنٹ کو اونسے محض
ناواقف رکھنے مین کوشش کرتا ہے اور اہلکاران راج کو صاحب موصوف
کے پاس جانیکی مطلق ممانعت ہے +

ملک ٹھاکران و رانیان و چارنان و اولاد روسا سابق مین اسقدر تقسیم

ہوتا ہے کہ ایک ثلث کا محصول راج مین مطلق نہین آتا ہے اور آمدنی ریاست
بائیس لاکھ سے زیادہ نہین ہے اسمین شک نہین کہ کامدارون اور درمیانی
لوگون کی بددیانتی سے جسقدر روپیہ وصول ہوتا ہے راج مین جمع نہین
ہوتا ہے اچھے انتظام سے آمدنی حال دمائر و سوائی بقدر چہارم زیادہ
ہوسکتی ہے کامدارون کی بددیانتی اور غفلت سررشتہ مال کی ایک نظیر
کرنل ٹیلر صاحب نے بیان کری تھی کہ ایک ٹھاکر نے سالہا سال سے خالصہ
کے چودہ دیہات کی زمین اپنی جاگیر مین شامل کرلی تھی جاگیر کی پڑتال پر
دیہات علیحدہ کرلیے گئے اور اگرچہ دیہات کا نام خالصہ کی فہرست مین درج
تھا مگر زمین نہ نکلی ٹھاکر نے قدیم دیہات کو ویران کر کر اپنی جھونپڑیان آباد
کردین اور زمین اپنے قبضہ مین رکھی اسیطرح بعض دیہات جاگیر مین لکھے
جاتے ہین اور کامدارون کے قبضہ مین ہین اور بعض پر وے بلاحکم
و بلا استحقاق قابض ہین ایک دفعہ کوئی گانو انتظام کیواسطے کسیکو سپرد کیا جاتا
پھر ویسے قبضہ تصرف مین رہکر سہو ہو جاتا ہے پھر کوئی اوسکا پرسان نہین ہوتا
علاقہ ملک مین کل دیہات ۵۰۰۰ حسب تفصیل ذیل ہین ٭

بقبضہ ٹھاکران	بقبضہ رانیان	خالصہ	چارن بارہٹھ و برہمن وغیرہ
٢٥١٨	١٨٢	٧٢٥	٥٧٠

دیگر متوسلان	دیہات سوا اِنکے متفرق لوگ بندی	دیہات متعلقہ سیوبعض مقبوض بھومیان بعض خالصہ بعض ویران
٣٠٢	٥٥٠	٣٨٥

चारन
गोरट
मुराचंद
मेव

دیہات خالصہ پرگنات مفصلہ ذیل مین منقسم ہین جودہ پور - جالور - ساچور - بھین مال - ناگور - ڈیڈوانہ - کولیہ - دولت پورہ - مارورٹ - پربت سر - نانوہ - سانبھر - کالولہ - سوجت - پالی - میڑتہ - جیتارن - پھلودی - پچپدرہ - شیو - بالی - سوانہ - بلارہ - اور چبوترہ ہاے سایر مقامات مفصلہ ذیل پر ہین +

جودپور - جالور - ناگور - سوجت - گودوار - میڑتہ - جیتارن - پھلودی - پالی - بھین مال - ساچور - ڈیڈوانہ - دولت پورہ - مارروٹ - پربتاسر +

راج کی فوج موروثی یعنی کی تحت حکومت نہایت خراب اور شکستہ حال ہے تنخواہ مدتون مین ملتی ہے پوشش وہتیار ازبس خراب ہین سیفدر ولایتی البتہ آراستہ ہین جاگیر دار ٹھاکرون کے سوار کثرت سے ہین مگر اس زمانہ کی نسبت جب راجپوت مسلمان اور مرہٹون کا مقابلہ کرتے تھے اور ممالک غیر مین لڑائی کے واسطے جاتے تھے اس بامن زمانہ مین نوکری کم دستیاب ہوتی ہے اب جاگیر کے سوار تعداد معینہ سے کم اور محض خراب آتے ہین اور وہ بھی عدول حکمی کرتے ہین اچھے سوارون کو ٹھاکر لوگ اپنے ساتھ گھر رکھتے ہین مہاراجہ صاحب نے فوج کی آراستگی کیواسطے ایک انگریز افسر مقرر کرنے کی درخواست کری تھی مگر گورنمنٹ سے منظور نہوئی +

سنہ ۱۸۶۶ء مین مارواڑ کی فوج حسب تفصیل ذیل تھی +

سواران

साचोर
भीनमाल
नागोर
डीडवाना
कोलया
दौलतपुरा
मारोट
परबतसर
नानवा
सांभर
कानोता
सूजत
पाली
मेड़ता
जैतारन
फलोदी
पचभद्रा
सेऊ
बाली
सिवाना
बिलारा
गोदवार

بارگیر راج	سواران جاگیر	رسالہ تنخواہ دار	میزان
۵۹۷	۳۷۰۰	۱۰۳۹	۵۲۳۳

توپخانہ توپ گھرولہ تعداد	پیادگان	میزان
۳۴	۴۰۸۹	۴۰۸۹

تفصیل قلعجات علاقہ مارواڑ مع توپون کے کہ توپخانہ کے علاوہ ہین

جودہ پور	جالور	ناگور	سولنہ	پھلودی	پالی	دیوری	میڑتہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	مہ	للعہ	؎	۵	

موجبت	دولت پورہ	پربت سر	ناگوہ	گیراب واقع شیو	کانولہ
؎		؎	للعہ	دو	؎

دیوری
گیراب کانولہ
بیدوتی
سمتوپالی

نومبر ۱۸۶۹ع مین جودہ پور کے جودیا اور بیکانیر کے بیداوتون کے مقدمہ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے موجودگی معتمدان ہردو ریاستون کے جاکر باتفاق ٹھاکر گجاون فیصلہ کر دیا کہ فریقین نے رضامند ہوکر عملدرآمد بانی سے صلح کی کفالت کری اور آیندہ کے تنازعات کا استغاثہ کر کر حسب قاعدہ فیصلہ کرانا منظور کیا اسکے علاوہ چند دیگر خفیف جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب ایجنٹ کے جانے سے بہت فائدہ ہوا +

ضلع جالور کی ویران سرزمین مین مہاراجہ صاحب نے چند سال سے تخت گڑہ آباد کیا اور گرد نواح کے جاگیردار اس سے بہت ناراض تھے اسمین شک نہین کہ علاقہ تخت گڑہ کی زمین اصل مین مالوت نسل کی راجپوتون کی تھی وے سب مر گئے اور انکی جاگیر راج مین بصیغہ لاوارثی آئے گرد نواح مین چند

بالوتن

میل تک ویران جنگل ہے اصل مین اسکا بندوبست بہت خبرداری سے
ہوا تھا اور بلا تحقیقات کوئی زمین نہین لی گئی مگر کہین کہین حدود قایم ہوئے
اور گرد نواح کے لوگون کو ضبطی کا خوف ہوا اس سے فساد عظیم برپا ہوا
دیہہ خالصہ مہارانی رانا وتیجیصاحبہ کو دیا گیا اور حفاظت کے واسطے راج
کی فوج متعین ہوئی +
مہاراجہ صاحب کو کئی دفعہ اس بدنظمی سے آگاہ کیا گیا مگر کچھ حاصل نہوا پس
کل ملک مین فساد ہوگیا اور آمد و رفت بند ہوگئی اگرچہ اندرونی بدنظمی مین
سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو مداخلت کا اختیار نہ تھا مگر اکثر لوگون کی نالشات
پہنچنے سے اونکو دست اندازی کرنا لازم آیا کہ انھون نے بڑی محنت و جانفشانی
سے جا بجا پھر کر فیصلہ کیا اسپر بھی سانڈیراو کے ٹھاکر نے بغیر اس کے کہ جس
زمین کو وہ اپنی سمجھتا ہے اور جسپر اوسکا سوائے زبردستی اور کچھ حق نہین
فیصلہ کو قبول نہین کیا اہالیان دربار نے جنکو مہاراجہ صاحب نے بھیجا تھا
جہانتک حقوق راج محفوظ تھے صاحب ایجنٹ کی مدد کری مگر جب سرحدات
جنکا مہاراجہ صاحب کو بہت فکر تھا اور بلا امداد صاحب ایجنٹ اونکا قایم
ہونا محال تھا قایم ہوگئین اہالیان راج کنارہ کش ہوئے اور باقیماندہ حدود
کے فیصلہ مین خلل انداز ہوئے یہہ مقدمہ جسمین بارہ دیہات متعلق تھے
اور بیس میل محیط سرحد تھی راج کے ضعف حکومت اور بدچلنی اور ٹھاکرون
کی زبردستی اور سرکشی کا ثبوت کافی ہے +
اضلاع سانچور و جالور واقع سرحد پہلن پور و سروہی مین بھی ایسا ہی

सांडराव

पहलनपुर

فساد تھا اگرچہ فروری ۱۸۶۷ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی جانے سے فساد و چوری مویشیان مین کسیقدر کمی ہوگئی مگر دربار کے ضعف و غفلت اور ٹھاکرون کی سرکشی ہے کہ کسیکے خیال مین نہین لاتے تھے انسداد کلی ہونا محال تھا۔

سکرا
جیسلمیر
ملانی

اسیطرح ضلع سکرہ واقع شمال و مغربی سرحد بجانب جیسلمیر و ملانی مین جہان غارتگر راجپوت رہتے ہین بہت شورش ہوئی مہاراجہ صاحب نے خود اونکا انتظام کیا اور نہ ٹھاکر پوکرن کو جسکا بہت نقصان ہوتا ہے کرنے دیا اکثر ٹھاکران اور داون شاخ کے بشمول ٹھاکران گھانی را و مہاراجہ صاحب سے باغی و سرکش ہوگئے تھے اس سے عیان ہے کہ علی العموم ٹھاکر لوگ اوسنے ناراض تھے لیکن اگرچہ اونمین سے اسوقت بھی بغاوت و خونریزی کیواسطے اکثر طیار تھے مگر جب ستگالی را و والہ کا فیصلہ ہوا سابق کی سرکشی رفع ہوگئی اور رگوا ونکا اتفاق ویسا خطرناک و پرشرنہ تھا مگر وسیع نہ زیادہ مستقل ہوگیا ہی ۱۸۶۸ء مین اکثر ٹھاکر جودہپور مین جمع ہوئے اونمین سرگردہ ٹھاکران پوکران و کچاون ورائے پور و نیماج تھے اونکا مقصد یہہ تھا کہ مہاراجہ صاحب سے انتظام کیصورت تبدیل کراوین مگر یہہ امر کہ وے اس ارادہ پر قائم رہینگے یانہین اور اونکی تدبیر کارگر ہوگی یانہین مشتبہ تھا اور اسیطرح اگرچہ مہاراجہ صاحب نے فیصلہ فسادات و انتظام کرنیکا اقرار کیا تھا اس اقرار کے ایفا کی امید نہ تھی اور یقین تھا کہ ٹھاکران و مہاراجہ صاحب و صاحبزادگان مہاراجہ صاحب کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہوگا کوئی فریق سرکار انگریزی سے امداد کا خواہان

ہوگا کہ بیشتر سے ایسا ہوتا رہا ہے سنہ ۱۸۳۶ء مین جب ٹھاکر لوگ مستدعی امداد ہوئے تھے مہاراجہ صاحب کے باقیماندہ عہد حیات مین بہ تحت صاحب پولیٹکل ایجنٹ بجایت ہوکر بندوبست کیا گیا تھا +

اس مرتبہ ٹھاکرون نے سب صلاح صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بذات خود حاضر ہوکر مہاراجہ صاحب سے استغاثہ کیا بہت توقف سے وے حضور مین بلائے گئے مہاراجہ صاحب نے سب حال بخوبی سنا مگر کچھہ جواب ندیا دو مرتبہ پھر ملے مگر پھر بھی کچھہ فائدہ نہوا اور اگرچہ اہلکاران راج نے مہاراجہ صاحب کو فہمائش کری تاہم جو سوال کیا گیا اوسکا مخالف جواب ملا +

۳۰ مارچ کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کل اہلکاران و ٹھاکران کا دربار کرکے اونکو ماہ واُنکی ابتر حالت اور مہاراجہ صاحب کے اقرار انتظام سے مطلع کرکے سب کو تعلیم کرنے اور خفیف نزاعون کے رفع کرنیکی صلاح دی اور یہہ بھی کہا کہ ٹھاکرون کی مدد کے بغیر مہاراجہ صاحب کچھہ نہین کرسکتے ہین اور جہان ٹھاکر و اہلکار اس کثرت سے مین اور اسقدر ملک پر قابض ہین خوش انتظامی ملک زیادہ تر اونہین کے اختیار سے ہوسکتی ہے اور جو بطرح بالاتفاق بہتری ملک مین کوشش کرینگے اونکی سرکار انگریزی سے دستگیری و تحسین و آفرین ہوگی اس تقریر کی بنیاد ذرضرورت یہہ تھی کہ ٹھاکر لوگ مخالف تھے اور بدنظمی ریاست کے واسطے مہاراجہ صاحب کو متہم کرتے تھے اپنی خفیف شکایتون کو پیش کرکے راج کی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے تھے اور جو تدبیر اونکے مفید نہین ہوتی اوسمین خلل انداز ہوتی تھی اسصورت مین اضافہ طاقت کے بغیر

دربار سے اس ابتری کا بندوبست امر محال تھا +

مہاراجہ صاحب برائے نام خود کام کرتے تھے مگر سب کو معلوم تھا کہ وے
استقلال سے کام پر متوجہ رہنے کی قابلیت نہین رکھتے تھے اور اسکا نتیجہ یہہ
تھا کہ سر رشتہ شکایات اور انسداد خرابیون کی کچھ تدبیر نہوسکی متواتر اونسے تاکید
ہوئی اور ہمیشہ اُنھون نے تقرر پنچایت و دیگر محکمہ جات و تقسیم کام و عدل
و انصاف کرنیکا اقرار کیا مگر امید نتھی کہ ایسی سرکش و کثیر الرقبہ ریاست مین
کبھی اپنا اقتدار قایم کرسکین +

باوجودیکہ کوئی بڑا مفسدہ نہوا مگر ٹھاکر لوگ اور اہلکاران راج اور رعایا
بلکہ خود مہاراجہ صاحب کے اہل قبیلہ سمجھتے تھے کہ مارواڑ کی ایسی تباہی و ابتری
ہوتی ہے کہ اوس سے اوبھرنا مشکل ہے اور انجام مین سرکار انگریزی
کی مداخلت ہوگی خود مہاراجہ صاحب کے خاندان مین بہت نزاع ہوگیا
صاحبزادگان کثیر التعداد جنمین سے پانچ جوان ہوگئے تھے اور باپ کے
اختیار سے نکل گئے تھے اپنی اپنی معاش کے واسطے نزاع و تکرار کرتے تھے +
بدنظمی مطلق اور شورش و فساد سے ظاہر ہوا کہ دیوان کی وفات کے بعد
ابتری زیادہ ہوئی اور محکمہ ایجنسی کی کل کارروائی تا بحدیکہ عام روزمرہ
کے کاغذات کا جواب ملنا مشکل ہوگیا مہاراجہ صاحب یا اونکے اہلکارون کی
طرف سے کوئی حرکت جاہلانہ نہوئی مگر غفلت و تساہل و تعویق کہ اکثر بنیت عدم
عملدرآمد سے ہوئین اس کثرت سے ظہور مین آئین کہ مقدمات کا فیصلہ غیر ممکن
ہوگیا اس بدنظمی ملک و سرکشی ٹھاکران پر خط ۱۸۶۶ع کی مدت مین

زیادہ ہوکر خرابی و ابتری درجہ انتہائی کو پہنچی اور دوسرے سال تک ٹھاکرون
کی حقرسی او فیصلہ کی صورت ظہور مین نہ آئی کل کام بند ہوگیا کپتان
امیس صاحب پولیٹکل ایجنٹ کہ کاروبار روزمرہ مین کبھی تحریرون کا جواب
نہ ملتا تھا نہایت ضروری مصارف کی منظوری پیشگاہ مہاراجہ صاحب سے
ہوتی تھی مگر مہاراجہ صاحب شبانہ روز زنانہ مین رہتے تھے اور عورات
او خواجہ سراوان کے سواے کسیکی رسائی نہ تھی اونہین کا اختیار مطلق
تھا اونہین کے ذریعہ سے عرض و معروض ہوتی تھی بیرونجات مین ظلم و
تشدد ہوتا تھا جرایم سنگین متواتر بوقوع مین آتے تھے انصاف براے نام
بھی نہوتا تھا رشوت ستانی اور تغلب کی کچھہ باز پرس نہ تھی مہاراجہ
صاحب کی عیاشی اور کثرت مروت سے اونکا انسداد ممکن نہ تھا ٹھاکر لوگ
مدت سے استغاثہ کیواسطے بامید حقرسی جودھپور مین پڑے تھے پہلے
ہنگامون مین ٹھاکرون مین اتفاق رہتا تھا مگر اس مرتبہ سب بالاتفاق مہاراجہ
صاحب کے شاکی ہوے کہ ہماری جاگیرون کو ضبط کیا چاہتے ہین چھوٹے ٹھاکر
کے شامل ہوگئے چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہوا تھا سبکو یہی خیال تھا کہ کوئی
آفت آنیوالی ہے اونکے آنے تک ہمارا اتفاق بنا رہے تو بہتر ہے سرکار
انگریزی کیطرف سے اونکو شبہ تھا بڑے ٹھاکر سرکار کی مداخلت کے
خواستگار تھے اس امید سے کہ پنچایت ہوگی تو ہم اوسمین مقرر ہونگے
مگر چھوٹے ٹھاکرون کو یہہ امید نہ تھی اس سے خائف تھے اس غرض
سے ٹھاکرون نے نواب گورنر جنرل صاحب کو عرضی بھیجی مگر قبل پہنچنے

غرضکہ حادثہ واقع ہوگیا +

دیوریہ کے ٹھاکر کا انتقال ہوگیا تھا ٹھکرانیون نے لڑکا گود لیا مہاراجہ صاحب نے اس غرض سے کہ جاگیر کو جو بہ تحت ٹھاکر بہماج سے ضبط کرین چاہا کہ متبنیٰ نہو نے مین فوج تعینات کری فوج کے سپاہیون نے ٹھکرانی سے بخشی اور ناداری کی بناج کی فوج نے ستھا انہون کی مدد کر کر راج کی فوج کو نکالدیا راج نے چاہا کہ فوج کثیر بھیجکر اونکو سزا دین مگر چہ انھون کی فوج زیر بہت ہوگئی اور راج کی فوج تنخواہ چڑھی ہونیکے سبب سے لڑنے پر بالکل آمادہ نہوئی اس سے مجبور توقف ہوگیا +

ٹھاکرون نے راج کی فوج کا یہ حال دیکھا تو اپنے اور اپنے رشتہ دارون کے دیہات منضبطہ پر بلکہ دیگر دیہات پر جنکا وہ ممین کسی خفیف وجہ سے بھی دعویٰ تھا قابض ہوگئے اہوہ آسوپ الانیاواس گولر باجوداس کے ٹھاکرون نے اپنی اپنی منضبطہ جاگیرون پر یکبارگی قبضہ کرلیا بدانتظامی راج کی یہ کیفیت تھی کہ اہوہ کے ٹھاکر نے اپنی جاگیر پر قبضہ کیا اوس سے پیشتر چار سو پیادہ اور چار ضرب توپ اہوہ کو بھیجی گئی تھی اگر جاتی تو چار روز مین پہنچ جاتی مگر دریافت ہوا کہ توپین تو شہر کے دروازہ پر چھوڑ گئے اور پیادون نے پالی پہنچکر تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے تعمیل حکم کرنے سے انکار کیا +

اہوہ راج کی غفلت سے جاتا رہا سنہ ۱۸۵۸ء مین انگریزی فوج نے چار پختہ برجون کو اوڑا دیا تھا مگر فصیل خام اور زینہ کو شکست کرانا اور خندق

۱ आहवा
२ आसोप
३ आलनियावास
४ गूलर
५ बाजूवास
पाली

کو بھروانا راج کی فوج کے ذمہ رکھا تھا انگریزی فوج کا کوچ ہوتے ہی کام
بند ہوگیا اور باوجودیکہ متواتر ہدایت صاحب ایجنٹ کے جاری ہوا تھا
ٹھاکر ایک شکستہ برج کے راستہ سے بآسانی اندر چلا گیا اور راج کی شکست خوردہ
حال فوج کو فی الفور نکالدیا اور توپین چھین لین اور ایک عرصے مین محنت کر کر
قلعہ کو ایسا مضبوط کر لیا کہ راج کو اوسکا فتح کرنا غیر ممکن ہو گیا +

مگر اس مفسدہ مین ایک بڑی خوبی یہہ تھی کہ سابق مین ٹھاکر لوگ دادخواہی
کے واسطے فساد کرتے تھے تب خالصہ کے ملک کو تاخت و تاراج کرتے تھے
مگر اس مرتبہ صرف اپنی دیہات پر قبضہ کر لیا اور راج کی فوج کے سوا رعایا
سے کسی طرح کا تعرض نکیا یہہ راجپوتون کے تواریخ مین ایک نرمی کی صورت
پیدا ہوئی ہے اور وجہ اسکی یہہ سمجھی گئی کہ جبتک زمیندار وغیرہ غریب
رعایا کو ستایا جاوے سرکار انگریزی کچھ دست اندازی نکریگی اس
انقلاب کے زمانہ مین جو امن و امان رہا نہایت تعجب انگیز ہے +

ٹھاکران مارواڑ کی عرضداشت پر گورنمنٹ سے حکم آیا اوسکی تعمیل کے
واسطے کرنیل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کرنل بروک صاحب
پولیٹکل ایجنٹ دسمبر مین جودھپور گئے بعد بحث و تقریر کے مہاراجہ صاحب
نے بارہ دفعات کا اقرار نامہ لکھا اوسکے ذریعہ سے مختاران منتظم راج مقرر
کر کے مصارف راج کے واسطے اونکے اختیار مین پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ
سپرد کرنا اور انتظام عدالت فوجداری و دیوانی بھی اونکے سپرد رکھنا اور
اپنے مصارف کو حد معینہ کے اندر رکھکر خزانہ راج سے کوئی رقم بلا منظوری

कीटंग
ब्रुक

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے لینا منظور کیا اور مصارف عملہ مہاراج کنوار ولیعہد
و دیگر صاحبزادگان مہاراجہ صاحب بھی صاحب ایجنٹ سے گفتگو ہو کر قرار
پا گیا اور معاملات مندرجہ ذیل مین یہہ ٹھہرا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی
تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوگی اوسکو قبول کرینگے
ورنہ گورنمنٹ مین اپیل کرینگے ❊
اوّل خانہ نامہ دوم ٹھاکران اہوہ و آسوپ و کوٹرہ والہیناو اوسکے
نزاع کا تصفیہ اور یہہ بھی قرار پایا کہ اگر چار برس تک جو گورنمنٹ کو
ضرورت مداخلت ہوئی یہہ اقرارنامہ چار برس تک واجب التعمیل رہیگا
جلسہ منتظمان جو مہاراجہ صاحب نے بایفاے شرایط اس اقرارنامہ کے مقرر کیا
اسمین اشخاص مندرجہ ذیل تھے جوشی ہنسراج وزیر اعظم مہتا بیجے سنگہ
فوجداری عدالت مسا ہر جیون دفتر مال سنگی مکھراج دیوانی عدالت
پنڈت شیونراین علی العموم منتظمان ریاست مین باہم متحد رہتا تھا مگر
رشوت ستانی و تغلب مال ریاست مین سب متفق تھے اور مہاراجہ صاحب
اور ٹھاکرون کی نااتفاقی سے اونکو فائدہ کثیر تھا اسواسطے بذریعہ کامداران
ٹھاکران کے کہ اونمین سے ہم جنس تھے اس فساد و سرکشی کی ہمیشہ اشتعالک
ہوتی تھی ❊
مختاران حال مین سے جو شی ہنسراج کُل ملازمان ریاست مین سے
نہایت وفادار تھا اور ہر صورت سے اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرتا تھا
ٹھاکرون سے اوسکی اور اوسکے کُل خاندان کی نااتفاقی تھی اس سے

महता विजे सिंह

وے ناراض تھے اور اوسکی سختی اور بدمزاجی سے سب لوگ تنگ تھے
وہ لائق و صاحب حوصلہ و نیک چلن اور مستقل مزاج اور کشادہ دل تھا
اور رضا جو اور کام میں مشتاق نہ تھا اس سبب سے کام کے لائق نہ تھا +
بخت سنگہ اور سنگ سمرتھ راج جوشی کے مخالف فریق میں سے تھے اور خود
منتظم ہوا چاہتے تھے وے لائق تھے مگر جس جلسہ میں جوشی سرگروہ تھا
امید نہ تھی کہ داخل ہونا دیوان موتا رام جیون مہاراجہ صاحب کے ساتھ وقت
مسند نشینی احمد آباد سے آیا تھا وہ بہت ہوشیار تھا جس کام پر مقرر
ہوا تھا بخوبی سے اوسکے لائق تھا پنڈت شیو دین جو دیسی حساب و
انگریزی کا اچھا عالم تھا اور وہ معتمد تھا موتا رام جیون اور پنڈت شیو پرشاد
بدو دوری ملازمت و فریب وغیرہ سے بری تھے گو خاص لیاقت نہیں
رکھتے تھے بہبودی ریاست کے دل خیر خواہ تھے +
مہاراجہ صاحب نے اقرار نامہ تو لکھا مگر اوسکی تعمیل نہ کرتے منتظمان کو بجائے
پندرہ لاکھ روپیہ کے صرف ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ دیا کہ اس سے اونکے کام
میں خرابی پڑگئی زر خراج اور دیگر بقایا خزانہ ایجنسی زر کثیر مطلوبہ کو شمار
و تنخواہ فوج و ملازمان سررشتہ جات میں یہ روپیہ خرچ ہوگیا فوج و دیگر
ملازمان کی تنخواہ ادا نہو سکی مدت میں مہاراج کنوار ولیعہد کے مصارف کا
فیصلہ ہوا اونکو اپنے اور زنانہ کے کل مصارف کی بابت باستثناء انہون
کے کہ اونکی جاگیر علحدہ ہے ایک لاکھ روپیہ سالانہ جمع کا پرگنہ سپرد ہوا چند
سال تک وے بہت تنگدست رہے کبھی قرض لیکر اور کبھی رعایا کو

गोड़वार

لیکن اگر بسر اوقات کرتے تھے اب لاکھہ روپیہ کی تعداد مقرر ہو کر گودوار کا
پرگنہ دیا گیا اور یہہ قرار پایا کہ اگر آمدنی لاکھہ روپیہ سے کم ہو تو باقیماندہ راج
سے دے اور روش انتظامی سے زیادہ ہو تو اضافہ نصفا نصف تقسیم ہو گوڈوار
ملنے کے بعد انہون نے وہانکے غارتگر مینون کو بہت سزا دی +
چھوٹے صاحبزادون کی معاش فی کس بیس ہزار روپیہ سالانہ قرار پائی مگر دیہے کے
زیادہ خواہان ہونیکی وجہہ مدت تک جاگیر کا تصفیہ نہوا اور نہ مہاراجہ صاحب کو منظور
تھا کہ اپنی عمر مین اس سے زیادہ دیہات دین + حکمنامہ یعنی نذرانہ مسندنشینی کا بھی فیصلہ ہوا جو
تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے کری تھی مہاراجہ صاحب نے منظور
کری اول نذرانہ مسندنشینی رکھیہ یعنی تعداد آمدنی جاگیر مندرجہ دفتر
کے تین چہارم کی برابر لیجاوے دوم بیٹون یا پوتون کی مسندنشینی پر
اوس سال مین کوئی اور رکھیہ یا نوکری نہ لیجاوے سوم بھائی یا کسی
اولاد مسندنشین ہو تو سالانہ رکھیہ آٹھہ فیصدی کی لیجاوے مگر اوس
سال مین نوکری نہ لیجاوے مستثنیات یہہ ہین جن موروثون مین
کل یا جزو [illegible] معاف ہو چکی ہے اوسی مقدار سے منہائی کیجاوے
اگر کوئی ٹھاکر شرح مندرجہ صدر کو گران سمجھے تو وہ ایک سال کی آمدنی
جاگیر راج مین دیدے اوس سال مین اوس سے رکھیہ یا نوکری نہ لیجاویگی
جب ایک سال مین دو مسندنشینی ہو جاوین تو دونون کی بابت صرف
ایک ہی حکمنامہ یعنی نذرانہ لیا جاویگا دو سال کے اندر دو مسندنشینی ہونگی
تو دونون کی بابت ڈیڑہ حکمنامہ لیا جاویگا دو سال سے زیادہ عرصہ کے

रस

بعد مسند نشینی پر چکنا مرلیا جاویگا +

باروٹیہ یعنی باغی ٹھاکران اموہ و اسوپ و گوار و املنیا واس و باجہ واس کا فیصلہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کیا تھا باوجودیکہ مضمون اپیل لکھوایا تھا اپیل دائر نہین کیا +

बारोट्या का नुकसान

اقرار نامہ مین چھوٹے ٹھاکران و راج کے تنازعون کا کچھ تصفیہ نہوا تھا مگر صاحب ایجنٹ نے اس خطرے سے کہ اونکے فساد سے انگریزی سرکار کو ضرورت مداخلت ہوگی تصفیہ کرنا چاہا کیونکہ ٹھاکرون نے راج کے دیہات دبا لئے تھے اور راج کو دیہات کی واپسی اور ٹھاکرون کی سزا دہی کی طاقت نہ تھی +

ٹھاکران پوکرن و گوارن و راس و راسے پور و نیماج کا تصفیہ شروع ہوا ہر ایک ٹھاکر کو اپنی دعاوی و شکایت تھی اور مہاراجہ صاحب انکی شکایت رفع کرنا اپنی منزلت سے کم سمجھتے تھے ٹھاکر لوگ اپنے دعوی پر ضد کرتے تھے اور مدت سے جو دہ یورہین پڑے تھے جو کہ چاہتے تھے اونکے قبضہ مین موجود تھا وہ اپنے گھرون کو جانیکی اجازت غنیمت سمجھتے تھے مگر دربار کو خوف تھا کہ بلا تصفیہ جاوینگے تو ملک پر آفت آویگی اور مہدران حال انصاف مین بھی پس وپیش تھا جب ٹھاکر ایک منزل چلے گئے تب راضی نامہ کی صورت پیدا ہوئی اس تصفیہ سے کل ملک مین انقلاب ہوا +

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کے تصفیہ مین بڑی مشکل واقع ہوئی

دیہات عطیہ راج کو لینا اور جو وقت مسند نشینی قبضہ مین نہ تھی اونکو چھوڑ دینا
منظور کیا اس طرح یہ معاملہ جس سے کُل مارواڑ کو خوف تھا بفیا مندی فیصل ہو گیا
اقرار کے بموجب عدالت فوجداری و دیوانی کا اہتمام ایک اہلکار کو سپرد ہوا
مگر بسبب عداوت حکام عدالت و وزراء راج کے اچھی طرح نہ ہوا اعلا و پست
زنانہ ڈیوڑھی کا اختیار جو دہ پور مین اسقدر ہے کہ غربا کی حقرسی عیز کن
نے تا ہم ایسے کام کا شروع ہونا اچھا تھا - اس بندوبست سے دوسرے
سال مہاراجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا مگر انتظام ریاست
بدستور ویسا ہی ضعیف رہا اسکا سبب زیادہ تر مہاراجہ صاحب کی مشتبہ
مزاجی اور تلون طبعی تھی +

وقت مسند نشینی کے مہاراجہ صاحب بہت چست و ہوشیار و متوجہ کار تھے
مگر بعد ازان بتدریج عیاش و آرام طلب ہو گئے تھے ملک مین فساد ہونے
سے محنت کرنیکی ضرورت پیدا ہوئی تب پھر کسیقدر متوجہ ہوئے عادت
شرابخواری کہ بکثرت ہوئی تھی بالکل چھوڑ دی اور تندرست و توانا ہوئے
سابق میں ہمیشہ محل کے اندر رہتے تھے اب باہر رہنے لگے اور چند گھنٹہ
روزمرہ کام کرنے لگے اگرچہ سرکار انگریزی کے ہمیشہ سے
دلی خیرخواہ اور حکام انگریزی کے مہمان نواز تھے مگر بد صلاحون
کے بہکانے سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی صلاح سے بے التفاتی کرتے تھے
مگر اب اونکو بخوبی ثابت ہو گیا کہ انکے راج کا استحکام سرکار انگریزی کی
امداد پر منحصر ہے اور انھون نے سرکار کی خلاف ورزی کا ارادہ مطلق چھوڑ دیا

قحط سنہ ۶۹ء

تحمل قحط کے تو مارواڑی لوگ ہمیشہ سے عادی ہین مگر کبھی چارہ کا ہوتا تھا اور کبھی غلہ کا مگر ایسا کبھی نہوا کہ دونون صورتون سے قحط ہوا ہو۔

سمت ۱۹۲۶ مطابق سنہ ۱۸۶۹ء مین راجپوتانہ مین نہایت مصیبت کا زمانہ گذرا ہے غلہ نایاب تھا مگر چارہ کی افراط تھی کہ دوسرے مویشی بچ گئے تھے مگر سنہ ۱۸۶۹ء مارواڑ کے حق مین اوس سے بھی سخت ہوا کہ غلہ و چارہ دونون معدوم ہو گئے یہہ قحط صرف مارواڑ مین نہ تھا بلکہ ہر چہار طرف کے ملکون مین تھا ایسے آفات کے وقت مین لوگ دیگر ممالک خصوص مالوہ مین چلے جاتے تھے کہ وہان کبھی قحط نہین ہوتا تھا مگر اس سال مین دور دور تک قحط ہوا اور مالوہ مین بھی بجائے غلہ کے افیون کاشت زیادہ ہو جانے سے جو دستگیری ہمیشہ ہوتی تھی نہ ہوئی +

رعایا مارواڑ دل تنگ ہوکر اس آفت شدید کے مقابلہ کے واسطے تیار ہوئی اور زمانہ قحط کو پردیس مین بسر کرنیکے واسطے مستعد ہوئی قبل اسکے کہ اثنا راستہ کی گھاس خشک ہوئی وسط اگست مین روانہ ہوگئے گاڑیون مین باقیماندہ غلہ بھرکر اور اوسپر کپڑے پھیلا کر اور اونپر عورت و بچون کو بٹھا کر اور مویشیون کو آگے لیکر گانون کے گانون نے بہت رنج و افسوس مگر ہمت سے کوچ کیا گھر سے تو تنگلین چلے تھے مگر جہان کی امید کرکے چلے تھے وہان بھی چارہ کی ویسی ہی قلت اور غلہ کی ویسی ہی گرانی ملی +

یہہ لوگ مختلف اطراف کی راہ لیکے ناگور و دیگر شمالی پرگنات مارواڑ سے

नागोर

مین پہنچ جاوین +

दूसरा पड़ाव पहलनपुर राधनपुर — دوسرا پڑا گروہ پہلن پور کے رستے گجرات مین گیا اور بعض رادھن پور کو گئے اونکو بھی بڑی مایوسی ہوئی اگست کی بارش سے گجرات پر جو مصیبت نازل ہوئی اوس سے گھاس چارہ کا دون و مویشی بھکر بندر مین پہنچے مارواڑی ٹھوٹون کیواسطے خشک جنگل رہ گیا ہر منزل پر مویشی ہی سے مرگیا قبائندہ مشرق بڑودہ

बड़ोदा — مین پہنچے جہان آب و ہوا و خورش کے بدل سے مجمع کثیر ہی ہلاک ہوا

मलानी — ہوا اور باشندگان ملانی جو رادھن پور کو گئے اونکو بھی نقص آب و ہوا و چارہ سے وہی مصیبت پیش آئی +

علاوہ زراعت پیشہ کے غفرے بے زر پیشہ کے کم درجے لوگ چلے گئے گجرات مین سیلاب سے مکانات مسمار ہوگئے تھے اونکی مرمت مین اون لوگون کو مزدوری مل گئی جو مشرق کیطرف گئے اونکو سرکار انگریزی کی تعمیرات مین مزدوری ملی وہ صرف اس امید سے گئے تھے کہ جہان ارزانی ہو وہان جاوین مگر وہان اونکو ارزانی کے سواے ذریعہ خرید بھی ملگیا +

جلاوطنون کی تعداد کا اندازہ کرنا مشکل ہے مارواڑ کا شمالی حصہ تو بالکل ویران ہوگیا سراب ملک مین قصبہ جات آباد رہے ہین مگر دیہات بالکل ویران ہین مکانات کی حفاظت کیواسطے ایک ایک دو دو عورت و ضعیف مرد رہگئے +

जैतारन सूजत गोदवार — بجز جیتارن و سوجت و گودوار کے پرگنات کے کہ دامن کوہ اراولی پر واقع ہین کل مارواڑ کی مین چہارم آبادی کم ہوگئی اسمین سے ایک چہارم غالبا برابر دوام جاتی رہی کہ اکثر جہان لگے گئے وہین رہ گئے اور رسالہا سال کی بدنظمی یا سبب

کی وجہ سے واپس ہو آئے جفاکش زراعت پیشہ لوگون کو ہر ریاست مین خاطرداری سے رکھنے لینگا سرمایہ کاشتکاری نہونے سے اونکی واپسی مین خلل واقع ہو +

آدمیون کے سوا سے مارواڑ مین مویشیون کا بہت نقصان ہوا مارواڑ کا جزو اعظم چراگاہ کا ملک ہے ناگور کے مویشی تمام ہندوستان مین مشہور ہین وہان کی عمدہ گھاس کھاکر پرورش پاتے ہین وافقت آب و ہواء خشک اور عمدہ گھاس سے تیار ہوکر بچھڑون کی جوڑیان اسی روپیہ سے ایکیڑ ڈھائی سو روپیہ قیمت مین پڑتے ہین اور جو ہرے تلواڑہ کے میلون مین فروخت ہوتے ہین اس ملک کی دولت مویشی ہے جو آل وخدمت سے فربہ ہوتے ہین ناقابل آب وہوا ہاگر خبرگیری کا حال نہو تو مرجاتے ہین پس اس قحط کی مصیبتون کا اونکا تحمل کہان تھا اس سے بہت ضایع ہوگئے +

مارواڑ کے قریب ۰۰ ۵۳ آباد دیہات ہین فی دیہہ ادنی درجہ ۵۰۰ خیال کئے جاوین تو ۲۵۰۰۰۰۰ مویشی کل ملک مین ہونگے اس حساب سے صرف دسوان حصہ باقی رہگیا گویا کم سے کم بیس لاکھ مویشی اور ساڑھے سات لاکھ انسان غیرملکون کو گیا باقیماندہ دسوان حصہ مرگیا ہر گانون کے گرد انبار استخوان سے کثرت وفات عیان تھی جو لوگ گجرات وراد ہن پور کو گئے تھے اونکے کل مویشی مرگئے اور جو بعوض غلہ مفت دئے گئے انکو بھی شامل کیا جاوے تو اسمین کچھ مبالغہ نہین کہ پہلی سال کی نسبت صرف چہارم رہگئے +

صاحب ایجنٹ گورنرجنرل نے ابتدا سے بہت اچھی تدبیر کی تھی ایک ہندوستانی گماشتہ جیسلمیر کو بھیجا کہ سندہ سے مارواڑ کو غلہ لائیکی

पत्रबतसर
पोहकर
तलवाड़ा

لیجن — लीजन

ایجوٹنٹ — एजुटेंट

لوگون کو تحریک دی یہہ شخص عباس علی تھا کہ سابق مین جودہ پور لیجن مین رسالدار
تھا اور ایام غدر مین اوسنے اپنی فوج کے ایجوٹنٹ صاحب کی جان بچائی
تھی وہ وسط نومبر مین جیسلمیر پہنچا اور اوسنے ۱۳۴۹ قطارون مین ۸۵۰۵
بار شتر غلہ بھیجا تاکہ جیسلمیر ہوکر مارواڑ مین ایک لاکھ بار شتر غلہ آیا اجمیر کے جلسہ
ہمرسانی غلہ نے بھی راجپوتانہ کے غربا کی بہت دستگیری کی دربار مارواڑ
نے پیشتر تو محصول غلہ معاف نہین کیا تھا مگر جلسہ کے بعد معاف کردیا ملک سندہ
مین ہر طرح کا محصول معاف ہوگیا +

تخفیف مصائب قحط کیواسطے مارواڑ مین کوئی تعمیر جاری نہوئی نہ غربا
شہر و رعایا دیہات خالصہ کی کچھہ دستگیری ہوئی کاشتکارون پر سب سے
زیادہ مصیبت تھی حاکم و تحصیلدارون نے اونکو لوٹ لیا اور داروغہ
سائر دلیسوری نے وہان سے گذرنے پر سالتمام کی جمع وصول کرنے پر
اکتفا نکرکر باوجودیکہ مجبور جاتے تھے مویشیون پر بلعوض محصول لیا +

डेस्वुरी

اگرچہ جودہ پور و پالی شہرون کا حال ایسا خراب نہوا باشندگان شہر بکثرت
چلے جانے سے جسقدر پرورش کرنیوالے دولتمند تھے اوسیقدر محتاج غریب
نہ رہے تھے سب سے زیادہ جاریچہ جی رانی نے سخاوت کری اوسنے ہر روز ۵
سات من پختہ کھانا تقسیم کیا اور رات کیوقت ایک انجانہ غلہ ہر شریف محتاج
کو جو حیاداری سے دن کیوقت نہ مانگ سکتا تھا دیا کرتی تھی جودہ پور
مین بعض محتاج ڈیڑہ آنہ دو آنہ فی گھڑہ کے حساب سے پانی بیچکر دفع الوقتی
کرتے تھے اور ناگور دروازہ اور اکھیسی کے درمیان چار میل کے قریب

ओरजा

مترک ملیا ہوتی ہے اوسپر قریب پانسو آدمی مزدوری پر لگ رہے تھے
مگر سپاہیون کی عورت وبچہ کام پر آتے تھے شہر کے فقیر نہین آتے تھے
بالی کے ساہوکارون نے بہت خیرات کری +

مہاراجہ صاحب نے دستگیری غربا کیواسطے کچھہ تدبیر نہ کی اسکا زیادہ تر سبب یہہ
ہے کہ راج کو غلہ میسر نہ آیا مارواڑ مین کل ملازمون کو غلہ سرکار سے ملتا ہے
اور دواب ومواشی شامل ہوکر راج مین غلہ کا خرچ بہت ہے بد انتظامی سے
جب سال مین غلہ خرید نہوا اس سے خرچ بکثرت زیادہ ہوگیا خزانہ خالی ہوگیا
آمدنی کچھہ نہوئی مہاراجہ صاحب کو جیب خاص سے دینا منظور نہوا غلہ جیسے سرکا
بکتا تھا اور گھاس کا نرخ ساڑھے پانچ سیر کا تھا اور روئی بھی نہ تھی نواب
علی مراد صاحب والی خیرپور رواقع سندہ [illegible] اختتام وغیرہ [illegible] کے
لکھا تھا کہ اپنے گھوڑون اور مویشیون کو وہان بھیجدین کہ چارہ کیواسطے
تکلیف رفع ہوجاوے پر والی [illegible] اور اپنا ایک سردار بھی ساتھ سے
انتظام کیواسطے بھیجا تھا [illegible] کاہی سے [illegible] ہوا اور [illegible] مویشی والیان
کو مار ڈالا [illegible] گھوڑون مین سے صرف دوسو بچے اور مواشی عنقریب کل
مرگئے [illegible] مویشی تھے [illegible] بغیر اونکا [illegible] جمع کرنا
محال تھا +

مگر راجپوتون اور ٹھاکرون نے اس سے برعکس عمل کیا رعایا کو نقد وغلہ دیا
الصال مالگذاری ملتوی رکھا اور اونکو گانون مین رکھنے اور اونکے مویشیون
کو بچانیکی ہر ایک تدبیر کی اس سے خالصہ اور جاگیر کے دیہات مین بہت فرق

इतवार

پیدا ہوا +

سال آیندہ کی کاشت مین انہین دیہات کی پیداوار سے ملک کا گذارہ ہوا اگر
ٹھاکرون نے اپنے دیہاتون کے بقالون کو اپنی دیہات کے سواے دوسرے
کو غلہ فروخت کرنیکی ممانعت کردی تھی اور چند تدبیرات سرکار انگریزی کے خلاف
تھا مگر اونکا مقصود حاصل ہوگیا کہ اونکی رعایا بھاجکی سے نہ بھاگی +

قحط مین گھوڑون کے مرنے سے ٹھاکران ملانی کو بہت نقصان ہوا یہہ لوگ
عمدہ نسل کے گھوڑے پرورش کر کر بالوترہ کے قریب تلواڑہ کے میلہ مین فروخت
کرتے ہین اکثر گھوڑے جیسلمیر اور رادھن پور کو بھیجے گئے تھے مگر ونمین بہت زیادہ تر
تباہ حال غذا سے مرگئے ضلع ملانی کے دیہات پانی کی قلت سے اول ہی ویران
ہوگئے تھے غریب لوگ کو نقل مکان سے کچھہ فایدہ نہ تھا بالمیر و جیسول مین
تھوڑے آدمیون کے واسطے تعمیرات کا جاری کرنا ضرور ہوا اتفاقًا روپیہ موجود تھا

مہاراجہ مانسنگ صاحب نے ملانی مین تالابون کے واسطے تیس ہزار روپیہ دیا تھا
جب کپتان جیکسن صاحب افسر ملانی تھے اومین سے بیس ہزار روپیہ تعمیر بند کالان
قریب بالمیر مین خرچ ہوگیا تھا مگر وہ بند ٹوٹ گیا پھر مرمت نہوئی اور پھر
مالکم صاحب نے سنہ ۱۸۵۰ء مین راج کے خزانہ مین امانتًا رکھدیا تھا سنہ ۱۸۵۳ء
مین سدرلینڈ شکسپیر صاحب نے بھوریہ مین جاد تیار کرانیکے واسطے اٹھالیا تھا
معہ ۔۔ ہزار جو خیرات کے واسطے رکھا تھا کسی کام مین نہ آیا اسوقت تعمیرات
متفصلہ ذیل مین خرچ ہوا +

اول سوہن تالاب واقع بالمیر اسمین ہزار روپیہ خرچ ہوا نصف جاگیردارون نے

बालोतरा
तिलवाड़ा
बालमेर
जैसोल
जैकसन
मालकम
सरेस्वमंड
शेक्सपियर
भूरया
सोहनतालाब

دیا ہیہ قدیمی تالاب ہے صرف صاف کیا گیا تھا +

دوم کاریلی تالاب بالمیر مین پانی کی بہت قلت تھی اسواسطے مفید جا زمین پر | कारेली
یہہ تالاب بنا یا گیا ہے مارچ مین آئین ۱۰۶ فیٹ طول ۷۰ فیٹ عرض فیٹ
عمق پانی تھا اس تالاب مین آٹھ مہینے کے خرچ کا پانی رہتا ہے +
کاریلی تالاب اور سے عرن تالاب کا پانی بالاجتماع سال تمام کے خرچ کیواسطے کافی
ہے اسمین تمام [illegible] خرچ ہوا اور اسمین سے نصف بالمیر کے جاگیرداروں نے دیا +

سوم چوبہ تالاب اس جدید تالاب مین تین سو روپیہ صرف ہوا + | चौबा

چہارم کیلنو تالاب یہہ جدید تالاب بصرف تین سو روپیہ تحانہ تخت آباد کیواسطے | कैलनू
تعمیر ہوا ہے اس مقام پر پانی بہت کم تھا مویشیون کو تین روز بعد پانی ملا کرتے تھے ۱۴۱ فیٹ طول ۳۶ فیٹ عرض ۶ فیٹ عمق ہے +

پنجم نیترا تالاب انتظام خاص مین یہی ایک گانون ہے تالاب جدید بصرف | नेतरार
تین سو روپیہ تیار ہوا ہے ۲۲۵ طول ۱۶۵ عرض ۱۵ عمق +

ششم بیہو تالاب بصرف تین سو روپیہ ۱۸۹ طول ۱۵۶ عرض ۹ عمق + | बेहू

ہفتم رینو تالاب بصرف چھ سو روپیہ ۲۰۰ فیٹ طول ۲۱ فیٹ عرض ۱۵ فیٹ | रेनू
عمق نصف خرچ بذمہ ٹھاکران پدم سنگھ و اچل سنگھ والیان جیسول رہا +

کھیر تالاب گھولیا لیہ تالاب بصرف پانسو روپیہ تیار ہوا چند دیہات کے درمیان | खेर तालाब
ہے سبکو فائدہ ہوگا چاہ واقع گڈہ بصرف ۔ اللعہ گڈہ ایک بڑا قصبہ ہے | घोलपालया
اسمین شیرین پانی نہین ہے تالاب سے شیرین ہوگیا ہے + | गुढा

اسطرح بصرف [illegible] ہزار کے جسمین سے ایک ہزار رعایا سے وصول ہوا غربا

ملانی کو مزدوری ملی اور شہر بالمیر دار الحکومت کو شیرین پانی میسر ہوگیا رام داس ڈپٹی ملانی نے موقع تالاب تجویز کرنے مین بہت محنت کی +

اختتام موسم بارش پر سواران جودھپور تعینہ ملانی کو چارہ کی تکلیف ہوئی ڈیڑہ سو سوار فاقہ کشی کرنے لگے گھاس کا تنکا میسر نہ آیا سوارون نے گھوڑون کو چھوڑ دیا مگر کھانے کو کچھہ نہ ملا مجبور تھان کو واپس آئے اور صرف بیس گھوڑے زندہ رہے بجائے سوارون کے شتر سوار بھیجنے کے واسطے راج کو لکھا گیا مگر فساد کی وجہ سے کچھہ سماعت نہوئی +

سرحد جیسلمیر پر کہ وہان جنگھہ میانی و راجگوہ و ساکرہ کے بھومیہ سردار رہتے ہین جیسلمیر کے بھاٹیون کی غارتگری کا کچھہ انتظام نرہا بھومیہ جیسلمیر و مارواڑ کو کچھہ نہین دیتے ہین اور نامی غارتگر ہین کپتان اپی صاحب نے تھانہ جات مقرر کئے تھے اور کوئی بھاٹی علاقہ ملانی مین نہین آنے پاتا تھا تھانہ جات برخاست ہوتے ہی اُنہون نے ملانی اور سندہ کے اضلاع عمرکوٹ مین لوٹ شروع کردی کُل ملانی مین فساد ہوگیا اور تجارت غلہ سندہ جودہ پور کی بالمیر کے راستہ سے موقوف ہوگئی +

راج مارواڑ سے کچھہ مدد نہ ملی تب درمیان گدرہ واقع سرحد سندہ راستہ عمرکوٹ اور جیسول واقع مارواڑ کے جاگیرداران بالمیر کے تھانہ جات مقرر کرائے ہر تھانہ مین چار چار اونٹ آٹھہ آٹھہ آدمی مقرر ہوئے اور ان آٹھون مین ایک پگی یعنی سراغی تھا فی شتر و دوکس سوار کی تنخواہ بیس روپیہ تھی اور پگی کو تین روپیہ سوائے ملتے تھے کُل کی نگرانی کے واسطے دو افسر تیس روپیہ

नंघामयाली राजगवा साकरा

अमरकोट

गढ्रा

पगगी सराग्मली

تنخواہ سے مقرر ہوئے تو تھانہ جات بحساب فی تھانہ لعہ کل لعہ کے خرچ
سے مقرر ہوئے اور یہہ بندوبست یکم مارچ سے پانچ مہینے کے واسطے ہوا جاگیرداروں
نے فوراً بھاٹیون کو مطلع کر دیا ایک دو گروہ غارتگرون کا جو اطلاع پہنچنے
سے پیشتر آگئے تھے گرفتار ہوکر سزایاب ہوئے اور غارتگری بالکل موقوف
ہوکر امرکوٹ وملانی مین امن ہوگیا ؞

باوجود قحط کے کل جاگیرداران ملانی نے بجز دو کے فوج بل بہ تعداد لعہ
ادا کر دیا یہہ دو لون اول جاگیردار نگر سوہ مطالبہ دار لعہ اور دوسرا
جاگیردار سیہانی مالگذار لعہ تھے کہ اونکا ذمگی مطالبہ دوسرے سال وصول ہوا
۶۹-۱۸۶۸ء مین اونار کا مہینا واقع ہونے سے جو لوگ وطن چھوڑ گئے تھے اس
امید سے کہ اساڑہ مین بارش شروع ہوگی جیٹھ سے واپس آنے لگے مگر وہان
خشکی وقحط وعدومی گھاس وپانی کا بدستور وہی حال تھا مجبور واپس جانے لگے
اثناء راستہ ہیضہ ہوا کہ اوس سے ہزارون آدمی مرے جا بجا لاشون
کے ڈھیر ہوگئے اور مدت تک انبار استخوان پڑے پائے وسط جون مین گرد
نواح کے ممالک مین بارش شروع ہوئی اس امید سے کہ مارواڑ مین بھی ہوئی
ہوگی پھر ایک دفعہ آنے اور پھر وہی مایوسی حاصل ہوئی کیونکہ ملک سے نور
الکتمد تھا پھر اوسی مصیبت مین مبتلا ہوئے ہیضہ اور قحط بدستور تباہی
رہے اول مرتبہ کی واپسی پر ملانی سے سندہ مین بھی ہیضہ پہنچ گیا تھا دوسری
دفعہ جانے پر لوگون نے اپنے دیہات مین نہ آنے دیا مگر لفٹنٹ کرنل ٹرویٹ
صاحب نے بڑی شفقت ومہربانی کری کہ اونکے مشکور رہین جو اول مرتبہ

सौमवल
नगरसेवा
मेहवानी
ररपेट

گئے تھے جیسلمیر مین داخل ہونے نپائے شہر پناہ سے باہر سدابرتون سے کھانا لیتے رہے بعض جیپور کو جاتے ہوئے راستہ مین مرگئے اور بعض سرگردان پھرتے رہے جسن اتفاق سے جیسلمیر مین بارش جلد شروع ہوگئی اور بکثرت ہوئی کہ لوگون کے دل فراخ ہوگئے اور انکی خبرگیری کرنے لگے +

ہر طرف ہزارون جلا وطن آدمی گئے بیچ اجمیر اور ایرن پورہ مین اونکی پرورش بہت ہوئی جودہ پور و پالی مین بھی ساہوکارون نے بہت روپیہ تقسیم کیا مگر اوس دستگیری سے چندروزہ افاقہ ہوا ان لوگون کی کثرت موت کے اندازہ کیواسطے ایک ہی نظیر ہے کہ پہلن پور مین گجرات سے تین ہزار آدمی پہنچے تھے اونمین چالیس آدمی ہر روزہ مرتے تھے کہ تھوڑے عرصہ مین چند آدمی بچے ہر گروہ غربا مین فیصدی آٹھ دس آدمی ہر روزہ مرے پہلن پور و ادیپور مین بھی پرورش ہوتی تھی مگر غذاے مناسب نہ ملی البتہ ایرن پورہ مین چار سو بچون کی بہت خبرگیری سے پرورش ہوئی +

جو لوگ گھر پر رہے اون پر سرگردانون سے زیادہ مصیبت پڑی کہ انکو گداگری یا مزدوری سے کھانا ملتا رہا مگر اونکو کسی ذریعہ سے بھی نہ ملا کہ اسطرح جنکے پاس روپیہ تھا وے بھی مرگئے مدت تک خاص جودہ پور و پالی مین غلہ نایاب رہا +

۱۹ جولائی کو خفیف بارش ہوئی بعد ازان شہر مین کثرت سے ہوئی اور لوگون کو تازگی آئی مگر زراعت کے مویشی سب مرگئے تھے اسواسطے چھوٹے چھوٹے ہل بناکے آدمیون نے زمین جوتی اور عورتون نے تخم ریزی کی

ملانی مین اونٹ اور بیل ایسے گران ہوگئے کہ بیلون کے ہل کا کرایہ چار روپیہ تو
اور اونٹون کے ہل کا تین روپیہ یومیہ تھا ان مشکلات سے انھون نے معمولی سے
نصف اراضی کاشت کی زراعت اچھی ہوئی اور سب کو امید ہوئی کہ عمدہ فصل
ہوگی مگر اسی اثنا مین ایک اور آفت آئی چھوٹے چھوٹے خاکی رنگ کے کیڑے
کہ ٹیڑیون کے انڈون سے چینوٹی کی برابر نکلتے ہین چند انچ موٹے دلون سے
ابر کی طرح چھا گئے یہہ ٹیڈیان بھی مین جیسلمیر کیطرف سے آئین اور بیس تیس
تیس مربع میل کے قطعات اراضی پر مسکن گزین ہوئین جسقدر بڑہین زیادہ ضرر رساں
ہوئین اور یہہ نکل آئے تب دور تک نقصان پہنچانے لگین جہان پہنچین سبز
گھاس اور زراعت کو برباد کر دیا آفتاب نکلتے ہی نقل مکان کر کے نئی جگہہ جا پہنچی
تھین اور یہہ نہ گلہ کے کھیت مین اوتر کر اور سبزی مٹا کر زمین کو ایسا ہموار کر دیتی
تھین جیسے کہ اونکا کوئی ہوئے نہ ہر درخت بالکل بے برگ رہجاتے اخیر اگست تک
انھون نے یہہ نقصان کیا اوسی زمانہ مین اخبارون سے دریافت ہوا
کہ یوفریٹیز جہاز عدن اور بمبی کے درمیان تین چار روز تک انہین کیڑون
کृपानेदीन
سے محصور رہا تھا مگر اونکے جانے سے پیشتر مارواڑ کی زراعت مین ۵۰
فیصدی کا نقصان ہوا اور یہہ ایک دوسرا قحط ہوگیا اس سے بھی اکثر لوگ
دیس چھوڑ کر چلے گئے ۱۸۶۹ء مین گھاس کی کثرت ہوگئی اوسمین ایک قسم
کی گھاس جسکا تخم بھورٹ ہوتا ہے بکثرت پیدا ہوئے یہہ تخم بطور غلہ کے
भुरट
کھایا جاتا ہے اور مقوی اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اوسکی روٹی بعینہ مثل
باجرہ کی روٹی کے ہوتی ہے اور اوسکا ذخیرہ سالتمام کے خرچ کے واسطے

رکھاجاتا ہے غریب لوگ ہمیشہ ہی کھاتے ہین مگر اس سال مین ٹھاکرون نے بھی کھایا بلکہ اکثر ٹھاکرون نے باجرہ رعایا کو دیا اور خود دھبوٹ کھایا اس قحط مین ٹھاکرون نے اپنی رعایا کی کمال فیاضی سے دستگیری کی +

جودھپور مین کسیقدر عمیق کنوؤن کا پانی صرف مین آتا ہے اوسیقدر گرد نواح کے پہاڑی غارون کا نالہ کے ذریعہ سے شہرکے تالابون مین جمع ہوتا ہے اوسکو خرچ مین لاتے ہین ۱۹۵۶ع مین ان تالابون مین پانی کا ایک قطرہ نہ آیا الغرض پانی کی نہایت قلت ہوئی عورتون کو کھینچنے مین بہت تکلیف ہوتی تھی پانی سے نہانا سبنے چھوڑدیا خشک ریت سے نہانے لگے +

قحط و ملخ خوری و ہیضہ کے علاوہ ایک مصیبت اور نازل ہوئی کہ نوع بشر کے واسطے سب سے زیادہ مہلک تھی بارش ختم ہوتے ہی بخار کی ایسی شدت ہوئی کہ جو غلہ ٹیڈیون سے بچا تھا اوسکو کوئی گھر مین نہ لاسکا جو لوگ آفات سابقہ سے ضعیف تھے اول ہی طعمہ قضا ہوئے خصوص ندیون کے کنارہ پر بخار کا بہت زور رہا کُل آبادی مین سے قریب بیس فیصدی بخار سے مرگئے

صرف ملانی کے ضلع مین حسب تفصیل ذیل نقصان ہوا

نمبر	نام مقامات	تعداد آبادی قبل قحط	نقل وطن	موت ہیضہ	موت بخار	میزان نقصان	آبادی بقیماندہ
۱	بارمیر	۵۰۴۷	۱۹۰	۱۱۵	۱۱۱	۴۱۶	۴۶۳۱
۳۱	دیہات متعلقہ	۱۳۶۴۳	۱۵۱۴	۲۴۳	۴۸۱	۲۲۳۵	۱۱۴۹۸
۱	بسال	۲۰۱۲	۱۸۰	۰	۱۱۸	۲۹۸	۱۷۱۴
۱۱	دیہات متعلقہ	۳۷۲۲	۴۶۰	۲۴	۱۷۷	۶۶۱	۳۰۶۱

बालमेर

बिसाल

۱	سینڈری	۴۷۲۳۰	۱۱۹۷	۱۱۸	۵۱۹	۱۸۳۴۳	۲۸۹۶
۳۶	دیہات متعلقہ	۱۳۸۰۳	۳۰۴۸	۳۰۵	۹۱۰	۴۲۶۳	۹۶۲۰
۸۱		۴۳۰۱۷	۶۵۸۹	۸۰۵	۲۳۱۶	۹۸۰۷	۳۲۴۸

सीदरी

اس صورت مین ۱۸ دیہات مع منجملہ ۴۳۰۱۷ باشندون کی چہارم ضایع ہوکر ۳۲۲۴۰ باقی رہے دیہات بالمیر وبالہ واقع اندرون جنگل او دیہات سینڈری اب وریاست ٹونک مین بیماری کا فرق رہا جنگل مین چالیسوان حصہ مرا او سینڈری چھٹا حصہ مرا مگر اسپر بھی مانا ہمین دیگر اضلاع مارواڑ کی نسبت کم مرے لیکن اگر مرنا ملانی کے حساب سے پھیلایا جاوے تو کم سے کم پندرہ لاکھ یا سوا گیارہ لاکھ کی کمی ہوئی اور پونی چار لاکھ کی صرف قحط سے ✣

نقصان مویشی کا اندازہ بحساب ۷۵ فیصدی کیا گیا تھا مگر تحقیقات سے ۸۵ فیصدی ثابت ہوا کہ اسطرح ساڑھے بائیس لاکھ مین سے قریب اٹھارہ لاکھ مرکر پونے چار لاکھ بچے میلہ تلواڑہ کی تعداد مویشیان سے اندازہ ہوسکتا ہے

نام دواب	سنہ ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۶۹ء	نام دواب	سنہ ۱۸۶۸ء	سنہ ۱۸۷۰ء
اسپ	۲۲۵۸	۶۰۰	بیل	۷۴۳۶۹	۱۲۰۰۰
شتر	۳۲۲۳۵	۲۰۰۰	گدھے	۱۳۰۰	۰

سنہ ۱۸۶۸ء مین زیادہ تر دواب بچا اور صرف فروختگی کے تھے سنہ ۱۸۷۰ء مین عمر رسیدہ اور سواری دیتے ہوئے مجبور فروخت ہوئے پرند وہرن وسگ ولومڑی سب مر گئے مطلق نہ بچا ✣

قحط کی وجہسے دوسال مین آمدنی ریاست بقدر دس لاکھہ روپیہ سالانہ کم ہوکر سنہ ۱۸۶۹ء مین صرف ... لاکھہ ... ہزار بدین تفصیل ہوئی

مالگذاری بعد منہائی جاگیرات واگذشت شدہ	محاصل معینہ	کمات	سایر
... لاکھہ	دو لکھہ ... ہزار	... لکھہ ... ہزار	... لکھہ

عدالت و پولیس	رکھیہ یعنی آٹھ فیصدی جاگیرات	متفرقات محکمات سود و جرمانہ و	
یک لکھہ	دو لکھہ ... ہزار	اسپ خرچ	... لکھہ

امید نہ تھی کہ یہ کمی چار پانچ برس بغیر رفع ہوجاوے واقعی خرچ راج کا بقدر بیس لاکھہ روپیہ تخمیناً تھا مگر اوسمین غبن و تغلب ہونے سے عنقریب کل آمدنی خرچ ہوئی *

انتظام راج

سنہ ۱۸۶۶ء مین فوج کی تنخواہ تقسیم ہوئی تھی دوسرے سال پھر بکثرت چڑہ گئی زر آمدنی فضول خرچی مین صرف ہوتا تھا فوج کی تنخواہ کا فکر صرف اسوقت ہوتا تھا کہ جب وہ مستعد بغاوت ہوجاتے سنہ ۱۸۶۸ء تک شکل انتظام مین کچھہ فرق نہوا بیرونی حالات سے بدستور وہی بیخبری ولاپروائی رہی ملک سے جو کچھہ بطور واجب مالگذاری یا بطور مصادرہ ممکن تھا وصول کرتے تھے رعایا کی حفاظت اور انصاف پر کسیکو مطلق لحاظ نہ تھا اہلکار لوگ اپنے رسوخ واختیار کے واسطے باہم لڑتے تھے راج کے نقصان یا رعایا کی تباہی کا کسیکو فکر نہ تھا *

اقرارنامہ جنوری سنہ ۱۸۶۹ء کے بعد مہاراجہ صاحب نے اول دیوان جوشی ہنسراج کو مقرر کیا مگر حسب امداد کا وہ متوقع تھا نہ دی جوشی تند مزاج اور لاپرواآدمی

تھا مہاراجہ صاحب کے ہمنشینوں اور زنانہ ڈیوڑھی کے متوسلوں سے جنکے اعمال باعث بدنظمی ریاست تھے اوسکی جلد نااتفاقی ہوگئی اقرار نامہ کی شرطون مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ دیہات خالصہ کا بندوبست دیوان کرے کسان متعلق زنانہ اوسمین دست اندازی نکرین اکثر دیہات فوجون کے قبضہ مین تھے مہاراجہ صاحب نے بہت آزردگی سے اونکو بیدخل کیا وے بہت ناراض ہوئے اور ریاست کی بدنظمی کو دیوان کی نالایقی سے منسوب کیا اوسکو مدد نملی آخرکار مستعفی ہوگیا +

اوسکی معزولی کے بعد مدت تک مہاراجہ صاحب نے کسیکو دیوان مقرر نہ کیا اس عہدہ کیواسطے نہایت زبردست اور محبوب العوام نجے سنگہ تھا مگر اوسکا بڑے ٹھاکرون سے اتفاق تھا اور مہاراجہ صاحب مین یہہ نقص تھا کہ رضامندی سے کسی امر کو طے نہین کرتے تھے پس اونھون نے نجے سنگہ کو جسے اپنی نہایت عقلمندی کی اوقات مین اچھا سمجھتے تھے اپنے اور جاگیرداران ریاست کے درمیان تنازعہ کرانیکا موقع ندیا کے دیا مہاراجہ صاحب کے بڑے مصاحبوں اور زنانہ کے بڑے متوسلون کی خواہش تھی کہ نجے سنگہ مقرر ہو اور مہاراجہ صاحب بھی راضی ہوگئے تھے بلکہ اوسکو طلب کرلیا تھا مگر اسی عرصہ مین دوسرے فریق نے اپنا اقتدار قایم رکھنے کی غرض سے مرد الغلی خان امیدوار کو پیش کیا اوسنے اقرار کیا کہ حسب خواہش مہاراجہ صاحب انتظام کرونگا +

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ ایسے وقت مین جب علاوہ بدنظمی کے قحط سے ملک پر آفت آرہی ہے ایسا مختار چاہیئے

جنکو سب چاہتے ہون اور جسکا اعتبار کرین اور جو ملک کے اختلافات و نااتفاقی کو رفع کر کر مدت کی تکالیف کے بعد چین دے کسی وقت مین بھی پردیسی آدمی ملک کا اچھا بندوبست نہین کر سکے ہین کیونکہ مارواڑ کی زبان کل ہندوستان سے مختلف ہے پس اسوقت مین بالتخصیص غیر ممکن ہے

مگر اس صلاح پر عمل نہوا دیسی اور پردیسی اہلکارون مین اتفاق ہونا غیر ممکن ہے پس اس تدبیر سے مہاراجہ صاحب اور اونکی رعایا کے درمیان زیادہ اتفاق ہوتا مگر اس صلاح پر عمل نہوا اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی منظوری حاصل کر کر مردان علیخان کو مقرر کر دیا +

کچھہ عرصہ تک یہہ دیوانی برائے نام رہی اور اوسکو کچھہ اختیار نملا مگر بتدریج وہ بعض سرشتہ جات پر اختیار حاصل کرتا گیا جسقدر اوسکا اختیار بڑہتا اوسیقدر لوگ اوس سے زیادہ ناراض ہوتے گئے جو لوگ اوسکے قصور کے متلاشی تھے وہ بھی اپنے طریقہ مین درست رہا اور اس سبب سے اون لوگون کو یہ ریاست کو اوٹھتے دیکھ کسقدر ضبط رکھا مردان علیخان دیانت دار نہ تھا اوسکی مراد یہہ تھی کہ مہاراجہ صاحب کا اعتبار حاصل کرے چونکہ اوسکے لایق ہونے مین کچھہ شک نہین اوسنے اپنا مطلب حاصل کیا اس طرح استقلال پاکر اوسنے آمد و خرچ ریاست مین مداخلت شروع کی اسوقت قدیم اہلکارون سے نااتفاقی ہوگئی اُن اہلکارون کے دوست مہاراجہ صاحب کے ہمنشینون اور زنانہ کے متوسلون مین تھے اُنہون نے اوسکے احکام منسوخ کرا دیے اور چند روز مین یہہ حال کر دیا کہ اوسکے حکم کی کوئی تعمیل نہین

کرتا اور اوسکے مکان سے باہر لوگ حکموں پر خندہ کرتے تھے ٭

اسکا انسداد کرنیکے واسطے دیوان نے ممالک مغربی و شمالی سے مسلمانوں کا گروہ طلب کیا کہ بجاے مارواڑی اہلکاروں کے مقرر کرے چنانچہ بکثرت جو وہ یورپ مین آ گئے اور قدیم ملازموں کی جاپر چھوٹے عہدوں پر بھی مقرر ہو گئے دیسی لوگ بلا امتیاز خیر خواہی و بد خواہی و مدت ملازمت برخاست کیے گئے اصل کام چھوٹ گیا اور تنزل و انقلاب مین شبانہ روزی مصروفیت رہی بے اعتباری و عناد زیادہ ہوا دیوان سے عوام الناس ناراض ہو گئے اس سے مہاراجہ صاحب بھی بخوبی واقف تھے مگر بجاے اسکے کہ اوسکی تخفیف مین کوشش کرتے مخالفون کو باغی سمجھنے لگے جو لوگ روبرو آتے اونکو بد خواہی کا متہم کرتے اور علانیہ کہتے تھے کہ میرا باپ بھی دشمن ہے دیوان بھی اس بخشش سے واقف تھا اور اسنے سپاہیوں کی جمعیت رکھتا تھا تاکہ کوئی پاس نہ آسکے الغرض مدد اللہ خان نے بھی خوش انتظامی سے لیاقت ثابت نہ کی جسطرح وہ اہلکاروں کے ساتھ پیش آیا صریح اوسکی نالائقی کی دلیل تھی علاوہ اوسکے مشتبہ مزاج آقا کی وجہ سے بڑی مشکل مین تھا خرچ کے معاملات کو مہاراجہ صاحب کے روبرو عرض کرنے مین خوف کرتا تھا کہ مبادا ناراض ہو جاوین اسواسطے تدبیرات خوش انتظامی التوا مین رہین کیونکہ جسوقت روپیہ کی درخواست کرتا اوسیوقت معتوب ہوتا کل وقت عیش و تماشہ مین صرف ہوتا تھا جمع کا جو روپیہ آتا تو دیوان اپنی فضول خرچی کے واسطے لے لیتا یا مہاراجہ صاحب اپنے خزانہ مین جمع کر لیتے ریاست کے ضروری

مصارف التوار مین تھے فوج و ملازمان سررشتہ جات و کارخانجات تنخواہ نہ ملنے کے شاکی تھے اور انجام مین متقاضی ہوئے تھے پردیسی لوگ خوش تھے اور تنخواہ بروقت پاتے تھے +

اسوقت تک جس معاملہ مین تانہ کے فریق کا کچھہ تعلق نہ تھا مہاراجہ صاحب نے دیوان کو مدد دی اوسکے مکان پر مدت تک خود رہتے تھے اوسکو نوابی کا لقب اور رتبہ اخطاب دیا اسپر لوگ ہنسی کرتے تھے مگر مہاراجہ صاحب کے عنایت کے ثبوت تھے +

اقرار نامہ انتظام پر مہاراجہ صاحب نے کچھہ عمل نکیا کہ اسکے واسطے طبیعت کے استقلال کی ضرورت تھی ایک سے زیادہ مختارون کی معرفت کام کرانیکا طریقہ مارواڑ مین بالکل غیر معلوم تھا مہاراجہ صاحب کسیکو اختیار دینا گوارا نہین کرتے تھے اور مختار کو ہر معاملہ مین اجازت لینی پڑتی تھی نیدرہ لاکھہ روپیہ مین سے صرف ساڑھے دس لاکھہ خرچ ریاست کے واسطے دیا کہ کمی زر سے کام مین ہرج رہا مہاراجہ صاحب زیادہ تر زنانہ مین رہتے تھے جن کی معرفت پیغام آیا جایا کرتے تھے خواجون کے دیہات پر تو دیوان کا قبضہ ہوگیا تھا مگر بیب خاص اور خواصون کے دیہات پر قابض نہوسکا مہاراجہ صاحب کے مصارف خانگی کا حساب ریاست سے علیحدہ نہوا اور نہ کوئی ٹھکان جو مہاراجہ صاحبنے جاگیردار ون کو روپیہ قرض دینے کے واسطے مقرر کی تھین موقوف ہوئین مہاراجہ صاحب نے ریاست سے اپنا تعلق علیحدہ نکیا اور نہ باوجود تحریر اقرارنامہ کسیکو اختیار دیا +

مہاراجہ صاحب اور مہاراج کنوار صاحب کے درمیان نااتفاقی تھی پرگنہ
گودوارہ بتعین لاکھ روپیہ دیا گیا تھا اور کمی وبیشی اپنی دینی ٹھہری تھی چنانچہ
اوسکی آمدنی مین قحط کے سبب سے کمی ہوئی مہاراج کنوار صاحب نے حساب دیا
اور واسطے ایصال اسّی ہزار روپیہ واجب الطلب کے خود جودھپور مین آئے
مگر باوجودیکہ اونکو مصارف ذمگی راج دینے پڑے اس روپیہ کے ملنے مین
لیت ولعل ہوتا رہا اخیر مین جب نزاع انتہا درجہ کو پہنچا مہاراجہ صاحب نے
روپیہ ادا کیا چونکہ تا وقت قابض رہنے مہاراج کنور صاحب کے حساب
سالانہ کا تصفیہ ضرور تھا احتمال تھا کہ ہر سال ایسا ہی فساد رہے مگر یہ اخیر دم
مین بڑے کو پچیس ہزار اور چھوٹون کو بیس بیس ہزار روپیہ مقرر ہوا تھا بجز
زور آور سنگہ صاحب کے لہ دو چند لیتے رہنے تھے اکثرون نے یہہ روپیہ
منظور کرلیا +

تصفیہ حکمنامہ یعنی خراج سند نشینی اور منسوخی مطالبہ تعزیرات ذمگی رعایا
سے بلوغتی ہوئی اور طرفین سے اوسپر عمل ہوا +

مہاراجہ صاحب سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے فیصلہ نسبتی تھاکران
باروٹھیہ کو تجبر ٹھاکران گولہ و باجوواس حسب ضابطہ منظور نکیا اور گولہ و
باجوواس مین بھی جو دیہات راج کو دلانے تجویز ہوئے اونپر قبضہ نکیا تھا
ٹھاکران کا قبضہ دیرینہ ہونے سے اونکا بیدخل کرنا مشکل نظر آتا تھا
گولہ کے ٹھاکر پر دربار کی بہت مہربانی تھی اقرارنامہ کی روسے مہاراجہ
صاحب نے منظور کیا تھا کہ اگر فیصلہ سے ناراض ہونگے تو فوراً اپیل کرینگے

مگر باوصف انقضاء عرصہ زائد از یک سال اپیل نہ کیا اور نہ بجز تجویز نسبتی ٹھاکر آسوپ کے کسی اَور سے چندان ناراض سمجھے بلکہ صاف کہدیا کہ اگر آسوپ کا تصفیہ میری مرضی کے موافق ہوتا تو مجکو دیگر تجویز مین کچھہ اعتراض نہوتا اسلیئے اُنہون نے ٹھاکر آسوپ کو دربار مین طلب کیا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب و بڑے ٹھاکرون کے درمیان تصفیہ کیا تھا اُسمین بجز ٹھاکر جرائی کے کچھہ دست اندازی نہوئی مگر اونسے جاگیرداران کی کچھہ رضاجوئی نکی کہ بدستور اپنی جاگیرون پر قابض رہے مگر جودہپور مین بلاسئے نگئے مطالبہ ریکھہ جو دو سال سے ندیا تھا دیدیا اور اونکے سوار بھی عند الطلب نوکری کے واسطے موجود ہوے مگر ٹھاکرون سے راج کے کامون مین صلاح اور نوکری نہین لیجاتی تھی +

निवानी

چھوٹے ٹھاکرون کے دیہات مقبوضہ کی کچھہ تحقیقات نہوئی اس سے جو دیہات راج مین شامل ہونے چاہیئے تھے بدستور ٹھاکرون کے قبضہ مین رہے ٹھاکرون نے دیہات خالی کردیے تھے مگر اونسے کچھہ حاصل ہونیکی امید نہ تھی اس سے راج نے قبضہ نکیا راج کی لاپروائی دیکھکر چھوٹے ٹھاکرون اور دیگر متوسلین ریاست اور مہاراجہ صاحب کے کنیزک زادلڑکون نے خالی دیہات پر قبضہ کرلیا اور بعض دیہات جنہون نے خالی کئے تھے اُنہون نے بھی پھر لے لئے جب تک قحط کی وجہ سے آمدنی کی امید نہ ہوئی راج سے صرف ریکھہ کا مطالبہ ہوا اور اوسکے انجام پر مطلق لحاظ نہوا شہر سے باہر جسقدر گانون سے کچھہ آمدنی کی امید نہ تھی ادہر اسقدر کم توجہی تھی کہ

ہر ایک ٹھاکر دس بارہ سواروں سے خالصہ کے دس بارہ دیہات پر قبضہ کر سکتا تھا اور اوسکو کوئی مدت تک پرسان نہوتا اور جو ہوا تو راج اوسکو بیدخل نکر سکتا تھا ✤

عدالت کے کام مین بدستور خرابی تھی جوشی ہنسراج نے سماعت اپیل پر ایک متصدی کو مامور کر دیا حکام عدالت کو جو درجہ مین دیوان کی برابر سمجھے یہہ بات ناگوار ہوئی اور کنارہ کش ہوئے اور جوشی کے مستعفی ہونیکے بعد مرزا الغ بیگخان کے ساتھہ بوجہ پردیسی ہونیکے کام نآیا پھر وہی سررشتہ درباریون کی معرفت دادخواہ ہونیکا جاری ہو گیا ✤

تجارت پیشہ لوگ اسلئے بہت شاکی تھے کہ جو دہ پور کے ساہوکاروں کا روپیہ جاگیرداروں اور زمینداروں کے ذمہ تھا اداسے رکھیہا ورشادی وغیرہ کے خرچ ریاست خانگی کیواسطے روپیہ لینے مین اور اوسکے عوض کانون کی جمع سفر کر دیتے ہین سابق مین جب کوئی جاگیردار کانون پر قبضہ نہین دیتا تھا عدالت دیوانی سے دستک ہوجاتی تھی اب عدالت بند ہوجانے سے ساہوکاروں کے قرضہ کی کچھہ داد و فریاد نرہی اور داد و ستد بند ہوگئی اثنا ساہوکاروں کو قحط مین بعض وقت خرید غلہ عورتون کا زیور بیچنا پڑا اور چند کا دیوالہ نکل گیا ایک دفعہ بازار بالکل بند ہوگیا تھا مگر مہاراجہ صاحب نے لاکھہ روپیہ دیا اور رہنڈویات کا وصول کرنا ملتوی رکھا تب کچھہ کام جاری ہوا ✤

مہاراجہ صاحب کا طریقہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور کل صاحبان انگریزی کی طرف بہت دوستانہ تھا ہمیشہ صاحب کی صلاح پر عمل کرتے تھے اور جو کبھی

انحراف کیا تو اپنے ارادہ سے نہین بلکہ ضعف طبیعت اور اور ون کے اغوا سے مصاحبون کی معرفت صلاح دیجاتی تھی وہ مہاراجہ صاحب تک کم پہنچتی تھی اور پہنچتی تھی تو الشکل دیگر اور صاحب خود صلاح دیتے تھے اوسکو سب مصاحب مجبور منظور کرتے تھے جو رئیس بائیس برس تک خود سر ہو کر رہا تھا اوسکا صلاح پر بدلحاظی کرنا عجب نہ تھا یہہ تو مہاراجہ صاحب جانتے تھے کہ یہہ صلاح اونکی بہتری کے واسطے دیجاتی تھی مگر مارواڑ مین جھوٹ اور فریب اسقدر رائج ہے کہ اوسکے مقابلہ مین صاحب ایجنٹ کی صلاح بہت سادہ اور بدمزہ معلوم ہوتی تھی سرداران ریاست راج کی بے انصافی اور اہلکارون کی بددیانتی و عداوت سے سب کشیدہ خاطر تھے +

سرکار انگریزی و راج جودہ پور کے درمیان بابت ٹھیکہ حصہ جودہ پور نمک سانبھر عہدنامہ ہوا اسمین سرکار نے سوا لاکھ روپیہ دینا قبول کیا اور یہہ بھی کہ اگر نمک ساڑھے آٹھہ لاکھہ من سے زیادہ فروخت ہو تو علاوہ اوسکے بیس روپیہ فیصدی اور دیا جاوے یہہ عہدنامہ جودہ پور مین ۲۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو منضبط ہوا +

نوہا
گوڈا

۱۰ اپریل ۱۸۷۰ء کو بابت نمک نوحہ اور گوڈہ واقع جھیل سانبھر کے دوسرا عہدنامہ ہوا اوسمین چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور علاوہ اوسکے نو لاکھہ من نمک سے زیادہ کی فروختگی پر چالیس ۴۰ روپیہ فیصدی مالکانہ مقرر ہوا +

یکم فروری ۱۸۷۱ء کو سانبھر پر سرکار کا قبضہ ہوا مگر نوحہ اور گوڈہ پر عرصہ تک قبضہ ہوا مارواڑ مین غلہ بکثرت آنیکے سبب سے بنظر کفایت کرایہ بار برداری نمک

بہت فروخت ہوا سنہ ۱۸۹۷ء مین قحط کی مصیبت جو دو سال تک رہی تھی رفع ہوگئی مگر محتاجگی خلایق و ویرانی دیہات وکمی زراعت و معدومی مویشیان سے یہہ حالت ہوگئی کہ سالہا سال کی حسن انتظامی کے بغیر مارواڑ کا پہلی حالت کو پہنچنا دشوار تھا کاشتکار و تاجر و کاریگر وغیرہ ہر پیشہ کے لوگون نے دیگر ممالک مین بود و باش اختیار کی اور اونکی واپسی کے واسطے بجاے اس بدنظمی و ابتری کے کوئی بہتر ذریعہ ترغیب چاہیئے تھا +

مارواڑ کے خشک قطعات مین پانی نہونے سے بڑی مصیبت ہوئی جودہ پور مین لوگ تشنگی سے مررہے تھے بعض کوؤن مین کیچڑ نکل آئی اور کسی مقام پر پانی ملتا تھا تو وہان مرد و عورتون کا ہجوم ہوجاتا تالاب و کوؤن پر صبح سے شام تک پنہاریون کی آمد و رفت جاری رہتی تھی محنت تمام لیجاتی تھین اور گھنٹون تک انتظار مین ٹھہرتین اس سے کمال رنج تھا مہاراجہ صاحب نے اپنے خاص تالاب جلیسر سے عوام کو پانی لینے کی اجازت دی اس سے ایک مہینے کارروائی ہوئی لیکن خوف تھا کہ اگر بارش دیر سے ہوگی تو غریب ضعیف لوگون پر آفت آویگی +

شہر جودہ پور کے واسطے جسمین ایک لاکھ آدمیون کی آبادی ہے بہم رسانی آب نوشیدنی کا بندوبست ضرور تھا اور یہہ بندوبست غیر ممکن نہ تھا مگر البتہ محنت و خرچ چاہتا تھا پس جو تکلیف ہوئی مہاراجہ صاحب کی کم توجہی سے تھی اگر مہاراجہ صاحب کچھہ تکلیف خرچ گوارا کرتے تو اونکی دار الحکومت مین یہہ مصیبت نازل نہوتی +

जलसर

बाई जीका तालाब

بائی جی کا تالاب ۔ طول ۵۱۷ فٹ عرض ۳۷۵ عمق ۴۵ سے ۱۵ تک
چہار دیواری شہر کے اندر بہت عمدہ ہے اگر کل دیوارین تیار ہو جاوین
تو اوسطا درجہ پچیس فٹ پانی بھرا رہے اور اس پانی سے بہت حاجت
روائی ہو اس تالاب مین نہر سے اور نہر مین پہاڑ واقع مغرب شہر کے
نالون سے پانی آتا ہے تالاب اور نہرون مین تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا

मी कंवर

بائی سری کنور دختر مہاراجہ مانسنگہ صاحب رئیس سابق نے کہ مہاراجہ
سے سنگہ صاحب والی جے پور کی بیوہ تھی اس تالاب کو تعمیر کرایا تھا مگر قبل
اسکے کہ تالاب کی فرش بندی ہو اور دیوارین اختتام کو پہنچین رانی
نے ضعف و پیری سے سفر مزاج خدمتگارون کو کام سپرد کر دیا عوام
کے بیان سے ظاہر ہے کہ اونھون نے اس تالاب کی تکمیل کے واسطے روپیہ
علیحدہ جمع کر دیا تھا اگر یہہ امر صحیح ہے تو ضرور ایک سال اوسکے انتقال
پر یہہ روپیہ غائب ہو گیا یہہ تالاب غیر مکمل تھا اور اگرچہ نہر بھی مرمت
طلب تھی تاہم تھوڑی سی بارش سے اوسمین بہت پانی آتا تھا مگر
تالاب مین فرش نہونے سے جذب ہو کر شہر سے باہر کی نشیب مین
نکلجاتا تھا بائی جی کی جائداد اراضی و نقدی جسقدر کنیزکون کے ہاتھ
سے بچ رہی تھی مہاراجہ صاحب کو ملی تاہم اس تالاب کی تکمیل پر انھون
نے مطلق توجہ نکی بہت سے کارندے و اہلکار و دیگر دولتمند آدمی اوسکے واسطے
چندہ دینے کو تیار تھے مگر صرف مہاراجہ صاحب کی اجازت کے منتظر
تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے خود بھی کہا اور مصاحبون سے بھی

کہلا بہیجا کہ مہاراجہ صاحب دس ہزار روپیہ دیکر کام شروع کرا دین باقیماندہ روپیہ زنانہ ڈیوڑھی اور باشندگان شہر سے وصول ہوجاویگا مگر انھون نے ایک کوڑی بھی ندی آخرکار دوسرے سال مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دولتمند باشندگان شہر کی کمیٹی مقرر کرکرا ور خود میر انجمن ہوکر قریب پچاس ہزار روپیہ جمع کیا اور باہتمام مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب تالاب مذکور کی درز بندی اور فرش کا کام جاری ہوا جسوقت تجویز ہوئی تھی جودہ پور مین نہ تھے مگر جب آئے انھون نے اس تجویز کو بہت پسند کیا اور از خود اوسکی تعمیر مین امداد و اعانت کرنیکے سبب کو بہت خوشی ہوئی اونکی دستگیری سے اور روپیہ حاصل ہونیکی امید ہوگئی اس پچاس ہزار روپیہ مین پندرہ ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب بھی دیا گیا اور اسیقدر زنانہ ڈیوڑھی سے ملا اور بقایا اون نے بھی [illegible] کامات شہر [illegible] مین نذر کیا تھا ایمان کمیٹی مین سے سب سے زیادہ کوشش [illegible] ہوئی منگہ وکوتوال شہر وکویراج مور دہن نے کی کہ [illegible] مین کام سب طرح ست تمام ہوگیا اس تالاب مین اسقدر پانی جمع ہوگا کہ شہر کے کل ضروریات کے واسطے کافی ہوگا اور پانی کی آمد ایسی ہے [illegible] ایک بارش سے اسمیں پانی بھرجاویگا اور جودہ پور کی تکلیفات قلت پانی کے لحاظ سے یہہ تالاب نعمت غیر مترقبہ ہے اس کام مین اسوجہ سے کوشش کامل کی گئی کہ اول تو اسی تالاب سے ہی شہر کے واسطے پانی کا ذخیرہ کامل ہوجاویگا دوسری امید تھی کہ لوگون کو ایسے ہی دیگر

تعمیرات کی جرأت ہوگی اور شہر کی تکلیف رفع ہوگی کیونکہ اگرچہ جودہ پور کے
پانی کی قلت رفع کرنیکے واسطے سہل ترین اور مقدم تدبیر یہی تھی مگر علاوہ اسکے
اور بھی ہین یعنی اگر گرد نواح کی پہاڑی ڈھال کا پانی اور بیرونی تالابون کا
ابطرز مناسب جمع کرکے شہر مین لایا جاوے تو فقط آب نوشیدنی کا ہی
ذخیرہ کامل نہوجاوے بلکہ شہر جو اب گندگی و بدبو سے خراب ہو رہا ہے
تازہ پانی سے صاف اور خوشگوار رہا کرے +

माचनम

کرنل اینٹنگ صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل نے مسٹر مائلس صاحب
انجنیر راجپوتانہ کو تحقیقات و تجویز بہمرسانی آب نوشیدنی جودہ پور کے
واسطے بھیجا تھا چنانچہ انھون نے تجویزات کرکے مفصل رپورٹ کی مگر مہاراجہ
صاحب کو روپیہ دینا منظور نہوا اس سبب چھوڑ دی گئی سالہا سال سے
صاحبان پولٹیکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کو اس ضرورت سے آگاہ کرتے رہے
اور تین سال کی مصیبت نے اور بھی ثابت کر دیا تاہم کیا مجال ہے کہ مہاراجہ
صاحب کے دل مین اپنی رعایا پر جو خاص قلعہ اور محل کے گرد و پیش رہتے ہین
کچھ بھی رحم پیدا ہو باوصف مہاراجہ صاحب کی لاپرواہی کے بنظر تکلیف
خلایق اور ضرر صحت یہ معاملہ ایسا ہے کہ اگر اسپر لحاظ رہیگا اور بہ تواتر کوشش
ہوگی تو اخیر مین کبھی نہ کبھی ضرور عمل ہوگا +

اس زمانہ مین بتحت مہاراجہ صاحب انتظام ریاست براے نام مرد انجمن اعلیٰ
دیوان ومہتا بجے سنگھ و سنگھی سمرتھ راج ومہتا جیون اور پنڈت شیونرائن
کو مفوض تھا +

براے نام اسواسطے کہا گیا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو کسی دیوان یا منصاحب
سے اصتبار نہ تھا ابتدا مین جب حسب الحکم گورنمنٹ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۶۵ء
مقرر ہوئے تب مہاراجہ صاحب نے اقرار کیا تھا کہ یہہ لوگ انصرام کار ریاست
کیواسطے مجملاً و مفرداً با اختیار رہینگے دیوان کو کل کی نگرانی اور منصاحبون
کو مال و دیوانی و فوجداری وغیرہ سررشتہ جات کے کام مفوض رہینگے
مگر مثل دیگر مراتب اقرارنامہ کے اسپر بھی کچھ عمل نہوا حکم گورنمنٹ پر
لحاظ نرہا جو اہلکار انتظام سے تعلق نہین رکھتے تھے کام مین دست اندازی
کرتے تھے مہاراجہ صاحب سے ذریعہ مکالمت مسدود تھا تنخواہ مقررہ
جو روپیہ کار ریاست کیواسطے تھا مصارف ذاتی مین صرف ہوتا تھا
اور سپاہ و دیگر ملازمون کو تنخواہ نہین ملتی تھی +

دسمبر ۱۸۶۵ء مین دیوان نے حسب خواہش مہاراجہ صاحب و بمدایت
صاحب پولٹیکل ایجنٹ اکثر پردیسی آدمیون کو موقوف کیا اس سے اگرچہ
کسیقدر اوسکی طاقت کم ہوئی مگر اوسنے اپنے آقا کی رضامندی حاصل
کر لی اور اپنی بدنامی رفع کی کل حالات دھر دیکھا بہت پرخیال کرنے
سے تا وقتیکہ انقلاب کامل نہوا اوسکی علیحدگی سود مند نہ تھی بلکہ اندنون
مین تو اوسنے راج کی خیرخواہی کی تھی رئیس کو اکثر نیک صلاح دیتا کتا مگر
اوسپر عمل نہوا مہاراجہ صاحب اپنے اہلکارون کو ہمیشہ بدلتے رہتے تھے ان
کسی قدر اونکو طمع تھی اور کسیقدر اس تبادل کو اصلاح انتظام ریاست
سمجھتے تھے چنانچہ اسیطرح مردان علیخان کی برخاستگی کیواسطے بھی صاحب

پولٹیکل ایجنٹ سے دریافت کیا جب وہ اصلاح انتظام کی کوئی صلاح
دیتا تھا مہاراجہ صاحب اوسکو بطور کلمات غرض آلودہ پردیسی شخص کی
کہ اپنی بہتری ہوس اور انگریزون کی خوشنودی حاصل کرنیکے واسطے
کہتا ہے اور ہماری خوشی و فوائد ذاتی پر لحاظ نہین رکھتا خیال کرکر
کچھ توجہ نہین کرتے تھے +

دیگر اہلکار انتظام یعنی مصاحبان راج سے بجز مہتا بجے سنگہ کے
جو اپنے اقتدار ذاتی سے کسیقدر خود اختیار تھا کوئی آزادانہ راے
نہین دیتا تھا سب مہاراجہ صاحب سے خائف تھے اور اونکے
حکم کی خاموشی سے تعمیل کرتے تھے بجاے اسکے کہ اپنے عہدہ کے
کام کو خود کرین اپنے ماتحتون سے کراتے تھے اور خود رئیس کی
خدمت مین بمقام محل و باغ وغیرہ جہان وہ رہتا حاضر باشی کرتے
تھے اسطرح اونکا وقت خوشامد و سخن سازی مین بسر ہوتا تھا +

جس حالت مین اجراء کاروبار کی یہہ صورت تھی خود رئیس کے طریقہ
سے حکومت ضعیف تر ہوتی تھی مہاراجہ صاحب ٹھاکرون و دیگر
توابعین کی جاگیرون کو براہ ضد و عداوت ضبط کرتے تھے اسی سبب سے
اکثر ستم رسیدہ ٹھاکرون نے اتفاق کرکر جاگیرین بہ زبردستی لے لین
اور صاحب ایجنٹ نے ثالث ہوکر باقیماندہ منضبطہ جاگیرین واگذاشت
کرا دین چند سال گذشتہ مین ان افراط و تفریط نے رئیس کے اختیار کو
ضعیف کر دیا اور اسی سبب سے ٹھاکرون مین اتفاق ہوگیا ملک

کو دشمن سمجھنے لگے احکام دربار کی مطلق تعمیل نہین کرتے تھے مہاراجہ
صاحب بجاے اسکے کہ کسی ٹھاکر کو رضامند اور کسیکو مغلوب کرکر
ضبط مین رکھتے ایسے رنج آور اور یہ اشتعال غضب تدبیرین کرتے
تھے اور خود اونکا عملدرآمد نہین کرسکتے اور اونکے خصوصیت مقابلہ آزادی
کی تحریک ہوتی تھی +

رئیس کو یہہ تمیز نہ تھی کہ اپنے اختیار حکومت کو کس موقع پر بہ ارادہ دانشوری
و بطرز واجب استعمال کرنا چاہیئے جنحالت مین مقدمات تحقیق مثل
قتل عمد کا اور مدت سے سزا دہی ڈکیتی کا انسداد نہ کیا اور تجار سرحد و
باشندونکی مرکوبی نہ کی بڑے ٹھاکرون کو یا اونکے باغیون مثل
سانکرہ کو خفیہ مدد دیکر یا دیہات مثل بیرانی و میٹھڑی وغیرہ کو بلا
استحقاق سے چھینکر اپنا دشمن بنایا تنازعات کو قائم رکھا یا اضافہ دیا
مثلاً مقدمہ باوڑہ کے بھائی کو بھائی سے اور ماں کو بیٹے سے لڑایا ایک
فریق کی طرفداری سے دوسرے پر ظلم کیا یہہ نہ سمجھا کہ اختیار حکومت
کی بداستعمالی سے ضعف حکومت ہوتا ہے اور جن لوگون کو دوست
بنانا چاہیئے اونکو غرض نالایق یا صرف جوش حماقت سے ناراض کیا
اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ٹھاکرون نے اپنے مالک کی حکومت کو بالاے
طاق رکھکر وہ اقتدار حاصل کیا جسکا اونکو مطلق استحقاق نہ تھا
اور جن معاملات مین راج سے فیصلہ ہونا چاہیئے تھا اونمین دست اندازی
کرکر اپنا اختیار بڑہایا کسیکی حکومت کے محکوم نہونے سے ہر ایک

खाटू
सांकरा
बिरानी
मीठडी
बाबरा

ٹھاکرنے بمقتضاے خاصہ طبعی جیسا چاہا اپنی جاگیر مین اور اوس سے باہر
عمل کیا اور راج کی نوکری و اداے محصول جسقدر چاہا کیا جو نتیجہ انکا
مہاراجہ صاحب کا جو حال بجانب سرداران تھا وہی بجانب اہلکاران
راج اور خود اپنے اہل قبیلہ کے تھا جسحالت مین کسیکو نگرانی کاروبار
متوقع نہین ایسے تھے خود بھی اہلکارون کی نگرانی نہین کرسکتے تھے کسی
دادخواہ کی اونکے پاس تک رسائی نہ تھی البتہ جو زنانہ یا خدمتگارون
کے ذریعہ سے جانا چاہتا وہ پہنچ سکتا تھا پس ہر ایک اہلکار کو لازم آیا
کہ زنانہ مین یا خدمتگارون مین کسیکو اپنا حامی بناوے جسنے عورت
محبوبہ رئیس یا کسی خواجہ سرا تک رسائی پیدا کرلی اوسنے ضرور عہدہ حاصل
کیا وقت تقرر نذرانہ دیا پھر وقتاً فوقتاً تحفہ تحائف بھیجتا رہا تاکہ مہربانی
بدستور رہے اور جب اوسکے ظلم و تعدی کی خبر پہنچکر بازپرس ہو
دستگیری کیجاوے جو اسطرح عہدہ حاصل کرتا تھا وہ اخفاء جرائم و
اتہام و کل دیگر ذریعہ سے بعض مال زر کو عمل مین لاسکتا تھا اوسے کچھ حساب
دینے کی ضرورت نہ تھی اور نہ کارپردازون کی تعمیل حکم و اطاعت کی
حاجت تھی کسی باعث ہوشمند مارواڑ مین جہان سے حکومت کی پاسنے
رشتہ دار قریبی کو وہان بھیجکر خود جودھپور مین رہے اور تاوقتیکہ
کوئی قوی تر سفارش والا اور زیادہ تر خرچ کرنیوالا بجاے اوسکے
مقرر ہو اوسے اطمینان تمام رہتا +

सिवाना

حاکم سیوانہ نے ایک راجپوت کو گرفتار کیا اوسکی دو گھوڑیان لے لین اور

تہمت باطلہ پراوسکو چند روزتک سیوانہ مین قید رکھا انجام کار راجپوت کو چھوڑ دیا اوراوسکی گھوڑیان اور روپیے لیئے اس اثنا مین صاحب ایجنٹ کا دورہ ہوا تحقیقات سے حاکم پرسب اقبال اوسکے جرم ثابت ہوا روپیہ واپس کیا مگر گھوڑیان ندین کہ کہین لیشئے کام پر بھیجدی تھین مہاراجہ صاحب کو اطلاع دیگئی تو حاکم نے زرخوراک ایام قبضہ ناجایز کا دعوی کیا اور حکم ہوا کہ باداے زرخوراک لیجاوی +

اہالیان راج کی خودسری کی نظیر بوراہیہ کا مقدمہ اوربہ ضلع پربتسر مین بررو اور بوراہیہ دو ٹھاکرون کے گانون ہین ٹھاکر بررو نے بقالان بوراہیہ کو جو بررو مین گئے تھے گرفتار کرلیا اور مصادرہ کیا اور جب جناب ٹھاکر بوراہیہ رہا کئے بوراہیہ والہ نے حاکم پربتسر سے استغاثہ کیا حاکم بررو مین گیا وہان دعوت کھائی اور ٹھاکر سے پگڑی بدلی اور بوراہیہ والے سے کہدیا کہ جودہ پور جاکر استغاثہ کرے بوراہیہ والہ حسب قاعدہ راجپوتون کے منتظر وقت رہا اور بررو کے بقالون کو گرفتار کرکر انتقام لیا بررو والنے بوراہیہ کے ایک نگلہ پر شبخون مارا مقابلہ مین نگلہ کا ایک مرد اور ایک عورت ماری گئی اور دو آدمی زخمی ہوئے اسپر خون کا جھگڑہ ہوگیا بوراہیہ والہ داد خواہ ہوا مگر ٹھاکر بررو اور حاکم پربتسر نے جودہ پور مین بند وبست کرلیا اوسکی کچھ سماعت نہوئی اس صورت مین اگر راج مارواڑ کی بے اعتباری اور عدم تحکمی ہو تو کیا عجب ہے +

बोरावड़ परबतसर बरड़

पाली

हड़ताल

پالی مین زرگرون نے بمرور عرصہ سولہ سال زیور بنایا تھا وہ اب وزن
مین کم ہوا اوسکی قیمت امسنے لی گئی اسپر انھون نے ہڑتال کر کر شہر چھوڑ دیا
وہان ایک پہلے حاکم کے ظلم سے چھیپی لوگ جنکی صنعت سے یہہ شہر مشہور تھا
سے وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے پالی آباد وہان شہر اور بڑی تجارتگاہ تھا حاکمو
کے ظلم سے چھہ سال کے عرصہ مین صرف دو ثلث رہگیا +

بھنڈاری بہادر مل کے مقدمہ سے عیان ہے کہ مہاراجہ صاحب
حضوری خدمتگارون کا بڑا پاس رکھتے تھے اور بہت ضد و ناواجبیت
سے اونکی حمایت کرتے تھے جون سنہ [illegible] مین جب یہہ شخص مقرر ہوا
تب قایم مقام صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب سے کہا تھا
کہ وہ درجہ و چلن رویہ سے اس عہدہ کے لایق نہین ہے اسکے جواب

जालोर

مین لکھا آیا کہ اوسکا بھتیجا مقرر ہوا ہے کہ مثل حاکمی جالور کے مارواڑ مین
لڑکے اپنے باپ کی جا پر مقرر ہو جاتے ہین اسکے امتناع مین سخت خریطہ
لکھا گیا مگر مہاراجہ صاحب اپنے ارادہ مین مستقل رہے بھنڈاری
بہادر مل زنانہ کا متوسل اور کم حیثیت آدمی تھا باوصف ممانعت و
تاکیدات صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے بدستور اپنے عہدہ پر رہا +
اوسکی خدمت یہہ تھی کہ جسقدر روپیہ ممکن ہو لا کر خزانہ مین جمع کرے
اور بلا اجازت زبانی خاص مہاراجہ صاحب کے ایک خرمہرہ کسیکو نہ دے
اس مخفی ہدایت کے بموجب چٹھیات دیوان کا جو بمہر مہاراجہ صاحب
جاری ہوتی تھین روپیہ نہین دیتا تھا بلکہ تاوقتیکہ زبانی حکم نہ ملا خود

مہاراجہ صاحب کی چٹھی کا روپیہ بھی ادانکرتا اسطرح سے کیڑون کمبخت ملازم حیضیان لئے پھرتے تھے تا وقتیکہ سعی کامل بہم نہ پہنچاتے باخزانچی سے سازش نکرتے کسیکو روپیہ وصول نہوتا +

اسیطرح جو شئے ہنسراج کہ محض نالایق تھا مہاراجہ صاحب کا نیا احمد تھا ماروا ایکے جوشیون کا سرگروہ برہمہ آچاری اور زبون پابند مذہب تھا اوسکو

पुस्तकशाला

نیک کردارون کا بڑا دعوی تھا اور پرہیزگاری کی وجہ سے اوسکا سب لحاظ کرتے تھے باوجود ضعیفی ۲ پہر دن تک چھاتی تک پانی مین بالکل کھڑا

منتر پڑھتا ہوا کھڑا رہتا تھا منتر وہین اوسنے پانچ برس تک مدح چھپیون کا

मंडोर

اوکھانا کھایا گوشت کا نام لینے سے اوسکا لرزہ آتا تھا ناپاکی سے بچنے کے واسطے دامن کو کمر سے لپیٹ لیتا زنانہ امید وہ کے حالات سے کا دعوی رکھتا تھا گرزنانہ مال مین حق و راست کنا گوارا نہین کرتا باہم بزرگی وہ بہت حیالاک و زبردست وزمانہ ساز بے ایمان آدمی تھا بہت غل مچاتا اور بس کو دبالیتا اوسکے بھائی بھتیجے اور متوسل اس سے بچتے کہ اونکی معرفت اندر باہر سب جگہہ کی خبرین حاصل کرتا اور سب پر غالب رہتا +

سابق مین وہ دیوان تھا مگر اس خیال سے کہ دیوانی مین کسی روز خراب ہوگا عقلمندی سے استعفا دیدیا بعدازان مہاراجہ صاحب کیطرف سے ایجنٹ گورنر جنرل کیی بست مین وکیل ہوگیا ایک مقدمہ تنازعہ اراضی مین اوسنے بالکل جعلی کاغذ پیش کیا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اسکو

موقوف کردیا اور مہاراجہ صاحب کو لکھا کہ اوسکو جودہپور مین نہ آنے دین
مگر کمال حیرت کا مقام ہے کہ بفور پہنچنے خریطہ مشعر جعلسازی جوشی ہنسراج
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکے بیٹے اسکرن کو جودہپور کی قلعہ داری پر کہ
نہایت معزز و معتبر عہدہ ہے مقرر کیا +

جوشی نے اگرچہ وکالت چھوڑ دی اور جودہپور مین بھی نہین آیا مگر مہاراجہ
صاحب کی اوسپر کمال مہربانی رہی اور راستے بیٹون اور متوسلون کی
معرفت پیغام جاری رکھا اور دربار کے بدستور انہی دنون مین داخل
ہوکر ایجنسی کی کارروائی اور محکمہ جات باضابطہ کے عملدرآمد مین جنہین مہاراجہ
صاحب کے اقرارنامہ ۱۸۶۸ع کے بموجب جوشی بہادر مل کو کچھ منصب
دست اندازی نہین تھا خلل انداز رہا +

ابتری کاروبار دربار صرف مردون کے سبب سے نہ تھی بلکہ زنانہ اور باہر
کی عورتین مع متوسلون کے انتظام ریاست مین بہت دخیل تھین اکثر
انمین سے بہت دولتمند اور ذی جائداد ہوگئین بسبب تعلقات محبوبہ
مہاراجہ صاحب و نیز جنسے اونکی اولاد ہوئی مارواڑ مین جاگیرین رکھتے
ہین مگر اختیار و رسوخ صرف اونہین کا نہین تھا جو بوجہ رئیس سے
منسوب ہونیکے معاملات راج مین دست اندازی کرنے مین معذور
ہوسکتی تھین ایک عورت ڈیلنی نامے کہ رانی سری کنور کی کنیز تھی اور
سابق مین اوسکے کاروبار کا انتظام کرتی تھی اوسکے انتقال پر بہت
دولتمند ہوگئی روپیہ خرچ کرکے اوسنے دربار مین رسوخ پیدا کیا اس رسوخ

डीलनी

کے ذریعہ سے وہ اپنے متوسلون کو عہدہ پر مقرر کراتے تھے مہاراجہ تخت سنگہ
صاحب اوس سے بہت محبت کرتے تھے اور اوسکی صلاح مانتے تھے اگرچہ
اوسکی دست اندازی پر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اعتراض کیا مگر شیشیا
اورانہین ایام مین اوسپر غصب مال تعدادی بہتر ہزار روپیہ کی نالش ہوئی
ایک مقدمہ دربار مین بھیجا گیا اگرچہ ایجنسی سے حضرسی مدعی کیواسطے بہت تاکید
ہوئی اور دعوی کی تصحیح معلوم ہوتا تھا مگر کچھہ سماعت نہوئی +
ایک پٹیالہ کے جوہری نے مہاراجہ صاحب کے خواجہ سرا کو زیور فروخت کیا
تھا اوسمین سے چند رقمین زنانہ مین چلی گیئن اور چند کو خواجہ فروخت کرکر
مکہ شریف کی زیارت کو چلا گیا وہانسے وہ دیوالیہ ہوکر آیا اور جوہری کو
ایک بلیہ ملا دیوان کی عدالت واقعہ جودہ پور مین اوسکا مقدمہ رجوع ہوا
۲ اگست ۱۸۶۸ع کو بمبلغ ... روپیہ کی ڈگری ہوئی مگر چونکہ خواجہ سرا متعلق زنانہ
تھا اوسکے پاس خاص اوسکا روپیہ مطلق نہ تھا وحسب شرائط اقرارنامہ
سنہ ۱۸۶۹ع صرف مہاراجہ صاحب کے حکم سے اجراء ڈگری ہوسکتا تھا اس
وجہ ڈگری سدی ہوگئی ایجنسی سے تقاضا دستدید ہونے پر
مہاراجہ صاحب نے مقدمہ کی سماعت کی از سر نو تحقیقات ہوئی اگرچہ
واقعات مقدمہ وہی تھی سود وخرچہ کم ہوکر زرڈگری بتعداد ... رکھا گیا
مارچ مین مہاراجہ صاحب نے مصاحبون کی معرفت صاحب ایجنٹ کے پاس
پیغام بھیجا کہ چودہ ہزار روپیہ محکمہ چوکا رمین جمع کرا دیا جاوے مگر تین مہینے
تک مدعی کو نملے تاکہ خواجہ سرا مدعا علیہ اس عرصہ مین اپنا دعوی پیش کرے

पटयाला

چنانچہ شرط کا ایفا نہوا تب لاچار جوہری یا اوسکے گماشتہ نے سات ہزار روپیہ لیکر راضینامہ دیدیا +

مارواڑ مین مثل ٹھاکرون کے متصدیون کا بھی بڑا جوڑ ہے اسیقدر وہ بھی رئیس کو فریب دیتے ہین ریاست کی کتابون کو بکمال طرفداری سے اپنا مطلب حاصل کر لیتے ہین مہاراجہ صاحب کو تو العین ہر بار فروختہ کیتے ہین اور ٹھاکرون کو خلاف ورزی کیواسطے اغوا کرتے مین اور طرفین سے مطلب حاصل کرتے ہین چونکہ متوسط ہین لڑائی کا تماشہ بہت غور سے دیکھتے رہتے ہین اور حسب موقع جبتک فائدہ ہو لڑائی جاری رکھتے ہین بعد ازان ثالث ہو کر فیصلہ کرا دیتے ہین یہہ لوگ مختلف اقوام اور خاندانون کے ہین اور سب مہاراجہ صاحب کی خیرخواہی کا دم بھرتے ہین اونکے فوائد علیحدہ ہین مگر اختیار مشترک کیواسطے سب متفق ہو جاتے ہین ضعیف الطبع رئیس اور ابتری ریاست سے اونکو دغا بازی اور بے ایمانی کا بڑا موقع حاصل ہوتا ہے اکثر متصدی ٹھاکرون کی پوسرگت کرتے ہین اور چند ٹھاکرون کی طرف سے خلاف فوائد راج کوشش کرتے ہین اور احکام راج کو منسوخ کراتے ہین اگر متصدی بنظر اقبال اپنے قرضہ کے ٹھاکر کی ذلت کرانا چاہتا ہے تو دربار کو افروختہ کر کر اوسکی جاگیر ضبط کرا سکتا ہے +

مہاراجہ صاحب کی کثرت قبائل راجپوتانہ مین ضرب المثل تھی مخالف مستورات کی عداوت اور اعمال و کنیزک زاد اطفال کے ناتربیت یافتہ

وے بے قید رہنے اور اونکی خود سری اور بیجا اوباشی سے ملک کی
خرابی مین بڑا اضافہ ہوا کہ مہاراجہ صاحب کے ضبط و اختیار سے باہر نکل گئے
اوجس حال مین زنانہ مین مخالفت و تکرار رہتی تھی اطفال براہ خود سری و
سینہ زوری انواع تشدد و زیادتی کرتے تھے اور کچھ سزا انہین ہوتی تھی
کہ اس سبب سے خلایق خائف و لرزان تھی اسطرح مہاراجہ صاحب کا
خود اپنے گھر مین کچھ اختیار و حکم نہ تھا +
ایسی ہیئت بے ریاست مین کہ رئیس اپنے ملک بلکہ محل مین اطاعت
نہین کرا سکتا تھا کل اختیار و حکومت کو اپنے ہاتھ مین رکھتا تھا کسی
دوسرے شخص کا اعتبار نکرتا تھا کہ ان کا زبردست گروہ فریبی و
دغاباز اہلکارون کا مجمع اور بڑا خودسر قبیلہ کہ کسی کی حکومت کو خیال
مین نہ لا کر جاہے جیسی زیادتی کرتے اونکے اعمال بد چشم پوشی کیجاتی
اور کچھ باز پرس نہوتی بدنظمی و ابتری کا رستہ وارداتون کا بکثرت وقوع
مین آنا عجب نہ تھا چنانچہ بجز حصہ ضلع کہ آبیر وا دان لوہرہ واقع کو دوار
کے جسکا انتظام مہاراج کنوار سونت سنگہ صاحب کرتے تھے دیگر کل
ضلعون واقع راج خصوص قرب و جوار جودہپور کی نسبت ... مسافرون
کے واسطے پرخطر تھین +
جب وارداتون کی کثرت ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو ہدایت کی تھی کہ مہاراجہ صاحب سے اونکے علاقہ مین
انگریزی بندوقین و رایفل و انگریزی باروت و ٹوپی بجز صاحبان انگریز

اداے مطالبہ پر جب مہاراجہ صاحب کی توجہ نہوئی اور عندالتقاضا عذرات
واقرار لاطایل پیش ہوئے صاحب ایجنٹ نے تا وقت اداے روپیہ
کے ملاقات کرنا موقوف کردیا اسپر ۲ مارچ کو فوج خرچ یک لکھ روپیہ کی
ہنڈویان واجب الوصول ۲۰ مئی ۱۸۴۸ء دین اور بجنسہ ۱ لاکھ روپیہ شرکے
خرچ کے پچھتر ہزار روپیہ کی ہنڈوی دی اور ۴ اپریل کے خریطہ مین
بمیعاد تین ماہ کل بقایا ادا کرنیکا اقرار کیا +

درباب معاش مہاراج کنوار ولیعہد مہاراجہ صاحب سے ایفا و عدہ
کرانےمین بڑی مشکل ہوئی ایک لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوکر پرگنہ گودوارہ
اونکو سپرد ہوا تھا اوسکی آمدنی اوسمین سے منہا ہوئی مہاراج کنوار کا
روپیہ واجب الطلب ہوگیا اور علاوہ اوسکے فوج کی تنخواہ جسکو مہاراجہ
صاحب نے علاوہ فوج مہاراج کنوار کے گودوارہ مین متعین کیا تھا وا
ہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا حکم تھا کہ مہاراجہ صاحب اور
مہاراج کنوار کے درمیان نزاع ہو تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ بطور ثالث
اوسکو رفع کرین چنانچہ وہ نزاع قریب الوقوع ہوا اندلوا اوسکا
لازم آیا باہمی رضامندی سے فیصلہ غیر ممکن تھا اسواسطے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو ہر ایک رقم کی تحقیقات اور تصفیہ کرنا لازم آیا مہاراج کنوار
معقول اور صلاح پذیر تھے مگر مہاراجہ صاحب کو اپنے اقرار کا ایفا مطلق
منظور نہ تھا جب رقم واجب الطلب قرار پاگئی تب بھی مہینون کی
دیر لگائی اور بڑی مشکل سے مہاراج کنوار کو روپیہ وصول ہوا +

रवाड़

ایک مقدمہ مین راجپوتون کی بڑی بے ایمانی ثابت ہوئی ڈونگر سنگہ نامے
ٹھاکر کاراجپوت محکمہ ایجنسی مین اپنے حقوق کے واسطے مستغیث تھا
اور برادری کی پنچایت کی معرفت اوسکی تحقیقات درپیش تھی ۲۶ فروری
کو وہ ایک گانون قریب جودہپور سے مع ملازمان ساہوکار اجمیر کے
اونٹ پر سوار ہوکر آتا تھا تین راجپوت مسلح اور رہوار اوسکے پاس آئے
ایک نے اوسکو باتون مین مصروف کیا اور دونے برابر آکر دونالی بندوق
سے مار دیا وہ اونٹ سے گرا دونون آدمیون کو ساہوکار کے سوارنے
شناخت کرلیا مگر وے گھوڑا دوڑاکر بھاگ گئے ہاتھ نہ آئے +

ایک قاتل ٹھاکر کا رشتے والا ہے اور دوسرا اوسی نواح مین ایک گانون
کا اونکی گرفتاری کی کچھ تدبیر نہوئی اس سے وے بچ رہے بلکہ اس مقدمہ
کی مہاراجہ صاحب نے بہت توقف سے خبرگیری کی انھون نے
لکھا تھا کہ دیہات مسکن قاتلان پر فوج متعین کی ہے مگر ہم راجال
ٹھاکر گھاٹو کی جسکے علاقہ مین مجرم پناہ پاتے تھے اور جسکی تحریک سے
بوجہ نزاع سابقہ ارتکاب قتل ہوا اور جس پر مقتول کے وارثون کو
دعوی تھا دربار جودہپور مین بہت تعظیم وتکریم ہوتی تھی +

नोवी
सांडेराव

تنازعہ اراضی درمیان راج وٹھاکران تخت گڑہ کا فیصلہ سابق مین
ہوا تھا اس تنازعہ سے بڑا کشت وخون ہوا مگر تنازعہ فیما بین تخت گڑہ
علاقہ راج وموضع نووی علاقہ ٹھاکر سانڈیراو غیر منفصلہ رہا تھا
چنانچہ صاحب ایجنٹ نے اخیر جنوری سنہ ۱۸۷۸ع سے ۱۰ فروری تک برسر

موقع مقیم ہوکر فیصل کیا +

اتفاق حسن اثنا تحقیقات دریافت ہوا کہ جالور مین سمت ۱۹۲ کے کاغذ نہین جنسے دیہات علاقہ جالور کی حدود بخوبی دریافت ہوسکتے ہین وکلاء دربار نے اسباب کبھی ان کاغذون کا حال نہین سنا ہے لیکن اگر ہونگے تو پیش کرینگے چنانچہ اُسیوقت قانونگو محال منجانب راج دیرا ایجنسی و وکیل ٹھاکر مانڈسے راو جالور کو کہ بفاصلہ ۶ میل ہے بھیجے گئے اس حکم سے کہ کل کاغذات کو فی الفور لاوین اثنا راستہ قانونگو نے بیماری کا حیلہ کرلیا مگر جبراً اسی جاگیا اور حاکم کو حکمنامہ دکھلا کر قانونگو کے گھر کی تلاشی لی اور کاغذ مطلوبہ برآمد کرالیا پھر لاکر موقع پر کھولے گئے تو اُنمین علاقہ جالور کے دیہات کی حدود لکھی پائین +

جب اس ویران گانون کا موقع اور سرحد چار میل تک جسپر راج عرصہ سے دعویدار تھا اس دیرینہ وغیر متنازعہ کاغذ مین نکلی تو اہالیان راج کو بہت حیرت و افسوس ہوا کہ اُنھون نے ان کاغذات کو براہ فریب پوشیدہ رکھکر دعوی باطل پیش کیا تھا جو شی ہنسراج وکیل راج نے ایک کاغذ بنام فیصلنامہ سرحد فیمابین دیہہ متدعویہ دربار اور دیگر دیہہ کے کہ سنہ ۱۸۶۳ مین ہوا تھا بطور شہادت پیش کیا مگر تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہہ فیصلنامہ بالکل جعلی و مصنوعی ہے چونکہ ٹھاکر ان مانڈسے راو اس زمین پر مدت سے قابض تھے صاحب ایجنٹ نے حکم دیا کہ اگر دربار مابین عرصہ تین ماہ اس اراضی کو کسی اور دیہہ کے ثابت نکرے تو وہ زمین مانڈسے راو

کو بچاوے چنانچہ تین مہینے گذر گئے اور راج نے کچھہ ثبوت نہین دیا
اسطرح دیریا تنازعہ کا فیصلہ ہوا کہ اگر کاغذات مانگو بر آمد نہوتے
تو فیصل نہوتا +

مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر آسوپ کے مقدمہ مین فیصلہ صاحب ایجنٹ
پر عمل کیا اور اوسکے دیہات باجرائے حکم سرشتہ واگذاشت کر دئے
مگر ٹھاکر نے اس فیصلہ کو قبول نہین کیا اوسنے تین دیہات کو عرضتک
اس عذر سے نہ چھوڑا کہ میرے نہین ہین مگر میرے خاندان کے دیگر
راجپوتون کے ہین +

مگر اہوہ کی نسبت مہاراجہ صاحب نے فیصلہ سنہ ۱۸۶۹ء کو قبول نکیا اور
بھی عذر کرتے رہے کہ اس ٹھاکر کے باپ نے سنہ ۱۸۵۷ء مین فساد کیا
تھا اوسکو دربار معاف نہین کر سکتا +

ٹھاکر جیرانی کی جاگیر کہ اوسمین بھی ٹھاکر و مہاراجہ صاحب کے درمیان
صاحب ایجنٹ ثالث تھے دسمبر سنہ ۱۸۷۸ء مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کو واگذاشت
کر دی اور رٹیہ ٹھاکر کو سپرد کر دیا +

علاوہ انکے ٹھاکرون کے چند دیگر مقدمات بھی کہ صاحب ایجنٹ نے
اہالیان دربار کی تائید کر کرا اور فریقین کی شکایتین جانچ کر بہ تقرر
پنچایت اونکا فیصلہ کر دیا اگر راج کا انتظام اچھا ہوتا اور لوگ اوسپر اعتبار
کرتے تو عدالت غیر مین ایسی دست اندازی کی ضرورت نہوتی مگر ماڑواڑ
مین اوس زمانہ مین ہر ایک شخص صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے دادخواہ تھا

اور اگر اس ذریعہ سے حصر سی نہوتی تو غالبًا بڑا ظلم و کشت و خون ہوتا ممکن
یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ یہہ مقدمات ایسے تھے جنکا فیصلہ راج کی عدالت
سے ہوسکتا یا یہہ کہ اونکے حسب ضابطہ بہ ترتیب مثل تحقیقات ہوئی تھی
یہہ صرف وہ مقدمات ہین جنکا فیصلہ راج سے ناممکن تھا یا فیصلکا
عملدرآمد نہین ہوسکتا تھا یا جنمین سٹھاکر اور کسی طرح فیصلہ ہونا نہین
چاہتے تھے انمین سے بہت کم مقدمات کی مثلین مرتب ہوئی ہین بلکہ
صرف زبانی فہمایش و ہدایت سے برضامندی باہمی فیصلہ کرنیکی
کوشش کی گئی تھی باوصف ان مشکلات اجراء کار کے مہاراجہ صاحب
ملاقاتین صاحب ایجنٹ سے بہت خلق سے پیش آتے تھے بلکہ ایسے
معاملات پیش آئے کہ اگر کوئی کم خیرخواہ اور کم تحمل مزاج رئیس ہوتا تو
حکام انگریزی اور اوسکے درمیان ناتفاقی ہوجاتی اس سال مین اونکی
طبیعت علیل رہی اور راسنے بہت رنج اور رعایات صحت اور صفائی
سے کھی گئی اور اونکواسے احکام منسوخ کرنے پڑے اور عیش وآرام
مین خلل واقع ہوا تاہم اونکی خیرخواہی کہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین افواج
باغی اجمیر سے انگریزون کی حفاظت اور میم صاحبہ کا مفرورہ کو جودھپور
مین پناہ دینے سے نمایان ہوئی تھی بدستور غیر متبدل رہی ملاقات
خانگی مین مہاراجہ صاحب نہایت خوش اخلاق و تعظیم و تکریم سے پیش آتے
تھے اور سرکار انگریزی اور حکام کی نسبت اونکی زبان سے کبھی گستاخانہ
کلمہ نہین نکلتا تھا اپنے ملک مین وسے خواہ کچھہ کرتے تھے اور اپنے محبوبان

کا علاج نکر سکتے تھے یا نمک صلاح کو نمانتے تھے مگر کوئی صاحب انگریز جیسے اونسے ملنے کا اتفاق ہوا ہرگز یہہ گمان نہین کر سکتا تھا کہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب ارادتاً کبھی سرکار انگریزی کے بدخواہ ہونگے *

حسب خواہش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب کمشنر سندہ بنظر برآمد افیون براستہ مارواڑ جیسلمیر کراچی کو مہاراجہ صاحب نے پالی مین افیون کی ایجنسی جاری کی مگر یونین و کمپنی کا ایجنٹ جسکو صاحب کمشنر نے خرید افیون کے واسطے متعین کیا تھا عرصہ تک پالی مین نہ آیا دوسرے دربار میواڑ سے برآمد افیون کی اجازت ہوئی بغیر پالی مین ایجنسی ہونے سے کچھ فائدہ کی امید نہ تھی کیونکہ اہالیان میواڑ کل افیون کو اودیپور لیجاتے تھے اور ملک مین سے نکلنے سے پیشتر محصول لیکر وزن کر دیتے

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و راج مارواڑ درباب نمک نوحہ اور گوڈہ بیر بخوبی عمل ہوا قاعدون نے جو عوض نمک کچھ نقدی پاتے تھے اور بموجب سند عطیہ شاہ دہلی مدت سے متصرف تھے دعوی کیا تھا کہ فیصلہ کے واسطے مہاراجہ صاحب کو سپرد کیا گیا *

ملانی مین اس سال مین بھی خشکی سے بہت تکلیف ہوئی بالمیر مین بارش بالکل نہوئی اور نہ گھاس مطلق پیدا ہوئی جہان بارش ہوئی وہان بھی خریف کا پیداوار صرف دسوان حصہ ہوا اگر غریب لوگ موت اور نقل وطن سے کم نہو گئے ہوتے اور خشکی کم نہوئی ہوتی تو شاید قحط زیادہ ہوتین کوسون تک پانی میسر نہ آتا تھا اور جنگلون مین سفر نہایت خطرناک تھا *

जैसलमेर
कराची
पाली
मूनन

بیڑہ سوسوار جو اس علاقہ کے بندوبست کیواسطے بامعجوزہ پور مین محض
ناکارآمد تھے ایک گروہ کا کوئی افسر نہ تھا اور کسیکو تنخواہ نہین ملتی تھی تھوڑے
فاقہ کشی سے ہل نہین سکتے تھے دوسرے کا بھی یہی حال تھا صرف دیہات
ست معاش پیدا کر کے بسر اوقات کرتے تھے ملانی مین فی الواقع کوئی پولیس
نہ تھی اور اہلکار صرف حکمت عملی سے کام کرتے تھے دربار سے اچھی فوج
تعینات کرنیکے واسطے متواتر تاکید ہوئی اوسکا کچھ نتیجہ نہ نکلا علاقہ ملانی کہ
بہ تحت صاحب سوپرنٹنڈنٹ انگریزی ہے کل مارواڑ سے خلاف عمدہ
حالت مین ہونا چاہیے مگر جس حالت مین کچھ حفاظت نہین ہے اور
انتظام اندرونی مین امداد نہین ہوتی حسن انتظام کی کیا امید ہو سکتی تھی
تجویز بندوبست جو سنہ ۱۸۶۹ع مین ہوکر باعث قحط التوا مین رہنے جاری
ہونی چاہیئے تھی جیسلمیر کے غارتگر ملانی کو تباہ کئے ڈالتے مین مگر ہویا تر و
بکاسر کے ٹھاکروان کی جوانمردی سے جسقدر وارداتون کا احتمال ہو سکتا
نہین ہوئین فروری سنہ ۱۸۷۰ع مین صاحب ایجنٹ نے ملانی مین جاکر
بمقام جیسول کل جاگیرداروں سے ملاقات کی اور اکثر منازعات کا بروے
پنچایت فیصلہ کرایا +

نومبر سنہ ۱۸۶۹ع مین مہاراجہ صاحب نے معزز العلیشان سے مہر سرکاری سلبلی
مگر کوئی دیوان مقرر نکیا برائے نام خود کام کرتے رہے اسسے کام مین زیادہ تر
ابتری ہوئی درمیان مہاراجہ صاحب اور ٹھاکران کے دیہات کا تنازعہ
تھا اوسکا بروے پنچایت فیصلہ ہوا اس نزاع سے ملک مارواڑ مین مدت

मलानी

बोयनर

निकासर

जसोल

تک فساد رہا اور رئیس اور ٹھاکروان کے درمیان جنگ وجدل وقوع مین آئی اسواسطے جب نااتفاقی رفع ہونیکے بعد دسمبر مین برو پنچایت ٹھاکران و صاحبان فیصلہ ہونے کے واسطے مہاراجہ صاحب کی منظوری تحریری حاصل ہوئی سب لوگ بہت خوش ہوئے اس پنچایت کو صرف یہی اختیار دیا گیا تھا کہ انھین دیہات متنازعہ کے استحقاق وملکیت کی تحقیقات کرے جو فہرست دیہات مرتبہ نومبر ۱۸۶۸ع عہد کپتان لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مین درج ہوئی تھی اور جنمین بعد ازان متواتر صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت ہوتی رہی ہے مگر اتفاق سے اکثر دیہات متنازعہ جنکی تحقیقات وفیصلہ براہ واجب انھین فیصلجات کے شامل ہونا چاہیے تھا اس فہرست سے رہگئے تاہم جسقدر ہوا ملک کے امن وعافیت کے واسطے مفید ہے ❊

اس پنچایت نے دسمبر سے اپریل تک کام کیا اور منجملہ ۵۹ دیہات زیر تجویز کے ۴۲ دربار کو ۱۲ مختلف دعویداروں کو دیے اور باقیماندہ پانچ کا فیصلہ برضامندی مہاراجہ صاحب صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی راے پر موقوف رہا پنچایت کا کام ازبس دقیق ودشوار تھا اور اختلاف وخود رائی سے عوام کو امید نہ تھی کہ فیصلہ ہوجاوے یہہ فیصلہ اہالیان پنچایت کی جرأت اور ہمت سے ہوا ہے اور حقیقت مین انھون نے اپنے ملک کے واسطے بہت اچھا کام کیا ہے +

پانچ دیہات باقیماندہ کا فیصلہ میجر ایمی صاحب کثرت کار کے سبب سے

बालनदर

نکرسکے اسواسطے سنہ ۱۸۶۹ء مین میجر والٹر صاحب نے بتاریخ ۱۰ اپریل
بعد ملاحظہ کاغذات و مقابلہ شہادت مدخلہ دربار و دعویداران فیصلہ
کرکے چار دیہات دربار کو دلوائے اور باقیماندہ ایک دعویدارون کو علاوہ
۹ دیہات منفصلہ کے ۲ دیہات اور تھے جنپر ٹھاکرون نے زبردستی
قبضہ کرلیا تھا اور اہالیان دربار کہتے تھے کہ اونکا کچھ استحقاق نہین ہے
مہاراجہ تخت سنگھ صاحب کو ان دیہات کا فیصلہ بروے پنچایت کرانا
منظور نہ تھا مگر جب مہاراج کنور جسونت سنگھ صاحب حسب اجازت اعلا
صاحب انتظام ریاست کرنے لگے تو انھون نے حسب صلاح صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل و صاحب پولٹکل ایجنٹ فیصلہ کرانا قبول کیا اور بعض
ایک دو اشخاص کے پنچایت مقررہ سال گذشتہ نے تحقیقات کرکر تاریخ
اسہ مارچ فیصلہ کیا کہ منجملہ ۲۴ دیہات متنازعہ کے صرف تین پر دعویدارون
کا حق براہ واجب پہنچتا ہے چنانچہ وہ تو اونکو دلوائے گئے اور باقیماندہ
دربار کو دئے گئے +

اسطرح دیرپا نزاع جسنے سالہا سال سے مارواڑ مین فساد و بدنظمی کر رکھی
تھی اختتام کو پہنچی جس طریقہ سے اہالیان پنچایت نے اپنے دقیق
کام کو انجام دیا حقیقت مین قابل تحسین و آفرین ہے پنچایت مین بارہ
شخص اور منجملہ اونکے سات ٹھاکر تھے ٹھاکرون کو انکے اہل برادری دبا تے
تھے کہ دربار کے خلاف ٹھاکرون کے حق مین مفید تجویز کرین مگر
اونھون نے بالکل انصاف سے فیصلہ کیا نہ دربار کی رعایت کی اور

नीमाज़

ऊदावट

نہ دعوی دارون کی طرفداری کی +

جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مین ٹھاکر گلاب سنگہ نیماج والہ کہ راٹھورون کی اوداوت شاخ مین سرگروہ ہے مرگیا وہ لاولد تھا اسواسطے اوسکے دو بھتیجون مین نزاع ہوا کل رشتہ دار ایک دعویدار کیطرف ہوگئے اور مہاراجہ صاحب نے اوسکی طرفداری کی جسکو ٹھاکر انیون نے نامزد کیا تھا صاحب پولیٹکل ایجنیٹ نے بموجودگی وکلا دراج فریقین کے دعوی کی سماعت کی اور تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ٹھاکر انیون کے عذرات غلط ہین دوسرا دعویدار الیساحق رکھتا ہے کہ ٹھاکر مرحوم نے اسکو متبنی لینے کا ارادہ کیا تھا اور لے سکتا تھا عرصہ تک فریقین نے صلاح پر عمل کر کر جبرو زبردستی سے پرہیز کیا مگر خوف تھا کہ اگر مہاراجہ صاحب جلد فیصلہ نکرین تو فریقین مین سے جو زبردست ہوتا خود بخود قابض جاگیر ہوجاویگا مگر حسنات اتفاق سے باسلوبی فیصلہ ہوگیا اور ٹھاکر چتر سنگہ دربار سے منظور ہوکر بطور وارث مستحق جاگیر نیماج مین مسند نشین ہوا +

नरसिंगगढ़
जैपुर
शाहपुर
रीवाँ

مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب مع چند برادران دسمبر سے اپریل تک ملک سے غیر حاضر رہے نرسنگ گڑہ واقع وسط ہند و جے پور و شاہ پورہ مین رہکر انہوان نے ہر سہ جا پر علیحدہ شادیان کین اور اثنار راستہ بلوا وغیرہ مقامات پر بھی رہے اونکی غیر حاضری سے گو دوار مین ابتری ہوگئی مگر سفر سے بھی اونکو بہت فائدہ ہوا کہ اکثر صاحب حوصلہ اور لایق شخصون

سے ملاقات و دوستی ہوئی اور ممالک مختلفہ کے دیکھنے سے خوش انتظامی
ملک کے فوائد سے آگہی ہوئی +

سنہ ۹۲ء مین جودہ پور مین ساڑھے بائیس انچ بارش ہوئی اس کثرت سے
کبھی بارش نہوئی تھی کیونکہ کرنل مالکم صاحب نے جو سالہا سال تک میواڑ
مین پولٹیکل ایجنٹ رہے ہین لکھا ہے کہ اس ملک کی اوسط بارش صرف ۱۲
انچ ہوتی ہے اگست کے مہینے مین ساڑھے انیس انچ ہوئی اور مئی مین
سات انچ صرف ۹ تاریخ کو کہ کل تالاب بھر گئے بخلاف سالہائے گذشتہ کے
بانند وان کے واسطے آب نوشیدنی کا ذخیرہ ۲ سال کا ہوگیا اخبار راجوارہ گزٹ
سے معلوم ہوا کہ کثرت بارش سے شہر مین تین ہزار مکانات مسمار ہوگئے اور
نقصان عظیم ہوا +

سنہ ۱۸۹۵ء کی بڑی واقعات مین سے اول مہاراج کنوار زورآور سنگھ
مہاراجہ صاحب کے خلف دوم کا مفسدہ تھا میجر ابٹی صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے بتاریخ ۸ جولائی رپورٹ کی کہ ایسا سنا ہے کہ مہاراج کنوار
موصوف نے شہر و قلعہ ناگور واقع مشرقی مارواڑ پر بزبردستی قبضہ
کرلیا ہے اول تو اونکے ہمراہیون نے ایک دروازہ سے داخل ہونا چاہا
مگر وہان سے ہٹا دئے گئے تو دیوارون پر نسیبنی لگا کر چڑھ گئے اور
کوتوالی و قلعہ پر قبضہ کرلیا اوس زمانہ مین میجر ابٹی صاحب کوہ آبو پر
عدالت سشن کا کام کرتے تھے مگر فوراً جودہ پور کو روانہ ہوگئے اور وہان
بالاتفاق مہاراجہ صاحب برسر موقع پہنچے اور ۱۲ اگست کو صاحب ایجنٹ

मालकम

सेशन

+

گورنر جنرل کی خدمت مین خبر تار برقی بھیجی کہ زورآور سنگہ وغیرہ مفسدان شرایط بیّن کردہ مہاراجہ صاحب کو منظور کر کر اونکے ڈیرہ پر آگئے ہین اسطرح اول رپورٹ کی تاریخ سنے صرف ایک مہینے اور ایک دن کے عرصہ مین وہ فساد جسکو اگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ فی الفور پہنچکر خوش تدبیری اور زبردستی سے رفع نکرتے تو ملک مین پھیلکر آفت عظیم برپا کرتا فرو ہوگیا اور گورنمنٹ ہندوستان سے بیجر ابیی صاحب کو بجلدوے اس حسن کارگذاری کے تحسین و آفرین ہوئی +

جس دعوی سے مہاراج کنوار زورآور سنگہ نے فساد کیا وہ اس وجہ پر مبنی تھا کہ مہاراج کنوار جسونت سنگہ احمد نگر مین پیدا ہوکر وہان کے رئیس کے متبنی اور ریاست مین حکمران ہوگئے تھے اسواسطے بجاے باپ کے گدی مارواڑ پر بیٹھنے کا حق میراہے +

अहमदनगर

چونکہ بیوگان راجہ پرتھی سنگہ والی احمد نگر کے مہاراج کنوار جسونت سنگہ کو متبنی لینے کا مقدمہ پیشتر ۱۸۴۸ء مین حسب الحکم کورٹ آف ڈائرکٹرس فیصل ہوچکا تھا اور عرصہ زائد از بیس سال سے مہاراج کنوار جسونت سنگہ خانہ اکبر مہاراجہ صاحب مستحق و ولیعہد مسند مارواڑ مقبول و منظور ہوچکے تھے زورآور سنگہ کی کمال نادانی اور بدصلاحی تھی کہ انھون نے وارث جایز کو بیدخل کرنیکا قصد کیا +

कार्ट आफ डैरेकटर्स

اطاعت انکریزیسکم مہاراجہ صاحب ہونیکے بعد زورآور سنگہ اجمیر کو بھیجے گئے کہ وہان رہا کرین وہان سے اُنہون نے عرضی بھیجی کہ میرے دعوی سند متبنی

کی تحقیقات ایک کمیٹی مقرر ہوکر کرائی جاوے مگر یہ درخواست فوراً نامنظور
ہوئی اور اونکو اطلاع دی گئی کہ سرکار انگریزی سے مہاراج انوپ سنگھ
ولیعہد راج جودھپور منظور ہو چکے ہین +
اپنے باپ کے انتقال پر اُنھون نے پھر مقدمہ پیش کیا مگر اونکو اطلاع دی گئی
کہ آپ کے دعوی مسند نشینی راج جودھپور کے کُل وجوہات پر بخوبی تمام
غور کرکر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے باجلاس کونسل آپ کی درخواست
کو قطعی نامنظور کیا ہے +
اس خلاف مطلب حکم کے پہنچنے پر غالباً خود غرض لوگون کی بدصلاحی سے
زورآور سنگھ نے حکم گورنمنٹ کا اپیل کرنیکے واسطے اپنا وکیل انگلستان
کو بھیجنا چاہا مگر صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے حسب ایماء صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل اُنکو تحریر کیا کہ آپ اپنے بڑے بھائی اور آقا سے مقابلہ
کرکر اپنی تباہی کی شکل پیدا کرتے ہین لازم ہے کہ اس حرکت سے باز آئین
زورآور سنگھ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور صاحب ایجنٹ کو امید تھی کہ
دونو بھائیون کا نفاق رفع ہوکر اتحاد ہوجاویگا بلکہ آپسمین صلح و صفائی ہونے
کی تجویز بھی ہوئی مگر عرصہ تک اوس پر عمل نہوا +
زورآور سنگھ بدستور ضد کرتے رہے اور اجمیر مین مقیم رہے مگر جب ماہ دسمبر
سنہ ۱۸۷۴ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر بضرورت اجلاس مقدمات
سشن اجمیر مین تشریف لیگئے تب حسب اطمینان تصفیہ ہوگیا زورآور سنگھ
نے اپنے بھائی کو اپنا آقا قبول کرکر پہلے قصورون کی معافی کی درخواست

کری کہ فوراً منظور ہوکر اونکے جودہ پورمین واپس آنیکی اجازت ہوگئی
اور وے چلے گئے اور جس حالت مین اونکے چھوٹے بھائیون کو بیس
ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی اونکے واسطے بوجہ خلف دوم مہاراجہ صاحب
مغفور ہونیکے بیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی ✽

नौ यातना
واردات مین دو سہ انگیز وقوعہ یہ ہوا کہ ضلع تھرپارکر واقع جنوب مغرب ملحق
कच्छ
سرحد کچھ مین امرکوٹ علاقہ سندہ کے پولیس کے ایک صوبہ دار اور ایک
टरबेट
نایک قتل ہوئے اور ایک سوار زخمی ہوا تاریخ [illegible] لفٹنٹ کرنل ٹرور
थरपारकर
صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ تھرپارکر نے اس واردات کی ذریعہ تاربرقی
पेट कागनल
اطلاع دی لفٹنٹ پیٹ صاحب اسسٹنٹ کرنل کارنل صاحب تحقیقات
وتحریر حال کیواسطے موقع واردات پر بھیجی گئی دریافت ہوا کہ کسی مقدمہ متعلقہ
دو قومی علاقہ نردیٹ صاحب کے مجرمون کی تلاش کیواسطے اہلیان پولیس
مارواڑ مین آئے تھے اونکو مجرمونکی اطلاع ہوئی تھی اور صوبہ دار نے جنکو
مقدمہ سپرد تھا چند مجرم گرفتار کرلئے تھے اخیر مین سرغنہ مجرمان کی ایک عورت
करादल
پکڑی گئی بعد اوس افسر نے جسکا نام کرہ دل تھا اپنے ہمراہیون
کیساتھ سوارونکا سراغ لگا کر اور اونکا تعاقب کرکے جنگل مین جہان وے
مقیم تھے جا پایا اہالیان پولیس کہتے ہین کہ اول مجرمون نے بندوق
چلائی کہ نایک مارا گیا اور صوبہ دار سخت زخمی ہوا
اسپر پولیس والون نے بھی بندوقین چلائین کہ
سارقون مین سے دو مارے گئے اور ایک گرفتار ہوا اچھا ہوا کہ

اس واردات کے مجرم گرفتار ہو گئے اور محکمہ پنچو کلار مار واڑ مین اونکی تحقیقات
ہوئی یہہ واردات سرحد مارواڑ سے چارسو قدم اندر کیطرف وقوع
مین آئی تھی +
بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۸۸۳ء میجر اپیی صاحب نے رپورٹ کی کہ مہاراجہ صاحب
نے اپنے ملک کی حکومت اپنے خلف اکبر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب
کو سپرد کر دی ہے اور لکھا کہ ریاست کی روزافزون بدنظمی اور مہاراجہ
صاحب کی ضعف حکومت کا حال متواتر لکھا گیا ہے مہاراجہ صاحب نے
بار بار اظہار طاقت وہمت کر کر بڑی خرابیون کا انسداد کرنا چاہا مگر آخر کار انکو
تسلیم کرنا پڑا کہ مختلف موجبات بدنظمی کو کہ سالہا سال کی غفلت سے پیدا
ہوئی ہین رفع کرنیکی ہمکو جسمانی اور روحانی قوت نہین ہے اور صاحبزادہ
کے فسادات اونکو اپنی حکومت کا ضعف اور بڑے مہاراج کنوار کے
چلن اور طاقت کا رعب تحقیق ہو گیا مگر مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب کو
بھی بڑی مشکلات درپیش ہین اور اُنکے مقابلہ کی ہمت اور طاقت بھی
ہے ٹھاکر اور رعایا زیادہ تر اونکی طرف ہین لیکن اگر مہاراجہ صاحب کی
طرف سے نہین تو اہلکارونکی طرف سے ضرور اُنکی کارروائی مین دقت عاید ہوگی
مہاراج کنوار نے اوّل ہی مہتا بجے سنگہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اس شخص کے
طریقہ اور لیاقت کا حال بیشتر لکھا گیا ہے اگر مہاراج کنوار اوسکو معہ زکر زور
زبردست ٹھاکرون سے مدد حاصل نکرتے تو واقعی کام غیر ممکن ہو جاتا
مہاراجہ صاحب کی زنانہ ڈیوڑھی کے زبردست آدمی اونکے مخالف تھے

اور تدبیرات اصلاح انتظام مین جنکی بہت ضرورت تھی خلل انداز ہوتے تھے مگر استقلال طبیعت اور خوبی اخلاق اور اپنے باپ کی ادب و تعظیم سے دفعیہ مشکل کی اونکو قابلیت حاصل ہوئی کہ اس موقع پر ہر ایک کو حاصل نہوتی +

اسی زمانہ مین میجر ایمی صاحب گوالیار کو تبدیل ہوئے اور میجر والٹر صاحب نے بجاے اونکے پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکر تاریخ ۱۵ جنوری کو کام شروع کیا بتاریخ ۱۲ جنوری اونکے پاس دورہ مین ڈاکٹر ہنڈلی صاحب کی بھیجی ہوئی خبر تار برقی پہنچی کہ مہاراجہ صاحب بہت بیمار ہین وہ فی الفور روانہ ہوکر ۳ فروری کو جودہ پور مین پہنچے اور مہاراجہ صاحب کو کہ باغ قریب بنگلہ ایجنسی مین مقیم تھے جاکر دیکھا اسوقت تک جیسا سُنا تھا ویسے بیمار نتھے صاحب سے ملکر انکے ایسے جلد آنے پر مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے جسوقت سے مہاراجہ صاحب کی بیماری نے زور پکڑا ڈاکٹر ہنڈلی صاحب وہین رہتے تھے اور معالجہ کرتے تھے +

۱۱ فروری کو آٹھ بجے شب تک کہ اوسوقت حالت نزع مین تھے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب کے پاس رہے بعد ازان ایجنسی کو واپس آئے جسوقت انکے انتقال کی خبر پہنچی حسب درخواست مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب وزیر راج و معزز ٹھاکرون کے صاحب موصوف قلعہ کو گئے تاکہ اگر مہاراجہ صاحب مغفور کی رانیون و پردایتون و کنیزکون مین سے کوئی ستی ہونیکا اقدام کرے تو اوسکا فی الفور بندوبست

कर्ने मین

کرنے مین اونکی موجودگی سے مہاراج کنوار و وزیر و ٹھاکران کو تقویت
اور امداد ہو۔ ۱۲ فروری کو صبح کیوقت اونکی نعش کو جواہر بیش بہا کے زیور اور
و بھاری پوشاک سے آراستہ کرکے اوسکو سکھپال مین بیٹھا ہوا رکھکر قلعہ سے
نکالا سکھپال آگے سے کشادہ تھا تاکہ عوام الناس اوس شخص کو جو ابتک
تک اونکا فرمانروا تھا اخیر وقت مین شکل دیکھین باوصف اکثر عیبون سے
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب اپنی رعایا مین بہت محبوب العوام تھے اور
جنازہ کو نکالتے ہی ہائے ہائے کی جو آہ و نالہ ہوا ایسا صحیح تھا کہ اوسمین شک نتھا
سکھپال کو خاندان کے پروہت برہنہ بدن سے آہستہ آہستہ لیگئے
لوگ چھاتی کو پیٹتے تھے اور بال نوچتے تھے سپاہ سلامی کرکر سواری مین
شامل ہوئی دو خاصہ گھوڑے آگے جاتے تھے اور جون جون سواری
پہاڑ سے شہر کی طرف اترتی تھی آدمیون کا ہجوم زیادہ ہوتا تھا صرف
خاندان رئیس کی نعشین اس راستہ سے گذرنے پاتی ہین اور لوگ جو قلعہ
کے اندر مرتے ہین فصیل کے اوپر سے ڈالدیے جاتے ہین جنازہ کے
پیچھے پیچھے ٹھاکر و وزیر و اہلکار و دیگر ملازم پیادہ پا جاتے تھے +
گیارہ بجے منڈور مین پہنچے وہان رسمین ہودی ہوئین صاحب ایجنٹ کو
پیچھے دریافت ہوا کہ شہر کے لوگون مین سے اکثر کہتے تھے کہ ایسے عظیم الشان
رئیس کی نعش کا جسکی عمر عورتون کی صحبت مین صرف ہوئی تھی بلا معیت
کسی عورت کے تنہا جلنا خاندان راٹھور کے واسطے بڑی ذلت کا باعث تھا
اس موقع پر کسی کا ستی نہونا صریح دلیل اسکی ہے کہ یہہ رسم قبیح زائل

सुखपाल

ہوتی جاتی ہے جب مہاراجہ مانسنگہ صاحب رئیس سابق مرے تھے اونکی
چتا پر ایک رانی چار خواصین ایک کنیزک جاکر خاکستر ہوی تھین +
تاریخ یکم مارچ کو بوقت طلوع آفتاب مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب کی
مسند نشینی کی رسم ہوئی جسوقت تھاکر بگڑی سے بموجب
دستور قدیم معمولی شوکت و تجمل سے راج تلک کیا صاحب پولٹیکل ایجنٹ
برآمدہ مین بیٹھا ہوا تماشا دیکھتے تھے اگرچہ اونھون نے اکثر اخبارون مین دیکھا
تھا کہ رئیسون کی مسند نشینی مین کل رسمیات سب سے پہلے سرکار کی طرف
سے عطا خلعت ہونا چاہیئے مگر اسوجہ سے کہ ایک ہمقوم شخص کا رئیس
کو مسند نشین کرنا بالکل مذہبی رسم ہے اور اگر جواز مسند نشینی مین کسی
طرح کا شک ہوتا تو ہرگز نہوتی صاحب موصوف نے کچھہ اعتراض نہ کیا ۸ مارچ
کو شام کیوقت کرنل ...ک صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل نے
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب بہادر والی جودھپور کو خریطہ نواب گورنر جنرل
صاحب و اصحاب کونسل اور مسند نشینی کا معمولی خلعت دیکر سرکار
انگریزی کی طرف سے فرمانروائے ملک مارواڑ ہونیکی منظوری ظاہر کی +
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم کی قبیلہ پس ماندہ کی تفصیل یہہ ہے

बिगरी

पसदायत

رانیان	صاحبزادہ	لڑکیان	پردایت	صاحبزادگان کنیزک زاد
۱۰	۱۳	۵	۱۰	۲۷

کنیزک زاد لڑکیان	کنیزک
۹	۱۷

اصل لڑکیون مین سے دو مہاراجہ رام سنگھ صاحب والی جے پور سے
منسوب ہوئی ہین اور کنیزک زاد لڑکیون مین سے چھ کی شادی ہو گئی تھی +
اونکے انتقال پر زنانہ اور اہل قبیلہ کا کل خرچ بتعداد دس لاکھ سالانہ کے تھا
اوسمین صرف خلف اکبر کی جاگیر بتعداد دس لاکھ روپیہ اور تین صاحبزادون
کی بتعداد ساٹھ ہزار روپیہ اور تیرہ کنیزک زاد صاحبزادہ کی نو ہزار
روپیہ کی آمدنی تھی ہین +

انتقال سے تھوڑے دنون پیشتر مہاراجہ صاحب نے درخواست کی
تھی کہ بعد سے اہالیان قبیلہ کی ہر ایک شخص کی معاش واجب خواہ دیکر
جاگیر یا نقد مقرر ہو جاوے اس کام کے واسطے اور ریاست کی آمدنی
وخرچ کے بندوبست کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر ہوئی کہ اوسمین چھ معزز
ٹھاکر اور پانچ اہلکار مع وزیر کے تھے حسب خواہش مہاراجہ سابق کپتان
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوسکے میر مجلس ہوئے +

ستائیس رانیون مین سے پندرہ کیواسطے تخمینا تین لاکھ روپیہ سالانہ
آمدنی کی جاگیرین اور کسیقدر پانچ پردایتون کیواسطے پنشن مقرر
تھین اور چار صاحبزادون کی بھی معاش مقرر ہوگئی تھی اہالیان کمیٹی کو معلوم
ہوا کہ باقیماندہ بارہ رانیون و چھ صاحبزادون اور آٹھ پردایتون اور دس
کنیزک زاد لڑکون کیواسطے معاش کا بندوبست کرنا ضرور ہے اور ایسی
حالت مین کہ جب مصارف ریاست آمدنی سے ایک لاکھ روپیہ زیادہ
تھے اور قریب چھبیس لاکھ روپیہ قرضہ واجب الادا تھا +

چونکہ بیوگان رئیس کا خرچ کم ہو نیوالا تھا اہالیان کمیٹی نے اول اونکی آمدنی کم کی اور انھین کی جاگیرون مین ایک لاکھ دس ہزار کی تخفیف کی اسپر بھی بہت ضرورت باقی رہی پھر انھون نے پرداتیون کی جاگیرونمین کمی کی مہاراجہ صاحب حال کے ایام ولیعہدی کی جاگیر تعدادی ایک لاکھ روپیہ سالانہ بھی راجمین شامل ہوئی اسوجہ سے اوس تخفیف مذکورہ سے بندوبست بہت سہل ہوگیا*

مہاراج کنوار رنبیر سنگہ کی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ مین پانچہزار کا اضافہ ہوا اور دیگر صاحبزادون کیواسطے جنکی مہاراجہ صاحب مرحوم کے وقت مین کچھ معاش معین نتھی بیس بیس ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی آٹھ پرداتیون مین سے مشہور لکھراج جی کی جاگیر کہ وہ بحیات مہاراجہ صاحب بہت متسلط تھے تعدادی ہمہ ۱۵ مقرر ہوئی اور اونکی ٹہرہ ڈیڑہ ہزار روپیہ سالانہ کی*

کل کنبر کے راجہ صاحبزادون کو برابر چھہ چھہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر ملی مگر بنظر رفع زیرباری آیندہ کمیٹی کو تجویز کرنا ضرور ہوا کہ آیندہ کو اونمین سے کوئی پسر متبنی نلے سوا جسکے اخلاف صلبی پیدا ہون حسب قاعدہ وارث متصور ہون جسکی عورت بلا اولاد بیوہ رہجاوے اوسکو اپنے شوہر کی نصف آمدنی تا حیات ملے*

مہاراجہ صاحب حال کے زمانہ کے عملہ کے واسطے کمیٹی نے مہلے مقرر کئے انمین سے پٹ رانی کی جاگیر بہ تعداد تیس ہزار ہوئی اور دیگر رانیان

मघवाम

परवाना

کی حسب رتبہ کم و بیش جاگیر یا نقدی مقرر ہوئی اس کام کی تکمیل کے بعد
اہالیان کمیٹی کو دریافت ہوا کہ سالانہ کمی بجاے ایک لاکھ کے چار لاکھ
کی ہے مہاراجہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ وزیر جمع و خرچ کے کل اعداد
کمیٹی مین پیش کرے اونکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ زر کثیر قریب چھ لاکھ
روپیہ کے ٹھاکرون سے بابت ریکھ یعنی خراج جاگیرات و حکمنامہ یعنی
نذرانہ سند نشینی و معاوضہ دیگر بابت محکمہ چوکالا کے کہ سالہا سال کی بدنظمی
مین مقدمات غارتگری و قومی جاگیرات کی بابت اونکے ذمہ تھا اور رنہون
نے ادا کیا تھا راج مین واجب الوصول ہے +
چونکہ یہ استثنا چند اشخاص کے کل ٹھاکر مہاراجہ صاحب حال کو بتقریب
مسند نشینی سلام کرنیکے واسطے آئے تھے سب سے کہا گیا کہ ان مشکلات
کے دفعیہ کے واسطے دربار و نیز متوقع امداد ہے بہت ٹھاکرون نے
بالاتفاق زر مطالبہ اپنے ذمہ کا بذریعہ اقساط واجب ادا کرنا منظور
کیا اور جمعہ ٹھاکرون نے اونکی پیروی کی اس ذریعہ سے قرضہ زدگی ریاست
ابتدا دو لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرنیکا بندوبست ہوا اور باقیماندہ دو لاکھ
کی کمی کا بذریعہ تخفیف مصارف راج اور ضبطی اون دیہات کے جو ٹھاکرون
نے بلا استحقاق اپنے قبضہ مین کر رکھی تھی رفع کرنا قرار پایا اسطرح بمایل
کو بہ تقرر محاصل جدید زیر بار کئے بغیر مشکلات آمدنی و خرچ کا دفعیہ ہو گیا اور
نزاعات فیمابین دربار و ٹھاکران ہوہ و اسوپ و گولر و اہیپاوا اس و
باوجودیکہ اس کا اگرچہ بمرور عرصہ پانچ سال تصفیہ ہوا تھا مگر میجر والٹر صاحب

جودہ پور مین آئے اوسوقت تک فیصلہ نسبتی ٹھاکران اہوہ وگولر و باجوواں پر عمل نہوا مہاراجہ صاحب نے صاحب پولٹکل ایجنٹ کی تجویز کو منظور کر لیا تھا مگر ٹھاکرون نے عذرات پیش کر کر جن دیہات کی واپسی دربار کو تجویز ہوئی تھی نہ چھوڑے ۔

اس زمانہ مین کل ٹھاکر جودہ پور مین جمع ہوئے تب حسب درخواست دربار صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے سرکش ٹھاکرون کو فہمایش کی کہ جس زمانہ مین تم بسبب ضعف حکومت کے دربار کی عدول حکمی و عدم تعمیل کرتے تھے وہ ختم ہو گیا ہے اب اگر فیصلہ صاحب ایجنٹ کو منظور نکر کر فوراً دربار کی اطاعت نکروگے تو تمپر وہ مصیبت نازل ہوگی کہ بالکل تباہ ہو جاؤگے اور مہاراجہ تخت سنگہ صاحب سے کہ ساتھہ سرکشی و بغاوت کی ہے اوسکے قصور کا داغ صرف اسی ذریعہ سے رفع ہو سکتا ہے کہ مہاراجہ صاحب حال کی خیر خواہی و اطاعت کرو اور جو عزت وقار جاتی رہی ہے اوسکو ازسرنو حاصل کرو ٹھاکرون نے علی الخصوص اہوہ والے نے اس نصیحت کو ناخوشی قبول کیا اور اب مدت مدید کے بعد کل نزاع رفع ہوا ہے ۔

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ء مین ثابت ہوا کہ جیسی خوش انتظامی و حسن لیاقت کی مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب سے امید تھی ویسی ہی ظہور مین آئین وہی ہر روزہ کاروبار ریاست کی خبرگیری بذات خود کرتے ہین اور عند التقریر تذکرہ مقدمات کے معلوم ہوا کہ اونکو ہر ایک معاملہ سے کما حقہ آگہی ہے

انہوں سے انتظام ریاست مین بہت اصلاحین کین اور انسداد
جرایم اور گرفتاری مجرمان مین بذات خاص بکمال کوشش کی +
ابتک مارواڑ مین محکمہ جات عدالت مقرر کرنیکے واسطے وقتاً فوقتاً کوشش
ہوئی تھی اور انصرام امور کیواسطے چند مرتبہ اہلکار بھی مقرر کئے گئے تھے
مگر چونکہ اونکی کارروائی کیواسطے کسی باقاعدہ سررشتہ کی پابندی نہوئی
تھی کام جلد بند ہوجاتا تھا اور فیصلہ مقدمات کبھی ایک شخص کرتا کبھی دوسرا
کرنے لگتا اور اکثر مقدمات مین مستغیث مات ورانکے انتظار سے تنگ
آکر بہ اختیار خود اگر صلح ورہوتے بذریعہ پنچایت برادری اور جو خود سر
ہوتے بزور اسلحہ فیصلہ کرلیتے تھے +

اب مہاراجہ صاحب سنے دیوانی و فوجداری کی باضابطہ عدالتین مقرر کی
ہین اور انکی کارروائی کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ہے مرارگھن
تلمے ایک شخص کو کہ نہایت لیئق ہوشیار ہے عدالت دیوانی کا حاکم
اول مقرر کیا ہے اسکے تحت مین حاکمان پرگنات کو اختیارات محدود
دئے گئے ہین اور اوسکے فیصلون کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت
مین ہوتا ہے +

عدالت فوجداری کا کام موتی سنگہ کو مفوض ہوا اوسکی نسبت کہتے ہین
کہ کام سے واقف اور انصرام کار مین بہت جفاکش ہے مہاراجہ صاحب
کا ارادہ ہے کہ اوس سے برتر کسیکو سماعت مقدمات اپیل اور نگرانی کامل
محکمہ جات عدالت فوجداری کیواسطے مقرر کرین اوسکے احکام کا مہاراجہ

मुरारघन

صاحب کی پیشی مین داخل ہوا کریگا +
چونکہ ان محکمجات کو مقرر ہوئے بہت تھوڑا عرصہ ہوا ہے اونکی کارگذاری
کا حال ابھی معلوم نہین ہے اور شکایات کثرت بہت ہین کیونکہ رشتہ داران
مہاراجہ صاحب و ٹھاکران و اہلکاران ریاست ابتک اپنے تئین حکم
عدالت سے بری سمجھتے رہے ہین اور اب حکم عام جاری ہوگیا ہے
کہ ہر ایک مقدمہ کا فیصلہ خواہ اوسمین کوئی دولتمند آدمی متعلق ہو یا معزز
عدالت باضابطہ مین حاکم عدالت کی تجویز سے ہوا کرے امید ہے کہ عنقریب
مہاراجہ صاحب واسطے فیصلہ مقدمات خفیف دیوانی کے کہ ایسے بڑے
شہر مین بہت پیدا ہوتے ہین عدالت خفیفہ مقرر کرینگے +
صاحب جو سال گذشتہ مین تھے بدستور وہی رہے یعنی ٹھاکر تیج سنگھ دیوان
ہمرتھ راج بخشی افواج ہرجیون سررشتہ نواب فیض اللہ خان مہاراجہ
صاحب کا نہایت معتمد مشیر ہے +
بہت دنوں سے ٹھاکران مارواڑ کبھی کل اور کبھی بعض پیس سے مخالف
و سرکش رہتے ہین اور اہلکاران راج کو اپنا موروثی دشمن سمجھتے رہے ہین
مگر اب ٹھاکر باتفاق مہاراجہ صاحب و اہلکاران راج بہبودی ریاست
کے کام مین ساعی و مصروف ہین +
مہاراجہ صاحب نے جو معاملات راج مین ٹھاکرون سے مدد اور
مشورت لی یہہ اونکی کمال دانائی ہے کیونکہ اکثر معاملات مین اونکی
صلاح نہایت مفید ہے مقدمات متنازعہ وراثت و مسند نشینی

وستبنی ٹکری ٹھاکران مین اور زیادہ تر اس نظر سے کہ بڑے معاملات
ریاست مین ہمسے صلاح لیجاتی ہے وے کُل کامون مین بہت توجہ سے
دل لگا وینگے اور بڑے ٹھاکرون کو دیکھکر چھوٹے ٹھاکر بھی آپسمین اتفاق
ویگانگت رکھینگے اس تبدل سے ابتک بہت فائدہ ہوا ہے اور آیندہ
کو بہت فائدہ کی امید ہے +
مگر متصدی واہلکاران ریاست کو جو ابتک کُل کام پر حاوی رہتے ہین یہ
تبدل پسند وخوشگوار نہین ہے حسن اتفاق سے وزیر حال ٹھاکرون
سے اچھی طرح پیش آتا ہے اور اس سبب سے کام بخوبی چلتا ہے لیکن اگر وزیر
اُنسے مخالف ہوتا تو کام مین بہت ابتری ہوتی +
اس سال صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے ۹ اکتوبر سے ۱۹ مارچ تک ملک
کا دورہ کیا اول ملانی کو گئے اور ضلع ابو پاترہ واقعہ جنوب مغرب مارواڑ کا
ملاحظہ کیا دہان تحقیقات مجرمان مرتکب واردات قتل ومجروحی ملازمان پولیس
امر کوٹ مین کچھ عرصہ لگا وہان سے سرحد ملحق مارواڑ وپھلن پور پر چلکر
بمقام تھراد صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ پھلن پور سے ملاقات کی وہان
سے براستہ جالور ایرن پورہ مین پہنچے اور ایام تہوار کرسمس مین مقیم رہکر
قصبہ دلیسوری واقع دامن کوہ ارابلی وسرحد میواڑ ومارواڑ کو گئے وہان
مہاراجہ صاحب شامل ہوئے اور مینون کی وارداتون کی انسداد کی بالاتفاق
تدبیر کی دلیسوری سے کوہ ارابلی کی برابر برابر چلکر بر مین پہنچے اور وہان سے
داخل اجمیر ہوکر مقدمات سشن پنچوکلا راجستان مین قریب ایکماہ

पारा
किमिसन
बर

بسر کیا وہان سے باتفاق صاحب اسسٹنٹ کمشر ضلع اجمیر کی سرحد
اجمیر میرواڑہ و ماروار پر ہکر سرحد کا فیصلہ کیا کہ اس کل دورہ مین
۵۰ ۹ میل کا فاصلہ طے کیا اور ملک کے حالات سے واقفیت حاصل کی
مہاراجہ تخت سنگہ صاحب نے میو کالج اجمیر کے چندہ مین لاکھ روپیہ
دیا تھا اور مہاراجہ صاحب حال نے منظور کیا کہ تعمیر مکان کالج کیواسطے
کان مکرانہ سے سفید سنگ مرمر بلا اخذ محصول مالکانہ یا کسی اور قسم کے
دیا جاوے علاوہ اسکے مہاراجہ صاحب نے بارہ طالبعلمون کی
بود و باش کیواسطے مکان بورڈنگ ہوس تعمیر ہونے کے واسطے چھتیس
ہزار روپیہ دیا ہے کار تعمیر شروع ہوگیا ہے یقین ہے جلد تیار ہوجاویگا
مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ جولائی آیندہ مین مہاراجہ صاحب مرحوم
کے دو صاحبزادگان اور ایک نبیرہ کو اور سات اطفال ٹھاکران
و صاحبان راج کو تعلیم کیواسطے اجمیر بھیجین کہ حسب خواہش اونکے گورنمنٹ
کو درخواست کی گئی صاحبزادگان راجپوتانہ کے حق مین اس سے بہتر
اور کچھہ نہین ہے کہ کسیقدر مدت تک اپنے گھر دن سے علیحدہ مدرسہ
مین رہین اور دیگر ریاستون کے اپنے ہمرتبہ لڑکون مین خلا ملا رہون
تاکہ اونکو محنت اور سیر وشکار کی عادت ہو ابتک رئیسون کو عام باشندگان
علاقہ انگریزی سے بہت کم تربیت ہوتی ہے اور یہہ بھی تعجب ہے
کہ جسقدر نالایق و کم حوصلہ ہوتے ہین اوس سے زیادہ کیون نہین ہو
راٹھورون مین بڑی خوبی یہہ ہے کہ وے طبعا بہت شریف ہین اور

اچھی طرح تربیت کیجاوے تو اسمین شک نہین کہ سرکار انگریزی کے باعث تقویت ہونگی جو شخص اونکو جانتا ہے اوسکو اسمین ہرگز شبہ نہین ہے کہ وے سرکار انگریزی کے خیرخواہ کامل ہین +

کانپور مین ایک یادگاری کیواسطے گرجا تیار ہوتا تھا سکرٹری کمیٹی تعمیر گرجانے صاحب پولٹیکل سے درخواست کی کہ مہاراجہ صاحب اس گرجا کیواسطے کان مکرانہ کا پتھر ملنے کی اجازت ہوجاوے مہاراجہ صاحب سے یہہ حال کہا گیا تو اونھون نے محصول مالکانہ پتھر کا لینا قبول نکر کے اپنے صرف سے پتھر کانپور مین پہنچا دینے کا حکم دیا اور لکھا کہ مکرانہ کی کانین آپکی ہین واسطے تعمیر ایسے متبرک مکان اکے جو عبرت انگیز زمانہ ۱۸۵۷؁ کے بہادرون کی تہوری و جانفشانی کی یادگار مین مقام کانپور تیار ہوتا ہے آپ سے ہمسے خفیف مدد چاہی ہمکو شایان نہین بلکہ شرم آتی ہے کہ باوصف اس آسودگی اور ثروت کے آپسے قیمت یا اُجرت لین یہہ مہاراجہ صاحب کی فیاضی اور دریادلی کی ایک نظیر ہے +

۱۸۷۰؁ و ۱۸۷۱؁ مین عدالتون کا کام اچھی طرح ہوا مگر اسوجہ سے کہ رئیس مرحوم کے زمانہ مین کوئی عدالت نہ تھی کام بکثرت ہوا تھا کہ باقی رہ گیا اسواسطے مہاراجہ صاحب نے تجویز کی کہ جبتک بقیہ کام طے ہو مدد کیواسطے چند عارضی کچہریان مقرر کیجاوین مُرار دھن حاکم عدالت دیوانی نے بوجہ بہرہ ہوجانیکے ناقابل انصرام کار ہوکر کام سے استعفا دیا یہہ

یہہ شخص بہت دیانت دار اور ہوشیار تھا اس سبب سے اوسکی علیحدگی ریاست کے حق مین بہت مضر ہوئی ہے ✤

مانجی صاحبہ و برادران مہاراجہ صاحب و دیگر اہل قبیلہ مہاراجہ تخت سنگہ صاحب مرحوم بہہ نالشات ہوتی ہین اونکی سماعت و تحقیقات عام عدالتون مین نامناسب متصور ہوکر علحیدہ عدالت باہتمام جوشی آسکرن مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب مرحوم کی بیوگان مین سے اکثر بہت مقروض ہین اور مقدم سبب اسکا یہہ ہے کہ اونکی جاگیرین بالکل کامداروں کے اختیار مین ہین یہہ لوگ بجاے فوائد اپنے آقا کے اپنے فوائد پر زیادہ توجہ رکھتے ہین ✤

مارچ کے مہینے مین مہتا بجے سنگہ نے ضعیفی کی وجہ سے عہدہ دیوانی کو استعفا دیا اور مہتا ہرجیون مہتمم دفتر حساب بجاے اوسکے مقرر ہوا اس شخص نے مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین دیوانی کا کام چند مرتبہ انجام دیا تھا مگر حسب ضابطہ اس عہدہ پر کبھی مقرر نہوا اور راو بہادر بابو سابق وکیل متعینہ ایجنسی بجاے اوسکے دفتر حساب پر مقرر ہوا چہہ ٹھاکر مقررہ سابق ششماہی کی میعادون سے تین تین حاضر رہکر بطور مشیر و مصاحب راج کا کام کرتے رہتے ہیں چونکہ یہہ کل ٹھاکران مارواڑ کی ہر ایک شاخ کیطرف سے بطور قایم مقام ہین اور برادری مین بہت رسوخ رکھتے ہین اونکے اہتمام انتظام ریاست سے مہاراجہ صاحب کو فائدہ عظیم حاصل ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے ✤

बोरडिंगहौस

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بزمانہ قیام اجمیر کے میو کالج مین بورڈنگ ہوس
طالبان علم علاقہ مارواڑ کا ملاحظہ کیا کام جلد تیار ہوتا تھا مگر دیا بسبب

खाटू

ٹھیکہ داران بہم رسانی سنگ کان کھاٹو علاقہ مارواڑ نے قیمت بہت گران
لی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ دیگر ریاستون کے بورڈنگ ہوس مین
اوسی کان کا پتھر ٹھیکہ دارون نے بمقابلہ ٹھیکہ داران مارواڑ بہت
ارزان دیا تھا اس سبب سے پتھر کے پہنچنے مین توقف ہوا +
حسب تحریر صاحب پرنسپل کالج صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے ابعد یکم جون
بہت جلد کالج مین نوشتخواند جاری ہونیکا حال سنکر مہاراجہ صاحب
کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور انھون نے آٹھ طلبا مفصلہ ذیل کا
مارواڑ سے بھیجنا تجویز کیا +
مہاراج ظالم سنگھ برادر مہاراجہ صاحب راؤ راجہ بھرت سنگھ و راؤ راجہ
مول چند اخلاف کنیزک زاد مہاراجہ تخت سنگھ صاحب مرحوم سلطان سنگھ

मारोठ
राग्यान
कुचावन
वंशावल
रायपुर

ٹھاکر ماروٹھ جوامر سنگھ ٹھاکر ریان بھاج سنگھ نبیرہ ٹھاکر کچاون امید سنگھ
خلف ٹھاکر چنداول ہرجی سنگھ برادرزادہ ٹھاکر رائے پور اگرچہ طالب علم
اور بھی ہین مگر تاوقتیکہ مارواڑ کا مکان تیار ہو صرف آٹھ کے ڈیرہ
کی گنجایش ہے ابتک اطفال مارواڑ کی تعلیم بہت خفیف ہوتی تھی
یقین ہے اس کالج سے نہایت عمدہ نتایج حاصل ہونگے +

रास

جون کے مہینے مین راس کے ٹھاکر کا بیٹا بعارضہ چیچک مرگیا ٹھاکر نے
اس حیلہ سے کہ ڈاکن نے مارا تھا چند عورتون کو گرفتار کیا اور سخت ایذا

سے اونکے جسمون پر پیون کے داغ دیئے عورتین بیاور علاقہ اجمیر مین بھاگ گئین اور پولیس مین استغاثہ کیا وہان ہسپتال مین بھیجی گئین کہ ایک دوسرے روز مر گئی ٹھاکر کی جودہ پور مین تحقیقات ہوئی اور مہاراجہ صاحب نے اوسکو جودہ پور کے قلعہ مین دایم الحبس کیا +

مدت سے مارواڑ کے ٹھاکر اپنے آپکو اپنی جاگیرون مین مختار مطلق سمجھتے رہے ہین اور دربار کی حکومت کی کچھہ پروا نہین کی ہے اس مقدمہ مین سزا واجب ہونے سے آیندہ کو ایسی بیرحم حرکات کا وقوع مین آنا موقوف ہوجاویگا +

ٹھاکر کے سال گذشتہ مین لڑکا پیدا ہوا تھا اوسکی مسندنشینی کو مہاراجہ صاحب نے منظور کرلیا اور جاگیر کا انتظام ٹھاکر کے معتمد ملازم کرتے ہین اور اہلکاران دربار بنظر حفظ فوائد راج و نابالغ ٹھاکر کی نگرانی کرتے ہین +

घानेराव
मांडराव
कल्यानपुर

اس سال مین ٹھاکران گھانی راؤ وساندے راؤ وکلیان پور کا انتقال ہوا وے تینون جوان تھے اور تینون کے لڑکے ہین کہ جاگیرون مین مسندنشین ہوئے ٹھاکر گھانے راؤ بہت مقروض تھا مہاراجہ صاحب نے کنور مراردھن سابق حاکم دیوانی کو ٹھاکر حال کی نابالغی کے زمانہ مین

मुरारधून

انتظام جاگیر کرنیکے واسطے مقرر کیا ٹھاکر متوفی کے رشتہ دارون نے اس بندوبست کو منظور کرلیا اسکا یہہ نتیجہ ہوگا کہ ٹھاکر کے سن بلوغ کو پہنچنے تک جاگیر قرضہ سے صاف ہوکر بحالت رونق و سبکدوشی اوسکو سپرد کیجاوے گی کوہ اراولی کے قریب واقع ہونے سے بوجہ پانی کی

کثرت اور عمدگی زمین کی کھانے راؤ مارواڑ کی کل جاگیرون مین سب سے دولتمند ہونا چاہیئے +

افیون سے دوم درجہ پر مارواڑ کے راجپوت معمولی نشہ شراب کے مشتاق ہین اب تک کسی قسم کی شراب پر محصول نہ لگا ہے شہر جودہ پور مین شراب کی باون بھٹیان ہین اور اسی حساب سے کل مفصلات کے قصبون مین ہین اور شرابخواری کی کثرت حال مین ہی زیادہ ہوئی ہے کسیطرح کی نگرانی یا انقادا ہی محصول یا ضرورت اجازت نامہ نہ ہونے سے غریبون کو بھی بنام نہاد شراب زہر قاتل میسر آتا ہے پس اگر کثرت شراب خواری سے بہت آدمی مرین تو عجب نہین ہے مہاراجہ صاحب کو اسکا مدت سے خیال ہے اور انکا ارادہ ہے کہ ایسا رشتہ جاری کرین جس سے شراب کی دوکانین کم ہو جاوین اور خریدارون کو کم مقوی شراب ملا کرے اور ٹھاکر لوگ مہاراجہ صاحب کی مدد پر ہین اور اپنی اپنی جاگیرون مین ایسا ہی طریقہ جاری کرنا چاہتے ہین +

دوم نومبر کو مہاراجہ صاحب واسطے جاترا پریاگ جی و گیا جی کے اور مہاراجہ صاحب مرحوم کی بھسمی کو گنگا جل مین پہنچانیکے واسطے جودہ پور سے روانہ ہوئے اور بعد ادائے رسمیات کے کلکتہ کو گئے اور وہانکے سیر و تماشہ اور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کی ملاقات سے کہ انھون نے بہت خاطر و تواضع کی بہت خوش ہوئے وقت واپسی چندروز جے پور مین قیام کر کر ۱۱ فروری کو داخل جودہ پور ہوئے +

प्रयागजी
गयाजी
भस्मी

مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری مین ریاست کا کام صاحب پولٹیکل ایجنٹ
نے وزیر اور مصاحبون کی مدد سے انجام دیا اور ہر ایک اہلکار سے
اونکو بہت مدد ملی سررشتہ حکومت مارواڑ سے جیسی واقفیت اونکو اس
تین مہینے کے عرصہ مین حاصل ہوئی تو عدیاً شاید چند سال مین بھی
نہوتی اور چند ضروری اصلاحون کی بنیاد کرنیکا بھی موقع حاصل ہوا
مہاراجہ صاحب نے شکرگذاری سے اونکی صلاح پر عمل کیا اور تدبیرات
مرکوزہ کی عملدرآمد مین ایکدم کا بھی توقف نہ کیا +
مہاراجہ صاحب اور صاحب ایجنٹ کی ملاقاتین بہت دوستانہ اور
احدیت سے ہوتے ہین ہر قسم کی ترقی و اصلاح ریاست کرنیکا اونکو
بہت شوق ہے اور اونکی عملدرآمد مین صرف روپیہ کی قلت بہت
حارج ہے وقت مسندنشینی سے دو برس کے عرصہ مین جو کچھ اُنھون
نے کیا ہے اوس سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوا ہے +
مہاراجہ صاحب کی دو ہمشیرگان کی نسبت رئیس بوندی کے ولیعہد سے
ہوئی بوندی کو ٹیکہ بھیجنے کی رسم حسب اطمینان دونون رئیسون
کے ادا ہوگئی +

پچبھدرا

راج جودہ پور مین نمک پچبھدرہ کی اوسط درجہ ہونے دو لاکھ روپیہ
سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے زیادہ تر بنجارہ لوگ بیلون پر بھر کر میواڑ

सागर

کو لیجاتے ہین اور وہان سے ساگر تک پہنچاتے ہے دیسی آدمی نمک
پچبھدرہ کو خلاصہ خزانہ کہتے ہین اوسکے انتظام کی شکل ایسی ناقص ہے

اور غبن کی اسقدر گنجائش ہے کہ اگر حاکم مہتمم نہایت معتمد شخص نہو تو
دربار کا ضرور نقصان ہو ❊
بیوپاری نمک کو بنانیوالون سے بحساب فیصدی بارہ نرگا وحسب حیثیت
نمات چھ سے ... روپیہ سے اکیاسی روپیہ تک قیمت دیکر خریدتے ہین ہر ایک
بیل پر چار من نمک کہ وزن انگریزی سے پانچ من ہوا لاتا ہے ❊
دربار چہارم قیمت نمک اور پانچ روپیہ فیصدی نرگا و نمک بنانیوالون سے
لیتا ہے اور دس آنہ فی نرگا و بیوپاریون سے لیتا ہے اسطرح بنانیوالون
کو پانصد من نمک وزن انگریزی پر صرف ... ملتا ہے اور دربار کو
اوسیقدر نمک پر ... حاصل ہوتا ہے اور تاجر ذخیرہ ... سے بحساب
چار آنہ ساتپائی سے کسیقدر زیادہ فی من خریدتے ہین ❊
دس آنہ فی نرگا و سرکاری محصول بنجارون سے تیاری نمک کے بعد سے
بفاصلہ دوکوس کے تھہر لیا جاتا ہے اور کوئی بیل اس تھہر پہنچنے سے پیشتر گر پڑے تو
اسکے کون کا نمک راج کا ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ اُس حد سے باہر صحیح و سالم
لیجاوے تو بنجارہ صرف دس آنہ محصول ادا کرتا ہے خواہ دو من لیجاکے
یا چار من لیں یہہ رسم جاری ہے کہ تھہر تک زبردست بیلون پر بکثرت
لیجاتے ہین اور وہان سے کمزور چھوٹے بیلون پر ڈیرہ یا دو من فی
کون تقسیم کر دیتے ہین بنجارون کا نایک بیلون کے کھیپ لادکر
پچھدرہ کے حاکم سے پروانہ حاصل کرتا ہے اور بارہ روپیہ ادا
کرتا ہے اسمین سے نصف راج مین جاتا ہے اور نصف کچہری کے

नायक
खेप

اہلکاروں کو ملتا ہے جب دانسو یا زیادہ بیل ہوتے ہین تب ہی بنجارے
کا افسر نایک ملتا ہے جب کم بیل ہوتے ہین حسب مرضی حاکم پانچ
یا چار روپیہ محصول لیا جاتا ہے مگر راج میواڑ کی سرحد کے اندر پہنچ
ایک روپیہ فی بیل محصول اس راج مین لیا جاتا ہے ؛
صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جو مہاراجہ صاحب کی غیر حاضری کے
زمانہ مین راج کا کام کیا تو انکو اکثر بہت مفید حالات معلوم ہوئے اور
انھون نے مہاراجہ صاحب کو چند نہایت ضروری اصلاحون کی صلاح
دی اونکو راج کی زمینداری کا حال تحقیق ہوا اور ان معلومات کے واسطے
انھون نے رپورٹ بحال مفصل آمدنی وخرچ ریاست تحریر کی ساہوکارون
سے بہ تقرر سوداگران قرض لینے سے موسم بارش مین ریاست سخت
مقروض ہو گئی تھی حصہ کثیر آمدنی ریاست کا اوسکے ادامین صرف ہوتا
تھا فوج کی تنخواہ چڑھ گئی تھی اور بجز ادا سے سوداگران سکے زیادہ روپیہ
قرض نہین مل سکتا اور وہ بھی بلا حصول کفالت سرکار انگریزی کے
کوئی نہین دیتا تھا اس صورت مین مہاراجہ صاحب نے چاہا کہ واسطے
ادا کے کل قرضہ ذمی ریاست کے سرکار انگریزی سے قرضہ لیا جاوے
اور دریافت ہوا کہ چوبیس لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے اور کفالت مین
نمک سانبھر کا حصہ جو ودیپور کی آمدنی کی بابت تین لاکھ روپیہ سالانہ
گورنمنٹ نے وقت حصول انتظام نمک مذکور کے ۱۸۶۹ء مین ادا کرنا
قبول کیا تھا دینا منظور کیا چنانچہ اگست ۱۸۷۰ء مین یہ قرضہ مطلوبہ

دیا گیا اور باقساط تین لاکھ روپیہ سالانہ حسب شرح صد ... فیصدی پانچ روپیہ سالانہ ادا ہونا قرار پایا +

لارڈ نارتھ بروک پالی

بدریافت اس امر کے کہ لارڈ نارتھ بروک صاحب راجپوتانہ مین سوار دورہ کیا چاہتے ہین اور قصبہ پالی مین ہوکر کہ جودھپور سے دس میل ہے تشریف لیجاوینگے مہاراجہ صاحب نے قرار درخواست کی کہ جودھپور مین بھی تشریف لاوین کہ نواب صاحب ممدوح نے بخوشی تمام منظور کیا

لارڈ نارتھ بروک مع صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب سکرٹری صیغہ ممالک غیر و دیگر صاحبان ہمراہی ولسواری واقع مارواڑ مین داخل ہوئے وہان بتاریخ ۲۷ نومبر مہاراجہ صاحب کے بھائی اور چند معزز ٹھاکر ریاست کے شام کیوقت حاضر ہوئے وہان سے نواب صاحب موصوف پالی مین کہ بفاصلہ پچاس میل ہے تشریف لائے اور دوسرے روز جودھپور مین داخل ہوئے +

جودھپور

چونکہ نواب ویسرائے صاحب ہندوستان کے مارواڑ مین تشریف لانیکا یہہ اول ہی موقع تھا مہاراجہ صاحب نے کوشش کی کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی اور عظیم الشان مہمان کی عنایات کی شکرگذاری مین کسیطرح کوتاہی نہو +

واقع مین بڑی تواضع و مہمانداری ہوئی مہاراجہ صاحب نے کل امرا مارواڑ کو جودھپور مین طلب کیا کہ اونکے مع رشتہ داران وہمراہیان عجب زرق برق کی پوشاک سے اس موقع کے حشمانہ تجمل مین بہت اضافہ ہوا اہمادرانہ

شکل کے راجپوت آہنی زرہ وبکتر سے کہ اونکے بزرگون نے کبھی
میدان جنگ مین پہنا تھا ملبوس ہوکر اور ہزارہا آدمی مسلح اونٹ
وگھوڑون ورتھون پر سوار اور انبوہ کثیر ہمراہیان انواع واقسام کی
پوشاکین پہنے ہوئے اطراف ملک سے جمع ہوئے اور جودہ پور مین
ایسا ہجوم وازدحام ہوا کہ پیشتر کبھی نہوا تھا +

۱۹ تاریخ کو حسب ملاقاتین ہوئین مہاراجہ صاحب نے قلعہ مین دعوت
کی شام کو وقت نواب وسیرائے صاحب وہان تشریف لیگئے ریذیڈنسی
سے کل راستہ پر بکثرت تمام روشنی ہوئی اور سڑک کے مقامات مختلفہ پر
آرائشی محرابین اور دروازے جنپر الفاظ مبارکبادی ومظہر خیرخواہی
نمایان لکھے نصب کئے گئے قلعہ پر سے کہ بہت بلند ہے شہر بخوبی
نظر آتا ہے اس موقع پر مکانات کی کہ کثرت روشنی سے منور تھے
عجیب کیفیت نظر آتی تھی بعد دعوت کے آتشبازی کا تماشہ ہوا اور
اوسکے ساتھ مہمانداری کی تکمیل ہوئی +

یکم دسمبر کو نواب وسیرائے صاحب نے جودہ پور سے کوچ کیا اور
براہ راست بیاور کو کہ بفاصلہ ۹۶ میل ہے تشریف لیگئے اور اس
طرح جناب ملکہ معظمہ فرمانروائے انگلستان وہندوستان کے قائم مقام کا
دورہ مارواڑ بخیر وخوبی تمام ختم ہوا اور جن لوگون نے خوش نصیبی
سے اس شاہانہ جلسہ کی سیر کی ہے اونکی یاد سے اوسکی عظمت اور
رونق کبھی نجاویگی +

ब्यावर

۴ دسمبر کو مہاراجہ صاحب بہادر والی جودھپور نے شہزادۂ عظیم الشان والا خاندان پرنس آف ویلز صاحب سے ملاقات کی اور ۵ دسمبر کو شہزادہ صاحب ممدوح نے مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر رونق افروز ہو کر ملاقات بازدید کی۔ دونوں مرتبہ مہاراجہ صاحب کو شہزادہ صاحب کے حسن خلق وخوبی اتفاق سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور جناب ممدوح نے مہاراجہ صاحب کو متغاء خطاب گرانڈ کمانڈر سٹار آف انڈیا عطا کیا اس سے نہایت شاکر گذار رہے۔

دوسرا امر جس سے مہاراجہ صاحب بہادر کے خاندان کو بہت خوشی ہوئی یہ تھا کہ جناب ڈیوک آف اکسرسالی یعنی قواعد افواج دہلی میں مہاراج کشور سنگھ صاحب برادر مہاراجہ صاحب جناب شہزادہ صاحب کی آنریری اے ڈی کانگ یعنی مصاحب مقرر ہوئی تھی۔

اس سال میں محکمہ جات عدالت کا کام جس طرح ہوتا رہا دیوانی کا اول محکمہ دیوانی عدالت اعلا ہے اور مولوی ظہور الدین باشندہ اودہ اوسکا حاکم ہے تین سو روپیہ سے زیادہ دعوی کے مقدمات ابتدائی اور محکمہ جات تحت کی اپیل کی سماعت و تحقیقات وتجویز کرتا ہے۔

پنڈت رتن لال حاکم عدالت منصفی ہے اور تین سو روپیہ تک کے مقدمات کی تجویز کرتا ہے۔

راو راجہ موتی سنگھ خلف کنیزک زادہ مہاراجہ تخت سنگھ صاحب مرحوم حاکم عدالت فوجداری ہیں اور کل مقدمات فوجداری کو بجز قتل وغیرہ

प्रिंस आफ वे

[illegible]

ग्रांड कमेंडर स्टार आफ इंडिया

ड्यूक आफ [illegible]

نہایت سنگین کے فیصل کرتے ہین اور مقدمات سنگین کی مثلین بعد تحقیقات بارشاد عادصدور حکم مناسب مہاراجہ صاحب کیخدمت مین بھیجدیتے ہین +

منشی محمد حسین خفیف مقدمات فوجداری کی تحقیقات کرتے اور [illegible] تک کی قید اور خفیف جرمانہ کا اختیار ہے اور سنگین مقدمات انکا راوراجہ موتی سنگھ صاحب کے اجلاس مین اپیل ہوتا ہے +

خاص محکمہ کا افسر تحویل بالکل ہے وہ کل متفرقات مال اور خزانہ کا راج گل حاکمان وکوتوال پر استغاثہ دائر کرتا ہے +

اول عدالت اپیل کے حاکم خود مہاراجہ صاحب ہین کل محکمجات تحت کی اپیل ہوکر حکم ناطق صادر ہوتے ہین اور پنڈت شیو نرائن سب جیل کا افسر ہے ایک محکمہ معروف عدالت مقدمات کا کام پنڈت شیو نرائن پرائیوٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب سے اس شخص کا یہہ کام ہے کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی کل تحریرات وکیل متعینہ ایجنسی سے لیکر مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرے اور زر معاوضہ جو زرہ چوکیداران [illegible] متعینہ ایجنسی مارواڑ بابت چوری وغارتگری وغیرہ کے رعایا سے دربار سے وصول کرنیکا بھی اختیار ہے +

محکمہ مصاحبت مین دیوان وجمیع وزرا کا کام کیا کرتے ہین اونکے ذمہ یہہ کام ہے کہ مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش کرنیکے واسطے عرائض لیکر بعد تحقیقات حال مفصل گذارش کرین اور اس محکمہ کو [illegible]

محکمہ جات راج پر نگرانی رکھنے کا اور جملہ اہلکاران دربار کو انجام دہی خدمت مین مدد دینے کا اختیار ہے چھٹا کونسل شاہی کی معاونت سے تین شخص حسب ضرورت مین اس محکمہ مین کام کرتے ہین اور جو مقدمات مہاراجہ صاحب کی خدمت مین بھیجے جاتے ہین اونمین اپنی رائے لکھتے ہین +

سال گذشتہ مین ہوکالج اجمیر مین تعلیم طلبا مارواڑ کے واسطے تجویز ہوے تھے وہ جب کہلنے جمہوریاں پانچ طالبعلم بھیجے گئے اول ظالم سنگہ مہاراجہ صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی دو پانچ ٹھاکر و بہ ات عزیزان ٹھاکران مارواڑ کا ہو رہنگ ہوس زیادہ ہو جاسنے ہر سال بارہ طالبعلم داخل ہوا کرینگے +

دریافت حال جماری طبیعت مہاراول صاحب سیلمیر صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر مقام اجمیر سے بتاریخ ۱۷ جنوری مع ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی ان تشریف لیگئے اثنا راستہ ملک مارواڑ کا جو تجربہ اونکو حاصل ہوا ار کلحال اسطرح لکہا ہے کہ اجمیر سے براستہ لنگر و میڑتہ و ناگور و پہلودی و لوہکرن کئے اگرچہ اس راستہ مین کسیقدر پھیر ہے اور دوسرا راستہ سے ناحق ۸۶ میل ہے مگر اسطرف کے اضلاع مارواڑ سے واقفیت حاصل کرنے کے واسطے یہہ راستہ پسند کیا +

اجمیر سے بیالیس میل میڑتہ ہے وہان چار روز مین پہنچے راستہ مین زیادہ ریتہ آتا ہے اول النیاواس دو ہزار باشندون کی آبادی کا قصبہ آیا کہ لاڈپورہ سے ریان تک اوسکا علاقہ ہے یہہ علاقہ میڑتہ خاندان کے

पुष्कर
मेड़ता
नागौर
फलोदी
पोकरण

अलनयावास

लाडपुरा
रियां

साबरमती

ایک ٹھاکر کا ہے سابرمتی ندی کہ اوٹسر کی جھیل سے نکلتی ہے اور آگے
بڑہکر لونی ہوجاتی ہے موسم برسات مین اس ملک مین پھیل جاتی ہے خام
چاہات تیار کئے جاتے ہین اونکی آبپاشی سے گیہون بہت اچھے تیار ہوتے
ہین کاشتکارون کی قلت ہے ورنہ جسقدر ہوتی ہے اوس سے زیادہ
زراعت ہو کیونکہ یہان بھی آبادی قصبہ اور میرتہ خاندان کے دوسرے
سردار کا مسکن ہے پانی کی افراط سے یہان بھی گیہون بکثرت پیدا ہوتا ہے
میرتہ کو راؤ جودہا کے چوتھے خلف دودا نے آباد کیا تھا اور اوسکے
بیٹے راؤ مالدیو نے جو سنہ ۱۵۳۲ع سے ۱۵۶۹ع تک حکمران رہا ہے اوسمین جنگ فتح
کیا اور قلعہ تعمیر کرکے اوسکا نام مالکوٹ رکھا ۔
میرتہ مین چند مرتبہ سخت وخونریز لڑائیان واقع ہوئی ہین اور مردون
کی یادگار مین صدہا سنگین مینارہ مین گرد نواح کی زمین پر بنی ہوئی
ہین وہان سے دو میل پر تالاب ڈانگر واس ۱۷۹۰ع مین مرہٹون نے بہ تحت
ڈیبائنی صاحب راٹھورون کو شکست فاش دی تھی ۔ ڈانگولائی تالاب
کے بند پر فرانسس کپتان پلٹن پیادگان سرکار مہاراجہ سیندھیہ کی نوکری
مین بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۷۹۰ع مجروح ہوکر بتاریخ ۱۸ ستمبر بعمر ۲۶ سال انتقال کیا قبر پر
سفید سنگ مرمر کے تختہ پر فرنچ زبان مین اوسکے مرنیکا حال لکھا ہوا ہے ۔
شہر کے گرد تالاب بہ کثرت ہونے سے میرتہ مین پانی افراط سے ملتا ہے
میرتہ سے ۴۹ میل ناگور سے راستہ زیادہ تر سخت زمین کا ہے بعض
مقامات پر ریتہ بھی آتا ہے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ہونے سے

آبپاشی نہین ہو سکتی اس سبب سے مخلوق کا گذارہ فصل خریف کی پیداوار
پر منحصر ہوتا ہے ناگور بڑا قصبہ ہے اور اوسمین آراستہ قلعہ ہے آبادی
کے اندر اور باہر وقت ہم زمانہ کی مسجدین بہت ہین مہاراجہ تخت سنگھ صاحب
کے عہد مین حاکمون کے ظلم اور زیادہ ستانی سے اس زمانہ مین آبادی
بہت کم ہو گئی ہے +

ناگور کے ساہوکارون کے پاس کلکتہ کی فروخت افیون کی خبرین عمدہ
ترکیب سے نہایت جلد آتی ہین کلکتہ سے اجمیر تک بذریعہ تار برقی آتی ہین
وہان سے ناگور کو اور ناگور سے بیکانیر کو بذریعہ عکس آئینون کے جو راستہ
مین مقامات مناسب پر لگائے گئے ہین بھیجی جاتی ہین ان خبرون کے
واسطے ایک شخص پچاس روپیہ ماہوار خرچ کرتا ہے اور ایک ساہوکار نے
بیان کیا کہ کل میرے پاس کلکتہ سے ایک گھنٹہ مین خبر آئی تھی +

ضلع ناگور کے دیہات خالصہ مین راج کا لگان اور دیہات جاگیر
مین جاگیرداران کا پیداوار سے نصف ہوتا ہے اور دیگر اضلاع
مین صرف ایک ثلث یا چہارم لیا جاتا ہے سبب یہہ ہے کہ اس ضلع
کی زمین پیداوار باجرہ موٹھہ وجوار کے لئے بہت موافق ہے +

ناگور سے تا پھلودی ۱۰ میل ہے ایک منزل بلکہ بھاری ریگستان
آتا ہے اوسمین کہین کہین گھاس وجھاڑی کی تخت زمین واقع ہے
متفرق قطعات پر کل ملک مین خریف کی پیداوار ہوتی ہے مگر دیہات
تاہم بہت فاصلہ پر ہین اور آبادی قلیل ہے آب نوشیدنی تالابون سے

یا بہت عمیق کنوؤن سے آتا ہے اور علی العموم شور ہے +

सागरीकुवे

اس نواح کے قدیم چاہات ساگری کنوئے کہلاتے ہین اونکی روایت اسطرح سے ہے کہ ساگر نامے کوئی راجہ تھا اوسکے ۲۰ بیٹے تھے اور سب بہت زبر دست اور بہادر تھے ہر روزہ نیا کنوان کھودکر اپنے باپ کے واسطے تازہ پانی لاتے تھے اس سبب سے ان چاہات کا نام ساگری ہے + بعض دیہات مین پانی کی ایسی قلت ہے کہ ہر روزہ اوسکو ناپتے ہین اور ہر ایک شخص کو حصہ معینہ دیتے ہین اکثر لوگ موسم گرما مین گاؤن سے مفرور ہوجاتے ہین اور بارش شروع ہوتے ہی پھر آجاتے ہین +
باوصف ان تکلیفات کے باشندگان ملک خصوص ٹھاکرون کے علاقہ مین خوش اور فارغ معلوم ہوتے ہین اور ٹھاکر لوگ اونکے ساتھ بہت مہربانی اور نرمی سے پیش آتے ہین +
اس ریگستان مین مالگذاری سرکار بذریعہ اجناس وصول کرنیکا طریقہ بہت اچھا ہے کیونکہ رعایا نقدا دا نہین کرسکتی ہے خصوص اس زمانہ مین کہ روپیہ کی قدر ہمیشہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے بجائے بندوبست مقررہ مدت دراز کے جسمین زر نقد ادا ہوتا ہے پیداوار جنس کا حصہ لینا زیادہ تر مقتضائے انصاف ہے +

विशनोइ
जम्भा

اس علاقہ کے اکثر دیہات مین بشنوئی لوگون کی آبادی ہے کہ جمبہ نامے دیوتا کی پرستش کرتے ہین اونکی یہہ کیفیت ہے +

लोघ
पीपासर

سمت ۱۵۰۸ مطابق ۱۴۵۱ع مین لوہٹ نامے پوار راجپوت موضع پیپاسر پرگنہ

ناگور مین رہتا تھا ایک روز سوموار کے دن بھادون بدی ۸ کو لوٹنے کو مکان کے دروازہ سے باہر ایک لڑکا پایا آپنے اپنے پاس رکھکر پرورش کی یہ لڑکا گونگا تھا جب بڑا ہو گیا تو تعلی گائے بھیڑ اور بکریون کو چرانیکے واسطے جایا کرتا تھا ایک روز اوسکو گورکھ ناتھ فقیر کہ صاحب کرامات تھا جنگل مین ملا اوسنے لڑکے کو اپنا راز ظاہر کیا ۔

गोरखनाथ

سمت ۹۵۰ مطابق سنہ ۸۹۳ مین مسلمانون نے راو ددوا سے میرٹھ چھین لیا اور اوسکو بھاگنا بباعث الفرار ددوا اتفاقاً موضع ببیاسر مین اور جسوقت وہ وہان پہونچا تب مویشیون کو کالڑکے چرا رہا پانی پلا رہا تھا اوسنے دیکھا کہ اسوقت لڑکا ہاتھ اوٹھاکر اشارہ کرتا تھا جسقدر مویشیون کی ایک دفعہ پانی پینے کی گنجایش تھی از خود آجاتے تھے اور جب وے سیر ہو کر جاتے تھے اسکے بعد اشارہ کرنے پر دوسرا فریق اوسیقدر مویشیون کا اور آجاتا تھا ددوا کو یہہ دیکھکر بہت تعجب ہوا اور سمجھا کہ یہہ کوئی صاحب کرامات سے ہے وہان اوس سے گفتگو کرنا مناسب نہ سمجھا جسوقت ددوا وہان سے روانہ ہوا یہہ بھی سوار ہو کر اوسکے پیچھے چلا سواری مین اوسنے دیکھا کہ باوجودیکہ وہ پیش نظر جاتا تھا مگر اوسکے پاس نہ پہنچ سکا اس سے زیادہ تر تعجب ہوا آخرکار گھوڑے سے اترکر اوسکے پیچھے چلا اور اوسکے پاس جا پہنچا ددوا نے ہاتھ جوڑکر اوس سے نام پوچھا اسپر اوسنے جو ۱۴ برس تک گونگا رہا تھا متکلم ہو کر اپنا نام جمبہ بتایا اور ددوا سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے ددوا نے میرٹھ کے چھوٹنے کا حال بیان کر کے

اوس ست دریافت کیا کہ اب کیونکر ہاتھ آسکتا ہے جمبہ کے ہاتھ مین
ایک کلھاڑی تھی اوسنے کھیر کے درخت مین سے لکڑی کاٹ کر چوبی
تلوار بنائی اور دعوا سے کہا کہ جا اسکے ذریعہ سے میرتہ فتح کرے
جب تک تلوار تیرے گھر مین رہیگی میرتہ تیری جاگیر مین رہیگا دعوا نے
ویسا ہی کیا اور میرتہ فتح کیا +

तालवा اوس وقت سے جمبہ نے مویشی چرانا چھوڑ کر سمبرسے موضع تالوہ علاقہ بیکانیر
مین جیا سرسے تین کوس ایک ریتہ کے ٹیلہ پر بود و باش اختیار کی
سنہ ۸۶ ۱۵۴۹ مین اس ملک مین بڑا قحط پڑا مسکن جمبہ کے گرد نواح کے
جاٹون نے دیگر ممالک کو نقل وطن کرنا چاہا جمبہ نے کہا کہ اگر یہہ لوگ
میرا مذہب اختیار کرین تو مین انکو کھانا دونگا اور گھر چھوڑنے کی ضرورت
نہ پڑیگی انھون نے اوسکی نصیحت پر عمل کیا اور اوسکے مرید ہوگئے

बीसनवी اوسنے اونکو انتیس ۲۹ نصیحتین کین کہ اس سبب سے یہہ لوگ بیسنوی
کہ بیس اور نو سے مرکب ہے کہلانے لگے +

اول دو نصیحتین عورتون کی عصمت او صفائی پر ہین اور عام قواعد
عالم سے بہت مشابہ ہین +

۳- جس روز سے کوئی بچہ طفل یا دختر غلہ کھانا شروع کرے ہر روزہ پانی
سے غسل کرے +

۴- ہمیشہ ایک عورت پر قناعت کرے +

۵- آدمی کے پاس جو کچھ ہو اوسی پر قناعت کرے +

۶ - سب آدمی انمین ہر روزہ پانچ دفعہ سلام کیا کرین +
۷ - ہر روز شام کیوقت خدا سے دعا مانگین +
۸ - ہر روز کھانا کھانے سے پیشتر آگ پر گھی ڈالا کرین
۹ - غسل کیلئے اور پینے کا پانی چھان لیا کرین +
۱۰ - سوچ بچار کے بغیر کوئی بات نہ کہین +
۱۱ - ہمیشہ سوختگی کو بغور دیکھ لیا کرین کہ انمین کوئی کیڑہ یا جاندار شے نہو +
۱۲ - کبھی مغلوب الغضب نہون +
۱۳ - کبھی چوری نکرین +
۱۴ - کبھی کسیکی بدی نکرین +
۱۵ - کبھی جھوٹ نہ بولین +
۱۶ - ہر مہینے کی ماوس کو برت کیا کرین +
۱۷ - ہمیشہ بشنو کا نام ورد زبان رکھین +
۱۸ - کبھی کسیکی جان تلف نکرین اور نہ حتی الامکان کسیکو کرنے دین +
۱۹ - کبھی سبز درخت کو [illegible] نکرین +
۲۰ - کھانا صرف وہی کھاوین جو اپنی قوم کے آدمی نے پکایا ہو +
۲۱ - ہر ایک بھیڑ بکری کے کان پر نشانی کردین تاکہ اوسکی جان بچے اور حتی المقدور اوروں سے بھی ایسا کراوین +
۲۲ - بیل کو بدھیہ نکرین +
۲۳ - افیون نکھاوین +

रवनाए

विष्णु

۴۴ - شراب نہ پئین +

۴۵ - حقہ نہ پئین +

۴۶ - بھانگ نہ پئین +

۴۷ - تیاں کو اپنے جسم سے نہ لگنے دین +

۴۸ - کبھی کسی سے دشمنی نکرین +

۴۹ - اسطرح زندگی بسر کرین کہ مرنیکے واسطے ہمیشہ تیار رہین +

جمبہ کے زمانہ مین ناگور مین مسلمان حکمران تھے اونکو پسند نہوا کہ جمبہ اپنا مذہب جدید جاری کرے اسواسطے انھون نے چند عقاید اسنے بھی اوسمین شامل کرنیکی ہدایت کی جمبہ نے منظور کیا اور اپنے عقاید مذہبی مین مسلمانی رسمین مندرجہ ذیل شامل کین +

۱ - بعد وفات بشنوئی دفن کئے جاوین +

۲ - جسطرح بشنوئیون کو بشنو کا نام لینے کی ہدایت تھی اوسیطرح بشنو کے آگے اللہ بسم اللہ کہا کرین +

۳ - شادی مین پھیرے نہوا کرین دو چوکیان بچھائی جاوین جانب راست پر دولہہ بیٹھے اور جانب چپ پر دولھن بیٹھے جب دونون بیٹھ جاوین اونکے روبرو آگ پر گھی جلایا جاوے دونون کے کپڑون سے گٹھ جوڑ باندھ جاوے دو پیسہ اور آدھ سیر گڑ مٹھی مین لاکر اونکے دست راست مین دیا جاوے اور دونون کے ہاتھ ملائے جاوین جب نصف رسمیات ہو چکین دونون کی نشست بدلی جاوے پروہت ہنود کی کتاب پڑھ چکے

गठजोड़

تب مسلمان کتاب جو جمبھے نے بنائی ہے پڑھے اسکے بعد پیر ہت دمنوت
کی پشت پر چھڑکا دے اور ہم خشم ہو ؞

۴ - سر اوپر سے منڈایا کریں ؞

۵ - داڑھی منڈا دیں ؞

جمبھے نے اپنے حیات مین ایک جنگل واقع بیکانیر کھدوا دی مین بڑا تالاب بنایا
اور اوسکے قریب گاؤن آباد کر اپنے نام سے اوسے جمبھو سر کیا
تالاب کے کنارہ پر ایک قبر کھودی اور اپنے مریدون کو ہدایت کی
کہ جب مرون اوسمین دفن کرنا منگسر بدی ۹ سمت ۱۵۹۳ مطابق سنہ ۱۵۳۶ء مین
اوسی ٹاپے کے اوپر جہان بیٹھا رہتے گیا تھا جمبھے کا انتقال ہوا اوسکے مریدان
نے لعش کو قبر واقع کنارہ تالاب پر نہ جانے دیا اور جہان وہ مرا تھا وہین
دفن کیا موضع تالوہ علاقہ بیکانیر مین اوسکی قبر اور ایک مندر اوسکے نام
کا اب بھی موجود ہین اور جہان وہ رہتا تھا وہ مقام کہلاتا ہے ؞
مقام پر پھاگن بدی ماوس کو میلہ ہوتا ہے وہان بشنوئی جمع ہوتے
ہین اور چیت بدی ۸ کو اوسکی خالی قبر پر میلہ ہوتا ہے ؞

गोहना

ایک بشنوئی متوطن موضع رودہ تو علاقہ ناگور کے گھر مین جمبھے کے ہاتھ
کی ایک کتی یعنی سیدھی دودھاری تلوار ہے کہ زمانہ سابق مین بشنوئی بہ امید
حصول بہشت اوس سے آپس مین ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے ایک
روز جمبھہ اتفاقاً موضع رودہ مین گیا تھا سواری سے اترتے ہوئے
اوسکا قدم جھٹکے سے لگا کہ اوسمین نشان ہوگیا کل بشنوئی اس تلوار کی

اوراوس پتھر کی جسپر جمیہ کے قدم کی نشانی ہے پرستش کرتے ہین +
اکثر بشنوئیون کے دیہات مین ایک سایہ دار چبوترہ بشکل مندر جمبہ کا ہوتا ہے
اوراوسپر قدم کا نشان ہوتا ہے کہ اوس نشان کو اور کھیچڑی اور کنکیا رو
کے درختون کو ہر مہینے کی اماوس کے دن کل بشنوئی پوجتے ہین مندر
مین ایک سادہ پوجا کرتا ہے اور اوسکو ہر روز گاؤن سے کھانا ملتا ہے
وہ شادی نہین کرتا ہے اور جسوقت وہ مرجاتا ہے تو دوسرا سادہ مقرر
کیا جاتا ہے اگر اوسکے جورو بچہ ہون توبھی وہ چھوڑ دیتا ہے اوسکے اپنی
والدہ کے پاس رہتے ہین اس صورت مین وہ دوبارہ شادی نہین کرسکتی
ہے ایک اگر بچے ہون تو کرسکتی ہے +

खेनडी
खेरवारू
माघ

زمانہ سابق کی نسبت ملک مین اب بہت امن ہوگیا ہے اسکا ثبوت یہہ ہے
کہ پھلودی کی اخیر تحصیل مین ایک گاؤن ہے جسکی آبادی قریب ساٹھ آدمی
کے تھی جاٹ رہتے تھے وہان ایک عمیق کنوان ہے اوسکو وہ [illegible] کہتے
ہین [illegible] ہے اس گاؤن کے ایک گوشہ پر برج ہے جو [illegible]
[illegible] وقتون سے [illegible] اکثر دشمنون کے آنے پر باشندگان
دیہات [illegible] تے تھے اب باشندگان دیہہ سے
[illegible] کا زمانہ ہے یہہ برج صرف غلہ بھرنے کے کام آتا ہے +
[illegible] پھلودی کی آبادی کی روایت بزبان پوکرن کی زبانی اسطرح
دریافت ہوئی تھی کہ موضع لودو رہوہ علاقہ جیسلمیر مین سیدو نامے
پوکرنہ برہمن [illegible] پر دھکا دیبی کا پوجاری تھا اوسکی گھوڑی نے

लोरहवा सीडू का फलवृधि

بچھیرہ دیا اوسکی عمدگی کی شہرت دربار جیسلمیر مین پہنچی رئیس نے
بچھیرہ طلب کیا اوسنے انکار کیا اس جرم مین اوسکو گانون سے نکالدیا
اوسکو بہت رنج ہوا ایک شب اوسکو خواب مین دیبی نے کہا کہ
گاڑی مین رکھکر سے چل جہان گاڑی اٹک جاوے وہان میرا مقام
کرکر پوجا کیا کر اوسنے ایسا ہی کیا اسطرح سدی ۷ سمت ۱۵۰۹ مطابق سنہ
مین لودورہ سے گاڑی مین دیبی کو لیکر مع چند ہمراہیون کے
روانہ ہوا اسوج بدی ۱۳ کو تھا مین ایک مقام پہنچا کہ وہان کھیجڑہ
کے درخت سے گاڑی اٹکی برہمن نے گاڑی مین سے دیبی کو اتار
وہین مقیم کردیا اور پوجا کرنے لگا +

چنانچہ اس دیبی کا مندر اب موجود ہے اور اوسکے روبرو کہنہ کئی سنہ
کھیجڑہ کا درخت ہے جسنے بر ورعرصہ ۷۱م سا دیبی کی گاڑی کو
روکا تھا آبادی قصبہ جال کی پاس نالہ مین سید و نے کنوا کھودا
اور اوسکا نام پھلا بیرہ رکھا اسطرح پھل بردھکہ دیبی کے مندر نام سے
پھلودی قصبہ آباد ہوا پھر اوسکا نام کھیجڑہ درخت کی وجہ سے لٹیال
رکھا گیا کہ خاردار درخت کھیجڑہ کہلاتا ہے اور بالا جنا لٹیال کہلاتا ہے
مارواڑی لوگ ایک گیت گاتے ہین اوسکا مضمون یہہ ہے کہ سید نے
دیبی سے کہا تھا کہ یہان قیام مت کرو سون تک پانی نہین ہے
مگر دیبی نے جواب دیا کہ مین یہان خوش ہون خوف مت کر پانی بھی
بکثرت ہوجاویگا چنانچہ دیبی کا قول صادق ہوگیا کہ اب پھلودی کے گرد

फलोदी

लटियाल

मूंजा
हमीरनीरावत

بہت تالاب وچاہات ہین +

راؤسوجا کے پڑوتے راؤ ہمیر نیراوت نے جو بمقابلہ پٹھانون کے کہ
پہیار کے تیج کے میلہ سے رجپوتون کی لڑکیون کو لیگئے تھے سمت ۱۵۷۳
مطابق سنہ ۱۵۱۶ء مین مارا گیا تھا پھلودی مین گڈھی تعمیر کی تھی کہ ہمیر کا مکان
ایک گڑھی مین ہے پھر مالدیو نے جو سمت ۱۵۸۹ مطابق سنہ ۱۵۳۲ء مین مسند نشین
ہوا تھا اوس گڑھی مین اضافہ کیا پھلودی کی آبادی قریب بارہ سو آدمیون
کی ہے یہان کے اکثر مہاجن ہندوستان کے دور دور ممالک مین
تجارت کرتے ہین اور اپنے متعلقون کے پاس وقتاً فوقتاً آتے رہتے
ہین پھلودی سے چار پانچ کوس شمال مین نمک پیدا ہوتا ہے دو نا
لونگا پانی کہ ایک قصبہ کے بہت قریب اور دوسرا کسیقدر فاصلہ پر ہے
اوس مقام پر جہان نمک پیدا ہوتا ہے پھیلتا ہے وہان سات آٹھ
فیٹ کے عمق پر پانی نکلتا ہے چاہات خام تیار کرکے کیاریون مین
بھرتے ہین اوسکے بخارات اوڑکر نمک باقی رہجاتا ہے ہر موسم مین نمک
بنتا ہے مگر موسم گرما مین بہت ہوتا ہے دو سو آدمی مزدوری مین
لگے رہتے ہین سمت ۱۹۵۶ کے قحط سے پیشتر زیادہ رہتے تھے +

پھلودی مین فی روپیہ چار من آٹھ سیر نمک فروخت ہوتا ہے پانچ روپیہ
کے نمک مین سے تین روپیہ راج مین آتے ہین اور دو روپیہ کارخانہ والون کو
ملتے ہین اس نمک پر محصول نہین لیا جاتا ہے +

ایک حساب سے معلوم ہوا کہ بارہ برس مین کل نمک بقدر چار لاکھ

چھہا سٹھہ ہزار من تیار ہوا اوس سے دربار کو للوف ہزار حاصل ہوا (الحاد لعیاد)
اس نمک مین سے دو لاکھہ بہتر ہزار من بیکانیر کو گیا اور سینتالیس ہزار من
سندہ کو اور ایک لاکھہ سینتالیس ہزار من مارواڑ مین خرچ ہوا اس
ثابت ہے کہ زیادہ تر نمک بیکانیر کو جاتا ہے اور دسوان حصہ سندہ
کو جاتا ہے اور باقیماندہ قریب ایک ثلث کے اضلاع مارواڑ قرب وجوار
پھلودی مین صرف ہوتا ہے *

پھلودی سے پوکرن ۳۲ میل ہے پھلودی نشیب کی زمین پر واقع
ہے اور مین سے نکلکر راستہ درجہ بدرجہ بلند ہوجاتا ہے کہ انجام سرزمین
ملک کے ہموار ہوگیا ہے اور پھر جب پوکرن دو میل رہتا ہے آثار آتا
ہے کہ اوسی قدر بستی جیسے پھلودی ہے پوکرن بھی واقع ہے پیداوار
فصل خریف ہوتا ہے مگر زیادہ تر رقبہ اراضی غیر مزروعہ ہے اور اوسپر
جھاڑی ہے اور کہین کہین کانس ہوتا ہے *

راؤ مالدیو نے قلعہ سالمیر کو کہ پوکرن سے دو میل تھا مسمار کر کر اوسکے
مصالحہ سے پوکرن کا قلعہ تعمیر کرایا تھا سالمیر کو راو جودہا بانی شہر جودہپور
کے خلف اکبر ساتل نے پست پہاڑی پر تعمیر کرایا تھا اب بجز شکستہ قدیمی جین مندر
کے وہان کچھہ باقی نہین رہا ہے *

पालमे

پوکرن راج جودہپور کے اول درجہ کے سردار کی جاگیر ہے یہہ سردار
راج کا پردھان ہے کہ کل باقاعدہ سواریون مین ہاتی پر مہاراجہ
صاحب کے پیچھے خواصی مین بیٹھتا ہے کل اسناد عطیات اراضی و

دیہات وغیرہ پر اوسکے دستخط ہوتے ہین اوسکے بزرگ مہاراجہ ابھے سنگھ
भीनमल
کے زمانہ مین بھین مل سے آئی تھی +

پوکرن سے چھ میل کے فاصلہ پر ایک مندر ہے کہ وہان کل ممالک ہندوستان
अजमल
سے لوگ زیارت کیواسطے آتے ہین اوسکی روایت اسطرح ہے کہ اجمل
نامے ایک پوار راجپوت تھا جب پواروں کی ریاست بگڑی اجمل موضع
काशमीर पोख
کاشمیر پرگنہ پوکرن واقع مارواڑ مین رہنے لگا وہان سے دوارکا کو گیا تھا
خواب مین سری کرشن نے اوس سے اقرار کیا کہ تیرے گھر آونگا پیشتر وہ لاولد
वीरमदेव
تھا بعدازان ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بیرم دیو رکھا ایک روز بیرم دیو
کھٹولہ پر سوار ہوتا تھا اوسکے پاس سوتا ہوا دوسرا بچہ نظر آیا اجمل کی عورت
نے بہت متعجب ہوکر خاوند کو اطلاع دی اوسنے کہا کہ سری کرشن نے
آنیکا اقرار کیا تھا سو آئے ہین اونکی بہت خاطرداری کرو اوس لڑکے کا
रामदेव
نام رام دیو رکھدیا جب وہ جوان ہوا پوکرن مین ایک جن رہا کرتا تھا
اور آدمیون کو مارتا تھا اور انواع تکلیف و اذیت دیا کرتا تھا رامدیو نے
बालनाथ
اس جن پر حملہ کیا اور مار کر قصبہ پوکرن سے لیا اور بالناتھ نامے
ایک شخص کو جسے اوسنے اپنا گرو بنایا تھا وہان متعین کیا بعدازان رامدیو
मलीनाथ अजपाल
نے ملی ناتھ خلف دوم جگپال کے ساتھ اپنی ہمشیرہ کی شادی کردی
اور قصبہ پوکرن اوسکو جہیز مین دیدیا +

رام دیو نے پوکرن سے چار کوس رام دیورہ نامے گاؤن آباد کیا
ऊच
اور وہان بودوباش کی ایک مسلمان پیر ساکن موضع اوچ واقع سندھ نے

اچھی ہوی تھی اور رعایا آسودہ تھی +

عدالت فوجداری و پولیس و تحصیلدار

جودہ پور میں عدالتیں قدیم زمانہ میں تھیں مگر پولیس کا انتظام خوب نہیں تھا۔ بعض ناکارہ آدمی متعین اور قریب دو چار شہر کے سوائے تکے احکام کی تعمیل نہوتی تھی ۔۔۔ کہ کل ریاست میں دہ عہدہ اہلکار سے عدالت تھا اور واجبیت سے کام کیا تھا مگر کل علاقہ میں صرف بعض جگہ واعتبار کہ ۔۔۔ سے ہر ایک حاکم کو فوجداری کے اختیارات مطلق حاصل تھے اور سوار و پیادہ انکی جمعیت کامل ۔۔۔ حکم ہوتے سے جو کچھ چاہتے تھے کرتے تھے پھر جب مہاراجہ صاحب مرحوم سے بہت تقاضا ہوا اُنھوں نے ملک کو چار حصوں میں تقسیم کر کر ہر ایک میں فوج مع افسروں کے متعین کی اور مفصلات میں بھی جمعیت تھانہ کی کا ایک افسر مقرر کیا +

گولہ والبناوا سس وغیرہ باغیان مارواڑ نے علاقہ جے پور میں کوٹ کر کر رعایا علاقہ جودہ پور کے مال وغیرہ کو غارت کیا تھا اوسکے معاوضہ کا بابت راج جے پور سے آیا کہ موجودگی صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کے مدعیوں کو تقسیم ہوا اور اوسکے علاوہ بابت ڈکیتی پنچکلا راجستان کا روپیہ مدعیوں کو دلا یا گیا +

سرحد بیکانیر پر جودہ پور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوتوں کے درمیان مدت سے نااتفاقی تھی اور یہہ نااتفاقی باعث شورش و فساد ہوکر

خود فریقین ور عایا سرد و ریاستون کے نقصان کی باعث تھی ماہ نومبر ۱۸۶۶ء صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے برسر موقع جاکر بموجودگی معتمدین سرد و ریاست و باتفاق تھا کہ کچاون فیصلہ کردیا کہ فریقین سے رضامند ہوکر علیحدہ علیحدہ کفالت صلح کی اور آیندہ کی شکایتون کا سرکار مین استغاثہ کرکر حسب قاعدہ فیصلہ کرانا منظور کیا تھا وہ اسکے وہان چند دیگر حقیت جھگڑون کا بھی فیصلہ ہوا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے جانے سے بہت فائدہ ہوا +

مالنپہاڑ — مال پہاڑ واقع سرحد مارواڑ و سروہی غارتگر وسارقون کی جاے پناہ اور دونان کی سرحد متنازعہ تھی اس سبب سے ایک ریاست دوسرے کو ملزم پناہ دہی مفسدان قرار دیتے تھے فروری ۱۸۶۸ء مین کپتان امپی صاحب نے باتفاق لفٹنٹ میور صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی فیصلہ کر کر مینارہ ہاے تعمیر کرادیئے پناہ دہی مفسدان کی نسبت اگرچہ فریقین کا قصور تھا مگر مارواڑ کی زیادتی زیادہ تھی اہلکار اسکے مجرمان مین بالکل سعی نہین کرتے تھے اس سے مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا مگر چندان بندوبست نہین ہوا سرد وصاحبان کی برسر موقع تحقیقات کرنے سے غارتگرون کو کسیقدر خوف ہوا اور چند روز کے واسطے ان ادواردات ہوگیا +

علاقہ سانچور مین رہزنی کی وارداتین بکثرت ہوتی تھین صرف اوس قسم کے مقدمات جنمین سکنائے علاقہ غیر مدعی تھے محکمہ پنچوکا مین جو بسے داخل

اوجتمیں عیان سکتا علاوہ مادار تھے انکے علاوہ ریتی دو بڑی سڑکون یعنی پالی وجودہ پور
و میڑتہ و اجمیر بکہ اونکی حفاظت کا کل ہونا چاہئیے تھی سارق و غارتگر
بکثرت رہتے تھے ہمارے صاحب ان حال سے واقف تھے بلکہ
کاروانون کے پیچھے جو دور دور سے مجمع تاجرون کا روانہ ہونا
منسوخ ہو جاتا تھا بھی کچھ بندوبست نہین کرسکتے تھے ۔

मसपुरा
ब्यावर

سڑک ہائے ارن پورہ دیباور پر مسافرون و تاجرون سے ناواجب و بیقاعدہ
محصول لیا جاتا تھا اس سے بہت تکلیف تھی حسب فہمائش صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ سے چھاونی ایرن پورہ کو جانیوالی اجناس سے
پر محصول واجب مقرر کیا گیا نصیر آباد کے دوکاندار بھی شاکی تھے کہ سڑک
پر ہمارا مال روک لیا جاتا ہے اور محصول ناواجب لیا جاتا ہے چونکہ اس
سڑک پر اجمیر و نصیر آباد کو بمبئی و احمد آباد کے مال کی بھی آمد رفت ہے
اس بدنظمی محاصل سے مارواڑ کی آمدنی و تجارت دونون کا نقصان تھا
نہ کوئی شرح مقرر تھی اور نہ نگرانی تھی اہلکاران موقع دیہات جو چاہتے
تھے وصول کرتے تھے ۔

सन ۱۸۶۹ء میں ضعف حکومت کے باعث سے ایرن پورہ کے قریب
جنوب مشرقی سرحد مارواڑ مینون نے فساد کیا اور غارتگری کی ان کی
وقوع مین آئین خصوصاً موضع پوما و املوکہ بھومیہ و موضع گڑھ [illegible]

पुमाना
गुढाइंदोल

متعلقہ زمانہ مین بہت شورش ہوئی سب سے بدتر گروہ مینونکا وہ ہے
جسنے سنہ ۱۸۵۷ء مین مال پہاڑ پر غدر کیا تھا اور اس زمانہ مین موضع

सियाना

سیانہ کے قریب دشوار گذار خطۂ ماروار مین مسکن گزین تھے انھون
نے بماہ دسمبر ایک جیسلمیر کے بقال کو اور گرد نواح کے چند دیگر لوگون
کو گرفتار کر کے قید رکھا مگر مہاراج کنوار جسونت سنگھ صاحب کو جب سے
گودوار کا انتظام سپرد ہوا انھون نے ان لوگون کی سرکوبی شروع
کی ایک سرغنہ کو مار ڈالا اور ایک سرغنہ اور ۳۰ میںونکو گرفتار کیا اور
دیگر میںون کے تعاقب مین سرگرم رہے +
سرحد اجمیر پر مالیان پولیس علاقہ انگریزی کو مارواڑ کے باوریون کی
بہت شکایت رہی باوریہ برائے نام چوکیدار او شکاری ہوتے ہین
کوئی مستقل پیشہ نہین رکھتے اجمیر کے گرد نواح مین متفرق رہتے ہین
اور چوری کرتے ہین اکثر ٹھاکر اونکو پناہ دیتے ہین اور مال مسروقہ و
مغروقہ مین حصہ لیتے ہین ہر ایک ٹھاکر اپنے گانون مین حفاظت
کیواسطے باوریون کے دو تین گھر رکھتا ہے اور اونکو حق حفاظت دیا
مگر انگریزی علاقہ مین کچھ نہین ملتا اس سبب سے مالیان پولیس کو زیادہ
محنت رہتی ہے جب شکایت زیادہ ہوتی ہے راج پر تقاضا ہوکر
باوریون کو نکالا جاتا ہے جب شکایت رفع ہوجاتی ہے پھر آکر آباد ہوجاتے
ہین اور جو مینہ و بھیل اپنی ذات کے دیہات مین نہین رہتے ہین اونکی
بھی یہی کیفیت ہے ہر ایک مینہ کے گانون مین راج کا اہلکار علاوہ
حصہ مال مسروقہ کے ہر ایک مسلح شخص سے محصول لیتا ہے جبکوئی
مینہ یا باوریہ علاقہ اجمیر مین واردات کرتا ہے اور علاقہ مارواڑ مین انکا

پتہ لگتا ہے تب اہالیان پولیس انگریزی و ملازمان ریاست کے درمیان بہت نزاع ہوتا ہے +

ملانی و مارواڑ کے شمال و مغربی ضلع مد جیسلمیر کے بھاٹی غارتگرون کی بہت شکایت ہوئی کپتان امپی صاحب سے علاقہ ملانی مین اونکے انسداد کیواسطے تھانہ جات مقرر کئے مگر بانی کی قلت اور چارہ نملنے کے سبب سے گھوڑے مرگئے اور تھانہ جات برخاست ہوگئے پھر شتر سوار متعین کئے مگر اونکے اونٹ بھاٹیوں کے اونٹوں کی کمزور تھے اور اونکا تعاقب نہین کرسکتے تھے +

نتھوسنگہ ٹھاکر بھٹیانہ واقع ملک سروہی کی بغاوت سے سرحد جالور ملک مارواڑ مین فتور رہا قرب وجوار سرحد کے ٹھاکران مارواڑ کے نتھوسنگہ سے رشتہ داری تھی کہ وے اوسکو پناہ دیتے تھے ٹھاکران لوہیانہ و اوجمیت دیگران سب سے زیادہ پناہ دہندہ تھے +

भठयाना
जालोर

लोहयाना
उचमत
पुरहन

١٦ ستمبر ١٨٦٨ع کو دوبارہ گرفتاری مجرمان سرکار انگریزی اور راج مارواڑ کے درمیان عہدنامہ منضبط ہوا +

٣٠ ستمبر ١٨٦٨ع کو ڈیڈوانہ اور کیچک کے درمیان سرحد شیخاوائی پر شیخاوت غارتگرون سے ڈاک لوٹی کہ ایک پارسل جاتا رہا اوسکی تحقیقات کپتان پولٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سبحان گڑہ نے کی +

डीडवाना
कीचक

पीलट

جودہ پور مین پولیس کا کام راج کی فوج اور جاگیرداروں کے سوار

کرتے ہین محط مین دونون خراب ہوکر تھانہ جات برخاست ہوگئے راج
کی سستی سے فوج عرصہ تک نہین گئی نہ ٹھاکرون سے تقاضا ہوا
سارق و غارتگرون نے اس سبب سے سر اوٹھالیا اور نہایت سے
زیادہ سرکش ہوگئے اگرچہ اونکا زور ہمیشہ رہتا تھا مگر اس زمانہ مین
راج کی حکومت کو بالکل بالاے طاق رکھدیا غارتگری سرحد پر زیادہ
ہوئی اور مارواڑ و دیگر علاقہ کے راجپوتون نے کی +

سعادت گودوار و سروہی و جیسلمیر و سیکر پہ وار دات مین بہت ہوئین گو دو
مین خشک سالی سے مینون نے بہت سر اوٹھایا کہ آمد و رفت بند ہو گئی
چند ٹھاکر خصوص سیانہ والا کہ ۱۸۴۸ مین باغی ہوا تھا اونکے حامی ہوئے
اور سیانہ کے قریب ایک پہاڑ مین کہ اراولی مین سے ہے غارتگرون نے
پناہ لی اور وہین لاکر مال مغروقہ کو تقسیم کیا کرتے تھے کابلی سوداگرون
کے قاتل اور جیسلمیر کے مہاجنون کی ڈکیتی و قوعہ نادولی کے مجرم اسی
پہاڑ مین پناہ پذیر تھے +

सियाना

नाडोली

مہاراج کنوار جسونت سنگہ صاحب نے گودوار لیکر سیانہ پر حملہ کیا مینون نے
مقابلہ کیا مہاراج کنوار کی طرف سے کہ بذات خاص موجود تھے چھہ آدمی
مقتول و مجروح ہوئے اور سولہ مینے مارے گئے اونکے سواے
اکثر مینے مجروح ہوکر گرفتار ہوئے سیانہ کا ٹھاکر بھی پکڑا گیا اوسنے مچلکہ
لکھدیا کہ غارتگرون کو پناہ نہ دونگا اور پہاڑ سے علیحدہ گانون آباد
کرونگا تب اوسکو گانون مین جانیکی اجازت ہوئی +

موضع گوڑہ اینڈول متعلق زنانہ ڈیوڑھی قریب شہر پالی ہین مینون کو (गुढाइंदोल)
بہت پناہ ملتی تھی اس گاؤن کا سرغنہ گجیا بھیل تھا کہ چند سال تک بلن پور (गजया भील)
مین اوسکا خوف غالب رہا مگر اسوقت تک گرفتار نہوا تھا سیانہ کی فتح
کے بعد گوڑہ اینڈول کو بھی سیانہ کی سزا پانے کے خوف سے یہان ۱۲۰
مینا ز خود گرفتار ہو گئے اونمین سے سات مجرم سنگین بقید رکھکر باقی کو رہا کیا گیا
اہور کے ٹھاکر کے ملازمون نے گجیہ بھیل کو گرفتار کیا اس سے غارتگری (अहोर)
یک لخت موقوف ہو گئی اور اگست ۱۸۶۸ء کے بعد عرصہ تک کوئی شکایت
نہوئی سرحد سروہی پر خاندان نتھو سنگھ بھلیانہ والہ نے کہ وہان کے
کسی ٹھاکر کے بیاہا تھا فساد کیا پانچ چار دیہات نے خلاف نتھو سنگھ کی شورش
کے شریک ہوکر وارداتین کین یہہ تجویز ہوئی کہ سرحد جیسلمیر و شیخاوائی
کے انتظام کے بعد اس سرحد کی بھی خبر لیجاوے اور دیہات لوہیانہ (लोलयाना चेकली वचमत पुरन)
و چیکلی و اچمت و پورن کو سزا کامل دیجاوے ٭

شروع ۱۸۶۹ء مین سرحد جیسلمیر پر بھاٹی لوگون نے ملانی و دیگر
مغربی دیہات مین لوٹ کی سڑک سندہ کی حفاظت کے واسطے
تھانہ جات مقرر ہوئے تھے انھون نے انکا کچھہ انتظام کیا تھا مگر
اونکے برخاست ہوتے ہی پھر وہی فساد ہو گیا راج کے سوارون کے
پاس چھوٹے چھوٹے کمزور ٹٹو تھے اور جیسلمیر کے بھاٹی ایسے اونٹ
رکھتے ہین کہ پچاس ساٹھہ کوس علی التواتر چلے جاوین ملانی کے جس
متفرق گاؤن کو کچھہ کمک نہین پہنچ سکتی بھاٹی اور سکرہ والہ پچاس (सिकरा)

شتر سوار تک جمع ہو کر لوٹتے تھے جیسلمیر والون پر تاکید ہوئی تو انھون نے بھاٹیون کا بند و بست کر دیا مگر غارتگران سکرہ چھپے چھپے ہی تک وار دات کرتے تھے چنانچہ بند و بست ہو سکا اکثر سکرہ میں سانبہ کا یہون سکے شتر مسروقہ شناخت ہوئے مگر حاکم کی کیا مجال تھی کہ وہان سے لاوے +

سکرہ کی زیادتی کا یہہ حال تھا کہ محکمہ پنچو کلا مین ایک سال کے اندر اوکی نسبت گیارہ مقدمات ڈکیتی و غارتگری کے دائر ہوئے اونمین اون مین سے سات مقدمون مین للعہ سا کی او نیز ڈگری ہوئی مگر سزا ایک آدمی کو بھی نہ ہوئی +

سکرہ بہت بڑا بھومیون کا گانون ہے کچھ جمع نہین دیتا ہے دو فصلہ پیداوار کا رقبہ کثیر ہے پانی زمین کی سطح سے قریب ہے اوسمین سے ایک بیگھہ بھی مزروعہ نہین ہے بھومیہ بالکل غارتگری سے گذارہ کرتے ہین اصل مین یہہ گانون پوکرن کی جاگیر مین تھا مگر اسوجہ کہ جمع کی کوڑی نہین آتی تھی اور زر کثیر بابت معاوضہ مدعیان دینا پڑتا تھا ٹھاکر پوکرن نے چھوڑ دیا اوسوقت سے سکرہ خالصہ ہو گیا کرنل نکسن صاحب نے ٹھاکر سے اس گانون مین سوار متعین کرائے تھے کہ اس سے بھومیون کے ٹھاکر سے عداوت قلبی ہوگئی جب مہاراجہ صاحب ٹھاکر پوکرن سے ناراض ہوئے تو سواران پوکرن سے سکرہ خالی کرا یا گیا اور بھومیہ لوگ دیہات پوکرن مین غارتگری

पचभद्रा

पोहकरन

निकासन

کرنے لگے جب سال گذشتہ مین ٹھاکر پوکرن کا راج سے تصفیہ ہوگیا
سکرہ کا بھی بند وبست ہوا ٹھاکر نے اپنے بچاو کے واسطے بھومیون
کو رضامند کرلیا مگر وسے دیہات خالصہ اور مسافرین کو بدستور لوٹتے
رہے تاکہ بمتواترہ پر راج سے فوج متعین ہوئی مگر شاید راج سے
بھومیون کو سزا دینے کا حکم نہین ہے کہ فوج نے کچھہ نکیا دربار مین ایک
شخص بھومیون کا خیر خواہ ہے اسواسطے سکرہ مین صرف تھانہ مقرر
کرنیکا حکم ہوا +

शाल का बुदसु बररवा खाच भम्बुत मनाना

شمال مشرقی سرحد پر دیہات بودسو و بررودہ و کھاچ و بھبوت مدت
سے بدمعاشان علاقہ بیکانیر و سیکر و مارواڑ کو پناہ دیتے ہین بودسو
و منانہ کے ٹھاکرون پر مہاراجہ صاحب کی مہربانی تھی اور انھون نے
اکثر وارداتین بصلاح مصاحبان راج جودھپور کے اغوا سے کرین
اور اسمین غرض یہہ تھی کہ کچاون وغیرہ کے بڑے ٹھاکرون کو نقصان
پہنچاوین آخرکار تاکید ہوئی تب راج سے اونکے انسداد کی تدبیر
عمل مین آئی حاکم لوگو رنے باتفاق ٹھاکر کچاون بھبوت کا محاصرہ
کیا اور قلعہ کو بزور شمشیر فتح کیا اور دس غارتگرون نے کل گروہ کو
گرفتار کیا بعد ازان بررودہ کے مجرمون اور بودسو اور کھاچ کے
مفسدون کی سزادہی کی تجویز در پیش ہوئی +

मगलवा

اس نواح مین موضع منگلوہ کی سرحد کا اندرونی نزاع تھا کہ ہمیشہ
باشندگان دیہہ مذکور میڑتہ راٹھورون پر حملہ کرتے تھے کرنل

लडल
لڈلو صاحب نے گانو خالصہ مین رہنا تجویز کیا تھا مگر متوسلان زمانہ
کی فہمائش سے مہاراجہ صاحب نے اُس گانون کو ٹھاکر منانہ کو کہ فریق
متنازعہ مین سے تھا دیدیا مگر ٹھاکر نے اراضی متنازعہ پر قبضہ نیا یا ٹھاکر
कोरे
کوریے نے کہ ٹھاکر کہانون کے برادرون مین سے سے ایکدفعہ فوج
بھی تیار کی مگر جب مہاراج صاحب ایجنٹ بہادر جانہ آوری سے باز رہا
مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا کہ آپنے فیصلہ لڈلو صاحب کے خلاف کیا
اگر خونریزی ہوگی تو آپکا ذمہ ہے اسپر انھون نے انسداد فساد کیواسطے
اہلکار بھیجا جہان کسطرح طرفداری ہوتی ہے دربار انصاف نہین کرسکتا
ایک مقام پر راج کی بے ایمانی اور ٹھاکرون کو آپسمین لڑانیکی غرض سے
कोजरला
चिरानी
नीमाज
فساد ہوا دسمبر ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے ٹھاکر کیجرلہ کو نصف
موضع چراتی کا کہ حسب فیصلہ لڈلو صاحب ٹھاکر نیماج کے ایک ماتحت
کا مملوکہ سے پٹہ کر دیا فیصلہ مذکورہ کے بموجب سالگذشتہ مین چراتی
نیماج والہ کو دیگئی تھی اب نصف کیجرلہ والہ کو دیگئی تو نیماج والہ براہ واجب
ناراض ہوا صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ہردو ٹھاکرون کو تا فیصلہ اپنا
اپنا قبضہ برخاست کرنے کی ہدایت کی چنانچہ ٹھاکر نیماج نے تعمیل
حکم کی مگر کیجرلہ والہ نے مصاحبان راج کی حمایت سے تعمیل نہ کی اور
بدستور قابض رہا مجبور نیماج والون نے حملہ کیا کہ طرفین کے ساٹھ آدمی
مقتول و مجروح ہوئے یہہ حکم ہوا تب کانون خالی کردیا اور فوج
برخاست ہوئی +

مارواڑ مین موجبات فساد موجود رہتے ہین کہ ہر وقت فساد ہونا ممکن ہے لیکن اگر کوئی منصف ہووے تو اونکا انسداد دفعیہ بھی ہوسکتا ہے مثلاً کر لوگ علی العموم حتے الامکان فساد نہین کرتے ہین مگر مجبور ضرورت انتقام سے مرتکب ہوتے ہین اگر انصاف کیا جاوے تو فی الفور تعمیل حکم کرتے ہین حکام انگریزی کے سب مطیع ہین اور جو حکم ہوتا ہے اوسکو فی الفور تسلیم کرتے ہین اکثر مقامات پر حسب خواہش مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ نے گانون سے بیدخل ہونے واسطے کہا تو فوراً ہوگئے دیرینہ تنازعات مین ایسے حکم کی تعمیل مشکل تھی مگر جسوقت حکم دیا گیا کہ تا فیصلہ گانون خالصہ مین رہیگا فریقین نے رضامند ہوکر اپنا قبضہ برخاست کرلیا +

۲۲ جنوری ۱۸۷۱ء کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ دورہ کے واسطے گئے تو اثناء راستہ اونکے منشیون کا اسباب غارت ہوگیا باوجودیکہ اوسیوقت وکیل کو بھیجا کہ جودہ پور سے جمعیت بھیجکر گرفتاری مجرمان کرادی مگر مال و مجرم کا کچھ پتا نہ لگا آخرکار راج سے معاوضہ دلایا کاغذات دفتر محکمہ پنچ کلار راجستان سے دریافت ہوا کہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین صرف پردیسی لوگون کی غارتگری کی ۹۶ واردا تین علاقہ مارواڑ مین واقع ہوئین پانچ ڈکیتی کی سنگین واردا توں پر راج کو تاکید انسداد کی گئی اور نالشات خفیف کی صدہا عرائض براہ حق رسی راج مین بھیجی گئین یہہ نالشات صرف اونہین واردا تون کی بابت ہوئین جنکا

وقوعہ دار الحکومت کے قرب وجوار مین ہوا تھا اسکے سوائے مقامات
دور و دراز مین جو واردات ہوئین اونکی اطلاع اِس سبب سے
کہ مظلوم جودہ پور تک آنیکی تکلیف گوارا نہین کرتے اکثر نہ آتے تھے
دوسرا سبب یہہ تھا کہ محکمہ ایجنسی مین استغاثہ کرنیوالے سے حکام راج
ناراض ہوتے تھے اور بجائے حقرسی کے اوسپر زیادہ تر ظلم ہوتا تھا
اس سے بھی بہت واردات مین مخفی ہو جاتی تھین یہہ کہ اکثر مقدمات کی
مثلین بسبب عدم گرفتاری مال و مجرم کے مدت تک دائر رہکر مفقود
ہو جاتی تھین ۱۸۶۸ء مین مہاراجہ صاحب پر انسداد غارتگری کی تاکید
ہوئی تب اُنھون نے تجویز تقرر تھانہ جات کر کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو دکھائی تھی کاغذ پر وہ تجویز واقع مین بہت اچھی تھی مگر اوسپر
کبھی عمل نہوا +
فروری ۱۸۷۱ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رئیس کو خریطہ یاددہانی
اقرار و بطلب ۔۔۔ زر معاوضہ مال مسروقہ و مغروقہ ذرگی راج
مجوزہ پنچو کا بھیجا اور بطور امداد رئیس کے سرائت ٹھاکران کو
حکم عام دیا کہ اپنی اپنی ریکھہ کے موافق سوار بھیجکر تھانہ جات مقرر کرین
اور حفاظت مسافران و گرفتاری غارتگران کا بندوبست کرین ٹھاکرون
نے فی الفور جواب دیا کہ ہم دربار کی مدد اور تقرر چوکیات کیواسطے
مستعد ہین مگر دربار سے حکم نہین آیا تھا اور ۲ر اپریل کو مہاراجہ
صاحب نے لکھا کہ کل ملک کے بندوبست کیواسطے تدبیر کی تو لازم تھا

کہ ٹھاکرون سے مدد لیجاوے مگر انھون نے جواب ندیا اور ٹھاکران
کی امداد کے بغیر راج سے کیا ہوسکتا ہے *

जालोर
सांचोर

مارواڑ کے جنوب مغربی حصہ مین جالور و سانچور ہین کہ سرو ہی و پالن پور
کی ریاستون سے ملحق ہین اونکا جنوب و غربی گوشہ سندہ کے تھرپارکر
اضلاع سے ملحق ہے مغرب مین ملانی ہے اور شمال و مشرق
مین دیگر ممالک مارواڑ واقع ہین دارالریاست سے دور ہے اور اکثر علیحدہ
بھی رہا ہے اونکے موقع اور قدرتی ہیئت سے غارتگرون اور
مفرورون کو بہت پناہ ملتی ہے اونمین چند بلند اور سر درخت پہاڑ
ہین اور اونکے دامنون میں گہرا پن ہے اور دیگر علاقہ جات مارواڑ کی
نسبت پانی بھی افراط سے ہے زمین زرخیز ہے اور بشرط حسن انتظام
ذریعہ پیداوار بھی بہت ہے جالور کی جنوبی سرحد مدت سے مسکن
ٹھاکران غارتگر و گروہ قزاقان مشہور ہے لوہیانہ و چیکلہ و ملواڑہ

लोहयाना
चेकला
मलवाडा
उन्चमत
पारन
लोयातरा
बाकासर

واوچت و پارن و لویاترہ و باکاسر کے نام سے گرد نواح کے لوگون
کے گوش تران ہوتے ہین کہ ان دیہات کے لوگ بکثرت وارداتین
کرتے ہین اور خراج لیتے ہین *
مارچ سنہ ۱۸ مین بکثرت واردات کی بہت شکایت ہوئی تھی تب صاحب
پولٹیکل ایجنٹ مع فوج راج و دیوان کے اس علاقہ مین گئے تھے
ٹھاکرون کے زبردست اور عمدہ موقع پر ہونے سے راج کی
فوج کی مجال نہوئی کہ اونکو سزا دے پس اہالیان راج نے صاحب

ایجنٹ کی ہدایت و تاکیدات سے کہ اکثر سرداران مجتمع کو ہوئی تھی
دیگر ٹھاکرون کی ضمانت لینے پر قناعت کی ✤
جب علاقہ سروہی مین اکثر لوگ باغی ہو گئے اور دوبارہ جودہ پور نے
سرداران جالور سے بد عہدی کی اور اون اضلاع مین اپنی حکومت
قایم رکھنے کے غارتگرون نے باغیان سروہی کی اعانت کا موقع غنیمت
سمجھا اور ایک دفعہ غارتگری کے ذائقہ سے بہرہ مند ہو کر علی التواتر
بیباکانہ وارداتین کرنے لگے اور اونکی تہمت باغیون کو لگی ✤
قایم مقام صاحب ایجنٹ کی متواتر تاکیدات پر ماہ جون ۱۸۶۸ء مہتا ...
کو مع فوج راج سرحد جالور کے انتظام کیواسطے بھیجا گیا مگر مثل جملہ ...
اہلکارون کے اوسنے تحصیل زر سے غرض رکھی اور اوسکے جانے
سے فائدہ ہوا کہ غارتگرون کو ارتکاب واردات کا اجازت نامہ ہو گیا اور
آمدنی جرمانہ سے راج و اہلکاران کا بڑا فائدہ ہوا و نیز روز غدر زیادہ
ہوتا گیا گورنمنٹ ہندوستان کو توجہ کرنی پڑی میجر کارنل صاحب افسر
فوج ایرن پورہ و پولیٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی سرحد پر متعین ہوئے
یکم فروری کو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مارواڑ کے پاس حکم پہنچا کہ مہاراجہ
صاحب کرنل کارنل صاحب کی اعانت کے واسطے مستعد فوج
بھیجین مگر اس سے پیشتر صاحب ایجنٹ نے بہت تاکید کی تھی اور
مہاراجہ صاحب ۱۹ جنوری کو ۳۷۵ پیادگان اور ۹۰ سوارون کے
فوج بافسری رسالہ دار بھیج چکے تھے مگر فوج کو تنخواہ نہ ملی تھی اور

कारनल

محض ناکارآمد تھی اسواسطے تاوقت پہنچنے کرنل کارنل صاحب کے
رسالہ دار سرحد سے علٰحدہ رہا +

وسط فروری مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ جالور مین گئے اور کرنل کارنل

मोनापाल

صاحب سے نکر رسالدار موناپال کو اونکے پاس بھیجا اوحسب الحکم اونکے
عمل کرنیکی ہدایت کی +

مہاراجہ صاحب سے اوسے تنخواہ وآراستگی فوج کی متواتر تاکید ہوئی

کرنل کارنل صاحب کی چٹھی جودہپور مین آگئے تھے اوسپر صاحب ایجنٹ
نے مہاراجہ صاحب سے تاکید کرکر دیگر فوج دوسو پیادہ اور ستر سوار
کی متعین کرائی اور جودہپور سے فوراً کوچ کرایا مگر فوج پالی مین پہنچکر
ٹھہر گئی اور ٹرک پر پھرتے رہے جب کرنل کارنل صاحب کام ختم کرچکے
اوسوقت اونکے پاس پہنچے +

دربار مین اسقدر کاہلی تھی کہ علاوہ خطوط وکیل کے صاحب ایجنٹ نے
خریطہ متواتر بھیجے اونکے جواب مین صرف ایک خریطہ باطلاع تعیناتی
مہتاب سنگہ آیا مہاراجہ صاحب کو تاکید کی گئی کہ کرنل کارنل صاحب
کے بندوبست کو قایم رکھین اور فوج متعینہ جالور کی تنخواہ ماہ بماہ تقسیم
کرادین مگر متواتر تقاضا اور وقتاً فوقتاً فوج بھیجنے سے بندوبست رکھنا
غیرمستقل تدبیر تھی کامل وپایدار انتظام کیواسطے ہرقسم کے لوگون
سے بمہلت پیش آنا سردارون اور اونکے ہمراہیون کو ناجایز اعمال
سے باز رکھنا اور تسلی اور پیشہ پر آمادہ کرنا اوراسطرح بتدریج کل

علاقہ مین امن کرنا ضرور تھا مگر دربار مارواڑ سے ایسی تدبیرون کی ہرگز امید نہ تھی +

بویاترہ وباکسر کی جاگیرین چورون کی بڑی مامن ہین قرب جوار مارواڑ و ملانی وسندہ وپھلن پور کے غارتگرون پناہ پذیر ہوتے ہین محکمہ ایجنسی سے براہ راست و نیز معرفت وکیل اونکی انسداد کی متواتر درخواست ہوئی تھی کثرت واردات کی یہ ثبوت ہے کہ ایک سال مین غارتگری کی اکیس وارداتین وقوع مین آئین ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۱ء مین ضلع کے بندوبست کے واسطے مہاراجہ صاحب کو لکھا گیا جواب کچھ نہ آیا مگر جمعیہ سوارونکی جو لی مقرر کی گئی جاگیردارون کے سوار تھے اوسنے انتظام کی ملامت ہوئی بخلاف اسکے بدانتظامی وابتری و دیگر اسباب کے ضلع گودوار کی خوش انتظامی وفارغ البالی کا حال بالکل نو ... تھا مہاراج کنج جسونت سنگہ صاحب کے اہتمام سے اوس ضلع اور سڑک شاہی واقع ضلع مذکور سے غارتگریون کی بود و باش بالکل موقوف ہوگئی اور کوئی واردات مطلق وقوع مین نہ آئی +

پالی اور جودہ پور کے درمیان غارتگری ڈاک کی ایک واردات ہوئی ہرکارہ کے ساتھ ایک لڑکا سوار تھا وہ بھاگ گیا اور چار غارتگرون نے ڈاک لوٹ لی مجرم گرفتار ہوگئے جب تک کوئی بیش قیمتی چیز نہین ہوتی ڈاک کبھی نہین لٹتی ہے اس سے ثابت ہے کہ غارتگرون کو روانگی و قسم مال کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور غالبًا ملازمان سررشتہ ڈاک

کی کبھی سازش ہوتی ہے *

صاحب پولیٹکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی سنے سرحد جالور و سروہی پر
بندوبست کیا تو غارتگری مین کمی ہوئی اور انصاف دخوش
تدبیری سے تھا کہ لوگ جنکے علاقہ جات اس خودسر ملک مین واقع ہین
شرارت سے باز رہے اور حسب تاکید صاحب ایجنٹ فوج کی تنخواہ بروقت
ملتی رہی مگر دیگر اضلاع مارواڑ مین ۱۸۷۲ء تک بدستور رہی بدنظمی
رہی اضلاع شمالی و غربی سرحد پھلودی پر غارتگران جیسلمیر و سانکرہ علاقہ مارواڑ
کو تاخت و تاراج کیئے تھے پالی و قصبہ جات قرب و جوار بدستور اُسی
مظلومی کی حالت مین تھے اور اضلاع جنوبی گودوارا اور سرحد ملحقہ میواڑ
پر مینا اور باوریہ غارتگر باامداد ٹھاکران جنکے علاقہ مین رہتے ہین سافر و
پیشہ ور لوگون کو نہایت تنگ کرتے تھے ماروٹھہ واقع مشرق مین
بہت فساد تھا اس نواح کے راجپوت مشہور غارتگر ہین اور راجپوتان
علاقہ شیخاوالی و بیکانیر کی اتفاق سے گرد نواح کے ملک مین ڈکیتی و
غارتگری کرتے ہین *

मांकरा

मारोठ

محکمہ ایجنسی سے مہاراجہ صاحب کو انتظام پولیس کی متواتر فہمائش ہوئی
کہ ملک مین جان و مال کے کچھہ حفاظت نہونے سے صرف مال آمدنی
مین آٹھوین حصہ کا نقصان تھا علاوہ تجارت و آمد و رفت بیرونی پُر
خطر تھے اور غارتگرون کے شر و فساد پر ان کی کچھہ روک نہ تھی ہوشیار
ٹھاکر اپنی جاگیرون کی حفاظت اور بکوشش تمام غارتگرون کا تعاقب

کرسکتے تھے اس سے خالصہ وجاگیر کے دیہات کا فرق دیکھنے سے فی الفور
معلوم ہوجاتا تھا کہ خالصہ کا گانون محتاج و ویران ہے اور جاگیر کا
آباد اور رونق پر بعدم حفاظت اور طمع اہلکاران سے دیہات خالصہ
تباہ ہوئے جاتے تھے +
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب کو بضرورت کارخانگی مدت تک گودوارے
غیر حاضر رہنا پڑا اس سے وہان کے بلنہ و باوریہ اور چھوٹے ٹھاکر جو انکو
پناہ دیتے تھے از سر نو چوری و غارتگری کرنے لگے مگر کچھ خوف نہ تھا
کیونکہ مہاراج کنوار صاحب کے پہنچنے پر کل وارداتون کا ایک تحت بند
ہوجانا ناممکن تھا پالی سے چار میل کے فاصلہ پر بجانب آئرن پورہ ہونگی
پارسل قیمتی ۱۳ مئی پائی لُٹ گیا سوار جو ڈاک کے ساتھہ آیا تھا بحیلہ بیماری
بیٹھہ رہا ہرکارہ اکیلا جاتا تھا تین سوارون نے یہہ واردات کی پالی
سے اوسکا تعاقب ہوا اور سراغ برآری کی آخر کار سراغ مفقود ہوگیا
ہرکارہ ڈاک و سوار پر اشتباہ ہوا مگر کچھہ ثابت نہوا آخر کار راج سے
معاوضہ دلوایا گیا +
پانچ وارداتین قتل کی ہوئین اونمین سے چار خاص جودہ پور مین واقع
ہوئین ایک واردات مین ایک معزز ٹھاکر مارا گیا قاتل گرفتار ہوا
مہاراجہ صاحب نے اوسکو بتاریخ ۳ ستمبر سنہ ا پھانسی دی ایک اور
قاتل گرفتار ہوکر قید ہوا مگر دیگر مجرم مفرور ہوگئے +
موضع بھولہ واقع مارواڑ مشرقی مین مارچ سنہ ۱۸۰۱ مین ایک بقال کی

عورت ستی ہوئی اوسکے رشتہ دارون اور کارندون کو سزا قید و جرمانہ ہوئے اور مہاراجہ صاحب نے اس جرم قبیح کے وقوع پر کمال ناخوشی ظاہر کی +

ضلع ملانی مین کوئی بڑا فساد نہوا مفسدون کو متواتر سزا ہونے سے انکاب جرم مین بہت کمی ہوئی اور لوگون کی عادت مین بہت شایستگی آئی یہہ نتیجہ جرایم خلل انداز امنیت خلایق کے عوض بجاے جرمانہ قید کی سزا دینے سے حاصل ہوا خصوص چوری مین کہ یہہ جرم اس ملک مین بکثرت وقوع مین آتا ہے بجز قید کے اور کچہہ سزا نہ دیگئی +

اگرچہ اس ضلع مین اندرونی بدنظمی اور وارداتین کم ہوئین مگر پولیس کا انتظام خاطر خواہ نہونے سے غارتگران علاقہ مارواڑ و جیسلمیر کے حملون سے امن و اطمینان نرہا ایک واردات مین کل کا لوٹ گیا اور چند ڈکیتی کی وارداتین وقوع مین آئین کوئی مجرم گرفتار نہوا مدعیون کی حقرسی حکم پنچکلا سے کرائی گئی سبب اسکا یہہ کہ سواران مارواڑ جو حفاظت کے واسطے متعین تھے نہایت شکستہ حال تھے اور ایسی حال مین کہ ہر سرموقع حفاظت نہین ہوسکتی تھی بچاس پچاس میل جانیوالے غارتگرون کا تعاقب کب ہوسکتا تھا +

ہاتھیمن
और

سنہ ۱۸۶۹ء مین لفٹنٹ کرنل نکسن صاحب قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ میواڑ اور کپتان بلیر صاحب متعینہ ٹونک نے اپنے علاقہ کے سرقت پیشہ اقوام باوریہ و موگھیون کی نگرانی کے واسطے قواعد مناسب مقرر کئے تھے

वालटर

اوسی پر توسے پنہجر والٹر صاحب سے ماروار مین پہنچتی ہے واسطے ضبط و نگرانی باوریون کے کہ علاقہ ماروار بخصوص سرحد اجمیر پر از بس شرارت کرتے تھے مجموعہ قواعد جاری کیا اور کل بڑے بڑے گروہون سے اوسکے موجب عمل کرنے مین راج کی امداد و اعانت کرنیکے واسطے اقرار نامجات تحریر کراے قواعد مذکور کا مقصود دفعات ذیل مین لکھا جاتا ہے +

اول کل باوریون ساکنان دیہات کے نام رجسٹر یعنی کتاب اسم نویسی مین درج ہا کرین +

دوم بلا اجازت نامہ کے کوئی باوریہ اپنے گانون سے نجانے پاوے اور جو شخص بلا اجازت نامہ کسی مقام پر گرفتار ہوتا وقتیکہ اوسکی صفائی کی تصدیق دیہہ مسکن سے ہو جاوے قید رہے +

سوم کل باوریون سے ہتیار لے لئے جاوین اور اونکے پاس اونٹ اور گھوڑے نرہنے پاوین +

چہارم مالکان دیہات مسکن باوریہ اونکو حتی الامکان کاشت اراضی مین مصروف رکھین اور دیگر مزارعان کی نسبت اونسے کم لگان لین +

پنجم مالکان دیہات اپنے گانون مین رہنے والے باوریون کے بداعمال کی بابت ذمہ وار و جوابدہ سمجھے جاوین اگر کسی مالک دیہہ پر کہ زیادہ تر ٹھاکر ہین ثابت ہوگا کہ وہ باوریون کو ارتکاب واردات پر آمادہ کرتا ہے یا یہ کہ وہ مال مسروقہ و مغروقہ مین سے حصہ لیتا ہے تو علاوہ دلائے جانے زر معاوضہ کے مالکان مذکور سے ایک سال کی تنخواہ بطور جرمانہ وصول کیجاویگی

اس قسم کے قواعد راجپوتانہ کی کل ریاستون مین جاری ہونی چاہئین
تاوقتیکہ کل رئیس اسطرح بالاتفاق کوشش نکرینگے ان سرقت پیشہ لوگون
کے دلون مین محنت کی عادت پیدا نہوگی اور نہ اونکے جرایم کا انسداد ہوگا
مہاراجہ جسونت سنگہ صاحب نے ان قواعد کو بہت خوشی سے جاری کیا
اس سے ثابت ہوا کہ انکو اپنے علاقہ کے انتظام کا بہت شوق ہے
اور ایسے ہی قواعد مینا اور بھیلون کی نسبت جاری کرنے کی تجویز درپیش
ہوئی صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ سب سے
بہتر ترکیب یہہ ہے کہ ان لوگون مین سے سرغنون کو گانون مین باستقلال
رکھکر کاشت زراعت مین لگا لیا جاوے اونمین سے اکثر اپنے حقوق
دیہات کے تلف ہوجانیکے شاکی ہین اونکی تشفیقات اور دادرسی کیجاوے
ان تدبیرون سے یقین ہے کہ مثل سکنا مگرہ علاقہ اجمیر کے جو اسنے
زیادہ ڈاکو و غارتگر تھے یہانکے بدپیشہ لوگ سلامت روی اختیار کرینگے
لفٹننٹ کرنل کارنل صاحب پولٹیکل سوپرنٹنڈنٹ سروہی و سپرنٹنڈنٹ
ایرن پورہ ارریگیولر فورس کی تدبیرات انسداد جرایم و قوعی سرحد ماروار
وسروہی بہت کارگر ہوئین جس معاملے کے واسطے مارواڑ کا یہہ حصہ صاحب
موصوف کو مفوض ہوا اکتوبر ۱۸۶۷ء مین ختم ہوا مگر اونکے انتظام سے
مارواڑ سروہی مین وارداتون کا انسداد مطلق ہوگیا غالب ہے کہ
مہاراجہ صاحب اوسکا آیندہ کو جاری رہنا پسند کرین کرنل کارنل صاحب
کو بدمعاشون کے حالات دریافت کرنیکے ایسے ذریعہ حاصل ہین کہ صاحب

इर्रिग्यूलरफ़ोर्स

پولیٹکل ایجنٹ و دربار مارواڑ کو نہین ہین پس اگر اونکے انتظام مین تبدیل ہوگا تو باعث افسوس ہے ✦

سنہ ۱۸۶۹ع مین چند باوریہ ملزمان جرایم مختلفہ گرفتار ہوئے اور قواعد مجریہ پر بھی بخوبی عمل ہوا مگر یہہ لوگ ایسے شاطر ہو رہے ہین کہ جبتک کل ملک مین متفرق پھیلے ہوئے ہین جس قدر نگرانی اونپر رہنی چاہیئے نہین رہ سکتی ہے اسواسطے دربار کا ارادہ ہے کہ اونکو جمع کرکے کسی ایک مقام پر آباد کرین اور پیرم جمع مقرر کرکر کاشت کے واسطے زمین دین کہ اسطرح اونکی نگرانی اور عملدرآمد قواعد بآسانی ہوسکینگے چونکہ باوریہ لوگ کل دیہات مین چوکیدار اور کھوجی ہین شاید سبب اسکا یہہ ہے کہ چوری کی گرفتاری کیواسطے چور چاہیئے پس ایک جا آباد ہونے پر بھی ہر ایک گانؤن مین ایک کا رہنا ضرور ہوگا مگر اوسکی نیک چلنی کی بابت گانؤن کا نمبردار ذمہ وار سمجھا جاویگا ✦

مینون سنے کہ موذی خلایق ہین عرصہ آٹھہ ماہ سے بہت سنگین و بیرحم وارداتین اونکی سرزد ہوئی ہین

वारदात کی رہی قصبہ دیوانہ علاقہ میرواڑہ اوسی نام کے گھاٹہ پر کہ وہان سے میرواڑہ و مارواڑ کا رستہ ہے سرحد پر واقع ہے وہان پولیس کا اسٹیشن ہے اور اوسکی مدد کیواسطے پلٹن میرواڑہ کی جمعیت رہتی ہے اور حال مین کثرت وارداتون کے سبب سے صاحب کمشنر اجمیر نے گھاٹہ کے پیچھے بھی چوکی مقرر کی تھی اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ع مین مینون کا ایک گروہ پہاڑ کے نیچے جمعیت سرکاری کو تاکتا ہوا اہالیان پولیس کو نظر آیا بعد ازان اونسے

ایک بنجارہ کو بہ زبردستی لوٹ لیا بنجارہ نے پولیس مین استغاثہ کیا انھون نے
غارتگرون کی سراغ برآری کر کر مارواڑ کے ایک گانون مین کہ پناہ دہی
مجرمان کیواسطے مشہور تھا تعاقب کر کر جا گھیرا جسحالت مین کہ اہالیان پولیس
باشندگان دیہہ سے گفتگو کرتے تھے اونپر بندوقین چلنے لگین ایک ہیڈ
کانسٹبل پولیس ایک نایک پلٹن میرواڑہ اور موضع دیوائر کا مقدم مارے
گئے اور پھر اونکی نعشون کو مینون نے خراب کیا +
بوقوع اطلاع اس واردات کے مہاراجہ صاحب نے گرفتاری مجرمان
مین کمال کوشش کی مگر مجرم اس خیال سے کہ ملازمان سرکار انگریزی
کی خونریزی ہوئی ہے ضرور تلاش وگرفتاری ہوگی اسلئے مامن
واقع اراولی کو مفرور ہوگئے مہاراجہ صاحب بمقام دلیوری واقع
سرحد میواڑ و مارواڑ دامن کوہ اراولی پر صاحب ایجنٹ سے ملاقی ہوئے
اور سرکوبی وسزادہی مجرمان کی تدبیرین بتلائین تھوڑے دنون بعد
مہاراجہ صاحب نے دلیوری سے مینون کے گروہ پر حملہ کیا کہ اوسمین
چھہ نامی مینہ جو پولیس دیوائر پر حملہ کرنے مین شریک تھے مارے گئے +
اس حملہ نے اگرچہ اوسوقت باعث اطمینان ہوا مینون کو انتقام پر آمادہ
کر دیا اس قوم کے لوگ میواڑ و مارواڑ و سروہی تینون ریاستون مین
رہتے ہین جب کسی ایک ریاست مین اونکا تعاقب کیا جاتا ہے دوسرے
مین جاکر پناہ پذیر ہوتے ہین ہرمقام پر اونکی دوستی و ملاقات سے
ٹھاکران وغیرہ اونکو کھانا کپڑا اور رہنے کے واسطے مکان دیتے ہین

हेड कोन्सटेबिल

दीलूरी

اور مال مسروقہ و مغروقہ مین سے حصہ لیتے ہین جب سے یہہ حملہ ہوا وارداتین کثرت سے ہونے لگین قواعد دان فوج کو اونپر متعین کرنا غیر ممکن تھا کیونکہ پناہ کے مقدمات ایسے جانے ہین کہ وہان سپاہی نہین جا سکتے تھے پس یہہ تجویز قرار پائی کہ محکمہ تعینات کرکر اونکی تلاش کرائی جاوے اور جہان وے ملین گرفتار کرلیا جاوے یا مار دیا جاوے اور دوسرا طریقہ یہہ مناسب نظر آیا کہ اونکے پناہ دینے والون اور مددگارون کو سزائے کامل دیجاوے کیونکہ اس زمانہ مین انھون نے کل ملک کو اپنا دشمن کرلیا ہے اور ہر ایک شخص اونکا متلاشی ہے بعین ہے برسات سے پیشتر اونکے زیادہ تر آدمی گرفتار ہوجاوینگے یا مارے جاوینگے اونمین سے گیارہ کس حال مین بمقام پالی مارے گئے اور ہر ایک اونمین سے نہایت سنگین جرمون کا مجرم تھا اور جو سزا پائی اوسکا بخوبی مستحق تھا +

مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ ایک دفعہ مینون کو سزا دیجاوے اور زیادہ سنگین مجرم گرفتار ہوجاوین تب باقیماندہ کو امن دیکر مثل باوریون کے کسی گانون مین آباد کیاجاویگا مہاراجہ صاحب مینون کو اپنی فوج مین بھی بھرتی کرتے ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صلاح دی کہ اگر اونکی ایک کامل پلٹن بھرتی کیجاوے تو بہت اچھا ہو کہ نوکری اچھی دینگے اور اپنی کل برادری کی نیک چلنی کے کفیل ہوجاوینگے +

مینون کی زیادتی کی نظیر مین ایک واردات کا حال کہ اندنون وقوع مین آئی لکھا جاتا ہے ۱۶ فروری ۱۸۶۴ء کو بروقت نصف شب موضع دہانی

علاقہ مارواڑ سے ایک بھینس اور دو بیل دو ساہوکارون کے چوری گئے دوسرے روز گانون کے اونیس آدمی مویشی مسروقہ کی تلاش مین گئے اور اوسی گانون کے جنگل مین مویشی مل گئے مویشیون کے سراغ سے وے مجرمون کی تلاش مین سروہی مین پہنچے چند آدمی تشنہ تھے پانی پینے لگے اس عرصہ مین میثون کے گروہ نے اونپر بندوقین چلائین اور پانچ مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے ان لوگون کے نام معلوم ہین یقین ہے کہ گرفتار ہونگے *

सिरोही

شروع ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب جے پور نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت تجویز کی تھی کہ سرحدون پر ایک علاقہ کے مجرم دوسرے علاقہ مین ہون وہ حسب درخواست افسران موقع گرفتار کرائے جاوین اور جب مہاراجہ صاحب جودہ پور تشریف لائے تھے تب دونون مہاراجگان کے باہم اس باب مین گفتگو ہوئی تھی چنانچہ مہاراجہ صاحب جودہ پور نے اس تجویز کو بہت پسند کر کر حسب ضابطہ منظور کیا اور بعد ازان میواڑ و سروہی و بھلن پور کی ریاستون سے بھی بندوبست ہوگیا اسکے سوا سے ہر چہار درباروں نے یہہ بھی منظور کر لیا ہے کہ ایک ریاست کے اہالیان پولیس جبکہ سرگرم تعاقب مجرمان ہوئے دوسری ریاست کے علاقہ مین چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین پولیس کو اطلاع دیکر مجرمان گرفتار شدہ کو اونکے سپرد کر دین اور اونکو لازم ہے کہ رسید دین اور تاوقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی نہو قیدیون کی حفاظت اپنے ذمہ سمجھین

اسیطرح اگر کسی راج کے پولیس کو دوسرے راج کے علاقہ مین مجرمون کے
خفیہ یا علانیہ رہنی کی اطلاع ہو اونکو اجازت ہے کہ اوس راج کی سرحد
کے اندر مبادرت بان کی پولیس کو مجرمون کی نشاندہی کرین اور اونکو لازم ہے
کہ مجرمون کو گرفتار کرکے رسید دین اور تاوقتیکہ حسب ضابطہ اونکی طلبی ہو اپنے
ذمہ دلیسی قید رکھین +
گرفتاری مجرمان مین ابتک نفسانیت باہمی نہ منجانب رؤسا بلکہ منجانب
اہلکاران سے بہت ہرج رہا ہے ریاست کا ہر ایک اہلکار علاقہ کو اپنی
علیحدہ ریاست تصور کرتا ہے اور اوسکے قانون و قواعد کو قایم دستور
یہ غیر حکومت ہندوستان ہے سب سے مختلف طور پر مبنی سمجھتا ہے
اگر ان قواعد پر جو اب منظور ہوئے ہین صداقت و احدیت کے ساتھہ
ہر ایک ریاست کے اہلکار عمل کرینگے تو جو حد مغائرت ابتک راجپوتانہ
کے رئیسون اور اونکے اہلکارون کے درمیان واقع ہو کر کل مخلوقات
کے حق مین باعث ضرر ہوئی ہے شکست ہو جاویگی +
اس سال مین غارتگری کے چند وارداتین ہوئی ہین اگست ۱۸۷۳ء مین
جمعہ سوارون نے رتلام کے جوہری کو راستہ جودھپور مین لوٹ لیا کہ حسب
بیان اوسکے اوسکا پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ کا مال گیا مہاراجہ صاحب نے
بعد استماع حال اونکے تعاقب مین جمعیت تعینات کی کہ دو آدمی
گرفتار ہوئے اور باقی مفرور ہو گئے چار شخص جو گرفتاری سے بچ گئے
اونکی نسبت کہتے ہین کہ زمرہ باغیان تحت ٹھاکر کھاوڑے سے تھے کہ اونے

सवाइ

سنہ ۵۷ء کی بغاوت تہ ور آور سنگہ واقع ناگور مین مدد دی تھی اور اُسوقت
سے ابتک مارواڑ مین حملہ کرتا رہتا ہے دربار کو اونکی بہت تلاش ہے
اور یقین ہے کہ وے جلد گرفتار ہو کر سزا پاوینگے وے مارواڑ مین نہین
رہتے ہین مگر قرب وجوار کی ریاستون مین پناہ پذیر ہین اس
سبب سے اونکی گرفتاری مشکل ہے +

دسمبر مین چند مسلح شتر سوارون نے سکھون کو جو مال تجارت لیکر اِس
علاقہ کے جنوب مشرقی حصہ مین جاتے تھے حملہ کر کر لوٹ لیا کہ حسب بیان
مدعیان اونکے اونیس اونٹ اور مال قیمتی بہ اندازہ دو ہزار روپیہ جاتا رہا
اور ایک آدمی مر گیا مدعیون کے پاس کوئی ہتیار اور محافظ نہ تھا اور
چونکہ وے مدت سے مال فروخت کرتے ہوئے پھرتے تھے ان
خونخوار ساربانون کو اُنکے حال سے بخوبی واقفیت ہو گئی تھی دربار
مارواڑ نے سراغ ساربانان علاقہ جیسلمیر مین پہنچنے کے کچھ ثبوت نادر
اس سبب سے محکمہ پنچوکا دستے راج جودہ پور نے ڈگری الماسہ کی
اس تفصیل سے قیمت شتران الماسہ خون بہا وارثان مقتول کو
لوٹے مہار
فی ۔۔ الماسہ ۔ ۱۰
کر دی مگر محافظ نہ رکھنے اور رہبر نہ رکھنے کے سبب سے مال مغروقہ کا دلانا تجویز نہوا
ضلع پھلن پور مین ایک واردات ڈکیتی کی مع مجروحی وقتل کے
وقوع مین آئی وہان کے پولیس نے گرما گرم تعاقب کر کر مجرمونکا
مارواڑ مین پتہ لگایا اور حاکم ساچور کو اطلاع دی اوسنے فوراً سوار

साचोर

متعاقب سکے کہ ایک گانون واقع ملانی مملوکہ بھاٹیان مین سراغ لگا اور دو آدمی گرفتار ہوئے انھون نے ارتکاب جرم کا اقبال کیا اور سزا کے واسطے پہلن پور کو بھیجے گئے چونکہ زمینداران ملانی سے مجرمون کو پناہ دی اور انجام مین چار آدمیون کو مفرور کر دیا و بالکل افسر جسنے باوجود اس علم سکے کہ مجرم گانون مین ہین اور مرتکب جرم ہوئے ہین اونکے تعاقب سے انکار کیا چھہ مہینے کے واسطے پابجولان بامشقت قید ہوا اور مقدم دیہہ کو تلاش و گرفتاری مجرمان سکے واسطے ایک مہینے کی مہلت دی گئی کہ بصورت عدم گرفتاری اونکے مستوجب سزا سخت ہوا +

مارچ ۱۸۷۴ء مین زرکثیر سکہ میکسیکو کی ڈکیتی قریب احمد آباد کے وقوع مین آئی اس روپیہ کو مع کسیقدر زعفران کے تین اونٹون پر احمد آباد سے اودیپور کو لیجاتے تھے احمد آباد سے دوسری منزل پر صبح کے وقت حملہ ہوا چھہ مسلح راجپوت مارواڑ کے بظاہر مہاراجہ صاحب گائیکواڑ کو انار دینے کے واسطے بڑودہ مین گئے تھے ہتھیارون کا پروانہ پہلن پور سے لیگئے تھے بڑودہ مین صاحب رزیڈنٹ سے دوسرا پروانہ ہونیکی درخواست کی اونکو شبہ پیدا ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو لکھا انھون نے دربار سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیبی سنگہ نامے ایک ٹھاکر متوطن جودہ پور نے بلا اطلاع مہاراجہ صاحب بھیجی تھی اور ٹھاکر مذکور نے بیان کیا کہ بڑودہ یا ایڈر مین

मेक्सिको

बड़ौदा

ईडर

میری دختر کی شادی مقرر کرنیکے واسطے گئے تھے +
موقع واردات پاس دیبی سنگہ کا خط اسمی ٹھاکر بیرم سنگہ افسر سواران
مذکور پڑا پایا اس سبب سے اونپر شبہ قوی ہوگیا بذریعہ تار برقی دربار
کو اطلاع دیگئی اور وقت معاودت سواروں کو فوراً گرفتار کر لینے
کے واسطے خبرداری کی گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا اول انھوں نے ارتکاب
جرم سے انکار کیا مگر اخیر مین چار سے اقبال کیا اور کسیقدر مال مسروقہ
اپنے گانون مین دفن کیا ہوا برآمد کر دیا اونکا بیان ہے کہ وقت
ارتکاب واردات بیرم سنگ ایڈر مین تھا اونکے ساتھ نہ تھا خواہ وہ تہا
یا نہو اسمین شک نہین کہ اگر وہ اصل مجرم نہین تو رازدار ضرور تھا
یہہ لوگ تحقیقات و سزایابی کے واسطے بڑودہ کو بھیجے گئے جنھون نے
جرم سے اقبال کیا ہے یہہ بھی کہتے ہین کہ اس ڈکیتی مین ٹھاکر کھاٹ
کے آدمی بھی ہمارے شریک تھے اور ٹھاکر کھاٹو کے آدمیوں کو
سیٹھ مالک مال کے گماشتہ نے روانگی مال کی اطلاع دی تھی مگر
یہہ سماعی شہادت ہے کچاون اور سانبھر کے درمیان مین ایک
تلوار بند آدمی نے ہرکارہ ڈاک پر حربہ کیا ہرکارہ نے اگرچہ مجروح
شدید ہوگیا تھا ڈاک کے تھیلہ کو صحیح و سالم قریب ترین پولیس مین
پہنچا دیا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مجرم و ہرکارہ کے درمیان
پہلی عداوت تھی کہ مجرم بھی پیشتر ہرکارون مین نوکر تھا اور اوس کا
مقصد صرف ہرکارہ کو مارنیکا تھا ڈاک لوٹنے کا نہ تھا +

جنوری سنہ ۱۸۷۴ع مین مسٹر میکنیر صاحب اسسٹنٹ سروے ٹوپوگرافیکل سروے کے ایک مقام معروف کنا پہ کہ قریب کوہ ارابلی ہے صبح کیوقت پیمایش مین مصروف تھے ایک راستہ کی موڑ پر اونکو سات کس مینہ سے پچھلے آدمی ملے جا نا کہ راستہ سے علیحدہ ہو کر جلد جاوے اسپر صاحب کو شک پیدا ہوا اور اوسکو ٹھہرنیکے واسطے کہا وہ بھاگا صاحب اوسکے پیچھے بھاگے مینہ نے صاحب کو پیچھے بھاگتا ہوا دیکھکر تیر چلایا مگر حسن اتفاق سے نہ لگا صاحب نے اوسپر چھرہ بھری ہوئی بندوق چلائی وہ اگرچہ زخمی ہوگیا مگر بھاگتا گیا آخر کار صاحب نے اوسکو گرفتار کیا معلوم ہوا کہ وہ مشہور باغی ہیر کا مینون مین سے ہے اور سروہی کا رہنے والا ہے چنانچہ اوسکو باتفاق دیگر مینون کے سزا ہوئی مینہ کو ٹھہرانے مین اور جب وہ بھاگا تھا تعاقب کرنے مین میکنیر صاحب کی دانائی ظہور ہوئی کیونکہ اوس نواح مین بہت گذرا ہے عجب نہ تھا کہ کسی قلب کے مقام پر گھر کیا رہجاتے لیکن یہہ صاحبان انگریز پر جرأت بہت کم کرتے ہین اور میکنیر صاحب اوسکے متعاقب نہوتے تو غالب ہے کہ ہیر کا اونکی طرف تیر بھی نہ چلاتا مگر اونکی بہادری کا نتیجہ اگرچہ بمشکل تھے اچھا حاصل ہوا کیونکہ ہیر کا متواتر مرتکب جرایم ہوا تھا اوسکی گرفتاری اسوقت مین غنیمت تھی +

سرحد جالور و سروہی پر کرنل کارنل صاحب کے اہتمام سے بہت فائدہ ہوا بخلاف ابتری و بدنظمی سابقہ کے اب بالکل امن و انتظام ہوگیا ہے چونکہ

मेकनीर जाग्रोग्राफि सर्वे काना

हीरका

सिरोही

जालोर सिरोही

میعاد انتظام منقضی ہوگئی۔ ۳۰ جون [illegible] سے اس سرحد کا بندوبست
پھر مہاراجہ صاحب کو دیا گیا اسی شرط سے کہ مہاراجہ صاحب اپنے اہلکاروں
کی معرفت اس سرحد کا انتظام بہت ہوشیاری و دانشمندی سے
کراوینگے اور فوائد انتظام کرنل کابرنل صاحب زائل نہو وینگے نومبر
سنہ ۱۸۷۳ء مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مع پنچ کھادرہستان بوپاتردہ
مین پہنچکر باتفاق کپتان کرافورڈ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ تھرو پارکر
ولفٹنٹ پیٹ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروہی مقدمہ قتل صوبہ دار
وناٸب پولیس سندہ وقوعی سنہ ۱۸۷۲ء کی تحقیقات کی اس تحقیقات مین
۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک سترہ روز لگے صرف ایک قیدی مسمی ہوریا
راٹھور کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا کہ عدالت نے اوسکے واسطے سزا
پھانسی تجویز کی اور نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل
اس تجویز کو منظور کیا کہ بمقام ایرن پورہ اوسکو پھانسی ہوئی ॥
منجملہ ٹھاکران بوپاترہ ایک شخص مسمی کیسنگ ماخوذہ مقدمہ ڈکیتی وقوعی
علاقہ سندہ گرفتار ہوکر صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ تھرو پارکر کے سپرد
کیا گیا تحقیقات سے ثابت ہوا کہ بوپاترہ مدت سے بدمعاشان ملک گجرات
کا جاے پناہ ہورہا ہے خود ٹھاکروں سے شریک ہوتے ہین اور
مال مسروقہ مین حصہ لیکر سارقون کو پناہ دیتے ہین اور خود بھی تنہا
حملہ آور ہوتے تھے مہاراجہ صاحب نے اونکی جاگیرین ضبط کین اور
اونمین سے چار شخص کو پانچ پانچ برس کے واسطے قلعہ ناگور مین قید کیا

اور انقضاے میعاد قید پر یہ اسپنے موروثی جاگیرون کو واپس جانے پاوینگے مگر کسی ایسے علاقہ مین جہان اونکی خاطر خواہ نگرانی ہوسکے اونکو زمین دیجاویگی +

کاراکس — واسطے گرفتاری کا راول سرغنہ مجرمان قاتل پولیس مہاراجہ صاحب نے ایکہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے مگر جنوری گذشتہ مین اہالیان پولیس جالور سنجنکو وہ ضلع بھالن پور مین ملگیا اوسکو مارڈالا اوسیکے ساتھ

بھگوجی نائک — بھگوجی نامے شریک گروہ باغیان دیدا جسکی گرفتاری کے واسطے گورنمنٹ مبئی سے ایکہزار روپیہ کا اشتہار تھا مدت تک رہا دسکے جنوری مین بوپاترم کے قریب جالور کے سپاہیون نے گرفتار کیا چونکہ دونون بیچ کے اہالیان پولیس نے گرفتاری مجرمان مین بہت جانفشانی کی تھی انعام مقررہ دونون کو برابر تقسیم ہوا کیونکہ اگر اہلکاران بھالن پور نہ دبائے تو وے اسطرف بھاگکر نہ آتے +

ان دونون نامی مجرمون کی گرفتاری سے اس کل وحشی اور ویران ملک مین بہت عمدہ نتیجہ حاصل ہوا اور باشندگان علاقہ کو ایسی عبرت ہوگئی کہ اوسکی از حد ضرورت تھی اور غالب ہے کہ اونکی یاد سے مدت تک نہ جاویگی +

اکتوبر ۱ مین باغی ٹھاکر کھاٹو کے گروہ مین سے جواہر سنگھ نامے ایک شخص کو اہالیان پولیس جودہ پور نے گرفتار کیا بمقدمہ ڈکیتی دقوعی

پیہ گانو — دیہہ کالون کی اوسکی ایک شرکت دریافت ہوکر محکمہ پنچ کلا مین تحقیقات

ہوئی اوسنے بشراکت دیگر کسان مجمع کے ارتکاب جرم کرنیکا اقبال کیا اور
اوسکے حق مین قید چودہ سال بعبور دریاے شور تجویز ہوئی اور دیگر
اشخاص کی نسبت بھی جرم ثابت ہوکر اونمین سے سات کس چودہ سال کو
بعبور دریاے شور قید ہوئے اور دو کس مین سے ایک پانچ سال کے
واسطے اور دوسرا تین سال کیواسطے محبس اجمیر مین قید ہوئی بجز جواہر سنگہ کے
ٹھاکر کھالوڑ کا کل گروہ ازاد رہا اگست مین گیان سنگہ برادر ٹھاکر نے
مع آٹھہ دیگر کسان کے گھوڑون پر سوار ہوکر خاص کھالوڑ و دیگر دیہات
مین بہت ظلم و تعدی کی ایک آدمی کو مار ڈالا پانچ آدمیون کو زخمی کیا
ایک مہاجن کے گھر کو لوٹ لیا اور اوسکو بھی مجروح کیا اور پھر بھاگ گئے
اور میواڑ مین اونکا سراغ لگا میواڑ و مارواڑ کے دونون دربارون نے
گرفتاری گروہ کے واسطے انعام مقرر کئے اور مہاراجہ صاحب نے
پر کوشش تمام تلاش و جستجو کرائی مگر ان تدبیرون کے بعد انھون نے
مارواڑ مین کوئی واردات نکی سنہ ۱۸۷۶ع مین جرایم خصوص سنگین ڈکیتی
بہت کم وقوع مین آئین صاحب کمشنر اجمیر اور صاحب سوپرنٹنڈنٹ
تھرپارکر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ طرفین کو مارواڑ کی سرحد پر بہت انتظام
ہوگیا ہے جب سے ٹھاکر بویاترہ قید ہوا ہے ملک واقع سرحد پر
تھیراد وکھلین پور مین ہر طرح امن امان رہا ہے ٹھاکر کشن سنگہ کھالوڑوالے
نے چندان شورش نہ کی مگر جس زمانہ مین بماہ جنوری مہاراجہ صاحب
کلکتہ مین تھے اوسکے مجمع مین سے ایک شخص نرورجی نامی نے

मेराद

مع چاند بڑا شخاص کے موضع نملی وجبترہ واقع مارواڑ کے درمیان گاڑی
گولہ بارود پر حملہ کر کر لوٹ لیا بعد ازان وہ قریب کھروہ گھوڑون کو پانی
پلانے کے واسطے ایک تالاب پہ گئے وہان اونکو ٹھاکر کھروہ کے سوار
ملے اونکو شبہ پیدا ہوا اونھین اپنے ساتھہ لیگئے اول تو وے تھوڑی
دور تک سوارون کے ساتھہ گئے اور پھر گھاس کے باڑے کے احاطہ مین چلے
گئے ہتھیار دینے سے انکار کیا مگر آخر کار رزورجی نے اپنے ہاتھہ سے
چاپ گھوڑیان مار ڈالین اس غرض سے کہ ٹھاکر ان کے آدمیون کے
ہاتھہ ناوین اور چار بھارتھہ سنگہ ملازم ٹھاکر کو گولی سے مارا اور تین
چار آدمیون کو مجروح کیا کھروہ کے سوارون نے بھی بندوقین چلائین
اور زورجی مارا گیا باقی چار آدمیون نے ہتیار ڈالدیئے اور گرفتار
ہوئے زورجی نے بہت سنگین وارداتین کرین تھین اوسکے مرنے
اور دیگر چار کے قید ہونے سے اُبن سنگہ کے گروہ مین بہت کمی آگئی وہ
میواڑ کے علاقہ مین مخفی ہستے زورجی اور اوسکی ہمراہی ناتھہ دوارہ کی
طرف سے ارتکاب واردات کیواسطے آئے تھے +

جس عنوان پر تاکید و تنبیہ و سزادہی ہوئی تھی آباد ہو کر نیک چلن ہوگئے
ہین مگر علی العموم اس قوم کے کل لوگون نے اپنے بدپیشہ کو نہین چھوڑا
اگرچہ اب واردatین کم ہوتی ہین اور یہی حال باوریون کا ہے کہ
جو لوگ سوجت مین آباد کیئے گئے تھے نیک چلن ہوگئے مگر اس قوم کہ
دیگر لوگ واردات کرتے ہین مہاراجہ صاحب ان لوگون کے ہر ایک گاؤن

کی آبادی کی تعداد تحقیق کرتے ہین بعد دریافت تعداد اونکی وارداتون
کے انسداد کی تدبیر ہوگی سوجت کا بندوبست ایسا کارگر ہوا ہے کہ
مہاراجہ صاحب باوریون کی آبادی کی دیگر اضلاع مین بھی ویسا ہی
بندوبست کیا چاہتے ہین اگرچہ یہہ بندوبست پہلے ہی ہوگیا ہوتا
مگر ہندوستانی ریاستون مین کارروائی بہت سستی سے ہوتی ہے
کچھہ عرصہ ہوا کہ مارواڑ کے باوریون کے ایک بڑے گروہ نے میواڑ
کے علاقہ مین حملہ کیا اوپر جاگیردار لوئی واقع مارواڑ نے اونکا مقابلہ کیا
چند کو مار ڈالا اور بہت گرفتار کرلیے یہہ امر بہت خوشی کا باعث ہے
کہ اضلاع کے سرداران انسداد جرایم مین کوشش کرنے لگے ہین۔
ضلع ملانی کی نسبت سنہ ۱۸۶۹ مین میجر مالکم صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ نے
لکھا تھا کہ قانون وراثت سے متواتر نزاع و تکرار پیدا ہوتی رہتی ہین
اونکے سبب سے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو بڑی مشکل پیش آتی ہے
اب تک باوصف انقضاء مدت اس مشکل مین کچھہ کمی نہوی ہے بلکہ کل
انگریزی کی حکومت سے جسقدر لوگون کی آسودگی زیادہ ہوئی ہے
تکرار و مقدمہ بازی زیادہ ہوتی گئی ہے چونکہ ملانی کا کل علاقہ جاگیرون
مین منقسم ہے اور جب کوئی شخص مرتا ہے تو اوسے لازم آتا ہے کہ
اپنے خاندان کی چھوٹی شاخون کی معاش کا بندوبست کرے بڑے
ٹھاکر اپنی جاگیرون مین محفوظ ہوکر اور اونکی بابت خفیف مطالبہ
بشکل فوج بل اپنے آقا مہاراجہ صاحب جودہ پور کو ادا کرکے اپنے قدیم

लोई

मालकम

फ़ौजबल

دعوی انحصال زمین پر قایم رہتے ہین اور چونکہ اس زمانہ مین جدید
ملک حاصل کرنیکا راستہ بالکل بند ہے جب موقع لگتا ہے وسے آپس
بھائی بندون کی ملوکہ زمین پر قبضہ کرلیتے ہین کہ اس سے مقدمات کثیر پیدا
ہوتے ہین +
مثلاً نگر کی جاگیر مین دو کوٹھریان ایک راوت جی کی اور دوسری اکھےراج
کی مین راوت جی کی کوٹھری مین راوت گمان سنگھ متبنی ہوکر مالک ہوا
اور لکھے راج جیکی مین اوسکا بیٹا بھبوت سنگھ مالک رہا جب تک بھبوت سنگھ
نابالغ رہا گمان سنگھ اوسکی جاگیر کا بھی بندوبست کرتا رہا اب بھبوت سنگھ
نے جوان ہوکر اپنی جاگیر سنبھالی تو اوسنے اپنے باپ پر اجزاء جاگیر
چھین لینے کا استغاثہ کیا اور اُنکے درمیان سخت عداوت ہوگئی دورہ
ملانی مین صاحب ایجنٹ نے اونکی باہمی رضامندی مین بہت کوشش
کی مگر کارآمد نہوئی کُل ملانی کے لوگ فریقین مین سے کسیکی طرف ہوگئے
اوسنے فیصلہ واجب کرایا جانا غیر ممکن تھا لاچار صاحب نے حسب
روبداد تحقیقات خود فیصلہ کیا ملانی مین رامداس مدت سے حاکم ہے
اسی صاحب نے اوسکو مقرر کیا تھا اوسکا یہہ کام ہے کہ صاحب سوپرنٹنڈنٹ
ملانی یعنی صاحب پولٹیکل ایجنٹ مارواڑ کو ہر امر سے مطلع رکھے جاگیرداران
کو ظلم نکرنے دے فوج بل بروقت وصول کرتا رہے ملک مین انتظام
رکھے اور اتنکہ مقدمات فوجداری و دیوانی جنکا بروسے پنچایت فیصلہ نہو سکے
ملاحظہ و حکم صاحب سوپرنٹنڈنٹ کے واسطے ارسال کرے +

راج مارواڑ کی بڑی خرابیون مین سے ایک یہہ بھی تھی کہ وہان جیلخانہ کا
مکان شہر کے وسط مین ہوا بنا تھا اور تعداد کثیر قیدیون کے لایق بالکل نہ تھا
جب قیدی مشقت کیواسطے جاتے تھے اونکو شہر کے تنگ اور آبادان
کوچون مین ہوکر گذرنا پڑتا تھا کہ وہان سے بھاگ جانا دشوار نہ تھا
مہاراجہ صاحب نے باختیار ہوتے ہی فوراً اس کام پر توجہ کی اور شہر
سے باہر بڑا جیلخانہ تعمیر کرانیکا ارادہ کیا اتفاق حسنہ سے شہر کے سوجت دروازہ
سے باہر ایک بہت بڑی مضبوط عمارت صحت بخش موقع پر تھی اوسمین
بذریعہ دیوارون کے مکانات کو باہم علحدہ کراکر اور کچھہ اضافہ و ترمیم کرکر
جیلخانہ کے واسطے تجویز کیا گیا کہ راجپوتانہ کے بہترین جیلخانون مین سے ہوگیا
حسب درخواست مہاراجہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے چیف
انسپکٹر جیلخانہ جات ممالک مغربی و شمالی کو لکھکر معرفت ڈاکٹر واکر صاحب
کے ایک داروغہ جیلخانہ اور دو منتظم مکانات جو قواعد جیلخانہ مروج علاقہ
انگریزی سے بخوبی واقف ہین نوکر رکھا وے اسوقت تک حسب دلخواہ
خود کام کیا کرتے تھے مگر اب سڑکون پر مشقت کے واسطے بھیجے جاتے
ہین اونکو حقہ پینے اور افیون کھانیکی اجازت ہے جنکو وسعت ہے اپنی
خوراک کا آپ بندوبست کرتے ہین بازار جاکر خرید لاتا ہے سپاہی حفاظت
کیواسطے ساتھہ جاتا ہے جنکے پاس کچھہ نہین ہے اونکو راج سے
خوراک ملتی ہے وقت رہائی کے ادائے زر خوراک ایام قید کی بابت
ضمانت دینی پڑتی ہے +

चीफ़ इन्स पेकटर वाकर

ضرایقہ الصال زرخوراک قیدیان علی العموم کل راجپوتانہ مین جاری ہے اور بہت خراب ہے کیونکہ مجرم کو لفور رہائی ابضرورت ادا سے زندگی ارتکاب واردات چوری کرنا لازم آتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے اس دستور کو موقوف کرین اور قیدیون کو سائیدگی آرد و دیگر کامون مین جنکی اجرت سے خرچ خوراک حاصل ہو جاوے مصروف رکھین جیلخانہ کی تیاری مین بیس ہزار روپیہ خرچ ہوا ستمبر ۱۸۶۸ مین صاحب ایجنٹ اور جنرل سے اور مارچ ۱۸۶۹ مین ڈاکٹر مور صاحب نے ملاحظہ کیا اور بہت تعریف کی اور جس عمدگی و جلدی سے یہ کام تیار ہوا ہے اوسکے واسطے مہاراجہ صاحب اور اونکے اہلکار تحسین و آفرین کے لایق ہین مگر داروغہ جیلخانہ جو ممالک مغربی و شمالی سے آیا تھا بسبب بیماری کے مستعفی ہو کر چلا گیا تب دوسرے کی تلاش درپیش ہوئی +

سنہ ۱۸۶۹ مین جودھپور کے جیلخانہ مین ۴۰۰ قیدی رہے اونمین سے ۵۰ امینہ و بافور یعنی ۷۵ قیدی مشقت اندرونی قالین و پارچہ بافی و تیاری چاک کرتے ہین ان اجناس کے فروخت سے سو روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوتی ہے چالیس آدمی مصرف جیلخانہ کیواسطے غلہ پیستے اور بیس کھانا پکاتے ہین اسی سڑک پر مشقت کرتے ہین بیس متفرقات کا کام کرتے ہین چوبیس ضعیف العمر ناقابل مشقت ہین اور بیس بیمار داخل شفاخانہ ہین +

محکمہ پنچوکلا در راجستان

محکمہ پنچو کلا، راجستان مارواڑہ میں مفصلہ ذیل آٹھ ریاستوں کے وکیل متعین ہیں میواڑ[1] مارواڑ[2] جے پور[3] بیکانیر[4] جیسلمیر[5] کشنگڑہ[6] سروہی[7] پھلن پور[8] +

اور اوقات مختلف میں بمقامات آبو وجودہ لیہ رواجمیرہ وبالمیر ریکر کام کرتے ہیں سنہ ۱۸۶۹ء میں جو تمار تگری کی وارداتین ہوئین اونمین سے دس مقدمات میں اضلاع ہانسی وحصار علاقہ انگریزی کے مدعی تھے اوس نواح کے لوگ اونٹون پہ بار کر غلہ فروخت کیواسطے لائے ہین اور بچنے بھی فروخت کرتے ہین بعد فروخت زر کثیر لیجاتے ہین ہتھیار رکھنے کے انگریزی علاقہ میں ممانعت ہے اور اجازت حاصل کرنے مین وقت ہوتی ہے وقت معاودت اونکے پاس روپیہ ہوتا تب لٹ جاتے ہین ایک مقدمہ مین تمار تگرون نے پندرہ آدمیون سے انکا ۵ ہزار لوٹا اگر انکے پاس ہتھیار ہوتے تو وے نہ لوٹ سکتے ہندوستانی ریاستوں سے مواخذہ ہوا تو انھون نے جواب دیا کہ انکے لوگون کو ہتھیار رکھنے کی اجازت کیون نہین ہوتی ہر مقام پر ریاست تہیدست مسافرون کی حفاظت نہین کرسکتی ہے کابلی بھی ہتھیار لیکر نہین آتے اسی سبب سے اونکے بھی ایسی ہی زیادتی ہوتی ہے اس سے لازم ہے کہ تاوقتیکہ کل ہندوستان کے ہتھیار نہ لئے جاوین تاجرون کو راجپوتانہ مین مسلح ہو کر آنیکی اجازت ہوجاوے +

اکثر ریاستین زر معاوضہ مجوزہ پنچو کلا، بہت مشکل سے ادا کرتے ہین کہ

خزانہ ایجنسی کا ہزار ہا روپیہ اونکے ذمہ ہوجاتا ہے سبب یہہ ہے کہ اس
روپیہ پر سود بہت خفیف لیا جاتا ہے جس شرح سود پر رئیس روپیہ بطور
قرض دینے سکتے ہین اوس سے شرح مجوزہ ایجنسی کم ہے اسواسطے رئیس
بجاے اسکے ساہوکارون سے روپیہ قرض لیکر زر واجب الطلب ایجنسی
کو ادا کریں خزانہ ایجنسی کا مقروض رہنا بہتر سمجھتے ہین +

نقشہ مندرجہ ذیل سے محاصل مجوکلا کی کارگذاری اور زر معاوضہ مجوزہ
ذیگمی ہر ریاست کا حال واضح ہوگا +

سررشتہ مال

ایجنسی مارواڑکی رپورٹون سے صرف ایک سال یعنی ۱۸۶۹ء کو آمدنی راج یہ تعداد لاوے لکہہ روپیہ سالانہ اور خرچ بقدر رے لکہہ للہ مالانہ دریافت ہوئے ہے +

مارواڑ مین زیادہ تر چاہی آبپاشی سے گیہون اور جو کی فصل ہوتی ہے اور کوہ ارابلی کے قریب مثیتر بیلا تہ ٹھاکر ایسے پور مین افیون بہت کاشت ہوتی ہے کہ اوس نواح مین پانی شیرین اور باافراط ہے اور زمین بھی عمدہ ہے علی العموم یہہ افیون بلا تیاری پالی کو بھیجدیجاتی ہے وہان صاف ہوکر ٹکی بنائی جاتی ہے اور بمبئی کو بھیجی جاتی ہے اور کسیقدر باشندگان ملک کے خرچ مین آتی ہے مارواڑ مین نمک کی پیداوار بھی بہت ہے راج مین نمک تیار ہوا اوس سے ظاہر ہے کہہ تین چودہ لوپسے ایک لاکھ چالیس ہزار من اور انگریزی وزن سے دہ لاکھہ دس ہزار من سالانہ پیدا ہوتی ہے اسمین سے نصف سے زیادہ اس ملک مین خرچ ہو جاتی ہے اور باقی بمبئی کو جاتی ہے +

رایپور

ڈیکسی صاحب نے مارواڑکے گزٹیر مین تحصیل مالگذاری کی کیفیت اسطرح لکھی ہے مالگذاری اور اوسکے وصول کرنیکی ترکیب اضلاع مختلفہ مین بہت مختلف ہے زیادہ تر رواج جنس پیداوار کو تقسیم کرنیکا ہے جسے بٹوائی کہتے ہین کہ اسمین غلہ و چارہ و پالہ اور اکثر اوقات لورھی یعنی گھاس بھی چار حصون مین منقسم ہوکر ایک مالک لیتا ہے

रुपी गज़ारिया

बटवाई

اور زمین کاشتکار کو رہتے ہین ناگور کی زمین پر خریف کی پیداوار بہت
ہوتی ہے اوسمین سے زیادہ سے زیادہ مالک کا حصہ نصف ہوتا ہے
مگر باقیماندہ سے کاشتکار کا گذارہ صرف ایام فصل مین ہوتا ہے
پھر وہ یا تو مویشی پالتا ہے یا نوکر ہوجاتا ہے یا سوداگری کرنے لگتا ہے

थल

اور تھل یعنی ریگستان مین جہان آدمی کم ہین پیداوار قلیل ہوتی ہے
محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے اور صرف فصل خریف مین باجرہ ہوتا ہے
اور اسکے سوا ہے زمیندار کو صورت گذارہ نہین ہے مالک صرف چوتھائی
حصہ لیتا ہے ✤

कूंता

پیداوار اراضی پر محصول لینے کا دوسرا طریقہ کونتا کہلاتا ہے اوسمین کھڑی
فصل کی قیمت کا تخمینہ کیا جاتا ہے اور کل کا اوسط لیکر کاشتکار حق
مالکانہ یکمشت نقد ادا کردیتا ہے اور کل پیداوار کی کمی و بیشی مقدار
و نرخ کا خود ذمہ دار ہوجاتا ہے ✤

महातू

بعض دیہات مین سرشتہ مہاتو یعنی مساحت جاری ہے کہ کاشت
بیشتر زمین کی پیمایش ہوکر باجیاہ مع اراضی متعلقہ کے ٹھیکہ دیدیا جاتا ہے
اضلاع ریگستان مین شرح مقررہ فی قلبہ لیجاتی ہے کہ اس صورت
مین بشرط محنت کاشتکار و خاطر خواہ بارش کے رعایا کا بہت فائدہ
ہوتا ہے ✤

مارواڑ مین زمین کی ترقی کی بہت ضرورت ہے جس ملک مین بارش
صرف پانچ ساڑھے پانچ انچ ہوتی ہے لازم آتا ہے کہ قبل بارش

پانیکے ہر ایک قطرہ کو بحفاظت تمام جمع کیا جاوے مگر مارواڑ مین اسکا کچھ
بند وبست نہین ہے اور بجز خاص متعدد مقامات کے بند کہین نہین ہین
حالانکہ صدہا مقامات ایسے ہین کہ تھوڑی سی لاگت سے بند تیار ہوکر
رقبہ کثیر کی آبپاشی ہوسکے ماسوا اسکے اگرچہ اہلکاران دربار ہر ایک
خالصہ کی دیہہ کے سالانہ جمع تخمیناً بتلا دیتے ہین مگر اصل مین کوئی طریقہ
پیمایش زمین کا جاری نہین ہے حاکم و اہلکاران پرگنہ اور رعایا سب
لیجاتے ہین اور راج کا نقصان ہوتا ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے
کہ بندوبست مال کے اہتمام پر کسی ایک مستعد شخص کو مقرر کرین اور امید ہے
کہ وقت مناسب پر ہر ایک دیہہ کی پیمایش کراکر اور نقشہ تیار کراکر کل
خالصہ مین مالگذاری کا پختہ بندوبست کرینگے اور جب اس سے فائدہ
ہوگا تو جاگیردار بھی وہی طریقہ اختیار کرینگے اور مہاراجہ صاحب کا یہ بھی ارادہ
ہے کہ بندون کی تعمیر مین کسیقدر روپیہ سالانہ خرچ کیا کرین اگر اس
ارادہ کو حسب قاعدہ کوشش سے عمل درآمد کرینگے تو بہت فائدہ ہوگا
اور قحط جو متواتر واقع ہوکر مارواڑ کو تباہ کرتے ہین کم ہوسکنے لگینگے ۔

سنہ ۱۸۸۱ع مین ملک مارواڑ کی خانہ شماری و مردم شماری ہوئی تب
تحقیق ہوا تھا کہ کل علاقہ مین آبادی حسب تفصیل ذیل ہے تعداد گھر
پختہ خام میزان تعداد آبادی مرد عورت
۹۴۰۰۰ - ۴۷۵۵۰۰ - ۵۷۰۰۰۰ - ۲۹۳۰۰۰ - ۱۴۲۰۰۰
طفل ۲۰۰۰۰۰ - دختر ۱۵۵۰۰۰ - میزان ۲۸۵۰۰۰ انکی تفصیل نہ ہوئی

کی رو سے اسطرح ہے +

عیسائی		ہندو	مسلمان	پارسی	جینی
یورپ	ہندوستانی				
۱	۴	۲۴۵۳۷۴۱	۳۵۶۲۵۰	۴	۱۷۸۱۲۳

اور دوسری تقسیم یہہ ہے زراعت پیشہ غیر زراعت پیشہ

۱۸۱۲۵۰ ۹۶۳۷۵۰

مارواڑ مین آبپاشی و زراعت و خرچ باشندگان کیواسطے پانی کی بہت قلت ہے سنہ ۱۸۶۸ع مین بارش اچھی ہوئی اور جودہ پور کے تالاب بھر گئے مگر اوس سے پیشتر پانی کا ایسا قحط ہوا تھا کہ ایک گھڑا دو آنہ اور چار آنہ کو بکنے لگا کنوون پر انبوہ رہتا تھا اور جھگڑے ہوا کرتا تھا مویشیون کو بڑی تکلیف ہوئی خصوصاً مغربی مارواڑ مین صدہا تشنگی سے مر گئے تعمیر و مرمت تالاب بائی جی کا حال بیشتر لکھا گیا ہے پھر جب سنہ [illegible] مین بارش کی کشش ہوئی مہاراجہ صاحب نے بنظر پرورش غربا شہر سے سوجت دروازہ باہر ایک موقع پر جو اونکے بزرگ مہاراجہ بخت سنگہ صاحب نے تجویز کیا تھا تالاب کھودوایا اور اوسکا نام بخت ساگر رکھا کہ ہزارہا آدمی اوسکی تیاری مین مصروف رہے موقع تالاب ایسا ہے کہ قطع وسیع اراضی کا پانی اوسمین آویگا اور بکثرت جمع ہوگا اور آبپاشی مین خرچ ہو کر کسی قدر خرچ باشندگان سکے واسطے ہمیشہ بچ رہیگا اس تالاب کی تیاری مین پچاسی ہزار روپیہ خرچ ہوا سنہ ۱۸۷۳ع مین

बखतसागर

لفٹنٹ لیچ صاحب سروے نے جس زمانہ مین جودھپور مین کام کیے
تھے بیان کیا تھا کہ راجہ صاحب نواح جودھپور کی زمین کی پیمائش لیول
لی اور تجویز کیا کہ بیس ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک بند تیار ہوکر جودھپور
سے مغرب کی جانب کے پہاڑ کا پانی پھیر کر بخت ساگر مین پہنچایا جاوے
اور اس تالاب مین پانی پہنچانیکا پختہ نالہ جو کسی زمانہ مین تجویز ہوا تھا مگر تیار
نہوا اسکی بھی بصرف بیس ہزار روپیہ تیار کرنیکی تجویز درپیش ہوئی مگر بسبب
کمی روپیہ کے توقف ہوا اگرچہ یہ نالہ بخت ساگر و تالاب بائی جی
دونون کے واسطے مفید ہوگا اسکی تیاری ضرور ہے ؎

علاوہ اسکے بند واقع بھادری مین پچاس ہزار روپیہ اور چار ہزار سے
زیادہ ایک تالاب قریب سورساگر کوٹھی تخمینی مین اور ہزار روپیہ تالاب
پالی مین اور آٹھ سو روپیہ گلاب ساگر واقع شہر جودھپور مین خرچ ہوئے ہین ؎

नौलखा

सूरसागर

गुलाबसागर

سڑک و ڈاک بنگلہ و ڈاک خانہ جات

مارواڑ مین سرکاری ڈاک کی سڑکین سنہ ١٨٦٦ و ٦٧ء مین صرف دو تھین اول
سڑک آگرہ و بمبئی جو اس ریاست مین بر سے ایرن پورہ
تک ١٢ میل ہے کہ پالی مین ڈاکخانہ ہے اور وہان سے ۴۴ میل
ڈاکخانہ جودھپور کی شاخ ہے دوم اجمیر سے نوحہ و ڈیڈوانہ و کچاون
ہوکر سانبھر تک ان سب مقامات پر ڈاکخانہ جات ہین - انکے سوا
کوئی سڑک نہ تھی مگر اکثر مقام پر گاڑی کی لیکین تھین سڑک آگرہ و بمبئی
پر فوج و مسافرون کی آمد و رفت بہت ہے علاقہ مارواڑ مین بجز

डीसा
बर
अजमेर
डीडवाना
कुचामन

فاصلہ قلیل قریب پالی کے تیار ہوئی تھی مگر وہان زمین سخت ہونے
سے چندان ضرورت بھی نہ تھی مگر اجمیر و سروہی کے قریب زمین پہاڑی
ہونے سے نالون سے کٹ گئی تھی اسلئے مضبوط ویسی گاڑیان بھی مشکل
سے چل سکتی تھین اسواسطے روئی اونٹون پر جاتی تھی اور فوجون کی
آمد رفت پر اسباب گاڑی مین زیادہ خرچ ہونے سے گورنمنٹ کا نقصان
ہوتا تھا۔

ایرن پورہ و بیاور کے درمیان مہاراجہ صاحب نے مسافرون کیواسطے
بنگلہ جات مفصلہ ذیل دہولہ پالی سوجت چنداول تیار کئے تھے
مگر مرمت طلب تھے اور باوجود تاکیدات اونکے مرمت نہوئی تھی جون
۱۸۶۸ء مین ڈپٹی پوسٹماسٹر جودہ پور بعلت بدچلنی موقوف ہوا اور
پالی کا پوسٹماسٹر بھی برخاست ہوا یہ ڈاکخانجات زیر تحت گورنمنٹ بمبئی کے
تھی جولائی ۱۸۶۷ء سے جب انسپکٹر حلقہ او سے ور بمقام پالی مرا تھا مارچ
۱۸۶۹ء تک کسی نے دورہ نہین کیا مارچ مین انسپکٹر جدید اودہپور و
انسپکٹر احمد آباد نے دورہ کیا صدر احمد آباد ہونے سے نگرانی کامل نہین
ہوسکتی تھی اور کام خراب تھا قلت تنخواہ و گرانی نرخ و بعد مسافت سے
ان عہدون پر کم حیثیت لوگ مقرر ہوتے تھے اور ڈاکخانون کا اعتبار
کم تھا اور سرکار کا بھی نقصان ہوتا تھا ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب نے
سرکار کی عنایت حاصل کرنیکی غرض سے حصہ سڑک اعظم آگرہ و احمد آباد
وشاخ درمیان پالی و جودہ پور کا تیار کرانا منظور کیا اپریل ۱۸۶۹ء مین

धोला
पाली
सूजन
चंदावल

اقرارنامہ تیاری لکھا گیا اور یہہ قرار پایا کہ سڑک سرشتہ تعمیرات سرکاری سے تیار ہو اور مہاراجہ صاحب اوسکا خرچ کہ بقدر چہ سات لاکھہ روپیہ تھا لاکھہ روپیہ سالانہ کے حساب سے ادا کرین کسیقدر کام جاری ہوا تھا گورنمنٹ سے حکم آیا کہ روپیہ اول وصول کرلیا جاوے اسپر یکبارگی کام بند ہو گیا +

اس سڑک پر آٹھہ بنگلے ہین اونمین سے تین منتظمان سڑک کی بود وباش کیواسطے اور باقیماندہ مسافران کے واسطے ہین ہرسہ بنگلہ مسافران کی تعمیر وآرایش مہاراجہ صاحب کے خرچ سے ہوئی سنہ ۱۸۷۱ع تک راج جودہپور کا بحساب فیصدی نوے کُل تین لاکھہ روپیہ خرچ ہوا تھا اس خرچ سے اونکو ایسی ناپسندی ہوئی کہ پالی وجودہپور کی تیاری مدت تک منظور نہ کی باوجودیکہ یہہ اول تجویز مین داخل تھی چہ عرصہ تک بوجہ قحط کے ادائے زرِ لاگت مین عذر کیا +

اخیر سنہ ۱۸۷۳ع مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم علاقہ جودہپور کیواسطے چار لاکھہ روپیہ داخل کیا اوسوقت تک بجز چند میل کے سڑک بالکل تیار نہوئی تھی بلکہ تمام سلسلہ سالہائے سنہ بھی آمدرفت گاڑی کے واسطے بدتر ہوگیا تھا اسوجہ سے دربار کو بھی ناراضگی تھی کہ باوجودیکہ کام بعرصہ چار سال شروع ہوا تھا اسوقت تک کچھہ تیار نہوا سنہ ۱۸۷۵ع مین مہاراجہ صاحب نے تیاری سڑک اعظم کیواسطے یک لاکھہ دس ہزار نوسے سولہ روپیہ اور ادا کیا کہ اسطرح تیاری سڑک وڈاک بنگلہ جات مین

دربار جودھ پور سے ۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا سڑک کل تیار ہوگئی مگر مہاراجہ
صاحب کو اس وجہ سے کہ زر کثیر خرچ کیا اور سڑک بہت دیر سے تیار ہوئی
بہت رنج ہوا انھون نے پالی وجودھ پور کے درمیان سڑک طیار کرائی مگر اُس
کی اوسکی تعمیر سررشتہ تعمیرات سرکاری کی معرفت نہ کرائی بلکہ جودھ پور سے
ایک ہندوستانی انجنیر کہ سڑکون کے کام مین مشاق ہے نوکر رکھکر اسکو
اس سڑک کا کام سپرد کیا اول اوسنے شہر جودھ پور کے گرد نواح مین
سڑکین تیار کرائین اوسوقت تک یہان صرف ایک سڑک تھی کہ زمانہ
قحط مین کرنل بروک صاحب نے تیار کرائی تھی مہاراجہ صاحب کا
ارادہ ہے کہ شہر کے گرد اور درمیان اپنے محل واقع راسمے باغ
اور سورساگر کوٹھی ایجنسی کی سڑک تیار کرادین یہ سڑکین کہ قریب چھ
میل طول مین ہین سنہ ۱۸۷۵ع مین تیار ہوگئین اور اونمین ستر ہزار روپیہ
خرچ ہوا +

سنہ ۱۸۷۴ع مین صاحب چیف انسپکٹر ڈاکخانجات راجپوتانہ نے اجمیر
سے مڑتہ ہوکر ناگور کو ڈاک جاری کرنی تجویز کی اور مہاراجہ صاحب نے
منظور کرلی اس ڈاک سے باشندگان ہر سہ مقامات کو اجراء کاروبار تجارت
مین بہت فائدہ ہوگا +

یکم جنوری ۱۸۷۵ع کو سڑک اعظم سررشتہ تعمیرات سے مہاراجہ صاحب
کو مفوض ہوئی اور قبل تفویضگی کے ۶ لاکھ روپیہ خطیہ مہاراجہ صاحب
و بیس روپیہ فیصدی خطیہ گورنمنٹ خرچ ہوگیا تھا اس حساب سے

صرف مہاراجہ صاحب کا فی میل لعہ ... خرچ ہوا ہے اور سرکاری رقم شامل کیجاوے تو کل خرچ فی میل ... ہوتا ہے باقیماندہ ۲۰۵ میل مین مع مرمت وغیرہ مین ... خرچ ہوگا علاوہ اسکے ... راج کا تعمیر سرایہائی بنگلہ جات منتظمان سڑک و مسافران مین خرچ ہوا ہے ٭

سررشتہ تعلیم

سنہ ۱۸۶۶ء تک راج مارواڑ مین سررشتہ تعلیم مطلق نہ تھا اور ریاستنا بعض ٹھاکرون سے جو ہندی و مارواڑی جانتے تھے کل رعایا جاہل تھی مگر مارواڑی ساہوکار کہ حساب دانی مین مشہور ہین باوصف لا پرواہی پڑھنے پر بہت توجہ تھی اور جوتشی لوگ بھی علم نجوم پڑھتے تھے سکو ... کے یادی مارواڑی زبان مین کتابین جمع و تالیف کرتے تھے اور مہاراجہ صاحب کے کتبخانہ مین سنسکرت و ہندی کی کتابین بہی و دیگر مطبوعات کی بہت تھین سنہ ۱۸۷۶ء مین ڈاکٹر بوہلر صاحب انسپکٹر سررشتہ تعلیم علاقہ بمبئی ہندوستانی کتب خانون سے سنسکرت کی کتابون کو تلاش کرکر فہرست بنانیکے واسطے بھیجی گئی تھی صاحب پولیٹکل ایجنٹ جودھپور مین نہ تھے مگر مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت خاطر داری کی اور معلومات مطلوبہ حاصل ہونے مین بہت مدد دی ٭

مہاراجہ صاحب نے شہر جودھپور مین مدرسہ مقرر کیا اور ایک شخص کلکتہ یونیورسٹی کے بی اے کو نوکر رکھکر ہیڈ ماسٹر مقرر کیا ٭

سنہ ۱۸۸۱ء مین شہر کا مدرسہ ایک مکان وسط شہر مین کہ سابق ... وہ کشیدہ ...

ریکو چ मिश्र

बोहलर

यूनीवर्सि

کیواسطے مستعمل تھا اور بہت گنجایش کا ہی بھیجا گیا کہ وہان سے طالبعلمان
کو قربت مکانات کے سبب سے آمد و رفت کی آسایش رہیگی جس
مکان مین بیشتر یہہ مدرسہ تھا وہان ٹھاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا ہے
اس جدید مدرسہ کے واسطے مدرسون کا عملہ مناسب مقرر
ہوا ہے اور مسٹر کمیسن صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے ایک شخص
ہیڈ ماسٹری کیواسطے تجویز کر کے بھیجا ہے مگر سنہ گذشتہ تک اس مدرسہ
مین کچھہ ترقی نہوئی ماروار کے لڑکے بجز ہندی نوشتخواند کے کچھہ علم حاصل
نہین کرتے ہین اور عورتون کو جو اپنے اطفال کے گھر سے دور بھیجنے
مین تعصب ہے اوسکے رفع ہونیکے واسطے عرصہ کثیر چاہیئے +
مگر شہر کے مدرسہ مین تعداد طلبا ہر سال زیادہ ہوتی رہی ہے

سنہ ۱۸۷۲	سنہ ۱۸۷۳	سنہ ۱۸۷۴	سنہ ۱۸۷۵
۱۵	۶۵	۱۱۲	۱۴۷

ان ۱۴۷ مین سے ۵۴ کایتھہ ۳۶ برہمن ۲۴ مہاجن ۱۱ دیگر اقوام
ہنود ہین اور صرف ۲۰ مسلمان ہین دونون مدرسون کا اہتمام پنڈت
مادہو پرشاد کو مفوض ہے اور اوسکی کوشش ترقی تعلیم ماروار مین
لایق تحسین و آفرین کے ہے علاقہ ملانی مین بمقامات بالمیر و جسول
اچھے مدرسہ جات ہین اونمین بقال و دیگر قومون کے اطفال پڑھتے
ہین مگر ٹھاکرون کے لڑکون کی کچھہ تعلیم نہین ہوتی ہے اونکے
میو کالج اجمیر مین داخل ہونیکے واسطے بھی کہا گیا مگر اس باب مین و

केसमन

बालमेर जसोल

بہت کاہل وجود ہین +

مقدمات سرحد

۶۶-۱۸۶۵ء مین مقدمات متنازعہ سرحد مفصلہ ذیل کا فیصلہ ہوا اوّل گھاٹہ دیسوری مابین میواڑ و مارواڑ کے دوئم درمیان مارواڑ و ضلع ملانی سرحد تلوانہ و کوٹہ پر و چند دیگر خفیف مقدمات فیصل ہوئے مگر سرحد مابین مارواڑ و جیسلمیر و بیکانیر و جیسلمیر پر پوسون تک تنازعات تھے اونکے فیصلہ کے واسطے کسی صاحب کا بخصوصیت چھ مہینے تک متعین رہنا ضروری تھا کیونکہ جب تک ٹوپوگرافیکل سروے سے پیشتر اونکا فیصلہ نہوتے تب تک مذکور مین خلل واقع ہونیکا احتمال تھا +

سرحد مال پہاڑ درمیان مارواڑ و سروہی کی فیصل و مینارہ بندی ہونیکا حال پیشتر بمد انتظام فوجداری لکھا گیا ہے +

۶۷-۱۸۶۶ء مین سرحد پاس علاقہ جیسلمیر و کھیلودی علاقہ مارواڑ کا متنازعہ پھر نہیں ہوا ۱۸۴۲ء مین کرنل الٹلو صاحب نے سرحد نکالی تھی مگر فیصلہ نہوا تھا ۱۸۵۶ء مین پھر نزاع ہوا تو سر رچمنڈ شکسپیر صاحب نے اقرار فیصلہ کیا تھا مگر وہ چلے گئے اس سے ملتوی رکھا اب متنازعہ زمین واقع سرحد جیسلمیر پر بارش ہونے سے بارانی گیہون کی فصل اچھی ہوتی یہہ متنازعہ تیس چالیس مربع میل زمین کی بابت ہے اور جب تک اچھی بارش نہو دبا پڑا رہتا ہے +

۶۸-۱۸۶۷ء مین تصفیہ سرحدات ملانی کے واسطے عزت رائے نایب منشی ایجنسی

देसूरी
गोतानवाना गुहा
टापोग्राफिकल सरवे
मालपहाड़
नास
अटलू
मरेचमेंट शाकसपियर

مامور ہوا اوسنے حسب قاعدہ سرحد مقبولہ پر نشانات قایم کر دیئے
اور تنازعات کا پنچایت مقرر کر کر فیصلہ کر دیا بائیس سرحدات کا کام
ختم ہوگیا اور خفیف تنازعات کا جو متواتر پیدا ہوتے ہین انسداد
ہوگیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کچھہ تردد نہ رہا اور نقشہ جات تیار کرئے

गोरवार

پرگنہ گوڈوار سابق مین میواڑ کے علاقہ مین تھا مرور عرصہ قریب سو برس
وہان سے علحدہ ہوکر مارواڑ مین داخل ہوا اسواسطے دربار میواڑ کو اس
پرگنہ کی سرحد کا فیصلہ منظور نہ تھا اگرچہ قضیہ دیرینہ کو تازہ کرنا خلاف
مصلحت تھا مگر یہہ بھی ضرور ہے کہ اس امن کے زمانہ مین راجپوتانہ
کی کل سرحدین صاف ہوجاوین اور کہین تنازعہ نرہے علاوہ اسکے صاحبان
سرویر ٹوپوگرافیکل سروے راجپوتانہ کی پیمایش مین مصروف ہین
اگر فیصلہ سرحد نہو تو اونکا کام ناتمام رہیگا اسواسطے فیصلہ سرحد کیا جاتا ہے
سنہ ۱۸۷۵ع مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے باتفاق صاحب اسسٹنٹ
کمشنر ضلع اجمیر و میرواڑہ کے چار مقدمات تنازعہ سرحد فیمابین راج
و ضلع اجمیر و میرواڑہ کا فیصلہ کیا اور کل سرحد کی پرتال سے صرف
دس دیہات کا ملاحظہ باقی رہ گیا +

वालोतरा
तलवाड़ा

میلہ بالوترہ معروف تلواڑہ

ہرسال مارچ کے مہینے مین بمقام بالوترہ عرف تلواڑہ میلہ ہوتا ہے
اوسمین گھوڑے اونٹ اور بیل بکثرت فروخت کیواسطے آتے ہین سنہ
گذشتہ مین جو دواب فروخت کیواسطے آئے اونکی تعداد یہہ ہے +

نام سنہ	گھوڑے	اونٹ	بیل
سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء	۲۵۰	۱۲۰۰	۴۰۰۰
سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء	۱۹۶	۱۵۲	۲۰۰۰۰
سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء	۲۵۰	۱۵۰	۳۰۰۰۰
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء	۴۰۰	۵۰۰۰	۲۰۰۰۰
سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء	۲۶۳۰	۹۳۸۰	۴۶۵۰۰

سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء میں جو دواب کم آئے اونکا سبب حقیقت میں سنہ ۷۶ و ۱۸۷۷ء کا قحط تھا مگر علاوہ اسکے یہ تھا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے بعض اہلکاروں کی شکایت سے جمع کرا دیا محصول جن لوگوں سے کبھی نہ لیا گیا تھا اون سے بھی محصول لینے کا حکم دیا تھا اور صاحب ایجنٹ کو اس معاملہ میں کچھ اختیار نہ تھا سنہ ۷۶ و ۱۸۷۷ء میں مہاراجہ صاحب نے اہلکار تعین کر کے انتظام حفاظت ایسا کیا کہ چوری اور غارتگری کی کوئی واردات وقوع میں نہ آئی گھوڑے اور اونٹ اس سال بھی کمی کم آئے مگر بیل گیارہ ہزار فروخت ہوئے + سنہ ۷۷ و ۱۸۷۸ء میں مہاراجہ صاحب نے حسب فہمایش صاحب پولیٹیکل ایجنٹ محصول معاف کرایا اس سبب سے میلہ میں بہت اجتماع ہوا اور بندوبست ایسا ہوا کہ چوری کی کوئی واردات وقوع میں نہ آئی سنہ ۷۸ و ۱۸۷۹ء میں اس میلہ میں ممالک مغربی و شمالی کے بدمعاش آئے مگر اونکا حال جلد معلوم ہو گیا صرف ایک واردات غارتگری کرنے پائے کہ مجرم گرفتار ہو گئے اور پھر تا وقت اختتام میلہ کل بدمعاشوں کو زیر نگرانی رکھا گیا +

علاوہ دواب کے اجناس مفصلۂ ذیل میلہ مین فروخت ہوئین +

جلد و چرم چارسو بارچہ	پارچہ	ظروف برنجی و آہنی
	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار

اسباب بساطی	گوشت	شیرینی	غلہ بریان
[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار	[illegible]

سنہ ۱۸۶۶ع مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ علاقہ ملانی کے دورہ مین تھے اسواسطے دورہ کیواسطے میلہ مین شامل ہو کر سیر کی انھون نے اپنے تجربہ سے لکھا ہے کہ میلہ لونی ندی کی ریتی مین ہوتا ہے یہہ موقع اچھا نہین ہے کیونکہ صبح سے شام تک جھوا ہوا تنا ہی سے چلتی ہے اور خاک اوڑ کر ہر چیز پر جمع ہو جاتی ہے +

اس میلہ مین پنجابی سکھ گجراتی سندھی کاٹھیاواڑی کچھ بھوج و جیسلمیر جودھپور و کل ممالک راجپوتانہ کے لوگ بکثرت جمع ہو جاتے ہین دھوپ سے محفوظ رہنے کیواسطے درخت وغیرہ کا کوئی قدرتی سایہ نہین ہے جھاؤ کی شاخون سے کہ لونی مین بکثرت پیدا ہوتا ہے جھونپڑیان بناتے ہین ندی مین دو چار فیٹ عمیق کونا کھودنے سے پانی بافراط نکل آتا ہے اور ہر ایک چھوٹا گروہ اپنے صرف کیواسطے کوئی تیار کر لیتا ہے گھوڑے زیادہ تر کاٹھیاواڑ نسل کے تھے اور اکثر بیشتر تین برس سے کم عمر کے بچھیرے تھے سرکار کیطرف سے چند ہندوستانی افسر سنٹرل انڈیا ہورس کے گئے تھے انھون نے

सेन्ट्रल इंडिया हौर्स

چند اچھے گھوڑے خریدے +

مویشی بکثرت تھے اور انکی خریداری بھی بہت ہوئی اول تو یہہ خیال ہوا تھا کہ شاید جسقدر آئے ہین اُنمین سے چہارم بھی فروخت نہون مگر پھر دریافت ہوا کہ ناگوری نسل کے علاوہ جانور ہر قسم کے مل سکتے تھے اور کوئی خریدار مایوس نہین ہوسکتا تھا پچیس ہزار فروخت ہوئے + اونٹ اچھے نہ تھے گائیات کے سبب سے جو تھے گران فروخت ہوئے

انتظام پولیس وحفظان صحت حاکم لیوالوب ملازم راج اور حاکم بلانی نے بہت اچھا کیا اور واردات چوری کوئی وقوع مین نہ آئی اور ایک لاکھ ہزار آدمیون کے اجتماع مین سے صرف دو تین آدمی مرے میلہ مین کل ۶۱۸ دوکانین اس تفصیل سے جمع ہوئین +

صراف	بزاز	بقال	حلوائی	موچی	کسیرہ	ہتھوہ
۴۲	۵۹	۲۰۶	۱۵	۶۸	۱۰۰	۴۲

رنگریز	غلہ بریان فروش
۹۵	۱۰

اجناس تجارت حسب تفصیل فروخت ہوئین +

افیون	پارچہ	اجناس خوردنی	ظروف برنجی و آہنی
یکلکھہ صہ ہزار	یک لکھہ	صہ ہزار	لہ لعہ ہزار

اشیاء موچی	شیرینی	چرم وجلد	اشیاء بساطی
معہ	صہ	للعہ	للعہ

شراب — غلہ بریان

الصما ہزار — الــ ہزار

شفاخانجات

سنہ ۱۸۶۶ء مین ڈاکٹر مور صاحب ایجنسی سرجن تھے اُنھون نے اپنا کام
بہت عمدگی سے کیا اور ہر سہ شفاخانجات یعنی جودہ پور و پالی و بالمیر
مین اچھی طرح کام ہوا بالمیر کے شفاخانہ مین آتش زدگی سے آلات وادویہ
جلگئی مکان زیر تعمیر تھا اور کل اسباب خس پوش چھپر مین رکھا تھا کہ
یکایک آگ لگ کر سب خاکستر ہوگیا چوتھا شفاخانہ ناگور مین مقرر رہنیکی تجویز
تھی اور پانچوان پھلودی واقع سرحد بیکانیر و جیسلمیر مین بھی ضرور تھا
ڈاکٹر مور صاحب سنہ ۱۸۶۷ء مین ایجنسی مارواڑ سے علیحدہ ہوئے اور بماہ
جنوری ڈاکٹر کننگ صاحب نے پہنچکر کام شروع کیا مشرقی مارواڑ (कनिंग)
مین جون و جولائی مین ہیضہ ہوا مگر بجز ناگور و میڑتہ کے اور کہین زیادہ
زور نہوا جودہ پور و پالی و ملانی کے شفاخانون مین کام اچھی طرح ہوا
ویکسینیٹرون کے رکھنے مین بہت مشکل تھی ڈاکٹر مور صاحب اونکا (वेक्सिनेटरों)
اضافہ کرانا چاہتے ہین دربار کو کئی دفعہ لکھا گیا مگر کچھ جواب نہ آیا تو سمجھا گیا
کہ منظور نہین ہے اعلی درجہ کے لوگون کو ٹیکہ سے تعصب نہ تھا کہ
خود مہاراجہ صاحب اور ٹھاکرون نے اپنے بچون کو ٹیکا لگوایا مگر عام
رعایا البتہ بہت متعصب ہے سنہ ۱۸۶۹ء مین جودہ پور و پالی کے شفاخانون
مین کام اچھا ہوا قصبہ جلیسول واقع ملانی مین کہ چھہ ہزار باشندون کی (जैसोल)

کثرت بارش عارضہ بخار و اسہال بہت زور سے رہا اور صدہا آدمی مر گئے ۱۸۶۷ء میں جودہ پور میں ایک شفاخانہ مقرر ہوا اور ناگور کے شفاخانہ جدید میں مہاراجہ صاحب سے خرید آلات واد وبات کیواسطے آٹھ سو روپیہ دیا شفاخانجات جودہ پور وپالی میں نیٹو ڈاکٹر بہت خدمت گذار ثابت ہوگئی اور بجاے اونکے جوان آدمی مقرر ہوئے ✝

تار برق

۱۸۸۰ء میں مہاراجہ صاحب نے باشندگان جودہ پور وپالی کی آسایش کیواسطے پالی میں دفتر تار برقی مقرر کرنیکی درخواست کی گورنمنٹ نے بجاے اسکے جودہ پور کے پالی میں مقرر کرنا مناسب سمجھکر اس بات کو منظور کی کہ مہاراجہ صاحب مکان بنعمیر کرادین چنانچہ مہاراجہ صاحب نے منظور کیا مگر باوجود تاکیدات متواتر عرصہ تک مکان تیار نہوا ✝

۱۸۸۰ء میں چند مقدمات شکستگی تار وقوع مین آئے اور جس طرح شکستگی تار ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ ارتکاب اونکا کسی شخص ملازم سرشتہ تار برقی سے ہوا ہے ایک شخص اشتباہ میں گرفتار ہوا مگر بجز اسکے کہ وہ سرشتہ مذکور میں ملازم تھا اور موقع واردات سے قریب رہتا تھا اور کچھ ثبوت نہین تھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واردات کسی ایسے شخص کی تحریک و اشتعال سے ہوئی ہین جو کلکتہ کی خرید و فروخت افیون سے تعلق رکھتا ہے اور اوسنے عمداً خبرون کی آمد و رفت روکنے کے واسطے کرائی ہین کیونکہ ادسی زمانہ مین واقع ہوئی

ہین جسمین کلکتہ مین خرید و فروخت افیون ہوتی ہے دربار کا ارادہ ہے کہ آیندہ کو ہر گانون کے مقدم زمیندار کو حفاظت تار کا ذمہ ور کر دینگے اس بندوبست کے بعد پھر کوئی واردات نہوئی مگر بابلی مین آمدنی کی قلت اسقدر ہوئی کہ حکام سررشتہ تار برقی نے ایک دفعہ اس دفتر کی برخاستگی ضرور سمجھی مگر اسوجہ سے کہ اجمیر اور آبو کے درمیان صرف یہی ایک دفتر ہے حکام نے برخاستگی اوسکی ناواجب سمجھکر بدستور قایم رکھا پھر کام بھی زیادہ آنے لگا *

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے

کپتان سٹراہن صاحب اور اونکے ماتحت صاحبان سرویرنے ۱۸۸۱ء مین ملک مارواڑ مین ابتدائی مقامات پیمایش قایم کر کر کام شروع کیا کہ اوسوقت سے بدستور جاری ہے راج سے اہلکار اونکے پاس متعین رہتے ہین اور بہم رسانی سامان رسد وغیرہ سے ہر طرح اونکی امداد و اعانت کرتے ہین *

स्ट्राहन

فصل دوم

جیسلمیر

اس شمال مغربی ریاست راجپوتانہ کے شمال مین بہاول پور کا ملک
ہے شمال مشرق میں بیکانیر کا راج جنوب مشرق اور جنوب مین راج
جودہ پور اور مغرب مین سندہ ہے سابق مین یہہ ریاست بہت بڑی تھی
اور اوسکی دریاے سندہ اور گھارا تک حدود تھین اور داود پوترون
نے بہاولپور کا ملک اوسمین سے چھین کر علاحدہ کر لیا اب اوسمین
۱۲۲۵۲ مربع میل کا رقبہ خطوط عرض بلد ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ و ۲۸ درجہ
۴۸ دقیقہ اور خطوط طول بلد ۷۰ درجہ ۳ دقیقہ و ۷۲ درجہ ۱۵ دقیقہ کے
درمیان واقع ہے حسب قول ٹوڈ صاحب اگر لوار کی واقع عرض بلد
۲۷ درجہ ۵ دقیقہ طول بلد ۷۱ درجہ ۵۰ دقیقہ سے کہاریہ واقع عرض بلد
۲۴ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد ۷۰ درجہ ۱۴ دقیقہ تک خط مستقیم
کہینچا جاوے تو وہ ملک جیسلمیر کو عنقریب مساوی دو حصون مین تقسیم
کریگا کہ اوسمین سے جنوبی پہاڑی سرزمین ہے اور اوسکے پہاڑ تہل کی
بلند زمین سے مسلسل ہین اس ناقابل الزراعت سرزمین مین جب ان
خشک پہاڑون سے کسیقدر اختلاف نظر آتا ہے مسافر کی درماندہ
جسم کی آسائش اور نظر کی سیری کیواسطے کوئی درخت نہین ہے
یہہ بے انتہا ویرانہ دشت ہے کہ اوسمین آک وخار دار جہاڑی پہل
بہورٹ وغیرہ کے سواے کسی قسم کی سبزی نہین ہے مگر بلمرد و

صاحب نے لکھا ہے کہ پہاڑون اور ٹیلون کے درمیان اکثر مقامات
عمدہ چراگاہون کے خطہ جات ہین اور انمین مویشی چرا کرتے ہین جیسلمیر
کے ملک مین کوئی ندی نہین ہے ٹیلون پر سے پانی کے نالے آتے
ہین اونکا پانی بند کرنے سے چند روزہ سر یعنی تالاب بھر جاتے
ہین اگرچہ کامل بارش ہونے پر بعض سرون مین سال تمام پانی رہتا ہے
لیکن علی العموم کل سرون کا پانی صرف چند ماہ مین خشک ہو جاتا ہے
انمین سب سے بڑا کانوڈ کا سر ہے کہ اوسکے جنوبی کنارہ پر قصبہ
کانوڈ واقع ہے جب بالکل بھرتا ہے اوسکا اٹھارہ میل کا طول ہوتا ہے
اور سال بھر تک پانی رہتا ہے جب انتہا درجہ تک بھر جاتا ہے اوسکے
مشرقی سمت سے ایک ندی نکلتی ہے کہ قریب تیس میل مشرق کیطرف
بہکر جودہ پور کے ریگستان مین جذب ہو جاتی ہے پانی خشک ہونے
پر خشک زمین مین سے نمک پیدا ہوتا ہے اور اوس سے مہارا ول
صاحب کو بہت آمدنی ہوتی ہے علاقہ جیسلمیر مین پانی اتنے عمیق پر ہے
کہ بعض جگہہ تین سو فیٹ کھودے بغیر کنوئین مین اچھا پانی نہین ملتا
ہے موضع دیہاترہ واقع شمال غربی سرحد مین ۴۰۹ فیٹ عمیق اور
خاص جیسلمیر مین ۲۵۰ فیٹ عمیق کوئے ہین واسطے بھرسانی ذخیرہ کامل
ایسی شئے کے جو ہر جگہہ اور علی الخصوص گرم ملک مین ضرور ترین لازمہ
حیات ہے باشندگان ملک وسیع تالاب کھود لیتے ہین کہ اونمین برسات
کا پانی جمع ہو کر عرصہ دراز کے واسطے کافی ہوتا ہے مگر جس سال پانی کی

कानोड

देहातरा

قلت ہوتی ہے آدمی و مویشی صرف تشنگی سے بکثرت مرتے ہین
جیسلمیر مین پیداوار معدنی کچھہ نہین ہے مگر قلعی کا پتھر بکثرت اور
عمدہ ہوتا ہے اسیطرح وہان کے حیوانات نہ بڑے ہین اور نہ زیادہ
ہین سرحد جنوبی کے جنگل مین چند شیر رہتے ہین اور جنگلی سور بھی اوسی
ملک مین زیادہ ہین بگھیرے اور چیتے بھی ہین مگر کم بھیڑیے اور گیدڑ
البتہ زیادہ ہین اور تھوڑے ہرن و چکارہ و نیل گاؤ بھی ہین سانپون
کی ایسی کثرت ہے کہ باشندگان ملک اونسے محفوظ رہنے کے واسطے
چرمی موزے پہنتے ہین ایسے ویران و خشک ملک مین اس سے زیادہ
جانداروں کی اور کیا امید ہوسکتی ہے مگر خانگی مویشی بکثرت اور
عمدہ ہوتے ہین انمین شتر زیادہ اور گھوڑے اور زیادہ گاؤ اور بھیڑ زیادہ
ہین خصوص بھیڑون کی بہت افراط ہے جیسلمیر کے زراعت پیشہ رعایا
کی دولت صرف اونٹ و مویشی و بکری ہے باوجود خشکی کے حیوانات خوب
رہتے ہین اور درختون مین ببول و جانٹ و کیٹ و پیلو ہوتے ہین
زراعت صرف ایک فصل کی ہوتی ہے اور سبب ہون سے سطح زمین
کو کھود کر تخم بکھیر دیتے ہین بسبب نہونے ندی و تالاب وغیرہ اور عمق
دراز کنوون کی آبپاشی غیر ممکن ہے پیداوار زراعت بالکل بارش پر
منحصر ہوتا ہے زیادہ تر پیداوار باجرہ کی ہے جہان زمین بہتر ہے موٹھ
مونگ وغیرہ پھلیان ہوتی ہین کارخانہ شہر جیسلمیر مین صرف باریک
و موٹے اونی پارچہ کاتے ہے کہ دیسی بھیڑون کی اون سے تیار ہوتا ہے

پہاڑی پر جسکے ہر طرف کھڑی بلندی ہے اور قریب بیس فیٹ تک
چونہ لگا ہوا ہے اور اوس سے اوپر چالیس درجہ کا ڈہال ہے اور اوسکے
ہر طرف چھہ فیٹ عریض زینی سے قلعہ بنا ہوا ہے قلعہ کی فصیل پندرہ
فیٹ سے تیس فیٹ تک کی بلندی کی ہے اور فصیل کا کنگورہ شہر سے
ایک سو تیس فیٹ بلند ہے قلعہ کے چار دروازہ ہین مگر توپین بہت کم
ہین قلعہ کے اندر مہاراول صاحب کا محل عظیم الشان عمارت ہے اوسکے
اوپر بہت بڑا اجنست وبات کا چہتر عظمت و رتبہ کی علامت ہے کہ بجز
رئیس اودیپور کے کسی راجپوت کو ایسا چہتر لگانیکا منصب نہین ہے مگر
مہاراول صاحب اس محل مین نہین رہتے ہین شہر کی بود و باش پسند
ہے علاوہ محل کے قلعہ کے اندر چھہ مندر ہین اونمین سے تین جین مذہب
والون کے ہین اور تین برہمنی دھرم کے جین مندر بہت قدیم زمانہ
کے ہین اور بہت عمدہ منقوش پتھرون سے بنے ہین اور اونپر کلس
कलश
کہ قرب وجوار کے مکانات پر چھائے ہوئے لگے ہین قلعہ کے اندر آبادی
علحدہ ہے قلعہ کے اندر آٹھہ چاہات تین سو فیٹ کی عمق کے ہین
اونکا پانی بدذائقہ ہے مگر ایسا نہین ہے کہ پینے مین نہ آسکے دروازہ کے
قریب ایک کنوان تیار کرایا گیا ہے جب بوائلو صاحب نے دیکھا ۱۴۰
فیٹ کی عمق تک کھُد گیا تھا منہہ کے کدھی سر کے دروازہ سے باہر ایک
عمدہ تالاب ہے جب چاہات مین پانی مطلق نہین رہتا ہے تالاب سے
کام روائی ہوتی ہے شہر اور قلعہ کے اندر آٹھہ ہزار گھرون کی آبادی ہے

مکانات کی تعمیر اکثر مضبوط اور خوشنما ہے اوسط درجہ کے باشندون
کے مقامات کی دہلیز تیس فیٹ عریض ہوتی ہے اول منزل باہر سے
سرخ رنگین ہوتی ہے بالکل سادہ ہوتی ہے اوسمین اندر جانیکے واسطے
ایک دروازہ ہوتا ہے اور روشنی کیواسطے چارے دریچیون سکے تابدان
ہوتے ہین دوسری منزل بہت صاف وخوبصورت ہوتی ہے اور
دروازہ پر منقوش مگر وزنی پتھر کا خوبصورت برآمدہ ہوتا ہے اور
طرفین کو جالیدار دریچیان چارفیٹ مربع سنگین منقش چوکھٹ بازوسے
آراستہ ہوتے ہین برآمدہ پر بہت وزنی سائبان ہوتا ہے جسکی چھت
اول منزل مکان کی چھت سے ہموار ہوتی ہے اور اوسپر سنگین منڈیر
یا مورچہ ہوتے ہین کہ اوسکے پردہ مین باشندگان مکان بیٹھکر ہوا
کھاوین اور سیر کرین ہر مکان کے آگے کوچہ کی سطح سے برتر چارفیٹ
بلند اور چھ سات عریض چبوترہ ہوتا ہے اور ہر منزل پر سنگین بدررو
لگی ہے کہ اوس سے پانی نکلکر کوچہ مین جاوے چبوترہ مین پتھر
کے ٹکڑے کسیقدر نکلتے ہوئے لگتے ہین اور اونمین مویشی باندھنے
کیواسطے سوراخ ہوتے ہین مکان کے اندر چند فیٹ مربع صحن ہوتا ہے
اوسمین چند بدررو گرتی ہین اور اونکا پانی بڑے نالہ سے کوچہ مین
جاتا ہے صحن کے ایک طرف کو پانی کا مکان ہوتا ہے اور دوسرے
طرف رسوئی کا مکان ہوتا ہے صحن کے گوشونمین سے بلند سنگین زینہ
چھت پر جانیکے واسطے ہوتا ہے اور وہان عورتین ہوا مین رہتی ہین

دہلیز سے مقابل کا مکان زیادہ تر خوابگاہ ہوتی ہے اور اوسکی پشت پر
کوٹھیار اجناس ہوتا ہے صحن کے طرفین کے مکانات مین طاق اور
الماریان ہوتی ہین اور بچون کے سونیکے واسطے مختصر مکان بنے ہوئے
ہین دیوارون مین پارچہ وغیرہ اشیا رکھنے کیواسطے خوشنما رنگین
چوبین کھونٹیان لگی ہوتی ہین الغرض انسان کے آرام وآسایش کا
کل سامان موجود ہوتا ہے شہر مین سب سے بہتر تعمیر کا مکان دیوان
سابق کا ہے اوسمین نقش پتھر کی پانچ منزلین ہین اور چھٹی منزل چوبین
ہے کل سطح سے نہ بنے ہین مگر کوئی بازار نہین ہے صرف قلعہ کے
دروازہ کے باہر چبوترہ سا پر کسیقدر خرید و فروخت ہوتی ہے
باشندگان شہر کو پانی ایک تالاب سے کہ شہر سے جنوب مشرق مین
... فاصلہ پر ہے ملتا ہے اور اوسکے کنارہ کے قریب چند حوض
ہین جنمین بارش کا پانی جمع ہوجاتا ہے مگر چشمہ تک پہنچنے کیواسطے عمق
کافی نہین ہے مغربی دروازہ شہر سے باہر بہت قریب دو کوئے
ہین کہ اونمین ۱۴۴ فٹ عمق پر پانی کسیقدر شور ہے اور یہہ کوئے ایک
مورچہ دار فصیل سے محفوظ ہین کہ دشمن کے ہاتھہ نہ پڑجاوین حسب تحریر
ٹوڈ صاحب جیسلمیر کو ۱۱۵۶ میں جیسل نامے بھاٹی رئیس نے آباد کیا
تھا اور لودورہ دار الحکومت سابق واقع ۱۰ میل شمال مغرب کے
باشندون کو وہان آباد کیا تھا موقع آبادی لودورہ مین کچھہ ایسی
مشکلات نہ تھین کہ عند المقابلہ دشمن کے کارآمد ہوسکین اور اسی سبب سے

دشمن فوج نے حملہ کیا تب بہت آدمی قتل ہوئے اور باشندوں نے جیسلمیر کی بود و باش اختیار کی جیسلمیر کی آبادی قریب تیس ہزار باشندوں کے تھی اور عرض بلد ۲۶ درجہ ۵۵ دقیقہ و طول بلد ۷۰ درجہ ۵۵ دقیقہ پر واقع ہے +

راج جیسلمیر کے دیگر قصبات

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
بانگیسر	۲۷	۵۶	۷۳	۳۴	راستہ بہاولپور و باپ پر سے ۳۰ میل جنوب مشرق بہاولپور
باپ	۲۷	۲۲	۷۱	۲۶	سرحد مشرق پر بجانب جودھپور اثنائے راستہ بیکانیر و جیسلمیر ۱۰۰ میل شمال مشرق جیسلمیر سے +
بارو	۲۷	۰	۷۱	۵۹	جیسلمیر سے ۳ میل شمال مشرق میں
باسنگ پیر	۲۶	۵۵	۷۱	۶	راستہ پوکرن جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۱ میل مشرق میں ایک پہاڑی کے دامن جنوب مشرق میں واقع ہے آبادی تیس گھر ہیں +

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
بکم پور	۲۸	۲۳	۷۲	۱۶	ریتہ کے جنگل مین ایک قلعہ جیسلمیر سے ۹۰ میل شمال مشرق مین ہے اوسکی سنگین فصیل پچیس فیٹ بلند اور سوگز مربع مع چھو برجون بڑے کے ہے اور کل ایسی بلندی پر واقع ہے کہ اوپر کا سطح فصیل کے کنگورون کی برابر ہے اور بیرونی ڈہال سے فصیل کی بلندی زیادہ ہوگئی ہے شمال مشرق گوشہ پر بہت بلند برج ہے کہ اوسپر سے گرد نواح کا ملک دردور تک دیکھتا ہے اس قلعہ کے مقامات مختلفہ پر چار توپین جا بجا چڑہی ہے مین اور قریب سو آدمی باج سپاہ کی حفاظت کیواسطے اسکے

बिकमपुर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					ہین یہہ قلعہ اگرچہ ظاہرا مضبوط ہے مگر اصل مین دشوار التسخیر نہین کیونکہ اوسکے گرد بلند ریت کے ٹیلے تہوڑے فاصلہ پر ہین قلعہ سے جنوب مشرق مین ۲۲۰ گہرون کی آبادی کا قصبہ ہے +
بیسلپور	۲۹	۱۱	۷۳	۲۰	اثنای راستہ بہاولپور و بیکانیر بہاولپور سے ۹۰ میل جنوب مشرق مین واقع ہے یہان بیس فیٹ بلند پہاڑی پر ایک قلعہ ہے قلعہ سے جنوب مشرق کیطرف قصبہ ہے اوسمین چار سو گہر اور دوکانین ہین اور ساٹھہ فیٹ عمق کے چار کوئے ہین اونکا پانی ایسا شور ہے کہ پینے کے کام مین مطلق نہین آسکتا اسواسطے شہر کے حوض واقع شمال مغرب قصبہ سے پانی لاتے ہین قریب

बरसिलपुर

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					قریب ایک میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب مین ایک ٹیلہ قلعہ سے برتر واقع ہے بمرور عرصہ چارسو سال ہمایون بادشاہ اس ٹیلہ پر کھڑا رہا تھا اوسکو قلعہ مین نہ آنے دیا قصبہ بہت قدیم ہے حسب روایت ہنود کے سنہ عیسوی کی دوسری صدی مین آباد ہوا تھا ٹھاکر سنکہ ایسے نام مہاراجہ صاحب جیسلمیر کا مطیع ہے ۱۸۳۵ مین مسٹر بوائلو صاحب انجنیر کے کہ واسطے دریافت حالات ملک کے یہان پہنچے گئے تھے بہت خاطر و تواضع کی تھی قصبہ کی آبادی ۲۰۰۵ باشندون کی ہے +
بسادورہ	۲۷	۲۰	۷۲	۲۲	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۱۰۰ میل شمال مشرق مین +

बधावरा

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت	
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ		
بہادرہ	۲۷	۶	۷۱	۳۸	راستہ بیکانیر و جیسلمیر سے ۴۵ میل شمال مشرق مین ہے یہان سے ایک میل جنوب مغرب مین سو گز عریض ندی ہے جسکا صاحبان انگریز نے جو مغربی راجپوتانہ مین بھیجی گئی مارچ مین عبور کیا تھا +	बहादरा
چاہن	۲۰	۱۳	۷۱	۵۳	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۶۲ میل شمال مشرق مین ہے یہانکے لوگ مشہور چور ہین اور گرد نواح سے مویشی چرا لیجاتے ہین تنلو گھرون کی آبادی ہے پانچ چاہ ۱۸۰ فیٹ عمق کے ہین +	चाहिन
چاندن	۲۶	۵۹	۷۱	۲۰	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۲ میل شمال مشرق مین +	चांदन
چتیرل	۲۶	۵۸	۷۰	۴۵	آتنا راستہ روہڑی واقع سندہ	चतोरल रोडी

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
						وجیسلمیر [?] جیسلمیر سے ۱۵ میل شمال مشرق مین واقع ہے پانی ملتا ہے راستہ سندہ کی طرف اچھا ہے مگر جیسلمیر کیطرف پہاڑی ہے +
देवीकोट	دیوی کوٹ	٢٦	٤٤	٧١	١٧	راستہ جیسلمیر و بالمیر پر جیسلمیر سے ٢٢ میل جنوب مشرق مین +
धनवा	دھنوہ	٢٦	٥٠	٧١	٠	جیسلمیر سے پانچ میل جنوب مین
एटा	اٹہ	٢٧	١٠	٧١	٤٢	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ٥٥ میل شمال مشرق مین ہے راستہ بسبب ریتہ کے دشوار گذار ہے
गिराजसर	گراج سر	٢٧	٤٢	٧٢	٣٦	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ٥٠ میل جنوب مغرب مین ہے اس قصبہ کے قریب سنہ ١٨٣٥ مین رؤساء بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان حسب تجویز حکام انگریزی سرحد متنازعہ کا فیصلہ ہوا تھا

آنام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه		
جابلیه	26	37	70	40	۲۹ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے ہے	आंवला
جھنجھنیا	26	16	70	48	۴۸ میل جنوب مغرب جیسلمیر سے	जभिनीला
کانوڈ	20	8	71	5	یہہ قصبہ شہر جیسلمیر سے شمال مشرق میں ایک وسیع نمکین جھیل کے کنارہ پر واقع ہے یہہ جھیل آٹھہ میل کے عرض سے قریب پندرہ میل تک شمال میں پھیلی ہوئی ہے مگر اوسکی یہہ وسعت صرف بارش کے دنون میں رہتی ہے دیگر موسمون میں پانی خشک ہوجاتا ہے اور زمین پر نمک جمتا ہے کہ اوس سے مہاراول صاحب کو فائدہ ہوتا ہے جب جھیل بالکل بھر جاتی ہے مشرق کی طرف اوسمین سے ندی جاری ہوکر تیس میل کے فاصلہ پر ماروار کے ریتہ مین جذب ہوجاتی ہے	कानोड

	نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
		درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
काठोडी	کاٹھوڑی	۲۷	۷	۷۰	۵۹	ریاست جیسلمیر و بہاولپور مین جیسلمیر سے ۱۸ میل شمال مین واقع ہے اوسمین پانیکا عمدہ تالاب ہے چند کوئے بھی ہین مگر اونکا پانی شور ہے اس گانون مین پلیوال برہمن ہین اور تجارت کرتے ہین آباد ہین +
खारोह खारा	کھاڑوہ کھارہ	۲۷	۳۲	۷۱	۳۹	ریاست کی مغربی سرحد جانب سندہ پر واقع ہے +
किशनगढ	کشنگڑہ	۲۷	۴۰	۷۰	۳۶	قریب سرحد بہاولپور جیسلمیر سے ۸۰ میل شمال مغرب مین گانون اور قلعہ ہے +
कोराकिला	کوراقلعہ	۲۷	۷	۷۰	۲۶	راستہ روڑی واقع سندہ و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۳۸ میل مغرب مین قلعہ و گانون ہے +
लाठी	لاٹھی	۲۷	۲	۷۱	۳۹	قصبہ پوکرن واقع جودہپور سے

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
					جیسلمیر کے راستہ پر ۲۵ میل پوکرن سے شمال مغرب مین +
لووار (लोवार)	۲۶	۱۰	۷۰	۸	مشرق مین سرحد جودہ پور پر واقع ہے +
موہن گڑھ (मोहनगढ)	۲۷	۱۳	۷۱	۲۲	جیسلمیر سے ۳۰ میل شمال مشرق مین ایک قلعہ جنگل مین واقع ہے
سنڈہہ (मंदा)	۲۷	۲۱	۷۱	۰	راستہ جیسلمیر و بہاولپور پر جیسلمیر سے ۳۲ میل شمال مین عمدہ پر آب تالاب کے مشرق کنارہ پر واقع ہے وہان ۱۰۰ فیٹ عمق کا ایک کنوا بھی ہے +
ناچنہ (नाचना)	۲۷	۳۰	۷۱	۴۵	جنگل مین جیسلمیر سے ۶۵ میل شمال مشرق مین واقع ہے +
نوک (नोक)	۲۷	۳۴	۷۲	۴۰	راستہ بکم پور و بالمیر پر بکم پور سے ۱۵ میل جنوب مشرق مین سو گھر اور نکھوون کا گانون ہے پانی پچاس فیٹ عمق پر بکثرت ہے +

	نام	عرض بلد شمالی درجه	عرض بلد شمالی دقیقه	طول بلد مشرقی درجه	طول بلد مشرقی دقیقه	کیفیت
नोकरा	نوکره	۲۷	۳۹	۷۲	۴۵	راسته بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۱۰۵ میل جنوب مغرب ساٹھ گھر اور چار دوکانون کے ۵۰ گاؤن ہین
नवाथला	نواتھلا	۲۷	۷	۷۱	۴۳	رستہ بیکانیر و جیسلمیر پر جیسلمیر سے ۴۴ میل شمال مشرق مین ہے قلعہ اور سو گھر اور بیس دوکانین ہین دو کنوون مین ۱۹۵ فیٹ عمق پر شور پانی ہے راستہ خراب ہے +
रामगढ	رامگڑه	۲۷	۱۶	۷۰	۴۲	جیسلمیر سے ۵۰ میل شمال مغرب مین گاؤن اور قلعہ پست پہاڑی کے کنارہ پر کہ جس سے شمال کیطرف کو پھیلا ہوا ہے واقع ہے +
रूपसी	روپسی	۲۷	۵۸	۷۰	۵۰	گاؤن اور قلعہ جیسلمیر سے ۱۰ میل شمال مغرب مین ہے
सिरद	سِرد	۲۷	۲۵	۷۲	۳۳	رستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۷۰ میل جنوب مغرب مین جنگلی میدان مین واقع ہے تالاب کا پانی بکثرت ہے

تاریخ قدیم

ملک جیسلمیر اوس قطعہ سرزمین کا ایک جزو ہے جسے ہندوستان کے قدیم جغرافیہ مین ماتھل لکھا ہے اس ملک کے قدیم تسمیہ کے بموجب دشت ریگستان کے وسط مین کوئی زمین واقع ہونے سے لفظ میر بمعنی پہاڑ سے نامزد ہوا ہے جسقدر اوسکی پیداوار و دیگر مخصوص الموقع جونیون کی کیفیت دلچسپ ہین اوسیقدر وہانکے باشندون کے حالات تاریخی قابل تفتیش و تحقیقات ہین یادو یعنی جادو نسل جو تین ہزار برس پیشتر کل ہندوستان مین حکمران تھے اوسکی ایک شاخ بھاٹھی قوم ہے او رجو پیس اس مجہول و لعبد از نظر گوشہ ہندوستان کی حکومت کرتا ہے اوسے یادو راجگان کی اولاد سمجھتے ہین جولب دریاے جمن سے اوس زمانہ کی انتہائی زمین تک فرمانروا تھے جن لوگون مین انقلاب زمانہ سے متواتر عزل و نصب ہوتا رہا ہے اونکے خاندان کے واقعات تاریخی کا صحیح و مسلسل ملنا غیر ممکن ہے تاہم ایک ایسا سلسلہ جسکے اجزاء مین باہم قربت و تعلق معلوم ہوتا ہے محفوظ رہا ہے ۰٫

بھاٹھی یادون کی تاریخ کی تحقیقات مین دو امر کہ ہر ایک اونمین سے وجہ معقول پر مبنی ہے خیال مین آتے ہین اول یہہ کہ بھاٹھی سیتھک نسل سے تھی دوم یہہ کہ اونکی اصل ہندوستان سے ہے چنانچہ اونکا اختلاط دونون ابتدائی نسلون کا اختلاط قبول کرنے اور اپنے خیالات کو وسعت دیکر اوس قدیم زمانہ کی ملحدگی سمجھیے اور ہندوستان کو صرف خیالی سمجھنے سے رفع

ہوسکتا ہے +

اور باسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ بحر کاسپین اور دریاے گنگ کے درمیانی
مختلف اقوام ایک ہی خاندان سے پیدا ہوئی تھیں اور اوسی قدیم متوسط
سلطنت میں جو حضرت خلف بدرہ مورث اعلی بھاٹھی یادون سکے کہ اب
کوہ بنگال میں محدود ہو گئی ہے ہند و بھلے قلم و تھی اور اوسکو ہنود
بھارت ورش کہتے ہیں مشترک زبان و مذہب رکھتے ہیں راج کلون کے
ہندوستان میں آکر آباد ہونیکی نسبت قیاس دوانی کرنا بیفائدہ ہے
کیونکہ اگرچہ چین تاریخون سے کتر اوام کا بہ و بھیل و میر و گونڈ و خود کا
حال دریافت ہوا ہے اونہین میں لکھا ہے کہ یہہ لوگ اوسی ایک نسل
میں سے تھے اور اپنی بداعمالی سے نیچ سمجھے گئے مگر معلوم ہوتا
کہ ہندوستان میں سورج وچندر بنسیون سے پیشتر اصل باشندون
کی آبادی تھی پس چونکہ اونکے بیان کے کچھ ثبوت نہین ہے ہماری
دانست میں یہہ کہانی برہمنون کی جو آتش یعنی اصل کل اشیاء سے
پیدا ہوئی ہے زمانہ حال کی تحقیقات معاملات مذکورہ میں ان قدیم لوگون
کی قوت اور اوسکے استعمال کے تنگ و غلط خیالات سے بہت خلل واقع
ہوا ہے +

ایسا کہتے ہیں کہ ہنود کا تعصب جو جو دریا اور جہاز پر سوار ہو کر سمندر
میں جانے سے باز رکھتا ہے اور جو مسلمانون کے فتوحات سے پیدا
ہوا ہے ہمیشہ سے ہے لیکن اگرچہ بادی صحیح خیالات حاصل کرنے سے

कामिपय
भर्त
बुध
हिन्दूस्थिक
भारतवर्षी
राजकुलों
काबा
भील
मेर
गोंड
नीच
सूर्ज
चन्द्रवंशियों

غلط اعتقاد کا چھوڑنا مشکل ہے تو بھی یہہ امر ظاہر ہوجاتا کہ عبور دریاے
اٹک کی قید زمانہ حال میں پیدا ہوئی ہے بلکہ برعکس اوسکے قدیم زمانہ میں
ہنود کے بحری طاقت بہت بڑی تھی کہ اوسکے ذریعہ سے ساحل افریقیہ
و عرب و ایران بلکہ جزائر آسٹریلیہ تک آمدورفت کرتے تھے باوجود اس علم کے
یہہ خیال کرنا کہ ہنود ہمیشہ سے زمانہ حال کے حدود ہندوستان کے اندر
محدود رہتے محض بیہودہ ہے پرانون کا بیان عالم سے کہ غیر مکمل
او بیہودہ ہے اور بعض تحریرات منو کے سے بخوبی ثابت ہے کہ دیگر
ممالک مثل [illegible] میان اوسمین لنگا کی آمدورفت تھی اور یہہ بھی عیان
ہے کہ اوس سرزمین سے عالم کو زمانہ حال میں ملیچھون کا مسکن قرار دیا
اوسمین سے علم کی زبان ہندوستان مین آئی ہین
پورانون سے اور اوسکی تائید مین منو کے قول سے تحقیق ہوا ہے کہ اول
قدیم زمانہ مین ساکا دویپ سے گنگا تک ایک مذہب تھا قبل اسکے
کہ یادون کے تین ہزار سال کی نقل وطن پر غور کر کر اونکے مقامات
اندرپرست و سورپورہ و متھرا و پریاگ و جادوار کا ڈانگ وغیرہ
و گجنی [illegible] زابلستان مین جاتیکا اور پھر مقامات سالباہنہ یعنی سالپورہ
واقع پنجاب [illegible] ودیراول و لودوروہ واقع جنگل اور آخرکار جیسلمیر
مین [illegible] مطابق ۱۱۵۶ع و اسمین آنکا حال تحقیق کرین مراتب مذکورہ
صدر پر [illegible] خیال کرنا ضرور ہے ٭
یادون کے قدیم تر حال کو غیر متعلق سمجھکر صرف اوسی زمانہ کی کیفیت

मलक
शकद्वीपा
अरब
ईरान
आस्ट्रेलिया
मल
लोकसेम
म्लेच्छ
शाकद्वीप
इन्द्रपरस्त
भूरपुरा
मथुरा
प्रयाग
जादुकाडा
सहेरा
गज़नी
सालबाहना
सालेवाहन
सालपुरा
उनवार
जेसलमेर
नावोरवा

जो ओंके सरगरोह हरी क्रष्ण के इन्तकाल से शुरू होकर यादों | हरिकृष्ण

جو اونکے سرگروہ ہری کرشن کے انتقال سے شروع ہوکر یادون
کے ہندوستان سے منتشر ہونے تک گذرا ہے لکھی جاتی ہے
فقط انکے ہندوستان سے بالکل نقل وطن کرجانے سے ثابت ہے کہ اصل
آمد و رفت جسکے ذریعہ سے یہ یادون کا ترک ہندوستان مین گیا تھا
اور وہان اونسے سورج بنس کے ایلا نامے عورت سے شادی کی اور
اوسکی اولاد زیادہ ہوئی باوصف اسکے کہ یہ دو رسمی کے درمیان تھا
پشتین گذری مین فراموش نہوئی تھین +

ईला

یادو وسوم بنسیون کی پرورش گاہ پریاگ عرف الہ آباد ہے وہان سے
جاکر پورورودہ نے متھرا آباد کی کہ وہ مدت تک دارالحکومت رہی
جادو کا نام جنکی چھپن شاخین تھین دنیا مین مشہور ہوا اور زبردست
ہری کرشن جسنے دوارکا آباد کی اسی نسل مین تھا چھپن اقوام جادون
مین باہم بمقامات کوروکشیتر و دوارکا جنگ و جدل ہوا تاریخ ہند کے
ناظرین کو بخوبی معلوم ہے اور ہر جگہہ دریافت ہوسکتا ہے ان واقعات
کا ہونا سنہ عیسوی سے گیارہ سو برس پیشتر اندازاً معلوم ہوتا ہے ان اقوام
کے انتشار پر چند قومین ہندوستان سے چلی گئین اور اونکے ساتھ کرشن
کے بیٹون مین سے بھی دو نکل گئے اس معبود سرگروہ یادون کے آٹھ عورات
تھین کہ اونمین سے اول اور ساتوین کی اولاد عجیب اتفاق سے ہندوستان
کے کنارون پر آباد ہے +

सोमबंशियों
पुरुरवा
द्वारिका
कुरुकखेत्र

ان عورات مین سے اول رکمنی تھی اوسکے بڑے خلف پردیم کی شادی

रुकमनी
प्रदेम

بدسبہ کی راج کنیان سے ہوئی تھی اوس سے انورادھ اور بجر دو لڑکے پیدا ہوئے چنانچہ بجر کی اولاد مین سے بھاٹی ہین بجر کی ناب اور کھیر دو لڑکے ہوئے جب جنگ دوار کا مین جادون کا خاتمہ ہوا اور کرشن نے بہشت کو انتقال کیا بجر اپنے باپ سے ملنے کیواسطے متھرا سے روانہ ہوا تھا راہ مین اوس چلکر اوسکو اسپنے رشتہ دارون کے مقتول ہونیکی خبر پہنچی وہ وہان ہی مرگیا اور ناب راجہ ہوکر متھرا کو واپس گیا مگر کھیر دوارکا کو چلا گیا +

راجپوتون کی چھتیس قومین کسی زمانہ مین مالک ملک تھین اور اندنون مین جادون کے ظلم و تعدی سے تنگ آگئی تھین آماد وانتظام ہوئین ناب کو مجبور ہوکر دوارکا کو جانا پڑا کہ وہان وہ مارتھل کا راجہ ہوا + یہانتک کا مضمون بھاگوت سے نقل ہوا اور اب سکھ دھرم تلمے برہمن متھرا کی روایت سے نقل کیا جاتا ہے کہ ناب کا لڑکا پرتھی باہو ہوا + اور کھیر کے چھار بچہ اور جدباہن دو پسر ہوئے +

جدباہن دیوی کی جاترا کے واسطے گیا تھا دیوی نے اوسکی آہ و زاری پر رحم کیا اور خواب سے بیدار کر کر امید برآری کا اقرار کیا اوسنے التجا کی مجھے سلطنت تو زمین دے دیوی نے جواب دیا کہ اتھین پہاڑون مین راج کرا وریہ کہکر غائب ہوگئی جدباہن اوٹھکر اس خواب کا خیال کرتا تھا کہ یکایک شور و غل کی آواز آئی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دلیس کا راجہ لاولد مرگیا ہے اوسکی مسند نشینی کیواسطے لوگ آپسمین نزاع کرتے ہین یہ

बिचरबा
अनुराव
बज्र
नाब
खीर
सुखधर्म
प्रथीबाहु
भारेजा
जदबाहन

نے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ بھیرہ مین کرشن کی اولاد مین
سے کوئی آیا ہے اوسکو تلاش کر کر راجہ کرنا چاہیئے سب نے یہہ بات قبول
کی اور جد باہن راجہ ہوگیا اوسکی بکثرت اولاد ہوئی اونکا مسکن آئندہ کے
واسطے جدو کا ڈانگ مشہور ہوگیا۔

بجتی باہو خلف نابرس تا متصل کو سری کرشن کا حبر شاہی کہ بسوکرما کا بنایا ہوا
تھا وراثت مین ملا اوسکا بیٹا باہو بل تھا جسکی شادی کملاوتی دختر بیجے سنگ
والی مالوہ سے ہوئی اور جہیز مین ہزار گھوڑے خراسانی سو ہاتی [illegible] جواہر
و زر بے حساب پانسو کنیزین و طلائی تخت و پلنگ ملے پوار کملاوتی پٹرانی
ہوئی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوا۔ باہو گھوڑے سے گر کر مر گیا اور
اوسکے بیٹے سو باہو کو دیلی والی دختر سند۔ راجہ چوہان والی اجمیر نے
زہر دیکر مار دیا اوسکا بیٹا تیجہ بارہ برس حکمران رہا اوسکی سوہاگ سندری
دختر بیر سنگہ راجہ مالوہ سے شادی ہوئی جب وہ حاملہ تھی خواب مین دیکھا
کہ سفید ہاتھی پیدا ہوگا اسکی تعبیر نجومیون نے اچھی سمجھکر لڑکے کا نام گج
رکھا جب وہ جوان ہوا جد باہو راجہ پوربدیس کے ہان سے ناریل آیا
کہ قبول کیا گیا اوسی زمانہ مین خبر پہنچی کہ وہی ملیچھ جسنے سو باہو پر حملہ کیا پھر
فریدشاہ کو مع چار لاکھ سواروں کے لیکر آتا ہے یہہ سنکر لوگ خوف زدہ
ہوگئے راجہ نے تحقیق خبر لانیکے واسطے مخبر بھیجے اور اوسکے مقابلہ کے
واسطے ہرتو کو کوچ کیا اور دشمن وہان سے دو کوس کنج شہر مین مقیم تھا
لڑائی ہوئی اودشمن حملہ آور کو شکست ہوئی اور اوسکے تیس ہزار آدمی مارے گئے

विस्वकरमा
बाहुबल
कमलावती
पटरानी
सुबाहु
मंद
रीम
सुभागसुंदरी
बेरसिंघ
गज
पूर्बदेश
हरयो
कुंजशहर

ہنود کی طرف سے چار ہزار مارے گئے مگر دشمن پھر حملہ آور ہوا راجہ تجہ نے پھر مقابلہ کیا مگر زخمی ہو کر عین اوسوقت کہ گج شادی کر کے مع ہنساولی صدیچہ جد بھان راجہ پورب کے پہنچا مر گیا دو لڑائیون مین شاہ خراسان کو شکست ہوئی مگر اوسکو شاہ روم نے کمک بھیجی کہ کافرون کے ملک مین قرآن و حدیث کو جاری کرے جب اُسرون کی فوج اسطرح زبردست ہوئی راجہ گج نے وزیرون سے صلاح لی کوئی مستحکم مقام نہ تھا اور اس لشکر کا مقابلہ غیر ممکن تھا اسواسطے یہہ قرار پایا کہ قلعہ تعمیر کیا جاوے ہمدرانحال اوسنے دوسونکو جمع کر کے اپنے خاندان کی دیبی سے بھی مشورت کی اوسنے پیش گوئی کی کہ ہنود کی طاقت کا زوال آگیا ہے مگر مناسب ہے کہ قلعہ تعمیر کرکے اوسکا نام غزنین رکھیں جب کار تعمیر قلعہ ختم ہونیوالا تھا خبر پہنچی بادشاہان روم وخراسان قریب آگئے ہین +

ہنساولی

جر بھان

جا دون میں کا نقارہ بجا فوج تیار ہوئی داد و دہش کا بازار گرم ہوا نجومیون سے کہا گیا کہ کوچ کیواسطے ایسی نیک ساعت بتا دین کہ فتح حاصل ہو انھون نے ماہ سدی ۱۳ پنجشنبہ ایک گھڑی دن چڑھے کا مہورت بتایا کہ اوسوقت کوچ کا نقارہ بجا اوسروز آٹھ کوس چلکر دولاپور مین مقام کیا دونون بادشاہ بھی چلے آتے تھے مگر شاہ خراسان بدہضمی سے مر گیا جب شاہ سکندر رومی کو دریافت ہوا کہ شاہ ممر بیر مر گیا اوسنے بہت افسوس کیا اور کہا کہ جب ہم فانی لوگ کوئی بڑی تدبیر کرتے ہین خدا تعالی اوس سے برخلاف کر دیتا ہے تاہم اوسکی فوج موج بحری کی طرح چڑھی آئی اور درمیان مین صرف چار

दुलापुर

کوس کا تفاوت رہ گیا راجہ گج اور اوسکے سرداروں نے غسل کیا
اور جوگنیوں کو پیچھے لیکر لڑائی پر عازم ہوئے سخت محاربہ ہوا انجام کار
شاہ کی فوج بھاگی پچیس ہزار آدمی کھیت رہے اور وہ ہاتھی گھوڑے
بلکہ تخت چھوڑکر بھاگ گیا سات ہزار ہند و میدان مین مارے گئے فتح کا نقارہ
بجا اور ہند و خوش ہوکر دار الریاست کو واپس آئے +

روہنی نچھتر — موسم بسنت مین بتاریخ ۳ ماہ بیساکھ روز یکشنبہ روہنی نچھتر سمت
دھرم راج — دہرم راج یودھسٹر مین گج راجہ نے تخت غزنین پر بیٹھکر جادون نسل کی
حکومت کو قایم رکھا اس فتح سے اوسکی طاقت مستقل ہوگئی اوسنے مغربی
چندر پکیل — ممالک کو فتح کیا اور کشمیر کو ایلچی بھیجکر راجہ کن دروپ کیل کو اپنے روبرو طلب کیا
مگر اوسنے تعمیل نکی اور جواب دیا کہ اگر مین لڑنیکے بغیر دوسرے کی اطاعت
کرونگا تو لوگ مجکو طعنہ دینگے اسپر گج نے کشمیر پر حملہ کیا اور وہان کے
سالباہن — راجہ کی دختر سے شادی کی کہ اوس سے سالباہن لڑکا پیدا ہوا جب
یہہ لڑکا بارہ برس کا ہوا خراسان کی طرف سے اور حملہ ہونیکی خبر پہنچی راجہ گج
تین روز تک علی التواتر کل دیبی کے مندر مین بند رہا چوتھے روز دیبی نے
تقدیر کا اظہار کیا کہ اب غزنی تیرے ہاتھہ سے جانیوالی ہے مگر تیری اولاد
گو کہ مسلمان ہونگے پھر لیجاویگی اور یہہ بھی ہدایت کی کہ اپنے بیٹے سالباہن
کو مشرقی ہند مین بھیجکر شہر آباد کرا دے اور اوسکا نام سالباہن پور رکھے
اور یہہ بھی کہا کہ تیرے پندرہ پسر ہونگے اور اونکی اولاد بڑھیگی اور تو
غزنی کی حفاظت مین مریگا مگر اسکا عہدہ اجرا ہوگا +

اسطرح اپنی تقدیر کے حالات سے آگاہ ہوکر راجہ گج نے اپنے اہل قبیلہ
کو جمع کیا اور بحیا ہا راجوالاکھی کے اونکو روانہ کیا اور سالباہن کو بھی مشرق
مین بھیجدیا +

اسکے چند روز بعد دشمن نے غزنین سے پانچ کوس پر قیام کیا راجہ گج
نے اپنے چچا سہدیو کو قلعہ کی حفاظت کیواسطے چھوڑا اور خود مقابلہ کے
واسطے گیا شاہ خراسان نے اپنی فوج کو پانچ حصون مین تقسیم کیا اور
راجہ نے اپنی فوج کو تین دستون مین منقسم کیا لڑائی شروع ہوئی طرفین
سے بہت آدمی کام آئے اور شاہ خراسان اور راجہ گج دونون ہلاک ہوئے
اور پانچ پہر کے عرصہ مین لاکھہ میر وتیس ہزار ہندو نہ تیغ ہوئے بادشاہ
کے بیٹے نے قلعہ گھیرا اتیس روز تک سہدیو لڑتا رہا آخر مین اوسنے
ساکہ کیا اور نو ہزار بہادرون نے جان دی +

جب اس خونریزی کی خبر سالباہن کے پاس پہنچی وہ بارہ روز تک مین
پر سویا آخر کار پنجاب مین پہنچا اور ایک مقام پر جہان پانی با فراط تھا
آباد کرکر اوسکا نام سالباہن پور رکھا گرد نواح کے بھومیون نے جمع
ہوکر اوسکی اطاعت کی بکرماجیت کی سمت کے بہتر برس گذر چکے تھے جب
بھادون کی اشٹمین روز یکشنبہ کو سالباہن پور کی آبادی شروع ہوئی
سالباہن نے پنجاب کی کل سرزمین کو فتح کیا اوسکے پندرہ اخلاف سب
راجہ ہوئے +

بلند ۱ — رسلو ۲ — دہرمنگد ۳ — باچہ ۴ — روپ ۵ — سندر ۶ — لیکھہ ۷

सहदेव
मीर
सालबाहन
विक्रमाजीत
बलंद
रसलू
धर्मंगद
बाचा
रूप
सुन्दर
लेख

جسکرن ۔ نیما ۔ مانک ۔ تیپک ۔ گنگابو ۔ جگبو ۔ نامعلوم
ان سب نے اپنی قوت بازو سے علیحدہ راج قایم کئے

راجہ جے پال تنور والی دہلی کے ہان سے ناریل آیا کہ قبول کیا گیا بلند
دہلی کو گیا راجہ دہلی نے اوسکا استقبال کیا جب شادی کرکے واپس آیا
سالباہن نے شمس سے غزنین اور باپ کا عوض لینے کا ارادہ کیا
اس غرض سے اوسنے اٹک کا عبور کرکے جلال پر حملہ کرنا چاہا وہ بیس ہزار
فوج لیکر مقابلہ کے واسطے آیا مگر سالباہن نے غزنین فتح کرکے وہان
بلند کو چھوڑا اور خود اپنی دارالحکومت واقع پنجاب کو واپس آیا تھوڑے
دنون بعد تئیس سال اور نو ماہ راج کرکے مر گیا

بلند مسند نشین ہوا اور اوسکے بھائی پنجاب کے پہاڑی ملکون میں
راجہ ہوگئے مگر ترک پھر جمع ہونے لگے اور ملک کو مغلوب کرنے لگے اور
غزنین کے گرد نواح کے اضلاع اونکے قبضہ مین آگئے بلند کے کوئی
ذریعہ نہ تھا ہر ایک جزوی کام کو وہ خود کرتا تھا اوسکے سات اخلاف
ہوئے بھاٹی ۔ بھوپتی ۔ کلر ۔ جنج ۔ سرمور ۔ بیسریچہ ۔ مانگریو
خلف دوم بھوپتی کا لڑکا چکتیو تھا اوس سے چکتیو قوم پیدا ہوئی
چکتیو کے آٹھ لڑکے ہوئے ۔ دیوسی ۔ بھارو ۔ بھیم خان ۔ ناہر ۔
جیپال ۔ دھارسی ۔ بجلی خان ۔ شاہ سمند

بلند نے اپنے نبیرہ چکتیو کو غزنین مین چھوڑ کر خود سالباہن پور مین بود و باش
کی جب ملیچھون کی طاقت زیادہ ہوئی اوسنے اونکو اپنی فوج مین نوکر

जसकरण
नेमा
मात
दीपक
गंगेव
जंगेव
जैपाल
तंवर

भाटी
भूपति
कलर
जंज
सरमोर
भैंसरेचा
मांगरेव
चकेतू
देवसी
भारू
भीमखां
नाहर
जैपाल
धारसी
बजलीखां
शाहसमंद

رکھا بلکہ کل اوسی قوم کے لوگ اوسکے سردار ہوگئے اونھون نے
اوس سے اقرار کیا کہ اگر ہمارا مذہب اختیار کرے تو تجکو بلخ و بخارا کا مالک
کردین کہ وہان غدبک رہتے تھے اور اونکے بادشاہ کی بجز دختر کے
کوئی اولاد نہ تھی چلتیون نے اوسی لڑکی سے شادی کر لی اور بلخ و بخارا
کا بادشاہ اور اٹھائیس ہزار گھوڑون کا مالک ہوگیا بلخ و بخارا کے
درمیان بڑی ندی ہے دروازہ بلخ سے ہندوستان تک چلتیو کا
راج تھا کہ اوس سے چلتیو مغل یعنی مغل چغتا کو کو حاصل ہوا +
بلند کے تیسرے بیٹے کلر کے آٹھ لڑکے ہوئے اونکی اولاد کلر کہلاتی
ہے اونکے نام شیوداس - رامداس - اسو - کشنا - سموہ -
گنگو - جسو - بھاگو - اونمین سے زیادہ تر مسلمان ہوگئے ہین اونکی
مختلف اقوام ندی سے مغرب کے کوہی ملک مین رہتی ہین اور مشہور
غارت گر ہین +
چوتھے بیٹے جنجی کے سات لڑکے تھے چامبو - گوکل - مہراج - ہنسہ -
بھادون - رامو - جگو - کہ ان سب کی اولاد جنجی کہلاتی ہے اور سطح
اوسکے دیگر اخلاف کی اولاد علیحدہ اقوام کے نامون سے مشہور ہوئی +
بھاٹی بجاے اپنے باپ بلند کے مسند نشین ہوا اوسنے چودہ برسون
کو فتح کر کر اونکے ملک اور دولت پر قبضہ کیا اوسکی دولت مین چوبیس ہزار
نجہ خزانہ کے ساٹھ ہزار سوار اور بیشمار پیادہ تھے گدی نشین ہوتے ہی اوسنے
کنک پور کے راجہ بیربہان جیسل پر فوج کشی کرنیکے واسطے لاہور مین

शयोदास
रामदास
असु
किशना
समोह
गंगा
जसो
भागो
चाम्बु
गोकल
मेहराज
हंसा
भादो
रामो
जग्गो
कनकपुर
बीरभान
भगाल

فوج جمع کی بیر بہان چالیس ہزار فوج لیکر آیا اور لڑائی مین مارا گیا +

मंगलराव
मसूरराव

بھاٹھی کے دو لڑکے ہوئے منگل راؤ اور مسور راؤ - بھاٹی کے ساتھ خاندان کا لقب بدل گیا اسوقت سے قوم کا نام بھاٹھی ہوگیا +

منگل راو مسند نشین ہوا مگر اوسکی اقدر بھاٹھی کی سی نتھی دہوند شاہ غزنین نے زبردست فوج سے حملہ کیا مگر منگل راو سے نہ اوسکا مقابلہ نکیا اپنے بڑے بھاٹھی کے ساتھ کنارہ ندی کے جنگل مین چلا گیا دشمن نے سالباہن پور کا محاصرہ کیا کہ وہان راجہ کا قبیلہ رہتا تھا مگر مسور راؤ نکلکر لکھی جنگل مین بھاگ گیا وہان صرف زراعت پیشہ رعایا رہگئی کہ اوسپر وہ غالب آیا اور مالک ملک ہوگیا +

लखी जंगल

अभयराव
सारनराव
अभोरया

مسور راو کے دو لڑکے ہوئے اول ابھے راو دوم سارن راو بڑا ابھے راو لکھی جنگل کا مالک ہوا اوسکی اولاد جب زیادہ ہوئی ابھوریہ بھاٹھی کہلانے لگی سارن اپنے بھائی سے علیحدہ ہوگیا اوسکی اولاد زمیندار ہوگئی اور اب سارن جاٹ کے نام سے مشہور ہے +

मजमराव
कलरसी
मूलराज
श्योराज
फूल
केवला

منگل راؤ خلف بھاٹھی کے جواپنا ملک چھوڑ گیا تھا چھ لڑکے تھے مجم راؤ کلرسی مولراج شیوراج پھول کیولہ +

सतीदास

جب منگل راؤ بھاگ گیا اوسکے لڑکے رعایا کے گھرون مین چھپ گئے ستی داس نامی بھومیہ قوم تاک نے جسکے بزرگون کو بھاٹھی کے بزرگون نے تنگ و تباہ کیا تھا انتقام لینا چاہا اور بادشاہ کو اطلاع دی کہ

موالراج کی دختر سے اوسکے سردار کی شادی ہوکر اوسکو استحکام ہوا اور اسطرح یادو بھاٹھی ملک مارو کا مین سکن گزین ہو گئے +

مارُکا

اسوقت تک کے حالات کی تواریخ مشتبہ ہین مگر اس واقعہ اور آئندہ کے کل واقعات کا وقت بخوبی تحقیق ہے کیونکہ غزنین کے جادو بنس کی شاہان روم وخراسان پر فتح مند ہونیکی تاریخ جو سمت ۳ یودھشٹری لکھی یا سالباہن و دیگر جادون کی زابلستان سے خارج ہوکر پنجاب مین اقامت پذیر ہوئیکا جو سمت ۷۲ لکھا ہے اونمین غلطی کا احتمال ہوسکتا ہے مگر قلعہ تنوٹ کی تعمیر کا سمت مطابق ۸۳۱ء مین ہونا اتنی کثیر التعداد و معتبر شہادتون سے تحقیق ہے کہ اوسمین اشتباہ کی گنجایش نہین ہے کیہر جو بھاٹھی قوم کی تاریخ مین بہت ممتاز ہے اور جسکی مہم ابھی لکھی گئی ہے غالب ہے کہ خلیفہ الولید کا ہمزمانہ ہو جسنے اول ہی ہندوستان کے ملک مین دستاندازی کی اور جسکے ابتدائی ممالک مفتوحہ اور مقامات مخصوص ہین سے اروڑ سندہ بہنر کا دار الحکومت تھا

کیہر کی پانچ اولاد ہوئی تنو - اوتے راؤ - چنتر - کافریو - تھائیم - ان سب کی اولاد انہین نامون کے اقوام کی سرگروہ ہوئی - سب خوش نصیب ہی تھے کہ انھون نے جیا راجپوتون کی زمین فتح کی مگر ان راجپوتون نے کیہر سے بدلا لیا یعنی شکار مین حملہ کرکر مار ڈالا +

तन्नो
उतिराव
चन्नर
काफ़रियो
थायम
चन्ना
लाघावों
इदी
खीची
खोकर
मुग़ल
जोहया
जुद

تنو مسند نشین ہوا اوسنے باراہون کے ملک کو ویران کر دیا اور اوسطرح ملتان کی لانگھا اون زمین کو خراب کیا مگر حسین شاہ لانگھا پٹھانون کو زرہ بکتر آہنی پہنا کر اور دودی وکھیچی وکھوکر ومغل وجوہیہ وجود

सैयद
وسیداقوام کے دس ہزار سواروں کو لیکر جاد و پرحملہ آور ہوا جب وے
باراہوں کے ملک میں پہنچے تو وے بھی شامل ہو گئے اور سب وہان
مقیم ہوئے تنو نے اپنے بھائیوں کو جمع کیا اور مقابلہ کے واسطے
تیار ہوا چار روز تک قلعہ سے لڑتے رہے پانچوین روز دروازوں
बिजयराय
کو کھول کر اور اسنے خلاف بیجے را او کو ساتھ لیکر دست بقبضہ شمشیر دشمن
असुर
پر گرا اول تو باراہ بھاگے اور اونکے ساتھ دیگر اسر چلدئے فتح مند
लांगाहा
اونکا مال و اسباب قلعہ میں لے گئے جب ملتان اور لانگاہہ کی فوج کو
जींजू
भूटा
भूटवान
شکست ہوگئی جینجو سردار راجپوتان قوم بوٹہ بوٹہ بان والے کسے نازل
آیا اور رئیس ملتان کے مقابلہ ہو اسکے نعہد ہوا +
बिजयराय
माकर
जयनंग
अल्लन
रके चो
तनो کے پانچ اخلاف ہوئے سبجے رائے ۔ ماکر جینگ ۔ الن ۔ رکیچو
دوسرے خلف ماکر کا مایپا لڑکا ہوا اور اوسکے دو لڑکے موہولہ اور
मायपा
मोहोला
दिकाव
دیکاو ہوئی کہ دیکاو نے ایک تالاب کھو داجو اوسکے نام سے مشہور ہوا
اور اوسکی اولا دکھاتی یعنی نجار ہوئی کہ ابتک ماکر ستار یکے نام مشہور ہے
रतनसी
चाहर
कीला
गिरीज
تیسرے خلف جینگ کے دو پسر رتن سی اور چوہر ہوئے رتن سی نے بکم پور
شہر مسمار کی مرمت کی چوہر کے دو لڑکے ہوئے کو لہ و گرراج کہ انھوں
نے کولاسر اور گرراج سر قصبات آباد کئے +
तिरपाल
भावनी
रकेचो
چوتھے پسر الن کے چار اولاد دیوسی و ترپال و بھاونی رکیچو ہوئی
اونمیں سے اول کی اولاد بہاری یعنی شتربان ہوئی اور رکیچو کی اولاد
تجارت پیشہ ہو کر اوسوال مشہور ہوئے +

تنوٹ کو بجاسنی دیبی کی سعی سے مخفی خزانہ ملگیا اور اوسنے قلعہ تعمیر کیکر تنوٹ
نام رکھا اور اوسمین اوسنے منگسر بدی ۱۳ سمت ۸۱۳ مطابق سنہ [illegible] کو وہی
بیجاسن دیبی کی مورت براجمان کی اور اسّی برس راج کرکے مرگیا +
سمت ۸۷۰ مطابق سنہ ۸۱۳ مین بیجے راے مسندنشین ہوا اوسنے اپنے عہد کے
شروع ہی مین اپنے قدیم دشمنون یعنی باراہون پر ٹیکا دوڑ یعنی مہم کرکر
اونکو شکست دی اور لوٹ لیا سمت ۸۹۲ مین اوسکی بوٹا رانی سے دیوراج
لڑکا پیدا ہوا باراہون اور لانگاہون نے پھر بھاٹی رئیس پر حملہ کرنیکے
واسطے اتفاق کیا مگر اونکو شکست کھاکر بھاگنا پڑا جب دیکھا کہ علانیہ
لڑائی مین بازی نہین پاسکتی انھون نے دغا کی یعنی مدت دراز کی
عداوت رفع کرنیکے حیلے سے دیوراج کو باراہ رئیس کی دختر سے شادی
کرنیکے واسطے طلب کیا چنانچہ بھاٹی گئے اور بیجے راے مع آٹھ سو
رشتہ دارون کے قتل ہوا دیوراج پروہت کے گھر مین جاکر چھپا وہان
بھی قاتل پہنچ گئے تو پروہت نے اوسکو زنار پہنا دیا اور برہمن ظاہر
کرکے اوسکے ساتھ کھانا کھایا تنوٹ کا محاصرہ کرکے لیا اور اوسمین جو
آدمی تھے اونکو قتل کیا کہ ایک عرصہ تک بھاٹیون کا نام ونشان نرہا
دیوراج مدت تک باراہون کے ملک مین مخفی رہا آخرکار وہ اپنی ننہال
مین بوٹاوان کے پاس گیا وہان اوسکی والدہ بھی کہ تنوٹ کے قتل سے
بچ گئے تھے ملے وہ اپنے فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اوسپر
نمک وارکر پانیمین پھینکا کہ اسیطرح تیری دشمن گلجا دین تھوڑے دنون بعد

बिजासनी
बीजनोत

टीकाराव

बूटा
देवराज

محروم کا دست نگر رہنے سے تنگ آکر اوسنے ایک گانو مانگا اور اوسکے
ماموں سے لے دینے کا اقرار بھی کیا مگر اوسکے رشتہ داروں سنے اغوا کر کر
گانون دینے سے انکار کر دیا صرف اسقدر زمین دینے کی جو ایک بھینس
کی کھال کے تسمہ سے گھر جاوے اور وہ زمین جنگل کے وسط مین واقع ہو
اسوقت اوسکو لیکہ نامے کاریگر سے جسنے [illegible] کا قلعہ تعمیر کیا تھا دست
[illegible] دیوراج سنے فی الفور بہتی ماہ سدی دسمت ۹۰۹ روز دوشنبہ
بوکلہ نچھتر مین قلعہ تعمیر کرانا شروع کیا اور اوسکا نام دیوگڑہ و دیوراول رکھا
جب رئیس بوٹا کو خبر ہوئی کہ بھانجہ بجائے مکان کے قلعہ تعمیر کراتا ہے
اوسنے مسمار کرنیکے واسطے فوج متعین کی دیوراج نے قلعہ کی کلید دیکر
اپنی والدہ کو اونکے پاس کہلا بھیجا کہ قلعہ مین آجاؤ مین تمھارا مطیع ہون
جب فوج کے ممتاز آدمی بتعداد ایک سو [illegible] قلعہ کے اندر آگئے اول
دس آدمی کو اور بعد ازان اوروں کو قتل کر کر اونکے لاشون کو دیوار
پر سے باہر ڈالدیا اسطرح افسرون کے مارے جانے سے مفرور ہو گئے
انہیں ایام مین اوسکا مربی جوگی جسنے بارا ہون کے ملک مین اوسے بچایا
تھا آیا اور اوسنے اسکو سدہ کا لقب دیا یہہ جوگی جسے کیمیاگری کا فن
آتا تھا اوسی مکان مین رہتا تھا جہان اسنے باپ اور رشتہ دارون کے
قتل پر دیوراج پناہ پذیر ہوا تھا ایک روز جوگی باہر گیا تھا اور اسکا جگھر کا
یعنی آفتابہ مع رسکوپت عرق کیمیائی کے مکان مین رکہا تھا اوسمین سے
ایک قطرہ دیوراج کی تلوار پر پڑا وہ طلا ہوگئی دیوراج نے اوسپر اپنا قبضہ

केकया
भटनेर
देवगढ
देवरावल
सिध्द
...अरधिरका
...कुम्प

کیا اور اوسکے ذریعہ سے دیوراول کا قلعہ تعمیر کیا اب جو جوگی اوس سے ملنے کے واسطے آیا اپنے چور کو بخوبی پہچانتا تھا اوس سے کہا کہ اگر مرید چیلہ ہوکر جوگیون کی علامات اختیار کرے تو مال مسروقہ کا مالک جائز کردونگا دیوراج نے قبول کیا اور جوگی نے اوسکو گیروہ رنگ کی پوشش پہنائی کانون مین مندرہ ڈالے گلے مین ناد باندہا اور لنگوٹ بند ہواکر اور ہاتھ مین کھپر دیکر الکھہ الکھہ کہتا ہوا اشتہ داروں کے گھرون مین پھروایا اوس کا تمیز ملا اور مروار یہ سے بھرگیا اوسوقت سے راو کا لقب چھوڑکر راول کہ جوگی کو کہتے ہین اور والیان جیلمیر اب تک کہلاتے ہین اختیار کیا گیا اوسکی پیشانی پر تلک کیا اور ان رسمیات کی اولاد مین جاری رہنے کا اقرار کرا لیا جوگی جسکا نام باباریت تھا غائب ہوگیا دیوراج نے برہمنون سے بدلا اور یہانتک تنگ کیا کہ اونکی عورتون کے سر سے اوڑہنہ اوتار لیا جب دیوراول کو واپس آیا اوسنے لانگھہ پر حملہ کرنیکی تیاری کی کہ اوسوقت انکا رئیس شادی کیواسطے علی پور کو جاتا تھا وہان بھی دیوراج نے حملہ کرکے اونکے ہزار آدمیون کو مار ڈالا باقیماندہ نے اطاعت کرلی لانگھہ راجپوت بہت بہادر ہوتے ہین ✤

چونکہ لانگھہ قوم اوس زمانہ سے جب یادو پنجاب سے نکالے گئے اونکے اخیر مین اس دشت ہندوستان مین مقیم ہونے تک یادو بجاٹھو سے متفق رہی ہے اسواسطے اوسکا بھی حال لکھنا ضرور ہے کہ لانگھہ چالک یعنی سولنکیون کی شاخ اور راجپوت ہین اور اپنے گوتراچار مین لوکوٹ

गेरवा
मुद्रा
नाद
लंगोट
खप्पर
बाबारित
चालुक
सोलंकियों
गोत्राचार
नवकोट

یعنی لاہور واقع پنجاب کو اپنا قدیم مسکن قرار دیتے ہین سو غالب ہے
کہ جسوقت اُنھون نے کوہ آبو پر عقاید برہمنی اختیار کرکر دوسرا جنم پایا اوس
سے پیشتر وہانکے ہون سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible] ع سے کہ جب سرگروہ بھاٹیان
نے تنوت کا قلعہ تعمیر کرایا تھا سمت [illegible] مطابق سنہ [illegible] تک سات سو تینتالیس[42]
برس کے عرصہ مین بھاٹی اور لانگھون کے درمیان متواتر سرحدی نزاع
گشت و خون ہوتے رہے اور راول چھچیک کے اخیر تحاربہ مین ختم
ہوئی اس سے تھوڑے دنون بعد بابر نے ہندوستان کو فتح کیا
اور ملتان صوبہ سلطنت ہو گیا اور اقوام کی حکومت موقوف ہوئی مگر
فرشتہ نے اس قوم کو شاہان ملتان قرار دیکر اونکے کل خاندان کا حال
لکھا ہے اس پانچ بادشاہونکے خاندان مین سے اول کا عہد[46] [illegible]
ہجری مطابق سنہ [illegible] ع راول چھچیک کی وفات سے تیس برس پیشتر شروع
ہوا تھا اوسی مورخ نے لکھا ہے کہ جب خضر خان سید شاہنشاہ دہلی
تھا اوسنے شیخ یوسف کو ملتان کا صوبہ مقرر کیا اوسنے قرب و جوار کے
رئیسون مین بہت عزت حاصل کی اونمین سے رائے سہرا سیوہی کا رئیس
لانگھا قوم کا سرگروہ تھا کہ اوسنے بھی مبارکبادی کیواسطے حاضر آکر
اطاعت کی اور اپنی دختر دی کہ قبول ہوئی ملتان در سیوہی کے درمیان
متواتر آمد و رفت جاری رہی آخر کار رائے سہرہ نے اس خوشامد کا مقصد
ظاہر کیا شیخ کو قید کرکر دہلی بھیجدیا اور ملقب قطب الدین خود شاہ ملتان
ہو گیا ۔

चाचिक

ायसेहरा
मीव्ही

فرشتہ نے راے سہرہ اور اوسکی لانگھا ہمقوموں کو افغان لکھا ہے
اور ابوالفضل نے لکھا ہے کہ باشندگان سیوہی لومڑی قوم سے
تھے جو جٹ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کثیر التعداد بھی اور مسلمان ہونیکے
بعد بلوچ کہلانے لگے ہیں اور بھاٹیوں کی تاریخ میں لانگھوں کو ایک
مقام پر پٹھان اور دوسرے پر راجپوت لکھا ہے سو عجب نہیں ہے
کیونکہ اوسوقت تک بلکہ راے سہرہ کے زمانہ تک پٹھان جنھیں افغان
بھی کہتے ہیں مسلمان نہ تھے اور راے کا لقب اونکے ہندو ہونیکی صریح
ثبوت ہے مسٹر الفنسٹن صاحب کے خیال میں افغان یہودیوں سے
نکلے ہیں لیکن پشتو میں عبرانی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں البتہ زند و
سنسکرت زبانوں سے اوسکو بہت قربت ہے پس یقین ہوتا ہے کہ
افغان اون یادوں میں سے ہیں جو یہودی ہوگئے تھے اور یہ امر کہ
یادو وہی لوگ ہیں جو یوتی اور جیٹ کہلاتے تھے یا نہیں دریافت طلب
دیو راول سے جنوب میں لودرہ راجپوت رہتے تھے اور لودرہوہ
شہر جسکے بارہ دروازہ تھے اونکا دارالحکومت تھا اونکا پروہت ناراض
ہوکر دیوراج کے پاس گیا اور اپنے قدیم ججمانوں کا ملک چھین لینے کی
تحریک دی - قریب بھان رئیس لودرہ سے شادی قرار پاکر دیوراج
بارہ سو عمدہ سوار ساتھ لیکر لودرہوہ کو گیا جب دولہ کا پہنچنا دریافت ہوا
شہر کا دروازہ کھل گیا مگر جسوقت وہ مع اپنے ہمراہیوں کے اندر داخل ہوگیا
فوراً تلواریں برہنہ ہوئیں اور دیوراج لودرہوہ کا مالک ہوگیا رئیس کی

लोमड़ी
एलफिन्सटन
पुश्तो
इबरानी
ज़िंद
युति
जीट
लोदरा
लोदोरखवा
नृपभाव

دختر سے شادی کی لودورہوہ مین جمعیت متعین کر کر دیوراول کو واپس
گیا اب دیوراج چھپن ہزار گھوڑے اور لاکھہ اونٹ کا مالک ہوگیا +

जसकरण
धारानगर
भुजभान
पवार

اسی زمانہ مین جیکرن نلت سامود کا ر دیوراول کا دہارانگری مین گیا تھا
وہان بھوج بھان پوار نے اوسکو قید کر لیا اور زر مصادرہ لیکر ہانکیا
دیوراول مین آکر اوسنے علامت طوق اپنی گردن پر دکھائی اور سرگذشت
بیان کی دیوراج نے اپنی رعیت کی ذلت سے ازحد ناراض ہوکر قسم
کھائی کہ تاوقتیکہ اس رنج کا انتقام نہ لیلون پانی نہ پیئون گا مگر یہہ خیال
کیا کہ دشمن کا مسکن یہان سے کتنے فاصلہ پر ہے سواسطے رفع قسم
کیواسطے ایک فرضی مٹی کی دہار بنائی اور اوسسے بدلا لیناچاہا مگر
اوسکی فوج مین پرمار راجپوت تھے وہ اپنے فرضی وطن کی حفاظت مین

नेजसी
सारंग

اپنے آقا سے برسر مقابلہ ہوئے تیجسی و سارنگ سردارون کے
تحت مین ایک سو بیس پرمارون نے آرجان کھوئی دیوراج نے اونکی
بہادری سے خوش ہوکر اونکے بچون کی معاش مقرر کی اسطرح
قسم سے بری ہوکر وہ اصلی دہار کو روانہ ہوا اور راستہ مین جسنے
سر اوٹھایا اوسکو مارا بالاخیر وز نک بھوج بھان سے مقابلہ کیا اخیر مین
معہ آٹھہ سو آدمیون کے مارا گیا اور دیوراج نے فتح کا جھنڈا کھڑا کیا
اور لودورہوہ کو واپس گیا +

دیوراج کے موٹا اور چید دو بیٹے تھے چید وکی باراہہ قوم کی زوجہ سے

दा

پانچ پسر ہوئے کہ اونکی اولاد چیدا کہلاتی ہے دیوراج نے ملک

کھادال مین جہان دیوراول نے بڑے تالاب کھدوائے ایک مقام
تنوٹ تنوسر کہلاتا ہے دوسرا خود اوسکے نام سے دیوسر کہلاتا ہے
ایک روز تھوڑے آدمی ایک شکار کیواسطے گیا تھا وہان چنّا قوم کے راجپوتون
سے جھگڑا ہوکر مع چند ہمراہیون کے مارا گیا اوسنے پچپن برس راج
کیا +

دیوراول کے بعد موند مسند نشین ہوا اوسنے اپنے باپ کے قاتلون پر
یعنی چنّون پر فوج کشی کی اور آٹھ سو آدمیون کو قتل کیا راول موند کا
لڑکا باچیرہ تھا جب وہ چودہ برس کا ہوا تب مین سولنکی والی پاٹن
کے ہان سے ناریل آیا اوسنے پاٹن جاکر سولنکی والی سے شادی کی
اور اپنے باپ سے تھوڑے دنون بعد مرگیا +

باقون سادی ۱۲ سمت ۱۰۳۵ بروز پنجشنبہ کو باچیرہ مسند نشین ہوا حسب معمول
لیکن چھٹا جوگی نے تاک کیا اور پشت پر ہاتھ رکھا اوسکے پانچ پسر ہوئے
دوساج سنگھ باریاؤ انکھو مال پساؤ اونکی اولاد علیحدہ شاخون
کے نام سے مشہور ہوئی +

ایک سوداگر پودو رہوہ مین گھوڑون کی کاروان لایا تھا اوسمین ایک
ایسا گھوڑا تھا کہ اوسکے لاکھ روپیہ قیمت لگ گئی یہہ گھوڑا ایک پٹھان لنکا
مغرب سندہ کا تھا باچیرہ اور اوسکے پسر انکھو نے مع منصوبہ کرکے
ہمراہیان عبور سندہ کرکے غازی پٹھان کو مارا اور گھوڑا لے آئے
سنگھ کا پسر سچا راسے تھا اوسکا بالا اوسکے دو خلاف رتن اور جگا ہوئے

खादाल
चन्ना
बाचेरा
वज्रभसेन
कनफड़ा
दुसाज
सिंघ
बारीयाव
अंखो
मालपसाव
मच्छाराय
बाला
रतन
जगा

मंडोर
संगराव
पाहू
मंडन
बीरम
तुलिर
जोहया
देवीमल
खाटोह
जिट्टरा
जैतंग
खेर
पालपासंघ
सवाइरी
भात

انھون نے منڈور کے پرہار رئیس جانتاتھہ پر حملہ کیا اور پانسو اونٹ
لوٹے اونکی اولاد سنگراو راجپوت کہلاتے ہین پاپی راو کے دو بیٹے
ہوئے پاہو اور منڈن اور پاہو کے بیرم اور تولیر ہوئے انکی
اولاد پاہو راجپوت کہلاتی ہے پاہون نے اپنے مسکن بیرم پور سے
نکلکر جوہیون کی زمین دیہی جھال تک فتح کی اور پوگل کو اپنا دارالحکومت
بناکر جھل مین چاہات کھدوائے اولاد پاہو کی لوہی کہلاتی ہے +
ضلع ناگور واقع مارواڑ مین مقام کھاٹو جیدہ [illegible] نامے کیچی قوم کا
ایک شخص تھا وہ اکثر پوگل کے دروازون تک جیتنگ بھاٹیون کو مارکر
نا تنگ کرتا تھا دوساج نے گنگا اشنان کے بہانہ سے قافلہ تیار کیا
اور اچانک کیچی کے ملک پر حملہ کرکے اوسکو مع نوسو آدمیون کے مار ڈالا
دوساج مع اپنے تین بھائیون کے [illegible] کھیر مین گیا وہان پرتاپ سنگہ
کھیاوت رئیس ہتا تھا اوسکی دختر سے شادی کی اور [illegible] سیم و زر
کی تعمیر کرکے ملک کو دولتمند کر دیا اور کھیلوت سے دھنیہ [illegible] دلوائی
گئی لیکن دس تھوڑے دنون بعد ملک کھا دال پر [illegible] نے حملہ کیا
عند المقابلہ پانسو آدمی مارے گئے اور باقیماندہ مفرور ہوگئے پاجیرو
بھی [illegible] گیا +
اسی اثنا سمت [illegible] مین دوساج مسند نشین ہوا سوڈا قوم کے رئیس [illegible]
اوسکے ملک پر حملہ کرکر لوٹ لیا دوساج نے اسقدر قدیم رابطہ و رشتہ داری
کا عذر کیا مگر کارآمد نہوا آخر کار وہ دولت [illegible] چلا گیا وہان فتح کے

जसल
विजयराज
कंवा विजयराय
सिदराज जैसिंघ
सोलंकी
पट्टन
भोजदेव

دوساج کے دو لڑکے ہوئے جیسل اور بجے راج اور تحقیق مین میواڑ کی راناوت رانی سے تیسرا لنجان بجے راے اور ہوا کہ دوساج کے انتقال سرداران واہلکاران نے اسکو مسند نشین کیا قبل مسند نشینی اوسکے سدراج جے سنگہ سولنکی کی دختر سے شادی ہوگئی رسمیات شادی مین اوسکی خوشدامن نے تلک کرنیکے وقت دعا دی کہ تو شمال کا محافظ ہوکہ اوسطرف بادشاہ کی قوت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے پٹن کی رانی سے اوسکے بھوج دیو لڑکا پیدا ہوا کہ اپنے باپ کے انتقال پر بعمر پچیس سال لودورہ کا راجہ ہوا دوساج کے دیگر اخلاف بھی عمر طبعی کو پہنچ گئے تھے جیسل بعمر پینتیس ۳۵ سال تھا اور بجے راج بتیس ۳۲ سال کا تھا ✤

राय धवाल
उदयदत्त
धार
जैपाल
शेषलिंग
रादिर
नेतसी
ककसी

دوساج کے انتقال سے رائے دھوال پوار خلف اودے دت والی دہار کی تین لڑکیون مین سے ایک بجے پال سولنکی خلف سدہ راے سے دوسری بجے راج بھاٹھی سے اور تیسری راناوالی چہتور سے منسوب ہوئی تھین بھاٹھی سردار سات سو سوارون سے لودورہ سے دہار کو روانہ ہوا اور جسوقت سیسودیہ اور سولنگی پہنچی تھی اوسیوقت پہنچا لودورہ کو واپس آیا تب اوسنے شیش لنگ کا مندر تعمیر کرایا اور اوسکے قریب تالاب کھودوایا پوار رانی سے اوسکے راہر نامے لڑکا ہوا اور اوسکی نیت سی اور ککیک سی دو لڑکے ہوئے +

بھوج دیو کو لودورہ مین مسند نشین ہوئے عرصہ نگذرا تھا کہ اوسکے چچا جیسل نے اوسکے خلاف سازش کی مگر اوسکے محافظ ہمیشہ پانسو سولنکی

رہا کرتے تھے اس سبب سے جیسل کا قابو نہ لگا اس زمانہ مین پٹن کے [illegible]
لی ٹاٹہ کی بادشاہی فوج سے لڑائی ہوتی رہی جیسل نے اس غرض سے کہ
سولنگی علیحدہ ہو جاوین بادشاہ سے ملک پٹن یعنی انہلواڑہ پر حملہ کرایا
یعنی اپنے رشتہ دارون اور دو سو سوارون کے ساتھ وہ پنجند کو گیا
اور وہان شاہ غور سے کہ اونھین ایام مین شاہ ٹاٹہ پر غالب آیا تھا ملا
اور وہان اپنی فوج متعین کرکے خود سندھ کی قدیم دارالحکومت اروڑ
مین گیا وہان اپنے دل کا راز ظاہر کیا اور اطاعت قبول کرکے اپنے بھتیجے
کو مقابل اوسکے واسطے فوج حاصل کی اور لودرہوہ کو گھیر لیا اور بھوج دیو
لڑائی مین مارا گیا حکم ہوا کہ باشندگان شہر دو روز مین اپنا مال لیجاوین
تیسرے روز غوری فوج نے لوٹ کے لودرہوہ شامل ہوا اور کریم خان
مال مغروضہ لیکر بھکر کو روانہ ہوا ؛
اسطرح جیسل نے لودرہوہ کی گدی حاصل کی مگر کنارہ مقام تھا اسواسطے
اوسنے محفوظ جگہہ تلاش کی کہ لودرہوہ سے پانچ کوس پر ایک پہاڑی
پر ایک برہمن تنہائی مین تپ کرتا تھا اور اوسکے پاس ایک چشمہ تھا اسنے
برہمن کو ڈنڈوت کرکے اپنے آنیکا مطلب بیان کیا برہمن نے اوس گپھا
کے اوپر کی ٹکوٹی پہاڑ کے داستان شروع کی کہ تریتا مین کاگ نامی ہود
فقیر اس چشمہ مین رہتا تھا اور اوسکے سبب سے یہ چشمہ کاگ کہلاتا ہے
یہان بڑا جگ ہوا تھا اور اوسمین پانڈو ارجن اور ہری کرشن آئے تھے
اوسوقت کرشن نے پیش گوئی کی کہ زمانہ آئندہ مین میری اولاد کا کوئی شخص

टाटा
पंजनद
भक्कर
गुफा
तिकूटे
त्रेता
काक
कागा
पाण्डव
अरजुन

اس چشمہ کے کنارہ پر شہر آباد کریگا اور ترکوٹہ پہاڑ پر قلعہ تعمیر کریگا جس نے کہا یہاں کا پانی خراب ہے کرشن نے پہاڑ میں چکر مارا کہ وہاں سے پانی کا چشمہ نکلا اور اوسکے کنارہ پر اشلوک یہ مضمون مندرجہ ذیل لکھے گئے ✢

त्रिकूटा

جدوبنس راجہ اس زمین پر آکر شاہ ت قلعہ تعمیر کرے ✢

اور وہ جدو برباد ہوا مگر اوس سے صرف پانچ کوس پر جیسانوہ اوس سے بھی د چند مضبوط ہے ✢

जेसानरा

جیسل راجہ یادوبنس کا لدوربورہ کو چھوڑیگا اور یہاں قلعہ بناویگا ✢

लद्रुरपुरा

جس چشمہ کے کنارہ پر یہ اشلوک لکھے تھے صرف ایسل برہمن کو معلوم تھا اور جیسل نے اوسکے واسطے صرف یہ درخواست کی کہ قلعہ سے مغرب کے کھیت میرے نام سے ایسل کے کھیت املاے رہیں اور ریشن گوئی کی کہ قلعہ ڈھائی دفعہ قتل ہوگا خون کی ندی بہیگی اور ایک دفعہ تیری اولاد میں سے سب جاتا رہیگا ✢

ईसल

ساتوان سدی ۱۲ سمت ۱۲۱۲ مطابق ۱۱۵۶ روز یکشنبہ کو جیسلمیر کی بنیاد ڈالی گئی اور لودوربورہ کے باشندون نے مع مال و اسباب آکر آباد ہونا شروع کیا جیسل کے کیلن اور سالباہن دو لڑکے ہوئے اور اوسنے سودال وباہو اقوام مین سے اپنے وزیر و اہلکار مقرر کئے اوسکے قدیم دشمنون یعنی چپنا راجپوتون نے بھیرکھا دال کے ملک پر حملہ کیا مگر خراب ہوگئے اس واقعہ سے پانچ سال بعد جیسل مرگیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا سالباہن دوم سمت ۱۲۲۴ مطابق ۱۱۶۸ء میں مسند نشین ہوا کیونکہ بڑے بیٹے کیلن نے

कैलान
सालबाहन
मोहन
पाडुवा

پاہو و زیر لور رنجیدہ کر دیا تھا اسواسطے وہ تو خارج کیا گیا اور اسکو راج ملا
اسوقت جیسلمیر کو آباد ہوئے بارہ برس ہو گئے تھے +

जगवाहन

سالباہن اول کا تھیوت پر حملہ آور ہوا کہ یہہ لوگ بہ تحت جگ بہان شہر
جالور اور ارابلی کے درمیان رہتے تھے کاٹھی راو مارا گیا اور اوسکے
گھوڑے اونٹون کو جیسلمیر کو لے گئے اس مہم سے سالباہن کی شہرت
ہوگئی اوسکے تین اخلاف بیجر باتار ناسو تھے +

बीजिर
बानार
हासू

بدری ناتھ کے پہاڑون مین جادو نسل کی ایک ریاست ہے کہ وہان کا
راجہ سالباہن اول سے جب غزنین سے نکالے گئے تھے نکلا تھا اس
زمانہ مین وہان کا رئیس لاولد مرگیا وہان سے جیسلمیر مین ایلچی آئے کہ
خالی گدی پر بٹھانے واسطے لڑکا لیجاوین چنانچہ ناسو کو بھیجا گیا مگر وہ پہنچتے ہی
مرگیا اوسکی حاملہ عورت بھی عین وقت درد زہ مین ساتھ گئی کہ اتنا
راستہ زیر درخت پلاس لڑکا پیدا ہوا اسکا نام پلاسیہ رکھا گیا اسوقت
سے اوسکی راج و قوم کا نام پلاسیہ ہوگیا +

पलाम
पलासया

ہانسی دیورہ والی مروجی کے ہان سے شادی کا پیغام آیا راول جیسلمیر
استے خائف اکبر بچیل کی حفاظت مین چھوڑ گیا تھا اوسکو جاتے ہی رانی
نے مشہور کر دیا کہ راول شیر سے مقابلہ کر کے مارا گیا اور بچیل کو خود مختار
ہو جانے پر آمادہ کیا جب سالباہن نے دیکھا کہ بچیل مسند پر بیٹھ گیا اور
اوسکو حمایتین کی تو کاگر پہنچی لاچار ملک کھادال کو جسکا دارالحکومت
دیو راول ہے چلا گیا اور وہان بلوچیون کے فساد کے انسداد مین تیغ

...नरसी
देवरा

...नरावल

تین سو ہمراہیوں کے مارا گیا بچیل نے بھی مدت تک راج نکیا ایک دفع
خفا ہوکر اوسنے دیا بھائی دیا مارا تھا دیا بھائی نے اوسکو مارا اسے شرم
سے خودکشی کر کے مر گیا اب کین سالباہن کا بڑا بھائی جسکو باہو ولین نے
نکالدیا تھا سنہ ١٢ مین چھتر بالا یالیا اور پچاس برس کی عمر تک سندیہ
ہوا اوسکے چھ بیٹے ہوے ججاک دیو۔ پلہن۔ جے جیت۔ پیتم سی۔
پیتم جیت۔ اوسراو۔ انمین سے دوم اور سوم کی بہت اولاد ہوئی
کہ جیسیر اور سہانہ راجپوت کہلاتے ہین +

चाचिकदेव
पलवन
जैसिंह
पीतमसी
पीतमनंद
उमराव
जैसेर
सहाना

اس زمانہ مین خفتان بلوچ نے مع پانچہزار آدمیون کے مہران یعنی دریاے
سندہ کا عبور کر کے سرزمین کھادال پر حملہ کیا اور یہہ قبل سالباہن کے
اجد دوسرا قسا دتھا یا مین سات ہزار راجپوت لیکر مقابلہ کے واسطے گیا
سخت محاربہ کے بعد بلوچ حاکم مع پندرہ سو آدمیون کے مارا گیا کین
نے اونیس ١٩ برس راج کیا +
سمت ١٢ مطابق سنہ ١٩ ١٢ مین ججک دیو مسندنشین ہوا تھوڑے دنون بعد
اوسنے چنار اجپوتون سے لڑائی کر کر دو ہزار کو مارا اور اونکی چودہ ہزار
مادہ گاو چھین لین انھون نے بھاگ کر جوہیون کے پاس پناہ لی اسکے
بعد راول نے قوم سوداکی اُمسی رانا کے ملک پر حملہ کیا اگرچہ یہہ حملہ کایک
ہوا مگر اُمسی نے بارہ ہزار سوار جمع کر لیے تھے تاہم اوسکو شکست ہوئی کہ فتح
اپنی دارالحکومت امرکوٹ مین پناہ لینے کے واسطے بھاگ گیا پوار نے
دشمن کو علحدہ رہنے کے عوض بخوشی اپنی دختر دینی قبول کی +

उमसी

राठौरोन نے کہ دریولا کھیر مین قایم ہو گئے تھے شر و فساد شروع کیا

راٹھوروں نے کہ دریولا کھیر مین قایم ہو گئے تھے شر و فساد شروع کیا
چچک نے اونکی چشم نمائی کیواسطے سوداؤن سے مدد لی اور اونکے مقاما
مسکن جسول و بالوترہ کو گیا مگر جیادہ اور اوسکے خلف تیجہ دوسنے اپنی
دختر دیکر اوسکے غصہ سے نجات پائی راول چچک چھتیس[۳۶] برس حکمران
رہا اوسکے صرف ایک پسر تیج راو تھا وہ بائیس[۲۲] برس کی عمر مین عارضہ
چیچک سے مرگیا اور جیت سی اور کرن اوسکے دو لڑکے رہے چھوٹے
لڑکے سے راول کو بہت محبت تھی اسواسطے وقت وفات اوسنے سرداران

راج کو جمع کرکر وصیت کی کہ میرا چھوٹا بیرہ وارث ریاست ہو۔
کرن کے مسند نشین ہونے پر جیت سی ملک چھوڑکر چلا گیا اور گجرات مین
مسلمانون کا نوکر ہو گیا اسوقت مین مظفر خان نے جو پانچہزار سوارون سے
ناگور پر قابض تھا بہت فساد کیا بھگوان داس نامے بھومیہ بارا ہا قوم کا
ناگور سے پندرہ کوس رہتا تھا اوسکے پاس ڈیڑہ ہزار سوار تھے خان
نے اوس سے دختر طلب کی اوسنے ندی مگر مقابلہ کی طاقت نہ تھی اسواسطے
ملک چھوڑ دینے کا ارادہ کیا اس غرض سے اپنی اہل قبیلہ اور مال و
اسباب کو گاڑیون مین لیکر جیسلمیر کیطرف روانہ ہوا خان نے خبر پاکر
اوسپر حملہ کیا لڑائی مین چارسو بارا ہا مارے گئے اور بھومیہ کی دختر و
دیگر عورات کو گرفتار کر لیگئے اوسنے جیسلمیر پہنچکر اپنی مظلومی کا حال
راول کرن سے کہا اوسنے فوراً فوج لیکر خان پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکے
تین ہزار آدمیون کو قتل کیا اور بھومیہ کو اوسکے مسکن مین از سر نو قایم

जसोल
बालोतरा
चाचू
थीरू
तेजराव
जैतसी
करन

کیاکرن سے نے اٹھائیس برس حکومت کی بعد ازان اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا
لاکھر سین نے سمت ۱۱۲ سے حکومت شروع کی وہ ایسا احمق تھا کہ رات کو
گیدڑ بولتے اور لوگ کہتے کہ سردی کی تکلیف سے پکارتے ہین تو وہ او نکے
واسطے پنبہ وگلہ تیار کرا دینے کا حکم دیتا اور پوشش ملجانے پر دوبارہ آواز
سنی جاتی تو اونکے واسطے رمنہ یعنی جنگل مین مکانات تیار ہونیکی اجازت
دیتا لاکھر کرتیو سوناری کا ہمزمانہ ہوا ہے بلکہ اوسکی جانب اسکی عورت کی
تنگون داتی سے بھی تھی پر رانی سودا نسل کی تھی اور لاکھر بالکل اسکے
اختیار مین تھا رانی نے اپنے بھائیون کو ادکوٹ سے بلوایا مگر دیوان
رئیس نے اونکو مروا کر اونکی لاشون کو دیوار پر سے گرا دیا اوسنے
چار برس حکومت کے بعد ازان اوسکا بیٹا پون پال راجہ ہوا لیکن [illegible]
ایسا تند مزاج تھا کہ سرداروں نے اوسکو بیدخل کر کے [illegible]
کو گجرات سے طلب کیا اور پون پال کو ریاست مین ایک دور [illegible]
رکھ دیا اوسکا لڑکا لاکھسی تھا اور اوسکا راولو رننگ دیو تھا [illegible]
کھل راجپوت کے ذریعہ سے دغا کر کر جو میون سے [illegible]
سے کہ مشہور سارق تھے پوگل لیا اور راو سنگھ سردار کو گرا کر [illegible]
کر لیا اور خود مع قبائل پوگل مین رہنے لگا راو رننگ کا بیٹا [illegible]
تھا اوسنے بھی اپنے وقت مین بہت مہم آوری کی اور [illegible]
سمت ۱۲۱۲ مطابق ۱۱۵۶ء مین جیت سی مسند نشین ہوا اوسکے [illegible]
نام مولراج اور رتن سی تھا دیوراج خلف مولراج نے جانور سے

लाखरसेन

रमना

[illegible]

पुनपाल

लाक[illegible]

रनिंगदेव

खर्ग?

चोरयाँ?

मादन

जैनसी?

मूलराज

रतनसी?

سوگرہ سردار کی دختر سے شادی کی محمد بادشاہ عرف خونی نے رانا روپسی پر جو والی منڈورے کے ملک پر حملہ کیا رانا شکست کھا کر مع اپنی بارہ دختران کے مفرور ہو کر راول کے پاس پناہ پذیر ہوا راول نے اوسکو بارو میں رکھدیا دیوراج کی سوگرہ رانی سے تین لڑکے پیدا ہوئے جانگھن - ۲ پردن - ۳ ہمیر - یہ ہمیر بہت جنگ آور تھا اوسنے کو میوہ کے والی میتھوہ پر حملہ کیا اور اوسکے ملک کو لوٹ لیا اوسکی اولاد میں تین لڑکے ۱ جیتو - ۲ لونکرن - ۳ میرو - اسی زمانہ میں علاوالدین غوری نے قلعہ جات ہنا سے الائی شروع کی ممالک ٹھٹھہ اور ملتان کے خراج کی بابت پانسو گھوڑے اور پانسو خچر پر بار خزانہ و مال بھکار سے شاہ دہلی کے واسطے جانے لگے +

جیت سی کے لڑکون نے دیا مال تھا کہ اس خراج کو لوٹ لیں اور تاجر بنکر مع سات ہزار سوار اور بارہ سو شتر سوار کے ہمراہ روانہ ہوئے اور کنارہ پنج ند پر قافلہ کو جالیا اوسکے محافظ چار ہزار مغل سوار اور چار ہزار پٹھان سوار تھے پھر کھتیون نے قافلہ کے پاس ڈیرہ کیا شب کو حملہ کر کر محافظون کو مارا اور خزانہ جیسلمیر کو لیگئے اونکے پس ماندگان نے بادشاہ کو خبر دی اوسنے سزادہی کی تیاری کی جب راول جیت سی کو خبر ہوئی کہ بادشاہ اجمیر کے قریب آنا سا گر پر مقیم ہے اوسنے جیسلمیر میں مقابلہ کی تیاری کی قلعہ میں غلہ جمع کیا فصیلون پر ہر طرف پتھر فراہم کئے کہ دشمنون پر ڈالین کل ضعیف العمر و کمزور مستورات کو جنگ سے الگ

रूपसी
पत्रिहार
जांधन
सिरधन
हमीर
सोमगाह सेन
मेहता
जेता
लूनकरण
मेरु
भक्कार
जैतसी
आनासागर

نواب نے کہا کہ ہماری ناطاقتون کا حال بادشاہ کو معلوم ہو گیا ہے اور
وہ بہت ناراض ہے کہتا ہے کہ لڑائی مین طوالت ہونیکا یہی سبب ہے
حسب الحکم سلطان کل عام حملہ ہوگا اور مین خود چڑھ کر آؤنگا چنانچہ بہت زور
سے حملہ ہوا مگر مقابلہ کرنیوالے بھی زبردست تھے حملہ آورونکو نکالدیا اور
اونکے نو ہزار آدمی مارے گئے مگر دشمنون کو کمک پہنچ گئی اور اخیر سال مین
قلعہ کی فوج نہایت تنگ ہوگئی آخرکار مولراج نے لاچار ہوکر اپنے رشتہ دارونکو جمع
کرکر کہا کہ اتنے برسون تک لڑے لیکن اب سامان رسد کل خرچ ہوگیا
اور اکور نہین آسکتا ہے کیا کرنا چاہیئے سیہر اور بکرمسی سردارون نے
جواب دیا ساکا کرنا چاہتے اور اپنی جانین تصدق کرنی چاہئین +
مگر اوسی روز بادشاہی فوج جو انکے حال سے ناواقف تھی برخاست ہوگئی
رتن سی کے دوست کا چھوٹا بھائی تھا کہ جب فوج شاہی گئی اوسکو قلعہ
کے اندر لے آئے اوسنے اونکا حال دیکھا تو بھاگ کر خبر پہنچائی از سر نو
شاہی فوج نے محاصرہ کیا مولراج نے اپنے بھائی کو زجر و توبیخ کی کہ تو نے
از سر نو فساد برپا کیا اب کیا کرنا چاہیئے رتن سی نے جوابدیا اب صرف
ایک کام کرنیکا ہے عورتون کو قتل کرین مال و اسباب کو آگ و پانی
سے تلف کرین جو تلف نہو سکے اوسکو دفن کرین اور دروازہ کھولکر اور
دست بقبضہ ہوکر دشمن پر گرین اور سرگ حاصل کرین سردار جمع ہوئے
اور سبکی رائے نے اسی پر اتفاق کیا کہ اپنے کارنامہ سے جیسانگر کو مشہور
کرین اور جادوکل کی عزت کو بچاوین مولراج نے جوابدیا کہ جنگ آور قوم ہم

सेहर
विक्रमसी
स्वर्ग
असानगर

اور اسنے سردار کی حمایت مین تمھاری قوت بڑی زبردست ہے جو اس
طرح چھتری کے راستہ پر چلین اوس سے زیادہ بہادر کون ہو سکتا ہے لڑائی
مین ہاتھی بھی تمھارا مقابلہ نہین کر سکتا ہے میری عزت بچانیکو تمھارے
ہاتھ مین تلوار ہے اوسکو دشمن پر ایسی چلاؤ کہ بسلمیر مین روشنی ہو جاوے
اسطرح سردار وان اوٹھا اور دیکر مولراج اور رتن سی محل مین رانی کے
پاس گئے اور کہا کہ ہم اپنی عزت اور دہرم کو اسطے جاتے ہین بنگی تمکو چاہیئے
آگ لگا دو بلکہ شعلہ مین ہمسے ملنے کی تیاری کرو سرداران نے سنکر کہا
جواب دیا آج رات کو ہم تیار ہونگے اور دن نکلتے ہی سُرگ مین پہنچینگے اور
ایسا ہی سب سرداروں نے کہا رات سواسمات مین گذری اور خونخوار
صبح کی تیاری ہوئی اسنان پوجن کے بعد بالا پر و کے دادر بردد
سب رانی دوار پر آئین اسنے کُل رشتہ دارون سے رخصت ہوئین
اور ایسمین جو تارگرجو بیس ہزار عورتین بچے سے بڑھیا تک کوئی تلوار
سے قتل ہوئے اور کوئی آگ کے شعلہ مین جل گئے سب نے اپنی جانین
تصدق کین خون کی ندی بہگئی اور جلنے کا دہوان آسمان تک پہنچا
ایسی سنعرے مین خوف نکیا کُل مال و اسباب تلف کردیا گھاس کا
تنکا تک باقی نرکھا اسیر دونون بھائیون نے غم و الم کیا زندگی
بھاری ہوگئی اوسکے ختم کرنیکے واسطے تیار ہوئے غسل کیا خدا کی عبادت
کی محتاجون کو خیرات دی تلسی دل ہاتھ مین لیا سالگرام ... دن سے لٹکا
زرہ بکتر پہنکر اور زعفرانی پوشاک زیب تن کر کر موڑ باندہا اور آپسمین

सुहाग
संकल्प
स्नान
पूजन
बाना
पीला
मुकुट
राज द्वार
जुहार
माथ

بغلگیر ہوکر ملے اسطرح تین ہزار آٹھ سو آدمی اپنے سرداروں کے ساتھ جان تلف کرنیکے واسطے تیار ہوئے +

گارسی
کانر

رتن سی کے دو لڑکے گارسی اور کانر تھے اونمین سے بڑا گارسی بعمر بارہ سال تھا اوسنے چاہا کہ اونکو قتل عام سے بچاوے اور اپنے بامروت دشمن سے درخواست کی مسلمان سردار نے اونکے پناہ دہی کی قسم کھائی اور اونکو لانیکے واسطے دو معتمد ملازموں کو بھیجا کہ اونکے باپ نے رخصت کرکر اونکے ساتھ بھیجا جب وے بادشاہی لشکر مین پہنچے نواب نے بہت خاطرداری کی اور پیٹھ پر ہاتھ رکھکر دلجمعی کی اور اونکی خورونوش وتعلیم کیواسطے دو برہمن مقرر کردیئے +

صبح کیوقت بادشاہ کی فوج حملہ آور ہوئی قلعہ کے دروازہ کھولے لڑائی شروع ہوئی رتن مارا گیا مگر اوسکے مرنے سے پیشتر ایک سو بیس ۱۲۰ مہر اوسکی تلوار سے میدان جنگ پر قتل ہوئے مولراج نے دشمن پر بھالا چلایا میدان خون سے لبریز ہوا آخرکار جا دو سردار مع سات سو بہادروں کے کام آیا اوسکے مرتے ہی لڑائی ختم ہوئی فتح مند قلعہ پر جیتے محبوب خان نے اونکی لعشین لیجاکر داغ دلوایا یہہ ساکہ سمت ۱۳۵۱ مطابق سنہ ۱۲۹۵ء مین ہوا دیوراج جو فوج میدان کا افسر تھا بچا رہے مرگیا دو برس تک بادشاہی فوج قلعہ پر قابض رہی آخرکار دروازہ اور فصیلوں کو مسمار کرکے چھوڑ دیا کہ مدت تک ویران رہا کیونکہ بھاٹیونکو نہ مرمت کی استعداد تھی اور نہ حفاظت کو آدمی رکھتے +

اس واقعہ سے چھ سال بعد جگمل خلف مالوجی راٹھور رئیس میہوہ نے جیسلمیر کے کھنڈرات کو آباد کرنا چاہا اور وہان فوج کثیر مع سات سو گاڑی سامان رسد کے لگیا دودو اور تلکسی بھائی سرداران خلف جیسر نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کر کر راٹھورون پر حملہ کیا اور راونگہ قلعہ سے نکالکر سامان رسد چھین لیا اس مہم سے مامور ہوکر دودو اول مقرر ہوا اور اوسنے جیسلمیر کی مرمت کی اوسکے پانچ اخلاف ہوئے تلکسی اوسکا بھائی مہم آوری مین شہرت حاصل کرتا رہا اوسنے بلوچ وسندھیو و میہوہ و دیورہ کو لوٹا اور آبو وجالور کے سونگرہ اوس سے مغلوب ہوے بلکہ اوسنے اجمیر تک دست درازی کی کہ فیروزشاہ کے گھوڑون کو آناساگر سے جہان وے پانی پینے کے واسطے آیا کرتے تھے لیگیا اس ذلت سے جیسلمیر پر پھر حملہ ہوا اور وہی تیرہ ضرر نتائج پیدا ہوے پھر ساکہ ہوا کہ اوسمین سولہ ہزار عورتین ماری گئین اور دودو اور تلکسی مع سترہ سو ہمراہیون کے لڑائی مین کام آئے اور دودو نے دس برس راج کیا۔

سمت ۱۳۳۱ مطابق سنہ ۱۲۷۵ مین دودو کے انتقال پر گرسی اور کانڑ اسکے مربی محبوب کے مرنے سے اوسکے اخلاف ذوالفقار اور غازیخان کی حفاظت مین رہے کانڑ خفیہ جیسلمیر کو گیا اور گرسی نے میہوہ واقع مغرب مین جانیکے واسطے رخصت لی اور وہان بمل دیوجی بیوہ ہمشیرہ راٹھور ستے کہ دیورہ کو منسوب ہوئی تھی شادی کی اسی شادی مین

जगमल मालीजी

दूदू तिलकसी जेसर

बलोच मालनेव मेहवा देवरा

बिमलदेवी

सुर्णगदेव

سونگ دیو اوسکا رشتہ دار کہ زبردست آدمی تھا اوس سے ملنے کو آیا اور
اوسکے ساتھہ دہلی جانیکا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو اپنی کمان آمد خراسان
کھینچنے کے واسطے دیکر اوسکی طاقت کا امتحان کیا کہ زبردست بھاٹی نے
نہ فقط موڑی بلکہ توڑ دی اسی زمانہ مین دہلی پر تیمور شاہ حملہ آور ہوا تب
گرہی نے ایسی نوکری کی کہ اوسکو ممالک موروثی عطا ہوکر پھر جیسلمیر مین
رہنے کی اجازت ہوئی اپنے رشتہ دارون اور دوست جیکمل والی مہوکے
سردارون کی مدد سے اوسنے انتظام کیا اور اپنی تحت مین زبردست
فوج کرلی ہمیر اور اوسکے ہمقومون نے گرہی کی اطاعت کی مگر جیسر کی
اولاد سرکش رہی +

रूपरा

केहर

دیوراج کی شادی روپرہ دختر رانا منڈور سے ہولی تھی اوس سے
کیہر لڑکا پیدا ہوا تھا جب سلطان کی فوج نے جیسلمیر کا محاصرہ کیا وہ اپنی
مان کے ساتھہ چلا گیا جب بارہ برس کا ہوا وہ لڑکے گوالیون کے ساتھہ گاؤن
مین جاتا تھا اور گھوڑون کی طرح بچھڑون کو آک کے درخت سے باندہ دیتا
ایک روز وہ سانپ کی بمبی پر سو گیا سانپ نے نکلکر اوسپر اپنے پھن کا
سایہ کیا اتفاقاً ایک چارن کا گذر ہوا اوسنے دیکھکر رانا سے یہہ حال
کہا اوسنے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہیرا لڑکا ہے کہ اوسکی تقدیر مین راج
لکھا ہے گرہی کے اولاد نہوئی تھی اوسنے بمل دیوی یعنی اپنی رانی سے
لڑکا گود لینے کا مشورہ کیا بھاٹیون کے لڑکے بلائے مگر اونمین کیہر کی
برابر کوئی نہ تھا چنانچہ اسکو ہی پسند کیا جیسر کے اخلاف ناراض ہوگئے

انھون نے چاہا کہ ہم لدی لین اندفوتھین راول گرسی سے تالاب کھدوایا
تھا اور اوسکو دیکھنے ہر روز جایا کرتا تھا ایک روز اونکا قابو لگ گیا اور
قتل کیا رانی تہل دیوی نے اونکی تدبیر روکنے کے واسطے فی الفور کیہر کو
راجہ کر دیا گرسی کی بیوہ نے بنظر تکمیل تالاب گرسی سر اور حفاظت اپنے
خلف متبنی کیہر کی خودکشی ملتوی رکھی مگر جب چھہ مہینے مین دونو کام ہوگئے
ستی ہوگئی تہیل دیوی نے ہمیر کی اولاد کو کیہر کے اخلاف متبنی اور وارث
قرار دیا اونکا نام جیتا اور لونکرن تھا جیتا کو کھوسرانا دالی چیتوڑ نے نازلیا
بھیجا کہ وہ میواڑ کو گیا جب کوہ اابلی بارہ کوس رہ گیا میراج سانکلہ رئیس
سالبانی اوسکے شامل ہوا جب صبح کو روانہ ہوئے جانب راست ست
تیتر بولا سانکلہ نے کہا یہہ بدشگون ہے جیتا نے روانگی آیندہ موقوف رکھکر
وہان مقام کیا دوسرے روز جب وے سوار ہوئے شیرنی بولی بچھ شگونی
سے پوچھا اوسنے کہا کہ بڑے گھر کے بھب نہین کہنے چاہئین مگر ایک آدمی
کو زنانہ پوشاک سے نائن بناکر کو ملمیر بھیجو تب سبب معلوم ہوگا چنانچہ اوسنے
جاکر لالہ میواڑی کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دغا ہے یہہ حال واپس آکر کہا
اسپر بھائی نے سانکلہ سردار کی دختر مار دے شادی کی رانا اس تحقیر سے
بہت ناراض ہوا مگر شرم دامنگیر ہوئی انتقام سے باز رہا اور بجائے اظہار
خفگی کے اپنی دختر کی اجلداس کھیچی گاگرون والہ سے شادی کر دی جیتا
مع اپنے بھائی لونکرن اور سالی کے پوگل پر حملہ کرنیکے اقدام مین مارا گیا
اوسکے ساتھ ایکسو بیس آدمی مارے گئے جب راو رننگ دیو اودریا

जैता
लौनकरन
बधुम्बू
चौनौह
मीराज
सांकला
सालबानी
लालामेवाड़
मारद
गर्वनरबार
खीची
गागरौन
रानंगदेव

ہوا کہ کس سے بچتا پھرتا ہون اوسنے سیاہ پوشاک پہنی اور بطور ہیبت کے کل ہندوستان کے تیرتھون پر پھرا وقت واپسی کے کیہرنے اوسکو معاف کر کر راضی کر لیا +

سوم جی — कियहर کے آٹھ پسر ہوئے سوم جی جسکی اولاد بکثرت ہے اور سوم بھاٹھی کہلاتے تھے لوک من کیلن اپنے بڑے بھائی سوم کی جاگیر بکیم پور کی چھین لی کہ وہ مع اپنے کل نسبی یعنی غلامون کے چلا گیا اور گیراپ مین سکن گرین ہوا کیل کرن سائل جسنے ایک قدیم شہر کو اپنے نام سے سائلمیر نام دکیا بیچو تنو تیج سی جب رنگ دیو کی اولاد ناگور کے راٹھور سنے اپنے باپ کے مرنیکا بدلا لینے کیواسطے مسلمان ہو گئے اونکا پوکل اور مارورٹ کا درنہ جاتا رہا اوسوقت سے وے ابھورب بھاٹیون مین مل گئی اب اونکی قوم مومن مسلمان بھٹی کہلاتی ہے اسپر کیلن خلف سوم راول نے ممالک منضبطہ پر قبضہ کیا اور علاوہ بیکم پور کے دیوراول کو بھی جو اونکے قدیم دشمن داہیہ راجپوتون نے لے لیا تھا از سر نو حاصل کیا +
کیلن نے بیاہ مین قلعہ تعمیر کیا اور اپنے باپ کے نام سے کیروہ وکیرور نام رکھا کہ اس سبب سے جو ہیہ اور لانگھون سے بھاٹھیون کی پھر عداوت ہوئی اور اونکے رئیس امیرخان کورائی نے اوسپر حملہ کیا مگر پسپا ہوا کیان الیاز بردست ہوا کہ جاہل ومہل وجوہیون کو اوس سے خوف رہنے لگا اور پنج ندتک اوسکی عملداری ہوئی کیلن نے جام کے ساتھہ خاندان مین شادی کی اور اونمین مسند نشینی کی بابت نزاع ہو کر خونریزی کی نوبت

सोमजी
लोकमन
केलन
बीकमपुर
बसई
गैरप
केलकरन
सातल
सातलमेर
बाजो
तनो
तेजसी
अभोरया

बियाह
केरवा
केरोर

कोराई

साम्मा

پہنچی تھی اوسمین پنچ ہوکر فیصلہ کیا شجاعت جام جسکی اوسنے دستگیری
کی تھی اوسکے ساتھ ما۔ وٹھہ مین آیا اوسکے مرنے سے دو برس بعد کیلین
ساتہہ کے کل ملک پر قابض ہوگیا اور دریاے سندہ اوسکے ملک کی سرحد
ہوگیا کیلین بہتر برس کی عمر مین مرا اور چچک دیو اوسکا وارث ہوا اوسنے
ممالک کو ملتان کے حملون سے بچانیکے واسطے مار وٹھہ مین رہنے لگا ملتان
کا رئیس بھاٹیون کے کل قدیم دشمنون لانگھا وجوہیہ و کھیچی وغیرہ اوس
ملک کی اقوام سے مل گیا چچک نے سترہ ہزار سوار اور چودہ ہزار پیادون
کی فوج فراہم کرکے دشمن کے مقابلہ کے واسطے بیاہ ندی کا عبور کیا لڑائی
مین بھاٹیون کی فتح ہوئی کہ لوٹ سے مالامال ہوکر ماروٹھہ کو واپس
آئے دوسرے سال پھر لڑائی ہوئی اوسمین سات سو چالیس بھاٹی
مارے گئے اور ملتان کے آدمی تین ہزار مرے اس فتح سے چچک کی عملداری
بڑہ گئی اور وہ الصوب بیاہ مین بمقام اسنی کوٹ اپنے بیٹے کے تحت نشین
تھانہ مقرر کرکے لوگل کو واپس آیا بعد ازان اوسنے مہی پال نامے
دوندیون کے سردار پر حملہ کرکر اوسکو شکست دی اس فتح کے بعد وہ اپنے
بھائی بوتارن سے ملنے کیواسطے جیسلمیر کو گیا اور ملک متعلقہ اسنی کوٹ
کی آمدنی کو مصارف دربار کے خرچ مین لایا +
باڑو ہوکر گھر کو واپس آتا تھا کہ راستہ مین ایک جنج راجپوت بکریون کا
ہزار یوڑ چراتا ہوا ملا اوسنے بکرہ نذر کیا اور بر جنگ راٹھور کے حملون سے
پناہ چاہی اس شخص نے ایک بھاٹی سردار سے سائل میر کا مشہور قلعہ

चाच कदेव

बियास

केसुमीकोट

महीपाल

दूंदयों

बाड़
जिंज
बिरजग
सामनगर

دولتمند ساہوکارون کا مکان تھا چھین لیا اور جنگل تک لوٹ مار کرنے لگا
چنانچہ جنج بھی اوسکے مظلومون مین سے تھا اور چیک وہان سے گذرا اوس
تھوڑے دنون بعد جنج نے اوسکے پاس آکر بالتماس کی کہ ہمارے بکرہ کو لوٹنے
کیلئے چیک نے اپنے رشتہ دارون کو جمع کیا اور سما رخان سردار سے تاقوم
سے یگانگت پیدا کی کہ وہ تین ہزار سوار لیکر مدد کیواسطے آیا سا تھ یہہ ٹھہرا
کا ہم سنو یہ تھا کہ اپنے سوارون کو شہر سے دور ٹھہرا کرتے تھے اور یا ندرکا
شہر بہروڑہ باہر جا یا کرتے تھے چیک نے یکایک چڑھ کر سب کو قتل
کر لیا اور تاوقتیکہ اونھون نے علاقہ جیسلمیر مین بود و باش کرنیکا اقرار نہ کر لیا
نہ چھوڑا انین سو بیٹھ ساہوکارون نے سکونت جیسلمیر قبول کی کہ دیوراول
دیو گل و ماروٹھ وغیرہ مین رہنے لگے اوسوقت سے جیسلمیر دولتمند
ہوگئی راٹھورون کے تین بیٹون کو قید کر لیا منجملہ اوسنکے چھوٹے دو چھوڑ دیئے
مگر بڑے میراہ کو بطور کفالت تک جلنی اوسکے باپ کے قید رکھا چیک نے
اپنے رفیق سیتا کے سردار کو رخصت کیا اور سونال دیوی اوسکی بیٹی دختر
ہیبت خان سے نے شادی کی اسکے جہیز مین پچاس گھوڑے پینتیس غلام
و کنیزک چار پالکی دو سو شتر مادہ آئے اونکو لیکر چیک ماروٹ کو گیا +
اس سے دو برس بعد چیک نے ایک بھاٹھی کا گھوڑا چوری جانے پر تھراج
کھوکر ئیس بیلی بنگ سے لڑائی کی مگر اوسکے دشمن لانگھاون نے یہہ موقع
غنیمت سمجھکر سرکشی کی اور اوسکی فوج کو دھونیا پور سے مفتوحہ جا یداد ملک سے
نکالدیا متواتر فتوحات کے بعد کہ جسمین اوسنے وسط پنجاب تک ملک حاصل کیا

सेता
मेराह
सोनालदेवी
थराज
खोकर
पीली बंगा
धुन्यापुर

راول چھچک بیمار ہوگیا مگر بیماری مین بھی اوسکو یہہ
خواہش نہوئی کہ جس طرح لڑتے ہوئے عمر گذری اوسی طرح
لڑائی مین مرنا چاہیے مگر کوئی دشمن نہ تھا مجبور اوسنے ملتان کے لانگھا کے
پاس وکیل بھیجکر درخواست کی کہ مجھے جُدہ دان دے تاکہ بجائے اذیت
بیماری کے دشمن کی تلوار سے مارا جاؤن اوسکو اول شبہ ہوا مگر جب
بھاٹی وکیل سے اوسکا اطمینان کیا کہ بجز اسکے کہ لڑائی مین مرے اوسکی اور
کچھ خواہش نہین ہے اور اینکو صرف پانسو سوار لاویگا تب اوسنے لڑائی قبول
کی راول نے اپنے رشتہ دارون کو طلب کیا کہ سات سو منتخب راجپوت جو اوسکی
فتوحات مین شریک رہے تھے اخیر وقت بھی اوسکے ساتھہ جان کا سنکلپ
کرنیکے واسطے مستعد ہوئے لڑائی پر جانے سے پیشتر اوسنے راج کا بندوبست
کیا اپنے بیٹے گج سنگہ کو جو رستہ مال رانی سے پیدا ہوا تھا رانی کے باپ کے
گھر بھیجا اوسکے علاوہ پانچ دیگر بیٹے تھے کومبھو و بیرسل و بھیم دیو سودا
قوم کی رانی سے پیدا ہوئے تھے اور رتو و رندھیر رانی سورج دیوی
قوم چوہان سے تھی اونمین سے بیرسل کو کل ملک کا مالک کیا اور کھاول کا
علاقہ جسمین دیواول ہے رندھیر کو دیا اور دونون کو ٹیکا کرکے علحدہ ریاستین
کردین بیرسل ستر ہزار آدمی ساتھہ لیکر اپنی دار الحکومت کیرور کو روانہ ہوا
اب راول چھچک مرنیکے واسطے دھونیاپور کو روانہ ہوا اور سنا کہ ملتان کا
رئیس دو کوس ہے بہت خوش ہوا غسل کرکر تلوار کی پوجا کی اور خیرات
کرکے دنیا کے کل خیالات چھوڑ دئے چار گھڑی لڑائی ہوئی کمال بہادری

जुध
सेलथल
गजसिंघ
कुम्भू
बीरसिल
भीमदेव
रत्नू
सूरजदेवी
केरोर

کر کر جادون نے رسیں اور اوسکے کل ہمراہی مارے گئے اونکی تلواروں سے دو ہزار خان مارے گئے خون کی ندی جاری ہوئی بھاٹیون نے اندر کی گدی حاصل کی بادشاہ بیاہ کا عبور کر کر ملتان کو چلا گیا +

جب رند ہیر دیو راول مین بارہ روز کی رسومات ماتم کر رہا تھا اوسکے بھائی لکھو میو نے جوش دیوانگی سے مجمع مین دوڑ کر اپنے باپ کے انتقام کی قسم کھائی اور صرف ایک غلام کو لیکر روانہ ہوا اور شاہ کے لشکر مین پہنچا اوسکے گرد گیارہ گز عریض خندق تھی کہ اوسکا رات کیوقت اپنے گھوڑے کی ایک جست مین عبور کر کر بھاٹی حرم سرا مین پہنچ گیا اور کالو خان کا سر کاٹ لایا اور بمقام دیوراول اپنے بھاٹیون کے پاس آگیا بیرسل نے دہونیا پور مین پھر قبضہ کر کر کرونت حاودت کی اوسکے قدیم دشمن لانگھارون نے پھر حملہ کیا مگر بہت آدمی مر کر پسپا ہوئے اوسی وقت مین حسین خان بلوچ نے بیکم پور پر فوج کشی کی +

जस्सू

बीरसी

جب راؤ بیرسل مہم پنجاب سے واپس آیا راول بیرہی نے کہ جیلمیر کی گدی پر تھا اوسکا استقبال کیا سمت ۱۵۳۰ مطابق سنہ ۱۴۷۴ مین اوسنے بیکم پور مین دروازے اور محل تعمیل کرائے بعد ازان اخلاف کیلن کی روسا پنجاب سے متواتر لڑائی رہی +

آخر کار کیلن کی اولاد آپسمین علیحدہ ہوگئی اور گار رنا ندی کے طرفین کے ملک کو آپسمین تقسیم کر لیا اس زمانہ مین سلطان بابر نے ملتان لانگھاون سے فتح کر کر وہان اپنا حاکم مقرر کیا کیہرور کوٹ ودھونیا پور دیو گل ماروٹھ

کے بجا تجھیون سے نے حسب ہدایت منوجا گیر کو محفوظ رہنے کیواسطے تبدیل کرکے اسلام اختیار کیا کہ اب مسلمان ہین +

راول ہر بہی کے بعد جیت و نونکرن و بھیم و منوہر داس و سبل سنگہ ہوئے کہ ان پانچ پشتون مین کوئی واقعہ تاریخی نہوا سبل سنگہ کے عہد مین جیسلمیر کے ملکی حالات مین انقلاب عظیم پیدا ہوا +

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب ہندوستان کا بادشاہ شاہجہان تھا اکبر اور اوسکے جانشینون نے راجپوتون سے اختلاط پیدا کرنیکے واسطے بہت تدبیرین کی تھین سبل سنگہ رئیس جیسلمیر جو اول مطیع سلطنت ہوا جیسلمیر کی گدی کا جائز وارث نہ تھا منوہر داس نے اپنے بھتیجے راول نتھو خلف و وارث بھیم کو کہ بیکانیر سے شادی کرکے واپس آتا ہوا ایک دن بمقام کھلودی جو اسوقت علاقہ جیسلمیر مین تھی ٹھہر اتھا ایک عورت سے زہر دلوا کر مار ڈالا مگر مشیت ایزدی مقتضی نہوئی کہ قاتل حکمران ہو اسواسطے سبل سنگہ کہ مالدیو خلف دوم راول نونکرن سے تیسری پشت مین تھا راجہ ہوا +

नेत
नोनकरन
भीम
मनोहरदास
सबलसिंघ

नथु

تفصیل اولاد نونکرن
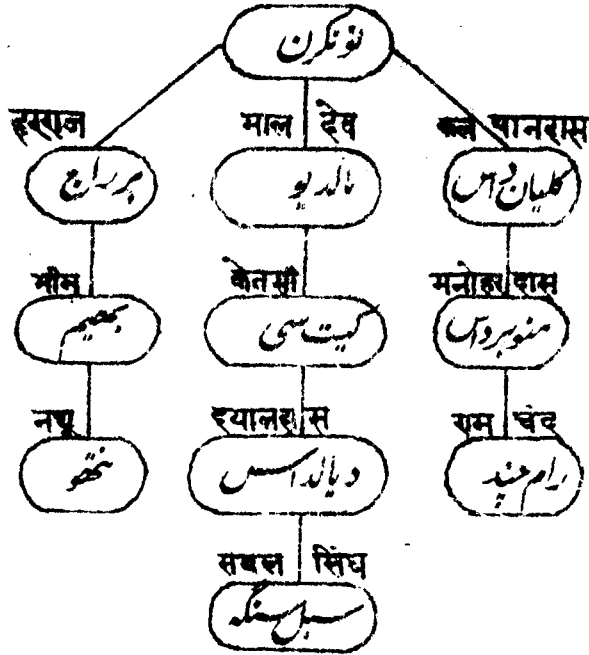
اسکے سواے سبل سنگھ کے عمدہ اوصاف اور رام چند خلف منوہر داس کی
بد اعمالی سے بھی ایسا ہی لازم آیا اور سبل سنگھ رئیس آمیر کا بھانجہ تھا اوسکے
تحت مین پشاور کی حکومت مین رہکر اوسنے پہاڑی افغانون سے بادشاہ
کے خزانہ کو بچایا بجلدوے اس خیر خواہی اور رضامندی دیگر سرداران
سلطنت کے بادشاہ نے جسونت سنگھ والی جودھ پور کو حکم دیا تھا کہ
سبل سنگھ کو جیسلمیر مین مسند نشین کردے اوسنے یہہ خدمت ناہر خان
کومپاوت کو سپرد کی کہ اسکے عوض مین اوسنے پوکرن کا شہر و ملک حاصل
کیا کہ براے دوام جیسلمیر سے علحدہ ہوگیا+

पेशोर

ممالک جیسلمیر سے کہ اول جیسل اور اوسکے جانشینون کے عہد مین روز بروز زیادہ ہوتی رہی تھی اول بھی بڑی کمی واقع ہوئی اور بعد ازان متواتر ہوتی رہی بابر شاہ کے حملہ سے پیشتر جیسلمیر کا ملک شمال مین گارا ندی تک مغرب مین مہران یعنی سندہ تک اور مشرق وجنوب مین باروالا و بیکانیر تک تھا مگر اسطرف سے راٹھورون سنے دوسوبرس کے عرصہ مین بہت سا جنوب مین بارمیر اور کوٹرہ کا تھل اور موقع بیکانیر سے مشرق کا ملک بھاٹیون کے قبضہ مین تھا +

امرسنگہ خلف سبل سنگہ وارث ہوا وہ بلوچیون پر کہ مغربی ملک پر دستاندازی کرتے تھے بیکا دوڑ لیکر گیا چنانچہ فتح ہوئی اور وہان ہی مسندنشین ہوا تھوڑے دنون بعد اوسنے اپنی دختر کی شادی کیواسطے اپنی رعایا سے روپیہ وصول کیا رگھناتھ راجپوت کہ وزیر تھا غدر آور ہوا اوسنے رگھناتھ کو مارڈالا شمال مشرق مین چنا راجپوتون نے پھر سرکشی کی کہ اوسنے خود جاکر اونکو سزا دی اور نیک چلنی آیندہ کا مچلکہ لکھایا +

کاندلوت راٹھورون کی متواتر زیادتی سے افروختہ ہوکر بیکم پور کے سرداران سندرداس اور دلیپ سنے بدلا لینا چاہا دلیپ سنے کہا کہ ہمکو دنیا مین نام حاصل کرنا چاہیئے اور راٹھورون کے ملک پر حملہ کرنا چاہیئے اسپر اُنھون نے قصبہ نجو واقع سرحد بیکانیر کو لوٹا اور جلا دیا کاندلوتون سنے جیسلمیر پر حملہ کیا بھاٹیون سنے مقابلہ کرکر دوسو راٹھورون کو قتل کیا اور باقیماندہ کو نکالدیا سردارون کی فتح مین راول بھی شریک ہوا اس

मेहरान

बारमेर
कोटरे का
थल

अमरसिंघ

चन्ना

कांदलोत

सुंदरदास
दलपत

नजू

زمانہ راجہ انوپ سنگہ والی بیکانیر فوج شاہی کے ساتھ دکن مین نوکری پر
تھا یہ حال سنکر اوسنے اپنے وزیر کو لکھا کہ ہر ایک کاندلوت کو طلب کر کر
جیسلمیر پر بھیجو اور سیلم پور کو لیکر نیست و نابود کردو اگر ایسا نہوگا تو ہم سب
لوگ باغی سمجھے جاوینگے وزیر نے حکم جاری کیا ہر ایک کاندلوت سے
تعمیل کی بلکہ مدد پر حصار کے پٹھان رئیس کو مع اوسکی فوج کے طلب کیا
اول امراسنے اپنے بھائیون کو جمع کیا اور حملہ کا انتظار نکر کے پیشتر
سے مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا اکثر سرداران کو مار ڈالا قصبات واقع سرحد کو
جلادیا پوگل پر پھر قبضہ کیا اور بارمیر اور کوٹڑہ کے راٹھور سردارون کو پست
کر کے اونسے فرمانبرداری کا تعہد کرایا +

हसार

جसवंतसिंह

امر سنگہ کے آٹھ بیٹے ہوئے اونمین سے جسونت سنگہ سب سے بڑا
سمت ۱۷۵۸ مطابق سنہ ۱۷۰۲ مین مسندنشین ہوا جسونت سنگہ کی دختر ولیعہد میواڑ کو
منسوب ہوئی تھی +

امر سنگہ کے انتقال کے بعد راٹھورون نے پوگل د بارمیر پھلودی و دیگر
قصبات و ملک کو چھین لیا اور گاراندی کے کنارہ کا ملک شکارپور کے
افغان سردار داؤد خان نے لے لیا کہ اوسوقت سے داؤد پوترون
کی ریاست مین داخل ہوگیا +

ईशरी सिंघ
तेजसिंघ
सरदारसिंघ
सुलतानसिंघ
अखैसिंघ
बुधसिंघ
जोरावरसिंघ

جسونت سنگہ کے پانچ لڑکے تھے اونمین سے جگت سنگہ نے خودکشی کی باقیماندہ چار
ایسری سنگہ تیج سنگہ سردار سنگہ سلطان سنگہ تھے جگت سنگہ کے
تین بیٹے اکھے سنگہ بدھ سنگہ زورآور سنگہ ہوئے +

اکھے سنگھ مسند نشین ہوا ⊙ سنگھ عارضہ چیچک سے مر گیا راول کے چچا تیج سنگھ نے راج چھین لیا لڑکے اپنی جان بچانیکے واسطے دہلی کو بھاگ گئے اُس زمانہ مین ہری سنگھ برادر راول جسونت سنگھ بادشاہ کی نوکری مین تھا وہ اس غاصب کو بیدخل کرنیکے واسطے وہان سے آیا رؤسا و جیسلمیر کا دستور ہے کہ ہر سال گرسی سر تالاب پر لاس یعنی صفائی تالاب کی رسم ادا کرنیکے واسطے جایا کرتے ہین راول راجہ ایک مشت مٹی اوٹھا لیتا ہے پھر امیر و غریب ملکر تالاب کو صاف کر دیتے ہین ہری سنگھ نے وقت ادائے اس رسم کے غاصب پر حملہ کیا مگر بالکل کارگر نہوا لیکن تیج سنگھ مجروح شدید ہوکر مر گیا سوائی سنگھ خلف تیج سنگھ بعمر تین سال مسند نشین ہوا اکھے سنگھ نے ہر طرف سے بھاٹیون کو جمع کیا اور قلعہ پر حملہ کرکر سوائی سنگھ کو مار ڈالا اور اپنا حق حاصل کیا اوسنے چالیس برس راج کیا اوسکے عہد مین بہاولخان خلف داؤدخان نے دیوراول لے لیا اور کل کھادال کا ملک جو بھاٹیون نے اول فتح کیا تھا بہاولپور کی ریاست مین شامل کیا ⊙

سمت ۱۸۱۸ مطابق ۱۷۶۲ء مین مولراج مسند نشین ہوا اوسکے تین بیٹے ہوئے رائے سنگھ جیت سنگھ مان سنگھ نحوست اتفاق سے مولراج نے ایسا وزیر پسند کیا کہ اوسنے ریاست بھاٹیون کی تباہی کو جلد تکمیل پر پہنچا دیا یہہ شخص سروپ سنگھ نامے قوم بقال جین مذہب ملقب بہتا اولاد جیسل کی دولت و آئین کی بربادی کیواسطے پیدا ہوا تھا اس بقال زادہ کو بھاٹی سرداران سے ایک بھگتن یعنی کسبی عورت پر نزاع ہوکر نفرت و نارسائی ہوگئی تھی

हरसिंघ

लास

मूलराज

रायसिंघ
जीतसिंघ
मानसिंघ

भगतन

एफ़

یہہ رنڈی کو چاہتا تھا اور رنڈی سردار سنگہ راجپوت الف فصل کو چاہتی تھی
اس بجا ٹھی سردار نے راے سنگہ ولیعہد ریاست کے روبرو وزیر پر استغاثہ
کیا اور راے سنگہ کی آمدنی کم ہو گئی تھی اس سے وہ خود بھی ناراض تھا یہہ
صلاح ہوئی کہ اس خود سر وزیر کو مار دیا جاوے چنانچہ خود ولیعہد نے اپنے
باپ کے روبرو اپنے ہاتھ سے اوسکو مارا اور جب وہ اپنے بچاو کے واسطے
مولراج کیطرف بھاگا تو لوگون نے چاہا کہ مولراج کو بھی مار ڈالین مگر ولیعہد
نے اس تجویز کو منظور نکیا کیونکہ اوسکو صرف وزیر سے رنج تھا کہ رفع
ہوگیا راول زنانہ مین بھاگ گیا سردارون کو خوب معلوم تھا کہ راول
سے معافی کی کچھ امید نہین ہے اسواسطے اُنھون نے راے سنگہ کو اور

आन

بصورت انکار اوسکے بھائی کو گدی پر بٹھانا چاہا چنانچہ راے سنگہ کی آن
یعنی دوہائی پھیر دی مگر خوشامد و دہمکی سے اوسنے کسیطرح گدی پر
بیٹھنا منظور نہ کیا مولراج کو محبوس ہوے تین مہینے اور پانچ روز گذر گئے
تب ایک عورت نے اوسکی رہائی کی تدبیر کی یہہ عورت راول کی مقام

अनोपसिंघ
झिञ्झिन्याली

دشمن اور ولیعہد کی مشیر انوپ سنگہ جہنجہنیالی جیسلمیر کے وزیر اعظم کی

महेचा

زوجہ اور مہیچہ شاخ کی راٹھورنی تھی انوپ سنگہ نے وزیر کے ظلم اور
راجہ کی سادہ لوحی سے تنگ ہوکر اوسکے مارنے اور اسکے بیدخل کرنیکی
تجویز کی تھی جس سبب سے یہہ عورت اپنے شوہر کے مرنیکا بھی خوف

शामधर्म्म

نکرکے اوسکی رہائی پر آمادہ ہوئی بجز شام دہرم یعنی وفاداری آقا کے
اور کچھ نہین معلوم ہوتا ہے اوسنے اپنے پسر زورآور سنگہ کو نصیحت کی کہ

اس کام مین اگر تیرا باپ بھی مخالفت کرے تو اوسکو مار دے مین اوسکی نعش کے ساتھ خوشی سے ستی ہوجاونگی چنانچہ اسنے اوسپر عمل کیا راٹھورنی ستی نے اپنے دیور ارجن اور میگھہ سنگہ رئیس بار وکو بھی مستعد کیا تینون ملکر بیرد مقام محبس رئیس مین گئے مگر جبتک اوسکا اطمینان نہ کیا گیا کہ ماہچی نے تیری رہائی کی تدبیر کی ہے اوسنے قید سے رہائی منظور نہ کی مولراج کی گدی پر بیٹھنے کا نقارہ بجتے ہی اوسکا بیٹا خواب غفلت سے بیدار ہوگیا جب ہرکارہ نے سیاہ خلعت اور سیاہ گھوڑا وغیرہ جلاوطنی کا سامان لاکر رکھا اوسنے فوراً اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے رفیقون کو ساتھ لیکر جیسلمیر سے مرخص ہوا اور کوٹرہ کو چلا گیا جب وہ اس قصبہ واقع سرحد جنوب مین پہنچا سردارون نے تجویز کی کہ ملک کو تاخت و تاراج کرین مگر اوسنے کہا کہ یہ زمین میری ہے جو راجپوت اوسکے باشندون کو تکلیف دیگا میرا دشمن ہے وہ جودہ پور کو چلا گیا اور سردار شیوکولڑہ اور بارمیر مین رہے اور بارہ برس کے عرصہ مین جب تک وے باغی رہے جیسلمیر کے دروازہ تک دوڑ کی اول تین برس تک اونھون نے ملک کو تباہ کیا اونکے قلعات مسمار ہوئے چاہات بھر دئے گئے اور جاگیرین ضبط ہوئین مگر بارہ برس بعد اونھون نے طلاق یعنی غارتگری ترک کرنیکا عہد کیا تب اونکی جاگیرین واگذاشت ہوئین اور ملک مین آباد کئے گئے +

ولیعہد مخروج ڈھائی برس تک بیجے سنگہ کے پاس رہا اوسنے اوسکو بیٹے کی طرح رکھا مگر اوسکی بدمزاجی جودہ پور مین بھی ساتھ گئی ایک بقال نے جسکا

माहेचो

कोटड़ा

शिवकोटड़ा
बारमेर

وہ مقروض تھا سواری مین باگ پکڑلی اور راداسے قرضہ کے واسطے تحجینگ کی آن دی اوسنے جواب مین مولراج کی آن دیکر باگ چھوڑنیکے واسطے کہا بقال سنے کہا مولراج میرا کون ہے فقط یہی کہنے پایا تھا کہ اوسنے تلوار نکالکر بقال کا سر اڑا دیا اور جیسلمیر کی طرف مفرور ہوکر پکارا کہ غیر کی پناہ مین رہنے ستے اپنے گھر پر غلام ہوکر رہنا بہتر ہے اوسکے یکایک جیسلمیر مین پہنچنے سے کل باشندے سلنے کو باہر آسئے اوسکے باپ راول سنے دریافت کرایا کہ کیون آیا ہے اوسنے جواب دیا کہ تیر تجھ کو جانیکے واسطے آیا ہون مگر اوسکو شہر مین جانے نہ دیا اوسکے ہمراہیون کے ہتھیار رکھلئے گئے اور اوسکو مع اوسکے لیسران کھیے سنگ ودھو لکل سنگ کے قلعہ دیوہ مین رہنے کے واسطے بھیجدیا +

سالم سنگہ جو بعمر گیارہ سال بجاسے اپنے باپ کے جیسلمیر کا وزیر ہوا ابتدا سے ہی اوسکے انتقام پر آمادہ تھا اور تخم عداوت جو اوسکے دلمین شروع سے کاشت ہوا اوس سرزمین مین بھی جہان انسان کی جان ہیچ سمجھی جاتی ہے مہلک پھل لایا بغیر کسی ایسے بہادرانہ وصف کے جس سے راجپوت ممتاز ہوتے ہین اوسمین سانپ کی سی کینہ وری اور شیر کی سی خونخواری متفق ہونے ستے وہ کل مخالفون پر غالب آیا وہ بزدلا اور خوشامدی تھا اور جن کامون کی انجام دہی اوسکے ارادہ مین مطلق نہین ہوتی تھی اونکا کمال صلاحیت وصداقت سے اظہار کیا کرتا تھا خلاف وزرا ہند اور حقیقی طریقہ جنکی تاریخ مین اکثر نظیرین لکھی گئی ہین مہتا سالم سنگہ کی

देवाह

ذات مین عجیب طرح سے جمع ہوئی تھین کیونکہ اگرچہ اوسکے جین مذہب کے
روسے کسی ذی روح کا ستانا ناجایز نہین ہے بلکہ بلحاظ سوختگی پروانہ شمع
بجھاکر تاریک گھر مین بیٹھنا روا ہے مگر جس قدر بنی آدم کو اوسنے اپنی
بے ایمانی و بداعمالی سے طعمہ ملک الموت کیا تا بد اوسکے عہد انتظام
میں جلانیوں دشمنون کی تلوار سے نہوئے ہونگے اوسکے جوان ہوتے ہی
باغی ٹھاکر عجیب ڈہنگ سے اپنی جاگیرون مین دخیل ہوگئے مارواڑ
مین راجہ بھیم سنگہ مسند نشین ہوا ٹھاریں جیسلمیر سے مہتا سالم سنگہ کو اپنی
طرف سے رسمیات مبارکباد دی ورانت راجہ نے سنگہ دیکر بھیجا عند المعاودت
باغی ٹھاکرون سے اثناء راستہ گرفتار کرکرا سنے خرابیون کے بانی کو قتل
کرنا چاہا جسوقت تلوار کھینچی گئی اوسنے زور آور سنگہ کے پیرون یعنی قدمونکا
پکڑی رکھکر پناہ مانگی اوسنے راجپوتانہ بہادری سے اوسکو پناہ دی یاد
رکھنا چاہیئے کہ یہہ زور آور سنگہ اوسی عالی حوصلہ راجپوتنی کا بیٹا تھا جسنے
سوامی دھرم یعنی خیر خواہی آقا کے اعتقاد سے اپنی اور اپنے شوہر کی جان
کو تصدق کرنا چاہا تھا تاہم بے ایمان مہتا نے ایسے شخص کو جسکے ہاتھ
سے راول قید سے رہا ہوکر از سر نو مسند پر بیٹھا تھا باغیون کے شریک
ہوکر بار میر کے جنگل مین رہنے پر آمادہ کیا تھا اس اول درجہ کے بھاٹھی سردار
کے اپنے برادرون پر قادر ہونیکی اس سے بہتر اور کوئی ثبوت نہین ہے
کہ باوجودیکہ کل ٹھاکر اوسکے خون کے تشنہ تھے اور روہ اونکے ہاتھ آگیا تھا
سب نے اوسکے کہنے سے جان بخشی کی مگر ہمدران حال آگاہ کردیا کہ

یہہ بیچار ہم انجام ندامت و پشیمانی کا باعث ہو گا ۔
صرف ایک شرط قرار پائی کہ ٹھاکروں کو جاگیروں پر قابض کر دیا جاوے
چنانچہ وے بلائے گئے مگر بجز زور آور سنگہہ کے کسیکو دربار مین باریابی نہوئی
جب رائے سنگہ دیوہوہ مین قید ہوا اوسکا بڑا بیٹا راج کنوار اسے بھیسنگہ اور
دوسرا بیٹا دہونکل سنگہ باغی ٹھاکروں کے ساتھہ بارمیر مین رہے راول نے
اپنے پوتوں کو طلب کرنیکی غرض سے فوج بھیجکر بارمیر کا محاصرہ کیا مگر
کارگر نہوا چھہ مہینے تک لڑائی رہی آخرکار زور آور سنگہ کی کفالت پر
کہ اونکو مارا نجاوے سپرد کئے گئے اور رائے سنگہ کے پاس دیوہوہ
مین بھیجے گئے تہوڑے دنوں بعد قلعہ مین آگ لگی کہ رائے سنگہ اور اوسکی
زوجہ جلکر مر گئی اس حادثہ کے بعد کہ خفیہ طور سے عمداً کیا گیا تھا دونوں
اطفال قلعہ رام گڑہ کو کہ سندہ کی پست زمین مین نہایت بعید و ویران مقام
پر واقع ہے حسب قول مہتا اس غرض سے بھیجے گئے کہ وہان امن سے
رہین اور راول کو بھی اطمینان رہے یعنی کوئی اونکا شریک ہوکر مرتکب فساد
نہو سکے مگر زور آور سنگہ نے جسکو وزیر کے ارادہ پر شک تھا راول سے
کہا کہ راج کنوار کا دربار مین رہنا چاہیئے اوسکی نیک چلنی اور تمھاری
امنیت کا مین ضامن ہوتا ہون مہتا کو اسی پر بہت رنج ہوا اور اوسنے
فوراً ایسے ایماندار مشیر کی ہلاکت کی تدبیر کی زور آور سنگہ کے بھائی کیت سی
کی زوجہ کو مہتا نے حسب رواج راجپوتانہ ہمشیرہ بنا رکھا تھا اوسکو فہمائش
کی کہ اگر زور آور سنگہ مر جاوے تو تیرا خاوند جھنیالی کی جاگیر کا مالک

केतसी

झिनझिनयाली

ہو جاونگا اور اوسکو زہر مہتا کر دیا کہ اوسنے زور آور سنگہ کو دیکر مار ڈالا اور
اپنے شوہر کو قابض جاگیر کر دیا اسطرح سر گروہ بھاٹیون کا فیصلہ کر کے مہتا نے
بارود ڈانگری وغیرہ کے چند ٹھاکرون کو بعض کو تلوار سے اور بعض کو توپ
سے قتل کیا کیت سی جو اپنے بھائی کے قتل مین شاید شریک تھا یا نہ
اوسکی جائداد پر قابض ہو کر اوسی بدمعاش کا مطمع حسد ہوا جو ہر ایک راجپوت
کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ تھا اور سبب عداوت کا یہہ ہوا کہ مہتا چاہتا تھا
کہ راے سنگہ کی اولاد کو محروم الارث رکھے اور مولراج کے چھوٹے بیٹے
کو مسند نشین کرے مگر چونکہ یہہ امر پسران راے سنگہ کے قتل کرنے سے ظہور
پذیر ہو سکتا تھا کیت سی نے جواب دیا کہ اپنے آقا کے خاندان مین سے
کسی شخص کے مارنے مین ہرگز معاون نہونگا سالم سنگہ نے اگرچہ اسوقت کچھہ
نہ کہا مگر اس خلاف ورزی کو دل مین رکھہ لیا تھوڑے دنون بعد کیت سی
اور اوسکا بھائی سروپ سنگہ کنیرو واقع ضلع بالوترہ سے برات مین
آتے تھے کہ بمقام بیجوراے واقع سرحد جیسلمیر مہتا کے آدمی وہان سے ملے
اور دونون بھائیون کو قلعہ کے اندر لیگئے اور وہان سے صرف انکی
لاشین جلانیکے واسطے نکلین اپنے شوہر کی مصیبت سے پیشتر سے مطلع
ہو کر کیت سی کی زوجہ مع اپنے طفل نابالغ مسمی میگھا کے خود وزیر کے
گھر مین جا کر پناہ پذیر ہوئی کہ اوسپر اوسکو علاوہ استحقاق پناہ پذیری کے
بھائی ہونیکا بھی دعوی تھا پانچ روز تک تو انکے واسطے کھانا پہنچتا رہا چھٹے
روز لونڈی نے جو کھانا لیجاتی تھی آگاہ کیا کہ تمہارا شوہر اور بھائی اپنے

बाड़मेर

कानेरो
बालोतरा
बीजोराय

मेघा

اپنے باپ کے دعوئے پر بیٹا اوس عورت سے انتقام لینا چاہتا تھا اوس نے
اس حال سے مطلع ہوکر ایک تلوار سے اوسکا بھی کام تمام کیا +
کیت سی کی ہلاکت سے تھوڑے دنون بعد اچھے سنگہ و دہونکل سنگہ کو
بھی کہ رانگڈہ کے قلعہ مین قید تھے مع زوجگان و اطفال کے زہر دیکر
مار دیا اور قاتل نے حسب خواہش اپنے مولراج کے چھوٹے پوتے
رتن سنگہ کو ولیعہد کیا اور اوسکے بھائی اس خونخوار وزیر کی دغا و فریب
سے جانبر ہوکر بیکانیر مین پناہ پذیر ہوئے شجرہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ
مولراج کی اولاد مین سے کتنے آدمی اس شیطان کی شرارت سے قتل
و محروم الارث ہوئے ہین +

یہہ نسب نامہ ٹوڈ صاحب کی تاریخ رجستان اور سیجر والٹر صاحب کی

رپورٹ سنہ ۱۸۰۹ء سے لکھا ہے اونمین یہہ اختلاف ہے کہ ٹوڈ صاحب
نے مولراج کا خلف سوم مان سنگہ اور مہا سنگہ کو خلف جیت سنگہ لکھا ہے اوپمجر
والٹر صاحب نے جیت سنگہ کو خلف سوم مولراج لکھا ہے ٹوڈ صاحب
نے مان سنگہ کے چار اخلاف لکھے ہین اور والٹر صاحب نے باعتاد نمبر
۵ و ۶ و ۷ مہا سنگہ کے چار پسر لکھے ہین سواے اسکے والٹر صاحب نے تیسرا
خلف تیج سنگہ لکھا ہے پھر رپورٹ سنہ ۱۸۹۱ء مین والٹر صاحب نے
مولراج کے صرف دو اخلاف راے سنگہ جیت سنگہ لکھے ہین اور مہا سنگہ کو
خلف جیت سنگہ اور تیج سنگہ وغیرہ کو نبیرہ راے جیت سنگہ لکھا ہے مہا سنگہ
کا ناتھا اس سبب سے راجہ نہوسکا اور مان سنگہ گھوڑے سے گر کر
مر گیا اس سبب سے موتا کو اونکے قتل سے اپنی گنہگاری کی فہرست مین اضافہ
کرنیکی ضرورت نرہی +

عجیب ماجرا ہے کہ راجپوتانہ مین وہی رئیس زیادہ مدت تک حکمران
رہے ہین جنکے عہد مین ریاست بقبضہ وزرا رہی ہے کوٹہ کا رئیس
جسکے زمانہ مین ظالم سنگہ قادر تھا پچاس برس سے زیادہ حکمران رہا اسیطرح
راول مولراج نے جیسلمیر مین براے نام اٹھاون برس حکومت کی اور
اوسکا باپ چالیس برس تک فرمانروا رہا تھا شاید راجپوتانہ کی تاریخ مین کوئی
نظیر ایسی بہم پہنچی جسمین باپ اور بیٹون نے اسقدر مدت دراز تک حکومت
کی ہو اگر مولراج کے دادا جسونت سنگہ کے زمانہ پر خیال کیا جاوے تو
معلوم ہوتا ہے کہ بھاٹیون کی ریاست شمال مین گارا ندی تک تھی

کہ یہہ ندی اس ریاست اور ملتان کے درمیان حد تھی مغرب مین اوسکی سرحد وینج ند تھا اور سندہ کی پست زمین کا لمبا مگر کم عرض قطعہ اوسمین داخل تھا اور کسی زمانہ مین منصورہ کی قدیم دار الحکومت تک جو بلفظ روڑی بھکر مشہور ہے حکومت ہوگئی تھی جنوب مین حد ریاست دہات تک تھی اور قلعات شیو و کوٹڑہ و بارمیر جنپر اب مارواڑ والے قابض ہوگئے ہین داخل تھے مشرق مین ضلاع پھلودی و پوکرن وغیرہ کہ اب بیکانیر و مارواڑ مین داخل ہین متعلق جیسلمیر تھے بہاولپور کی کل ریاست بہاٹیون کے ملک مین سے نکلی ہے اور اسطرف سے راٹہورون نے بھی مغربی سرحد پر بہت ملک حاصل کیا ہے اور سبب اسکا یہہ ہوا ہے کہ بہاٹیون اور راؤ دیوترون سے ہمیشہ عداوت رہی ہے +

मंसूरा

रोडीभक्कर

धात

शेव

कोटोरा

बारमेर

سمہ ۱۸۱۸ء مین راول مولراج مسند نشین ہوا تھا اور ۱۸۱۸ء مین اوسنے سرکار اونرایبل ایسٹ انڈیا کمپنی سے عہد نامہ اتفاق واحدیت مندرجہ نقشہ نمبر ۲ باب اول منضبط کیا اوسکے عہد کا یہہ اخیر کام تھا اور کل عہد مین وہ مہتا سالم سنگہ اور اوسکے باپ کے اختیار مین رہا تہا ۱۸۲۰ء مین اوسکا انتقال ہوا اوسکا پوتا گج سنگہ مسند نشین ہوا +

بمقتضاے عمر و تجرد منشی سابقہ و تجربہ واقعات گذشتہ کے وہ ہر طرح جسطرح سالم سنگہ چاہتا تھا اوسکے اختیار مین رہنے کے لایق تھا چونکہ وزیر کی تدبیرون سے وہ انسان کی صحبت سے بالکل محترز و کنارہ کش رہا تھا اوسکا بھی کسیکو درد نہ تھا اور نہ وہ کسی سے امداد و اعانت کا استحقاق

اس سے یہ قصد ازلس بسبب بدنامی سرکار وزیر کو قبایل کی اتنی قرابت
اس شکایت کو محض بے اصل بیان کرکر اپنے رحم و انصاف کی بہت تعریف
کی اور ہمدران حال ضبطی و ستراد ہی و احد مصادرہ کا سلسلہ دو چند تر
وسے اہمانی سے جاری کیا اس ظلم کی کل راجپوتانہ کو شکایت تھی کیونکہ
او سہرہ جیلہ کے جو کل ہندوستان مین پھیلے ہوئے ہین اپنے رو پیہ
ہر تجارت پیشہ آدمی کو ادھار دیتے ہین مگر یہ دولتمند لوگ جنکے قریب
گھر تھے عنقریب کل جلا وطن ہوگئے اور اگر اونکے اہل قبیلہ بطور اوال کے
وزیر کے قید مین نہوتے تو غالب ہے کہ وے اپنی محنت و تجارت کے
منافع کو وہان لیجانیکا خطرہ کبھی نہ اٹھاتے ور اعت بالکل موقوف ہوگئی
اندرونی و بیرونی تجارت کی آمدنی بند ہوگئی اور سرکاری آمدنی بالکل ضبطی
جائداد و مصادرہ پر منحصر ہوگئی کہتے ہین کہ وزیر نے قریب ... لاکھ
روپیہ کے فراہم کیا تھا اور ہندوستان کے مختلف شہرون مین جمع کیا تھا
یہ روپیہ اوسکو عرصہ ... سال کے اندر نہایت دولتمند خاندانون کی تباہی
سے حاصل ہوا تھا اور عمدہ جواہرات و بیش قیمتی اشیا اوسنے اپنے قبضہ
مین لاکر اطراف ملک مین بھیجدیے تھے ساہوکار لوگ متواتر اپنے اہل قبیلہ کو
اوس ملک مین سے لیجانیکے واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے پروانہ راہداری
کی درخواست کرتے تھے مگر قطع نظر دیگر قباحتون کے اونکا ایسا تعلق تھا
بر خانگی قبایل مین بھی اونکو چند طرح کا خوف تھا کیونکہ اگرچہ وزیر حسب
خواہش صاحب پولیٹکل ایجنٹ پروانہ راہداری دیدیتا مگر وہ اونکو جنگل مین

لٹوا دیتا اس سبب سے اکثر کو ہر طرح کی تکلیفات کا متحمل ہونا پڑا*
انہیں ایام مین ایک نزاع سرحدی واقع ہوا جسمین سرکار انگریزی کو
عہدنامہ احدیت کی مقدمہ شرایط جسکے موجب راجپوتانہ کے کل تنازعات
مین ثالث ہونیکا منصب حاصل ہے عمل کرنا پڑا باروکے مالدوتون کی
عادات غارتگری سے ایک فساد برپا ہوا جس سے دونون ریاستون
کے درمیان لڑائی ہو کر راٹھورون کیطرف سے ایسا سخت حملہ ہوا کہ
سرکار انگریزی کی مداخلت لازم آئی شاید کسیکو یقین نہ آوے کہ جس حملہ
آوری کے سبب سے مالدوتون پر بیکانیر والون کا غضب ہوا اونکو
انگریزون نے ہی اونکی بیخ کنی کی اغراض سے تحریک دی تھی اور وہی اول
اس زیادتی کا شاکی ہوا اسکے بخوبی سمجھنے کے واسطے مالدوت قوم کا
کسیقدر مفصل حال لکھنا لازم آیا*

बारू मालदूतों

مالدوت قبیلین دہیر سنگ دکوہر و بیخ ملوت کل بھاٹی اقوام ہین
مگر عادات غارتگری سے اونکا نام مثل قزاق و پنڈارون کے سرقت
و رہزنی مین مشہور ہو رہا ہے مالدوت مالدیو کی اولاد مین ہین اور
اٹھارہ دیہات کا پٹہ یعنی جاگیر بارو مین رکھتے ہین یہ جاگیر کھیر پٹہ
سے جسکو بیکانیر کے راٹھورون نے بھاٹیون سے چھین لیا ہے
ملحق ہے اور اس سبب سے کہ راٹھورون نے سابق مین بھاٹیون
کا بہت ملک لے لیا ہے اونمین باہم بڑی خصومت ہے گو پچیس سال
گذشتہ مین راٹھورون نے اقتدار پاکر بارو پر حملہ کیا اور اوسکے کل

खैरपट्टा

باشندون کو بلا لحاظ عمر و فرقہ کے قتل کیا شہر کو مسمار کر دیا اور جاہات کو پھوڑ دیا اور مویشی اور دیگر قیمتی اشیا کو لیگئے اور جو بچ رہے انھون نے جنگل مین جاکر پناہ لی اونکی اولاد نے جس زمانہ مین سرکار انگریزی سے تعلق ہوا اپنے قدیم ملک پر پھر قبضہ کر لیا اسیر وزیر کو بھی اوسنے ویسا ہی حسد پیدا ہوا جیسا راٹھورون کو تھا کہ اوسنے اونکی منزادہی کیواسطے راٹھورون کو طلب کیا اونکے مشہور غارتگر ہونے سے ممکن تھا کہ وزیر کو اونکی تباہی اچھا حیلہ ہوتا مگر حالات مندرجہ سابقہ سے ظاہر ہے کہ انکا سردار بغرض حصول آزادی راج کنوار اسے سنگہ کی تدبیرون مین شریک ہوا تھا اور وزیر نے اوسکو کمال سنگدلی سے قتل کرایا تھا اس سبب سے انکی اوس سے سخت عداوت ہوگئی تھی اب مالدوتون سے انتقام لینے کا موقع اوسکو سرکار انگریزی کی ایک بالوساطت خیر خواہی سے حاصل ہوا جسکا پیشوا باغی ہوا اوسنے اونٹون کی خریداری کے واسطے اپنے گماشتون کو جیسلمیر بھیجا ایک قطار چار سو اونٹون کی بھاٹیون کے ملک سے نکل گئی جب بیکانیر کے علاقہ مین جاتے تھے مالدوتون نے لوٹ لی اور بارہ کو لیگئے یہہ قیاس مین نہین آسکتا ہے کہ وزیر کے خفیہ اشارہ کے بغیر جواول سے مداخلت سرکار انگریزی کا خواستگار تھا بیکانیر کی فوج ایسی جلدی سے انتقام کے واسطے بھاٹیون کے ملک کے اندر بلا تامل چلی جاتی اور نوکھا و بارہ کو مسمار کر کر فتحمندی سے بیکم پور پر عازم ہوتی اور وہان خالصہ کے ملک پر بھی دست اندازی کرتی جب یہہ

नोखा
बारू

طوالت ہوئی تب وزیر کو دریافت ہوا کہ کام حد اختیار سے نکل گیا اور
اسوقت اوسنے سرکار انگریزی سے مداخلت چاہی کہ فوراً گیگئی اور
افسر فوج بیکانیر فوراً تعمیل حکم کر کر خوشی سے اپنے ملک کی حد کے اندر چلا گیا
راول گج سنگہ کی شادی دختر مہارانا صاحب والی میواڑ سے ہوئی تھی
جس زمانہ مین راول صاحب شادی کیواسطے گئے تھے اوسی ایام مین
دیگر دختر رانا صاحب و دختر خلف رانا صاحب سے شادی کرنیکے واسطے
مہاراجگان بیکانیر و کشنگڈہ بھی گئے تھے کہ ہر سہ روسا دکے اودیپور
مین بالاتفاق پہنچنے سے سیسودیون کی دارالحکومت مین مدت کے
بعد رونق ہوئی اس اتفاق و رشتہ داری سے بیکانیر و جیسلمیر کی ریاستون
کے نفاق مین بھی کسیقدر کمی ہوئی رانی راناوت جی کی بوجہ عظمت خاندان
اودیپور کے بہت قدر و منزلت ہوئی اور رانی موصوف نے رعایا
کے ساتھ بہت سلوک و رعایت کی +

سنہ ۱۸۲۴ مین وزیر کے قتل کا اقدام ہوا اوس سے کسی نے کہدیا کہ یہہ
اقدام خود راول کی سازش سے ہوا ہے اسپر اوسنے اپنے قبایلون کو
وطن کو بھیجدیا مگر اوسی سال مین وہ مرگیا و مرنیکے وقت تک اوسکو یہی
یقین تھا کہ مینے عہدہ وزارت ہمیشہ کیواسطے اپنے خاندان مین حاصل
کرلیا ہے +

اوسکا ایسا تسلط تھا کہ اوسکی وفات کے بعد بھی اوسکا بڑا بیٹا اور ایک
چھوٹا بیٹا کہ دوسری عورت سے تھا بالاتفاق وزیر ہوئے مگر بڑے

نے چھوٹے کی والدہ کو بجرم آشنائی کسی ملازم کے ساتھ کہ نہ معلوم صحیح تھا یا غلط ہلاک کر ڈالا اس جرم میں راول گج سنگھ نے کہ اس زمانہ مین ہوشیار ہو گیا تھا اوسکو قید کر دیا اوسکے ہمراہیون نے حمایت پر آمادہ ہو کر فساد کرنا چاہا مگر راول نے اس محل پر بہت استقلال سے کام کیا اور سرکار انگریزی نے بھی اوس کے اختیار جائز مین مداخلت کرنے سے انکار کیا تب یہ فساد رفع ہو گیا +

بعد ازان راول نے بذات خود انصرام کار ریاست کیا اور بضابطہ و عادلانہ طریقہ سے بہت نیکنامی حاصل کی اوسکے حسن لیاقت و صفائی دلی سے بہکا غیری ریاست سے بالکل صفائی ہو گئی +

سرکار انگریزی سے بوجہ خیر خواہی کے اور کسی طرح پیش نہ آیا سنہ ۱۸۳۹ و ۴۳ء مین سندھ و [illegible] لشکر کشی ہوئی تب فوج کے واسطے شتران باربرداری پہنچانے مین ایسی کوشش کی کہ سرکار بہت شکر گذار ہوئی +

सहगढ़
गिरसिया
कोटड़ा

سنہ ۱۸۴۳ مین فتح سندھ کے بعد قلعات شاہ گڑھ و گرسیہ و کوٹڑہ کہ کسی زمانہ مین اس ریاست سے چھینے گئے تھے پھر اوسمین شامل کئے گئے ان قلعات کو حسب الحکم سرکار انگریزی میر علی مراد نے والی جیسلمیر کو دیدیا مگر اوسوقت مہاراول جیسلمیر کو سرکار انگریزی سے کوئی سند ملی ہوئی معلوم نہین ہوتی ہے +

سنہ ۱۸۴۶ مین مہاراول گج سنگھ صاحب لاولد مر گئے اونکی بیوہ نے کہ ہمشیرہ مہارانا جوان سنگھ والی ادیپور تھے رنجیت سنگھ خلف کیسری سنگھ کو متبنی لیا

مہاراول رنجیت سنگہ صاحب کو لشمول دیگر روساء راجپوتانہ ۱۸۶۲ء مین
سند استحقاق متبنی مندرجہ باب اول عطا ہوئی بتاریخ ۱۶ جون ۱۸۶۴ء اونکا
بھی انتقال ہوا مہاراول رنجیت سنگہ کے کوئی اولاد نہ تھی اسواسطے
بیوہ رانی سنے اونکے بھائی بیری سال کو گود لیا اور اکتوبر ۱۸۶۴ء مین
اوسکی سند نشینی منیکاو گورنمنٹ سے منظور ہوئی کرنیل ایلیٹ صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل کو فرصت نہونے کے سبب نومبر ۱۸۶۴ء مین میجر نکسن صاحب
پولیٹکل ایجنٹ میواڑ مع خریطہ گورنمنٹ سند نشین کرنیکے واسطے
گئے مگر بیری سال سنے کہ بعمر ۱۷ سال تھا سند نشینی سے انکار کیا اور
وجہ اسکی یہہ بیان کی کہ ریاست جیسلمیر مین حکمران ہونا میرے حق مین بہتر
نہوگا ہرچند ٹھاکروں سنے فہمایش کی مگر اوسنے نمانا اوسکے صغیر سنی کے
لحاظ سے گورنمنٹ سنے اس معاملہ کو دو برس تک التوا مین رکھا اور
ٹھاکر کیسری سنگہ والد بیری سال کہ بیس برس سے منتظم ریاست تھا
مہاراول رنجیت سنگہ کے انتقال سے کے بعد بھی بدستور انتظام ریاست کرتا
رہا ۱۸۶۶ء کے ایام بارش مین افواہاً مارواڑکیطرف سے اور تحریراً
بذریعہ خریطہ بیوہ مہاراول رنجیت سنگہ کی حکام کو اطلاع ہوئی کہ کیسری سنگہ
نے رانی سے کچھہ سختی کی ہے اور ریاست کے انتظام مین بھی ابتری
ہے چنانچہ اوسکو لکھا گیا کہ اگر یہہ حالات صحیح ہونگے تو تم قابل مواخذہ
متصور ہوگی ہمدرانحال کرنیل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے چاہا کہ خود جیسلمیر جاکر انتظام کرین کیونکہ اونکو یقین تھا کہ تا وقتیکہ

बैरीसाल

इलयट

निकसन

इडिन

مہاراول صاحب مسندنشین ہوکر کام نکرینگے اور ریاست مین دو
فریق ایک ٹھاکر کیسری سنگہ وزیر کا اور دوسرا مہاراول رنجیت سنگہ
کی بیوہ کا رہینگے متواتر شکایتین پیدا ہونگی علاوہ اسکے کرنل سدرلینڈ صاحب
نے ۱۸۴۴ع مین دورہ کیا اوسکے بعد کوئی صاحب ایجنٹ گورنرجنرل
جیسلمیر مین نہین تشریف لیگئے تھے +
چنانچہ ستمبر ۱۸۶۴ع مین صاحب موصوف براستہ جالور و ملانی جیسلمیر کو
تشریف لیگئے اور ۱۰ اکتوبر کو داخل ہوئے اول تو یہ دریافت ہوا
تھا کہ مہاراول صاحب کو مسندنشینی سے بدستور انکار ہے مگر ملاقات
ہونے پر معلوم ہوا کہ ناراضگی رفع ہوگئی ہے اسپر جبکہ صاحب نے
فہمائش کی کہ آپ کے مسندنشین ہوتے ہی نااتفاقی رفع ہوجاویگی اور
کاروبار ریاست کا خاطرخواہ انتظام ہوگا مہاراول صاحب نے
منظور کیا اور بتاریخ ۱۹ اکتوبر صاحب ایجنٹ گورنرجنرل نے بہ ادای
رسومات معمولی مجمع عام مین مسندنشین کیا کہ کل حاضرین نے
بہ آواز بلند اپنی خوشی کا اظہار کیا اور جو تردد اونکے دلمین مدت سے تھا
رفع ہوگیا ان برسون مین بارش کم ہونے سے ملک کی آمدنی مین
بہت کمی ہوئی تھی کنوون مین پانی کی قلت ہونے سے کہ دو سو سے
پانسو فیٹ تک کی عمق پر ہے اور زیادہ تر شور ہے آبپاشی بالکل
غیرممکن ہے لیکن باوصف ان خرابیون کے بھی اگر انتظام اچھا ہو
اور بارش بھی ہو تو آمدنی ریاست زیادہ ہوسکتی ہے +

بعض صورتون سے ٹھاکر کیسری سنگہ کا بندوبست اچھا تھا مثلاً واردات غارتگری وچوری مویشی کا بہت انسداد ہوگیا تھا گو جیساکہ بمقتضاے خاصہ ملک وعادت باشندگان لابدتھا ارتکاب جرایم ہوتا تھا مگر معاملات مال مین اوسکی دوراندیشی وعقلمندی ظہور مین نہ آئی کہ آمدنی کم ہوگئی +

سنہ ۶۹-۱۸۶۸ع مین قحط ریاست جیسلمیر مین کم ہوا سندہ و مارواڑ کے درمیان تجارت غلہ کے جاری رکھنے کے واسطے سرکار انگریزی سے متنبہ بھیجا گیا تھا چنانچہ اونٹون کے ذریعہ سے تجارت بخوبی جاری رہی اور مارواڑ مین بہت غلہ آیا رعایا جیسلمیر و مارواڑ کے درمیان سرحد پر کچھہ فساد ہوا مگر خفیف تھا اور جلد انسداد ہوگیا +

سنہ ۱۸۶۹ع مین ٹھاکر کیسری سنگہ کہ مہاراول صاحب کا چچا اور پچیس برس سے منتظم ریاست تھا مرگیا بجاے اوسکے اوسکا برادر کلان چیتر سنگہ مقرر ہوا مگر اوسمین کیسری سنگہ کی سی لیاقت نہ تھی اور نہ اوس سے بھائی کی نمارت گرڈرتے تھے کیسری سنگہ نے عباس علیخان رسالدار کو جو سندہ مین قحط زدہ ممالک مین غلہ بھیجنے کے واسطے معین ہوا تھا بہت مدد دی تھی وقت معاودت عباس علیخان نے بیان کیا کہ سندہ و بہاولپور سے ۲۳۵۰۰ بارشتر غلہ و زنی ۱۸ لاکہ ۸۰ ہزار من جیسلمیر مین ہوکر مارواڑ کو آیا ہے اور اس غلہ کی قیمت مین سے پچیس چھبیس لاکہ روپیہ واپس مارواڑ کو گیا مگر ایک بھی ڈکیتی یا غارتگری

کی واردات مارواڑ و جیسلمیر مین واقع نہوئی دونون سڑکون پر اسّی اسّی میل کے فاصلہ پر پانی نہین ملتا ہے کاروالون کے واسطے جیسلمیر والون نے مناسب مقامات پر حوض بھرے ہوئے رکھے ظاہرا اسکا خرچ بہت معلوم ہوتا تھا مگر اہالیان ریاست نے اوسکا بندوبست دیہات کی معرفت بہت عمدگی سے کرایا حوضون مین پانی چار آنہ من کے حساب سے بھروایا گیا اور شتران بھرتی غلہ پر فی بار شتر ۱؎ محصول لیا گیا منجملہ ۲۳۵۰۰ شتران باربرداری کے ۱۲۵۰۰ اشتر چارنون کے تھے کہ یہہ لوگ کل اقسام محاصل سے معاف ہین صرف لاکھہ اونٹون پر محصول لیا گیا مگر اسپر بھی بعد ادائے مصارف بہت روپیہ پس انداز ہوا +

جیسلمیر مین مرض ہیضہ مطلق نہوا اپریل ومئی مین بارش بکثرت ہوئی کہ اس سبب سے جس زمانہ مین مارواڑ مین سخت لو چلتی تھی جیسلمیر مین گھاس بکثرت ہوگئی تھی کہ مدت تک جیسلمیر کے علاقہ مین مارواڑی اور ملانی والی بکثرت بھرے رہے +

موسم سرما ۱۸۶۸ء مین مہارا ول صاحب نے تین مہینے تک اپنے ملک کا دورہ کیا اور مستغیثون کی نالشات کی سماعت کی مگر اپنے سرکش پیشہ بھائی یعنی بھاٹھی راجپوتون کا انسداد نہ مہارا ول صاحب کر سکے اور نہ اونکے چچا و وزیر چتر سنگہ سے ہوسکا کہ انھون نے قرب و جوار کے ملکون پر بہت زیادتی کی +

بھاٹھیون کی شرارت وزیادتی کا انتظام محال ہے کیونکہ مارواڑ مین

ایسے ٹھاکر بہت کم ہین جنکے گھرون مین بھٹیانی ٹھکرانی نہین ہین تا
بحدیکہ مہاراجہ صاحب جودہپور کے زنانہ مین بھی بھٹیانی رانیان ہین پس
کل مارواڑ و ملانیکے ٹھاکرون کی بھاٹھیون سے رشتہ داری ہونے
سے جب کوئی گروہ اونکا چالاک اونٹون پر سوار ہوکر آتا ہے اپنے رشتہ دارون
مین ٹھہرکر بعد دریافت حال یکایک واردات کرتا ہے خالی ہاتھہ کبھی نہین
جاتا اور جو لوگ وطن مین رہتے ہین بالعوض پناہ دہی سارقان واخفاء
واردات مال مسروقہ ومغروقہ مین حصہ لیتے ہین ٭

इम्मी

اکتوبر ۱۸۸۱ء مین میجر امپی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا
مہارا اول صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے اور تاقیام اونکے
شفقت ومحبت سے ملاقات کرتے رہے صاحب موصوف نے لکھا ہے
کہ مہارا اول صاحب جوان ذکی الطبع خوش مزاج اور معقول آدمی ہین مگر
ناتربیت یافتہ و ناتجربہ کار ہین اونکی دو رانیان ایک بیکانیر کی اور دوسری
جیسلمیر کی ہین مگر کچھہ اولاد نہوئی ہے صاحب ایجنٹ کے جانے سے
دو مطلب تھے اول غارتگرون کو تاکید وتنبیہ کرنیکے واسطے رئیس کو
ہدایت کرنا دوم قرضہ ذمگی ریاست کے ادا ہونیکی تدبیر کرنا چنانچہ
مہارا اول صاحب نے اقرار صالح کیا کہ ٹھاکران مرتکب واردات کو
سزا دینگے اور حتی المقدور انسداد غارتگری مین کوشش کرینگے مگر یہہ
عذر کیا کہ قحط سالی وخشکی کے سبب سے ریاست مفلس ہو رہی ہے
اور انتظام سرحد کیواسطے فوج رکھنے کی وسعت نہین اور مثل دیگر سرحدون

کے ٹھاکرون کی عدول حکمی کا بھی عذر کیا +
چونکہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اول مرتبہ وہان گئے تھے اور عذر بھی صحیح
تھا مہاراول صاحب سے کہکر کُل بڑے ٹھاکرون کو طلب کیا اور
بموجودگی رئیس وٹھاکران دربار کرکر اونکو آگاہ کیا کہ سرکار انگریزی
امن وعافیت خلایق کے واسطے مہاراول صاحب کو ذمہ ور سمجھتی ہے
اسواسطے اگر کوئی ٹھاکر انتظام ملک مین اونکے حکم کی تعمیل نکریگا تو اوسکی
سزادہی مین سرکار سے مہاراول صاحب کو مدد دیجاویگی +
महारावल صاحب نے راج گڑھ مین کہ بھاٹی غارتگرون کی شہور جای
پناہ ہے فوج متعین کرکے اپنے اقرار کا ایفا کیا غارتگر فرور ہوگئے
اور راج کی فوج اوس مقام پر قابض رہے مگر غارتگری مین کچھ کمی نہوئی
اور نہ یہہ امید تھی کہ تاوقتیکہ مہاراول صاحب کو اپنی حکومت قایم کرنے
کی طاقت ہو اور مارواڑ و بیکانیر کی ریاستون سے اعانت کیجاوے
اُسکا انسداد ہوسکے انتظام سرحد کے واسطے تینون ریاستون کی بالاتفاق
فوج پولیس کی ضرورت ہے جودہ پور سے جیسلمیر تک ۱۰۰ میل کے فاصلہ
مین سرزمین خشک وریگستانی ہونے سے لشکر کا جانا دشوار ہے اور
لشکر جاوے تو اوس بدنصیب ملک کے باشندون کو بہت تکلیف وزیرباری
ہوتی ہے کیونکہ دیہات بہت کم اور دور دور ہین آبادی قلیل ہے
بجز کسی سال کے جسمین بارش بکثرت ہوئی ہو زراعت نہین ہوتی ہے
رعایا اپنی بھیڑ و بکریون سے بسر اوقات کرتی ہے +

راजगढ़

دسمبر ۱۸۷۳ء مین مہاراول صاحب نے بسواری شتر تیز رو سے ڈونگرپور مین پہنچکر وہان کے رئیس کی دختر سے شادی کی اور بعد المعاودت کوہ آبو کی بھی سیر کی اسمین یک لکھ پچاس ہزار کا روپیہ خرچ ہوا اور ایک لاکھ مو ہر کی آمدنی ہوئی +

वाल्टर

اکتوبر ۱۸۷۴ء مین میجر والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جیسلمیر کا دورہ کیا مہاراول صاحب کمال خاطر داری سے پیش آئے اونکو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی تشریف آوری سے کمال خوشی ہوئی اور اونکو قلعہ و محلات و شہر کی سیر کرائی +

۱۸۷۵ء مین مہاراول صاحب کی طبیعت علیل رہی جب جنوری ۱۸۷۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کلکتہ سے معاودت کرکے اجمیر مین مقدمات محکمہ پنچو کا فیصل کرنے لگے مہاراول صاحب سے اونکو جیسلمیر تشریف لانیکے واسطے لکھا چونکہ اونکو مہاراول صاحب کی بیماری اور اوسکے وزیر و دیگر تابعین کی بیقراری کا حال دیگر ذریعون سے بھی دریافت ہوا تھا ۲۴ جنوری کو اجمیر سے روانہ ہوئے وہان پہنچے تو واقع مین مہاراول صاحب بہت بیمار تھے اس سبب سے استقبال کے واسطے خود نہ آسکے مگر اپنے بھائی کو بھیجا اور حسب دستور خاطر و تواضع کی +

جیسلمیر کی ریاست چوبیس پرگنون مین منقسم ہے اور کل دیہات ۴۶۱ ہین انمین سے ۲۲۴ دیہات خالصہ مین ہین ۱۷ بقبضہ جاگیرداران ۲۳ مفوضہ دیہات خالصہ مین دربار پیداوار چارم سے گیارہوان تک

حصہ حسب موقع لیتا ہے جہان گیہون اور نخود پیدا ہوتا ہے راج کا حصہ چارم
سے چھٹا تک ہوتا ہے اور پیداوار خریف مثل باجرہ و تل و موٹھ پر
ساتوین سے گیارہوان تک لیا جاتا ہے جاگیرداروں سے کچھ نہین
لیا جاتا ہے البتہ مہاراول جدید کی مسند نشینی پر نیوتہ دیتے ہین *

दिहात सासन चारन भाट स्वामी

دیہات ساسن وہ کہلاتے ہین جو چارن و بھاٹ و سوامیون کے
قبضہ مین ہین ان دیہات مین مہاراول صاحب کا کچھ اختیار نہین ہے
اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرکے اونکے پاس پناہ پذیر ہوتا ہے تو وہ
گرفتار نہین ہو سکتا ہے تابعان دیہات ساسن کسی قسم کا محصول
نہین دیتے ہین اور انکی جاگیرین دوامی ہین *

بھومیون سے فی کس آٹھ پائی یا عہ لیا جاتا ہے اور عند الضرورت
ان لوگون سے بلا تنخواہ نوکری بھی لیجاتی ہے *

دیہات خالصہ مین راج کا محصول تین طرح سے لیا جاتا ہے *

اول کنکوت یعنی تخمینہ کھڑی زراعت کا * (कनकूत)

دوم کری کونتہ یعنی تقسیم غلہ بروے تخمینہ * (करिकुन्ता)

سوم لاٹہ یعنی تقسیم غلہ بروے وزن * (लाट)

علاوہ مطالبہ راج کے پیداوار مین دیوان و کنواریہ یعنی شحنہ دیہہ (कनवारया)
کا بدار کوٹھیار و آب کش مہاراول صاحب کے بھی حقوق ہوتے
ہین مثلاً جہان دربار کا حصہ گیارہوان ہے اور سو من غلہ ہوتا ہے
تو اسطرح تقسیم ہوگی ـ

راج	اہلکاران	رعایا
لومین	للہمن	بہ
	بہ ۳ثار	بہ۲ثار

اور جہان ساتوان حصہ ہے تو

راج	اہلکاران	رعایا
المہمن	مومن	لومہ

غرض کل اہلکاران کا حق ملکران کے حق سے نصف ہوتا ہے ؎

نقشہ آبادی علاقہ جیسلمیر از ٹوڈ صاحب

	نام	شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہا	تعداد مردمان	کیفیت	
۱	جیسلمیر	دار الریاست	۷۰۰۰	۳۵۰۰۰		जैसलमेर
۲	بیکم پور	ٹہایت	۵۰۰	۲۰۰۰	سردار راوکہلاتا ہے	बीकमपुर
۳	سیرروہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	اور یہ ۲ گاؤن	सीररा्ह
۴	نادہنہ	ایضاً	۴۰۰	۱۶۰۰	متعلق ہین	नासना
۵	کاٹوری	خالصہ	۳۰۰	۱۲۰۰	کیلن بھاٹھی	काटोरी
۶	کابہ	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	راولوت	काबा
۷	کلدرہ	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰		कुलदरी
۸	ستوہ	ٹہایت	۳۰۰	۱۲۰۰		सतोाह
۹	جھجنیالی	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰		जिन्झियाली
۱۰	دیوی کوٹ	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰		देवीकोट

نام		شرح جاگیر یا خالصہ	تعداد خانہ ہا	تعداد مردمان	کیفیت
۱۱	بھاپ (भाप)	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
۱۲	بالانہ (बालाना)	ثبایت	۱۵۰	۶۰۰	
۱۳	سیتاسو (सतियासो)	ایضاً	۱۰۰	۴۰۰	
۱۴	بارو (बारू)	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	مالدوت ۱۸
۱۵	چان (चान)	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	دیہات متعلق تاپن
۱۶	لوہارکی (लोहारकी)	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
۱۷	نون تاوہ (नोनतवार)	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	راولوت تانخ
۱۸	لانڑی (लाखटी)	ایضاً	۳۰۰	۱۲۰۰	
۱۹	ڈانگری (डांगरी)	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
۲۰	بیجوریا (बीजूराव)	خالصہ	۲۰۰	۸۰۰	
۲۱	منڈائی (मंडावे)	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
۲۲	رام گڑھ (रामगढ़)	ایضاً	۲۰۰	۸۰۰	
۲۳	برسل پور (बिरसलपुर)	ثبایت	۲۰۰	۸۰۰	
۲۴	گراج سر (गिराजसर)	ایضاً	۱۵۰	۶۰۰	
	میزان دیہات متعلقہ اندرا			۵۶۴۰۰ ۱۸۰۰۰ ۷۴۴۰۰	

جیسلمیر کے علاقہ مین تین قسم کے جاگیردار ہین اول بسی کہلاتے ہین کہ
اونکی جاگیرین دوامی ہین مگر راج مین کچھہ نہین دیتے ہین دوسری پٹہ دار کہ
جب تک دربار چاہتے قابض ہین مگر راج مین کچھہ داخل نہین کرتے ہین سوم
قسم حال مین جاری ہوئی ہے کہ بعض اشخاص کو حین حیات جاگیرین ملتی ہین
جاگیردار اپنے دیہات مین عام زراعت پیشہ رعایا سے بابت کل زمین
کے جو ایک مقام پر ایک جوڑی نرگاوان سے کاشت کرسکے صرف دو روپیہ
لیتے ہین اور راجپوت وغیرہ سپاہ پیشہ لوگون سے کچھہ محصول نہین لیتے
ان لوگون کی کاشت کی زمین کا محصول معاف ہے مگر وے جاگیردار کی
نوکری کرتے ہین اور شادی وغمی پر نذر نقد وگھوڑا اونٹ وغیرہ حسب
حیثیت اپنے نیوتہ دیتے ہین اور دیہات سالسن مین بھی یہی طریقہ
جاری ہے مگر وہان سپاہ پیشہ لوگ بھی اداے محصول سے معاف
نہین ہین دو بیلون کی کاشت پر دو روپیہ دیتے ہین +
جب کسی دوامی جاگیر کا جاگیردار مرتا ہے راج سے جدید پٹہ جاری
نہین ہوتا ہے گانون کا منافع متوفی کے کل بیٹون مین برابر تقسیم ہوجاتا ہے
اگر اونمین اتفاق ہووے تو اس طریقہ پر بخوبی عمل ہوتا ہے لیکن اگر اتفاق
نہووے تو انواع شور و فساد پیدا ہوتے ہین اور پنچایت برادرانہ یا دربار
کے حکم سے جاگیر تقسیم ہوتی ہے مثلاً چار بیٹے ہین اور خود کاشت کرتے
ہین تو جس قدر جس سے ہوسکے اوسکے کہیتونگے سب کا منافع مساوی لیکن اگر کاشتکار
علیحدہ ہین تو پیداوار برابر حصون مین تقسیم ہوجاویگا بڑے کو کچھہ زیادہ نہین

بلیگا پشتین سے یہہ طریقہ جاری ہے اور اس سبب سے اکثر جاگیرداروں
کے قبضہ مین بہت تھوڑی زمین رہ گئی ہے زیادہ تر یہہ دستور مہاراول
کیت سی کی اولاد کے بھائیون مین جاری ہے کہ اونمین ٹھاکران جنجملی و
بارو و رندرو ڈانگری ولتیپایہ وغیرہ داخل ہین مگر مہاراول کیلن جی
کی اولاد کیان و برسنگ بھائیون مین بڑے بیٹے کو جاگیر ملتی ہے
اور چھوٹے جسقدر کر سکین زمین کاشت کر لیتے ہین یا مزارعان سے
کرالیتے ہین اوسکا کچھہ محصول نہین دیتے ہین ہکیم پور و برسل پور و گراج سر و
سردہ کے ٹھاکروان مین یہہ دستور جاری ہے +

जिजमली
बारू
रिंदर
लतिपाया

جاگیرون کی مساوی تقسیم کی مہاراول صاحب کو بھی شکایت ہے کہ
اوسکے سبب سے دیہات جاگیر مین راج کی خاطر خواہ حکومت نہین ہے
اگرچہ دربار عموماً بڑے بھائی کو ذمہ وار سمجھتا ہے مگر چھوٹے اوسکو برابر
سمجھکر کچھہ خیال نہین لاتے مہاراول صاحب اس طریقہ کو بدلنا چاہتے
ہین یہہ جاگیرین روسائے سلف کی اولاد کو ملی ہین اور ہر ایک شخص کے
انتقال پر اوسکی اولاد مین تقسیم ہوتی گئی ہین کہ انقضائے مدت سے انکی
کی تعداد زیادہ ہوتی گئی اور اونکے حصہ کی زمین کم ہوتی گئی تا بحدیکہ اب
بعض کے قبضہ مین صرف ایک یا دو کھیت ہین اور جیسلمیر کے راج مین ایسی
گنجایش نہین ہے کہ کسیکو جدید گانو دیا جاتا +

باوجود خشکی و خرابی زمین کے اس ملک مین بعض اجناس پیدا ہوتی ہین
خصوص باجرہ جو نرم زمین مین ہوتا ہے اور اس ملک کے لوگون کی

عام غذا ہے کہ بافراط ہوتا ہے جس سال اچھی بارش ہوتی ہے دو تین
سال اسکے خرچ کے لایق پیدا ہوجاتا ہے دس برس گذشتہ مین اوسکا اوسط
نرخ ۳۳ اسیر رہا اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۶۸ سیر کا نرخ تھا جب اچھا پیدا وار ہوتا
تب اس ملک مین سندھ سے صرف گیہون آتا ہے گرم زمین
ہونے سے کثرت بارش بھی مضر ہوتی ہے کہ زراعت تلف ہوجاتی
ہے ٹیون کا باجرہ ہندوستان کے باجرہ سے بہت بہتر ہوتا
بلکہ اس ملک کے لوگ اسکو گیہون سے بہتر سمجھتے ہین اور تھہ مین گیہون
باجرہ سے گران نہین رہتا ہے اور قحط اسقدر ہوتے ہین کہ چھٹے
سال اچھا سمت ہوتا ہے پست و ہموار زمین مین جوار بھی ہوتی ہے
جس زمین پر باجرہ ہوتا ہے اوسپر روی کاشت ہوتی ہے علی العموم
لوگون کو یہہ بات معلوم نہین ہے کہ روی کو کم پانی چاہیئے کیونکہ اکثر
ممالک ہندوستان مین کثرت آبپاشی سے تلف ہوجاتی ہے ٹیون
کے ٹہال مین مونگ و موٹھہ و تل و گوار بہت ہوتا ہے اور گوار صدہا
کوس تک بطور تحفہ کے جاتا ہے دارالحکومت کے گرد اور پہاڑون
مین جہان مٹی سخت ہے اور پانی جمع ہونیکے واسطے بند ہین گیہون
اور ہلدی اور ترکاریان بہت عمدہ ہوتی ہین اچھی بارش ہوتی ہے
تو جو و نخود بھی ہوتا ہے مگر چاول بالکل سندھ کیطرف سے آتا ہے
اعلی درجہ کے اجناس زیادہ تر باس و بیکم پور و موہن گڈھ کے اضلاع
مین ہوتے ہین +

टीबा

बास
विक्रमपुर
मोहनगढ

جیسلمیر سے بیس میل شمال مین مقام کانوڈ جھیل معروف رن ہے
اس جھیل مین کنوے کھود کر اونکا پانی تمام کیاریون مین بھرا جاتا ہے
تین چار روز مین پانی بھر کر موسم سرما مین پندرہ روز مین اور موسم گرما
مین نو دس روز مین منجمد ہو کر نمک بنجاتا ہے ہر سال آٹھ دس ہزار من
نمک تیار ہوتا ہے کل نمک دساور کو جاتا ہے جیسلمیر کے علاقہ مین بہت
کم رہتا ہے کانوڈ مین ایک روپیہ کا نمک آٹھ دس من یا بار شتر آتا ہے
جیسلمیر مین فی روپیہ ڈیڑہ من فروخت ہوتا ہے اس کل نمک کا مالک
دربار ہے اور کاریگرون کو بطور حق الخدمت نومی حصہ پیداوار اور ایک
آنہ فی روپیہ زر قیمت ملتا ہے +
جیسلمیر مین کسی قسم کے کارخانہ کی گنجایش نہین ہے موٹا کپڑا بنا جاتا ہے
مگر زیادہ تر روئی دساور کو چلی جاتی ہے البتہ بھیڑ کی اون کی لوئی و کمل
و کمر بستہ و دستار وغیرہ بکثرت تیار ہوتی ہین اور نامے معمولی چکنی مٹی
کی پیالی اور رکابی تیار ہوتی ہین اور مستورات کے زیور دندان فیل
و استخوان کے بنائے جاتے ہین اس جنگلی دار الریاست کی صناعی
کی چیزین صرف یہی ہین +
بطور تجارت گاہ کے جیسلمیر کی شہرت صرف اسی وجہ سے ہے کہ درمیان
ممالک مشرقی اور سرزمین سندہ کے واقع ہونے سے قطار یعنی اونٹون
کے کاروان حیدرآباد و روڑی بھکر و شکارپور واوچ سے ممالک واقع
لب دریاے گنگا و پنجاب کو آتے جاتے ہین دوآب کا نیل کوٹہ اور

مالوہ کی افیون بیکانیر کی مصری سجے پور کے الآت آہنی شکار پور اور سندھ
فروخت کو جاتے ہین اور شکار پور سے الغرض کا دندان فیل وغیرہ و
مارچیل وعرقیات وچرس وپستہ بادام و دیگر خشک میوہ جات آمد بہاولپور
آتے ہین خاص اس ملک سے سندھ کو گھی جاتا ہے اور وہان سے
گندم وغیرہ غلہ آتا ہے زیادہ تر آمدنی محصول راہداری کی ہے اس
محصول کو دان کہتے ہین اور راستے وصول کرنیوالے جو شہر کے کل
راستوں پر متعین رہتے ہین دانی کہلاتے ہین ؛

علاوہ محصول اراضی و راہداری کے ایک دھوان کا محصول ہوتا ہے
یہ محصول ہر ایک چولہ یعنی مقام پخت و پز طعام پر لیا جاتا ہے اور اسکو
محصول تھالی یعنی ظرف طعام خوردنی بھی کہتے ہین اس سے کوئی گھر
معاف نہین ہے اور راج مین قریب ایک ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی
ہوتی ہے ؛

اس ریاست مین ڈنڈ یعنی مصادرہ بہت لیا جاتا ہے اور آمدنی
ریاست کی یہ بھی ایک مد ہے اول یہ محصول بطور اضافہ دھوان و
تھالی کے سمت ۱۹۲۴ مطابق ۱۸۶۷ع مین جاری ہوا تھا اور صرف دولتمندون
سے بقدر دو ہزار سات سو روپیہ کے وصول ہوا تھا مہیشریون نے
اپنے حصہ کا دیدیا مگر اوسوالون نے انکار کیا اس جرم مین دو سے
قلعہ مین قید ہوئے انھون نے مجبور محصول ادا کرنا یا مگر رہائی پاتے
ہی آپس مین دہرم کر کے قسم کھائی کہ راول مولراج کی کبھی صورت

نہ دیکھنے چنانچہ اسکا بخوبی ایفا کیا اس زمانہ مین جب کبھی راول بازار مین سے نکلتا اوس وقت اپنی دوکان اور کوٹھیون کو چھوڑکر اوسکا چہرہ نہ دیکھنے کی غرض سے گھرون مین چلے جاتے تھے یہہ حال چند سال تک رہا تو رئیس کے دلپر ایسا اثر پیدا ہوا کہ وہ اس قوم کے بڑے آدمیون کے گھر پھرا اور اونکے روبرو بلبلایا کر عفو تقصیر چاہی اور حلفاً اقرار لکھدیا کہ اگر محصول دہوان دیئے جاوین تو کبھی ڈنڈ طلب کرونگا اوسکے نے اوسکے عجز و زاری پر التفات کرکے سنہ ۱۸۴۱ و سمت ۱۸۹۲ مین اوسنے بدرپیشی ضرورت اوسنے اول ستائیس ہزار روپیہ اور دوسری دفعہ چالیس ہزار روپیہ قرض لیا اور اوسکو ایمانداری سے ادا کردیا جب سالم سنگہ کا باپ مختار ریاست ہوا اوسنے محصول دہوان معاف نکرنیکا اقرار کرکے اپنے آبا کا اقرار نامہ واپس لیکر مصادرہ لگانا چاہا اگرچہ اس اقرار نامہ پر ایمانداری سے عمل نہوا کیونکہ بخلاف اوسکے سمت ۱۸۵۵ مین اوسنے ساٹھہ ہزار روپیہ اور سمت ۱۸۶۲ مین اسی ہزار روپیہ اون سے مصادرہ کا لیا گیا مگر جب راول گنگاجی کو جانے لگا تب رعایا نے اس ظلم کے دفعیہ کا بہت اچھا موقع سمجھا چنانچہ رئیس نے پھر قسم کھائی اور بیٹے اوس سے پھر خلاف ورزی کی اور اوسکے بیٹے نے بھی وہی خودمختاری اختیار کی مہاراول گجسنگہ کی مسندنشینی سے دو برس کے اندر سالم سنگہ نے چودہ لاکھہ روپیہ وصول کیا سالم سنگہ اور اوسکے باپ نے جنکی سیری تا وقتیکہ جیسلمیر مین ایکہ روپیہ بھی رہا ممکن نہ تھی برو دبھان

آمدنی و خرچ سنوات حال

مد	سمت ۱۹۲۸ مطابق سنہ ۱۸۷۱-۷۲ء	سمت ۱۹۲۹ مطابق سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء	سمت ۱۹۳۰ مطابق سنہ ۱۸۷۳-۷۴ء
آمدنی	یک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	یک لکھ [illegible] ہزار
خرچ	یک لکھ [illegible] ہزار	دو لکھ [illegible] ہزار	یک لکھ [illegible] ہزار

سنہ ۱۸۷۳-۷۴ء مین قرضہ دنگی ریاست مع تنخواہ واجب الطلب یک لکھ [illegible] تھا

جیسلمیر کے بھاٹیون مین سے جو لوگ ریاست حال کے حدود کے اندر رہتے ہین
باوجودیکہ مسلمانون کے اختلاط سے رسم قدیم کے پابند نہین رہنے
مگر اب بھی ہنود کا اعتقاد رکھتے ہین مگر جو لوگ بھولرہ کی طرف اور گارا
ندی کے کنارہ پر رہتے ہین اونکا مسلمان ہوجانیکی وجہ سے اپنے
قدیم خاندان سے بالکل تعلق چھوٹ گیا ہے اس زمانہ مین بھاٹیون
کی ایسی شہرت نہین ہے جیسی راٹھور و چوہان سسودیہ راجپوتون کی
ہے تاہم وے شوکہ و سخاوت وغیرہ مین اون سے بہتر سمجھے جاتے ہین
اکثر موقعون مثل نزاع فیمابین سرداران پوکل و منڈور پر بھاٹیون کی بہادری
بہت نمایان ہوئی ہے اور اگرچہ یہ بھی راج کے زمانہ پر خیال کیا جاوے
تو اوسکے دلاورون مین اجلیش بھاٹی کل قوم کی نامداری کا باعث ہوا ہے
قواے جسمانی مین بھاٹی اگرچہ مثل راٹھورون کے جسیم اور مثل کچھواہون کے
قدآور نہین ہوتے ہین مگر علی العموم دونون سے خوشرنگ اور خوبصورت

ہوستے ہین اور یہودی صورتون سے وہی مشابہت رکھتے ہین جوسٹر الفنسٹن صاحب نے بیکانیر کے راجپوتون کی نسبت لکھی ہے راجپوتون کے کل خاندانون سے بھاٹیون کی بہت رشتہ داری ہوتی ہے البتہ میواڑ کے مہارانا صاحب سے کم ہوتی ہے مہاراجہ جگت سنگہ صاحب والی جے پور کی پانچ بھٹیانی رانیان تھین +

تعداد مین راجپوتون سے دوم درجہ پر مگر دولتمندی مین اونسے فایق پلی وال برہمن مین کسی زمانہ مین جبتک مارواڑ پر راٹھور قابض نہوئے تھے ایک دفعہ پالی کے علاقہ کے مالک ہوگئے تھے اسی سبب پلی وال کہلاتے ہین یہہ تو تاریخ سے تحقیق نہین کہ وے اس ملک پر کبہو کا قابض ہوئے تھے مگر البتہ پالی اپنی چوہان قوم سے متعلق تھے کہ شہر پالی سے پالی بھتانہ واقع مارشترہ تک اونکی بود و باش کی علامات موجود ہین تھوسو اسوجہ سے کہ چوہان رئیس و سردار مدت تک پالی لقب سے نامزد ہوئے ہین +

مارواڑ کی تاریخ مین لکھا گیا ہے کہ بارہوین صدی کے اخیر مین جب سوجی سنے قنوج سے آکر اس ملک پر حملہ کیا اور دغابازی سے ریاست قایم کی تب پالی مین پلی وال مالک تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے اونکو بالکل خارج نہین کیا تھا کیونکہ اونکے جیلمیر کو نقل وطن کرنیکا سبب یہہ ہوا ہے کہ جب مسلمانون نے مارواڑ پر حملہ کیا اور بضرورت مقابلہ کل باشندگان ملک سے مصادرہ لیا گیا تب پلی والون نے بعذر

برہمن ہونیکے ادائے زرمصادرہ سے انکار کیا اس سے راجہ بہت افروختہ ہوا کیونکہ اونکا پیشہ بالکل تجارت کا تھا اور تعداد مین وے کل دیگر باشندگان سے زیادہ تھے اسواسطے وسے سرغنہ لوگون کو قید کر دیا اسکے انتقام مین انھون نے چاندی بھی خودکشی کرنا چاہا مگر اس سے راجہ کو کچھہ خوف نہوا بلکہ اوسنے ہر ایک پلی وال کو اپنے ملک سے جلا وطن کرنیکا حکم دیا وہ لوگ زیادہ تر علاقہ جیسلمیر مین گئے اور باقیماندہ بیکانیر و دیہات ممالک سندہ مین متفرق ہوگئے اگرچہ جیسلمیر مین پلی وال تعداد مین راجپوتون کی برابر ہوگئے تھے ملک کی کل تجارت اونھین کے ہاتھہ سے ہوتی ہے اور دیگر اقوام جو تجارت کرتے ہین اونھین سے یہ لوگ کام چلاتے ہین یہی لوگ زمینداران کو قرض دیتے ہین اور انکی پیداوار زراعت کو فصل مین بکفالت کر لیتے ہین اور وے ہی اونٹ اور گھی خریدکر ممالک غیر مین پہنچاتے ہین اور بھیڑ بھی پالتے ہین ؛؛

مہتا سالم سنگہ وزیر ریاست نے اونکی دولت کو کم کرکے ملک کی رونق و آسودگی مین خلل پیدا کیا اور اسیطرح بالدوت مہتہ بہت وغیرہ غارتگرون نے اونکو لوٹ کر تباہ کیا تاہم مہتا نادر کی قیود اور پابندی سے ممکن نہ تھا کہ پلی وال اپنی قوم کے سوائے غیر قوم مین شادی نہین کرتے ہین اور دہرم شاستر منو کے خلاف دولہا اپنی دولہن کی والدین کو روپیہ دیتا ہے اور یہہ بھی تعجب ہے کہ برائے نام برہمن ہوکر گھوڑے کی باگ کو پوجتے ہین اور اسوجہ سے کہ اس ملک کے

نہایت قدیم سکہ جات پر پالی حروف اور گھوڑے کی تصویر ملتی ہین ثابت ہوتا ہے کہ پلّی وال برہمن پالی نسل کے پوجاریون کا بقیہ ہین کہ تجارت اور مویشی پروری سے اونکی مذہبی طاقت جاتی رہی ہے اس جنگلی ملک مین اس تجارت پیشہ قوم کے بکثرت ہونیکا یہی سبب ہے کہ جب ہندوستان کے عمدہ ممالک مین مغل و مرہٹے و پنڈارے وغیرہ غارتگر تاخت و تاراج کرتے تھے اس صحراے لق و دق مین جانیکا کوئی قصد نہین کرتا تھا بہم بود و باش کے سبب سے اب تک پڑے تھے مگر اب جانے لگے ہین کیونکہ راج سے اونپر بہت زیادتی ہوتی ہے ایکدفعہ جلے تکے پھر امید نہین ہے کہ پھر واپس آوین کیونکہ جو ضرورت سابق مین تھی اب نرہی اور اس ملک مین کوئی تجارت و معاش نہین ہے کہ واپس آنے پر آمادہ کرے *

پلّی والون سے اتر کر پوکرنہ برہمن ہین کہ جیسلمیر مین انکے قریب دو ہزار گھر ہین یہہ لوگ مارواڑ و بیکانیر و جنگل و ممالک سندہ مین پھیلے ہوئے ہین اونکا پیشہ زراعت اور چوپانی ہے تجارت نہین کرتے اونکے اصل کی عجیب روایت ہے کہ ابتدا مین بیلدار تھے جب پشکر کا تالاب کھودا اوسکے صلہ مین برہمنی کا درجہ اور پوکرنہ خطاب ملا یہہ قوم کھودالہ معروف کدال کو کہ زمین کھودنے کا آلہ ہوتا ہے پوجتے ہین اس سے اوس روایت کی تائید ہوتی ہے *

چھٹا باب

ایجنسی راجپوتانہ شرقی

اس ایجنسی مین بہرت پور والور ودہولپور وقرولی کی ریاستین داخل ہین ان ریاستون سے سرکار انگریزی مین کچھ راج نہین لیا جاتا ہے اور نہ او نمین سے کسی مین فوج کنٹنجنٹ رہتی ہے سابق مین یہہ ایجنسی نہ تہی جو ریاستین اس سے متعلق ہین ایجنسی راجپوتانہ سے متعلق سمجھی جاتی تہین جب کسی ریاست مین بوجہہ نابالغی رئیس حکمران یا کسی اور سبب سے ضرورت ہوتی تہی بغرض نظم ونسق امور ریاست بطور عارضی ایجنسی مقرر ہو کر بعد رفع ضرورت برخاست ہوجاتی تہی - سنہ ۱۸۶۹و۷۰ء مین کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے کل ریاستون کو ایجنسی ہاے ماتحت سے متعلق کرکے اپنے محکمہ مین صرف نگرانی کا کام رکہا اور جناب مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرت پور نے ہوشیار و با اختیار ہوکر انتظام راج شروع کیا تب ایجنسی راج بہرتپور

ملقب بہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی ہوکر الور و دہول پور و قرولی بہی اوسی سے متعلق ہوگئی تہوڑے دنون بعد الور و دہولپور مین بہ پیشی مزودت انتظام اندرونی علیحدہ ایجنسی بطور عارضی مقرر ہوئین اور ایجنسی راجپوتانہ شرقی سے صرف بہرت پور و قرولی متعلق رہے ۱۸۸۰ء مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی بہرت پور سے آگرہ کو منتقل ہوا اب صاحب پولیٹکل ایجنٹ وہان تشریف رکہتے ہین ٭

پہلی فصل

بہرت پور

راج بہرت پور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق پنجاب ہے شمال مشرق مین ضلع متہرا و مشرق مین ضلع آگرہ متعلق ممالک مغربی و شمالی ہین اور جنوب مین دہول پور و قرولی جنوب مغرب مین جے پور اور مغرب مین الور واقع ہین یہہ راج درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۳ دقیقہ و ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد ۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ و ۷۷ درجہ ۴۹ دقیقہ کے واقع ہے اوسکا نہایت طول موضع نوگانوہ پرگنہ کامہ کی شمالی حد سے موضع باجنہ پرگنہ بیانہ کی جنوبی حد تک ۷۵ میل ہے اور نہایت عرض موضع ملسوان پرگنہ روپباس کی مشرقی حد سے موضع گڈہی پرگنہ بہوساور کی مغربی حد تک ۴۸ میل ہے کل رقبہ بموجب پیمایش بند و بست ۱۸۵۵و۵۶ء بہ تعداد ۱۹۷۴ مربع میل اور آبادی بموجب مردم شماری ۱۰ جنوری ۱۸۶۷ء بہ تعداد ۷۴۳۷۱۰ باشندون کی اس تفصیل سے ہین ٭

تجارہ
کشنگڈہ
منڈاور
بہادرپور
الور
لچھمن گڈہ
راجگڈہ
تہانہ غازی
دیگ
باڑی
بیانہ
دہولپور
کرولی

نقشہ پرگنات و رقبہ و آبادی راج بھرتپور

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد کل باشندوں کی	تفصیل باشندگان به اعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
اکھے گڑہ	۹۱	۱۴۱ ،۳۶	۴۵۰۳	۵۱۲۹۴	۳۰۹۴	۴۸۲۰۰	۰	۲۶۴۹۶	۲۳۵۹۶	कसबवगढ
اوچین ورودادل	۹۱	۱۲۹ ،۳۳	۱۱۶۱۴	۵۰۵۰۴	۴۱۵۸	۴۶۳۴۶	۰	۲۶۱۰۴	۲۳۴۰۰	उवैन रुदावल
بیانہ	۱۶۳	۳۰۰ ،۹۸	۸۲۶۶	۶۶۳۴۶	۴۶۵۹	۶۱۶۸۸	۰	۴۱۹۱۸	۳۴۴۲۹	बयाना
بھوساور	۸۶	۱۴۶ ،۸۱	۵۹۴۳	۵۰۳۹۰	۴۵۵۲	۴۶۸۳۸	۰	۲۶۲۶۶	۲۲۱۰۴	भुसावर
بلب گڑھ	۱۴	۲۲ ،۹۵	۱۲۲۳	۹۹۹۹	۴۵۰	۹۵۴۹	۰	۵۳۹۵	۴۶۰۴	वल्लवगढ

نام پرگنہ	تعداد دیہات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد کل باشندوں کی	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
دیگ	۱۱۲	۱۹۴،۴۸	۹۹۹۲	۷۷۰۰۳	۶۹۶۲	۷۰۰۴۱	۰	۴۱۷۶۱	۳۵۲۴۲	दीग
کاما	۱۲۱	۱۳۱،۶۷	۵۱۴۷	۴۳۱۱۴	۱۳۶۳۸	۲۹۴۷۶	۰	۲۳۰۴۵	۲۰۰۷۱	कामा
پہاڑی	۷۷	۱۰۱،۵۰	۳۸۵۷	۳۱۴۲۷	۱۸۵۹۹	۱۲۸۲۸	۰	۱۶۸۴۴	۱۴۵۸۳	पहाड़ी
روپباس	۹۸	۱۱۵،۸۷	۹۴۴۷	۳۶۳۲۲	۳۲۹۶	۳۳۰۲۶	۰	۱۹۸۵۹	۱۶۴۶۳	रूपबास
نگر	۸۰	۵۲،۶۵	۳۴۷۰	۲۹۵۴۷	۶۴۲۶	۲۳۱۲۱	۰	۱۶۱۲۴	۱۳۴۲۳	नगर

نام پرگنہ	تعداد مواضعات	تعداد رقبہ بحساب مربع میل	تعداد گھروں کی	تعداد باشندگان کی	تفصیل باشندگان باعتبار مذہب			تفصیل مرد و عورت		
					مسلمان	ہندو	عیسائی	مرد	عورت	
گوپال گڑھ	۱۴۲	۱۷۳٫۲۹	۱۲۶۵۱	۵۰۷۹۴	۲۵۸۱۴	۲۴۹۸۰	۰	۲۷۲۲۴	۲۳۵۷۰	गोपालगढ़
ویر	۳۴	۶۳٫۴۱	۳۱۶۹	۲۲۵۸۲	۲۰۶۰	۲۰۵۲۲	۰	۱۲۱۳۳	۱۰۴۴۹	वैर
کمھیر	۱۰۲	۱۶۱٫۵۹	۸۴۴۰	۶۹۵۸۶	۳۲۷۰	۶۶۳۱۶	۰	۳۷۳۳۵	۳۲۲۵۱	कुम्हेर
بھرت پور	۱۶۹	۲۵۷٫۱۲	۲۳۷۸۳	۱۴۴۷۷۸	۱۰۸۶۷	۱۳۳۸۸۸	۲۳	۷۸۴۷۰	۶۶۳۰۸	भरतपुर
میزان	۱۳۷۱	۱۹۷۴٫۰۷	۱۱۴۱۱۶	۷۴۳۷۱۰	۱۱۳۴۴۵	۶۳۰۲۴۲	۲۳	۴۰۲۱۰۶	۳۴۱۶۰۴	

بوجہ ملحق ہونے علاقہ انگریزی کے راج بہرت پور اور علاقہ انگریزی کے باشندگان کے درمیان آمد رفت و تعلقات رشتہ داری وغیرہ ہونیکے سبب سے یہان کے لوگ خانہ شماری کے فوایدسے آگاہ ہین اسواسطے جس حالت مین کہ کسی اور ریاست مین لوگون کے اشتباہ و تعصب سے بہت ہرج واقع ہوتا یہان خانہ شماری بہ آسانی ہوگئی ❖

اس نقشہ مین شاید پرگنہ بلب گڈہ جاگیر فوجدار گوردہن سنگہ کی تعداد باشندگان مین غلطی ہو کہ یہہ تعداد دیگر پرگنات کے باشندون کی تعداد سے حسابا زیادہ ہے ❖

کل راج کی اوسط آبادی فی مربع میل ۳۷۱٫۷۴ ہے ۔ متہرا کی آبادی فی مربع میل ۴۹۶ - اور آگرہ کی ۵۴۹ ہے اس سے ظاہر ہے کہ اضلاع انگریزی کی نسبت آبادی کم ہے مگر اونمین متہرا و آگرہ دونون شہر کہ شہر بہرت پور سے بہت بڑے ہین داخل ہین پس اونکا مقابلہ واجب نہین علاوہ اسکے علاقہ بہرت پور کے پہاڑی پرگنون مین آبادی کم ہے خصوصاً پرگنہ بیانہ مین کہ رقبہ ۳۰۰ مربع میل کا اور ۷۶۳۴۷ کی آبادی فی مربع میل ۲۵۲ ہوتی ہے ❖

مردون سے عورتین کم ہین مگر شاید اسمین غلطی ہو کہ باشندگان ملک کی پردہ داری سے صحیح تعداد عورتون کی دریافت نہین ہوتی ہے زمانہ سابق مین جرم دخترکشی کا جاٹون مین بہی رواج تہا مگر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بیکنٹہ باشی نے اوسکے انسداد مین بہت کوشش کی - زیادہ تر یہہ رواج

ٹہاکرون مین تہا اونکو شادیون پر راج سے خرچ ملتا ہے مہاراجہ صاحب نے شادی دختر کیواسطے دو چند عوض مقرر کردی اس سے دختر کشی کا بہت انسداد ہوا اور جب سے انتظام ایجنسی ہوا ارتکاب جرم مطلق موقوف ہوگیا باشندگان علاقہ راج مین سے ۱۸ فیصدی مسلمان ہین اور ہنود مین ۱۹ فی صدی جاٹ ہین ۸۰ فیصدی مسلمانون مین عنقریب کل میو ہین یہہ لوگ اس راج کے ضلع ملحقہ گوڑگانوہ والور مین کہ میوات کہلاتا ہے آباد ہین کہتے ہین کہ سابقًا ہندو تھے اورنگ زیب شاہنشاہ کے زمانہ سے مسلمان ہوئے ہین ✦

راج بہرت پور کی سرزمین علی العموم ہموار اور بہت سیراب ہے عمدگی زمین وکثرت زراعت کے سبب سے اس راج کا پیداوار اور محاصل اراضی بلحاظ رقبہ راجپوتانہ کی کل دیگر ریاستون سے زیادہ ہے - پرگنات متصلہ اور قرب وجوار بہرت پور خاص کی زمین بہت پست ہے کہ جس سال بارش بکثرت ہوتی ہے اکثر قطعات اراضی غرق رہتے ہین اور بعض موہرون مین معمولی برسات سے بہی اسقدر پانی بہرجاتا ہے کہ چار پانچ مہینے مین خشک ہوکر انمین صرف فصل ربیع کی زراعت ہوتی ہے ✦

اس راج مین دوازدہ ماہ بہنے والی کوئی ندی نہین ہے البتہ چار برساتی ندیان ہین -
اوّل اونتکن جسے بان گنگا بہی کہتے ہین - دوم گمبہیر - سوم کاکند - چہارم رُوپاریل ✦

بان گنگا ندی علاقہ جے پور سے راج بھرت پور مین موضع کمال پورہ پرگنہ بہوساور کے قریب داخل ہوئی ہے اور مشرقی سمت مین بہتی ہے پرگنات بہوساور دویرو بیانہ و اوچین و روپباس مین ہوکر پرگنہ فتح پور سیکری و کہیڑاگڈہ ضلع آگرہ مین داخل ہوئی ہے اگرچہ اس ندی کے پانی مین ریت بہت آتا ہے اور چڑہاؤ پر اوسکا پانی طرفین کے کہیتون مین پہیل کر زمین مین نقص پیدا کرتا ہے مگر اوسی پانی کی سیرابی سے زراعت کو بہت فائدہ پہونچتا ہے اور اوسی کی ایک شاخ کا پانی نہر و بندات نواح شہر بہرت پور مین پہونچکر باشندگان شہر کیواسطے کہ وہان کے چاہات کا اصلی پانی زیادہ ترشور ہے شیرین پانی کا ذخیرہ بہم پہونچاتا ہے +

कमालपुर

گمبہیر علاقہ جے پور سے موضع کرساڑہ پرگنہ بیانہ مین داخل ہوکر اول مشرقی سمت مین اور بعد ازان شمال مین بیانہ کے پہاڑ کے گرد پہر کر موضع کورکا پرگنہ اوچین کے قریب بان گنگا مین شامل ہوتی ہے +

करसाढ़ा
कुरका

کاکند ندی علاقہ قرولی کے پہاڑون سے اس علاقہ کی جنوبی سرحد پر بیانہ کے پرگنہ مین آتی ہے اول اوسکا راستہ پہاڑی بلند سرزمین پر ہے وہان سے موضع گوردہا کی نرم زمین پر زینہ نما سلسلہ سے اوتری ہے جس مقام پر بہت بلندی سے پانی زمین پر گرتا ہے دہر کہلاتا ہے اور ہر موسم مین پانی بہرا رہتا ہے چہ میل تک اوسکا راستہ ایک احاطہ مین ہوکر ہے کہ وہ ہر طرف سے پہاڑون سے محروس ہے اور اوسکا کل پانی نالون کے ذریعہ سے اس ندی مین شامل ہوتا ہے اس احاطہ

गोरधा
दहर

पारेटा
सालावाद

مین سے موضع باریٹہ کے قریب نکلی ہے اور شمالی سمت مین بہکر موضع سالابار
کے قریب گمبھیر مین شامل ہوئی ہے ❖

सीकरी

روپاریل قصبہ سیکری پرگنہ گوپال گڈہ کے قریب علاقہ الور سے اس راج
مین داخل ہوئی ہے اس ندی کا پانی سالہا سال تک الور و بھرت پور
کے درمیان باعث نزاع رہا ہے ۱۸۵۵ء مین سرہنری لارنس صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے فیصلہ کیا کہ ۱۰ جون سے ۹- اکتوبر
تک روپاریل کا پانی بلامزاحمت علاقہ بھرت پور مین جایا کرے اس حکم سے
اگرچہ علاقہ الور کے لوگ شاکی ہین مگر اونکی شکایت غلط ہے کیونکہ سرحد
بھرت پور مین پہونچنے سے پیشتر علاقہ الور کے چند بندون مین پانی بھرجاتا
ہے اور رایج پرگنات بخوبی سیراب ہوتے ہین حالانکہ بھرت پور مین اگر یہہ
پانی نہ آوے تو پرگنہ گوپال گڈہ کہ بہت بڑا ہے بالکل خشک رہجاوے ❖
بند سیکری سے جہان یہہ ندی راج بھرت پور مین داخل ہوئی ہے دو حصون
مین منقسم ہوتی ہے اول وہ جو شمال مشرق مین گوپال گڈہ و پہاڑی کو
جاتا ہے اور دوسرا جنوب مشرق مین دیگ کمہیر و بھرت پور کو روان
ہوتا ہے - شمال مین کامہ سے بڑہ کر پانی کیواسطے راستہ نہین ہے
کثرت بارش مین پہاڑی وکامہ کے درمیان گیارہ میل کے فاصلہ
تک پانی بھرجاتا ہے مگر اس جھیل کے بھرنے کے بعد فاضل پانی متھرا کے
ضلع کو نکل جاتا ہے اور وہان زراعت کو نقصان پہونچتا ہے - اور
جنوبی شاخ کا پانی دیگ کے قریب کہوہ کی جھیل تک بخوبی چلاجاتا ہے وہان

सोहा

کسیقدر بہر کر اور اسیطرح اثنا راستہ چند جہیلون مین رہ کر آخر کار بہرتپور
کے قریب موتی جہیل مین بہرتا ہے اور وہان سے آذرین ندی مین شامل
ہوکر فتح پور سیکری کیطرف نکل جاتا ہے - اورین بہی کہاری ندی کی
ایک شاخ ہے اور کہاری ندی ضلع آگرہ کے اندر بان گنگا مین شامل
ہوئی ہے +

मोतीझील
ओरीन
खारी

راج بہرتپور کے جنوب مین پہاڑ بہت ہین - ایک قطعہ زمین دو تین پہاڑون
کا اور نالون سے پہٹا ہوا جسمین پرگنہ بیانہ کے قریب بیس گانو آباد ہین
ڈانگ کہلاتا ہے اوسمین جنگلی درخت بکثرت ہین اوسکے بلند مقامات
ہموار ہین مگر پست بالکل ناہموار ہین اور کل زمین نہایت دشوار گذار
ہے اس حلقہ کے اندر بالکل گوجرون کی آبادی ہے کہ قلت معاش اور
مقام قلب کی وجہہ سے کاشت اراضی کم کرتے ہین بعض کا گذارہ مویشیون
کی پرورش سے ہوتا ہے اور باقی چوری وغیرہ وارداتون کے مرتکب
ہوتے ہین +

डांग

جس پہاڑ پر بیانہ کا قلعہ ہے بہت بلند اور وسیع ہے اس کل پہاڑ کی ساخت
کہ انتہاے پرگنہ روپباس تک چلا گیا ہے اوسیطرح کی ہے جیسے ہنڈون
علاقہ جے پور کے پہاڑ کی ہے اور اوسمین ویسا ہی پٹیون کا عمارتی پتہر
نکلتا ہے چنانچہ کہان و پہاڑپور پرگنہ روپباس و باریٹہ پرگنہ بیانہ مین
بہت عمدہ سفید و سرخ پتہر نکلتا ہے یہہ کانین قدیم الایام سے جاری ہین
کہ فتح پور سیکری کی مشہور عمارتین اور بہرتپور و دیگ وغیرہ کے محلات

खान
पहाड़पुर

اسی پتھر سے تعمیر ہوے ہین اس پتھر کی بہت شہرت ہے کہ دہلی کی ریل کے
پل مین بہت لگا ہے اور ریل پر تار برقی کے لٹھے اسی پتھر کے ہین ۔
سمت ۱۹۲۲ مین یک لکھہ ۸۵ہزار پتھر کان سے نکلا اور اوسکے محصول کا راج
مین ۱۲۱۶ روپیہ داخل ہوا ✤

علاوہ انکے شمالی پرگنات مین بھی جا بجا پہاڑ ہین مگر کل راج مین سب سے
بلند پہاڑ علی پور پرگنہ اکھے گڈہ کا ہے کہ کالا پہاڑ کہلاتا ہے اور سرحدہ
راج بھرت پور و جے پور و الور پر واقع ہے اور سب سے پست ماڑہونی
کا پہاڑ بھرت پور کے قریب ہے ✤

مگر ان پہاڑون مین کوئی دہات کی کان نہین ہے بھوسا ور اور ردیر
کے درمیان اور بیانہ کے پہاڑون مین سابقاً مسی کانین جاری ہوئین
تہین مگر کچھہ فایدہ نہونے کے سبب سے بند ہوگیئن ✤

اس راج کے پہاڑون پر پیمایش مثلثی کے مقامات ہین اونکے موقع
اور بلندی کا نقشہ ذیل مین لکھا جاتا ہے ✤

نام پہاڑمع پرگنہ	عرض بلد شمالی			طول بلد شرقی			ارتفاع سطح سمندر سے
	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	درجہ	دقیقہ	ثانیہ	
علی پور پرگنہ اکبے گڈہ (अलीपुर)	۲۷	۸	۳۴	۷۷	۱	۳۵	۱۲۵۷
چھپرہ پرگنہ پہاڑی (छपरा)	۲۷	۴۳	۵۳	۷۷	۳	۰	۱۲۲۲
دمدمہ پرگنہ بیانہ (दमदमा)	۲۶	۵۴	۲۲	۷۷	۱۷	۳۵	۱۲۲۲
ماڈہونی پرگنہ بہرت پور (माढोनी)	۲۷	۱۳	۴۶	۷۷	۲۸	۸	۷۲۵
رسیہ پرگنہ نگر (रसया)	۲۷	۲۶	۱۳	۷۷	۱۲	۵۲	۱۰۶۵
اوسیرہ پرگنہ روپباس (उसिरा)	۲۶	۵۷	۳	۷۷	۴۰	۱۹	۸۱۷

قرب وجوار شہر بہرت پور مین اور اوس سے جنوب کیطرف بن ہے جسکو گہنا کہتے ہین (घना) جنوبی گہنا کا طول سات میل اور انتہائی عرض سوا میل ہے پرگنہ روپباس مین بھی ایک بن ہے کہ جب شاہنشاہ اکبر فتح پور سیکری مین رہتا تہا وہان شکار کیواسطے آتا تہا فتح پور سیکری سے روپباس آٹھ میل ہے ٭

اب اس راج کے شہر و قصبون کا حال لکھا جاتا ہے ٭

بہرت پور دار الحکومت بڑا شہر ہے اوسکا طول قریب تین میل عرض قریب سوا میل اور محیط قریب پانچ میل ہے پست زمین پر واقع ہونے سے اوسکا موقع لڑائی کیوقت بہت کار آمد ہوتا ہے کہ گرد نواح کی جھیلون کا پانی جو شہر پناہ کی خندق سے بلند رہتا ہے وقت ضرورت اس کثرت سے

چہوڑ دیا جا سکتا ہے کہ اوسکا عبور ہو سکے ۱۸۰۵ء مین لارڈ لیک صاحب حملہ آور ہوئے تب اونکی ناکامیابی کا مقدم سبب یہی تہا کہ پانی کی طغیانی سے فصیل کے قریب نہ پہونچ سکے مگر جب ۱۸۲۵ء مین لارڈ کمبرمیر صاحب حملہ آور ہوئے تب اول انگریزی فوج کی ایک جمعیت جہیل پر متعین ہوگئی تہی کہ اوس سلئے وہان سے پانی چہوڑنے دیا ✦

شہر کی فصیل خام ہے اور دس مندرجہ ذیل دروازون سے اندر کی آمد و رفت ہے ✦

۱	۲	۳	۴
متہرا دروازہ	بیر ناراین دروازہ	اٹل بند دروازہ	نیمدہ دروازہ

۵	۶	۷	۸
اناہ دروازہ	کمہیر دروازہ	چاند پول	گوردہن دروازہ

۹	۱۰
جگینہ دروازہ	سورج پول

شہر پناہ کے گرد ہر طرف خندق ہے اوسکے اکثر مقامات پر ہر موسم مین اور موسم بارش مین کل مین پانی بہرا رہتا ہے او فصیل و خندق سے باہر کل شہر کے گرد پختہ سڑک ہے کہ ایسی سڑک راجپوتانہ کی کسی اور دار الحکومت کے گرد نہین ہے اگرچہ آبادی بہت قدیم ہے اور راجہ رام چندر والی اجودہیا کے بہائی بہرت پور کے نام سے نامزد ہے مگر قلعہ اور اکثر بڑی مکانات مہاراجہ سورج مل صاحب کے وقت سے تعمیر ہوئے ہین اور اوسی زمانہ سے پایتخت

قرار پاکر آبادی کی ترقی اور رونق ہوئی ہے لفٹننٹ صاحب نے لکہا ہے
کہ مہاراجہ صاحب نے تہوڑے عرصہ مین چہوٹے قصبہ سے بہت بڑا شہر
کر دیا ہے اور باوجودیکہ سنہ ۱۸۲۶ء کی لڑائی کے صدمہ سے اوسکی فصیل
اور خندق کو بہت نقصان پہونچا ہے تاہم بہرت پور بہت آبادان شہر
ہے اور بسبب آمدرفت مال تجارت خصوص نمک ساخت بہرت پورا ور
سانبہر کی تجارت گاہ سمجہا جاتا ہے اور سرزمین برج مین واقع ہونے
سے ہنود کے نزدیک متبرک ہے چنانچہ سنہ ۱۸۰۵ء کے محاصرہ مین ہندوستانی
سپاہ تحت حکومت لارڈ لیک صاحب نے بیان کیا تہا کہ ہمکو ایک زرد پوش
دیوتا کمان و چہڑی و چکر و بنسی سے مسلح قلعہ کی حفاظت مین مقابلہ کرتا
ہوا علانیہ نظر آتا ہے شہر سے شمال مشرقی حصہ کہ ایک ثلث یا چہارم آبادی
اوسمین ہے گوپال گڈہ نام سے مشہور ہے تہارنٹن صاحب کے گزیٹیر
مین لکہا ہے کہ سنہ ۱۸۲۶ء کی لڑائی کے بعد اسطرف کی آبادی مین بہت نقصان
ہوا ہے ؛

شہر کی مشہور عمارتون مین ایک محل سرکاری واقع چار باغ اندرون شہر پناہ
ہے دوم لچہمن جیکا مندر وسط شہر کے اندر ہے سیوم گنگا مندر جسکی تعمیر
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے وقت سے شروع ہوئی ہے اور ابتک بدستور
جاری ہے اس مندر کی مشرقی دیوار پر سر بازار کل کا گہنٹا انگریزی ساخت
کا لگا ہوا ہے چہارم جامع مسجد کہ وہ بہی مہاراجہ صاحب ممدوح کے وقت
سے تیار ہوتی ہے یہہ اس راج کے مہاراجہ صاحبان والاشان کی

حسن نیتی اور فراخ تدبیری ہے کہ اپنی مسلمان رعایا کی آسایش عبادت کے واسطے اپنے حکم و اہتمام سے مسجد تیار کرائی ہے ورنہ اہل اسلام و ہنود کے باہمی تعصب و اختلاف کا حال عیان ہے کہ اکثر ہندو حکام نے اپنے علاقون مین تعمیر مساجد و بانگ و اذان کو ممنوع کیا ہے اور مسلمانون کو انواع تکلیف و اذیت پہونچائی ہین اور اسیطرح مسلمان حاکمون نے مندرون کو مسمار کیا اور سنکہہ جھالر کا بجانا یکلخت موقوف کیا ہے چنانچہ ٹونک کی ریاست مین اسباب مین بڑی قیدین ہین کہ ہنود کو بہت تکلیف پہونچتی ہے اور بجز چند متعدد اشخاص کے ریاست مین کوئی ہندو ملازم نہین ہے ؛

شہر کے اندر بہت مضبوط بلند فصیل کا قلعہ اور اوسکے گرد بہت عریض و عمیق پختہ خندق معروف بنام نہر ہے اوسمین ہمیشہ پانی بافراط بھرا رہتا ہے باشندگان شہر کو اوس سے بہت آسایش ہے بلکہ شہر مین شیرین پانی کے چاہات بیشتر اس نہر کے کنارہ پر ہین قلعہ کے اندر دو دروازہ وہ ہے آمدرفت ہے شمالی دروازہ اصل دہاتی کہلاتا ہے اسکی وجہہ تسمیہ یہہ بتلاتے ہین کہ کواڑون کی جوڑی جو اس دروازہ پر ہے ہشت دہات کی ہے اور مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب فتح دہلی پر وہان کے قلعہ سے اوتار کر لائے تھے اور جنوبی دروازہ چوبرجہ کا کہلاتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکے محاذی ایک چار برجون کا مختصر قلعہ ہے ؛

اس قلعہ مین آٹھہ معروف برجین حسب تفصیل ذیل ہین ۔

اوّل ۔ شمال و مغرب مین جواہر برج ہے اوسپر مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کی

मल धाती

ौबुरजा

ाहरबुर्ज

بہت عمدہ و عالیشان مکانات ہین بدین وجہ اونکے نام سے مشہور ہے ✦
دوم - مغرب مین برج خاندوران خان کہ اس نام کے ایک معمار کا اوسپر
دیرہ تہا اس سبب سے اوسکے نام سے مشہور ہے ✦
تیسرے - جنوب و مغرب مین سسنا برج اس برج پر بہت بڑی سسنا
توپ ہے اسواسطے وہی نام برج کا بہی ہوگیا ہے اس برج کو جیٹہہ مل سوبہ
دمج نے تعمیر کرایا تہا اس باعث سے اکثر جیٹہہ مل والی بہی کہلاتی ہے ✦
چوتہے - جنوب و مغرب مین باگر والے برج کہ اوسکے قریب گہاس و چارہ وغیرہ
کے باگر ہے ✦
پانچوین - جنوب مشرق مین نول سنگہ والے برج کہ ٹہاکر نول سنگہ نے ۱۸۱۲ سمت
مین پختہ بناکر وہان حویلی تعمیر کرائی اونکے نام سے مشہور ہے ✦
چہٹے - مشرق مین بہینسہ والے برج یہہ برج وقت تعمیر چند بار از خود
مسمار ہوئے تہے حسب اعتقاد ہنود دیجیاں آسیب اوسپر بہینسہ ذبح ہوا اوس وقت
سے بہینسہ والی کہلاتی ہے ✦
ساتوین - گوکل رام والے برج کہ اوسپر گوکل رام رسالدار کا دیرہ تہا ✦
آٹہوین - کالکا والے برج کہ اوسپر کالکا کی پوجا ہوتی تہی ✦
یہہ قلعہ آٹہہ سال کے عرصہ مین تیار ہوا تہا فصیل خام کے گرد پختہ فصیل اوس
ہے کہ وہ کچہہ عرصہ بعد تیار ہوئی تہی اور اسیطرح ہر دو دروازون کے
باہر نہر کے اوپر بہت مضبوط پل تعمیر ہوئے ہین ✦
علاوہ جواہر برج کے قلعہ کے اندر عمدہ مکانات مہاراجہ صاحب بہادر کے

محل ہین حسب تحریر تہارنٹن صاحب یہہ عمارتین تین علیحدہ مقامات پر ہین
اول محل خود مہاراجہ صاحب کی رونق افروزی کا ✦
دوم زنانہ محل ✦
سوم مکان اجلاس عدل گستری کہ کچہری نام سے مشہور ہے - کچہری کا مکان
کہ نہایت وسیع و خوش تعمیر ہے عہد فرمانروائی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
مین تیار ہوا تہا اور اوسکے صحن کے بغلی مکانات جانب راست پر مہاراجہ
بلونت سنگہ نے ایک عظیم الشان مکان انگریزی وضع پر کہ اسوجہہ سے
بنام کمرہ مشہور ہے تعمیر کرایا اس مکان کی تیاری و آرایش مین لاکہون روپیہ
خرچ ہوا ہے اوسکی عمدگی قابل دید ہے کہ دور دور کے لوگ کمال شوق
سے اوسکے دیکہنے کیواسطے آتے ہین اور اوسکی خوبیون کو جیسا سنتے
ہین اوس سے صدچند پاتے ہین ✦
بعد مسندنشینی مہاراجہ بلونت سنگہ بہادر کے جب انتظام راج اون کی
صغیرسنی کیوجہہ سے چند سال تک باہتمام صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ہوا تہا
اوس زمانہ مین بود و باش صاحب ایجنٹ کیواسطے شہر بہرتپور سے تین
میل مغرب مین قریب موضع سیور کہ ڈاکٹر صاحبان کی تجویز سے بلحاظ
عمدگی آب و ہوا منتخب کیا گیا تہا چند بنگلے تیار ہوئے تہے کہ اون ایام مین
تو وہان صرف صاحب ایجنٹ قیام پذیر ہے مگر بعد بیکتہہ باغی ہونے
مہاراجہ جنت نشین کے میجر باریسن صاحب نے کہ مسندنشینی جناب فیض مآب مہاراجہ
جسونت سنگہ صاحب بہادر پر پولٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے بے فرط محبت

و خیر خواہی اور اپنے فرایض حفظ و نگاہداشت آسایش جناب مہاراجہ صاحب
بہادر کے شوق سے و نیز بلحاظ عمدگی آب و ہوا مہاراجہ صاحب بہادر کا
بمقام سیور تشریف رکہنا تجویز کیا کر اوسوقت سے جناب ممدوح والمناقب
وہان ہی رونق بخش رہتے ہین واقعی یہہ خطہ نہایت صحت بخش اور فضا
کا مقام ہے کہ وہان کی بود و باش سے انسان کو کمال فرحت اور طاقت
حاصل ہوتی ہے بسبب رونق افروزی فرمانرواے ملک اور خدا وند
نعمت کے چند مکانات پر جو ابتدا مین تیار ہوئے تہے چند سال کے عرصہ
مین اسقدر اضافہ ہوا کہ عظیم الشان چہاونی ہو گئی اور محلات خاص و
مکانات مسکن محکمہ عالیہ اجلاس خاص اور سواران گہوڑچڑہ و دیگر رسالجات
و پلٹنون کی بارکون سے بجاے خود بہت آبادان اور مالا مال شہر ہو گیا
جب مہاراجہ صاحب بہادر کا اس چہاونی مین مستقل قیام ہو گیا صاحبان
پولیٹکل ایجنٹ کیواسطے بہرت پور سے ایک میل مشرق مین سڑک آگرہ پر اور
بنگلہ تیار ہوا کہ ۱۸۷۶ع تک جب محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی آگرہ کو منتقل ہوا
صاحبان موصوف کا اوسمین قیام رہا شہر بہرت پور عرض بلد شمالی ۲۷
درجہ ۱۲ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۳۸ دقیقہ پر آگرہ سے ۳۴
میل مغرب مین واقع ہے ❁

دیگ اس راج مین دار الریاست سے دوم درجہ پر به اعتبار عظمت
و آبادی و قدامت دیگ ہے اگر اوسکی عالیشان عمارت محلات معروفہ بہون
پر خیال کیا جاوے تو نہ فقط اس راج کے بلکہ کل ہندوستان کے عمدہ

مقامات و عجائبات سے ہے ٭

मानस नई

اس شہر کے گرد چند ڈہر یعنی جہیل ہین اونمین مانس نئی ندی کے ذریعہ سے کہ یہہ روپاریل کی شرقی شاخ کا نام ہے مغربی ملک کی بارش کا پانی آتا ہے چونکہ یہہ شہر سالتمام کے زیادہ عرصہ تک پانی سے محروس رہتا ہے اوس زمانہ مین اسکی فصیلون تک فوج مخالف کی رسائی عنقریب غیر ممکن ہوتی ہے شہر سے باہر جنوب مغربی گوشہ پر ایک بلند پہاڑی قلعہ معروف

शाहबुर्ज

شاہ برج پچاس مربع گز کا ہے اور اوسکے پختہ فصیل اور ہر چہار طرف چار عمدہ برجین ہین اور اسیطرح قلعہ و شہر پناہ کی کمک و حفاظت کیواسطے چند دیگر چہوٹی چہوٹی گڑہیان بنی ہوئی ہین ٭

شہر کے اندر کو مفصلہ ذیل دروازون اور دریچون سے آمد رفت ہے -

कुम्हेर
मथुरा
पान्होरी
बंधा
कामा
देहली
गोवर्धन
रामचंद्र
जसोंदी

۱	۲	۳	۴
کمہیر دروازہ	بہوڑا دروازہ	بانہوری دروازہ	بندہا دروازہ

۵	۶	۷	۸
کامہ دروازہ	دہلی دروازہ	گوردہن دروازہ	دریچی رام چندر

۹
دریچی جسوندہی

فصیل شہر کے اندر بلند اور بیس فیٹ عریض دیوارون اور بڑے مضبوط برجون کا وسیع قلعہ ہے کہ اوس سے تمام شہر بلکہ قرب و جوار کا ملک دب جاتا ہے قلعہ سے مغرب مین مہاراجہ صاحب کے عالیشان محل اور خوش قطع باغ ہین اور

اون کے گرد پختہ بلند دیوار ہین اس باغ کا نقشہ بشکل مستطیل ۴۷۵ فیٹ طول اور ۳۰۵ فیٹ عرض ہے اور اوسکے ہر طرف عمدہ عمارتین ہین یہ خوبصورت محل کہ حسن تعمیر و صنعت تجویز و خوبی تکمیل مین بجز روضہ تاج گنج واقع آگرہ کے اوس سے بہتر ہندوستان مین کوئی عمارت نہین ہے سو پہار کی کان کے نفیس سفید پتہر کے بڑے اجزا سے بنا ہے اور ہر ایک علیحدہ نام سے مشہور ہے ؛

پہلا مکان واقع شمال کہ ۶۲ فیٹ طول اور ۴۳ فیٹ عرض کا ایک وسیع کمرہ ہے نند بہون کہلاتا ہے ؛ नंदभवन

دوسرے بجانب مغرب گوپال بہون جسکو بہادون بہون بہی کہتے ہین وسط مین ایک بلند منزل اور تین طرف سے دو منزلہ بڑی عظمت کا مکان ہے گोपालभवन भादोभवन

تیسرے گوشہ جنوب مغرب مین سورج بہون کہ بالکل سفید سنگ مرمر کی تعمیر ہے اور سرخ و سبز و زرد عقیق کی جڑائی کی گلکاری و نقش و نگار سے آراستہ ہے सूरजभवन

چوتہے باغ سے جنوب اور سورج بہون سے مشرق مین رام بہون بہت بڑی عمارت ہے ؛ रामभवन

پانچوین سورج بہون سے جنوب مین زنانہ بود و باش کا مکان موسوم ہردیو بہون ہے ؛ हरदेवभवन

چھٹے باغ سے مشرق مین اور پختہ تالاب کے کنارہ پر ساون بہون نہایت خوش وضعی سے واقع ہے ۔ باغ کی روشین پختہ اور سنگین تعمیر کی ہین اور کل محلات و باغ مین کمال صنعت و خوبصورتی سے فوارے لگے ہین

جسوقت فوارے چلائے جاتے ہین عجب سیر ہوتی ہے کہ خواہ کوئی موسم ہو ساون بہادون کی کیفیت نظر آتی ہے فوارون کے اچھلنے نہرون کے بہنے اور چادرون کے چلنے کے سوا کاریگرون نے پانی کی روش مین ایسی خوبی پیدا کی ہے کہ آفتاب کی شعاع کے عکس سے قوس وقزح بہی نمایان ہوجاتی ہے اور ایک چہت کی تہ مین گولا اس انداز سے لگایا ہے کہ جب وہ پانی کے زور سے چلتا ہے اوسکی آواز بعینہ بادل کے گرجنے سے مشابہ ہوتی ہے - ان فوارون کیواسطے رام بہون کی چہت پر ایک حوض

طول عرض عمق

۲۹ فیٹ ۲۰۱ فیٹ ۶.۷ فیٹ

اور ۶۰۸۸۰ مکعب فیٹ کی جسامت کا ہے اوسمین سے لکہہ ہا ۲ من پانی سماتا ہے - ان محلات اور باغ سے طرفین کو تالاب ہین مشرقی سمت مین بہت وسیع مربع پختہ تالاب ہے کہ اوسمین ہر موسم مین پانی رہتا ہے اور بجز مغرب کے کہ اوس طرف باغ کی دیوار ہے اور کسیقدر مشرق کے کہ اودہر شیش محل اور گئوگہاٹ ہین ہر طرف سے پانی کے سطح تک پہونچنے کیواسطے زینہ بنا ہوا ہے - گوپال بہون سے مغرب مین خام تالاب بشکل مستطیل ہے اسمین البتہ موسم گرما مین پانی کم رہتا ہے اس تالاب سے مغرب مین ایک اور باغ حال مین لگایا گیا ہے - پختہ تالاب اور باغ سے جنوب مین پورانا محل بہت وسیع اور بلندی اور دو فراخ صحنون کا ہے اسمین بہی بڑے بڑے مکانات بکثرت ہین ؛

پختہ تالاب کے جنوب مشرقی گوشہ پر شیش محل نامی ایک عمدہ مکان ہے جملہ
محلات و باغات و ہر دو تالابون کے گرد پختہ سڑک ہے ؛

دیگ کا قدیم نام دیرگہہ و دیرگہہ پوری ہے اور یہہ ایسا قدیم شہر ہے کہ
اوسکا ذکر سکندہ پوران اور بہاگوت مہاتم کی چوتہی ادہیا مین ہے تذکرہ
سے یہہ شہر فرمانروایان بہرت پور کا مامن اور مستحکم مقام رہا ہے ؛

سنہ ۱۷۷۶ع مین بعہد فرمانروائی راؤ نول سنگہ صاحب ابن مہاراجہ سورجمل
صاحب شاہ عالم بادشاہ دہلی کے زبردست وزیر نواب ذوالفقار الدولہ
مرزا نجف خان نے ایک سال اور دو مہینے لڑکر چہین لیا تہا اس لڑائی مین
راؤ نول سنگہ صاحب کیطرف سے سمرو صاحب و دیگر ملازمان نے بہت جانفشانی
کی تہی مگر نجف خان کے مرنے پر پہر مہاراجہ صاحب بہرت پور کے قبضہ مین
آگیا بتاریخ ۱۳- نومبر سنہ ۱۸۰۴ع فوج انگریزی محکوم فریزر صاحب نے یہان
ہلکر کی فوج کو شکست دی تہی اور جب مہاراجہ صاحب بہرت پور کی فوج
نے ہلکر کی حمایت کرکے انگریزی فوج پر حملہ کیا دیگ کا محاصرہ کیا گیا اور اوسی
مہینے کی ۲۴- تاریخ کو دیگ فتح ہوئی مگر پہر مہاراجہ صاحب کو دیدی گئی اور
دوسری لڑائی مین جب فوج انگریزی محکوم لارڈ کمبرمیر صاحب نے پہر گہیر
لیا دیگ بلا مقابلہ خالی ہو گئی ؛

دیگ سے جنوب مغرب مین پہاڑ ہے اوسپر قریباً ایکمیل کے فاصلہ پر
شہر سے باغ و تالاب پہاڑ تال کے نام سے مشہور ہے بہت فضا کا مقام ہے
کہ اکثر لوگ وہان شکار و سیر کیواسطے جاتے ہین ؛

दीर्घ
दीर्घपुरी
स्कंध
भागवतमहात्म

पहाड़ताल

دیگ عرض بلد شمالی ۲۷ درجه ۲۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۷ درجه ۲۴ دقیقہ پر بہرت پور سے ۲۴ میل شمال مغرب مین واقع ہے ؛

کمہیر لفٹنٹ صاحب نے لکہا ہے کہ اس بڑے قصبہ بلکہ چہوٹے سے شہر کے گرد خام فصیل اور خندق ہے اور میدان پر واقع ہے - شہر کے سات دروازہ ہین مکانات اکثر خام ہین مگر پختہ بہی بہت ہین مہاراج صاحب کا محل کہ کسیقدر بلندی پر واقع ہے بہت مضبوط و سنگین تعمیر کا ہے یہہ محل کسیقدر عہد مہاراجہ بدن سنگہ صاحب اور باقیماندہ مہاراجہ سورجمل صاحب کے زمانہ مین تیار ہوا ہے محل سے مشرق مین تالاب ہے اوسکے مغربی کنارہ پر بہت وسیع و عمدہ مکان ہے کہ جل محل کہلاتا ہے محل سے ہر طرف کو دور تک کا ملک نظر آتا ہے اور ہر طرف مستحکم دیوارین ہونے سے بطور قلعہ کے مستعمل ہو سکتا ہے اس شہر کے گرد نواح کی زمین مین شوریت بہت ہے کہ کنوئین کا پانی کیاریون مین جمع کرکے بذریعہ تبخیر طپش آفتاب کے نمک نکالا جاتا ہے کہتے ہین کہ کمہیر اٹہارہوین صدی کے شروع مین راجہ جے سنگہ والی آمیر کی صلاح و مدد سے آباد ہوا تہا - سنہ ۱۷۵۴ء مطابق سمت ۱۸۱۱ مین مہاراجہ ملہار راؤ ہلکر نے قلعہ کمہیر کا محاصرہ کیا دو مہینے تک لڑائی رہی ایک لڑائی مین کہنڈو راؤ پسر ملہار راؤ ضرب گولی سے مارا گیا ملہار راؤ نے غمگین ہوکر مہاراجہ سورجمل صاحب سے صلح کرلی کمہیر مین کہنڈو راؤ کی چہتری ابتک موجود ہے مہاراجہ سورجمل صاحب نے اس چہتری کے مصارف کیواسطے تین گانو مقرر کئے تہے ؛

जलमहल

کمہیر عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۶ دقیقہ
بہ بہرت پور سے ۱۱ میل مغرب و شمال مین واقع ہے ؛

کامہ ایک مورخ نے سنسکرت کتابون سے تحقیق کرکے لکہا ہے کہ
اس قصبہ کی آبادی نہایت قدیم زمانہ سے ہے ست جگ مین اسکا نام
برہم پور تہا دواپر مین اوسکو رنگ پور کہتے تہے ترتیا مین کامک نام رکہا
گیا اور کل جگ مین کامہ و کام بن کہلاتا ہے ۔ یہہ قصبہ برج مین واقع
ہے اور ہنود کے متبرک مقامات مین سے سمجہا جاتا ہے کہتے ہین کہ سری
کرشن چندر کی نہنہال یعنی نانا کا مسکن یہان تہا اوسکے زمانہ مین ایک
مکان معروف چوراسی کہمبہ تعمیر ہوا تہا اور اوسکے ساتہہ آسایش مخلوق
کیواسطے چوراسی چاہات اور چوراسی مندر اور چوراسی تالاب تیار ہوئے
تہے زمانہ مابعد مین سانگا رانا والی چیتوڑ نے بمقام کامہ کہ بیانہ سے متعلق
تہا دو لاکہہ سوارون کی جمعیت سے ۹۳۳ ہجری مین محمد ظہیر الدین بابر
شاہ سے لڑائی کی اور شکست کہائی زان بعد بعرصہ ڈیڑہ سو سال
راجہ کیرت سنگہ جے پور والے کی عملداری ہوئی کہ اوسکے تعمیر کئے ہوئے
قلعہ اور محل کامہ مین موجود ہین کیرت سنگہ کے بعد مان سنگہ و پرتاب سنگہ
مین ملک کی تقسیم ہوئی تب کامہ راجہ پرتاب سنگہ کے حصہ مین آیا پہر ایک دفعہ
نواب نجف خان وزیر شاہ عالم نے اوسپر قبضہ کیا اخیر مین جب جنرل پیرن
صاحب سپہ سالار فوج سیندہیہ اس ملک مین وارد ہوئے تب دیوان
رائے سنگہ کی کوشش سے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کی عملداری مین

ब्रह्मपुर
रंगपुर
कामक
चौरासीका

داخل ہوا - برج کے بن جاترا نصف پہاڑون مین کامہ مین آتی ہے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱۲ دقیقہ پر واقع ہی

بیانہ بلند سرزمین پر پہاڑون کے سلسلون کے درمیان کسیقدر باہم متوازی اور شمال مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہین آباد ہے کل پہاڑو کے اوپر قدیم زمانہ کے مکانات بے شمار موجود ہین انمین سے مقدم قلعہ ہے اور اوسمین ایک بہیم لاٹھ نامی مینار ہے کہ جنوب کیطرف بہت دور سے نظر آتی ہے زمانہ سابق مین بہت آباد ان شہر تہا مگر پھر بتدریج زوال پاگیا خصوص اٹھارہوین صدی کے وسط مین جب مہاراجہ صاحب بھرت پور نے اکثر پٹھان باشندون کو کہ بہت سرکش تھے نکالدیا مگر پھر بھی آبادی زیادہ ہوگئی تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ سنہ ۱۴۹۱ء مین جب سکندر لودہی دہلی کا پٹھان بادشاہ آسپر حملہ آور ہوا یہہ قصبہ بڑی رونق پر تہا اور سنہ ۱۵۲۶ مین بابر شاہ نے بیانہ کو ہندوستان کی نہایت مشہور قلعات مین سے لکھا ہے اوس زمانہ مین بیانہ پر پٹھان رئیس قابض تہا کہ اوس نے خالی کرکے بابر کو سپرد کردیا اوس سنہ دوسرے سال ہین بیانہ کے قریب بابر شاہ اور سانگا رانا والی اودے پور کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تہی کہ اوسمین رانا کو شکست ہوئی عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۰ دقیقہ پر واقع ہے ؎

ایک ہندی مورخ نے بحوالہ کتاب مرآت آفتاب نما لکھا ہے کہ قدیم زمانہ مین بال چند نامی راجہ فریدون بادشاہ عجم کا ہم عصر تہا اوسکی بالوہ تک

भीमलाट

قندہاری تہی اوسکا تعمیر کرایا ہوا بیانہ کا قلعہ ہے اسی راجہ نے گوالیار کا
قلعہ تعمیر کرایا تہا اوسکے زمانہ مین علم موسیقی نے بہت رواج پایا تہا بالآخر
کے بعد بجے پال راجہ نے کہ جادون نسل سے تہا قلعہ بیانہ کی مرمت وغیرہ
کرکے اوسکا بجے مندرگڈہ نام رکہا قلعہ کے اندر جو لاٹہ ہے اوسکو تیلی
کی لاٹہ کہتے ہین اوسکے حروف پڑہنے مین نہین آتے ہین سمت ۷۱۱ مین
ابوبکر قندہاری نے کہ خاندان محمود غزنوی کے معتمدون مین سے تہا
لڑکر قلعہ کو فتح کیا ابوبکر قندہاری کا بیانہ مین انتقال ہوا کہ قبر اوسکی موجود
ہے اوسی زمانہ مین اوکہا مندر وغیرہ مکان پرستش ہنود کو مسلمانون
نے بہ تغیر تعمیر مسجد بنا لیا تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ سلطان علاؤالدین
خضر خان اکثر دہلی سے بیانہ کو جایا کرتا تہا اور بسبب موافقت آب وہوا
عرصہ تک وہان رہا کرتا تہا ۸۳۵ ہجری مین اثنار راستہ بیانہ اوسکو
خبر پہونچی کہ جون پور کا بادشاہ دہلی کے قصد سے آتا ہے چنانچہ اوسیوقت
دہلی کو واپس گیا جب سلطان بہلول لودہی دہلی کا بادشاہ ہوا اوسکے
وقت مین شرف بیانہ کا حاکم ہوا مگر سکندر لودہی کے عہد مین حاکم بیانہ
اوسکا محکوم نرہا۔ ایک دفعہ سلطان سکندر لودہی قلعہ گوالیار کیطرف سیر و شکار
کیواسطے گیا تہا خواجہ محمد فرملی کو خلعت دیکر راجہ مان حاکم گوالیار کے پاس
بہیجا اوس نے بہت اطاعت کی اور وقت معاودت اپنے بہتیجے کو بیانہ
تک ساتہ بہیجا یہان سلطان شرف حاکم بیانہ نے بہی استقبال و اطاعت
کی سکندر نے اوس سے بیانہ خالی کرنیکے عوض جلیسر۔ چندوار۔ مارہرہ

बिजयमंदरगढ़

उखामंदर

जौनपुर

जलेसर
चंदवार
मारहरा

وسکیٹ دینے کا اقرار کیا۔ شرف نے اول قبول کیا اور عمر خان شروانی
کو ساتھ لیجا کر کلید قلعہ سپرد کر دی مگر پھر قلعہ مین جا کر منحرف ہو گیا اور سامان
جنگ کرنے لگا سکندر شاہ نے آگرہ کو کوچ کیا آگرہ مین ہیبت خان نے کہ وہ
بھی شرف کے متوسلون مین سے تھا قلعہ بیچ کے بر سر مقابلہ ہوا پھر سلطان
سکندر بیانہ کو واپس آیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا سنہ ۹۰۰ ہجری مین اوس
بیانہ فتح کیا اور اوسکے قریب اپنے نام سے سکندرہ گانو آباد کیا۔
سکندر لودہی علم کا بہت شایق اور عالمون کا قدر دان تھا اوسکے عہد
مین فرہنگ سکندری اور طب سکندری کتابین تصنیف ہوئین اور بید
سنسکرت سے فارسی مین ترجمہ ہوئی سنہ ۹۲۳ ہجری مین سلطان سکندر
لودہی کا آگرہ مین انتقال ہوا سنہ ۹۴۱ ہجری مین تاتار خان ابن علاؤالدین
نبیرہ سلطان بہلول لودہی بیانہ مین حکمران رہا تھا ہمایون بادشاہ نے
بیانہ کو اوس سے چھین لیا اور اپنے بھائی ہندال مرزا کو متعین کیا بعد ازان
تا وقت ہونے عملداری مہاراجہ صاحبان بھرت پور کے بیانہ مغلیہ سلطنت
دہلی کے تحت مین رہا۔

ویر بڑا قصبہ ہے اوسکے گرد خام فصیل ہے دریان مین بہت بلند و
مضبوط پختہ قلعہ ہے قلعہ کے اندر سرکاری محل اور کچہری کے وسیع مکانات
ہین قلعہ سے شمال مغرب مین ایک باغ بنام پھول باڑی مشہور ہے اوسمین
بھی اچھا محل ہے اور شہر سے مغرب مین ایک بہت بڑا باغ ہے کہ اوس کو
نولکھا باغ کہتے ہین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱۴ دقیقہ

روپباس اگرچہ بہت چھوٹا قصبہ مگر قدیم ہے جس زمانہ مین اکبر بادشاہ فتح پور سیکری مین رہتا تہا اکثر یہان سیر و شکار کیواسطے آتا تہا چنانچہ اوس وقت کی تعمیر کے محل سنگ سرخ کے موجود ہین اب اونمین تحصیل و تہانہ کی کچہریان ہین محل کے نیچے شمال مین پختہ دیوارون کا بہت اچہا تالاب ہے اوسمین دوازدہ ماہ پانی رہتا ہے اور قصبہ سے جنوب مین بفاصلہ نصف میل مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب عہد حکومت کا لگایا ہوا عمدہ باغ اور اوسمین بارہ دری ہے ؛

ہلینہ سڑک آگرہ وجے پور پر پرگنہ بہوساور مین ایک قصبہ ہے یہان بہی مہاراجہ صاحبان پیشین کے وقت کا ایک بڑا محل ہے ؛

پہرسر پرگنہ اوچین مین جڑا گانوسید ون کی آبادی کا ہے قریب ساٹھ گہر سیدون کے ایک خاندان سے ہین اکثر اونمین سے بہت بلند لئیق وصاحب علم و دولتمند ہین اور بعض معزز عہدون پر ممتاز ہین ؛

پہاڑمی میوات مین ایک پرگنہ کا صدر ہے وہان صاحب خان نامی خان زادہ پیر کی درگاہ ہے ؛

हलेना

पहरसर

اس راج کے دیگر قصبات و دیہات یہہ ہین -

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
بهوساور	۲۷	۲	۷۷	۷	یہہ چهوٹا سا قصبه کثرت سرردرختی سے بہت خوشنما معلوم ہوتا ہے یہان کی زمین درختہاے انبه کو بہت موافق ہے که یہہ میوه بافراط پیدا ہوتا ہے
بوکولی (बोकोली)	۲۷	۱	۷۷	۳۶	عملک آگره و متهرا پر پرگنه روپباس
بهنیره (बहनेरा)	۲۷	۹	۷۷	۳۷	راسته آگره و بهرتپور پر ۹ میل بهرتپور سے
چکسانه (चकसाना)	۲۷	۱۱	۷۷	۴۳	راسته آگره و بهرتپور پر بهرتپور سے ۱۱ میل مشرق مین
گوردها (गोरधा)	۲۷	۳	۷۷	۲۰	یہان گنگا ندی کے کنارہ پر اتنا راسته آگره و اجمیر
گوپال گڈه	۲۷	۴۰	۷۷	۰	مہاراجه سورجمل صاحب کے زمانه مین گوپال سنگه نامی سردار نے آباد کیا تها اب ایک پرگنه واقع ملک میوات کا صدر ہے خام قلعه ہے

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
کیتوالوق	٢٧	٣٥	٧٧	١٢	پرگنہ گوپال گڈہ مین ایک قلعہ
کہانوہ	٢٧	٣	٧٧	٣٧	پرگنہ روپاس مین گانوہ ہے بیر صاحب نے لکہا ہے کہ بڑا مگر شکستہ حال گانو ایک پہاڑی کے دامن پر ہے سنہ ١٥٢٧ء مین یہان درمیان بابر شاہ بادشاہ اور سانگا والی اودے پور سنگرام کی لڑائی شروع ہوئی تھی بابر شاہ ایسا پریشان خاطر ہوا تھا کہ اوس نے بہ امید فتح الہی شراب خواری سے توبہ کی اور شراب کی طلائی و نقرئی پیالیون کو شکستہ کر کے محتاجون کو تقسیم کیا سانگا رانا کو بالکل شکست ہوئی اور وہ بمشکل بچ گیا اور بابر نے غازی کا

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					ملقب باختیار کیا اورکافرون کی کهوپریون سے میدان جنگ کے قریب پہاڑی پر ایک برج بنایا دو لاکهہ فوج جسمین ہم پیادے اور سوار تهے بابر سے مقابل ہوئے تهے ٭
[illegible]نگر	۲۷	۲۵	۷۷	۱۰	یہہ قصبہ پرگنہ کا صدر ملک سیوات مین ہے یہان ظروف گلی بہت اچهے تیار ہوتے ہین ٭
نرسو	۲۷	۳	۷۷	۲۳	پرگنہ بیانہ مین بان گنگا ندی کے کنارہ پر ایک گانو ہے یہان مہاراجہ صاحب کا ایک مضبوط مکان بطور قلعہ کے ہے ٭

नरसो

تاریخ زمانہ قدیم

پنڈت بلدیو سنگہ صاحب سورج دوج اور حکیم وحید اللہ صاحب

بہایون والہ کی تصنیفات سے منتخب ہی

مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سری کرشن چندر آخرین اوتار کی اولاد
مین ہاور دہین سری کرشن چندر کے بعد جتنے راجہ گذرے ہین اون کے نام
جو حکیم وحید اللہ صاحب نے تحقیق کر کے لکہے ہین اشتون کی ترتیب سے لکہے جاتے
ہین ۰

۱	۲	۳	۴	۵
سری کرشن چندر श्रीकृष्णचन्द्र	پردم प्रद्युम	انورد अनरूद	رود रूद्द	بجرنابہ वज्रनाभ

۶	۷	۸	۹
کرت بہان कृतभान	چترسین चन्द्रसेन	روی سین रविसेन	ترنمل دیو त्रणमलदेव

۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
تیراسین तिरासेन	سکہن راج सखनराज	سنگہ راج सिंघराज	دہند راج धुंदराज

۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
بلدیو बलदेव	سیونت راے सेवन्तराय	دورسین दूरसेन	سانول بہوپ सांवलभूप

۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
سرب جیت सर्वजीत	بشن جیت विश्नुजीत	اندرسین इन्द्रसेन	نکہام निरवाव

۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
درودتہہ	دہیراجیت	سبل راے	بہدرا سنگ
द्रौन्थ	धीराजीत	सकलराय	भद्रासिंह
۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
دہیر کنوار	کنہتہ بہوج	سہن جیت	کرم کنہتہ
धीरकंवार	कंथभोज	सहनजीत	करमकन्थ
۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
بہدر سین	ساونت رہیہ	دہن سنگ	کشن بہان
भद्रसेन	सावन्तरेह	धनसिंह	कसभान
۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
جہودہرم	چہتر سین	بدہ بیر	ساونت
[illegible]	छत्रसेन	बुधबीर	सावन्त
۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
چندر سین	مہاسن	اکہے	بہیم سین
चन्द्रसेन	महासन	[illegible]	भीमसेन
۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
اوگر سین	دہرم سین	بشن کیرت	بہیم سین
उग्रसेन	धर्मसेन	विसुकीर्ति	भीमसेन
۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
بہوری باہ	کشن باہ	اگر راج	انوکل راج
भूरिवाह	कसवाह	अगरराज	अनुकूलराज
۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
لیکھر بیر	کشن بدہ	سوشن بدہ	سنگرام جیت
लेसरबीर	कसबुद्ध	सुलबुद्ध	संग्रामजीत
۵۴	۵۵	۵۶	۵۷
جدہ رتہہ	ہیم انگدہ	اگنی جیت	کشن بدہ
जुद्धरथ	हेमअंगद	अग्निजीत	कसबुद्ध

اکہے ساہ अरतयसाह	راج روپ राजरूप	مدرسین मुद्रसेन	بہدراسین भद्रासेन
٦٢ نندرائے नंदराय	٦٣ بیرسین वीरसेन	٦٤ سندپال सिंदपाल	٦٥ جگت پال जगतपाल
٦٦ بِرل پال बिरलपाल	٦٧ سنگرام پال संग्रामपाल	٦٨ کیرت پال कीर्तिपाल	٦٩ بہوج پال भोजपाल
٧٠ نچھ پال नक्षपाल	٧١ اچھ پال अक्षपाल	٧٢ برہم پال ब्रह्मपाल	٧٣ چند پال चंद्रपाल

٧٤
سنت پال
सन्तपाल

٧٥ **بجّے پال** نے بیانہ کے پہاڑ پر قلعہ تعمیر کرکے بجے مندرگڈہ نام رکہا تہا
اسی کے زمانہ مین محمود غزنوی اول مرتبہ سنہ ۱۰۰۱ء مین ہندوستان پر حملہ آور
ہوا اوسوقت مین اننند پال راجہ لاہور تہا اوسکے اور سلطان محمود کے درمیان
جنگ عظیم واقع ہوئی اور محمود نے فتح پائی اوسکے بہتیجے مسعود سالار غازی
نے سنہ ۱۰۲۷ء مطابق سنہ ۴۱۸ ہجری مین بیانہ کو فتح کیا بعدازان محمود نے
راجہ بہٹنیر سے لڑکر اوسکو بہی شکست دی اور بہت مال و زر لیکر ہندوستان
سے معاودت کی۔ سنہ ۱۰۱۱ء مین محمود تیس ہزار سوار اور ایک لاکہ پیادہ لیکر
پہر ہندوستان پر عازم ہوا۔ اوسوقت میرٹہ مین راجہ سروپ دت اور
بندرابن مین راجہ کلچند اور قنوج مین راجہ کورا اور بیانہ مین راجہ بجے پال

विजयपाल
विजय मंदरगढ़
अनंदपाल
भटनेर
मेरठ
सरूपदत्त
कुलचंद
कोरा

اور لاہور و دہلی مین راجہ جے پال فرمان روا تھے محمود نے پشاور سے قنوج تک کل راجگان سے لڑائی کی اور بہت کشت وخون کے بعد لوٹ سے مالامال ہوکر پھر وطن کو گیا اوسکا تیسرا حملہ سنہ ۱۰۲۴ء مین گجرات پر ہوا کا اوسمین مندر سومناتھ کے کواڑ اور زر و جواہر جو شکستگی بت سے حاصل ہوئے تھے لے گیا +

سمت ۱۱ مین شاہ ابو بکر قندہاری کہ خاندان محمود غزنوی کے معتمدون مین سے تھا بیانہ پر حملہ آور ہوا - راجہ جب مقابلہ کیواسطے سوار ہوا اپنی رانیون سے کہہ گیا تھا کہ فوج کی معاودت کے وقت اگر زرد نشان دیکھو تو اپنی فتح سمجھنا اور سیاہ دیکھو تو دشمن کی فتح سمجھنا اگرچہ راجہ کو فتح حاصل ہوئی اور خود ابو بکر قندہاری اس معرکہ مین مارا گیا کہ اوسکا مزار بیانہ مین موجود ہے مگر فتح کی خوشی مین ملازمان راجہ کو زرد نشان آگے رکھنے کا خیال نہ رہا سب آگے سیاہ نشان والے بیانہ کیطرف روانہ ہوئے - رانیون نے راجہ کی شکست سمجھکر خودکشی کی اور اپنے خون سے قلعہ بیانہ کے دروازہ پر پنجہ کے نقش لگائے کہ ابتک موجود ہین قبیلہ کی تباہی سے راجہ کو بہت افسوس ہوا اور دشمن کے تعاقب مین کابل کو جاکر وہان مرگیا - مگر ایک مورخ نے لکھا ہے کہ ابو بکر قندہاری کی فتح ہوئی تھی کہ اوس نے بیانہ پر قبضہ کیا اور راجہ کو نکالدیا +

تحسن پال خلف بجے پال کے بارہ فرزند ہوئے اونمین سے چار کے نام معلوم ہین -

اول - دہرم پال جسکی اولاد مین مہاراجہ صاحب قرولی ہین ✦ | धर्मपाल
دوم - چاندل کنوار جسکی اولاد بجہہ جادو کہلاتے ہین ✦ | चांदल कवार
سوم - مدن پال جسکی اولاد مین بہرت پور کے مہاراجہ صاحب ہین ✦ | मदनपाल
چہارم - سون پال جسکی اولاد بجہور مین ہین کہتے ہین کہ تہن پال مع پسران | सोनपाल
نوو بیانہ سے خارج ہونیکے بعد دیہات وصحرا مین دفع الوقتی کرتا رہا ✦

مدن پال کے پانچ فرزند ہوئے -

سوہا ٹہاکر یا سوہی ٹہاکر جس نے موضع سنسنی مین اپنا قبضہ کیا ✦ | सुहा ठाकुर
کانہر دیو جو موضع سوگر سی ڈاگر جاٹون کو بیدخل کرکے خود قابض ہوا اور | कान्हर देव
سوگروال مشہور رہا ✦
بیر دیو موضع نوگانوہ واقع ملک دوآبہ مین مسکن گزین ہنگا گوت سے | बीर देव
مشہور رہا ✦
بسنت پال موضع ماندور علاقہ اکبر آباد مین اوسکی اولاد کا مدیریہ گوت ہوا ✦ | बसन्तपाल
سور دیو موضع کہوہ علاقہ دیگ مین رہا اوسکی اولاد مسلمان ہوکر خانزادہ | सूरदेव
مشہور ہوئی ✦

سوہا ٹہاکر جسے سوہی ٹہاکر بہی لکہا ہے ✦
سورہ ٹہاکر جسے پوراسانونت ہی لکہا ہے ✦ | सूरत ठाकुर
لاکن سی جسے بہوپ چند بہی لکہا ہے ✦ | लाखन सी / भूपचंद
ہرچند
بال چند تک جادو راجپوت تہے اسوقت مین سنوال جاٹ ہوگئے | बालचंद

اسطرح کہ عمر پیری تک اولاد نہوئی تب بال چندنے اپنی رانی کی صلاح سے
از دواج ثانی کی تجویز کی ایک روز ہرنکیواسطے جنگل مین گیا تہا وہان
ڈاگر گوت کا ایک جاٹ موضع جکر علاقہ ہنڈون سے اپنی منکوحہ عورت
کو کہ سوہروت جاٹ ساکن ہوڈل کی دختر تہی لئے جاتا تہا بال چندنے
اوسکا مال واسباب مع عورت کے لوٹ لیا اور عورت کو اپنے گہر مین رکہا
اوس سے برجے اور سرجے دو پسر پیدا ہوئے۔ اس روایت پر راج
بہرت پور کے سب لوگون کا یقین ہے اور قرولی کے لوگ بہی اسکی تصدیق
کرتے ہین +

مگر انگریزی مورخون نے اپنی تحقیقات سے قوم جاٹ کو ابتدا سے ہی
علیحدہ لکہا ہے +

کہتے ہین کہ ہندوستان مین قومیہ وضع کا یعنی جسمین رعایا اپنے آقا رد
فرمانروا کی ہمقوم ہو صرف یہی ایک راج ہے۔ جاٹون کی قوم جسکو
ٹوڈ صاحب نے مورخان زمانہ قدیم کے جنٹو اور ماساجنٹو سے منسوب
کیا ہے اور اسوجہ سے یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے انگلستان مین سلطنت
ہیوٹونیہ قایم کی تہی +

سترہوین صدی مین نواح ملتان سے آکر دوآب مین بطور کاشتکار مقیم
ہوئے تہے۔ مگر تاریخ مین اس سے پہلے وقت سے بہی اونکا ذکر ہے کیونکہ
جنہون نے سنہ ۱۰۲۶ء مین محمود غزنوی کو سومناتہہ سے بجانب وطن
معاودت کرنے کیوقت اثنای راستہ تنگ کیا تہا اور جنکو اوسنے تباہ و

जकर

सुहरोव

बिरजे
सुरजे

जंट
मासोजंट

हुटोनया

برباد کیا جاٹ تھے اور جنہون نے سنہ ۱۳۹۸ء مین جب تیمور لنگ ملتان ہوکر دہلی کو آتا تھا اوسکا مقابلہ کیا جاٹ تھے اور جنہون نے سنہ ۱۵۲۶ء مین بابر شاہ کا ناک مین دم کیا وہ بہی جاٹ تھے۔ حسب تحریر صدر سترہوین صدی مین ملتان سے نقل وطن کر کے دوآبہ مین مسکن گزین ہوئے وہان اون کی ذاتی بہادری کی وجہہ سے چند مرتبہ اون پر عتاب شاہی ہوا اور سخت تباہی پڑی مگر شاہنشاہ اورنگ زیب کے بعد سلطنت مین جو ضعف ہوا اوسمین اونکو عرصہ زور آزمائی وجنگ آوری کہل گیا اعیان سلطنت کی مخالفت وناتفاقی کو موقع غنیمت سمجھکر اونہون نے بسروری اپنے سرگروہ چورامن کے اپنے کاشت کے دیہات مین قلعات بناکر قزاقی مین شہرت حاصل کی اور اس لقب کی یہانتک صداقت پہونچائی کہ شاہنشاہ فرخ سیر کے شاہانہ مسکن کو بہی امان نہ بخشی ؛

برجے کی پانچ اولاد ہوئی۔

راو جسکی اولاد راسے سیس پرگنہ اکہے گڈہ مین ہے ؛

بہاو جسکی اولاد اوسرانی پرگنہ کمہیر مین ہے ؛

مے چند جسکی اولاد موروولی پرگنہ بہرت پور مین ہے ؛

سگے چند کی اولاد ستاری پرگنہ بہرت پور مین ہے ؛

ارجن کی اولاد موضع چیہہ پرگنہ کمہیر مین ہے ؛

سرجے برادر برجے پسر بال چند کے دو اخلاف ہوئے۔

دہمین - دہرم ؛

دہین پسر رے ٭

بہیم پسر دہین کے نو اخلاف ہوئے ۔

راے سکر موضع گاروئی مین ٭

ملہسی موضع پنگہور مین رہا ٭

بجے سر موضع پنگہور مین ٭

اودے سر موضع پنوارہ مین ٭

اگنی سر موضع ناکہ مین ٭

سانبہر موضع سنسنی مین ٭

پوہکر موضع ریٹہولی مین ٭

شوبر ٭

مکٹی سر ٭

ملہیسر پسر دوم دہین جسے ملہسی وکیسی بہی لکہا ہے - اسی سے بہرتپور کی ریاست قایم ہوئی اور اوسکے دو فرزند تھے ۔

کرم سر - بہوج سر ٭

کرم سر کے دو پسر ہوئے ۔ ماہب - بہٹ ماہب صاحب اولاد تہا مگر کوئی موضع آباد نکیا - بہٹ پسر دوم سے تین فرزند ہوئے ۔

اندراج آوار و سورت مین ٭

جگراج موضع کاسوٹ مین ٭

کلو ٭

بہوج سر برادر کرم سر پسر ملہہ سر سے تین فرزند ہوئے —

کانگدیو سنگہولی وجنوبی واقع میان دوآب قریب بلدیوجی مین ۔ .... गांगदेव सिंघोली जन्नोली

کامدیو ۔ .... कामदेव

رامدیو موضع کہوبری مین ۔ .... रामदेव खेाहरी

کامدیو کے دو پسر ہوئے —

بہوری سنگہ پنگہورسی سنسنی مین آیا ۔ .... भूरीसिंह

سوری سنگہ موضع استہاون مین ۔ .... सूरीसिंह अस्थावन

بہور سنگہ کی پانچ اولاد ہوئی —

روڑیا سنگ ۔ .... रूड़पासिंह

اچپل ۔ .... अचपल

ہنونت ۔ .... हनवंत

پورن ۔ .... पूरन

ناہرسنگ ۔ .... नाहरसिंह

روڑیا سنگہ سے چار فرزند ہوئے —

سنگہا ۔ .... सिंघा

بجے ۔ .... बिजई

اتو ۔ .... [illegible]

رائگی ۔ .... रायपी

بجے کے دو پسر ہوئے —

مدو ....
گوکل جسے کہارم بھی کہتے تھے ....
مدو کے چار پسر ہوئے ....
سندراج ....
اولا ....
جھمن ....
سمن ....
سندراج کی تین اولاد ہوئی ....
پرتھی راج ....
بھوج ....
گنگو ....
پرتھی راج کے پانچ فرزند ہوئے ....
حسن - ملکن - جمال - امی - پرتاپ ....
ملکن کے چار پسر ہوئے ....
کرم سر - پہاڑی - عمادی - خان چند ....
خان چند کے چار اخلاف ہوئے ....
زین خان - جھوجہا - برج - بھگونت ....
برج کی سات اولاد ہوئی ....
کنج سنگ - بدھ سنگ - اٹ رام - بہاو سنگ - کسل سنگ - اد چھرہ - چورامن

मद्द
गोकुल / खारम
संदराज
ओला
जमन
समान
पृथ्वीराज
भोज
गंगू
हसन
मकन
जमाल
अमी
प्रताप
करम सर
पहाड़ी
अमाद
खानचन्द
जैनखान
झूझा
बृज
भगवन्त
... सिंह
चूरामण ... कुसलसिंह माहसिंह अटलराम बुधसिंह

بھاو سنگہ کے دو اخلاف ہوئے۔
مہاراجہ بدن سنگہ صاحب ؛
روپ سنگہ ؛

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کے چھبیس فرزند ہوئے۔

سکہرام ۔ پیم سنگہ ۔ سکت سنگہ ۔ ہمت سنگہ ۔ یہہ چارون خورد سالیمین مرگئے ۔ مہاراجہ سورجمل صاحب ۔ پرتاب سنگہ ۔ رام بل ۔ اکھے سنگہ ۔ گمان سنگہ ۔ مان سنگہ ۔ سلطان سنگہ ۔ جودہ سنگہ ۔ سبہارام ۔ دیبی سنگہ ۔ سید سنگہ ۔ کہیم کرن ۔ بہوانی سنگہ ۔ دلیل سنگہ ۔ دولہ رام ۔ رام کشن ۔ خوشحال سنگہ ۔ لال سنگہ ۔ بلو رام ۔ بنجے سنگہ ۔ بیرنا راین ۔ اودے سنگہ ۔

مہاراجہ سورجمل صاحب کے پانچ اخلاف ہوئے۔

مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب ۔ ناہر سنگہ ۔ مہاراجہ رتن سنگہ صاحب ۔ راو نول سنگہ ۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب ؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کے چار فرزند ہوئے۔

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب ۔ مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب ۔ راو پرتہی سنگہ ۔ راو لچھمن سنگہ صاحب ؛

تفصیل اولاد راو لچھمن سنگہ

درجن سال	مادہو سنگہ	امراو سنگہ	بختاور سنگہ
جگت سنگہ و مکند سنگہ		راو جیت سنگہ	
پسران درجن سال		خلف امراو سنگہ	

वदनसिंह
रूपसिंह
सुखराम
पेमसिंह
सकतसिंह
हिम्मतसिंह
परतापसिंह
रामबल
अखयसिंह
गुमानसिंह
मानसिंह
सुलतानसिंह
जोधसिंह
सभाराम
देवीसिंह
सदसिंह
खेमकरन
भवानीसिंह
दलीलसिंह
दूलहराम
रामकिशन
खुशालसिंह
लालसिंह
बलूराम
विजयसिंह
वीरनारायण
उदयसिंह
पिरथीसिंह
लछिमनसिंह
दुर्जनसाल
माधोसिंह
उमरावसिंह
बखतावरसिंह
जगतसिंह
मकुंदसिंह
जीतसिंह

مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب +

مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب +

شری مہاراجہ دہراج برجیندر سوائی جسونت سنگہ

صاحب بہادر ۔ بہادر جنگ نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا +

شری مہاراج کنوار رام سنگہ صاحب +

مدت حکمرانی مہاراجہ صاحبان بھرتپور

مدت	لغایت	ابتدا	نام مہاراجہ صاحب	نمبر
[illegible] سال دو ماہ ۱۰ یوم	جیٹھ سدی ۱ سمت ۱۸۱۲	چیت سدی ۱ سمت ۱۷۶۹	مہاراجہ بدن سنگھ صاحب	۱
[illegible] سال ۶ ماہ ۱۵ یوم	پوس بدی ۱۱ سمت ۱۸۲۰	جیٹھ سدی ۱۱ سمت ۱۸۱۲	مہاراجہ سورج مل صاحب	۲
[illegible] سال ۷ ماہ ۱۷ یوم	ساون سدی ۱۵ سمت ۱۸۲۵	پوس بدی ۱۴ سمت ۱۸۲۰	مہاراجہ جواہر سنگھ صاحب	۳
۷ ماہ ۲۰ یوم	چیت سدی ۵ سمت ۱۸۲۶	بھادون بدی ۱ سمت ۱۸۲۵	مہاراجہ رتن سنگھ صاحب	۴
[illegible] سال ۱۱ ماہ ۲۴ یوم	چیت بدی ۱۵ سمت ۱۸۳۴	چیت سدی ۹ سمت ۱۸۲۶	مہاراجہ کیہری سنگھ صاحب	۵
[illegible] سال ۸ ماہ ۱۵ یوم	اگہن سدی ۱۵ سمت ۱۸۶۲	چیت سدی ۱ سمت ۱۸۳۴	مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب	۶
[illegible] سال ۹ ماہ ۱۹ یوم	اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۸۰	پوس بدی ۱ سمت ۱۸۶۲	مہاراجہ رندھیر سنگھ صاحب	۷
یک سال ۵ ماہ ۱۹ یوم	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱	اسوج سدی ۵ سمت ۱۸۸۰	مہاراجہ بلدیو سنگھ صاحب	۸
۹ ماہ ۱۷ یوم	پوس سدی ۱۰ سمت ۱۸۸۲	چیت بدی ۹ سمت ۱۸۸۱	راؤ درجن سال	۹
[illegible] سال دو ماہ ۲ یوم	پھاگن سدی ۱ سمت ۱۹۰۹	پوس سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۲	مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب	۱۰
	تا ابد	پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ منادی ہوئی اور سمت ۱۹۱۰ بدی ۲ مسند نشین ہوئے	سری مہاراجہ جسونت سنگھ صاحب بہادر بہادر جنگ جی۔سی۔ایس۔آئی	۱۱

واقعات سلف

ابتدائی بود و باش اس خاندان کی موضع سنسنی اور تہون مین تہی تہا
بدن سنگہ صاحب موضع سنسنی مین کہ اب داخل پرگنہ دیگ ہے حکمران تہے
اونہون نے وہان قلعہ تعمیر کرایا اور اول تیس گانو پہ قابض تہے ہمدران
حال موضع تہون پر کہ اب پرگنہ نگر مین ہے راجارام پسر بہکونت خلف
خانچند قابض تہا یہہ شخص علاقہ تہانہ آو مین غارتگری کیا کرتا تہا سوجہ
سے گرفتار ہوکر مارا گیا اوسکا بیٹا فتح سنگہ تہا مگر اوسکو اپنی قوم سکے خوش
رکہنے کی لیاقت نہ تہی کل سنسنوالون نے جمع ہوکے فتح سنگہ کو خارج کیا
اور چورامن ولد برج ابن خانچند کو بجاے اوسکے سردار کیا اوسنے تہون
مین قلعہ تعمیر کرایا اوسکے قبضہ مین اسّی دیہات تہے اور اکثر دیہات سے
خراج لیا کرتا تہا۔

رستم جاٹ سوگریہ ساکن موضع تہیہ متصل بہرت پور مع اپنے فرزندان
ہیرامن و کتہہ رام و چورامن و کہیکرن و کرپارام کے اپنے بہائیون سے
لڑا اور زمیندران قوم برہمن کہیرا پتی سے سازش کرکے بہرت پور مین
مکان بنایا بیشتر کار زراعت اور چوپان گری اور مزدوری سے بسر اوقات
کرتا تہا اوسکے بیٹے کو آگاہ پور مین اشرفیان پائین اس ذریعہ سے گہوڑے
خرید کئے اور خام قلعہ تیار کرکے غارتگری کرنے لگا اور کہیکرن اپنے بیٹے
کو تہون مین بہیجکر چورامن سے اتفاق کیا اور دونون نے بالاتفاق

غارتگری کی کہ دہلی اجمیر و گوالیار و آگرہ کا راستہ بند کر دیا +

غلبہ۔ اس بدنظمی کے فرخ سیر بادشاہ دہلی نے حسن علیخان سید بارہہ کو ٹہاکر چوڑامن کے پاس بھیجا اور خطاب راہدار خان اور پانچ پرگنات نگر و کٹھومر و ندبئی و ہیلک و آو دیکر غارتگری سے منع کیا اور اسیطرح محمد امین خان اور اوسکے پسر قمر الدین کو رستم جاٹ اور اوسکے پسر کہیم کرن کے پاس بہیجکر بعطاے خطاب بہادری و دیہات بہرت پور و ملاح و اگام و بارہہ و اکرن و چند دیگر دیہات پرگنہ ردبانس دیگر رہزنی سے باز رکہا اور انسداد واردات کیا +

کٹھومر
ندبئی
ہیلک
آو
ملاح
بارہہ
اکرن

مگر یہہ تدبیر کچہہ کارگر نہوئی تب سید ان فرمانروا ے وقت نے سمت ۱۷۷۵ مین مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کو اخراج چوڑامن کیواسطے دہلی سے متعین کیا مگر جاٹون نے اپنے اقتدار و تسلط کے ابتدائی وقت مین بہی شجاعت و جوانمردی کی ایسی داد دی کہ اوس سے زمانۂ حال تک اون کی شہرت و نیکنامی بدستور قایم ہے یعنی حملہ آورون کو شکست فاش دیکر نکالدیا +

سمت ۱۷۷۸ مین ٹہاکر چوڑامن بعلت قبضہ محکم سنگہ پسر خود زہر کہاکر فوت ہوا محکم سنگہ نے والی ریاست ہوکے بدمعاشون سے اتفاق کیا اور غمازون کے کہنے سے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب خلف بہاو سنگہ ابن خان چند سے نااتفاقی پیدا کی بلکہ موقع پاکر اونکو قید کر لیا کہ قوم کے سب لوگون نے جمع ہوکے اونکو رہا کرایا +

مہاراجہ بدن سنگھ صاحب جے پور جاکر مہاراجہ سوائی جے سنگھ کو اخراج
محکم سنگھ کیواسطے لائے اور اپنی تجویز سے لڑائی شروع کی اس مرتبہ جاٹ
کے مقابلہ مین جاٹ تہے محکم سنگھ کو بازی یا نامحال ہوا آخرکار شکست
کہاکر بہاگ گیا مہاراجہ بدن سنگھ صاحب تہون پر قابض ہوئے
مشہور ہے کہ محکم سنگھ نے اپنے قلعہ کے نیچے سرنگ لگا رکہی تہی اور چاہتا
تہا کہ جسوقت فتح مند قلعہ مین داخل ہون آگ دکہاکر سبکو خاک مین ملادے
مگر مہاراجہ بدن سنگھ صاحب اپنی قوم کے فن وفریب سے واقف تہے اونہون
نے ایسی تدبیر کی کہ اوسکی شرارت پیش نگئی مہاراجہ سوائی جے سنگھ اس
حسن تدبیری سے بہت خوش اور شکرگزار ہوئے ؛

اگرچہ بہت یورپ کے مورخون نے اس معرکہ کا محکم سنگھ خلف چورامن سے وقوع
مین آنا لکہا ہے مگر ایک انگریزی مورخ نے لکہا ہے کہ یہہ لڑائی بہی چورامن
سے ہوئی تہی اور بعد شکست کے چورامن اور محکم سنگھ دونون مفرور
ہوئے الغرض مہاراجہ بدن سنگھ صاحب فتحیاب ہوگئے اور کل قوم کی سرداری
حاصل کرکے دیگ مین حکمران ہوئے اور مقامات دیگ وکمہیر وبیر مین قلعات
تعمیر کرائے ؛

مہاراجہ بدن سنگھ صاحب کے بائیس اخلاف تہے مگر اونمین سب سے ہوشیار
وجوانمرد کنور سورجمل صاحب تہے کہ اونہون نے دس برس کی عمر سے
نگاہداشت فوج وملک گیری شروع کی جو ہمت وشجاعت کہ بزرگون کی
تدبیرات کو عمل مین لانے کیواسطے مطلوب تہی اون کی ذات مین جمع تہی

مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے اکیس صاحبزادون کیواسطے جنمین سے سولہ
کی اولاد موجود ہے سولہ ٹہاکرون کی کوٹریون کے نام سے مشہور
ہے علیحدہ معاش مقرر کرکے اپنی حیات مین کنور سورجمل صاحب خلف
اکبر کو کہ اونکی حسن لیاقتی اور بہادری پر اطمینان کلی ہوگیا تہا انتظام
راج سپرد کردیا اور خود تارک الدنیا ہوگئے ٭

کنور سورجمل صاحب نے سمت ۱۷۹۰ مین بہرت پور پر شبخون مار کے ٹہاکر کہیمکرن
کو جو کہیما کرکے مشہور تہا خارج کیا اور اوسکے گڈہ کو مسمار کرکے اپنا فراخ تر
قلعہ تعمیر کرایا اور دیگ کے مشہور محلات کہ نہایت عمدہ عمارت ہے اونکے
عہد حکومت مین تیار ہوئے ٭

اکثر اوقات کنور سورجمل صاحب سیر و شکار مین مشغول رہتے تہے ایک روز
بمقام نوح جہیل مصروف صید افگنی تہے کہ یکایک نواب فتح علیخان ولد
ثابت خان کا وکیل کہ نواب مذکور پرگنات نواح کول پر قابض ہونے
سے مورد عتاب شاہی ہوا تہا حاضر ہوا اور عرض کی کہ محمد شاہ بادشاہ
نے اسدخان وزیر کو مع دس ہزار سوار اور توپخانہ کے نواب فتح علیخان
کے اخراج کیواسطے متعین کیا ہے اور اوس نے جیور وٹپل و اکہلو
وچنڈوس وخورجہ مقامات پر قبضہ دخل کرلیا ہے نواب موصوف
آپ سے مدد کا خواستگار ہے کنور صاحب نے نواب کی دستگیری منظور
کرکے ملاقات کے واسطے کہلا بہیجا عند الملاقات عہد و پیمان واثق ہوا
اور نواب اپنی فرودگاہ کو واپس گیا جسوقت اسدخان مع فوج کے

जेवर
टप्पल
[illegible]
चंडौस
खुर्जा

فوج چندوس مین آیا کنور صاحب بہی اوسی مقام پر پہونچے اونکی مدد سی
ہمت پاکر نواب فتح علیخان مع راؤ بہادر سنگہ گہاسیڑہ والہ اون کے شامل
ہوا اور اسدخان کے پاس پیغام بہیجا کہ کول قدیم سے ہمارا ہے اور ہم
بہی موروثی پادشاہی خانہ زاد ہین یا تو اس ارادہ سے درگذر کرو
ورنہ لڑائی کیواسطے تیار ہو۔ اسدخان نے بہت خفگی سے فتح علیخان کے
وکیل کو رخصت کیا اور فوج کو حملہ کرنیکا حکم دیا افسرون نے فوج کی قلت
پر نظر کر کے کہ صرف پانچ ہزار تہی دو تین روز کی مہلت چاہی کہ اس عرصہ
مین دیگر فوج آجاوے تب حملہ کرین اسدخان نے بخوف اعانت کنور
سورجمل صاحب توقف مناسب نہ سمجہا الغرض پہر پہر رات باقی رہے سے
اسدخان حملہ آور ہوا اسطرف سے کنور سورجمل صاحب مع راجپوتان کچہواہہ
وراٹہوڑ وچوہان وچندیلہ وجاٹان سنسوال وکہوٹیل وسوگروال و
جاہر وبہونگاڑہ ورتوار وکہنوارہ ونوحوال وبہینگا وڈاگر وبہاندرہ
ونسوار یہ سوار ہوئے ایک ہزار سوار سے گوکل رام گوڑ اور سات ہزار
سوار سے پرتاب سنگہ کچہوایہ کو بجانب راست اور پانچ ہزار سوار سے برج سنگہ
کو بجانب چپ مقرر کیا۔ اور رام چندر کنور وٹہاکر سونیگرہ وفتح سنگہ بیس
وسمیر سنگہ چندیلہ وبید سنگہ چوہان کو ہراول بنایا اور گج سنگہ وشیو سنگہ و
اودے سنگہ وہر نراین بیس کو ہمرکاب رکہا اوسوقت فتح علیخان بہی
مع دو ہزار سوار میدان جنگ مین پہونچا اور چار گہڑی دن چڑہی تک
عساکرین مین بازار جنگ گرم رہا اول اسدخان کی فوج نے کنور سورجمل

घासेड़ा

सिन्सिनवार
खूटेल
सोगरवार
चाहर वाल
भोगड़
रतवार
खनवार
नूहवार
डींग
डागर
भरहंदरा
नसवारया

و فتح علیخان کی فوج کے بہت آدمی ہلاک کیے فتح علیخان کی فوج ہراسان ہوئی
اوس کے ہاتھی سے اوتر کر پاے ثبات قایم کیئے کنور سورجمل صاحب نے
اوسکو مضطرب دیکھکر تشفی کی اور اپنی فوج سے یکبارگی حملہ کر کے دشمن کو
شکست دی اسدخان گولہ سے مارا گیا فوج منتشر ہوئی کنور سورجمل صاحب
بعد حصول فتح نواب فتح علیخان کو کول مین مختار کر کے دارالریاست کو واپس
آئے ؛

مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور کے انتقال پر ایشری سنگہ و مادہو سنگہ
اون کے پسران مین باہم مسندنشینی پر فساد ہوا مادہو سنگہ نے ملہار راؤ
ہلکر کو اپنی مدد پر بلایا ایشری سنگہ مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے خواستگار
امداد ہوا اونہون نے کنور سورجمل صاحب کو مع شمبہورام و سکہرام سرداران
و دس ہزار سوار و چار ہزار پیادہ جے پور بہیجا اول معتمدان راج نے
دور تک اور بعد ازان مہاراجہ ایشری سنگہ نے کسیقدر فاصلہ تک
استقبال کیا اور موتی ڈونگری پر ڈیرہ کرایا دونون متفق ہوکر دشمنون
سے برسر مقابلہ ہوئے عرصہ تک بازار جنگ گرم رہا آخر کار ملہار راؤ کو
شکست ہوئی مگر انجام مین اوس نے مادہو سنگہ کو دو پرگنہ دلواکر
اوسکی ننہال مین بمقام اودے پور بہیجدیا ایشری سنگہ نے کنور سورجمل
صاحب کو تحفہ جات بیش بہا پیشکش کر کے رخصت کیا ؛

ہنوز انصرام کار مہاراجہ ایشری سنگہ کے بعد چند روز آرام سے نگذرے
تھے کہ پھر فکر در پیش ہوا یعنی بوصول عرضی ملازمان دریافت ہوا کہ بادشاہ

جو دہلی سے نواب اسد خان کے جنگ علی گڈہ مین شکست کہا کر قتل ہونے پر
افروختہ ہو کر بخشی صلابت خان کو مع علی قلی ورستم خان وحکیم خان وکبری
وفتح علی وغیرہ دیگر امرا ور اجگان کے بجمعیت تیس ہزار سوار مہاراجہ بدن سنگہ
صاحب وکنور سورجمل صاحب کی بیدخلی کیواسطے تعین کیا ہے اگر جلد تدبیر
نکیجاوے تو یقین ہے دشمن غالب آجاوے مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے
کنور سورج مل کو مع فوج مقابلہ کیواسطے بہیجا اونہون نے نوگانوہ واقع
میوات مین دیرہ کیا اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو بخشی کے پاس
بہیجکر پیغام دیا کہ عرصہ سے اس ملک کا انتظام بادشاہی سے ہمکو سپرد
ہے آپ نے کس ارادہ سے اسطرف قدم رنجہ فرمایا ہے بخشی نے اس
بات پر تبسم کر کے کہا کہ ہنوز آپ کو معلوم نہین ہے کہ بادشاہ نے بوجہ
قدامت اکبرآباد وگوالیار وہنڈون وبیانہ وہوڈل وپلول ومیوات
وسندانہ ومتہرا ودوآبہ وغیرہ ممالک کی بخشی گری پر مجھکو سرفراز کیا ہے
اسمین سے جو ملک تمہارے قبضہ مین ہو اوسکو چہوڑ دو اور دو کرور
روپیہ نذرانہ لیکر بادشاہ کیخدمت مین حاضر ہو تا کہ آفت سے بچو کیونکہ
تم نے اسد خان بندہ بادشاہی کو مارا ہے اور نافرمانی اختیار کی ہے
اگر یہہ منظور نہو تو آمادۂ جنگ ہو وکیل نے جواب مین کہا کہ کنور سورجمل صاحب
بہی کیے از متوسلان شاہی ہین اور ظل حمایت بادشاہ مین دہلی و آگرہ
کے درمیان ریاست پیدا کی ہے آپ کو ایک بسوہ زمین نہ دینگے اور رخصت
ہو کر واپس آیا کنور سورجمل صاحب نے مع فوج جا کر صلابت خان کو گہیر لیا

کہ اوسکی فوج سے آب و دانہ تنگ ہوگئی آخرکار مقابلہ ہوا علی قلی و فتح علی
وکبیری مفرور ہوئے مگر رستم خان و حکیم خان لڑتے رہے ہرنراین ولد
شمبھورام نے رستم خان کے ہاتھی پر حملہ کیا حکیم خان نے اوسکے تیر مارا
اوس نے تیر نکالکر رستم خان کے نیزہ مارا اور اوسے زمین سے
گرا لیا حکیم خان نے پھر تیر چلایا مگر کارگر نہوا اور وہ خود مارا گیا مگر اسی
عرصہ مین ہمراہیان رستم خان نے ہرنراین کو بھی مار لیا اس لڑائی
مین کنور سورجمل صاحب کے ساتھہ سے پرتاب سنگہ کچھواہہ و بلرام
وشیو سنگہ و محمد شاہ و رتنا و ہرنراین سردار مارے گئے اور رفیق یعنی مخالف
سے حکیم خان و رستم خان دونون کام آئے کنور سورجمل صاحب کی فتح
ہوئی پھر صلابت خان نے صلح کر لی کنور سورجمل صاحب نے اپنے صاحبزادہ
لالہ جواہر سنگہ صاحب کو اوسکے ساتھہ بھیجا اور وہ ملک ڈھونڈار یعنی
جے پور کو عازم ہوا +

جب نول رائے کار پرداز نواب منصور علیخان صفدر جنگ کا ہم افغانان
قوم بنگش مین مارا گیا نواب ممدوح نے بادشاہ کیخدمت مین عرض کی کہ
احمد خان برادر قایم خان بنگش ملک و پرگنات کی آبادی مین خلل انداز
ہوتا ہے اگر چند روز اسیطرح رہیگا تو اوسکا مقابلہ مشکل ہوجاویگا
بادشاہ نے یہہ عرض سنکے اوسی وزیر کو باغیون کی سرکوبی کیواسطے
متعین کیا وزیر نے دس ہزار پیادہ و بارہ ہزار سوار و توپخانہ و خزانہ
و دیگر سامان جنگ لیکر اور خلعت و شمشیر حاصل کرکے دہلی سے دریا جمنا

عبور کیا اور دس روز مین کول پہونچا اور راؤ گہاسیڑہ کو بجمعیت دو ہزار
سواروں کے اپنے شامل کیا اور کنور سورج مل صاحب کو بذریعہ خط مدد
کیواسطے طلب کیا اور یہہ بہی لکہا کہ میری اس تحریر کو حاکمانہ تصور نکرین
بلکہ دوستانہ کنور سورجمل صاحب بمقام ستہار تہے اونہون نے مہاراجہ
بدن سنگہ صاحب سے اجازت چاہی مہاراجہ بدن سنگہ صاحب
نے جواب لکہا کہ حسب الطلب نواب جانیکا مضایقہ نہین مگر بنظر دوراندیشی
ہوشیار رہنا چاہیے اور مسلمانون کے قول پر اعتبار نکرنا چاہیے کنور
صاحب موصوف بجمعیت پندرہ ہزار سوار کول مین پہونچے نواب نے مسمی
اسمعیل نامی ایک شخص کو استقبال کیواسطے بہیجا نواب سے ملاقات
ہوئی اوس نے عندالملاقات کہا کہ آپکے چچا روپ سنگہ اور ہمارے والد
شہادت خان کے درمیان قدیم سے یگانگت تہی اب وہ زیادہ مستحکم
ہوئی اونہون نے بمقابلہ افغانان مدد کرنیکا اقرار کیا دوسرے روز
نواب نے ملاقات بازدید کی اسکے بعد کوچ کرکے نولکہا باغ مین ڈیرہ کیا
اور فوج کو سمہالا تو کل فوج لاکہہ سے زیادہ تہی کالی ندی کا عبور کرکے
بمقام کاسگنج لڑائی ٹہیری نواب نے میر جنگ خان اور بہادر سنگہ کو بجانب
یمین اور میر بنگہ اور رمضانی خان کو طرف یسار مقرر کیا اور عیسیٰ خان
اور کنور سورجمل صاحب فوج کے ہراول ہوئے احمد خان افغان کو بہی
اس حال کی خبر پہونچی وہ مستعد جنگ ہوا اور اوسکی مدد کیواسطے دس ہزار
سوار گنگا پار سے تیار ہوئے کنور سورجمل صاحب نے راس کلان گہوڑا

सहार

कालीनदी

कासगंज

سوار لڑائی کیواسطے رکھے اور خور د راس کی رسد رسانی پر متعین کیئے اور
بذات خاص افغانون سے لڑائی شروع کی احمد خان نے وکیل بخدمت کنور
سورجمل صاحب بہیجکر کہلایا کہ بہائی قایم خان نے جنگ روہیلہ مین وفات
پائی اس موقع کو غنیمت سمجہکر منصور علی خان نے اس ملک کی ضبطی کی اجازت
لی تہی مین اس بات کو سنکر مع بہابہی صاحبہ یعنی زوجہ قایم خان کے
نواب کے پاس گیا اور کل مال ومتاع نذر کیا اور بادشاہ کیخدمت مین
معاملہ پیش کیا نواب نے ظاہر داری سے خاطر وتسلی کرکے قسم کہائی مگر
دل سے کینہ رفع نکیا اور مطلق رحم نکرکے ہم سے لڑائی شروع کی ہے آپ
ایسے بے ایمان کی مدد کرتے ہین نازیبا ہے مناسب ہے کہ اس معاملہ سے
علیحدہ ہوجاوین کنور صاحب نے جواب دیا اب بر سر مقابلہ آگئے صلح کی
گنجایش نہین ہے اگر پیشتر سے کہتے تو ایسا کیا جاتا کنور صاحب اور عیسی خان
نے نواب سے جلد لڑائی کرنے کی تاکید کی چنانچہ آمادہ جنگ ہوئے اسطرف
سے احمد خان نے مع فرزند محمد علی وشادلخان وجبش خان کے عیسی خان
دمیہ بنکہ واسمعیل وغیرہ سواران ہمراہی نواب پر حملہ کیا اور عیسی خان
مارا گیا اور نواب کی فوج معزور ہوئی اور نواب جان سلامت لے گیا
رستم خان افغان دس ہزار سوار سے کنور سورجمل صاحب کا مقابلہ کرتا
رہا اس لڑائی مین کنور سورجمل صاحب کے ساتہہ بلوسنگہ چودہری بلبگڈہ
والہ وچین سکہہ وصاحب رام وسکہہ رام وکہوٹہ برہمن وہری سنگہ
وصورت رام وتلوک چند تہے کہ منجملہ اون کے بلوسنگہ وصورت رام

وکہونڈ وتلوک چند وہری سنگہ مارے گئے اور کل فوج نے داد شجاعت دی کہ افغان بہی بہت مارے گئے آخرکار رستم خان بہی مع چہہ ہزار سوار زن کے مارا گیا اور باقیماندہ فوج سفرور ہوئی ہمراہیان کنور سورجمل صاحب نے دس کوس تک اونکا تعاقب کیا خود کنور صاحب ساتہہ سوار ولن میدان جنگ پر رہے پہر معاودت فرمائی کہ متہرا مین کل لشکر جمع ہوا بعد روانگی نواب کے کنور صاحب ڈیگ مین داخل ہوئے +

نواب منصور علی خان روہیلہ افغانون سے شکست پاکر دہلی مین گیا تو کار بار سلطنت مین خلل واقع ہوا اگر ارادہ جنگ کرکے ملہار راؤ ہلکر کو مدد کیواسطے بلایا وہ پچاس ہزار سوار لیکر آیا نواب نے اوس سے ملکر خوشی حاصل کی اور فی الفور دونون جمادی الاول ۱۱۶۴ھ مین بالاجتماع عازم ہوئے اور کمک کیواسطے کنور سورجمل صاحب کو ساتہہ لیا عبور دریاے جمن کرکے نواح شمس آباد مئو مین سرحد افغانان پر پہونچے اوسطرف سے سعد اللہ خان خلف نواب علی محمد خان روہیلہ رام پور افغانون کی مدد کیواسطے آیا کہ افغان بہ افسری احمد خان بنگش بر سر مقابلہ آئے کنور سورجمل صاحب و ملہار راؤ ہلکر نے حملہ کیا عرصہ تک لڑائی ہوئی آخرکار دس بارہ ہزار قتل ومجروح ہوکے افغان بہاگے کنور سورجمل صاحب نے فتح کی خبر جلد نواب کے پاس بہیجی افغانون نے ملہار راو سے اتحاد پیدا کیا اور نواب سے پیچہا چہوڑایا ملک کے تین حصہ کرکے ایک ملہار راؤ کو اور دوسرا نواب منصور علیخان صفدر جنگ کو دیا اور تیسرا خود رکہا نواب براستہ دریاے گنگ

عازم ملک مشرقی ہوا اور کنور سورجمل صاحب اپنے ملک کو آئے ❊

ایک دفعہ مینہ ہارے ساکن گہاسیڑہ پرگنہ سوہنہ کنور سورجمل صاحب کے لشکر کے | रेवहना
اونٹوں کو چرا لیگئے کنور صاحب نے راؤ بہادر سنگہ والی گہاسیڑہ کو کہ بلد گوجر
راجپوت تہا ایسی شتران اور سزادہی مجرمان کیواسطے لکہا اوس نے کچہہ
تعمیل نکی کنور صاحب کو یہہ امر ناگوار ہوا گہاسیڑہ کے راؤ نے افغانون کی
لڑائی مین طرح دی چنانچہ نواب صفدرجنگ نے بمشورہ کنور سورجمل
صاحب اوسکی بدکرداری سے بادشاہ کو مطلع کرکے اوسکی سزادہی کی اجازت
حاصل کی اور یہہ خدمت بہی بعطاء خلعت وشمشیر وسپر کنور سورجمل صاحب
کو سپرد کی کنور صاحب نے وطن مین آکر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب سے اجازت
لی اور کوچ کرکے کول یعنی علیگڈہ پہونچے وہان فوج کی موجودات سے | कोल
بعد ازان بمقام جوار داخل ہوئے اور لالہ جواہر سنگہ صاحب بہی حسب الطلب | जवार
مع جمعیت شامل ہوئے گہاسیڑہ مین بہت مضبوط قلعہ دو کوس کے احاطہ
کا تہا اندر پانی بکثرت تہا اور گرد خندق پختہ و پُر آب بہت عمیق تہی قلعہ کے
اندر آٹہہ ہزار فوج کی جمعیت حفاظت کیواسطے تہی فوج کی آمد سنکر بہادر سنگہ
نے صلح کیواسطے وکیل بہیجا مگر صلح نہوسکی فوج حملہ آور نے پہونچکر قلعہ کا محاصرہ
کیا ۔ سمت جنوب مین لالہ جواہر سنگہ صاحب مع رتن سنگہ راجہ میڈہو و بہنگے
و کسل سنگہ دست رام گوتم و کشن سنگہ وسارد ول سنگہ مع برادرزادگان و
سکہرام و بخشی موہن رام و راجہ رام و موہن رام چوہان و تلکا و دہن سنگہ
و ٹہاکر داس و دولت رام و بہیم سنگہ وغیرہ سرداران ۔ مغرب مین خود

کنور سورجمل صاحب مع گوکل رام گوڑ و برج سنگہ چوہان و کسل سنگہ پسر صورت رام
و شیام سنگہ پنگہوریہ و شیام سنگہ ثانی ولد تہان سنگہ و جے سنگہ ولد منسارام
و باکہریہ و سبھی رام و فتح رام ولد اودہان پروہت و چندر بہان پسر
کہمنڈی پروہت و دیبی سنگہ و اکہے سنگہ و دلیل خان عرف دلامیواتی
جانب مشرق درجن سنگہ و رام سنگہ تنور و ہرناگر مصر و جمعیت کہونٹیلان
جانب شمال گدال گوجر و جیت سنگہ ولد بہوندارام ٹہاکر اٹینگ و رنجیت
سنگہ و انوپ سنگہ۔

اسطرح محاصرہ ہوکر طرفین سے جنگ و جدل ہونے لگی خود راؤ بہادر سنگہ
کے گولی لگی مگر باوصف زخمی ہونیکے پندرہ روز تک لڑتا رہا جب قلعہ کے
لوگ آمد رفت بند ہونے سے تنگ ہوئے راؤ بہادر سنگہ نے ظالم سنگہ سرواڑ
کو صلح کیواسطے حملہ آور فوج مین بہیجا بتعین دس لاکہہ روپیہ نقد و سامان
جنگ صلح قرار پائی راؤ بہادر سنگہ نے نقد روپیہ تو دینا منظور کیا مگر سامان
جنگ دینے سے انکار کیا ظالم سنگہ اپنے قول کی بدعہدی ہونے سے زہر
کہاکر مر گیا کنور سورجمل صاحب نے اس حال سے مطلع ہوکر امر سنگہ ولد بہا
کو راؤ کے پاس بہیجا اوس نے جواب دیا کہ جب تک ذخیرہ مین غلہ ہے صلح
نکرونگا مگر اخیر کو امر سنگہ کی فہمایش سے قبول کرکے کہا کہ قلعہ محصور ہونیکے سبب
کوئی اعتبار نہین کرتا ہے کہ زر نقد کا بندوبست کرون مال و اسباب لیجاکر
اور دہلی مین رہن کرکے روپیہ وصول کرلو کنور صاحب نے کہانند نامی مہاجن
کو مال کے ساتہہ بہیجا مگر دریافت ہوا کہ راؤ نے اپنے بیٹے فتح سنگہ حاضر باش

دربار شاہی کو لکھدیا ہے کہ مال واسباب مرنیکا کو اپنے قبضہ مین رکھے اور
کنور صاحب کے آدمیون کو دم دلاسا دیتا رہے کہانند اوسکی دغابازی
دیکہکر کنور صاحب کے پاس واپس آیا اونہون نے قلعہ پر حملہ کیا اور
لڑائی ہوئی کنور صاحب کی فوج مین سے چند سردار مارے گئے آخر کار قلعہ
فتح ہوا مگر راؤ بہوپی بجمعیت ڈیڑہ سو خیرخواہ آدمیون کے لڑتا رہا انجام
مین اپنی عورتون کو قتل کرکے یکایک حملہ آور ہوا اور دلامیو کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور اوسکے ہمراہی بہی سب کام آئے کنور سورجمل صاحب فتح کامل
پاکر گہاسیڑہ پر قابض ومتصرف ہوئے مگر راؤ بہادر سنگہ کے مارے جانے
پر بہت افسوس کیا ۔

آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن ہمراتب اوسکا بیٹا خان فیروز جنگ
ملقب بہ امیر الامرا احمد شاہ سے صوبہ داری دکن کی سند حاصل کرکے بارادہ
مہاراجہ ہلکر اورنگ آباد مین گیا ارادہ تہا کہ اپنے بہائی سے جو بزبردستی
قابض ہوگیا تہا ملک چہین کر خود قابض ہووے لیکن قضا نے پہنچو اورنگ آباد
پہونچتے ہی مرگیا اوسکا بیٹا غازی الدین خان جسکا اصلی نام شہاب الدین
تہا تباہ ہوکر دہلی مین آیا اور گریہ وزاری کرتا ہوا نواب منصور علی خان
صفدر جنگ وزیر کے گہر گیا اوس نے رحم کرکے بادشاہ سے خطاب عماد الملک
اور عہدہ امیر الامرائی دلوایا کچہہ عرصہ بعد بخشی ہوگیا باوجودیکہ صفدر جنگ
نے اوسپر بڑا احسان کیا تہا مگر اونکے مذہب مین اختلاف تہا یعنی منصور علیخان
صفدر جنگ ایرانی تہا اور بخشی غازی الدین خان تورانی کہ اس سبب سے

اونمین بلا اتفاقی پیدا ہو گئی غازی الدین خان نے بحضور بادشاہ شکایت کی کہ وزیر نے حضور کے ناظر کو ہلاک کیا ہے اور افغانون سے سازش کرکے دکہنیون کو اس ملک مین ناحق لایا ہے اور راؤ بہادر سنگہ خیرخواہ سلطنت کو برباد کیا ہے بادشاہ نے اس شکایت پر صفدر جنگ کو بحیلہ تعیناتی صوبہ داری اودہ کے شہر سے بدر کیا اور غازی الدین خان کو وزیر کیا اوسوقت منصور علیخان نے بہت افسوس سے یہ مصرع پڑہا۔ طفل دامنگیر ما آخر گریبان گیر شد ؛ لڑائی کے ارادہ سے مشرق سے فوج طلب کی اور کنور سورجمل صاحب کو بلایا اونہون نے مع لالہ جواہر سنگہ صاحب بجمعیت پندرہ ہزار سوار کہامیڑہ سے کوچ کرکے فرید آباد مین ڈیرہ کیا نواب صفدر جنگ کا ارادہ تہا کہ یکبارگی حملہ کرکے معمورہ دہلی کو خراب کرے اور تورانیون کو سزا دے کنور سورجمل صاحب نے صلاح دی کہ اول خاندان شاہی مین سے کسی کو اپنی طرف کرکے اوسکے نام سے حملہ کرنا مناسب ہے چنانچہ اس صلاح کے بموجب نواب وزیر نے نبیرہ کام بخش کو بُلا کر تخت شاہی پر بٹہایا اور اسکا نام عادل شاہ رکہکر اوسکی طرف سے لڑائی شروع کی اسمعیل خان کہ بڑا رئیس تہا اور راجہ اندر گر گسائین مع فوج پندرہ ہزار سوار و پیادہ کے اور کنور سورجمل صاحب و لالہ جواہر سنگہ صاحب بجمعیت سوار و پیادگان نواب صفدر جنگ کی مدد کیواسطے شامل ہوئے نواب نے دہلی پر چڑہائی کرکے شہر کو گہیر لیا نواب غازی الدین خان نے اس حال سے مطلع ہوکے نواب صمصام الدولہ کو میر بخشی کر دیا اور

फरीदाबाद

بحصول اجازت توپخانہ لیکر مستعد مقابلہ ہوا کنور سورجمل صاحب
و لالہ جواہر سنگہ صاحب نے حملہ کرکے عرب سراے تک توپخانہ وغیرہ اسباب
شاہی کو لوٹا بعد ازان چند لڑائیان ہوئین اونکا حال علیحدہ علیحدہ
لکہا جاتا ہے ؛

अरबसराय

غازی الدین خان نے مع شادل خان و نجیب خان روہیلون کے دریای
جمن کے قریب ریتہ مین مورچہ بندی کی نواب صفدر جنگ کیطرف سے
راجہ اندر گر گوشائین اور اسمعیل خان نے کچہہ فاصلہ پہ مقابل مین اپنا
توپخانہ لگایا اور خود نواب اور کنور صاحب شہزادہ عادل شاہ کو لیکر
پورانی دہلی سے لڑائی پر چڑہے کنور صاحب کی فوج کو حکم ہوا کہ شہر کو
لوٹے فوج نے شہر مین داخل ہوکر ہزارہا آدمیون کو قتل کیا مکانات
مین آگ لگائی اور لال دروازہ تک پہونچکر لاکہون روپیہ کا مال و اسباب
لوٹا جب دیکہا کہ فوج شہر کی بربادی مین مصروف ہے اور دشمن حملہ آور
ہوتا ہے تب شہر کی تخریب سے باز رکہکر فوج کو لڑائی پر آمادہ کیا کنور
سورجمل صاحب مع اپنی کل فوج کے شادل خان سے مقابل ہوئے جنگ
عظیم واقع ہوئی صدہا آدمی طرفین سے مارے گئے ہمراہیان کنور سورجمل
صاحب سے رام چندر تنورا و تلسی رام وغیرہ بہت چیدہ جوان مقتول
و مجروح ہوئے چار گہڑی دن باقی رہا تب لڑائی ختم ہوئی -

पुरानी देहली

دوسری دفعہ حسب صلاح نواب و کنور صاحب ریتہ مین لڑنا مناسب تصور
ہوکر جہیل پر ڈیرہ کیا اور لڑائی شروع ہوئی اس لڑائی مین راجہ اندر گر

झील

گوشائین نے کمال بہادری کی توپخانہ شاہی پر متواتر حملہ کرکے صدہا کو مارتا تھا اور صحیح و سالم واپس آتا تھا اکثر لوگون نے خیال کیا کہ وہ بزور جادو ایسا کرتا ہے مگر اخیر مین جب وہ مارا گیا سبکو یقین ہوا کہ یہہ اوسکی صرف بہادری تھی اسیطرح بخشی گوکل رام کمال دلاوری سے قتل ہوا اور لڑائی بلافیصلہ موقوف رہی نواب نے امراؤگر گوشائین خلف راجیندرگر کو بجاے اوسکے مقرر کیا ؛

تیسری دفعہ فوج متفقہ نے تبدیل مقام کرکے موضع تلپٹہ پر جاکر دیرہ کیا اور روہیلون نے اوسکے مقابلہ مین چھرا کی گڈہی مین مقام کیا لڑائی ہوئی غازی الدین خان دکھنی اور بدخشانی فوج لیکر مقابلہ کیواسطے آیا طرفین کے بہادرون نے بخوبی داد شجاعت دی کنور سورج مل صاحب نے دشمنون سے قلعہ تغلق آباد چھین لیا فوج شاہی مفرور ہوئی سارڈول گوجر اور گھمنڈ پروہت نے دہلی دروازہ تک اوسکا تعاقب کیا ؛

तलपट

चौराकीगढ़ी

तगलकाबाद

چوتھی مرتبہ حسب الحکم نواب غازی الدین خان شادل خان و نجیب خان نے مع بیس ہزار سوار و توپخانہ کے چھرا کی گڈہی سے کوچ کرکے میدان بدرپور مین کہ دہلی سے آٹھہ کوس ہے مقام کیا کنور صاحب و نواب صفدر جنگ کی فوج نے وہان جاکر مقابلہ کیا اور اونکی طرف سے محکم سنگہ ولد بیری سالی سردار بہت بہادری سے مارا گیا ؛

बदरपुर

پانچوین دفعہ فوج شاہی نے فریدآباد مین جاکر دیرہ کیا وہان کنور سورج مل صاحب نے مع لالہ جواہر سنگہ صاحب حملہ کرکے صدہا آدمیون کو

تو تیغ کیا ؀

बल्लभगढ़

چھٹے لڑائی بمقام بلب گڈہ واقع ہوئی اسمین بہی بہت کشت وخون ہوا
مگر فیصلہ ہوا ان لڑائیون مین چھہ مہینے کامل گذر گئے اور بادشاہی فوج
نہایت تنگ و پریشان ہوگئی غازی الدین خان نے باجرائے شقہ
پادشاہ مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور اور ملہار راؤ ہلکر کو طلب کیا
چنانچہ اول مادہو سنگہ مع جمعیت دس ہزار سواران دہلی مین داخل ہوا
اوس نے طرفین کے افسرون کو صلح پر آمادہ کیا کہ اوسکے اور انتظام الدولہ
خلف قمر الدین کی ثالثی سے صلح ہوگئی محرم ۱۱۶۷ ہجری مین صفدر
جنگ باستصواب شاہی صوبہ داری اودہ پر گیا اور کنور سورجمل صاحب
نے اپنے ملک کو معاودت کی مہاراجہ مادہو سنگہ لالہ جواہر سنگہ صاحب کے
ساتھہ براستہ ہوڈل برسانہ مین آئے اور بمقام کامہ مہاراجہ بدن سنگہ

होडल
बरसाना

صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ صاحب اونکو دیگ و بہرت پور کو لائے
اور بہت تواضع و مدارات کی وقت رخصت مہاراجہ مادہو سنگہ نے مطلع
کیا کہ عنقریب دکہنیون کی فوج آنیوالی ہے اوسکے دفعیہ کی فکر و تدبیر
مین رہنا چاہیے ؀
بعد چندے غازی الدین خان نے بدریافت خبر آمد دکہنان محمد عاقبت
اپنے سردار کو بلو چودہری کی ہلاکت کیواسطے بلب گڈہ بہیجا اوس نے
براہ دغا خلوت مین چودہری مذکور اور اوسکے دو پسران کو ہلاک کیا کنور
سورجمل صاحب نے یہہ حال سنکر لالہ جواہر سنگہ صاحب کو برسانہ روانہ

کیا اسی اثنا مین دریافت ہوا کہ ملہار راؤ ہلکر بجمعیت ساٹھہ ہزار سوار دام جے پور ہوا ہے اور مہاراجہ جے پور نے بارہ لاکھہ روپیہ بطور معاملہ ادا کیا ہے اور اسیطرح راجگان شاہ پور و بوندی و کوٹہ و روپ نگر نے اطاعت کی ہے اور مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور نے ہرگوبند ناٹانی اپنے سردار کو بجمعیت پندرہ ہزار سوار ساتہہ بہیجا ہے اسپر مہاراجہ بدن سنگہ صاحب نے بہی اپنی طرف سے روپ رام کٹارہ وکیل راج کو روانہ کیا اور چارون قلعون کا بندوبست کر کے خود کمہیر مین آئے ۔ روپ رام نے ملہار راو سے ملاقات کی تو اوس نے اپنا حسب الطلب بادشاہ آنا بیان کر کے دو کرور روپیہ نذرانہ طلب کیا اس نے صاف انکار کیا عند الاستفسار بلکر روپ رام نے حدود راج جو اوس زمانہ مین تہین بیان کین کہ مشرق مین اٹاوہ جنوب مین کلیان پور مغرب مین نیمرانہ شمال و مغرب مین ہرانہ شمال مین رام گڈہ شمال و مشرق مین گڈہ مکتیشر ۔ کہ واقع مین اوسوقت یہہ کل ملک راج بہرت پور مین داخل تہا ۔ اگہن سمت ۱۸۱۱ مطابق ۱۷۵۴ء مین ملہار راو نے بادشاہ سے پچاس لاکھہ روپیہ لیکر بجمعیت پچاس ہزار سوار اپنی اور پندرہ ہزار ملازم جے پور محکوم ہرگوبند ناٹانی اور فوج شاہی محکوم غازی الدین خان و دیگر راجگان کے وارد علاقہ بہرت پور ہو کر کمہیر کا محاصرہ کیا دو مہینے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا کہنڈو راؤ پسر ملہار راو بضرب گولی مارا گیا اس سے دل شکستہ ہو کر دکہنی بعد اخذ معاملہ براستہ متہرا دکہن کو روانہ ہوئے اسطرح کنور سورجمل صاحب نے فوج متفقہ غازی الدین خان

नाटानी
कटारा
इटावा
कुल्यानपुर
नीमराना
हरयाना
रामगढ़
गढ़मुक्तेश्वर

ومرہٹہ دجے پور کو متفرق ومنتشر کر دیا مگر اخیر مین باداے سات لاکہہ روپیہ
اون سے صلح کرلی ؛

جیٹھ سدی سمت ۱۸۱۲ کو مہاراجہ بدن سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ
سورجمل صاحب مسند نشین ہوئے دو برس بعد بہوری سنگہ جاٹ ودیگر
روساء آنصوب دریاے جمن کی شورش ہوئی مہاراجہ سورجمل صاحب
اون کی سرکوبی کیواسطے گئے ڈیڑہ مہینے کے عرصہ مین قلعہ مرسان مع دیگر
ریاستون کو فتح کیا ؛

मुरसान

اسی اثنا مین بدریافت اس امر کے کہ حسب الطلب نجیب خان احمد شاہ
درانی ہندوستان پر آتا ہے مہاراجہ سورجمل صاحب دیگ کو واپس
آئے چند روز بعد احمد شاہ متہرا کو قتل کرتا ہوا اکبرآباد مین داخل ہوا مہاراجہ
صاحب نے منشی یحی خان اور راجہ موہن سنگہ سورج دوج کو اوسکے پاس
بہیجا اونہون نے تحایف مرسلہ شاہ درانی کو دیکر سند معافی ملک حاصل کی
اور شاہ مذکور عازم دہلی ہوا ؛

سمت ۱۸۱۶ مطابق سنہ ۱۷۶۰ء مین بسواس راؤ بہاؤ پیشوا بجمعیت چار لاکہہ
فوج دکن سے کوچ کر کے بعزم حصول سلطنت ہندوستان بمقام تاج متصل
اکبرآباد مین مقیم ہوا اوس نے مہاراجہ سورجمل صاحب کو بلایا چنانچہ مہاراجہ
صاحب مع بیس ہزار سوار کے گئے بہاؤ نے ایک کوس تک پیشوائی کر کے
بہت تپاک سے ملاقات کی اور شریک جنگ ہونے کیواسطے کہا مگر اون کو
بہاؤ کی پست حوصلگی کا حال پیشتر سے معلوم تہا اور کچہہ صفدر جنگ اور ملہار راؤ

जाजऊ

سے اشارہ کر دیا تھا بہ اظہار ضرورت انتظام ملک خود دار الحکومت کو واپس آئے بھاؤ نے کوچ کر کے دہلی و کنج پورہ پر قبضہ کیا ؛

جب فیما بین مرہٹون اور احمد شاہ درانی کے بمقام پانی پت جنگ عظیم واقع ہو کر بھاؤ کو شکست ہوئی اور دکھنیون کی فوج کے لوگ براہ بھرت پور سفر ور ہو کر اپنے ملک کو گئے مہاراجہ صاحب نے علی قدر مراتب سبکو زادراہ اور پارچہ پوشیدنی دیکر اونکے وطن مین پہونچا دیا اور اسیطرح جب غازی الدین خان تباہ و برباد ہو کر مع قبایل خاندوران خان قلعہ دیگ مین پناہ پذیر ہوا با وجودیکہ وہ ہمیشہ بہ سر پرخاش رہا تھا اوس سے کمال خاطر داری و مہمان نوازی سے پیش آئے اور اوسی لڑائی مین بھاؤ نے وفات پائی تو اوسکی زوجہ بھی ہمراہی شمشیر بہادر و بالاجی راؤ برادران خود افتان و خیزان قلعہ دیگ مین پہونچی اور وہان چند روز قیام کر کے اپنے شوہر کی ماتمی کی رسمیات اداکین اور شمشیر بہادر نے کہ مجروح شدید ہو کر آیا تھا انتقال کیا مہاراجہ صاحب نے اونکی بہت تواضع کی شمشیر بہادر کی نعش کا مثل رئیسون کے تجہیز و تکفین کرایا اور بیوہ بسواس راو بھاؤ کو جب وہ فارغ ہو کر عازم وطن ہوئی سامان کثیر دیکر رخصت کیا اور عزت و حرمت سے وطن مین پہونچا دیا۔ مرہٹون کا زور بالکل ٹوٹ جانیکے بعد مہاراجہ سورجمل صاحب نے آگرہ پر قبضہ کیا ؛

اسی اثنا مین کنور جواہر سنگہ صاحب چرخی۔ دادری و کوٹ قاسم اپنے ممالک مقبوضہ کو جاتے تھے اثنا راہ مین موسی خان و سید و خان بلوچ

फ़र्रुख़नगर

فرخ نگر والے بہ اشارہ نجیب الدولہ سدراہ ہوئے اور ملک مین فساد کیا
مہاراجہ سورجمل صاحب نے بااستماع اس خبر کے وہان پہونچکر فرخ نگر کو تاخت
و تاراج کیا موسی خان کو گرفتار کرکے بہرت پور بہیجا اور کنور جواہر سنگہ صاحب
کو بلوچون کی تنبیہ کیواسطے فرخ نگر مین چہوڑکر نجیب خان کی سزا دہی کیواسطے
خود دہلی کو گئے کنور جواہر سنگہ نے سرکشون کی بخوبی سرکوبی کرکے ریواڑی

रिवाड़ी

و جہجر و بہادرگڈہ پر بہی قبضہ کیا اور موضع بادوڈہ پرگنہ جہجر مین گڈہی

गंगर बहादुरगढ़ पाटौदा

تعمیر کرائی اور جہجر مین مہادیو کا مندر بنوایا کہ دونون عمارتین ابتک
موجود ہین *
نجیب خان نے جسکو نجیب الدولہ بہی کہتے تھے یعقوب علیخان برادر وزیر
شاہ ابدالی کو مع راجہ دلیر سنگہ کہتڑی کی صلح کیواسطے مہاراجہ سورجمل صاحب
کے پاس بہیجا وہ ایک تہان چہینٹ ملتان کا لیکر حاضر ہوا مہاراجہ صاحب
اوس تحفہ سے اسقدر خوش ہوئے کہ اوسیوقت پوشاک تیار کرائی مگر صلح
منظور نکی کرم اللہ خان معتمد نجیب الدولہ کہ یعقوب خان کے ساتہہ آیا تہا
واپس جاکر نواب نجیب الدولہ کو جنگ پر آمادہ کیا اوس نے اپنے عزیز و
اقارب مثل افضل خان و سلطان خان و ضابطہ خان وغیرہ و نیز افواج
فوج شاہی مثل سعادت خان آفریدی و صادق محمد خان بنگش وغیرہ
کو لڑائی کیواسطے آنصوب دریاے جمن بہیجا مہاراجہ سورجمل صاحب
نے بہی مع لالہ ناہر سنگہ صاحب اوسیطرف جاکر ہنڈن ندی پر مورچے
لگائے فوج شاہی کا قیام شاہدرہ مین رہا منسا رام ہراول فوج مہاراجہ

हींदन

शाहदरा

صاحب کا اول مقابلہ ہوا افضل خان اوس سے شکست کہا کر بہاگا مہاراجہ
صاحب قلیل جمعیت سے ایک طرف میدان جنگ سے علیحدہ کہڑے ہوئے
تماشا دیکہہ رہے تہے باوجودیکہ حکیم اللہ خان و مرزا سیف اللہ نے عرض کی
کہ اس موقع پر آپ کو مختصر جمعیت سے ٹہیرنا مناسب نہیں ہے مگر وہ ستون
کہڑے رہے اتفاقاً سیدو خان بلوچ پچاس سواروں سے مفرور ہوکر
اوسی طرف سے لشکر نجیب الدولہ کو جاتا تہا کہ اوسکے ہمراہیون مین سے
کسی نے مہاراجہ صاحب کو پہچان لیا اور سب یکبارگی حملہ آور ہوئے
اون کے ضربہ سے مہاراجہ سورجمل صاحب نے بہتی پوس بدی ۱۲
سمت ۱۸۲۰ اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اس واقعہ سے دلشکستہ ہوکر
لالہ ناہر سنگہ صاحب نے کمہیر کو مراجعت کی اور لشکر لالہ جواہر سنگہ صاحب کے ا...
فرخ نگر کو گیا لالہ صاحب موصوف مع فوج دیگ کو روانہ ہوئے اور بعد
ادائے مراسم ماتمی مسند نشین ریاست ہوئے ۱۸۲۱ مین مہاراجہ جواہر سنگہ
صاحب نے نواب نجیب الدولہ سے انتقام لینے کی نیت سے دہلی پر غنیمت
کی چونکہ اوس زمانہ مین سکھون کی فوج کی بہادری وجوانمردی کی بہت
شہرت تہی مہاراجہ صاحب نے بگھیل سنگہ وجسا سنگہ وجیرسا سنگہ سرداران
کو بجمعیت پینتیس ۳۵ ہزار سواروں کے بتقرر فی سوار ایک روپیہ یومیہ طلب
کیا اور انہیں ایام مین سمرو صاحب فرانسیس کو نوکر رکہا اور یہ قرارداد
مبلغ پانچ لاکہہ روپیہ مہاراجہ ملہار راو ہلکر و دیگر سرداران دکن کو شامل
کیا اس فوج سے مہاراجہ صاحب نے دہلی کا محاصرہ کیا اور عرصہ دو ما...

تک ہنگامہ کارزار گرم رہا آخر کار نواب نجیب خان ملہار راو ہلکر کی معرفت
مہاراجہ صاحب سے آکر ملا اور شمشیر نذر کرکے صلح کی بعد رفع شر مہاراجہ صاحب
عازم آگرہ ہوئے اور سکھ و مرہٹے اپنے اپنے ممالک کو روانہ ہوئے ۔

اسی اثنا میں کنور ناہر سنگہ نے بحمایت اپنے ماموں کرپارام و اودے سنگہ کے
مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب سے نصف ملک کا دعوی کرکے اپنی مدد کیواسطے
مرہٹوں کو طلب کیا اور سلطان سنگہ لنگوٹیہ و سکاجی و بھیم سنگہ برادر راج سنگہ نے جمعیت
بیس ہزار سوار پچونہ کو تاخت و تاراج کیا مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے باستماع اس
خبر کے فوج کشی کی کر روپباس کے قریب لڑائی ہوئی مفسدوں کو شکست ہوئی
بہ سرغنہ مفسدان کو قید کرکے بھرت پور بھیجا گیا ناہر سنگہ کے ماموں نے
امراو گر گسائیں خلف راجیندر گر اور ہمت بہادر گسائیں سے التجا چاہی مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب نے آگاہ ہوکر بیس ہزار ناگو کی جمعیت بافسری دہیانداس
و بالانند و نہنا داس دگمبری بر سر گسائیان تعینات کی کر امراو گر گسائیوں
کو لوٹ لیا امراو گر اور ہمت بہادر مفرور ہوئے بعد ازان مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب
ناہر سنگہ کے تعاقب میں دہولپور باڑی کیطرف گئے ناہر سنگہ اپنی جاگیر سے دست بردار
ہوکر دکن کو گیا اور وہان سے جیپور پہونچا بمقام گوہد دریافت ہوا کہ ملہار راو ہلکر بمقام
عالم پور واقع بندیلکھنڈ اور ناہر سنگہ جیپور میں فوت ہوئے گوہد میں رانا چھتر
سنگہ نے بہت تواضع و مہمانداری کی وہان سے عازم ملک بہداور ہوکر مہاراجہ
صاحب نے قصبہ اٹیر و بہنڈ کو تاخت و تاراج کیا اور ہمت سنگہ راجہ بہداور
کو قید کرکے بھرت پور بہیجا اور کالپی سے بالاجی مکاسدار کو بیدخل کرکے ملک مہوبہ پر قبضہ

लंगोटिया
मकाजी
पिचूना
दिगम्बरी
धौलपुर
बाड़ी
गोहद
आलमपुर
बुंदेलखंड
छत्रपतिसिंह
भदावर
अटेर
भिंड
कालपी
महोबा

راؤ فتح سنگہ صاحب کو واسطے انتظام کے متعین او ر وہان سے اوکو بخشی ہنسراج کے

معاودت کی راستہ مین خبر ولادت لالہ کہیری سنگہ صاحب سنکر دیگ کو عازم

ہوئے اور اس خوشی مین موسی خان وغیرہ قیدیون کو رہا کیا یہ قصبہ دیگ

سے ہر طرف دور تک مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کی عملداری تہی مگر وہ پرگنہ

کامہ کہ دیگ سے ملحق ہے راج جے پور کے تحت مین تہا مہاراجہ صاحب نے

چاہا کہ یہہ پرگنہ بہی بموافقت و رضامندی رئیس جے پور شامل راج بہرت پور

ہوجاوے مگر وہان سے یہہ امر نامنظور ہوا تو بہت رنج ہوا اور طرفین سے

دلونمین کدورت پیدا ہوگئی ❊

اس عرصہ مین بعد دورہ بندیل کہنڈ سے معاودت کرنے کے بعد ۱۱۸۱ ہجری

مین مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب واسطے اشنان پشکر کے گئے وہان مہاراجہ

بجے سنگہ والی جودہ پور سے ملاقات ہوئی اونہون نے بہت تواضع و مدارات

کی مہاراجہ مادہو سنگہ والی جے پور کو بسبب رنج سابقہ کے کہ ایسری سنگہ کی مخالفت

اور پرگنہ کامہ کے مطالبہ سے تہا اپنے علاقہ مین ہوکر اونکا جانا اور رئیس جودہ پور

سے ملاقات کرنا ناگوار ہوا اور پسر راجہ گور سہاے و ہر سہاے کہتریان اہلکار

جے پور نے اشتعالک دیگر اضافہ کیا جب مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بعد

اشنان کے اپنی دارالحکومت کو معاودت کی جے پور کے قریب ستر ہزار فوج

بہ افسری گور سہاے و ہر سہاے مذکور و دلیل سنگہ ٹہاکر ڈوڈو و ساردول

چیلہ و ٹہاکران بہیم سنگہ و راج سنگہ و دودراج و دلیر سنگہ و مرزا جابر بیگ

و دیگر سرداران گہاٹہ ماتونڈہ و منڈہ ملی مین کہ جے پور سے چودہ کوس

یکایک حملہ آور ہوئے مجبور مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے بہی اپنی قلیل
فوج سے کہ بہ تعداد چار رپلٹن و آٹہہ توپ محکوم سمرو صاحب و موسی مدد و
سواران ماتحت دیوان بہادر سنگہ و چودہری روشن لال ہوڈل والہ و
گلاب سنگہ جہانگیر پور والہ و دیبرج سنگہ کرسولی والہ و رام کشن مہنت و دلیل
خان و بہاری خان سیواتی تہے مقابلہ کیا طرفین سے چہہ سات ہزار آدمی
مع ہرسہای و گورسہاے بانی فساد مقتول ہوئے مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب
کے ساتہہ کسیقدر جمعیت نو ملازم سنگلون کی بہی کہ بہ وجہ نمکحرامی ہنگامہ دار و گیر
مین دس لاکہہ روپیہ خزانہ کا لیکر سفرور ہو گئے اور اسیطرح جیپو کیطرف ہی
راج سنگہ وغیرہ تینچا وتون نے کسی سبب سے رنجیدہ تہے لڑنے مین پہلوتہی
کی الغرض اہالیان راج جے پور نے راستہ چلتے بے سبب پرخاش کرکے
اگرچہ بہرت پور کی فوج کا بہت نقصان کیا مگر ملک و مال و فوج کے نقصان
سے خود بہی ایسا صدمہ اوٹہایا کہ اوسکا بدل ابتک نہین ہوسکا ہے یعنی
اوسیوقت سے ریاست الور جے پور سے علیحدہ اور خود اختیار ہوئی ہے
مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کا مقصود صرف معاودت وطن تہا کہ بخیریت الور
ہو کر دیگ و بہرت پور مین داخل ہوئے بعد واپسی کے کامہ پر قبضہ کرلیا
اور جے پور پر از سر نو فوج کشی کرنے کے قصد سے پیش خیمہ روانہ کیا تہا
کہ اس اثناء مین مہاراجہ مادہو سنگہ کے انتقال کی خبر پہونچی عزم ملتوی ہوا
چند روز بعد اکبر آباد کو کوچ کیا وہان ملاحظہ قلعہ کیواسطے گئے تہے کہ عند المعاودت
ججم غفیر مین سے کسی شخص نے بضرب شمشیر مجروح کیا اس صدمہ سے مہاراجہ

جواہر سنگہ صاحب نے ساون سدی ۵ سمت ۱۸۲۵ کو انتقال کیا ۔
اس خبر کو سنکر راؤ رتن سنگہ صاحب ملک ہو بہ سے دیگ مین آکر مسند نشین ہوئے
ان کو شکار کا بہت شوق تہا ایک خیمہ بالکل شیر کے چمڑہ کا تیار کرایا
تہا ایام ہولی مین لاکہہ من گلال تیار کرایا اور دو مہینے تک تماشہ رقص و
سرود مین مصروف رہے اور آگرہ سے متہرا تک کل جمنا کے ریتہ مین باغ
لگانے کا حکم دیا ایک دفعہ بندرابن گئے تہے وہان ایک گسائین نے چند
شعبدے بطور کرامات دکہلائے اور کیمیاگری سکہانیکا اقرار کیا مہاراجہ
صاحب نے دہوکہ مین آکر اوسکو بہت روپیہ دیا جب اوسکے اقرار کے
ایام گذر گئے اور فریب ثابت ہونے لگا اوس نے بمتی چیت سدی ۵
سمت ۱۸۲۶ دغا سے بضرب پیش قبض مہاراجہ رتن سنگہ صاحب کو قتل کیا راجہ
ہیرا سنگہ و دان ساہ و مداری خان وغیرہ ہمراہیان مہاراجہ صاحب
نے حملہ کرکے قاتل کو بہی فی الفور مار ڈالا ۔
مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب خلف مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب بعمر دو سال
مسند نشین ہوئے اول اہتمام کار پر بطور نایب دان ساہ مقرر ہوا
تہا مگر جب دیوان جیوارام بنجاری والہ دیگ سے بہاگ کر کمہیر مین बनचारी
مہارانی کشوری جی صاحبہ کے پاس آیا اور بصلاح چودہری دیل سنگہ
ہوڈلیہ دان ساہ کے اخراج کی تدبیر کی دان ساہ نے اپنے بچاو کیواسطے
راؤ نول سنگہ صاحب کو نیابت دی اور مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب کو اونکی
گود مین بٹہاکر خود نے نیابت سے کنارہ کیا مہارانی کشوری جی صاحبہ نے

راؤنول سنگہ صاحب کے پاس پنچایت صفائی آمیز بہیجی اور تمنار دیدار ظاہر کرکے اونکو طلب کیا راؤ نول سنگہ صاحب حسب الطلب اونکے کمہیر مین آئے تہوڑی دیر بعد دیاگو جردہا بہائی نے اونکو اطلاع دی کہ شہر کے دروازے بند ہوگئے اور تم قید ہوگئے راؤنول سنگہ نے بزور جمعیت پانچہزار فوج تہیجی دروازہ سے نکلکر مہاراج باغ متصل بہرت پور مین دیرہ کیا اور وہان سے لالہ اجمل و شیخ امان اللہ و باقی باز خان کو بجمعیت دس ہزار سوار کمہیر پر متعین کیا دوسری طرف سے راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے ملک کا دعوی کیا کہ دونون بہائیون کے درمیان چار مہینے تک لڑائی رہی اس ہنگامہ مین دیوان جیوارام بنجاری والہ نے راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو مالک ملک کرنے کی نیت سے مرہٹون اور سکہون کی افواج کثیر کو اجر گران دینا کرکے طلب کیا چنانچہ سکہون کی بیس ہزار فوج کو راؤ نول سنگہ صاحب نے ایک یورش مین شکست دی ؛

سمت ۱۸۲۹ مین بقرار داد ایک کرور روپیہ کے رام چند رگنیش زری ٹیکہ پشوا اور تکوجی ہلکر اور مہاجیت سیندہیہ کے لاکہہ سوارون کی فوج نے براستہ لال سوٹ و بسولی اس ملک پر چڑہائی کی یہہ خبر سنکر راؤنول سنگہ صاحب بہی بجمعیت پچاس ہزار سوار و توپخانہ عظیم محکوم سمرو صاحب و موسی مدد و بیس ہزار ناگہ بمقام آو برسر مقابلہ ہوئے پانچ چہہ روز تک جنگ و جدل ہوتی رہی بہت کشت و خون ہوا راؤ نول سنگہ صاحب نے مرہٹہ سرداروں کو پیغام بہیجا کہ تمکو روپیہ سے مطلب ہے خواہ ہم سے لو یا

लालसोट
बसोली

راؤ رنجیت سنگہ صاحب سے لو اگر یہان سے کوچ کر جاؤگے تو بمقام متہرا
زر مقررہ تمکو ہم دینگے اسپر اونہون نے متہرا کو کوچ کیا وان ساونے کہ
گوردہن مین مقیم تہا مرہٹون کی فوج پر حملہ کیا اور لوٹا بلکہ اس حال کے
مرہٹون نے راؤ نول سنگہ صاحب کی دغا بازی سمجھکر یورش کی ہمراہیان
راؤ نول سنگہ صاحب دو پہر کی لڑائی کے بعد شکست کہاکر مفرور ہوئے
راؤ صاحب تن تنہا قلعہ ڈیگ مین داخل ہوئے آخرکار مرہٹون کا معاملہ
بہ تعداد ستر لاکہہ روپیہ قرار پاکر بالعوض اوسکی زر تحصیل ممالک آنصوبہ
دریاے جمن دیا گیا مرہٹون نے کوچ کرکے کول مین ڈیرہ کیا اسی اثنا
مین نجیب خان فوت ہوا اور ضابطہ خان اوسکا بیٹا کول سے مرہٹون
سے رخصت ہوئے بغیر چلا گیا کچھہ عرصہ تک مرہٹون کو معاملات لکہنو وغیرہ
مین مصروفیت رہی آخرکار سمہ ۱۸۲۹ مین نارائن راؤ پیشوا کے مرنے اور
اوسکے خلف نابالغ مادہو راؤ کے مسند نشین ہونے کی خبر پاکر دہلی سے بجانب
دکن معاودت کی تب راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے مع جیوا رام بنجارہ مالہ
کے بمقام روپباس اون سے ملاقات کی مرہٹون نے اون سے کہا ہم
تمکو راج دیتے ہین تم کیون نہین لیتے راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے جواب
دیا کہ راج بہرت پور تو بہر صورت ہمارا ہے اگر آپ اور کوئی ملک دیوین تو
لیا جاوے دیوان جیوا رام نے دیکہا کہ دونون بہائی بظاہر برسرپیکار
مگر باطن مین یکدل ہین اپنا رہنا فضول بلکہ پرخطر سمجھکر مع عیال و اطفال
و مال و اسباب مرہٹون کے ساتہہ دکن کو چلا گیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب نے

کودمین مین اکر راؤ نول سنگہ صاحب سے صفائی کی اونکو دیگ مین مقیم کیا
اور خود دکہیر مین رہے ؛
بعد تخت نشینی شاہ عالم عرف عالمگیر ثانی کی سلطنت مین مادہو جی سیندہیہ
کا اقتدار زیادہ ہوا تب نواب نجف خان ذوالفقار الدولہ وزیر و مدار المہام
سلطنت ہوا دان ساہ و قلعہ دار اکبر آباد و چند دیگر سرداران بہرتپور
نے اوس سے درخواست کی کہ آپ یہان آکر راؤ نول سنگہ کو بیدخل کرین
اور ملک مقبوضہ مین سے جسقدر چاہین راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیکر
باقیماندہ خود رکہین چنانچہ اوس نے اکثر علاقہ جات پر قبضہ کیا اور بہرتی
جدید کی فوج سے چڑہائی کی راؤ نول سنگہ صاحب نے چہہ پلٹنین اور
توپخانہ بہ افسری سمرو صاحب اوسکے مقابلہ کیواسطے بہیجا کول و جلیسر کے
درمیان شارع عام پر لڑائی ہوئی نجف خان کی فوج ناتجربہ کاری کے
سبب سے پس پا ہوئی بلکہ خود نواب نجف خان کے بازو پر گولی لگی بعد مجروحی
کے نجف خان نے طیش مین آکر بجمعیت سواران حملہ کیا اور سمرو صاحب
کی فوج کو شکست دی اور بادشاہ سے صوبہ داری اکبر آباد کی درخواست
کی چونکہ مدت سے اکبر آباد مین بادشاہ کا کچہہ دخل نہ تہا وہان کی صوبہ داری
دینے مین منت کرم داشتن تہا علاوہ اسکے حسام الدین و عبداللہ خان
وغیرہ اہالیان شاہی کو کہ نواب نجف خان کے بدخواہ تہے بہا سید نہ تہی
کہ اکبر آباد فتح ہوجاویگا فوراً سند لکہہ بہیجی مگر اوسکی تقدیر یاور تہی ڈیڑہ
مہینے تک لڑکر اوس نے آگرہ خالی کرالیا نجف خان نے زر و مال کی طمع

जलेसर

نکے خوب داد و دہش کی اس سے ہزار ہا آدمی اوسکی رفاقت مین ہوگئے
نجف خان نے حسب قرار داد ملک پر راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو قابض کر دیا
اور خود بضرورت کار روہیل کھنڈ کیطرف چلا گیا راؤ نول سنگہ صاحب نے
اس موقع کو غنیمت سمجھکر دہلی پر فوج کشی کی سکندر آباد پر قبضہ کر لیا
اور فرید آباد تک پہونچے مگر بخوف سازش سرداران خود معاودت کی
پہر دوسری مرتبہ سمرو صاحب کی فوج لیکر حملہ کیا اس عرصہ مین مرزا نجف خان
آگیا تہا اوس نے بجمعیت راجہ ہیرا سنگہ بلب گڈہ والہ راؤ رنجیت سنگہ صاحب
کے شامل ہوکے مقابلہ کیا اور اونکی فوج کو منتشر کر دیا راؤ نول سنگہ صاحب
اور سمرو صاحب مفرور ہوکر اول کوٹھ کوا اور بعد ازان دیگ کو واپس
آئے مرزا نے دیکہا کہ دیگ مستحکم مقام ہے اسواسطے دشمن کو دہوکہ دیکر
برسانہ مین لے گیا اور وہان حملہ کرکے شکست دی اور دیگ کا محاصرہ
کیا۔ چودہ مہینے تک لڑائی رہی انجام وہان سے بہی راؤ نول سنگہ کو بیدخل
کیا اور کل ملک علاقہ بہرت پور وقلعہ آگرہ و اضلاع میان دوآب پر
نواب نجف خان کا قبضہ ہوگیا صرف بہرت پور کا ایک پرگنہ راؤ رنجیت سنگہ
صاحب کے قبضہ مین رہا۔

اس زمانہ مین سرداران بہرت پور کی صلاح سے مہارانی کشوری جی صاحبہ
پر وہت ہنراین کو ساتہہ لیکر دکن کیطرف گیئن اور وہان کے روسا سے
مدد چاہی مگر کسی نے مدد ندی آخر کار ناکامیاب ہوکر معاودت کی اور
یہان نجف خان سے التجا کی اوس نے علاقہ بہرت پور کا کل ملک واگذاشت

کرکے راؤ نول سنگہ صاحب کو متصرف کر دیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب بہمراہی دیوان جودہ راج نجف خان کے پاس گئے انہین ایام مین نواب نجف خان نواب شجاع الدولہ والی اودہ کی ملاقات کیواسطے گیا تو راو رنجیت سنگہ صاحب بہی اوسکے ساتہہ گئے نواب شجاع الدولہ نے بلحاظ رابطہ قدیم فیمابین نواب صفدر جنگ اور مہاراجہ سورجمل صاحب کے اونکی کمال خاطرداری کی بلکہ نجف خان سے اون کے کام کی درستی کیواسطے سفارش کی یہہ امر نجف خان کو ناگوار ہوا کہ باوصف مدت تک ساتہہ رہنے کے کچہہ اسلوبی کار نہ کی مجبور گیارہ مہینے بعد راؤ رنجیت سنگہ صاحب بے نیل مرام واپس آئے ✦

سنہ ۱۷۷۳ء مطابق سمت ۱۸۳۰ مین راؤ نول سنگہ صاحب کا بعارضہ جلندہر انتقال ہوا مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب کی نیابت مین راؤ رنجیت سنگہ صاحب مقرر ہوئے ملا رحیم داد خان وچندن خان روہیلہ مع جمعیت بیس ہزار فوج جنکو راؤ نول سنگہ صاحب نے نوکر رکہا تہا باغوار دان ساہ و چتر سنگہ قلعدار مصدر شورش وفساد ہوئے اور بوقت نیم شب راؤ رنجیت سنگہ صاحب پر شبخون مارا ایک پہر تک لڑائی رہی اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب کے آدمی بہی بہت مارےگئے مگر بمدد جسونت سنگہ باہریہ دکہنی سالما کمہیر مین بہونچ گئے اور چند روز تردداتسے بیفکر رہے ✦

دان ساہ اور چتر سنگہ قلعدار دیگ نے چین سنگہ قلعدار بہرتپور کو لکہا کہ ہم نے راؤ رنجیت سنگہ صاحب کو دیگ سے نکالا ہے اگر تمہارے پاس آوین تو تم بہی اونکو مدد نہ دینا فوجدار چین سنگہ دانشمند

बावरया

آدمی تہا اور راؤ رنجیت سنگہ صاحب سے پیشتر سے خط و کتابت رکہتا تہا ود
ہزار راجپوتان مخالف کو کہ بہرت پور کے دو دروازون پر متعین تہے
خارج کرنا تجویز کیا بحیلہ تقسیم تنخواہ بمقام بہولباڑی جمع ہونیکا حکم دیا راجہ
سردار راجپوتان نے دس دس جوان نگہبانی کیواسطے دروازون
پر چہوڑ کر کل کو کمر بستہ تنخواہ لینے کیواسطے حاضر کیا فوجدار چین سنگہ نے فی الفور
دونون سردارون کا بند و بست کرکے پہر کسیکو جانے نہ دیا بعد چندی بمقام
دیگ چتر سنگہ اور اوسکے چچا کی روہیلون سے تکرار ہوئی اونہون نے ملا
رحیم داد خان اور چندن خان روہیلون کو مار ڈالا اور روہیلون نے
چتر سنگہ اور اوسکے چچا کو مار ڈالا مگر دان ساہ سفر ور ہوکر گوردہن کو چلا
گیا روہیلے دیگ پر قابض ہوگئے مہاراجہ کیہری سنگہ صاحب دیگ کے پختہ
قلعہ مین مستعد جنگ رہنے شہر مین تہلکہ پڑ گیا اور جابجا فساد برپا ہوا راؤ
رنجیت سنگہ صاحب کو دریافت ہوا کہ دان ساہ دیگ سے بہاگ گیا ہے اور
شہر مین فساد ہو رہا ہے خود بجمعیت شایستہ دیگ مین داخل ہوئے اور
روہیلون کو مار کر خارج کیا +

یہہ خبر سنکر نجف خان دہلی سے دیگ کو آیا اور چار مہینے بعد سمت ۱۸۳۳ مین
قلعہ دیگ کو فتح کیا راؤ رنجیت سنگہ صاحب کمہیر کو روانہ ہوئے اور مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب مع چتر سال مہنت بہرت پور پہونچے سمت ۱۸۳۴ مین مہاراجہ
کیہری سنگہ صاحب کا بعارضہ چیچک انتقال ہوا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ
صاحب مسند نشین ہوئے اونہین ایام مین نجف خان نے نجف قلی خان کو

कानोड

کا نوڈ اور افراسیاب کو جمنا پار کا ملک دیا اور ہمدانی اور بدل بیگ
کو دیگ مین مختار کرکے خود دہلی کو روانہ ہوا افراسیاب و نجف قلیخان نے
متفق ہوکر دیگ پر شورش کی نجف خان اس حال سے مطلع ہوکر دہلی سے
بمقام موضع دہڑہ قریب بہرت پور پہونچا وہان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب

डहरा

و مہارانی کستوری صاحبہ نے بہت خاطر و تواضع کی نواب نے بخوشی نولاکہ
روپیہ کا ملک واگذاشت کیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو راج سپرد کرکے
حسب اقرار تین پہر تک کہیر کو لوٹا اور پانچ توپ بہرت پور سے لیکر دہلی کو
روانہ ہوا ۔

سمت ۱۸۳۹ مطابق سنہ ۱۷۸۲ء مین نواب نجف خان بمقام دہلی مرگیا سمت ۱۸۴۲
مین مرزا شفیع نے جو بجاے اوسکے مختار رہا کل ملک مستردہ نجف خان
کو مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے لے لیا یہانتک کہ شہر بہرت پور کے دروازون
سے باہر بہی اونکا دخل نرہا بعد چندے مرزا شفیع خان نے اپنی فوج کو
دیگ بہیجا اور طلب نامہ متضمن بازپرس غارتگری ملک بنام محمد بیگ ہمدانی
لکہا ہمدانی بدریافت اس مضمون کے بمقام موضع آو حاضر ہوکے نواب

औ

مرزا شفیع خان سے بسواری فیل بغلگیر ہوکر ملا ملا اسمعیل بیگ برادرزادہ
ہمدانی نے کہ خواصی نشین تہا پیچہے سے بجیب پیش قبض نواب شفیع خان کو ماردیا
فوج نے نواب کو کشتہ دیکہکر دہلی کیطرف کوچ کیا اور ہمدانی اپنے ڈیرہ پر
آیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے موقع مناسب دیکہکر مسلمانون کو ملک
سے بیدخل کرکے اپنا قبضہ کرلیا - بعد ازان مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو

مادہو راؤ پٹیل کا قلعہ گوالیار پر حملہ آور ہونا دریافت ہوا فی الحال راکشن سورج دوج وکیل کو اوسکے پاس بہیجا اور معرفت فوجدار شیو سنگہ اور دیوان راج سنگہ کی رسد غلہ و باروت کی بہجوائی اسی اثنا مین مہاراجہ سیندہیہ نے ایک دفعہ بہرت پور کے ملک پر قبضہ کرلیا مگر مہارانی کشوری صاحبہ کی سفارش سے گیارہ محالات دس لاکہہ روپیہ جمع کے چہوڑ دیئے ✤

سنہ ۱۱۹۷ مین پٹیل بعد فتح گوالیار متہرا مین داخل ہوا اور بمقام تارسی مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے ملاقات کی اور علاوہ بحالی ملک مقبوضہ سابق کے چار محالات دیگر دیکر مہاراجہ صاحب کو رخصت کیا۔ پٹیل دہلی مین بادشاہ عالی گہر عرف شاہ عالم کی حضور سے بخطاب مہاراجہ عالی جاہ مادہو راؤ بہادر سیندہیہ وزارت پر ممتاز ہوا و بحیلہ مالش پاے دربار شاہی نشین حاصل کی اور بنظر اصلاح کار خود بادشاہ کو سیر ملک کیواسطے لایا مقام شیر گڈہ سے کنور رندہیر سنگہ صاحب خلف مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب بادشاہ کو دیگ کی سیر کیواسطے لائے بادشاہ نے دیگ کا قلعہ بدل بیگ سے خالی کرایا اور محلات معروف بہون کی سیر کی اور اکبرآباد مین داؤد بیگ اور منصور سے قلعہ خالی کرایا ✤

الغرض سلمان باہمی نفاق سے خراب ہوتے گئے اور مہاراجہ سیندہیہ قابض ملک ہوگئے افراسیاب اور نجف قلی کا انتقال ہوا تب مہاراجہ سیندہیہ نے نارائن راو کو قلعہ کانوڈ مین متعین کرکے اوس ملک سے اسمعیل بیگ کو بیدخل کیا اسمعیل بیگ مفرور ہوکر غلام قادر کے شامل ہوا اور دونون نے

بالاتفاق مادہو راؤ سیندہیہ سے مقابلہ کیا ۔
پٹیل کی فوج جےپور سے لڑتی تہی ہمدانی نے اپنے آقا کے خلاف جیپور
سے سازش کرکے عین وقت کارزار پٹیل کیطرف توپین پہیر دین قضارا
توپ کا گولہ درخت پر لگا اوسکی شاخ ٹوٹ کر ہمدانی مارا گیا اس تفرقہ سے
پٹیل نے گوالیار کو کوچ کیا اور بادشاہ دہلی کو گیا اسیر غلام قادر اور
اسمعیل از سر نو فوج جمع کرکے بانی فساد ہوئے جب غلام قادر دلی مین
پہونچا دیسمکہہ داماد پٹیل اور کوٹریا شاہ نے بادشاہ کو تنہا چہوڑکر
بہرت پور کو کوچ کیا غلام قادر نے بادشاہ کی آنکہین نکالین اور دلی
کا بند وبست کرکے بہرت پور پر عازم ہوا موضع جگینہ مین دیرہ کیا
اسمعیل اکبرآباد کے قلعہ پر متصرف ہوا اور بسرام بہاؤ مع بلونت راؤ
قلعہ دار اکبرآباد کے بہاگ کر بہرت پور پہونچا اونہین ایام مین رانی خان
بہاے لی وجیوا دادا و بابو جنارجن و ہرجیو سیندہیہ و دیوجی
لوکہیہ سرداران دکن بجمعیت چہتیس ہزار سوار داخل بہرت پور ہوئے
سردار لوگ چار باغ مین اور فوج بیرون شہر مقیم ہوئی مہاراجہ رنجیت
سنگہ صاحب نے ملاقات کی اور اون کے شامل ہوکے روہیلون سے
بر سر مقابلہ ہوئے بمقام پہول پورہ لڑائی ہوئی مرہٹون نے جگینہ پہونچکر
خیمون مین آگ لگادی اور مال و اسباب لوٹ لیا اس واقعہ سے ہراسان
ہوکے غلام قادر و اسمعیل مغرور ہوئے ایک دفعہ دیگ مین قیام کرکے
مقابلہ کیا مگر وہان سے بہی شکست ہوئی مرہٹون نے اسمعیل کو لکہا کہ

देशमुख
जगीना
विश्राम भाऊ बलवंतराव
जीवादादा बाबूजनार्जन हरिजीसेंधिया देवजीसोमवा
फूलपुरा

غلام قادر پادشاہی مجرم ہے تمکو لازم ہے کہ اوس سے علیحدہ ہوکر اپنی
کانوڈ کی قدیم جاگیر پر قبضہ کر دا اور پادشاہ کی نوکری کرو چنانچہ وہ تو
کانوڈ کو چلا گیا اور ریثیل نے دیگ مین پہونچکر غلام قادر کا محاصرہ کیا وہ
دہان سے بہاگ کر موضع آو مین مقیم ہوا اور دو مہینے تک فساد کرتا رہا
آخر الامر گرفتار ہوکر مارا گیا اسمعیل بیگ قید ہوکر اکبر آباد کو گیا اور ریثیل کا
کل ملک پر قبضہ ہوا سمت ۱۸۴۵ مین پٹیل حسب الطلب نانا کے دکن کو گیا اوسکی طرف
سے ڈیبائی صاحب فرانسیس مختار رہا اور وہ ولایت کو گیا تب پیرن صاحب
مختار رہا۔ پیرن صاحب نے مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کو بجلدوے
خیرخواہی تین محالات چار لاکہہ روپیہ کی جمع کے دئے غرض سمت ۱۸۶۰ تک
ملک مرہٹون کے قبضہ مین رہا اور مہاراجہ دولت راؤ سیندہیہ کے
وقت مین بہت ترقی پائی ؂

نانا
[illegible]
پیرنساہب → पेरनसाहब

تاریخ زمانہ حال

جب جنرل لارڈ لیک صاحب نے منجانب آنریبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی
جنرل پیرن صاحب مدار المہام وسپہ سالار فوج مہاراجہ سیندہیہ سے ملک
فتح کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے فوجدار شیو سنگہ اور جانی دیا شنکر
اپنے وکلا کی معرفت ملاقات کی اس سے ظاہر ہے کہ جن رئیسون نے ابتدا
عملداری مین سرکار انگریزی سے تعہد کرنے مین اپنی خوشی و رضامندی
کی اونمین سب سے اول مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب تھے اسواسطے اون
سے شروع جنگ مرہٹہ پر عہد نامہ مندرجہ نقشہ نمبر اول منضبط ہوا اوسکے

ذریعہ سے اونکو بہ اختیارات مالکانہ اپنے ملک پر قابض رہنے کی کفالت
دیگئی اور مرہٹون کے مطالبہ خراج اور دیگر عملداریون کی مداخلت و
دست اندازی سے براے دوام سبکدوش کیا گیا ؀

دولت راؤ سیندہیہ سے لڑائی ہوئی تب لارڈ لیک صاحب کے ساتھہ
بہرت پور کی فوج نے بہت بہادری وجانفشانی سے عمدہ کام انجام دیے
اور اخیر لڑائی تک شامل حال رہے ؀

ہندوستانی مورخ نے لکھا ہے کہ مہاراجہ رنجیت صاحب کے پانچ سو
سوار بہ تقرر ایک روپیہ یومیہ فی سوار انگریزی فوج کے شامل رہے
اور بالعوض خیرخواہی علاوہ ملک سابقہ کے بائیس محالات دیگر سرکار
انگریزی سے ملے تہے - مگر یہہ امر انگریزی تاریخ سے ہی تحقیق ہے کہ اس
فتح کے بعد سرکار انگریزی نے پانچ پرگنات کشن گڈہ - کٹہومر - ریواڑی
گوکل - ستہار - سات لاکہ روپیہ جمع کے راج بہرت پور مین شامل کیے
دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء مین جنگ لاسواڑی سے واپسی کے وقت لارڈ لیک
صاحب نے بمقام کانوڑ مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب سے ملاقات کی اس
ملاقات سے ضرور یہہ نوع خوشی ہوئی ہوگی کیونکہ شروع عہد کے نقصانون
کا سرکار انگریزی سے دوستی کرنے پر معاوضہ کامل ہوگیا اور کوئی شکایت
کا موقع نرہا تاہم تہوڑے دنون بعد دریافت ہوا کہ اونہون نے ہلکر
سے جو سرکار انگریزی کے ساتھہ شمشیر آزمائی کرنیوالا تہا سرگرمی سے خط و
کتابت کی ہلکر سے لڑائی شروع ہونے پر سرکار انگریزی نے اون سے

किशनगढ़
कठूमर
रेवाड़ी
गोकुल
सहार
लासवाड़ी

कांवड़

فوج مانگی تو اول اقرار کرتے رہے مگر پہر صاف انکار کر دیا بلکہ اونکی فوج ہلکر کے شامل ہوکے بمقام دیگ انگریزی فوج سے برسر مقابلہ ہوئی ؀ اسکی کیفیت ہندوستانی مورخ نے اسطرح لکہی ہے کہ جب جسونت راؤ ہلکر نے دکن سے بمقابلہ لارڈ لیک صاحب اس ملک مین آکر متہرا مین قیام کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نند گانو سے دیگ مین داخل ہوئے اور وہان سے ہلکر کی تواضع و مہانداری کی ایک دفعہ دہلی کیطرف گیا تہا مگر جب لارڈ لیک صاحب نے وہان سے دبایا پہر اسی نواح مین آیا ہلکر کے تین کمپو اور لشکر کی بہیڑ نے زیر فصیل دیگ قیام کیا اور لارڈ لیک صاحب کی تین پلٹنین موضع بہج مین مقیم ہوئین اوس وقت فوجدار شیو سنگہ نے مہاراجہ صاحب سے عرض کیا کہ ان مین باہم جنگ و جدل ہونیوالا ہے آپ ہلکر کو یہان سے نکالدین مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ دکہنیون سے قدیم رابطہ دوستی ہے اسوقت مین کہ زمانہ اون سے ناموافق ہے بے مردی کرنا مردانگی سے بعید ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب کی فوج نے ہلکر کو قلعہ مین لیکر انگریزی فوج متعاقب ہلکر سے مقابلہ شروع کیا۔ لیک صاحب نے حملہ کرکے ہلکر کو شکست دی اور دیگ کا محاصرہ کرکے تین روز مین بتاریخ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۴ء قلعہ خالی کرایا مہاراجہ صاحب کے اس علانیہ عمل عداوت سے ثابت ہوا کہ وے سرکار انگریزی کے مخالف ہین پس آیندہ کو اون سے ساتہہ اسیطرح پیش آنا پڑا ؀

नंदगांव

बेहज

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کشتی پر سوار ہوکر براستہ تری بہرت پور مین
پہونچے اور سرداران راج کو جمع کرکے قلعہ کا بند وبست کیا خندق شہر پناہ
کو موتی جہیل کے پانی سے بہروادیا ہلکر کی فوجین زیر فصیل قلعہ مقیم ہوئین | मोतीझील
اور خود ہلکر پہولباڑی مین ٹہیرا +
اب بہرتپور کی اوس ساکہ کا ذکر ہے جس سے ہندوستان کی تاریخ
مین مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور اونکی دار السلطنت کا نام بڑی
فتح یابی سے مشہور رہا ہے +
لارڈ لیک صاحب نے دیگ سے بہرتپور کو کوچ کرکے اناہ دروازہ
سے مورچہ لگایا ۷ - جنوری ۱۸۰۵ء کو بہرت پور کا محاصرہ ہوا مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب نے اس اعتبار سے کہ اگر بہرت پور فتح ہوگیا تو بالکل
تباہی ظہور مین آوے گی ہمہ تن مقابلہ کیا اونکی فوج و رعایا نے دل و
جان سے مدد کی اور ایسی جوانمردی دکہائی کہ تواریخ ۹ - ۲۱ جنوری
و ۲۰ - ۲۱ - فروری کے چار حملونمین انگریزی فوج ۳۲۰۳ مقتول و
مجروح آدمیونکا نقصان اوٹہاکر پسپا ہوئی بہرت پور کی فوج اندر سے
بکمال جانفشانی مقابلہ کرتی تہی اور مرہٹے باہر سے رسد لوٹتے تہے اور
شبخون مارتے تہے - زبانی عوام الناس کے سنا اور ہندوستانی مورخان
نے بہی لکہا ہے کہ اَنٹا گرڈگرڈ نامی کوئی شخص کہ شاید مدراسی افسر تہا بہت | ग़टागुड़गुड़
دعوی اور زعم سے انگریزی فوج مین شامل ہوا تہا اوس نے لب خندق
کرسی نشین ہوکر فوج کو حکم حملہ آوری دیا طرفین سے مقابلہ ہوا اور

انتہا کو گولہ مارا گیا آخر الامر لارڈ لیک صاحب نے مایوس ہوکر جگینہ میں جا ڈیرہ کیا ؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے اگرچہ انگریزی فوج کو اپنے قلعہ میں قدم نہ رکہنے دیا مگر اونکو یہہ امید نہ تہی کہ ہمیشہ اسیطرح فتحمند رہینگے فوری واپریل کے درمیان ہلکر ایک دفعہ پہر بہی یہان پناہ پذیر ہوا مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اوسکی رفاقت سے تنگ آگئے تہے اسواسطے اوسکو رخصت کیا لڑائی کے مصارف سے زیر بار ہوگئے تہے۔ اور جنرل فوج انگریزی کے استقلال کا خوف تہا اسواسطے جنرل لیک صاحب کی ترقی منصب اعلی کو موقع مناسب مبارکبادی سمجہکر تہنیت ترقی کے ساتہہ خواہش صلح اور ارادہ تشریف آوری خود لشکر انگریزی مین بفرستادگی ماسے کشن سوبج دوج ظاہر کیا سرکار انگریزی کی بہی یہی خواہش تہی بعد صلح و مصالحت ۱۰ - اپریل ۱۸۰۵ع کو شرائط عہدنامہ قرار پاگئین مہاراجہ صاحب نے مع کنور رہتی سنگہ صاحب لارڈ لیک صاحب سے ملاقات کرکے کنور صاحب کو فوج انگریزی مین چہوڑا اور مبلغ بیس لاکہہ روپیہ جسمین سے پانچ لاکہہ فی الفور ادا کیا گیا اور سات لاکہہ کچہہ عرصہ بعد معاف ہوگیا بابت مصارف فوج کے دینا قبول کیا تبہ موافقت سرکار انگریزی جو ملک اون کے پاس تہا اوسپر قابض رہنے کی کفالت دیگئی اور جو پرگنات ۱۸۰۳ع مین دیئے گئے تہے ضبط ہوگئے ؛

اگرچہ مہاراجہ صاحب بہرت پور کا اس لڑائی اور صلح مین ملک اور روپیہ کا بہت نقصان ہوا مگر شہرت و ناموری سے اونکو فایدہ عظیم حاصل ہوا کل ہندوستان مین صرف ایک بہرت پور کا ہی قلعہ ہے جسکی فصیلون سے انگریزی فوج شکست کہاکر واپس گئی ہے اس جہت سے ملک بہرت پور کل ہندوستانی ریاستون مین فایق اور کل دنیا مین نامور ہے اس لڑائی سے بیس برس بعد تک کل انگریزون مین بہرت پور کا نام زبان زد خاص و عام رہا اور جب تک دوسری لڑائی مین فتح نکر لیا انگریزی فوج کی بدنامی رفع نہوئی ✤

لارڈ لیک صاحب ہلکر کے تعاقب مین مصروف و سرگرم رہے انجام مین ہلکر نے بہی راج اندور پر قناعت کرکے صلح کر لی کنور رندہیر سنگہ صاحب لیک صاحب سے سند عطاے پرگنہ تاوڑو و واگذاشت دیگ و گوردہن لیکر واپس آئے اور کنور لچہمن سنگہ صاحب اور فوجدار موتی رام بجاے اون کے متعین ہوئے لڑائی سے ایک سال بعد بمتی اگہن سدی ۵ سمت ۱۸۶۲ مطابق ۱۸۰۵ء بمقام گوردہن مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب کا انتقال ہوا ✤

مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب نے مسند نشین ہوکر بمتی پوس بدی ۱۳ دیوان جواہر لال کو عہدہ دیوانی پر مقرر کیا امور ریاست مین اکثر ہیرا سنگہ بلب گڈہیہ سے مشورہ رہتا تہا اور بیتا رام پروہت کو توشہ خانہ کی مختاری دی صاحب رام متصدی جیب خاص کو ہر چہار رسالہ

नावडू.

گہورچیرہ کا دیوان کیا اور اوسکے تحت مین بخشی نندو سنگہ و بخشی نرائن
و بخشی جیت سنگہ و لالہ رام بخش سالدار مقرر ہوئے دہاؤ و فتح سنگہ
منتظم ڈیوڑہی اور ڈودہراج کوڑیہ اوسکی نیابت مین دیوان ہوئے
کشن رام بخشی کو بائیس سال جات پیادگان معروف بائیسی کے کہ
ہر ایک مین سو سو جوان تہے افسری ملی کچہہ عرصہ بعد بسبب توقف تقسیم
تنخواہ ایک پلٹن نے فساد کیا مہاراجہ صاحب نے تنخواہ تقسیم کرکے باغی
و بانی فساد افسرون کو ہاتہہ و ناک قلم کرکے شہر بدر کیا اور پلٹن کو شکست
کرکے دوسری پلٹن مین شامل کردیا بستیان صاحب اور رحیم بیگ
کپتان بظہور اس فساد کے اپنی عزت کا پاس کرکے چلے گئے بجائے اونکے
بخشی جیت سنگہ مقرر ہوا گون صاحب خدمت کپتانی سے موقوف ہوا
بخشی بکہیل سنگہ و بخشی نول سنگہ برادر دہاؤ فتح رام و مصر سری گوبند بعہدہ
ودولہ رام برسالہ و کشن بلب فوجدار پسر موتی رام بعہدہ رسالداری
سواران جاگیر مقرر ہوئے اور بخشی کشن رام و بخشی بہ کاشتاہتہ سوسج
دوج یکے بعد دیگرے بخشی گری کل رسالہ جاگیرداران کا اہتمام کرتے رہے
اور چار گروہ فوج معروف رام غول و کشن غول و گوبند غول و ہنومان غول
بہرتی جدیدہ بہ تحت حکومت بخشی ہرنراین مقرر ہوئے مہاراجہ صاحب کل
فوج کی نگرانی و سماعت رپورٹ و اخبارات بذات خاص کرتے تہے
راؤ بیجہن سنگہ صاحب و فوجدار موتی رام کو کہ جنرل لارڈ لیک صاحب کی
پاس تہے صاحب موصوف کے نام خریطہ لکہہ کر طلب کیا کہ اسا ڑہ سمت ۱۸۶۳

مین حاضر آئے فوجدار موتی رام کو کوتوالی ٹھہرا اور انتظام کار عمارت کی خدمتیں عطا ہوئین کر اوسکے اہتمام سے بمقام گوردہن چھتری مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب اور بہرت پور مین مکان دربار معروف کچہری اور محل مہارانی لچھمن جی صاحبہ تعمیر ہوئے ۔

بعد تصفیہ قضایاء ملک لارڈ لیک صاحب کلکتہ کو گئے اون کے پاس منشی منگل سنگ سورج دوج اور جانی بدیاشنکر وکیل متعین ہوئے دو برس بعد جانی بدیاشنکر واپس آیا اور منشی منگل سنگہ بدستور رہا - فوجدار جوراسن و رتن لال وکیل دہلی مین مٹکاف صاحب کے پاس تہے دیبی داس نامی وکیل منجانب مٹکاف صاحب حاضر دربار رہتا تہا اگرچہ اہالیان دربار کو خاطرداری صاحبان انگریزی کی تاکیداً ہدایت تہی مگر سمت ۱۸۶۰ مین دیبی داس وکیل مٹکاف صاحب کسی سبب سے دل برداشتہ ہوکر چلا گیا مٹکاف صاحب نے فوجدار جوراسن کو دہلی سے رخصت کیا کہ اس سبب سے انگریزی مورخ نے ایک مقام پر لکہا ہے کہ مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب کی کارروائی سرکار انگریزی کے ساتہہ پر کدورت رہی کہ حکام انگریزی کو بہت ضبط و تحمل سے کام کرنا پڑا بہر حال صلح قایم رہی ۔

سمت ۱۸۶۱ مین کرنل محمد شاہ خان و راجہ بہادر نے جے پور کی عملداری مین فساد موقوف کرکے علاقہ بہرت پور مین فساد برپا کیا اور موضع سلیم پور کو لوٹ لیا حسب الحکم مہاراجہ صاحب بخشی پرکاش ناتہہ نے اونکو فہمایش کی مگر باز نہ آئے تب مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع مٹکاف صاحب راؤ بلدیو سنگ

सलेमपुर

صاحب کو مع جمعیت متعین کیا اوسوقت کرنل مذکور نے نوکری کی درخواست
کی مہاراجہ صاحب نے اوسکی درخواست نامنظور کی مگر اوسکو خرچ دیکر
مال مغرورہ واپس لیا ؛
سمت ۱۸۷۱ مین لارڈ موائرا صاحب گورنر جنرل کشور ہند ممالک برترین
دورہ کیواسطے تشریف لائے تب دیوان جواہر لال اور فوجدار چڑامن
نے بمقام کانپور پہونچکر بمعرفت سلیمن صاحب ملازمت حاصل کی اور
لارڈ صاحب موصوف شاہ اودھ سے لکھنؤ مین ملاقات کرکے بریلی مین
تشریف لائے تب وہان تحائف مرسلہ مہاراجہ صاحب پیش کئے سرداران
کو بعطاے خلعت رخصت ہوئی جب لارڈ صاحب آگرہ مین تشریف لائے
پہر سرداران مذکور اونکی خدمت مین حاضر ہوئے فتحپور سیکری مین
ملاقات قرار پائی اول راؤ لچھمن سنگہ صاحب اور بعد ازان خود مہاراجہ
صاحب تشریف لے گئے مور صاحب و سلیمن صاحب نے مہاراجہ صاحب
کا استقبال کیا بعد ملاقات و بازدید بہرتپور کو معاودت کی ؛
سمت ۱۸۷۴ مین جنگ پنڈارہ وقوع مین آئی تب مہاراجہ صاحب نے فوج
انگریزی کی مدد پر اپنی فوج بہیجی سمت ۱۸۷۵ مین مہاراجہ صاحب کی بصارت مین
فرق آیا بدریافت اس حال کے گورنمنٹ سے خلعت و تشفی نامہ بصحبت
روس صاحب بہیجا گیا کہ صاحب موصوف نے بہرتپور آکر دیا ؛
سمت ۱۸۷۹ مین مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب اور مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی
الور کے درمیان بابت ایک گانو واقع ضلع میوات کے نزاع ہوا تحریرات

باہمی سے تصفیہ نہوا تو جنرل اکڑلونی صاحب چہاؤنی نیمچ سے متعین ہوئے
راؤلچھمن سنگہ صاحب اون کے استقبال کیواسطے گئے جنرل صاحب
نے بہرت پور آکر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی اون کے ساتہہ ٹہاکر اکہی سنگہ
بانکاوت اور نواب احمد بخش خان فیروز پور والا سرداران راج الور تہے
مہاراجہ صاحب نے حسب دستور سرداران الور کو خلعت عطا کئے اور یہہ
تجویز قرار پائی کہ دیہہ متنازعہ کو ہر دو راج سے ٹہاکر ہر دیوجی کے مندر
مین بہیٹ کر دیا جاوے چنانچہ طرفین سے پٹہ جات مرتب ہوکر گانو ہر دیوجی
کے مندر مین نذر کیا گیا؛

اسوج سدی ۴ سمت ۱۸۹۰ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۸۳۳ء کو مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب
کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب اون کے بہائی مسند نشین ہوئے
پوہ سدی ۵ کو راؤلچھمن سنگہ صاحب کا بہی انتقال ہوا اور راؤ پرتہی سنگہ
صاحب کہ تیرتہہ اون کیواسطے گئے تہے مفقود الخبر ہوگئے - مہارانی لچھمن جی
صاحبہ رانی مہاراجہ رندہیر سنگہ صاحب مرحوم نے بفہمایش بعض فتنہ انگیزون
کے بندرابن کی بود و باش کا ارادہ کیا چونکہ اون کے پاس خزانہ کی کنجیان
تہین مہاراجہ صاحب اونکی روانگی مین آہستہ سلے کرتے تہے جانی بیجناتہ
وکیل جنرل اکڑلونی صاحب کیخدمت مین متعین ہوا صاحب نے مہاراجہ
صاحب کیواسطے خلعت مسند نشینی بہیجا جیٹ بدی ۱۰ سمت ۱۸۹۱ کو مہارانی لچھمن جی
صاحبہ کا انتقال ہوا اور نزاع رفع ہوا مہاراجہ صاحب کو اخلاف راؤ لچھمن
سنگہ صاحب سے خوف رہتا تہا چنانچہ ایک روز مادہو سنگہ بہ ارادہ بیجا برچہ

बांकावत
हरदेवजी
बैजनाथ
अक्टरलोनी

جاے قیام مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب پر پہونچا مہاراجہ صاحب نے اوس کو
قید کردیا اور جنرل اکٹرلونی صاحب کو طلب کیا کہ ماگہہ سمت ۱۸۸۱ مین اکٹرلونی صاحب
بہرتپور مین آئے مہاراجہ صاحب نے کنور بلونت سنگہ صاحب کو کہ بعمر چہ سال
تہے اونکی گود مین بٹہایا جنرل صاحب نے سرکار کمپنی کیطرف سے اون کی
مسند نشینی کی کفالت دی *

پہاگن سدی ۱۱ سمت ۱۸۸۱ مطابق ۲۶ - فروری ۱۸۲۵ع کو مہاراجہ بلدیو سنگہ
صاحب کا انتقال ہوا اور مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب بعمر سات سال مسند نشین
ہوئے درجن سال بامداد راجہ قرولی و دیگر اشخاص مصدر فساد ہوا درانحالیکہ
درجن سال کا ماموں تہا اور اوسکے خسر بھی باشریک فساد ہوئے جہانی
امرت کنور صاحبہ رانی مہاراجہ صاحب مرحوم نے ٹہاکر ابہی سنگہ کی معرفت
درجن سال کو فہمایش کی بظاہر اوس نے اقرار کیا کہ فساد نکرونگا مگر پہر دریافت
ہوا کہ بعض سرداران فوج نے اوس سے سازش کی ہے تب بصلاح بخشی
نول سنگہ و ٹہاکر ابہی سنگہ قرار پایا کہ پلٹنون کو جنکے افسرون پر سازش کا احتمال
ہے محالات مین بہیجدیا جاوے اور جنرل اکٹرلونی صاحب سے درخواست
کیجاوے کہ یہان آکر بعد انسداد فساد مہاراجہ صاحب کے سن بلوغ کو پہنچنے
تک انتظام کرنیکے واسطے کسی صاحب کو متعین کرین چنانچہ اس غرض سے
جانی بانکے لال برادر جانی بہنا مل کو جنرل صاحب کے پاس دہلی بہیجا گیا
مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کے کاج مین ایک روز باقی رہا تہا کہ اوسی شب
درجن سال مع جگت سنگہ خلف خود گوبند غول مین پہونچا افسران دستہ بیان

غول مذکور نے اوسکی اطاعت کی اور سورج پلٹن و فوجدار گوپال سنگھ
مع رسالہ جات الغامیان و کیشورام مع رسالہ امری اور ٹہاکر عظمت سنگھ
وغیرہ اوسی جا پر اوسکے شامل ہوئے درجن سال نے اونکے اتفاق ہی
برجون اور فصیل پر سے توپین اوتار کر ہشت دہاتی دروازہ پر لگائین
وہان بعض کپتان مع پلٹنون کے اور شیخ امام بخش مع توپخانہ کے موجود
ہوئے چودہری رام رتن برادر مہارانی امرت کنور صاحبہ اس حال سے
بہت مضطرب ہوا اور انتظام دروازہ کا فکر کرنے لگا امیر پلٹن بہ تعلق بخشی
ہرگوبند و رام غول متعلقہ بخشی ہرنراین کو کہ باطن مین رفیق درجن سال
تہے قلعہ کے اندر طلب کیا نصف شب سے درجن سال کیطرف سے گولا اندازی
شروع ہوئی اور اندرون قلعہ سے مقابلہ ہوتا رہا ✣
آخرکار امیر پلٹن و رام غول نے کنور رادہو سنگھ کو کہ قید مین تہا ہمراہ لیکر
جا بر برج پر بٹہایا اور قلعہ کا دروازہ کہولکر درجن سال کو قلعہ مین لے لیا
کرمادہو سنگھ و درجن سال نے سردارون کو شہر کے انتظام کا حکم دیا
پلٹن والون نے کہ سرکش و بدحکم ہو رہے تہے درجن سال کے حکم پر
خیال نکرکے چودہری رام رتن اور اوسکے برادرزادہ اور نیناگو تو
کو جان سے مارا اور بہت آدمیون کو مجروح و مضروب کیا اور وہان
سے واپس آکر محل کے اندر اسباب سرکاری اور چوکی والے گہوڑے مہون
کے ہتہیار اور بندر سے ٹہاکر جیکا زیور لوٹ لیا۔ مہاراجہ بلونت سنگھ
صاحب بکنار دریا اوگیاسی رام بفضل خدا امن مین رہے مگر درجن سال

اونکو مع دہا آوکے نظر بند کر دیا مادہو سنگہ و درجن سال نے پلٹن والون پر بخشی ہرنراین وکیشو رام رسالدار کو متعین کیا اونہون نے فتنہ انگریزون کو زیادتی سے باز رکہا *

عندالاستفسار درجن سال کے دیوان جواہرلال اور فوجدار چورامن نے کہا کہ مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سند نشینی کی سرکار انگریزی کفیل ہے اونکو مسند نشین رکہو اور تم مختاری کرو درجن سال نے کہا خدا نے مجھکو راج دیا ہے مختاری کرنا کیونکر گوارا کرون پہر اپنے سردارون کی معرفت فوج بہرتی کی ۔ مادہو سنگہ اور ٹہاکر خوشحال سنگہ اپنے خسر پورہ اور کلیان سنگہ سے مشورہ کرتا تہا کیسری سنگہ کو ویر کا قلعہ دار کیا ٹہاکر پدم سنگہ کو دیوڑہی کا مختار کیا اور جوانان پلٹن کو بعوض فرمان برداری دو ماہہ تنخواہ انعام دیکر وردی کا روپیہ معاف کیا *

نا اتفاقی درجن سال و مادہو سنگہ

اس فساد کی خبر سنکر جنرل اکٹرلونی صاحب متہرا مین وارد ہوئے مادہو سنگہ نے درجن سال کو صلاح دی کہ اول جنرل صاحب کی خوشامد کرنی چاہیئے اگر یانہ آوین تو پہر درجہ لڑائی کا بندوبست کرنا چاہیے چنانچہ فوجدار چورامن و لالہ پہوپ سنگہ خلف دیوان جواہرلال و دیوان ہربخش کو جنرل صاحب کی خدمتمین بہیجا جنرل صاحب نے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی سند نشینی مقدم رکہہ کے درجن سال کو پیشتر سے زیادہ معاش دینا منظور کیا مگر

اوسکی مسندنشینی کی درخواست نامنظور کی مجبور بعد قیام چند روز کے سرداران مذکور واپس آئے بعد ازان سرنجی مهنت براگیان جے پور مع سردار جی کی تشفی کرکے جنرل صاحب کے پاس وکالت کے واسطے گیا جنرل صاحب اوسپر بالکل متوجہ نہوئے فوراً رخصت کردیا +

جنرل صاحب ناراض ہوکر دہلی کو گئے اور وہان سے بہرت پور پر فوج کشی کی اسمین شک نہین کہ اگر اوسی وقت اونکی تجویز کا عمل درآمد ہوتا تو کچھہ جنگ وجدل ظہور مین نہ آتی مگر لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل نے اس خیال سے کہ خانگی نزاع ہے خودبخود رفع ہوجاویگا اور بحیات والد صاحبزادہ کے مسندنشینی کو منظور کرلینے سے سرکار انگریزی پر اوسکی امداد واعانت کرنا فرض نہین ہے جنرل اکٹرلونی صاحب کی تجویز کو منسوخ کیا بلکہ اونکو بہی عہدہ سے برخاست کرلیا کہتے ہین کہ اس رنج سے جنرل صاحب تہوڑے دنون بعد مرگئے +

درجن سال نے سرنجی کے بلاحصول مطلب آنے پر مایوس ہوکر لڑائی کا سامان کیا مادہو سنگہ نے تین ہزار فوج بہرتی کی اور دلیس کے ہزار قدیم آدمیون کو اپنے شامل کیا درجن سال کے سردارون نے صلاح دی کہ دیسی سردار مادہو سنگہ سے سازش رکہتے ہین اور بہرتی جدید ہونے سے قدیم فوج رنجیدہ ہے اسپر درجن سال مادہو سنگہ سے بہی ناراض ہوگیا دوسرے روز اوس سے کہا کہ تم آٹھہ سو جوان رکہہ کر باقیماندہ فوج کو برخاست کردو اور اونکو گڑھہ یعنی فصیل شہر پر متعین کردو قلعہ مین

مت رکہو مادہو سنگہ رنجیدہ ہوکر دیگ کو چلا گیا قلعہ کا بندوبست کرکے فوجداری
گوبند رام سیلم پوریہ اور ہر دیو بخش برسانیہ قلعہ دار کو مختار کیا اور دیوان
محبوب سنگہ برادر دیوان جواہرلال کو مع زن و بچہ کے قید کر دیا ❊
بعد بندوبست دیگ کے مادہو سنگہ پرگنات سیکری و کامہ پر قابض ہوا فوجدار
ناتہو رام کے بیٹے کو مع عملہ قید کرکے دیگ میں بہیجدیا خوشحال سنگہ جانب
درجن سال نگر میں گیا تہا اونکو وہان سے نکالدیا درجن سال نے بشمول پلٹن
جدید تعلقہ بستیان صاحب و گنگا پلٹن قدیم ساتہہ دیگر خوشحال سنگہ کو بہم
بہیجا عین لڑائی کیوقت مین دیو کرن دربا بہائی مادہو سنگہ نے دونون
پلٹنون کو اپنے شامل کرلیا خوشحال سنگہ نے درجن سال کو اطلاع دی کہ
کل دیسی لوگ اور قدیم فوج اگرچہ بظاہر آپ کی اطاعت کرتے ہین مگر دل
آپ کے بدخواہ ہین اور مادہو سنگہ سے ملے ہوئے ہین پہر سرداران بہیلہ
اور سربجی مہنت کی جمعیت کو خوشحال سنگہ کے پاس بہیجا اور رام خواں
وکشن نعول تعلقہ بخشی ہر نراین کو اونکی کمک پر متعین کیا اونہون نے
مادہو سنگہ کی جمعیت کو نگر سے برخاست کرکے اپنا قبضہ کرلیا دوسرے روز
خوشحال سنگہ موضع کہوہ متصل دیگ کو گیا وہان مادہو سنگہ سے مقابلہ
ہوا جسوقت ہنگامہ کارزار گرم تہا مادہو سنگہ کے دونون کپتان مغرور ہوئے
اور خود ہراسان ہوکر دیگ کو واپس گیا خوشحال سنگہ نے غنیمت سمجہکر
کامہ کو کوچ کیا بجز دیگ کے کل ملک پر درجن سال کا قبضہ ہوگیا ❊
الغرض درجن سال کی سرکشی اور نزاع باہمی درجن سال و مادہو سنگہ

سے کل ملک مین شورش و فساد برپا ہوگیا تب انجام کار گورنمنٹ کو اوسی تدبیر
پر عمل کرنا پڑا جو جنرل اکٹرلونی صاحب نے کی تہی درجن سال کی یہہ کیفیت
تہی کہ بظاہر حسب فیصلہ سرکار انگریزی عمل کرنیکا اقرار کرتا تہا اور خفیہ بہرتی
فوج و آراستگی قلعات و سامان جنگ مین مصروف تہا اور راجپوت و
مرہٹہ رئیسون سے مدد کا طلب گار رہتا اسکے قول و فعل کا اعتبار نہ رہا اور
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب وارث مستحق کا مسند نشین ہونا ضرور تہا اسواسطے
پچیس ہزار فوج مع توپخانہ بہ افسری لارڈ کمبرمیر صاحب کمانڈر انچیف متعین
ہوئے اس عرصہ مین درجن سال نے سرداران بہد وریہ اور خوشحال سنگہ
کو طلب کیا اور حسب صلاح اونکے دیوان ہردیو بخش کو صلاح کیواسطے مٹکاف
صاحب کیخدمت مین دہلی کو بہیجا چونکہ بجز مسند نشینی مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب
کی اور کسی شرط سے صلح ممکن نہ تہی درجن سال کا وکیل بہر مایوس ہوکر واپس
آیا انگریزی فوج نے آگرہ و متہرا مین جمع ہوکے بہرت پور کو کوچ کیا اور دسمبر
سنہ ۲۵ مین قلعہ و شہر کا محاصرہ کرلیا شہر پناہ خام بہت بلند اور ساٹہہ فیٹ
عریض اور اوسکے گرد پُر آب خندق ہونے سے سرنگ لگانا دشوار تہا اس
سبب سے تیاری سرنگ مین بہت دیر لگی یعنی ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۲۵ کو شروع
ہوئی اور ۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۲۶ کو کام ختم ہوا

اسطرف درجن سال نے فصیل و دروازون کی حفاظت اور فوج انگریزی
کے مقابلہ کیواسطے بارہ ہزار سوار و پیادہ کی جمعیت متعین کی نیمرانہ کا
راجہ مع ہمراہیان گونڈوہ کے بند پر متعین تہا کہ وقت ضرورت بند کا پانی

कम्बरमेर
नीमराना
गोंडवा

پہوڑکر شہر کی خندق کو بہر دے انگریزی فوج کے افسروں کو پہلی لڑائی مین
بندکے باقی سے خندق شہر پناہ مین طغیانی ہوجانیکا تجربہ ہوچکا تہا اسواسطے
اونہون نے اول ہی شبخون مارکے راجہ کو قتل کیا اور اوسکا بہائی بہاگ کر
کمہیر کے قلعہ مین پناہ پذیر ہوا - اس سے ہراسان ہوکر درجن سال نے ایکدفعہ
پہر بہی دیوان جواہرلال و فوجدار چورامن و دیوان ہردیو بخش کو مٹکاف صاحب
کے پاس بہیجا مگر کچہہ سود مند نہوا ؛
اول فوج انگریزی نے محلہ گوپال گڑہہ واقع شمال و مشرق کیطرف مورچہ قایم
کرکے حملہ کیا بہت زور سے لڑائی ہوئی درجن سال نے تاب مقابلہ کی نہ لاکر
اپنے برادران امراؤ سنگہ و بخبتاور سنگہ کو ہمراہی سادہو رام جیلہ سرنجی جہنت
فصیل شہر پناہ پر متعین کیا اور خود بخبتہ قلعہ کے اندر داخل ہوکے نول برج
کی توپ سے گولا چلانے لگا اور اسیطرح سورج پول کی توپ سے گولا اندازی
شروع کی مگر یہہ توپ طول مین ساڑہے پانچ گز اور وزن مین سات سو چہتیس
من تہی چلنے کیوقت شکست ہوگئی اوس سے بہت آدمی مارے گئے ؛
ہندوستانی مورخ نے لکہا ہے کہ ایک روز انگریزی توپخانہ کے ملازم بارہ گورے
شراب کے نشہ سے مخمور ہوکر گوردہن دروازہ کے آگے آکہڑے ہوئے قلعہ
کی فوج نے اون پر حملہ کیا اونہوں نے عاجزی سے درخواست کی کہ ہمکو
مہاراجہ صاحب کے پاس لے چلو تو ہم انگریزی فوج کا حال کہینگے چنانچہ اونکو
درجن سال کے پاس لیگئے اونہون نے عرض کیا کہ ہم گولہ اندازی مین کمال
رکہتے ہین ہمکو توپ سپرد ہو اگر اچہا کام دین مستحق پرورش سمجہے جاوین ورنہ

नवलपुर

مستوجب سزا ہوں چنانچہ برج سورج پول کی توپ اونکو سپرد ہوئی اونہوں نے تیسرے گولہ میں انگریزی توپخانہ کی پیٹی اوڑادی درجن سال نے خوش ہوکے اونکو بہت انعام دیا اور تنخواہ مقرر کی بعد ازاں منجملہ اونہیں گوروں کے ایک نے کہ سارجنٹ تہا ایسا گولہ لگایا کہ توپخانہ کی چند پیٹیاں اوڑگئیں اس سے بہی درجن سال بہت خوش ہوا +

ایک روز خوشحال سنگہ بوقت شب بہ ارادہ شبخون بارہ ہزار فوج لیکر شہر سے نکلا مگر انگریزی فوج کو ہوشیار اور مستعد مقابلہ پاکر واپس آیا +

عرصہ تک باوجودیکہ قلعہ سے توپیں چلتی رہیں بسبب عدم تیاری سرنگ اور عدم فراہمی سامان کے فوج انگریزی کیطرف سے سکوت رہا جب ساٹھہ پیٹیاں میگزین کی چھاونی متہرا سے آگئیں صاحب کمینڈر انچیف و مسٹر مٹکاف صاحب و مسٹر سٹارلنگ صاحب و ولیم فریزر صاحب وغیرہ حکام نے مشورہ کرکے قلعہ شکنی کا حکم دیا کہ ساٹھہ توپوں سے یکبارگی حملہ ہوا :

پرتہی سنگہ خسر پورہ مادہو سنگہ دیگ سے مفرور ہوکے بلباس سقہ بہرتپور میں آیا درجن سال نے اوسکو شناخت کرلیا اور بغلگیر ہوکر ملا اوس نے خوشحال سنگہ پر طعن کی کہ باوجود سوختہ ہوجانے میگزین کے اوس نے دشمن کی فوج پر شبخون نہ مارا۔ اگر مجھکو پانچہزار سپاہ ملے تو میں حملہ کروں مگر درجن سال نے اوسکا اعتبار نکیا جسطرح آیا تہا اوسیطرح رخصت کردیا +

۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۲۶ مطابق بوہ سدی ۹ روز شنبہ کو جب سرنگ بہمہ جہت تیار ہوگئی بوقت شب یکبارگی آگ دکہائی گئی کہ اول اوسکے اوڑنے سے صدا

آدمی مرے اور نال والی برج شکست ہو کے راستہ کافی ہو گیا تب
زور شور سے حملہ ہوا درجن سال اوسوقت مصروف شرابخواری و سرگرم
محفل عیش و نشاط تہا ناگہان خواب غفلت سے بیدار ہو کر مستعد مقابلہ ہوا
۱۸ - جنوری کو صبح کیوقت قلعہ پر حملہ ہوا اوسوقت بخشی کشن رام و فوجدار
کشن بلب کی جمعیتون سے بہت بہادری سے مقابلہ کیا مگر مدد نہ پہونچنے
سے سب تہ تیغ ہوئے اون کے مرتے ہی شہر مین انگریزی فوج کی یورش
ہوئی اول گورہ سارجنٹکو جو درجن سال سے آملا تہا گرفتار کرکے اوسی
برج پر مار ڈالا چہوٹے خان روہیلہ مع دوسو کس سپاہ کے سورج پول
کے برج پر برسر مقابلہ تہا اوسکو انگریزی فوج کے افسرون نے فہمائش
کی کہ جب قلعہ فتح ہو گیا تم کیون جان دیتے ہو اوس نے جان کی سلامتی
کو غنیمت سمجہکر نکل جانیکا اقرار کیا کہ مٹکاف صاحب نے جگینہ دروازہ کہولکر
اوسکو نکالدیا اور متہرا دروازہ اور کمہیر دروازہ سے فوج انگریزی داخل
بہرت پور ہوئی جابجا گارد قایم کئے اسوقت تک بہی درجن سال بے خبر پڑا
تہا جب مداخلت فوج انگریزی اور فوجدار کشن بلب اور بخشی کشن رام کے قتل
کی خبر پہونچی اوس نے اناہ دروازہ اور نیمدہ دروازہ کی فوج سے
انگریزی فوج کی مدافعت چاہی مگر متہرا دروازہ کی انگریزی فوج کو دیکہکر
سب نے بندوقین پہینک دین اور مفرور ہوئے ۔

درجن سال بارہ ہزار فوج لیکر خود مقابلہ کیواسطے بڑہا مگر دیکہا کہ جگینہ
دروازہ سے کیتت والہ دروازہ بیرون قلعہ تک ہزارہا فوج انگریزی تعد

مقابلہ ہے اونہون نے فی الفور حملہ کیا کہ درجن سال کے ہزارہا آدمی مارے
گئے پہر درجن سال مع اپنے سالون کے قلعہ کے اندر گیا اور سپاہ بہاگ
گئی جب شکست مطلق اور مایوسی کامل ہوگئی تو درجن سال مال واسباب
اور اپنی عورت واطفال کو لیکر بجمعیت سوار و پیادہ مابقا چوبرجہ دروازہ
سے باہر نکلا اور پاس نسواریہ کے راستہ سے گذر کر کمہیر دروازہ پہونچا
اور چاہا کہ فوج انگریزی کی صف شکنی کرکے بیانہ کے قلعہ کو نکل جاوے بالکند
نسواریہ نے ہراول ہوکر سرخیل فوج انگریزی سے کہا کہ درجن سال ملک و
مال چہوڑکر بیانہ کو جاتا ہے اوسکو روکنا زیبا نہین ہے بدریافت اس
حال کے فوج انگریزی نے درجن سال کو گہیر لیا اور گہوڑے سے اوتارکر
اوسکو مع عورت و پسر خورد و ٹہاکر خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و سترہجی مہنت
قید کرلیا جگت سنگہ پسر کلان درجن سال بہمراہی بالمکند مفرور ہوکر بیانہ
پہونچا درجن سال کو مع ہمراہیان پیشگاہ لارڈ کمبرمیر صاحب مین لیگئے کہ وہان
سے الہ آباد کو بہیجا گیا اور خوشحال سنگہ و کلیان سنگہ و بدم سنگہ درجن سال کے
سالی اور سترہجی مہنت قید ہوکر آگرہ کو بہیجے گئے اور انگریزی فوج نے باغ اوجی
متصل ہوتی جہیل پر دیرہ کیا ؛

بعد مقیدی درجن سال کے جب انگریزی فوج اپنے دیرہ پر آئی سیٹہ ہوسیر
گوپال سنگہ بہاٹوڈی والے نے یکبارگی مشہور کیا کہ درجن سال نے اندرون
قلعہ سے اور مادہو سنگہ نے باہر سے انگریزی فوج پر حملہ کیا کہ کثیر ہلاک ہوئے
اور باقی مفرور ہوکر اوجی کے باغ پر چلے گئے ہین اسپر دوکانداران بازار نے

باسن دروازه سے درگاہ لشکری شاہ تک اور کمہیر دروازہ سے بارہ دری تک بلوہ عام کر دیا اور قریب تین سو سپاہیان پلٹن کو کہ بازار مین پہرتے تہے بضربات پتہر و اینٹ وغیرہ مضروب و مجروح کیا فوج مین یہہ خبر پہونچی تو طرفہ فوج نے ایک دفعہ پہر حملہ کر کے مفسدون کو سزا دی ✽

بعد اخراج درجن سال کے ہر نراین پروہت وچیرنجی چوبہ نے جس خانہ سے باہر آکر جو برجہ کا دروازہ بند کیا اور مہارانی امرت کنور صاحبہ ماجی مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو کل حال کی اطلاع دی اور جو مال واسباب توشہ خانہ مین باقی رہا تہا اوسکو ڈیوڑہی پر پہونچایا ✽

علی الصباح لارڈ کمبرمیر صاحب ومٹکاف صاحب و ولیم فریزر صاحب و مسٹر سٹارلنگ صاحب مع جانی بیجنا تہہ وکیل مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے پاس آئے لارڈ صاحب نے مہاراجہ صاحب کو گود مین لیا مہاراجہ صاحب نے آبدیدہ ہو کر اپنی ستم رسیدگی کی شکایت کی لارڈ صاحب نے اونکی بہت تشفی وطمانیت کی اور ماجی صاحبہ کو مختار ومنتظم راج کر کے زمانہ صغیر سنی مہاراجہ صاحب کی انتہا تک صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر رہنے کا حکم دیا ✽

انگریزی فوج کے افسرون نے درخواست کی کہ فوج نے بہت کوشش وجانفشانی سے فتح کی ہے لوٹ کا حکم ہونا چاہئے لارڈ صاحب نے مہارانی صاحبہ کو صلاح دی کہ اگر فوج لوٹ کرے گی تو راج کا مال واسباب بہی لٹ جاوے گا اس سے بہتر ہے کہ اونکو زر نقد بطور انعام دیدیا جاوے تاکہ مال واسباب محفوظ رہے مہارانی صاحبہ نے ہر نراین پروہت اور

جانی بیجناتہہ کی بدصلاحی سے قبول نکیا مجبور لارڈ صاحب نے باستثنار ڈیوڑہی خاص دیگر مقامات پر لوٹنے کا حکم دیا کہ صبح سے شام تک شہر و قلعہ مین لوٹ ہوئی شام کیوقت امن و امان کی منادی ہوئی ٭

تیسرے روز بتاریخ ۵ - فروری ۱۸۲۶ء لارڈ صاحب نے مع دیگر صاحبان قلعہ مین آکر مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو مسند نشین کیا اور راجی صاحبہ کے تحت مین جانی بیجناتہہ کو کارکن مقرر کیا اور عہدہ ایجنسی پر اول رائے چندی پرشاد اور بعد ازان ابراہیم صاحب مقرر ہوئے شہر کے دروازون پر دو پلٹنین حفاظت کیواسطے متعین ہوئین اور سیتورمین چہاونی قرار پاکر دو پلٹنون کا وہان قیام ہوا مشہور ہے کہ لوٹ کا مال و اسباب دو کرور روپیہ سے زیادہ قیمت مین نیلام ہوکر داخل خزانہ انگریزی ہوا وسمین سے جانی بیجناتہہ نے بارہ توپین برنجی و دیگر ضروری اسباب راج مین خرید کیا اس مال مصروقہ مین سے ایک بہت بڑی توپ بطور یادگار فتح کی قلعہ کلکتہ کے وسط مین بلند چبوترہ پر بہت امتیاز سے رکہی ہے ٭

بعد چندے لارڈ صاحب نے پچیس لاکہہ روپیہ فوج خرچ اور اونچاس ہزار روپیہ قیمت غلہ و گہاس راج کے ذمہ قایم کرکے مع فوج کے کوچ کیا ٭

جانی بیجناتہہ بہت تندمزاج تہا مہارانی امرت کنور صاحبہ کو کل دیسی لوگون سے ناراض کرکے اونکی معاش بند کردی کہ متوسلان راج نان و نفقہ سے محتاج ہوگئے ہر چند میجر لاک صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے فہمایش کی کہ متوسلان راج مستحق پرورش ہین مگر مطلق نہ مانا بلکہ صاحب موصوف سے بہی رنجیدہ

ہوکر لوگون کی آمد رفت اون کے پاس موقوف کردی انگریزی مورخ نے لکہاہے کہ ماجی امرت کنور صاحبہ کیطرف سے صورت فساد یہانتک ظہور مین آئی کہ صغیر سن مہاراجہ صاحب کو لیکر کوٹہہ مین بند ہوگئین اور کہا کہ اگر میری مرضی کے خلاف عمل کیا جاویگا تو مین خودکشی کرونگی الغرض جب انتظام مین ابتری ہوئی اور انواع شکایتین پیدا ہوئین حسب رپورٹ مسٹر پولٹیکل ایجنٹ بحکم صدر اساڑہ سدی ۵ سمت ۱۸۸۲ کو بوقت نصف شب جانی بہناتہہ کو شہر سے خارج کیا گیا اور ساتون سدی ۵ اکو ماجی امرت کنور صاحبہ کو کاروبار ریاست سے بے اختیار کیا گیا فوجدار چوراسن اور دیوان جواہرلال مختار راج ہوئے اونہون نے کل ملازمان عہد مہاراجہ بلدیوسنگہ صاحب کی معاش بدستور جاری کی بخشی پرکاشنا تہہ سورج دوج بدستور قدیم بخشی رسالہ جات وجاگیرداران ہوا اور شیو پلٹن و شنکر پلٹن کی افسری لالہ نراین سنگہ و لالہ ہردیو سنگہ کو ملی اور حکیم جبریل صاحب ڈسیلوا والیین صاحب ڈسیلوا کو شقہ مہری بہیجکر جے پور سے طلب کیا اور مواجب قدیم مع سواری وسپاہیان وغیرہ مقرر کرکے حسب دستور سابق مہاراجہ صاحب کی حفظ تندرستی پر مقرر کیا فوجدار چوراسن اور دیوان جواہرلال نے انتظام راج واطاعت احکام مہاراجہ صاحب بہت عمدگی سے کیا اور زر فوج خرچ مین سے بہی کسیقدر داخل خزانہ سرکار انگریزی کیا ٭

ماگہہ سمت ۱۸۸۳ مین لارڈ امہرسٹ صاحب اکبرآباد مین آئے وہان فوجدار چوراسن و دیوان جواہرلال نے ملاقات کی پہر لارڈ صاحب بہرت پور مین آئے مہاراجہ

जबरेल डिसीलवा एलिस

[illegible]

वहनेरा صاحب نے موضع بہنیرہ تک استقبال کرکے بہت تکلف سے مہمانداری کی
بھاگن سمت ۱۸۶۲ مین فوجدار جے رامن کا انتقال ہوا اوسکا چچا گوبند رام انعام
کاروبار کرتا رہا اوس نے اپنے پسر دیدم کو لاکٹ صاحب کی خدمت مین
حاضرباش رکہا اور بال مکند پسر سیوجی کو سرشتہ دار رسالہ ہاے بائیسی کیا
टेसकी बुडली سمت ۱۸۹۷ مین زمینداران موضع ٹیسکی و بوڈلی ضلع میوات نے ادا جمع مین
انکار کرکے بارادہ فساد ہزار ہا میوون کو جمع کیا اور غارتگری شروع
फ्रासो गिलेयट کی اونکی سزادہی کیواسطے راج کی فوج بسرداری فراسو گیلیٹ صاحب
روانہ میوات ہوئی کہ بعد سرکوبی اونکے ملک کا انتظام کیا ⁂
بمتی اساڑہ سدی ۵ سمت ۱۸۹۸ مطابق ۱۸۴۱ دیوان جواہرلال کا بہی انتقال
ہوا اوسکے انتقال سے انتظام راج کو بڑا صدمہ پہونچا پچیس برس تک مختار
ومنتظم رہا تہا اوسکی نسبت ایسا لکہا ہے کہ علم معاملات مالی اور خوش مزاجی
اور ضبط وتحمل سے کہ یہہ اوصاف بہت کم متفق ہوتے ہین اوسکو کاروبار
راج بخیر خواہی تمام انجام دینے کی قابلیت حاصل تہی اوسکے انتقال کے بعد
کاروبار راج مین ابتری نمایان ہونے لگی اس زمانہ مین فوجدار گوبندرام
مختار ہوا وہ خود سادہ لوح تہا اور اوسکا بیٹا نندلال خفقانی تہا اوسکو
آدمیون کے جمع ہونے سے نفرت ہوتی تہی پہن لال پیشکار چالاک آدمی
تہا نندلال کو طمع دیکر خود جو چاہتا تہا کرتا تہا اس سے انتظام مین خلل
پیدا ہوا یہانتک کہ اکثر لوگ شہر چہوڑ کر چلے گئے لاکٹ صاحب نے اس حال
پہ بہت افسوس کیا اور فوجدار کو ہدایت کی مگر کچہہ کارگر نہوئی موسم گرما مین

لاکٹ صاحب تبدیل ہوا کیواسطے کوہ شملہ پر جایا کرتے تہے بجاے اونکے کبہی تعلیم صاحب کبہی سلیٹ صاحب اور کبہی رووس صاحب قایم مقام رہتے تہے آخر مرتبہ کلارک صاحب مقرر ہوئے یہہ حاکم بیدار مغز اور متین تہا اوس نے لاکٹ صاحب کی بردباری پر افسوس کرکے اونکو فوجدار گوبند رام کی بدعملی احکام اور ابتری حالات راج سے مفصل آگاہ کیا لاکٹ صاحب نے فوجدار سے ناخوش ہوکے استعفا لیا اور جون ۱۸۳۱ء مین دیوان بہولا ناتہہ خلف دیوان جواہر لال کو بجاے اوسکے مختار راج مقرر کیا کہ کام بہ اسلوبی تمام ہونے لگا۔ اسی اثنا مین لاکٹ صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ ہوگئے اور بجاے اون کے بیساکہ سمت ۱۸۸۸ مین لسنگٹن صاحب عہدہ ایجنسی پر مقرر ہوئے بیساکہ سمت ۱۸۸۹ مین بمقام دیگ مہاراجہ صاحب کی شادی دختر راجہ صاحب والی بہرتپور سے بہت دہوم دہام سے ہوئی اور پوہ سدی ۱۳ سمت ۱۸۸۹ کو سرکار کمپنی سے مہاراجہ صاحب کیواسطے خلعت آیا *

ایک روز مسٹر لسنگٹن صاحب نے عندالمکالمت مہاراجہ صاحب کی زبان سے کوئی کلمہ خلاف روزمرہ شرفا سنا اوسیوقت دیوان بہولا ناتہہ سے صحبت کا حال دریافت کیا اوس نے عرض کیا مین صرف دو گہڑی کے واسطے دربار مین باریاب ہوتا ہون دہا آوگیاسی رام اور اون کے لواحق ہر دم صحبت مین رہتے ہین اس سبب سے مہاراجہ صاحب کی زبان اونہین کے روزمرہ کے موافق ہے صاحب نے دہا آوگیاسی رام کو طلب کرکے سر دربار فہمایش کی اور بخشی ظالم سنگہ اور اون کے پسران کو

کانو مین رہنے کا حکم دیا اور مہاراجہ صاحب کی صحبت مین خوانده اور
لئیق اشخاص متعین کیئے ساون بدی ۲ سمت ۱۸۹۱ کو باجی کنور صاحبہ والدہ
مہاراجہ صاحب کا انتقال ہوا اور بختاور سنگہ نے رسم تعزیت ادا کی ؛
سنہ ۱۸۳۵ع مین بتی اسوج سدی ۲ سمت ۱۸۹۲ حسب منظوری نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر کشور ہند مہاراجہ صاحب بہادر کو اختیارات حکمرانی
راج حاصل ہوئے صاحب ایجنٹ نے کل اہالیان راج کو جمع کرکے
دربار عام مین مہاراجہ صاحب کو خلعت دیا کاتک بدی ۱۰ سمت مذکور
کو محکمہ ایجنسی برخاست ہوکر لاکٹ صاحب ولایت کو گئے اور معاملات راج
بہرت پور متعلق بہ ایجنسی راجپوتانہ ہوئے ؛
بیساکہہ بدی ۷ سمت ۱۸۹۳ کو مہاراجہ صاحب نے بعد اطلاع میجر الویس صاحب
رزیڈنٹ راجپوتانہ سورون کے گہاٹ پر اشنان گنگاجی کا کیا اوسی
مقام پر باجی امرت کنور صاحبہ کے انتقال کی خبر پہونچی ؛
جب مہاراجہ صاحب کو فرمانروائی کرتے ہوئے پانچ چہہ برس کا عرصہ
ہوگیا اور دیوان بہولاناتہہ کی غفلت و طمع سے انتظام راج مین ابتری
نظر آئی اوسکی گرفتاری کا فکر درپیش ہوا چونکہ وہ راج مین ایسا ضابط
و با اختیار تہا کہ یکایک گرفتار کرنے مین فساد کا احتمال تہا سواے مہاراجہ
صاحب نے اسکی تدبیر بہ تدریج شروع کی - چنانچہ ادہر مکند پسر منی لال برادر
دیوان بہولاناتہہ کی شادی کی دعوت مین مکند نے مہاراجہ صاحب کی
خدمت مین کچہہ گستاخانہ عرض کیا اسپر دربار مین مکند کی آمد رفت بند ہوئی

गलविस

اور دیوان بہولا ناتہہ کی گرفتاری کی تدبیر کیواسطے لالہ نراین سنگہ کی معرفت
بابو شیو پرشاد کو طلب کرکے صاحب رزیڈنٹ کی خدمت مین بہیجا حسب
اجازت اون کے بہادون بدی ۸ سمت ۱۹۰۱ مطابق سنہ ۱۸۴۴ع
کو دیوان بہولا ناتہہ کو مع لواحق و رشتہ دارون کے گرفتار کرکے قید کیا
اون کے خانگی کاغذات جو ضبطی مین آئے کو جو رام متصدی توشہ خانہ
و بلدیو سنگہ متصدی خزانہ کے سپرد ہوئے ہزارہا روپیہ بقایا راج و
رشوت دیوان کا توشہ خانہ مین داخل ہوا اور ہر ایک سے مصادرہ
لیا گیا جو دیتا گیا رہائی پاتا گیا۔ دیوان بہولا ناتہہ کی کارگذاری کی
نسبت انگریزی مورخ نے لکہا ہے کہ بہرت پور کا انتظام جیسا بہولا ناتہہ
کے اہتمام سے ہوا تہا ویسا نوعدیگر ہونا محال تہا یہہ خوش انتظامی گورنمنٹ
کو ایسی پسند ہوئی کہ بقایا رسوم و فوج خرچ [illegible] کہ تعداد پچیس لاکہہ
اونچاس ہزار تہا یکقلم معاف کر دیا ❊

دیوان بہولا ناتہہ کی معزولی کے بعد مہاراجہ صاحب نے راج کا انتظام
اپنے اختیار مین رکہا اور بہت عدل و انصاف کیا رام سکہہ بنگرہ کے
اہتمام سے مہاراجہ بلدیو سنگہ صاحب کی چہتری بمقام گوردہن اور بہرتپور
مین کوٹہی خاص معروف کمرہ تعمیر کرائی ان مکانات کی تکمیل کے وقت بہت
خیرات اور بخشش ہوئی کہ پروہت ہر سکہ اور درگا پرشاد دانا دکشنی کے
کل راج کے دیہات سے فی دیہہ ایک ایک روپیہ کا چندہ دلوایا اور سالگرام
برہمن کو ہزار روپیہ دلوایا ❊

एलनबरो

सٹرलैंड

سمت ۹۹ۃ مین مہاراجہ صاحب نے دہلی مین لارڈ ایلنبرو صاحب گورنر جنرل سے
ملاقات کی اختیار ریاستہ راجہ بلبگڈہ کو کہ بسبب قضایا رخانگی ریاست سے بیدخل
تہا خود ثالث ہوکے اور سدرلینڈ صاحب سے سعی کرکے از سرنو مسند نشین
کرایا اور دہلی مین بخوبی تمام ملاقات کرکے بہرتپور کو معاودت فرمائی اونہین
ایام مین پرتاپ بال راجہ قولی بتقریب انحود بہرتپور مین آئی اور مہاراجہ صاحب سے ملاقات کی مہاراجہ
صاحب نے اونکی بہت تواضع و مہانداری کی *
مہاراجہ صاحب ہر سال ملک کا دورہ کرتے تہے اور رعیت و داد خواہ کی
کمال شفقت و توجہ سے حقرسی فرماتے تہے اور ہر سال آگرہ جاکر صاحبان
انگریز سے ملاقات کرتے تہے بہتی بہاگن بدی ۱۱ سمت ۱۹۰۱ سری مہاراجہ جسونت سنگہ
صاحب بہادر فرمان روا سے حال کا جنم ہوا تب مہاراجہ صاحب نے کمال
فیاضی اور دریا دلی سے جشن کیا غربا و فقرا کو [illegible] ار زر تقسیم کیا کل علاقہ کے
برہمنون کو فی کس ایک روپیہ اور ایک سیر شیرینی تقسیم کی کل رشتہ داران
واقربا و خانہ مین ور رعایا کی بہت تکلف و تواضع سے دعوتکی اور بیجز
گمند بہادر زادہ دیوان ہولانا تہہ کے کل قیدیان جیلخانہ کو آزاد کیا جانی
بانکے لال وکیل نے یہہ مژدہ صاحب رزیڈنٹ کو پہونچایا صاحب ممدوح
بحصول اجازت گورنمنٹ مبارکبادی کا خلعت لیکر بہرتپور آئے مہاراجہ صاحب
نے بہت خوش ہوکر خلعت لیا اور صاحب کی بہت عمدگی سے دعوت کی انہین
ایام مین راؤ امراؤ سنگہ و راؤ بختاور سنگہ پسران راؤ بہیمسنگہ کا انتقال
ہوا راؤ امراؤ سنگہ کی معاش اون کے صاحبزادہ راؤ اجیت سنگہ کے نام مقرر

جو اُنکی راؤ بختاور سنگہ لاولد رہے ٭

سمت ۱۹۰۹ مین مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی طبیعت بعارضہ بخار علیل ہوئی اطبا
نے تبدیل آب و ہوا کی صلاح دی چنانچہ پرگنات کا دورہ کیا مگر سفید ہوا
بمقام دیدوسنا گیا کہ بجاے لو صاحب کے لارنس صاحب ریذیڈنٹ اجمیر تو
ہین اور بھرت پور ہو کر جے پور کو جاوینگے بخشی امراؤ سنگہ کو اون کے لانے
کیواسطے فتح پور سیکری بھیجا اور خود داخل بھرت پور ہوئے وقت داخلہ
اونکے موضع بہنیرہ تک پیشوائی کر کے خاطر خواہ تواضع و مدارات کی
مہاراجہ صاحب کی بیماری مین باوصف معالجہ اطبا علاقہ راج اور حکما
آگرہ و متہرا کے کچھہ افاقہ ہوا انجام کار پھاگن سدی ۱۱ سمت ۱۹۰۹ مطابق ۲۱
مارچ ۱۸۵۲ع کو بیکنٹھہ باشی ہوئے مسٹر ٹیلر صاحب کمشنر آگرہ نے کہ مہا
کے کمال دوست تھے اور بیماری کا حال سنکر عازم بھرت پور ہوئے
یہان پہونچتے ہی یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت رنج و افسوس کیا
راجی صاحبہ و رضا مندی سرداران راج دہا اوگیا سی رام
بعد ازان میجر مارسین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہو کر آئے اور
جان فینتہون صاحب ملازم راج کو اپنے سرشتہ کا سر دفتر کیا
مین مہاراجہ صاحب کی راجی صاحبہ کا واقعہ ہوا اوسوقت سے یعنی
سدی ۲ سمت ۱۹۱۰ مطابق ۱۰ جولائی ۱۸۵۳ع مہاراجہ صاحب بہادر
راج ہوگئے ٭

سنہ ۱۸۵۵ مطابق سمت ۱۹۱۲ مین سر ہنری لارنس صاحب

بھرت پور کا دورہ کیا حسب تجویز ان کے محکمجات عدالت و مال و تحصیلات و تھانہ جات وغیرہ حسب قاعدہ اضلاع انگریزی مقرر ہو کر طریقہ تحقیقات مقدمات بہ ترتیب اشلہ و حفظ کواغذ دفتر و مرافع احکام حکام درجہ بدرجہ جاری ہوا عدالت راج کی خدمت دیوان ہولانا تھہ کو اور عدالت دیگ وضلع میوات کی چودھری جیران سنگہ کو اور عدالت شہر بھرت پور کی فوجداری برج بلب کو مفوض ہوئین اور رودہا او گلاب سنگہ انتظام ششتہ ڈیوڑھیات و خدمت ذات خاص مہاراجہ صاحب پر مامور ہوئے اور بہ تقرر کپتان جان بکسٹن صاحب محکمہ بندوبست مقرر ہو کر اور معرفت لفٹنٹ سملٹن صاحب وغیرہ صاحبان سروے ملک کی پیمایش ہو کر مالگذاری کا پختہ بندوبست عمل مین آیا ۰

جانفکر
निकसन
हेमिलटन

سنہ ۱۸۵۷ مین سرکار انریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی بغاوت سے غدر عظیم واقع ہوا تب راج بھرت پور نے سرکار کی بہت خیر خواہی کی اسوقت مین میجر مارسین صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور کپتان نکسن صاحب مہتمم بندوبست تھے کچھہ عرصہ تک دونون صاحب بھرت پور مین مقیم رہے بدازان نکسن صاحب بضرورت تدبیر دفعیہ باغیان آگرہ کے قلعہ مین داخل ہوئے اور انتظام راج حسب تجویز ہر دو صاحبان و اتفاق رائے ... گلاب سنگہ کو مفوض ہوا ...

... پسر داران کا ایل ...

بہی محتاج ہوکر سپاہیان فوج مذکور متفرق و منتشر ہوگئے اس علاقہ سے بالکل
نام نکل گئی - جو فوج باغی چہاونی مرار قریب گوالیار کے آگرہ مین سرکاری
فوج سے شکست کہاکر متفرق ہوئی اوسکے اکثر لوگ بہرتپور مین گرفتار ہوکر
سزایابی کیواسطے حکام انگریزی کیخدمت مین بہیجے گئے ایک جمعیت فوج راج
کی مع توپخانہ و دیگر سامان ضروری ہمراہ میجر ناریسن صاحب اضلاع متہرا
دگورگانوہ مین واسطے انجام دہی کاروبار سرکار انگریزی کے بہیجی گئی اور
جب فوج باغی محکوم تانا رائو پیشوا سرغنہ باغیان نے نواح دوسہ علاقہ جیپور
مین اکثر شورش کی فوج و سرداران راج نے کپتان نکسن صاحب کے ساتہہ
جاکر اوسکی بخوبی سرکوبی کی ایام غدر مین میجر ملیسن صاحب بہرتپور سے
چلے گئے تہے اور جانے سے تہوڑے دنون بعد بسبب ناراضگی کرنل ہنری
لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے عہدہ سے برخاست ہوگئے بجاے
اون کے کپتان نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوے سرداران خیرخواہ
کو سرکار انگریزی سے خلعت وانعام وغیرہ عطا ہوئے ہ

سنہ ۱۸۵۸ء مین محکمہ پنچایت سرداران راج مقرر ہوکے اوسمین سرداران ذیل
داخل ہوئے -

ٹھاکر گیاسی رام - فوجدار گوردہن سنگہ ابن فوجدار جوراہن -
چودہری رتن سنگہ ابن چودہری چرن سنگہ - چودہری گوردہن سنگہ ابن چودہری
رام رتن - دیوان اللتا پرشاد خلف دیوان بہولا ناتہہ - بخشی گنگارام برادر
ٹھاکر گلاب سنگہ - دیوان رام پرشاد خلف دیوان سالگرام ہ

اور اسی زمانہ مین بابو بہولاناتہہ داس مہاراجہ صاحب کی اتالیقی اور تعلیم علم انگریزی پر مقرر ہوئے ٭

سنہ ۱۸۵۹ء مین کپتان نکسن صاحب عہدہ پولیٹیکل ایجنسی راج مارواڑ پر تبدیل ہو گئے اور بہرتپور مین میجر بوفری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اسی سال مین مہاراجہ صاحب بہادر کی شادی پٹیالہ مین دختر مہاراجہ نراندر سنگہ صاحب والی پٹیالہ سے بہت شوکت وتجمل سے ہوئی - اور بوجہہ انتقال دیوان گیاسی رام کے فوجدار پدم سنگہ خلف دیوان موصوف داخل محکمہ پنچایت سرداران ہو گئے ٭

خلاصہ پوتہائی ایجنسی بہرتپور

۱۲ - مارچ سنہ ۱۸۶۱ء کو میجر بوفری صاحب کے ولایت جانے پر کپتان والٹر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ راج مقرر ہوئے میجر بوفری صاحب کے جانے تک راج کا زیادہ تر کام خود صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے اہتمام ہوتا تہا محکمہ پنچایت اگرچہ پیشتر سے تہا مگر پنچ سردار صرف وہی مقدمات فیصل کرتے تہے جو بحکم صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اونکو مفوض کئے جاتے جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی تحریر پر گورنمنٹ ہند نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کی اسقدر مداخلت ناپسند کرکے سات ممبرون کی پنچایت مقرر کرکے اوسکی کارروائی کی حد مقرر کی علاوہ دیگر خدمتون کے پنچایت سرداران عدالت اپیل بہی ہے کہ عدالتون کے فیصلہ جات کا اپیل پنچایت مین ہوتا ہے اور احکام پنچسرداران کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ٭

۱۸۲۶ع میں بجز دیا رام کے جسکے انتقال کا حال لکھا گیا ہے اور
چودہری گرودسنگہ کے جسکے مرنے پر بجاے اوسکے کوئی مقرر ہوا سرداران
پنچایت وہی تہے جو ۱۸۲۵ع میں مقرر ہوئے تہے اس محکمہ کے کل رشتجات
پر نگرانی تہی اور رواج راج اور رسمیات مذہبی میں پنچسرداران کی راے
مقدم سمجھی جاتی تہی مگر اونکو بلا منظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچھہ خرچ کرنیکا
اختیار نہ تہا اور نہ کسی ملازم کو موقوف و بحال کرسکتے تہے اکثر رشتجات
مین نوکری موروثی سمجھی جاتی تہی اس رواج کی خرابیان عیان تہین
مگر صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے تبدیل قاعدہ کرکے عوام کی ناراضگی پیدا
کرنے سے قدیم رواج کو غیر مبدل رکہنا بہتر سمجہا تہا جسطرح راجپوتون
کی ریاستون مین قدیم ملازم و متوسلون کو زمین کا استحقاق ہوتا ہے اوسی
طرح بہرتپور کے لوگ موروثی عہدون مین اپنا استحقاق سمجھتے ہین -
۱۸۶۷ع مین منجملہ پنچسرداران کے فوجدار گوردہن سنگہ بسبب بیماری
کے کام نہین کرسکتا تہا اسواسطے اوسکا عہدہ صرف عزت کیواسطے تہا
چودہری رتن سنگہ کی نسبت صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ وہ راج
بہرتپور مین نہایت لیئق اور معتمد سردار تہا جون ۱۸۶۶ع مین اوس کا
انتقال ہوا تب بجاے اوسکے اوسکا بہتیجا فوجدار بلدیو سنگہ مقرر ہوا بخشی
گنگا رام کو بوجہہ اہتمام و مصاحبت مہاراجہ صاحب کے فرصت نہ تہی سواسطے
بجاے اوسکے فوجدار مکند سنگہ مقرر ہوا ۱۸۶۹ع مین دیوان رام پرشاد
کا انتقال ہوا بجاے اوسکے سردار مقرر کرنے کی تجویز تہی مگر کوئی کارگذار

سردار نہ تہا اس سبب سے پنچایت مین صرف چار سردار رہگئے *
۲۲ - جنوری ۱۸۷۲ کو مہارانی صاحبہ پٹیالہ والی سے مہاراج کنوار پیدا ہوئے
اور راج مین بہت تکلف و تجمل سے شادیانہ جشن ہوا *
یکم مارچ ۱۸۷۱ کو مہاراجہ صاحب ستره سال کے ہوئے تب میجر والی صاحب
نے لکہا کہ دو برس سے مہاراجہ صاحب نے راج کے کاروبار مین واقفیت
حاصل کی ہے میرے ساتہہ بیٹہکر کچہری مین کام کرتے ہین اور مین نے ہر طرح
سے اونکو کام پر متوجہ کرنے مین کوشش کی ہے مہاراجہ صاحب مین کوئی
نقص نہین ہے وے بہت نیک ہین غیر آدمیون سے زیادہ گفتگو نہین
کرتے ہین مگر جنکو جانتے ہین اون سے خوب گفتگو کرتے ہین گہوڑہ اور
گاڑی کی سواری کا بہت شوق ہے اور اندنون مین سب سے زیادہ
گہوڑون پر توجہ ہے نہ حقہ پیتے ہین نہ شراب پیتے ہین اور نہ پان کہاتے
ہین کہ اس طرح اونکا طریقہ نہایت عمدہ ہے سفر کرنیکا بہت شوق ہے
سالگذشتہ مین تشریف بری انگستان اور سیر یورپ کا ارادہ کیا تہا مگر افسوس
ہے کہ اہالیان راج مانع آئے اس سے ملتوی رہا اگر آینده بہی کبہی تشریف
لیجاوین تو بہتر ہوگا کہ وہان کے جانے سے تو بہت تجربہ حاصل ہوگا اور
یہان کے لوگون کی صحبت سے علیحدہ رہینگے مگر اب بہی اہالیان راج کو تعصب
اسقدر ہے اور مقرب اور متوسل اسقدر مانع آتے ہین کہ شاید نجا سکین مین نے
مہاراجہ صاحب کو اوسوقت سے جب انکی پانچ برس کی عمر تہی دیکہا ہے
اور ۱۸۵۹ سے جب بعمر نو سال تہے مین ہمیشہ پور مین رہا ہون اس ہی

مجکو اون سے بہت محبت ہے اگر آیندہ بہی اونکا طریقہ ایسا ہی رہا جیسا ابتک ہے تو یقین ہے راج بہرت پور ہندوستان مین تربیت یافتہ ودانشمند ودیانت دار وعادل حکام کی خوش انتظامی کا نمونہ ہوجاویگا ✦

صاحبان پولٹیکل ایجنٹ نے کبہی روپیہ جمع کرنیکو پسند نکیا اور اگر کرتے تو بہی مصارف ضروری کے سبب سے ممکن نہ تہا مگر اکثر تعمیرات ایسی تیار ہوئی ہین کہ اون سے بہت روپیہ پیدا ہوگا جس نے بہرت پور کو ۱۸۵۵ء مین دیکہا تہا وہ اب بمشکل پہچان سکتا ہے کہ وہی ہے اوس زمانہ مین کوئی سڑک نہ تہی اور سواے محلات واقع قلعہ کی کوئی پختہ عمارت نہ تہی بخوبی یاد ہے کہ پانی روکنے کیواسطے شہر کے دروازون کو بند کیا کرتے تہے شہر مین اور بہی ترقی ہوتی مگر لفٹنٹ ہوم صاحب کہ ۱۸۶۳ء مین آئے تہے ۱۸۶۶ء مین عین وقت ضرورت پر چلے گئے وقت حصول اختیارات راج مہاراجہ صاحب کو زر نقد بہت سپرد نکیا جاویگا مگر ریاست کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اور تعمیرات کی تکمیل پر اور بہی زیادہ ہوگی اگر تعمیرات مذکور تکمیل کو پہونچین کہ یقین ہے مہاراجہ صاحب ضرور پہونچاوینگے تو بہرت پور حسب وسعت اپنے راجپوتانہ کی نہایت دولت مند ریاستون مین سے ہوجاوے گا ✦

اکتوبر ۱۸۶۸ء مین آثار قحط نمودار ہوتے ہی دربار نے بلا تامل کچہہ میعاد کیواسطے غلہ کا کل محصول موقوف کردیا علاقہ بہرت پور مین راجپوتانہ کی کل ریاستون کی نسبت غلہ کا محصول بہت نرم ہے اور صرف راج مین لیا جاتا

اور کسی کو کچھ استحقاق نہین ہے اس محصول کی آمدنی سالانہ بحساب اوسط سات لاکہہ روپیہ ہوئی ہے اگر مہاراجہ صاحب جےپور آیندہ کو اجراے تجارت غلہ مین مستقل رہین تو امید ہے کہ بہت پورے سے بہی ایسا ہی ہوگا بہت پور راجپوتانہ کا پہاٹک ہے پس ان دونون ریاستون سے محصول غلہ معاف ہوجاوے تو اسوجہہ سے کہ انگریزی علاقہ سے بکثرت جاتا ہے اور راہین ریاستون مین ہوکر گذرتا ہے کل راجپوتانہ کو بہت فایدہ پہونچیگا ؛

جب سرکار انگریزی نے اس راج کا انتظام شروع کیا خزانہ خالی تہا اور اب بہی زیادہ روپیہ نہین ہے مگر ضروری مصارف کیواسطے کافی ہے اور آمدنی روز افزون ہے سابق مین بدنظمی و ظلم سے رعایا سخت مصیبت مین تہی اب سب خوشحال اور فارغ البال ہین راج مین ہرطرف کو راستہ جاری ہوگیا ہے - قریب ۱۲۰ میل پختہ سڑک تیار ہے آبپاشی اور اخراج پانی کی تعمیرات بہت ہوگئی ہین سخت محصول معاف ہوگیا اور شرح محاصل بطرز واجب تبدیل ہوگئی ہے ملک مین تعلیم جاری ہے قصبون مین دارالشفا موجود ہین اور مثل انگریزی علاقہ کے عدالتین مقرر ہین ؛

مہاراجہ صاحب کی تعلیم و تربیت اون کے ہمرتبہ لوگون مین سب سے زیادہ ہوئی ہے اونہون نے بہت سفر کیا ہے اون کے خیالات و تجویزین بہت فراخ ہین اور ممالک غیر کا علم بہت وسیع ہے جو قواعد قدیم کہ اس درجہ کے رئیسون کو اورون سے ملنے اور فواید صحبت حاصل کرنے مین مانع ہوتی ہین مہاراجہ صاحب کو ناپسند ہین عادات مین چست و چالاک بہت عمدہ

سوار اور آمد رفت بیرونی کے بہت شوقین ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ ہمیشہ دورہ کرلنے سے اونکو اپنے راج کے ہر مقام سے بخوبی واقفیت حاصل ہے اور اپنی رعایا کی حالت و حاجات سے بخوبی آگاہ ہین ✢
فروری سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب بہادر کو حسب شرائط مفصلہ ذیل کہ گذشتہ تک جاری رہنی تجویز ہوئی تہین اختیار انتظام راج حاصل ہوا ✢

۱ مہاراجہ صاحب حسب شرائط ذیل انتظام راج کرین ✢

۲ کاروبار راج حتی الامکان حسب سرشتہ مروجہ ہوا کرین اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کے بغیر کوئی بڑا تبدل ظہور پذیر نہو ✢

۳ بہت پور و دیگ کی عدالتون کو پانچ برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا دینے کا اختیار رہے ✢

۴ ایک مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین عدالتون کی تجویز کا اپیل نہو ✢

۵ اختیارات عدالت سے سنگین تر مقدمات بعد تحریر تجویز محکمہ پنچایت مین بہیجے جاوین اور پنچایت سے بعد تحقیقات ضروری و تحریر تجویز پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین حکم اخیر کیواسطے ارسال ہوا کرین ✢

۶ مہاراجہ صاحب دس برس تک کی قید اور پانچ سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا تجویز کیا کرین اس سے زیادہ سنگین مقدمات صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس استصواب راے کیواسطے بہیجا کرین ✢

۷ کل مقدمات سزاے قید زاید از دس سال مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ و

پنچ سرداران و مہاراجہ صاحب کی راے متفق ہو تو فیصلہ قطعی سمجھا جاوے اور اگر اختلاف ہو تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقدمہ کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین بھیجین سزاے پھانسی کے مقدمات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے ذریعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری کیواسطے بھیجا کرین ؛

۸ بھرت پور و دیگ کی عدالتون کے اختیارات دیوانی بدستور سابق ڈیڑہ سو روپیہ تک کے مقدمات مین اون کے احکام ناطق ہونگے ؛

۹ پریوی کونسل یعنی محکمۂ پنچ سرداران بدستور رہے مگر اوسکا نام بھرتپور اسٹیٹ کونسل ہوگا اور اوسمین دو سردار بہ تجویز مہاراجہ صاحب و بمنظوری صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہون ؛

۱۰ اسٹیٹ کونسل حسب دستور مستمرہ کام کرے اتبک کل معاملات کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین بھیجتے تھے آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت مین بھیجا کرین ؛

۱۱ عدالتی دیگ و بھرت پور اہالیان تحت کے احکام کا اپیل سنا کرین اور باستثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۷ اونکے فیصلہ جات کا اپیل محکمہ اسٹیٹ کونسل مین ہوا کرے ؛

۱۲ اسٹیٹ کونسل آیندہ کو بھی مثل سابق عدالت اپیل رہے اور اوسکے فیصلہ جات ایک برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا مین احکام ناطق سمجھے جاوین مگر اسٹیٹ کونسل کو سزاے قید مجوزہ عدالتکے بڑہانیکا اختیار نہوگا ؛

राजसी

स्टेट

۱۳ منجملہ چھہ سرداران کونسل کے کار عدالت کے واسطے تین کی موجودگی ضرور ہوگی جب اختلاف راے ہو مقدمہ اجلاس کامل مین پیش ہوگا اور کثرت راے کے بموجب تجویز ہوگی ؛

۱۴ باستثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۲۱ اسٹیٹ کونسل کے احکام کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ہوگا ؛

۱۵ مقدمات دیوانی مین بہرت پور و دیگ کے عدالتی محکمہ جات تحت کا اپیل سنین گے اور باستثناء مقدمات مندرجہ دفعہ ۸ کے اونکا اپیل محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۶ جس مقدمہ دیوانی مین تعداد دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ نہین ہے سٹیٹ کونسل کا فیصلہ ناطق سمجہا جاویگا ؛

۱۷ مقدمات دعوی زاید از پانچ سو روپیہ مین احکام محکمہ سٹیٹ کونسل کا اپیل پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر مین ہوگا اور پانچہزار روپیہ تک کی دعوی مین مہاراجہ صاحب کا حکم ناطق سمجہا جاوے گا پانچہزار سے زیادہ دعوی کے مقدمات مین مہاراجہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ صاحب سے صلاح لینگے اگر دونون کی راے متفق ہوگی فیصلہ قطعی ہوجاوے گا ورنہ مقدمہ حکم اخیر کیواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین ارسال ہوگا ؛

۱۸ علاقہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی کو مقدمات فوجداری مین تحصیلدارون کی برابر یعنے تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کی سزا کا اختیار ہے مگر اوسکے احکام کا اپیل سٹیٹ کونسل مین ہوگا ؛

۱۹ کل مقدمات جنکی سزا ارحد اختیار منتظم ڈیوڑہی سے باہر ہو باظہار رائے سٹیٹ کونسل مین بہیجے جادین ان مقدمات مین سٹیٹ کونسل کو پانچ برس تک کی قید کا اختیار ہوگا اور محکمہ مذکور کے احکام کا اپیل مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ہوگا اور اونکا فیصلہ قطعی ہوگا ؛

۲۰ جس مقدمہ مین جرم پانچ سال کی قید سے زیادہ سنگین ہے سٹیٹ کونسل سے بہ اظہار رائے مقدمہ مذکور پیشگاہ مہاراجہ صاحب مین ارسال ہوگا مہاراجہ صاحب ایسے کل مقدمات مین حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۶ عمل کرین گے ؛

۲۱ دیوانی مقدمات مین منصرم ڈیوڑہی کو پانچ سو روپیہ تک دعوی کی سماعت کا اختیار ہوگا سٹیٹ کونسل مین اوسکا اپیل ہوگا اور وہان کا فیصلہ قطعی سمجہا جاوے گا ؛

۲۲ جب دعوی پانچ سو روپیہ سے زیادہ ہے ابتدائی سماعت محکمہ سٹیٹ کونسل مین ہوگی اور مہاراجہ صاحب کیخدمت مین اپیل ہوگا کہ مہاراجہ صاحب حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ ۱۵ عمل فرماوینگے ؛

۲۳ معاملات مال مین منصرم ڈیوڑہی کو بہ تحت حکم مہاراجہ صاحب اختیار کلی حاصل رہیگا مگر منصرم ڈیوڑہی کو کسی گانو کی جمع مقررہ بند وبست مین اضافہ کرنیکا اختیار نہوگا انتظام مال کے سررشتہ مین بابت دیہات اپنے تعلقہ کے کچہہ کمی و بیشی نہ کرسکیگا اور نہ کسی ملازم ماتحت کو بلا حصول منظوری مہاراجہ موقوف یا بحال کرسکیگا ؛

۲۴ بندوبست مال کا حسب قاعدہ مستمرہ ہوتا رہیگا افسر سررشتہ مال بلا اجازت خاص مہاراجہ صاحب بندوبست مال دیہات ڈیوڑہی مین دست اندازی نکریگا اب تک جو مقدمات حکم اخیر کیواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس آتے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کیخدمت مین جاتے رہینگے ؛

۲۵ معاملات جمع وخرچ راج جسطرح اب تک صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے روبرو پیش ہوتے رہے ہین آیندہ کو مہاراجہ صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کرینگے اور مہاراجہ صاحب بجز تشریح مندرجہ دفعہ ۱۲ جسطرح مناسب سمجھینگے عمل فرماوینگے ؛

۲۶ سال گذشتہ مین راج کا خرچ بحساب اوسط ساڑہے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ رہا ہے آیندہ کو بلا استصواب راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ اس تعداد سے تجاوز نکریگا ؛

۲۷ تاریخ اجرا ان قواعد سے صاحب پولیٹکل معاملات آمدنی وخرچ مین بلا وساطت کسیطرح دست اندازی نکرینگے مگر اونکو اختیار ہوگا کہ ریاست کا حساب جو چاہین دیکھنے کیواسطے منگالین اور دست اندازی کی ضرورت ہوگی تو اوسکی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین اطلاع دیکر اور اجازت لیکر کرینگے ؛

ان قواعد کے بموجب ۱۰ جون سنہ ۶۹ء کو کپتان والٹر صاحب نے مہاراجہ کو اختیار انتظام راج سپرد کیا یہہ شرایط ۲۸ - مارچ سنہ ۷۲ء یعنی مہاراجہ صاحب کے بعمر اکیس سال پہونچنے تک جاری رہنے کیواسطے مقرر ہوئی تہین

۱۸۶۹ء مین مابین عرصہ تین مہینے کے سخت حوادث وقوع مین آئے کہ پٹیالہ مین بتاریخ ۵- دسمبر ۱۸۶۹ء مہاراج کنوار کا اور بتاریخ ۷- فروری ۱۸۷۰ء مہارانی صاحبہ کا انتقال ہوا جنوری ۱۸۷۰ء مین شہزادہ ڈیوک آف ایڈمبرہ صاحب اس دار الریاست مین رونق افروز ہوئے مہاراج صاحب نے بمقامات بھرت پور و دیگ بہت تکلف وتجمل سے تواضع و مہمانداری کی اکتوبر ۱۸۷۰ء مین لارڈ میو صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند نے وقت تشریف فرمائی اجمیر کے دو روز بھرت پور و دیگ مین قیام فرمایا مہاراجہ صاحب نے بہت عمدگی سے دعوت و مدارا کی فروری ۱۸۷۱ء مین تہ ایلہ مقررہ ۱۸۶۹ء کا جاری رہنا غیر ضروری اور محض ناکارہ متصور ہوکر حسب صدور حکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ ۷- مارچ کرنل بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بھرت پور مین آکر دربار عام مہاراجہ صاحب کو خلعت و اختیارات کلی نظم ونسق راج دئے اس موقع پر بھرت پور مین بڑا شادیانہ جشن ہوا اور آگرہ و متھرا کے صاحبان انگریز و میم صاحبہ ہا کی بڑی دہوم دہام سے دعوت ہوئی ہ

۱۴- مارچ ۱۸۵۳ء وقت انتقال مہاراجہ بلونت سنگ صاحب مرحوم سے شروع مارچ ۱۸۷۱ء تک انتظام راج حسب ہدایت و زیر نگرانی سرکار انگریزی ہوا اور اب یہ ملک کو سپرد ہوا بمقابلہ اوس حالت کے جو بمرور عرصہ سولہ سال تھے اب نہایت ترقی کی حالت مین ہے اور یہہ امر کمال خوشی کا باعث ہے کہ مہاراجہ صاحب کو ایسا علم اور ہوشیاری حاصل ہوئی کہ

जयकपाल
महेश्वरा

मेयो

बुरूक

اون کے عظیم الشان رتبہ کے شایان ہے اور کل سررشتہ جات انتظام کو جو سنین ماضیہ مین جاری ہوئے ہین سنبہال لینے اور نگرانی کرنیکی لیاقت و استعداد کامل رکہتے ہین *

۲۸ - فروری ۱۸۵۵ء کو اہتمام ریاست شروع کرنے سے تہوڑے دنون بعد میجر مارسین صاحب سے آمدنی ریاست کا نوسال گذشتہ کا نقشہ تیار کرایا بہادر مین مع دو لاکہہ روپیہ جمع دیہات ڈیوڑہی کی کل آمدنی بقدر بیس ایک لاکہہ روپیہ لکہتے تہے مگر حساب مین کچہہ غلطی ہوگئی ورنہ مہاراجہ صاحب مرحوم کے پچہلے نو برس مین ساڑہے اٹہارہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی راج اور ایک لاکہہ اڑسٹہہ ہزار ڈیوڑہی کی ہوتی تہی کہ اسطرح قبل انتظام انگریزی کل آمدنی راج بقدر بیس لاکہہ اٹہارہ ہزار تہی اور لغایت ۲ - ستمبر ۱۸۶۹ء کے نوسال گذشتہ کی آمدنی بحساب اوسط چہبیس لاکہہ اونیس ہزار پانچ سو چہہتر روپیہ سالانہ ہوئی ہے یعنی چند سال انگریزی انتظام مین رہنے سے چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی زیادہ ہوگئی ہے اور اب کہ بندوبست ششن سالہ منقضی ہوگیا ہے جمعبندی مین دو لاکہہ روپیہ بلا اذیت و تکلیف رعایا بہ آسانی بڑہہ سکتا ہے میجر مارسین صاحب مقرر ہوئے تب تحصیلون کے حاکم عامل کہلاتے تہے اون کے اختیارات بیحد و بلا تشریح تہے اونکی صرف تیس روپیہ ماہوار کی تنخواہ تہی اور غبن و تغلب بکثرت کرتے تہے اور راج مین اون سے مصادرہ سنگین لیا جاتا تہا کہ بقایا، عدم وصول مصادرہ میجر مارسین صاحب کے تقرر پر پانچ لاکہہ سے زیادہ تہی اور انواع قلیل محاصل سے زیادہ ستانی

سہل تہی اور مالگذاری کا بہ تعین جنس یا زر نقد ٹہیکہ ہوتا تہا زراعت پیشہ لوگ علی العموم بہت تکلیف مین تہے راج سے اونکو بہ تعزر فیصدی پچاس روپیہ سالانہ سود قرض ملتا تہا ؛

اب تحصیلدار بشیں قرار تنخواہ کے ملازم ہین معاملات مال ہین بہ تحت ڈپٹی کلکٹر اور فوجداری و دیوانی مین عدالت کے ماتحت ہین راج کی پیمایش ہوکر نقشہ جات مرتب ہوگئے ہین جمعبندی قابل اضافہ معقول ہوگئی ہے تقاوی بلا سود زمینداروں کو دیجاتی ہے اوس سے صدہا چاہات تیار ہوئے ہین رعایا زیادہ ستانی سے محفوظ ہے اور دیگر محاصل کم اور آسان ہوگئے ہین چاہات جدید اور تعمیرات آبپاشی سے رعایا آسودہ اور جمع ریاست چودہ لاکہہ سے ساڑہے سولہ لاکہہ ہوگئی ہے بندوبست جدید مین اور بہی اضافہ ہونیوالا ہے ؛

سنہ ۱۸۵۴ع کے انتظام عدالت فوجداری و دیوانی کی نسبت میجر مارلین صاحب نے لکہا ہے کہ غارتگری و رشوت ستانی مین امداد و اعانت کرنیکا شبہ ہے اور ستمبر سنہ ۱۸۵۳ع مین سر ہنری لارنس صاحب نے لکہا ہے کہ بمقام بہرتپور ماہ مارچ مین مین نے کوتوالی کو دیکہا تو جیلخانہ کوئی نہ تہا ایک جزوی سایہ دار صحن مین چالیس پچاس آدمی کہ اون سے چہٹے حصہ کو ہی کافی نہ تہا دبے پڑے تہے اوسمین وے کہاتے پیتے اور نہاتے تہے اس سے زیادہ نفرت انگیز مقام مینے کم دیکہا ہے بلکہ چند روز بعد الور و جے پور و چودہ پور مین دیکہہ اون سے بہی بدتر تہا اب بہرتپور دیگ مین اچہے حکام عدالت

ہین کہ دیوانی فوجداری کے مقدمات مین تحصیلدارون کا اپیل سنتے ہین
اور خود محکمہ کونسل کے ماتحت ہین اور وہی عدالتی اپنے اپنے علاقہ کے تہانون
کے بہی افسر ہین تہانہ دارون کی تنخواہین معقول ہین اور علی العموم دیگر
ریاستون کے اہالیان پولیس سے بہتر ہین مگر سڑک آگرہ وجے پور کی
حفاظت اہالیان پولیس نہین کرتے ہین بالعوض مبلغ پانچسو روپیہ ماہوار
کے اوسکا ٹہیکہ ایک مینون کے گروہ کو ہے کہ دو برس سے اوسپر کوئی واردات
نہین ہوئی ہے میعادی قیدی عمدہ جیلخانہ مین رہتے ہین اور مجرمان
گرفتار شدہ بہ تعداد مناسب سزایاب قید ہوتے ہین ❖
میجر ارسکین صاحب مقرر ہوئے تب سررشتہ سایر ایسا تہا کہ اوسکا سمجہنا غیر ممکن
تہا شرح محاصل درآمد مال کی کوئی حد نہ تہی اور ہر پرگنہ مین شرح محصول
مختلف تہی بعض بہرت پور کے ساہوکارون کو محصول معاف تہا بردیگر
سوداگرون سے شرح کامل لیجاتی تہی اس سے تجارت بند تہی اور رعایا
تنگ تہی اب شرح محاصل بہت واجبی ہے اور تجارت ترقی پر ہے اور
چندسال مین اس سرشتہ کی آمدنی دوچند سے زیادہ ہوگئی ہے
تعمیرات مفید عام جو تیار ہوئی ہین اونکا مفصل حال تو او...
لکہا جاویگا مگر مختصر یہہ ہے کہ علاقہ راج مین جو ندیان ہین اونکو آبپاشی
کے استعمال مین لانیکا فایدہ راج کے حکام سابق نے نہ اوٹہایا کہ یہہ کام
صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کو پیش آیا چنانچہ زیادہ تر کام جو تجویز ہوا تہا
انجام کو پہونچ گیا اس زمانہ مین جو کام تیار ہوئے ہین ہوم صاحب کی

رپورٹ مین مفصل درج ہین *
البتہ جسقدر ریاست کی آمدنی زیادہ ہوئی ہے اوسیقدر خرچ بھی زیادہ ہوا ہے یہہ زیادتی کسیقدر مصارف تعمیرات سے ہوئی ہے اور کسیقدر اسکا سبب ہے کہ اہالیان کونسل نے تخفیف خرچ کی بدنامی اپنے ذمہ لینا نہ چاہا مگر انکو اس زیادتی مصارف کا بہت خیال ہے اور تخفیف کی خواہش رکھتے ہین یقین ہے کہ اگر طرز مناسب سے کیجاوے تو بغیر اسکے کہ کسیکو نقصان ہونچے خرچ مین بہت کمی ہو سکتی ہے مگر مناسب یہہ ہے کہ تخفیف خرچ بندوبست مال و پولیس و عدالت و جیلخانہ مین خلل انداز نہو اور مخارجات تعلیم و شفاخانہ و تعمیرات بھی بدستور جاری رہین *
سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکھا ہے کہ جب بھرتپور مین ہوتے ہین مہاراجہ صاحب محکمہ اجلاس خاص کا کام بذات خود کرتے ہین اور جب کہین تشریف لیجاتے ہین یہہ کام باہتمام .. سانول سنگہ قوم گوجر دہاؤ مہاراجہ صاحب انصرام پاتا ہے مگر وہ عنقریب .. کل ناخواندہ ہونے کی وجہ سے ایسے ذمہ دار کام کی انجام دہی کی قابلیت نہین رکھتا ہے *
بھرتپور مین ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ مہاراجہ صاحبان کے صاحبزادون کی پرورش کی خدمت گوجرون کو سفوض ہوتی ہے اس سبب سے یہہ لوگ کہ دیگر ممالک مین باعتبار قوم کمتر سمجھے جاتے ہین اس راج مین معزز ہین جاٹون سے اون کی اکثر نااتفاقی رہتی ہے اگرچہ جاٹ راج کے بھائی بند اور رشتہ دار ہین مگر ایام طفولیت سے مہاراجہ صاحب حکمران کی خدمت

مین رہنے سے مہاراجہ صاحب کو اوسپر اسقدر شفقت و توجہ ہوجاتی ہے
کہ یہہ لوگ جاٹون سے عزت و عہدہ مین فایق رہتے ہین۔ گوجر لوگ علے العموم
راج کے خیر خواہ رہے ہین اور اوقات پُرخطر مین اونہون نے بڑی خیرخواہی
وجانفشانی کی ہے بلکہ اپنے آقا کے فوایدکیواسطے اپنا ہرطرح کا نقصان
گوارا کیا ہے مگر اونکا ذی رتبہ و با اختیار ہونا ہمیشہ رنج و نا اتفاقی کا باعث
ہوا ہے اسیطرح مہاراجہ صاحب حال کی دہاؤن کے خاندان کے اکثر
معزز جاٹون سے نا اتفاقی رہی ہے چونکہ اونکو خیال ہے کہ ہمکو مہاراجہ صاحب
کی نابالغی مین جاٹون نے معزول کرا یاتہا پس اب کہ وے با اختیار ہوگئے
ہین اپنے رسوخ کو بدل لینے مین مستعمل نکرین تو کمال رحم سمجھنا چاہیے لیکن
اگر اسمین زیادہ طوالت ہوگی تو راج کا بہت نقصان ہوگا محکمہ پنچایت
ابتک موجود ہے مگر اوسکے ممبر بخشی گنگا رام اور فوجدار پدم سنگہ گوجر
اور مصر راو ہارون اور فوجدار نجتاور سنگہ برہمن ہین جاٹ جو ریاست
مین بکثرت و زبردست ہین پنچایت مین کوئی داخل نہین ہے حالانکہ اکثر
اونمین سے اسکے مستحق ہین اس محکمہ سے اگر کام اچھی طرح لیا جاوے
مہاراجہ صاحب کو بہت مدد مل سکتی ہے مگر بجز بخشی گنگا رام کے کہ وہ شاذ
ونادر کبھی آتا ہے سرداران پنچایت مین سے کوئی کام سے واقف نہین
ہے اور نہ کسی کو کام کرنیکا مذاق ہے ؁
دیوان للتا پرشاد ضلع جنوبی یعنی بہرت پور کا مجسٹریٹ ہے اور فوجدار
بلدیو سنگہ ضلع شمالی یعنی دیگ وضلع میوات کا زمانہ انتظام ایجنسی مین

یہہ دونون شخص محکمہ پنچایت سرداران مین ہی داخل تہے مگر چونکہ محکمہ پنچایت مین اونکے احکام وفیصلہ جات عدالت کا اپیل ہوتا ہے اون کا شریک جلسہ پنچسرداران ہونا حصول منشاء معدلت اور مستغیثان اہلمقدمہ کی حق رسی مین خلل انداز تہا اسواسطے اوس خدمت سے علیحدہ کئے گئے ہین صرف عدالتون کا کام اون سے متعلق رہا ہے *

مہاراجہ صاحب بہت کفایت شعار ہین اون کے اہتمام سے یہہ خوف ہرگز نہین ہوسکتا کہ کسیطرح راج مین زیرباری ہو۔ راج کا خرچ بمقابلہ مصارف ایام انتظام ایجنسی کے غالباً کم ہوتا جاوے گا کیونکہ مصارف کہان یان سرداران وغیرہ یعنی مد خرچ شادی وغمی وغیرہ جو حسب دستور مروجہ عہد مہاراجہ صاحب مرحوم ایام انتظام ایجنسی مین برابر دئے گئے ہین بند ہوسکتے ہین بلکہ بعض ہوگئے ہین مہاراجہ صاحب کو ان مصارف کی کمی و بیشی کا اختیار کلی حاصل ہے سابق مین نہ پنچسردارون کو یہہ اختیار تہا اور نہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو کہ ایسے مصارف کو بند کرسکین اور نہ بجز حالت زیرباری کے بند کرنا مناسب سمجہا گیا تہا *

مہاراجہ صاحب دہلی کے جلسہ قواعد افواج مین تشریف لیگئے نواب کمینڈر انچیف صاحب نے بہت تعظیم وتکریم کی مہاراجہ صاحب بہت شکر گذار ہوئے ہر نوع قواعد کی سیر کی کل معاملات متعلقہ فوج مین مہاراجہ صاحب بہت دل لگاتے ہین اونکی فوج ہمیشہ قواعد کیا کرتی ہے اور جس طور سے اونہون نے اپنی فوج خصوصاً سواران کو آراستہ کیا ہے واقع مین تعریف کے لائق ہے

ستمبر ۱۸۶۲ع مہاراجہ صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد راج مہاراج کنوار رام سنگھ صاحب پیدا ہوئے کہ اس تقریب مین جشن شادیانہ ہوا او صاحبان انگریزی کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہی دورہ مین تشریف لائے تہے بہت تکلف سے دعوت ہوئی ﴿

مہاراجہ صاحب انصرام کار عدالت پر بہت توجہہ فرماتے ہین سخت کی عدالتون کی کل اپیل محکمہ اجلاس خاص مین دایر ہوتی ہین اور مہاراجہ صاحب خود بغور و تامل و تفتیش و تحقیقات سماعت کر کے احکام نافذ کرتے ہین مہاراجہ صاحب کی عدم موجودگی مین اجلاس خاص کا کام بخشی سانول سنگھ کے اہتمام سے ہوتا ہے مگر سنگین مقدمات کے کاغذات مہاراجہ صاحب کے ملاحظہ کے واسطے رکہے رہتے ہین ﴿

मेयो لارڈ میو صاحب ویسراے و گورنر جنرل ہندوستان کے مارے جانے پر اجمیر مین اونکی یادگار کا مکان تعمیر ہوا تو مہاراجہ صاحب نے اوسکے چندہ مین تین ہزار روپیہ دیا اور اوسی غرض سے دوسرا مکان الہ آباد مین تیار ہوا اوسکے چندہ مین ہزار روپیہ بہیجا ﴿

سنہ ۱۸۷۳ع مین دو مشہور واقعات ظہور پذیر ہوئے اول کثرت بارش نॉर्थब्रुक دوم نواب ویسراے و گورنر جنرل لارڈ نورتھہ بروک صاحب کا بہرتپور مین تشریف لانا شدت گرمی اور تند و گرم ہوا چلنے کے بعد جولائی ۱۸۷۳ع مین بارش شروع ہوئی اول بمقدار معتدل ہوتی رہی مگر بعد ازان حد غایت سے گذر گئی بان گنگا اور روپاریل ندیون کی طغیانی سے کل

ملک غرق آب ہوگیا اکثر دیہات بہ گئے سڑکین اور مکانات مسمار ہوگئے چند
روز تک آمدرفت بالکل بند رہی کمال کوشش اور شبانہ روزی محنت
سے شہر کو غرقی و تباہی سے بچایا گیا صحن ایجنسی مین تین فیٹ پانی بھرگیا
اور شہر کے دروازون پر پانی روکنے کیواسطے بند ڈالے گئے کثرت بارش
سے پیداوار بہت ہوا اگرچہ خریف کی زراعت بخصوص روئی وارنہ غرقی
سے تلف ہوگئی مگر افزونی پیداوار فصل ربیع سے اوسکا بخوبی تلافی ہوگیا
اگر اسی زمانہ مین بنگالہ مین قحط نہوتا تو ہر ایک جنس کی بہت ارزانی ہتی
بارش سے پیشتر شہر بھرتپور و دیہات گرد نواح مین آگ کا بہت زور
رہا تہا کہ اوس سے ہی راج اور رعایا کا بہت نقصان ہوا ؛
بماہ نومبر آگرہ مین نواب گورنر جنرل صاحب کا دربار ہوا اوسمین مہاراجہ
صاحب شریک ہوئے نوابصاحب نے مع اپنے عملہ اور صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کے حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرتپور و دیگ کی سیر
کی اور حسب معمول مہمانداری و تواضع ہوئی دیگ سے نوابصاحب
گوردہن و متہرا کو تشریف لیگئے ؛
دسمبر ۱۸۷۳ع مین اونرایبل مسٹر سرکیمپ صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی
و شمالی بھرتپور مین تشریف لائے مہاراجہ صاحب نے رسمیات استقبال
و تواضع حسب قاعدہ مستمرہ اور اون کے ذیشان رتبہ کے موافق ادا کین
اور اونہین ایام مین مہاراجہ صاحب دہلی تشریف لیجاکر بشمول دیگر
روسار ہندوستان نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب کے دربار

مین شریک ہوئے مہاراجہ صاحب نے قحط زدگان بنگالکی پرورش و دستگیری کے چندہ مین دو ہزار روپیہ بہیجے اس سے گورنمنٹ نے بہت خوش ہوکر شکریہ ادا کیا منجملہ پچاس ہزار روپیہ زرچندہ مئو کالج کے جو پچیس ہزار روپیہ باقی تہا اس سال مین تمام دکمال ادا کیا گیا اور سات ہزار ایکسو پچاس روپیہ خرچ تعمیر بورڈنگ ہوس بہرت پور ارسال ہوکر نقشہ وتخمینہ منظور ہوا ؛
۱۹۰۵ء مین گورنمنٹ مین دو مقدمات پیش ہوئے ۔
اول تقسیم پانی رُوپاریل ندی کا فیما بین الور و بہرت پور کے ؛
دوسرا تعمیر بندہ رام گڑہ علاقہ جیپور کا بان گنگا ندی پر جسمین راج بہرتپور سے بوجہہ نقصان سیرابی وآبپاشی کے اعتراض ہوا اول مقدمہ مین اہالیان راج الور نے اس حجت سے کہ فیصلہ کرنل سر ہنری لارنس صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل غلطی پر مبنی تہا پانی کی از سر نو تقسیم ہونے کی درخواست کی تہی مگر جب راج بہرت سے ثابت کیا گیا کہ جو تقسیم حسب فیصلہ سر ہنری لارنس صاحب ہوئی ہے بہت صحیح اور درست ہے گورنمنٹ سے تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق مین جسپر مدت دراز سے عملدرآمد ہے اور فریقین مین سے کسی نے کبہی اعتراض نہین کیا دست اندازی کرنے کی ضرورت نہین ہے دوسرے مقدمہ مین گورنمنٹ نے بہت کوشش کی کہ دونون دربار کو شرط پیش کردہ دربار بہرت پور پر کہ جب کبہی پانی کم پہونچنے سے راج بہرتپور کا نقصان ہو راج جےپور سے معاوضہ دلایا جاوے رضامند کرکے بند

مجوزہ جے پور کا التوا رفع کرا دین مگر دربار جے پور نے اس شرط کو منظور نکیا اور کوئی وجہہ معقول نہ تہی کہ دربار بہرت پور دیدہ و دانستہ اپنا نقصان گوارا کرے اسواسطے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی کوشش کارگر نہوئی *

گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے مہاراجہ صاحب سے درخواست کی تہی کہ ہاتہرس سے متہرا ہوکر بہرت پور کو سڑک ریل تیار کیجاوے اوس مین شریک ہون مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ اگرچہ یہہ تدبیر فایدہ مند ہے مگر ہمکو پیشتر ہی اجراے ریل سے محاصل سایر اور تجارت نمک مین نقصان پہونچا ہے اس سبب سے شریک نہین ہوسکتے *

ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۷۲ متضمن گرفتاری مجرمان علاقہ غیر بہ جانبین سے بجز بی عمل ہونے لگا اس ایکٹ سے بہ جب سات مقدمات بہ تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ فیصل ہوئے اور ایک مجرم رعایا راج بہرتپور کو صاحب مجسٹریٹ متہرا نے گرفتار کرکے بہ تعارف صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج مین سپرد کیا *

نراینا ناہرہ

درمیان موضع نراینہ پرگنہ دیگ راج بہرت پور اور موضع ناہرہ ضلع متہرا کے دو سنگین مقدمات وقوع مین آئے ۔

اول مین سکنا موضع ناہرہ موضع نراینہ علاقہ بہرت پور پر حملہ کرنے کے ملزم تہے کہ ایک آدمی کو مارا اور دو کو مجروح کیا صاحب مجسٹریٹ متہرا نے چہہ ملزمون کو گرفتار کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے پاس

بہیجا مگر صاحب موصوف نے حسب دفعہ ۱۹۵ ضمن دوم مجموعہ ضوابط
فوجداری بوجہہ نہونے شہادت کافی کے ملزموں کو رہا کر دیا اور تین
دیگر ملزمان مفرور سکنا رنا ہرہ کی گرفتاری کا اشتہار بہ تعین انعام
جاری کیا ۔

دوسرے مقدمہ مین اہالیان راج بہرت پور کا بیان ہے کہ مقدمہ اول
کے خون کے انتقام سے وقوع مین آیا ہے اسمین طرفین سے مخالف
دعوی پیش ہوئے سکنا رموضع نا ہرہ و ملازمان پولیس انگریزی کو
شکایت تہی کہ سکنا رموضع نزاینہ نے ہمارے مویشی چورائے ہم لوگون
سے ایک شخص کو گرفتار کر کے اوسکی بہت ذلت کی اور ایک ہیڈ کونسٹبل
پولیس کو قید کر کے اوسکا گہوڑا تلوار اور وردی چہین لی اور سکنا
نزاینہ نے جواب مین بیان کیا کہ سکنا رنا ہرہ نے بہ اتفاق سکنا ردو دیگر
دیہات ضلع متہرا کے ہمارے گانو پر بوقت شب مسلح بہ اسلحہ مہلک ہوکے
حملہ کیا اور دو آدمیون کو مجروح کیا راج کی عدالت مین تحقیقات ہوئی
سکنا رنا ہرہ مین سے ایک شخص کو کہ علاقہ بہرت پور مین گرفتار ہوا تہا بجرم
ہنگامہ آرائی قید کی سزا ہوئی مگر تہوڑے دنون بعد از سر نو تحقیقات کامل
کرنیکا حکم ہوا کپتان ایبٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور مسٹر ایکسن صاحب
مرسلہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تحقیقات کی دربار کی تدبیرات انسداد
فساد کی اطلاع بذریعہ رپوٹ خاص صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
کو دی گئی اور مسمی بہکری قیدی ساکن نا ہرہ علاقہ انگریزی کے یکایک

एवट
एकमन

مرجانیکی نسبت علیحدہ رپورٹ ارسال ہوئی ؛
سڑک آگرہ و متہرا پہ واردا تین بکثرت وقوع مین آئین تو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے اس کثرت واردات کو بہرت پور کے دو متفرق دیہات باد و بہینہ مین مختلف انتظام پولیس ہونے سے منسوب کرکے درخواست کی کہ کل سڑک پہ ایک سرکار یعنی سرکار انگریزی کا انتظام پولیس ہو جاوے مگر گورنمنٹ ہندوستان نے مہاراجہ صاحب سے یہہ درخواست کرنا نامنظور کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی معرفت اطلاع دی کہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے سڑک واقع باد و بہینہ کی بدانتظامی کی شکایت کی ہے اسواسطے مہاراجہ صاحب کو مناسب ہے کہ اوس علاقہ پہ مستعد پولیس مقرر کرکے انتظام کامل کرین چنانچہ راج سے باد و بہینہ کے پولیس کا ایسا اچھا انتظام ہوا کہ اوس علاقہ مین اس بندوبست کے بعد کوئی واردات وقوع مین نہ آئی ؛

नवम्बर ۱۸۷۵ مین مہاراجہ صاحب واسطے جاترا سری ناتہہ دوارہ واقع راج اودے پور کے تشریف لے گئے اور وقت واپسی کے بمقام اجمیر نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان کے استقبال و ملاقات مین دیگر رئیسون کے شریک ہوئے بہرت پور مین واپس آنے کے بعد مہاراجہ صاحب دہلی کو فوج کی قواعد ملاحظہ کرنے کیواسطے تشریف لے گئے اور وہان سے براہ راست آگرہ مین داخل ہوکے بشمول دیگر روسا راجپوتانہ شہزادہ صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے

Margin notes: बाद भैंसा ; नाथद्वारा

شہزادہ صاحب سے حسب معمول ملاقات و باز دید ہوئی اور بہ پاس خاطر
مہاراجہ صاحب شہزادہ صاحب نے تشریف آوری بھرت پور منظور کی انہیں
ایام مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی بھرت پور سے برخاست ہوکر آگرہ کو منتقل
ہوا اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ڈاکٹر صاحب متعلقہ ایجنسی وہان رہنے لگے
جنوری سنہ ۱۸۹۰ مین شہزادہ پرنس آف ویلیس صاحب دو مرتبہ بھرت پور مین
رونق بخش ہوئے ایک دفعہ بہ تقریب شکار گھنہ بھرت پور مین تشریف لاکر
گھنہ کی سیر اور شکار جانوران صحرائی اور مہاراجہ صاحب کی تواضع و
مہمانداری سے حظ وافر حاصل کیا دوسری مرتبہ اثنار راستہ جے پور
حسب خواہش مہاراجہ صاحب بھرت پور مین نزول اجلال فرماکر محل مین
تناول طعام فرمایا سٹیشن ریل و شہر و محل کی بہت آراستگی ہوئی شہزادہ
صاحب نے چند اشیا بطور یادگار تشریف آوری مہاراجہ صاحب کو
دین ؛

مقدمہ تنازعہ سرحد موضع موروَلی پرگنہ روپباس علاقہ راج و سرینڈہ
پرگنہ کھیراگڈہ ضلع آگرہ کہ سابقاً دسمبر سنہ ۱۸۸۵ مین حسب تجویز کپتان جی بلیر صاحب
پولیٹکل ایجنٹ و مسٹر ٹوئیک صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ آگرہ فیصل ہوا تھا اس
سال مین از سر نو سر سبز ہوکر مسٹر بنتن صاحب مہتمم بند و بست ضلع آگرہ کے
اہتمام سے حسب فیصلہ و نقشہ سابقہ پھر طے ہوا ؛

بنگل بادہنیہ کے موضع دہرم پورہ علاقہ راج بھی راج سے علیحدہ دیہات
علاقہ انگریزی کے درمیان واقع ہے اوسمین بضرورت اجراے نہر

मोरोली
सरेंडा
खेदागढ़
जे ब्लेर
टवीग
बेनस
धर्मपुरा

آبپاشی زمین لینے کی ضرورت ہوئی گو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے چند
مرتبہ مختلف ضروریات کیواسطے زمین لی اور معاوضہ دیا لیکن اگر راج کے
ان متفرق دیہات کو بعوض مساوی الرقبہ و جمع دیہات علاقہ انگریزی ملحق
سرحد راج سے بدلنے کی تجویز پر کہ پیشتر ہوئی تھی عمل ہوگیا ہوتا تو دونون
سرکارون کے حق مین بہت مفید ہوتا:

ان دیہات مین بضرورت آبپاشی زمین لیگئی ہے اوسکی نسبت کپتان
رجوے صاحب نے ۱۸۷۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ افسران تحت
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی راج کے متفرق دیہات مین بلا اجازت
دربار زمین لے لیتے ہین اس ہیفنا بلا عملدرآمد سے دربار کو بہت
رنج ہوتا ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ایسے معاملات مین جنمین انگریز
افسرون کی امداد و اعانت ہونی چاہیئے دربار کو آمادہ کرنے مین بڑی
مشکل ہوتی ہے — سب سے زیادہ خرابی یہہ ہے کہ گورنمنٹ سے لی ہوئی
زمین کا زرمعاوضہ بہت توقف سے ملتا ہے مثلاً موضع دہرم پورہ کی
زمین ۱۸۶۸ء مین نہر کیواسطے لیگئی تھی اوسکا زرمعاوضہ باوصف تاکیداً
حکم ایجنسی اب تک نہین دیا گیا ہے حکومت جایز مین یہہ خلل واقع ہونے
سے دربار کو بہت رنج ہوتا ہے اگر اسطرح بلا اجازت راج دست اندازی
نکیجاوے کہ یہہ امر بغیر اسکے کہ فواید سرکاری مین مضر ہو بخوبی ممکن ہے
تو یہہ اختلاف و رنج بالکل رفع ہوجاوے چنانچہ حال مین جو معاملات
پیش آئے اونمین اسی بیجا دست اندازی کے سبب سے مشکلات واقع

ہوئین کیونکہ دربار بھرت پور سرکار انگریزی کی جو کچھ خواہش ہو کرنیکے واسطے ہمہ جہت تیار ہے مگر صرف یہی خیال کہ شاید آئندہ کو اسیطرح بلا اجازت زیادہ دست اندازی کیجاوے ہر امر مین مانع ہوتا ہے ضلع آگرہ کی سرحد پر واقع ہونے سے خوف رہتا ہے کہ مبادا علاقہ راج مین حکام انگریزی کی مداخلت بہ تدریج زیادہ ہوجاوے اسواسطے ہر ایک فعل مداخلت کی بہت ہوشیاری وخبرداری سے حفاظت ونگرانی کیجاتی ہے اور اس وجہ سے کہ ہر ایک انگریز افسر کے طریقہ وکارروائی کی بخوبی نگرانی وحرف گیری ہوتی ہے اگر کسی یکمدرجہ ویلے اختیار افسر سے براہ غفلت ونادانستگی کوئی فعل سرزد ہوتا ہے تو اوس سے جس اشتباہ ورنج کو صاحبان پولیٹکل ایجنٹ مدت دراز کی کوشش وپیروی سے رفع کرتے ہین وہ از سر نو تازہ ہوجاتا ہے *

علاقہ راج کے جنگلی مویشی باوجودیکہ راج سے اونکے روکنے مین بہت کوشش ہوتی ہے پرگنہ فتح پور سیکری ضلع آگرہ مین زراعت کا نقصان کرتے ہین جس حالت مین دربار سے یہہ عذر ہے کہ محافظون کی تعداد زیادہ اور ہرطرح ہوشیاری وخبرداری کرکے اونکو روکا جاتا ہے باشندگان علاقہ انگریزی شاکی ہین کہ ہماری زراعت کا بہت نقصان ہوتا ہے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکھا گیا ہے تو اونھون نے دربار کو اطلاع دی کہ اگر واقعی نقصان ثابت ہوگا تو راج کو ذمہ وری ادائے معاوضہ سے بچنا محال ہے اور بہمذران حال صاحب کلکٹر ضلع آگرہ کو

لکہا کہ اگر نقصان بصحت وصفائی قایم ہوکر ثابت کیا جاوے تو ہم دعوی
مدعیان کی سماعت کرینگے مارچ ۱۸۸۰ء مین مہاراجہ صاحب وکپتان
رجوے صاحب پولیٹکل ایجنٹ ومسٹر لارنس صاحب کلکٹر ضلع آگرہ نے
بالاتفاق دیہات علاقہ انگریزی کو جنہین نقصان کی شکایت تہی ملاحظہ
کیا تو معلوم ہوا کہ ان مویشیون سے جسقدر کہتے ہین اوسکی نسبت بہت
کم نقصان ہوا ہے تاہم سکنار علاقہ انگریزی ورعایا راج کا نقصان
ہوتا ہے کہ کہیتون کی حفاظت کیواسطے دیوارین بناتے ہین مگر اس
نقصان کی بابت دربار کو ذمہ دار ٹہہرنے کی کوئی وجہ معقول نہین ہے
اونکا جواب ہے کہ باوجود اس نقصان کے جو ہمکو پہونچتا ہے بپابندی
مذہب ہم ان متبرک مویشیون کو نہین مارسکتے ہین اور نہ ہم اون کو
ہانک کر انگریزی علاقہ مین پہونچاتے ہین بلکہ بخلاف اسکے صرف کثیر سے
محافظین کی جمعیت نوکر رکہہ کر سرحد کے اندر رکہنے مین کوشش کرتے
ہین باوصف اس خبرداری کے اگر وے علاقہ انگریزی مین جاکر نقصان
کرتے ہین تو اوس علاقہ کے باشندون کو اختیار ہے کہ خواہ گرفتار
کرین مارین یا جو کچہہ دل مین آوے کرین ہمکو اونکی ملکیت کا دعوی
نہین ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ ان متبرک حیوانات کو اذیت پہونچانا
جسقدر مہاراجہ صاحب کے نزدیک ممنوع ہے اوسیقدر سکنار علاقہ
انگریزی کے مذہب کے بہی خلاف ہے ضلع آگرہ ودیگر اضلاع ممالک
مغربی وشمالی مین اشتہارات جاری ہوئے ہین کہ ہندو لوگ گایون

کی ہلاکت مین مانع نہوین مگر یہہ اشتہار راج بھرت پور سے کچھ تعلق نہین
رکہتا ہے یہان اون کی حفاظت کیواسطے کل جنگل کے گرد جو گھنہ کہلاتا
ہے درختان خاردار کا بلند احاطہ بنایا گیا ہے ❊

مسٹر س گلوہر و کمپنی ٹہیکہ داران تعمیرات متعلق سڑک ریل سے محصول پتہر (गलोहर)
کان رو چاس وغیرہ لینے کی بابت عرصہ سے بحث تہی جب ٹہیکہ ہوا تہا
عندالدریافت اہالیان کمپنی کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے جواب دیا
تہا کہ جو مصالحہ تیاری ریل کیواسطے لیا جاویگا اوسکا محصول معاف
رہیگا مگر پہر دریافت ہوا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو دربار کیطرف سے
یہہ اقرار کرنے کی اجازت نہوئی تہی اسواسطے دربار سے متواتر محصول
کا مطالبہ ہوا اور کمپنی بذریعہ اقرار صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ادائے محصول
مین انکار کرتی رہی آخرکار اسباب مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ کو لکہا گیا ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ مین دربار نے گلوہر و کمپنی کو اوس پتہر کے
محصول کے مطالبہ سے جو پیشتر لیا گیا تہا معاف کیا مگر اس شرط سے کہ آیندہ
کو جو پتہر لینگے اوسکا محصول ضرور دینا پڑیگا ❊

۱۵ - مارچ ۱۸۷۶ کو کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ رخصت ہوکر (गौद)
ولایت کو گئے اور ڈاکٹر بریٹن صاحب نے ایجنسی کا کام کرنا شروع (ब्रेटन)
کیا ۱۱ - اگست کو کپتان رجوے صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکے آئے
کام پر موجود ہوئے مگر چند روز بعد مہاراجہ صاحب کے ساتھ شملہ
جانا ہوا اس سبب سے پہر ڈاکٹر بریٹن صاحب ۲۸ - اکتوبر تک کام

رہے ۲۲- نومبر ۱۸۷۶ء کو کپتان رجوے صاحب خاص تعیناتی پر جلسہ دہلی
مین گئے اور ۱۴- جنوری کو وہان سے واپس آکر پھر کام شروع کیا
اونکی غیر حاضری مین ڈاکٹر سپنسر صاحب نے کہ رخصت سے آگئے تھے
ڈاکٹر بریٹن صاحب سے چارج لیکر اپنا اور ایجنسی کا کام انجام دیا اور
اونکی غایبزی کے بعد ڈاکٹر بریٹین صاحب واسطے تصفیہ چند مقدمات سرحدی
راج تر ولی خصوص بڑودہ علاقہ جے پور اور ریلیدہ علاقہ تر دلی کے متعین

سेन्सर
वडोदा
वडोदा

ہوئے ٭
دہلی کے جلسہ اعلان خطاب باستطاب قیصر ہند مین تشریف لیجانے پر مہاراجہ
صاحب عظمت اجتماع اور نواب ویسراے وگورنر جنرل صاحب کی
عنایات واشفاق سے بہت خوش ہوئے مہاراجہ صاحب کو خطاب وتمغا
نائٹ گرینڈ کمینڈر سٹار آف انڈیا حاصل ہونے سے کہ پیشگاہ جناب فیض مآب
ملکہ عالیہ انگلستان وقیصرہ ہند سے اونکی خوش لیاقتی وعلوحوصلگی وفضیلت
خاندان کی تصدیق کے باعث ہین کمال خوشی پیدا ہوئی ہے نواب ویسراے
وگورنر جنرل صاحب کے اشفاق وعنایات کی قدر اور شکرگذاری جیسی
مہاراجہ صاحب کرتے ہین شاید ہے کوئی اور رئیس کرتا ہوا ور گورنمنٹ
کی یہہ عنایت مہاراجہ صاحب کو ترقی انتظام راج اور عافیت وبہبودی
رعایا پر آمادہ کرنے مین بہت کارآمد ہوئی ہے مہاراجہ صاحب کو خیال
تھا کہ شاید ہمارے سکوت سے کوئی ایسا خیال کرے کہ ہم اس
شاہی کی قدر نہین کرتے ہین اسواسطے اونہون نے صاحب ...

کو اس اشتباہ کے رفع کرنے اور اپنی شکرگذاری سے گورنمنٹ کو آگاہ
کرنے کیواسطے ایما کیا ہزار شکر ہے کہ مستعدی و ریاضت و اعتدال و
پرہیزگاری کیوجہ سے مہاراجہ صاحب ہمیشہ تندرست رہتے ہین اونکو
سواروان سے قواعد لینے کا بہت شوق ہے اور صرف اسی ایک مصروفیت
مین اونکی دلچسپی کی صورت ہے کام مین بہت مشاق اور محنت پسند ہین
اور سرکار انگریزی سے اونکے روابط نہایت دوستانہ اور موافقت
کے ساتھہ ہین ؛

اگست سنہ ۱۸۷۶ع مین مہاراجہ صاحب شملہ کو تشریف لیگئے مگر کثرت بارش
سے وہان کی سیر کا خاطرخواہ لطف حاصل نہوا مگر گورنمنٹ کی خاطرداری
سے بہت خوش آئے مارچ سنہ ۱۸۷۷ع مین ملازمان ریلوے اور چند اشخاص
ملازم راج کے درمیان بمقام ستیشن ریل نزاع ہوا سب انسپکٹر پولیس
ریل نے جسکو تحقیقات مفوض ہوئی تہی براہ شرارت مقدمہ کو بہت طول
دیا مگر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے برسرموقع تحقیقات کی تو مقدمہ کی اصل
حقیقت منکشف ہوگئی کہ آگرہ سے چند رنڈیان ناچنے کا تعہد کرکے بہرتپور
کو آئی تہین ملازمان ریل نے بلا اختیار جایز بلکہ کمال شرارت سے اونکو
ستیشن پر روکا اسپر تکرار ہوگئی مگر افسر پولیس کے موقع پر پہونچتے ہی
رفع ہوگئی اسپر ملازمان ٹریفک و پولیس ریل مقامات مختلفہ کو تبدیل ہوگئے
اور ملازمان راج کے حق مین مہاراجہ صاحب نے سزا مناسب
تجویز کی ؛

مہاراجہ صاحب صاحبان انگریز کی مہمانداری و تواضع کمال خوشی و فراخ دلی
سے کرتے ہین اس خاندان کا مہمان نواز طریقہ بجانب حکام انگریزی ہمیشہ
سے مشہور و معروف رہا ہے اور اس زمانہ مین جسقدر حکام انگریزی کا کاروبار
راج مین مداخلت و دست اندازی کرنا براہ واجب ناپسند ہے اوسیقدر
کل صاحبان انگریز کی خواہ بضرورت کار سرکار جاوین یا بہ تقریب سیر و تماشا
نہایت محبت و کمال خوشی سے خاطر و تواضع ہوتی ہے ؛

الغرض سری مہاراجہ برجیندر سوائی جسونت سنگہ صاحب
بہادر بہادر جنگ نائٹ کمینڈر سٹار آف انڈیا دام
اقبالہ و حشمتہ کی مستعدی و خوش انتظامی و عدل گستری و رعایا پروری
صاحبان پولٹیکل ایجنٹ و دیگر حکام ذیشان کی تحریری شہادت اور
عوام الناس کی شکر گذاری و ثنا خوانی اور رعایا و ملازمین راج کی
آسودگی و فارغ البالی سے ہر طرح ثابت و تحقیق ہے اوصاف حمیدہ و
اخلاق پسندیدہ جو خداوند تعالے کے فضل و کرم سے ذات جامع الکمالات
جناب ممدوح المناقب مین فراہم ہین دیگر روساء ہندوستان مین
بہت کم ہین ؛

طریقہ بود و باش و مصروفیت شبانہ روزی و تقسیم اوقات مبارک ایسے
عمدہ ہین کہ رات دن مین کوئی لمحہ بیفایدہ شغل و لاحاصل کام مین ضایع
نہین ہوتا عادت سحر خیزی کہ اصحاب علم و دانش کے نزدیک پسندیدہ اور
کل مذاہب کے بموجب برگزیدہ ہوتی ہے اس ضبط و پابندی کے ساتھ ہے

کرتین بجے بعد نصف شب سے بیدار ہونے مین خواہ کوئی سبب مانع ہو
ہرگز فرق نہین آتا اور تمام دن اہتمام اُمور ملکی ومالی و ملاحظہ وآراستگی
افواج و دادد ہی وحق رسانی رعایا، ور ریاضت جسمانی باعث غفظ تندرستی
مین صرف ہوتا ہے۔ مزاج مین وہ استقلال وتحمل ہے کہ باوجودیکہ ہر قسم
کے آدمیون سے ملنے اور گفتگو کرنیکا اور ہر طرح کے حالات ملاحظہ کرنیکا
اتفاق ہوتا ہے مگر ممکن نہین کہ کسی کی تحریک واشتعالک سے طبع عالی
کسی ناپسندیدہ عادت یا بیقاعدہ شوق پر مایل ہوسکے شرابخواری و
دیگر اشیاء نشی کے استعمال وتماشہ رقص وسماعت سرود وجانوران
صحرائی کے شکار وکشتی وغیرہ سے کہ اکثر ہندوستانی ریاستون مین باعث
ابتری وخرابی ہوئے ہین مطلق پرہیز ہے حضور فیض معمور مین ہر ایک
کو بے تکلف وبلا روک ٹوک رسائی ہے کوئی حاجتمند و مستغیث جس وقت
چاہے حاضر ہوکے عرض حال کرے اور مراد کو پہونچے بار نہ پانیکا کسیکو ارمان
نہین عدم سماعت کا کوئی نالان نہین ؀
انصرام مہات نظم ونسق مین یہہ چستی وصفائی ہے کہ جس روز سے عنان
اختیار انتظام اپنے ہاتہہ مین لی ہے آجتک کوئی روز ایسا نگذرا ہے
کہ اجلاس نفرمایا ہو اور کوئی اجلاس ایسا نہوا جسمین دوسرے روز
کیواسطے کام باقی رہا ہو ہندوستانی ریاستون مین تو اسکی نظیر کہان ملکی
ہے سشتہ جات انگریزی مین بہی جنکی صفائی ضرب المثل ہے یہہ سرعت ہرگز
نہین ہوتی کہ کل سشتہ جات کے کاغذات صبح کے آٹہہ بجے سے پیشتر ہو چکین

ہین اور اوسی روز شام کیوقت ہر ایک کو جواب باصواب حاصل ہوتا ہے
کار امر و زبفردا مگذار جو عالم مین مشہور ہے اوسپر بلا تفاوت و فروگذاشت
صرف محکمہ عالیہ اجلاس خاص مین عمل ہوتا ہے معاملات عدالت مین انصاف
پسندی و پابندی ضابطہ اسقدر ہے کہ کوئی خواہ کیسا ہی ذی رتبہ و معزز
و دولتمند کیون نہو بغیر اسکے کہ حسب نشستہ محکمہ جات جایز و با اختیار
مین مثل عام رعایا کے ادخال ثبوت و شہادت سے استحقاق قایم نکرے
ہرگز کامیاب نہین ہوسکتا اور نہ کوئی زور و زر وغیرہ کسی ذریعہ سے
کسی کو حق واجب سے محروم رکھہ سکتا ہے عدل و انصاف سے رعایا شادان
و فارغ البال ہے شفقت و قدر دانی سے ایک عالم شاکر و خوشحال ہے
اگر اس عہد معدلت مہد کی خوبیان مفصل لکھی جاوین تو ایک دفتر چاہیے
بلکہ اوسکی کماحقہ کیفیت کو لکھنا احاطۂ تحریر سے باہر ہے پس اسی دعای خیر
پر اکتفا کیجاتی ہے کہ خداوند کریم ذات والاصفات حضور لامع النور کو اپنی
ظل عاطفت و امن و حفاظت مین رکھکر اسی فیض رسانی و قدر دانی سے
ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے اور اقبال عدو مال و دولت لایزال کو
روز افزون رونق و ترقی دے ؎

فہرست صاحبان پولیٹکل ایجنٹ بھرتپور

نام	تاریخ تقرر	مدت کارکردگی
کرنل لوکٹ صاحب......	سنہ ۱۸۲۶ع	•
مسٹر ٹیلر صاحب......	. .	•
کپتان روبرٹ ماریسن صاحب	یکم اپریل سنہ ۱۸۵۳ع	۵ سال ۱ ماہ ۲۶ یوم
کپتان جان نکلسن صاحب	۲۷- مئی سنہ ۱۸۵۸ع	یک سال ۱۱- ماہ - ۹ یوم
میجر ای پی بوفری صاحب	۵- مئی سنہ ۱۸۵۹ع	یک سال - ۱۱- ماہ - ۲۶ یوم
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲- اپریل سنہ ۱۸۶۱ع	دو سال - ۱۱- ماہ - ۱ یوم
کپتان ٹی کارنل صاحب..	یکم اپریل سنہ ۱۸۶۴ع	۶- ماہ - ۲۱ یوم
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۶۴ع	یک سال - ۱۰- ماہ - ۸ یوم
لفٹنٹ ڈبلیو جی ڈبلیو ہیور صاحب	۲۹- اگست سنہ ۱۸۶۶ع	یکماہ - ۲۴ - یوم
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۲- اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع	۳ سال - ۲ یوم
کپتان جی جی بلیر صاحب	۲۳- اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ع	۵ ماہ - ۱۱ یوم
ڈاکٹر آر ہاروی صاحب	۳۱- مارچ سنہ ۱۸۷۰ع	۱ ماہ - ۳ یوم
کپتان ٹی کیڈل صاحب وبجی	۳- مئی سنہ ۱۸۷۰ع	۷- ماہ
کپتان پرسی مریم پولٹ صاحب	۳- دسمبر سنہ ۱۸۷۰ع	۱۱- ماہ - ۲۱ یوم
کپتان سی کے ایم والٹر صاحب	۲۳- نومبر سنہ ۱۸۷۱ع	یک سال - ۱- ماہ - ۲۴ یوم
کپتان ای ڈبلیو روبرٹ صاحب	۲۳- نومبر سنہ ۱۸۷۲ع	یک سال - ۱- ماہ - ۲۳ یوم

نام	تاریخ تقرر	مدت کارگزاری
کپتان ڈبلیو جی ڈبلیو ہیوسٹن	مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	.
ڈاکٹر کپین صاحب ...	.	.
کپتان ایچ بی ایبٹ صاحب	یکم مئی سنہ ۱۸۷۵ء	.
کرنل جی ای رانش صاحب	.	.
ڈاکٹر بریٹن صاحب ...	۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۷۶ء	۴ - ماه - ۲۷ - یوم
کپتان جی ڈبلیو ریجو صاحب	۱۱ - اگست سنہ ۱۸۷۶ء	۳ - ماه - ۱۳ - یوم
ڈاکٹر سپنسر صاحب ...	۲۴ - نومبر سنہ ۱۸۷۶ء	یک ماه - ۲۱ - یوم
کپتان جی ڈبلیو ریجو صاحب	۱۴ - جنوری سنہ ۱۸۷۷ء	یک سال ۳ - ماه - ۶ - یوم
کرنل چارلس گرینٹ صاحب	۲۰ - اپریل سنہ ۱۸۷۸ء	.

سرشتۂ مال

بند و بست مالگذاری کی غرض سے اس راج کی پیمایش سنہ ۱۸۵۴ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک باہتمام کرنل جی ہیملٹن صاحب ہوئی تھی اول بند و بست سہ سالہ بطور سرسری ہوا سنہ ۱۸۵۹ء مین دوسرا بند و بست چار سالہ ہوا اور سنہ ۱۸۶۲ء مین تیسرا ششسالہ سنہ ۱۸۶۹ء سے سنہ ۱۸۷۱ء تک تین سال مین بسبب خشک سالی بند و بست ششسالہ سابقہ قایم رہا بعد ازان فیصدی دس روپیہ جمع پر اضافہ لیا گیا اور اسی اثنا مین کوایف دیہی بند و بست آیندہ کے واسطے تحقیق و جمع کیے گئے سنہ ۱۸۷۲-۷۳ء مین بند و بست اخیر دہ سالہ منضبط

تفصیل قصبہ جات و دیہات علاقہ راج بھرتپور حسب [illegible]

نام پرگنہ	[illegible]	دیہات معافی				میزان کل	کیفیت تفصیل معافی
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		
بھوساور	۷۵	۵	۳	۱۱	۱۹	۹۴	مندر ۵ جاٹ ۱۲ بقال ۱
بیانہ	۱۴۷	۴	۳	۱۷	۲۴	۱۷۱	مندر ۴ جاٹ ۱۸ برہمن ۲
ویر	۳۸	۱	۰	۲	۳	۴۱	مندر ۱ جاٹ ۲
[illegible]	۷۰	۱	۶	۱۲	۱۹	۸۹	مندر ۱ جاٹ ۱۶ بقال ۱ مسلمان ۱
کامہ	۱۱۲	۷	۰	۱	۸	۱۲۰	مندر ۷ جاٹ ۱
دیگ	۹۲	۳	۱۷	۵	۲۵	۱۱۷	مندر ۳ جاٹ ۱۷ گوجر ۴ بقال ۱
اکھےگڈھ	۷۷	۳	۳	۱۲	۱۸	۹۵	مندر ۳ جاٹ ۱۴ برہمن ۱
گوپال گڈھ	۱۳۳	۴	۰	۱	۵	۱۳	مندر ۴ گوجر ۱
پہاڑی	۸۵	-	۰	۰	۰	۸۵	
تحصیل [illegible]	۱۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	
روپباس	۶۵	۳	۰	۰	۳	۶۸	عن مندر
نگر	۶۶	۰	۱	۲	۳	۶۹	عن جاٹ
کمہیر	۶۲	۳	۸	۸	۱۹	۸۱	مندر ۳ گوجر ۲ جاٹ ۱۳ بیراگی ۱
بھرت پور	۱۳۲	۱۱	۹	۲۹	۴۹	۱۸۱	مندر ۱۱ گوجر ۱ جاٹ ۲۵ مسلمان ۵ برہمن ۷
میزان	۱۱۷۳	۴۵	۵۰	۱۰۰	۹۵	۱۲۶۹	

تفصیل دیہات انعام ٹہاکران جلد سلامی مندرجہ تفصیل ... شمول انعام و ...

نمبر	نام سردار	تعداد دیہات	جمع شخصہ	کیفیت
۱	راجہ دریاو سنگہ	۲	للعہ	दरियाव सिंह
۲	ٹہاکر مہاراج سنگہ وغیرہ	۴	للعہ الہ	महाराज सिंह
۳	ٹہاکر شمبہو سنگہ	۲	سعہ	शंभू सिंह
۴	بیوہ ٹہاکر دہونکل سنگہ	۱	الصار	धौंकल सिंह
۵	ٹہاکر بلونت سنگہ وغیرہ	۲	للعہ صاعہ	बलवंत सिंह
۶	ٹہاکر سری گوبند	۱	للعہ	श्री गोविंद
۷	ٹہاکر رادہاکشن	۱	الـ	राधाकिशन
۸	ٹہاکر چہتر سنگہ	۱	الصار	छतर सिंह
۹	ٹہاکر اجے چند	۱	الما	अजय सिंह
۱۰	ٹہاکر تیج سنگہ	۱	الـ	तेज सिंह
۱۱	ٹہاکر پنچم سنگہ	۱	الصار	पंचम सिंह
۱۲	ٹہاکر رگہناتہ سنگہ وغیرہ	۲	الصار	रघुनाथ सिंह
۱۳	ٹہاکر سکہدیو سنگہ	۱	الاما	सुखदेव सिंह
۱۴	ٹہاکر کیسری سنگہ	۲	اللا	केसरी सिंह
۱۵	ٹہاکر مہتاب سنگہ	۲	الـ	महताब सिंह
۱۶	ٹہاکر گنگا بخش	۱	صعہ سامعہ	गंगा बख्श
۱۷	بیوہ ٹہاکر گردہر سنگہ	۲	الہ معہ	गिरधर सिंह

پٹواری دیہہ خریف وربیع کی دو قسطون سے اکتوبر و اپریل مین داخل
خزانہ راج ہوتی ہے جمع مین نقد روپیہ لیا جاتا ہے جنس نہین لیجاتی ہے
معافی کی تین اقسام ہین انعام جاگیر پن انعام بالعوض خدمت
سپہگری کے ہوتی ہے اوسط درجہ بحساب تیس بیگہ اراضی فی بندوق
انعام ہے عندالضرورت انعامیون کے ۱۸۷۷ بندوقین کہ فی کس ایک
بندوق سمجھی جاتی ہے نوکری پر آتے ہین اور جب نوکری پر آتے ہین تو
فی بندوق چار پیسہ روزانہ نقد ملتا ہے انہین سے دو ثلث ہمیشہ نوکری
پر حاضر رہتے ہین اور ایک ثلث گانوین زراعت کرتے ہین جو نوکری
کے وقت غیر حاضر ہوتا ہے اوس سے ڈیڑہ روپیہ ماہوار کے حساب سے
زر غیر حاضری وصول کیا جاتا ہے۔
دوسرے قسم معافی ہین موروثی جاگیر دار ہین انمین زیادہ تر کونہڑی
بند ٹہاکر مہاراجہ سورجمل صاحب کی اولاد کے ہین یہہ جاگیرین بالکل
معاف ہین نہ راج کی نوکری کرتے ہین اور نہ کچہہ جمع دیتے ہین مگر کسی
جاگیر دار کو زمیندار کی بیدخلی کا اختیار نہین ہے اور نہ وہ جمع معینہ سے
زیادہ وصول کر سکتا ہے۔
تیسرے قسم پن مین دیہات و اراضی جو مندرون اور برہمن و بیراگی
وغیرہ مذہبی لوگون کو بطور خیرات ملے ہین داخل ہین ؛
سنہ ۱۸۶۲ع مین ششش سالہ بندوبست من ابتدا سمت ۱۹۱۹ لغایت سمت ۱۹۲۴
ہوا اوسمین کل جمع ساڑہے سولہ لکہہ روپیہ مقرر ہوئی تہی جمع مالگذاری

کے علاوہ کل پرگنات میں ایک لاکھ [illegible] ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی سوائی تہی کہ اسطرح کل آمدنی اٹھارہ لاکھ سے
زیادہ ہوگئی یہہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ لاگبانی و محصول اراضی منضبط و دیگر
محاصل رعایا غیر زراعت پیشہ کا تہا انتظام ایجنسی سے پیشتر اس قسم کی محاصل
بہ تعداد کثیر تہی مگر سر ہنری لارنس صاحب نے اکثر موقوف کیے ؛
[illegible] ء مین پرگنات مین بقایا حسب تفصیل تہی ؛

قسم	خالصہ	ڈیوڑہی	میزان
مال	[illegible] ۱۰ر۳ پائی	[illegible] ۱ر	[illegible] ۴ر۳ پائی
سوائی	[illegible] ۹ر۱ پائی	[illegible] ۴ر۳ پائی	[illegible] ۱۰ر۴ پائی

سوائی کی رقمین بکثرت باقی رہتی ہین اسکا سبب یہہ ہے کہ زمیندار جمع کو از خود
وقت معینہ پر داخل کرلیتے ہین اور سوائی کی رقمون کو تاوقتیکہ تحصیل سے
حساب طے کرکے اونکو اطلاع نہ دیجاوے داخل نہین کرسکتے ؛
منجملہ ساڑہے سولہ لاکھ روپیہ جمع مشخصہ کے اراضی خالصہ کی جمع [illegible] لکھہ
[illegible] تہی کہ [illegible] لکھہ [illegible] بیگہ مزروعہ پر قریب
ایک روپیہ فی بیگہ کا اور [illegible] لکھہ [illegible] بیگہ مزروعہ و غیر مزروعہ
پر چودہ آنہ فی بیگہ کا پرتہ پہیلتا ہے اس سے ثابت ہے کہ جمع سخت نہ تہی
اور جلد بآسانی ادا ہوتی تہی یہی نرمی بندوبست کی دلیل ہے شروع بندوبست
کے وقت سے روز بروز مزروعہ رقبہ زیادہ ہوتا گیا اور ہر طرح سے اضافہ

جمع کی امید قایم ہوئی اور بہبودی حال رعایا کی یہہ بہی ایک ثبوت ہے
کہ زمانہ انتظام ایجنسی سے پیشتر کوئی زمیندار بخوف مطالبہ جمع اپنی ملکیت
اراضی کا بخوشی اقبال و اظہار نہین کرتا تہا بعد بندوبست کے ایک ایک بسوہ
زمین کے دعوی پر کوشش و جانفشانی کرنے لگے کوئی شخص جو دیگر ممالک
راجپوتانہ مین ہوکر بہرت پور مین آوے ممکن نہین کہ اختلاف حالت کو دیکہکر
متحیر نہو زمین کا ہر ایک ممکن الزراعت قطعہ مزروعہ ہے اور ہر موسم مین جنگل
مین زمینداروں کی مصروفیت سے رونق رہتی ہے حالانکہ جہان ٹہیکہ دیگر
کاشتہ جاری ہے کوسون تک زمین غیر مزروعہ ویران پڑی ہے اور
شرح محصول کی سختی سے زمیندار صرف اوسیقدر زمین کاشت کرتے ہین جو
اونکے گذارہ کیواسطے نہایت ضرور ہوتی ہے ؛
اکثر مقامات پر زراعت کی آبپاشی بندون سے ہوتی ہے وہان محصول
سیرابی بنام نہاد لاگپانی بحساب ایکروپیہ فی بیگہ لیا جاتا ہے بعض پرگنون
مین محصول سیرابی جمع کے شامل ہوگیا تہا اور بعض مین علیحدہ تہا جن مین
علیحدہ تہا بندون سے [illegible] زمین سیراب ہوتی تہی اور بعضے عارضے
سالانہ محصول سیرابی وصول ہوتا تہا زمانہ حال مین بہت بند جدید تیار ہوئے
ہین اور اکثر بے مرمت پڑے تہے اونکی مرمت ہوئی ہے نہرون سے کہ باہتمام
لفٹنٹ ہوم صاحب تیار ہوئے ہین بہت فایدہ ہے کہ رقبہ کثیر جو غرق آب
رہ کر کسی کام مین نہ آتا تہا خالی ہوکر مزروعہ ہوجاتا ہے ؛
تعمیر چاہات مین مدد دینے پر ہمیشہ توجہ رہی ہے سنہ ۱۸۶۲ سے سنہ ۱۸۶۶ تک

مبلغ یک لکھہ [illegible] بلا سود بہ تقرر اقساط زر تقاوی دیا گیا
کہ سنہ ۶۶ ما تک پانچ سال میں [illegible] وصول ہو گیا تھا اور باقی ماندہ
بموجب اقساط مقررہ سالہاسے آیندہ میں وصول ہوا - سمت ۱۹۱۲ سے سمت ۱۹۲۴
تک عرصہ تیرہ سال میں ۱۹۸۴ جدید چاہات تیار ہوئے ان چاہات میں سے
اکثر چولاوہ ہیں ایک لاؤ سے بیس پچیس بیگہ زمین سیراب ہوتی ہے اوسط درجہ
کل چاہات سے بحساب بیس بیگہ فی چاہ [illegible] اراضی کی سیرابی ہوتی ہے
راج بھرت پور میں چاہی و بارانی اراضی کے محاصل میں دو روپیہ فی بیگہ
کا فرق ہے پس بذریعہ ان ۱۹۸۴ چاہات کے [illegible] اراضی چاہی ہونے
سے [illegible] سالانہ جمع کا اضافہ ہوا ہے اسمیں البتہ خرچ تعمیر پر
لحاظ ہوتا ہے بعض پرگنات میں پانی زیادہ عمق پر ہے اور ایک لاؤ
کا کنواہی پانچ سو روپیہ کی لاگت کے بغیر تیار نہیں ہوتا ہے تاہم شبہ نہیں
کہ ان چاہات سے خصوصا قحط کے وقت میں بہت فایدہ ہوتا ہے ؛

टामस हिदरली

سنہ ۱۸۶۵-۶۶ کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مسٹر طامس ہدرلی صاحب ڈپٹی کلکٹر بہت
مستعد کارگذار ہے ابتدا میں حسب الحکم سرہنری لارنس صاحب تحصیلداری
پر مقرر ہوا تھا چند سال اوس عہدہ کا کام کرکے الور میں ڈپٹی کلکٹر ہو گیا

खेतड़ी

تھا وہاں سے ریاست کہیتڑی میں بسبب نابالغی راجہ کے منتظم مقرر ہوا اوس
رئیس کے بالغ ہو جانے پر یہ بھرت پور میں آیا کہ جب سے بمشاہرہ چار سو روپیہ
اس عہدہ پر مامور ہیں ؛

سنہ ۱۸۶۶-۶۷ میں لکھا گیا کہ محکمہ مال میں کام کثرت سے ہے طامس ہدرلی صاحب

بندوبست آیندہ کیواسطے کاغذات مرتب کئے اور کاغذات کی پرتال کے واسطے دیہات کا دورہ کیا اوس نے بہت عمدگی سے کام کیا اور اوسکی کارگذاری تحسین وآفرین کے لایق ہے ؛

سنہ ۶۸و۱۸۶۹ع کے موسم گرما مین میعاد بندوبست شش سالہ گذرجانے پر آیندہ کو بندوبست سی سالہ کرنے کی غرض سے حالات دیہی تحقیق کرنے کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی مگر قحط کے سبب سے بندوبست کرنا مناسب متصور ہوا کل زمینداروں نے تین سال آیندہ تک بندوبست گذشتہ کے بموجب سمت ۱۹۲۴ مین ختم ہوا جمع ادا کرنا قبول کیا ؛

تحقیقات سے ثابت ہوا کہ سنہ ۶۲و۱۸۶۳ع کے بعد غیر مزروعہ اراضی کا رقبہ کثیر مزروعہ ہوگیا ہے اسواسطے اگرچہ زمینداروں کو نقصان بہی تہا مگر تین سال تک وہی جمع دینا منظور کیا سنہ ۷۰و۱۸۷۱ع تک بندوبست آیندہ کیواسطے کچھ کارروائی نہوئی طامس ہدسلی صاحب جسنے عرصہ سات سال تک محکمہ مال کا اہتمام اپنی نیکنامی اور راج کی خیرخواہی سے کیا تہا یہان سے مستعفی ہوکر الور مین اوسی عہدہ پر مقرر ہوگیا بجاے اوسکے ایک شخص جو علاقہ انگریزی مین تحصیلدار رہا تہا مقرر ہوا مگر دریافت ہوا کہ وہ اتنے بڑے علاقہ کے اہتمام مال کی لیاقت نہین رکہتا ہے ؛

بندوبست کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اور کمیٹی نے کام شروع کیا اگرچہ سترہ سال کے کاغذات کوایف دیہی موجود ہونے سے کام مشکل نہ تہا مگر کام کے طریقہ سے واقفیت کامل اور پرگنات کے حالات کا علم ضرور تہا مگر طامس ہدسلی صاحب

کے چلے جانے سے کہ وہ ہر ایک گانو کی تاریخ سے واقف تہا بندوبست مین بہت ہرج ونقصان عاید ہوا بندوبست کے مدارج وہی ہین جنکے بموجب ممالک مغربی وشمالی مین عمل ہوتا ہے دیہات کی حدبست و پیمایش ہوتی ہے نقشہ جات و رجسٹر تیار کئے جاتے ہین اور پیداوار سابقہ ہر قسم اراضی پر بغور وحجت تمام بلحاظ ہو کر حیثیت اراضی تحقیق کیجاتی ہے ایک ثلث زمیندار کیواسطے چھوڑکر باقیماندہ جمع سرکاری مقرر کیجاتی ہے ۔

بندوبست جدید دہ سالہ مین جو ۱۲۷۶ف مین منضبط ہوا راج کی جمع [illegible] وغیرہ سے باضافہ [illegible] کے [illegible] ہوگئی ایک روپیہ مین سے چھٹا حصہ راج کا بارہوان زمیندار کا اور تین چہارم کاشتکار کا قرار پائے جمع کا یہ اضافہ کاشت کے اراضی اضافہ اور تعمیر چاہات پختہ سے ہوا ہے منجملہ [illegible] کے بنجر زمین کے [illegible] بیگہ قابل زراعت رہی اور [illegible] کے غیر ممکن دریافت ہوئی دیہات خالصہ مین لاگپانی جمع مین شامل ہوگیا مگر جاگیر وانعام وغیرہ مین ایک روپیہ فی بیگہ لیا جانا قرار پایا ۔

سررشتہ ڈیوڑہی

امور خانگی مہاراجہ صاحب کے نظم ونسق کا سررشتہ بہ تحت حکومت مہاراجہ صاحب ومہارانی صاحبہ و باہتمام منتظم ڈیوڑہی سررشتہ ڈیوڑہی کہلاتا ہے سابق مین اس سررشتہ کے مصارف کیواسطے ۶۹ متفرق دیہات واقع کل پرگنات

راج جمعی یک لکھ ... سامولیہ مقرر رہتے ہے اور منتظم ڈیوڑہی بحیثیت تحصیلدار
انتظام کرتا تہا مگر اکثر دیہات بہرت پور سے بفاصلہ دور و دراز واقع ہین اس
سبب سے اونکا خاطر خواہ انتظام نہین ہو سکتا تہا ٭

سابقا رشتہ نمک بہی خالصہ اور ڈیوڑہی مین منقسم تہا مگر میجر والیس صاحب
نے ڈیوڑہی سے علیحدہ کرکے نمک کا کل کام یکجا کر دیا دیہات متعلقہ ڈیوڑہی
کی آمدنی مصارف کیواسطے کافی نہ تہی خزانہ راج سے متواتر زر نقد دیا جاتا
تہا بنظر دفعیہ ان مشکلات کے سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ع مین دیہات متفرق جس پرگنہ مین
واقع تہے اوسمین شامل کئے گئے اور بجاے دیہات مذکور زر نقد کے پرگنہ
بہرت پور کہ اوسکی آمدنی کل مصارف کیواسطے کافی ہے ڈیوڑہی سے متعلق
کیا گیا ٭

پرگنہ ڈیوڑہی مین منتظم ڈیوڑہی مثل تحصیلداران پرگنات عدالت فوجداری
و دیوانی کے اختیارات رکہتا ہے مگر اس نظر سے کہ رشتہ ڈیوڑہی علیحدہ
سمجہا گیا ہے اور منتظم ڈیوڑہی حسب الحکم راجہ صاحب و مہارانی صاحبہ کام
کرتا ہے اوسکے فیصلون کا اپیل عدالت مین نہین ہوتا ہے پیشتر محکمہ ایجنسی
مین اپیل ہوکر بعد طلب راے پنچسرداران راج حکم اخیر ہوتا تہا اب وہ اپیل
محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور بعد ازان محکمہ مجلس اجلاس خاص مین ٭

رشتہ نمک

راج بہرت پور کے آٹھ پرگنات بہرتپور کمہیر ڈیگ روپباس ...

بیانہ وغیرہ بہوشیار پور اور خصوص پرگنات بہرت پور کہیر و دیگ مین کہاری
نمک پیدا ہوتا ہے اوسکی تین قسمین ہین مٹیہ کٹیلہ پنیہ مٹیہ نمک بہت صاف
اور بڑے رَوہ کا ہوتا ہے اور نیچہ سے تیار کیا جاتا ہے نمکین مٹی بمقدار کثیر
جمع کر کے گہاس سے ڈہکی ہوئی نالیون مین رکہی جاتی ہے اوسپر شور پانی
چہڑکا جاتا ہے وہ پانی مٹی کے نمکین اجزا کو علیحدہ کر کے کیاریون مین پہیلا
دیتا ہے کہ آفتاب کی گرمی سے رَوہ جمکر نمک ہو جاتے ہین کثرت خرچ فراہمی
مصالحہ کے سبب سے اس نمک کی تیاری بہت کم ہوتی ہے ۞
مٹیہ سے کم درجہ پر کٹیلہ ہے اوسکے واسطے کیاریون مین شور پانی بہر دیا
جاتا ہے آفتاب کی تپش سے پانی کے بخارات اوڑہکر نمک ہو جاتا ہے جوار
کی جہاڑ بان پانی مین ڈالی جاتی ہین جون جون پانی خشک ہوتا ہے جہاڑ
پر رَوہ جمتا جاتا ہے کہ اسی سبب سے اوسکا نام کٹیلہ ہے ۞
پنیہ نمک جو مٹیہ اور کٹیلہ دونون سے کمتر ہے کیلہ کیطرح بنایا جاتا ہے صرف
یہہ فرق ہے کہ اوسکا رَوہ بجاے خاردار جہاڑیون کے کیاریون کی
تہ پر جمتا ہے ۞
اس نمک سے راج مین دو طرح سے آمدنی ہوتی ہے۔ اول کل نمک کی
فروختگی پر اوسکی قیمت مین سے حصہ لیا جاتا ہے۔ دوم بعد فروختگی کارخانہ
سے اوٹہ کے جاتا ہے ادسپر فی من ایک آنہ محصول وصول کیا جاتا ہے
انتظام تیاری نمک اور ایصال ہر دو اقسام محاصل کیواسطے ایک تحصیلدار
مع عملہ مقرر ہے سنہ [illegible] مین تیاری نمک کے ۱۱۵ کارخانجات مین

मटया
कटीला
पनया

سڑک آگرہ پر گاڑیون کو بہت وقت و دشواری ہوتی تہی اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے بنظر دریافت اس امر کے کسطرف سے ریل کی سڑک کا تیار کرانا بہتر ہوگا بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۹ع تک بہرت پور و سلطان پور کی تحقیقات کیواسطے کیٹی مقرر کی تہی میجر والٹر صاحب پالیٹکل ایجنٹ نے لکہا تہا کہ اگرہ و بہرت پور کے درمیان سڑک ریل تیار ہوجاوے تو بہت فایدہ ہوگا کہ سطح زمین کا ہموار ہے اور راستہ مین کوئی ندی حائل نہین ہے اگر ریل کی لاین فتح پور سیکری و بہرت پور و دیگ ہوکر بنائی جاوے اور نگر و کہمن گڈہ ہوکر ہوج پورہ و ٹوڈہ کے گہاٹ سی ماچہڑی کے قریب دہلی کی سڑک مین ملائی جاوے تو بہتر ہوگا کہ کل تجارت نمک ادہر ہونے لگے گی رو بہاس مین نمک تو اسقدر نہین ہوتا ہے کہ نتیجہ سیکری کو ریل لیجانا ضرور ہو مگر وہان سے جنوب و مغرب مین پندرہ میل پر بانسی و پہاڑ پور ہین کہ وہان عمارت کے کام کا سرخ و سفید پتہر نکلتا ہے بسبب راستہ نہونے کے خرچ کرایہ سے اس پتہر کی زیادہ بکری نہین ہوتی ہے +

سنہ ۱۸۷۵ء مین بسبب بیشی خرچ اور کمی قیمت کے تجارت نمک مین بہت کمی ہوئی بیشی خرچ کی وجہ تو یہہ ہے کہ کیاریون کیواسطے کنکر نہین ملتا ہے ہیمہ سوختنی گران ہے اور بسبب اجراے تعمیرات ریل کے مزدور نہین ملتے ہین بسبب کثرت بارش سال گذشتہ کے کام کم ہوا اور پیداوار مین کمی واقع ہوئی فروختگی اگرچہ زیادہ ہوئی مگر نرخ کم کرنے سے اس

टोडा
माचेड़ी
वासी
पहाड़पुर

اس سے ظاہر ہے کہ سالہاے مذکور مین بھرت پور کے نمک سے سرکار انگریزی
کو بحساب اوسط تینتیس ۳۳ لاکہہ روپیہ سالانہ کا فائدہ ہوا ہے *

سشتہ سایر

سنہ ۱۸۵۹ سے پیشتر اس سشتہ مین بہت ابتری تہی کہ آمد رفت مال تجارت
پر سرحد راج کے اندر کئی مقامات پر علیحدہ محصول لیا جاتا تہا اور ہر ایک
جنس کیواسطے ہر چبوترہ و چوکی پر شرح محصول مختلف تہی کہ اس سے
تاجرون کو بہت خرابی پیش آتی تہی اور تجارت مین بہت ہرج تہا سنہ مذکور
مین بندوبست حاصل کیا گیا بعض اجناس تجارت کا محصول معاف ہوا
اور باقیماندہ کے محاصل کی واجبی شرح اور کل علاقہ مین یکسان مقرر
کی گئی اور یہہ دستور جاری ہوا کہ سرحد راج کے اندر صرف ایک مقام
پر محصول بشرح معینہ وصول ہوکر اوسکو رونہ دیا جاوے پہر اوسکے ذریعہ
سے وہ مال کو خواہ کسی جگہہ لیجاوے دوسری بار اوس سے محصول کا
بالکل مطالبہ نہوا اسی بندوبست کے بعد سشتہ سایر مین بہت ترقی ہوئی
تجارت روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اوسکے ساتہہ آمدنی مین بہت اضافہ
ہوا اب علاقہ راج مین چبوترہ چوکیات میزان ۱۱۴ ہین انمین سے ۲۵ چوکیات
سرحد پر ہین اور باقی چبوترے اور چوکیات اندرون علاقہ مین ہین۔
راجپوتانہ کے کنارہ پر واقع ہونے سے جو مال ممالک مغربی و شمالی سے
راجپوتانہ کی ریاستون کو جاتا ہے یا اون ریاستون سے ممالک مغربی و شمالی

کو جاتا ہے اسی راج مین ہوکر گذرتا ہے اور اوسکے محصول کی راج کو بہت آمدنی ہوتی ہے راجپوتانہ کو جانے والی اجناس چاول شکر و پارچہ ظروف وغیرہ ہین اور وہان سے آنے والی نمک و مملوح و افیون وغیرہ ہین خاص بہرت پور کے علاقہ مین تیس ہزار بیگہ اراضی پر ڈیڑہ لاکہہ من روئی پیدا ہوتی ہے اوسکی روانگی و برآمد پر چار آنہ من کے حساب سے قریب چالیس ہزار روپیہ بابت محصول کے لیا جاتا ہے ؛

سابق مین راستہ درست نہونے کے سبب سے تجارت بہت کم ہوتی تہی مگر جب سے سڑکین تیار ہوکر آمد رفت آسان ہوگئی تجارت بڑہ گئی اور آمدنی محاصل راج مین بہت اضافہ ہوا۔ لیکن ریل کی سڑک جاری ہونے پر اگرچہ مال کی بہرتی مین غالباً بہت اضافہ ہوا ہوگا مگر اسوجہہ سے کہ جو مال ریل کے ذریعہ سے آتا جاتا ہے اوسکی تلاشی و مطالبہ محصول نہین ہوسکتا راج کے محاصل راہداری مین بہت نقصان عاید ہوا مہاراجہ صاحب نے اس نقصان کا معاوضہ ملنے کیواسطے گورنمنٹ ہندوستان کو لکہا تہا مگر گورنمنٹ نے بذریعہ چٹہی سٹرلی تو بیر وین صاحب انڈر سکریٹری صیغہ ممالک غیر مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۸۷۱ع کچہہ معاوضہ دینا منظور نکیا۔ آمدنی راج مین نقصان کثیر ہونے کی وجہہ سے چندمرتبہ بدلایل معقول تحریر ہوئی مگر کچہہ نتیجہ حاصل نہوا ؛

१-वेर-वेन

شرح لتمیرا

۱۸۵۷ء مین حسب درخواست سر ہنری لارنس صاحب لفٹنٹ گلوبر صاحب
رایل انجنیر بمشاہرہ چہ سو روپیہ ماہوار اور پانچ روپیہ یومیہ سفر خرچ
بہرت پور مین مقرر ہوئے تہے مگر اونکی کارکردگی کاحال کسی تحریر سے دریافت
نہین ہوا ہے ٭
۱۸۶۴ء سے لفٹنٹ ہوم صاحب مقرر ہوئے اونکی نسبت میجر والٹر صاحب
نے ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اونکی تقرر سے راج کو بہت فایدہ
پہونچا ہے اضافہ دولت ملک کا ذریعہ جیسا بہرت پور مین ہے دیگر ریاستون
مین نہین ہے چار ندیان روان ہین بے علم لوگون کے اہتمام سے جیسا
سابق مین تہا نقصان عظیم پہونچاتے ہین مگر علمی ترکیبون سے بذریعہ آبپاشی
ازبس مفید ہوسکتے ہین اب آبپاشی واخراج پانیکا کل اہتمام لفٹنٹ ہوم
صاحب کرتے ہین جو کام اونہون نے شروع کیے ہین ختم ہوجاوینگے تو
راج بہرت پور راجپوتانہ کی نہایت دولتمند ریاستون مین سے ہوجاویگی
علاوہ راج بہرت پور کے لفٹنٹ ہوم صاحب ضلع آگرہ کی آبپاشی کا بھی
کرتے ہین بہرت پور مین اونکی نیابت پر پنڈت شمبہو ناتھ ہے اوسکو
پیشتر سے بہت لیق وہوشیار سمجہتا تہا اور لفٹنٹ ہوم صاحب بھی
حسن کارگذاری کے مداح وثناخوان ہین لفٹنٹ ہوم صاحب بھی
کے انجنیر ہین اس درجہ کی تنخواہ تین سو روپیہ راج سے پا

اوپر عہدہ لفٹنٹی کی تنخواہ گورنمنٹ سے کل صاحب ملتا ہے اسکے علاوہ
پانچ روپیہ یومیہ ایام دورہ کا سفر خرچ پاتے ہین تعمیرات راج بھرت پور
کی نسبت جو لفٹنٹ ہوم صاحب نے رپورٹ کی ہے بنظر توضیح حال اوسکی
یہان نقل کیجاتی ہے :

رپورٹ لفٹنٹ ہوم صاحب انجنیر راج

راج مین پانچ اقسام کی تعمیرات ہین متعلق بہ فوج تعمیرات ملکی یعنی مکانات
بود و باش وغیرہ آبپاشی آمدرفت ترقی عام —
چنانچہ در ہنولا اول قسم کا کوئی کام تیار نہیں ہوا ہے ۔

قسم دوم تعمیرات ملکی — بھرت پور خاص

بنگلہ سکونت صاحب انجنیر بصرف پانچ ہزار روپیہ ۔ بنگلہ سکونت ڈاکٹر صاحب
بصرف پانچ ہزار روپیہ تیار ہوئے ہین ۔ ڈاک بنگلہ سابق مین بہت
تنگ تہا اور دیمک نے بوسیدہ کر دیا تہا اسواسطے مکانات کا اضافہ اور
اوسکی مرمت کی گئی اور زنانہ مکان بہی بنایا گیا ۔ مدرسہ مین آٹھ مکانات
دو منزلہ ہر ایک ۲۰ فیٹ طول اور ۲۸ فیٹ عرض کی تجویز ہوئی اور دس فیٹ
عریض برآمدہ ہر طرف تجویز ہوا ۔ مقامات مفصلہ ذیل چوکیات سواران
محافظ ڈاک کے ڈیرہ کیواسطے تعمیر ہوئین سڑک اعظم آگرہ بیہ بہجانودی
رکہتہا پہ جگینہ ۔ نارہ سڑک دیگ پر توڑی سڑک جے پور پر سیوٹ
مونہرجات — گاؤخانہ سابق مین سرکاری بیل ایک خام احاطہ

اور خس پوش جہپروں مین رہا کرتے تھے اب فتح پور سیکری کی سڑک پکاو
کا پختہ مکان مستطیل شکل کے احاطہ کا تیار ہوا ہے اور اوسکے دروازہ
ہر جانبین کو دو دکانین تعمیر ہوئی ہین ✤
سنہ ۶۵-۶۶ء مین کلخانہ کا مکان تیار ہو کر اوسمین دس گھوڑون کی طاقت
کا انجن لگایا گیا - اس انجن سے پسائی غلہ و صفائی محلوج اور کڑ ببکی کی
کا کام لیا جاتا ہے اور ببول کی لکڑی کہ بافراط ہے خرچ ہوتی ہے ✤
پرگنہ کمہیر بمقامات کمہیر و سینت سڑک دیگ پر سوارون کی چوکیات
تعمیر ہوئی ہین ✤
پرگنہ دیگ دو چوکی سواران ایک سڑک بہرت پور پر بمقام دیگ
اور دوسری سڑک گوردہن پر بمقام تہج تعمیر ہوئی ہین ✤
دیگ کے مشہور محلات بشکل مربع ہین وسط مین بہت خوش قطع باغ ہے
اوسمین ہر مقام پر فوارے ہین مشرق مین بڑا پختہ تالاب ہے جنوب مین
پورانے محل ہین اور جنوبی محل کی چھت پر فوارون کا حوض ہے - سورج
محل بالکل سنگ مرمر کی ساخت کا ہے شمال مین بڑی عمارت مشہور نندبہون
ہے اور مغرب مین گوپال بہون جسکی پشت پر خام تالاب ہے ابتدا مین
اس تالاب کو بہی پختہ تعمیر کرنے کی تجویز تہی کہ اوسکے شمال مین دیوار
اور بنیادین موجود ہین مگر کسی سبب سے اونکی تعمیر ملتوی رہی جال
مین اوسکے کنارے کٹ گئے تہے اور غالب ہے کچھ عرصہ مین بہر جاتا مگر
اب اوسکے مغربی و جنوبی پشتہ جات تیار ہو کر اون پر پختہ آرایشی دیوار

تعمیر ہو گئی ہے اور تالاب سے مغرب مین خالی زمین پر باغ لگا یا گیا ہے
شمال کیطرف پانی کی آمد کے راستہ پر پل تیار ہوکے اوسکے نیچے جانورون
کا گہاٹ بنا یا گیا ہے اور سابقہ بنیاد دیوارون پر آدمیون کے غسل
کرنیکا گہاٹ بنایا گیا ہے اور تالاب کے تینون طرف آرایشی دیوار تعمیر ہوگئی
ہے تالاب و باغ نہایت خوشنما ہین اور گوپال بہون پرسے بہت اچھی سمہ
نظر آتی ہے - نند بہون مین جسکا ذکر ہوا ایک مکان ۶۶ فیٹ طول ۴۰
فیٹ عرض کا ہے اوسکی چہت سال کے لٹہون کی تہی اوسپر نقش کاری
کا کام تہا اور درمیان مین منقش تختے لگے ہوئے تہے کہ کل بہت عمدہ ہمواری
و منقش خوشنما چہت تہی ان لٹہون کے سرون پر ڈہائی فیٹ بلند اینٹ
کی دیوار تہی اوسپر سنگین پٹیان چڑہی تہین یہہ چہت بہت وزنی تہی اور
چند سال سے جہک گئی تہی اور بعض لٹہے بوسیدہ ہوگئے تہے اسواسطے
ضروری طول کے چوبین لٹہے نہ ملنے کی وجہ سے کارخانہ رورڈکی سے
آہنی لٹہے منگا کر چڑہائے گئے اور اون پر چہت ڈالی گئی اوسپر خشتی
ڈاٹ لگا کر کم سنجہ بنایا گیا اور نیچے سے منقش سال کے تختون ۲ - انچ دبیز
چہت چسپان کی گئی اسطرح چہت مضبوط اور سبک ہوگئی اور صورت
بدستور رہی ٭

یورانے محل واقع جنوب مین دو صحن ہر طرف سے دو منزلی عمارت سے
محروس ہین یہہ مکان زنانہ بود و باش کا تہا بیرونی دیوارین اور
بعض چہتین شکست ہوگئی تہین اونکی مرمت کرائی گئی محلون کے گرد پختہ

سڑک تیار ہوئی ہے اور اوسکے جانبین درخت لگائے گئے ہین کہ اس
اور بھی خوبصورتی ہوگئی ہے ٭

پرگنہ ویر ویر مین موسم گرما کی بود و باش کا محل اور باغ معروف
پھول باڑی مدت سے مرمت طلب تھی ایک مکان کی پشت کی دیوار بہت
بوسیدہ ہوگئی تھی اوس سے قرب و جوار کے مکانات کو خطرہ تھا چنانچہ
اوسکی مرمت اور مضبوطی کیگئی اور باغ مین جابجا روشون و نالیون کی مرمت
کرکے حفاظت و خبرگیری کیواسطے باغبان متعین کئے گئے ٭

قسم سوم تعمیرات آبپاشی اس راج مین کوئی دوازدہ ماہہ
ندی نہونیکے سبب سے آبپاشی کی نہرین نہین ہین بارش کا پانی بندون
کے ذریعہ سے جمع کیا جاتا ہے اور کاشت زراعت کے وقت چھوڑا جاتا
ہے ان بندون مین ہرسال دور دور تک پانی بہرتا ہے اوسکے اخراج
کے بعد بند کے اندر کی زمین پر اعلے اجناس کی فصل تیار ہوتی ہے اس
غرض سے پانی کے بڑی راستون پر بند بنائے گئے ہین اگرچہ گرمی مین
خشک رہتے ہین مگر برسات مین اونمین بہت پانی بہرتا ہے ٭

راج مین کل ۱۱۶ بندات ہین بعض اونمین سے آٹھہ نو میل طول کے ہین
بعض مین پختہ پشتہ ہے اور سب مین پختہ موریان ہین - چونکہ ان بندون
مین سے زیادہ تر ندیون کا پانی بہرنے کیواسطے ہین اسواسطے اونکا
بیان ہرایک ندی کے ساتھہ کیا جاتا ہے ٭

ندی ہپاریل جس مقام پر علاقہ الور سے سرحد بھرت پور مین داخل ہوئی

फुलवारी

रूपारेल

सीकरी

ہے اوسی مقام پر اوسکا پانی بذریعہ بند سیکری کے روکا جاتا ہے ۔
یہہ بند شمال سے جنوب کیطرف آٹھہ میل کے طول مین پھیلا ہوا ہے اوسمین
۱۲ موریان ہین کہ اونکے راستہ سے ۵۶۵۰ فیٹ مکعب پانی ایک سکنڈ
مین نکل سکتا ہے بند کا پشتہ مضبوط ہے مگر شمال مین مٹی نرم ہے اور جنوب
مین جہان مٹی اچھی ہے بند پست ہے موریان بد وضع ہین اخراج پانی
کے واسطے کافی نہین اور بعض مقام پر پست ہین ۔ سیکری کا بند پانی
بھرنے کے واسطے نہین ہے مگر صرف اوسکو روک کر بحسب ضرورت اطراف
مختلف مین تقسیم کرنے کیواسطے ہے ؛

چنانچہ اس بند سے تقسیم ہوکر ندی کا پانی جیساکہ ندی کے بیان مین لکھا
گیا دو طرف کو جاتا ہے شمال کیطرف جہان چلنے کو راستہ اور پھیلنے کو زمین
نہین ہے دو ثلث جاتا ہے اور جنوب مین جہان دور تک پھیلنے کی گنجایش
ہے صرف ایک ثلث جاتا ہے ۔ اسلئے بنظر اسلوبی انتظام تقسیم پانی کے بعض
مقام پر بند بلند اور بعض پر مضبوط کیا گیا ہے ؛

جنوب مشرق مین نو میل پر گکرا ہے وہان پانی دو پہاڑون کے درمیان
گذرا ہے اور بذریعہ بند کے روکا گیا ہے یہہ بند کمزور تھا اسواسطے پختہ
دیوار کے ذریعہ سے مضبوط کیا گیا اور پانی نکلنے کیواسطے ایک چادر جسمین
فی سکنڈ ۱۲۰۰۰ فیٹ مکعب پانی نکل سکے تیار کی گئی ہے گکرا سے چلکر پانی
لہوکے ٹوہر مین بہرتا ہے وہان کی زمین صرف قلت بارش مین خشک اور
قابل زراعت ہوتی ہے ۔ یہان سے پچیس میل بند موتی جھیل کے ذریعہ

اخراج یعنی ڈال بہت کم ہے اسواسطے کہود کے ڈہرسے موتی جہیل تک نہر
کہود والی گئی اس نہر کا عرض نیچے سے ۲۰ فیٹ کا ہے اور مقامات مناسب
پر آبپاشی کیواسطے پانی پہونچانے کو پختہ نل بنوائے گئے ہین اس فاصلہ پر
دو بند ہین ایک دیگ کے گوردہن دروازہ کا اور دوسرا موتی جہیل کا
بند گوردہن دروازہ دیگ کہ گوردہن و متہرا کی سڑک بہی ہے درست
تہا مگر سابقا اسمین فصیل شہر تک پانی بہر جاتا تہا سطغیانی بارش مین دہلی
دروازہ بند کرنا پڑتا تہا اب اس نہر کی مٹی سے فصیل شہر کے متوازی
پشتہ بند ہوا یا گیا ہے کہ اوس سے شہر کیطرف پانی نہین بڑہنے پاتا ہو
بند موتی جہیل قدیمی ہے پیشتر اوسمین ہمیشہ پانی بہرا رکہتے تہے اس غرض
سے کہ شہر بہرت پور پر حملہ ہو تو موریان کہولکر پانی ہر طرف بہیلاد یا جاوے
یہہ بند درست تہا مگر انقضاء موسم بارش پر پانی چہوڑا جاتا تہا وہ شہر
کے گرد مدت تک بہرا رہکر آب و ہوا خراب کر دیتا تہا اسواسطے موتی جہیل
سے ۲۰ فیٹ عرض کی نہر کہود کر اورین ندی مین ملائی گئی ہے اور
اوسکی مٹی سے نہر کے کنارہ پر شہر کیطرف پشتہ بند ہوا یا گیا ہے تا کہ پانی
شہر کی طرف نہ پہونچے رویاریل کے جنوبی راستہ پر یہہ بند اتہا اور
چند پل ہین *
شمال مغربی راستہ کیواسطے ہی تجویز در پیش تہی مگر اوسکی تکمیل نہوئی *
بان گنگا یعنی اونگن ندی سے متعلق بڑا بند اجان کا ہے اوسکا
طول نو میل ہے اور شمال و مغربی سمت مین پہیلا ہے ، اوسکا شمال مغربی کو

شہر بہرتپور سے چار میل جنوب مغرب مین واقع ہے اس بند مین چودہ
موریان ہین اونمین سے سات کا پانی بہرت پور کیطرف روان ہوتا ہے
اس بند کا زیادہ تر پانی گھنہ مین شہر سے جنوب مشرق کیطرف پہیلتا ہے اور
اٹل بند مین بہرتا ہے موسم بارش کے اخیر پر دو نہرون سے پانی نکالا جاتا ہے
کہ دونون اورین ندی مین شامل ہوتی ہین ایک شہر کے اندر ہوکر قلعہ کی
خندق کو بہرتی ہوئی جاتی ہے اور دوسری شہر سے باہر لب سڑک آگرہ کے
تالابون کو بہرتی ہوئی جاتی ہے +

अटलबंद

ان نہرون کے بند ہوجانے کے بعد بہی پانی اٹل بند مین بکثرت بچ رہتا ہے
اور اسوجہہ سے کہ زمین بہت نشیب کی ہے غالب ہے کہ ہمیشہ یہی حال
رہیگا بند کی مرمت ہوگئی ہے اور اب وہ درست ہے سابق بند مین میل
تک زیادہ تہا اور اوسمین اتصال گنبد قریب موضع کورکا سے ایک نل
آتا تہا مگر زیادہ عمق مین کہودا گیا اس سبب سے ندی نے اسی طرف روان
ہوکر بند توڑ ڈالا پانی کو قدیم دہار مین پہیرنے کی کوئی تدبیر نہوئی اس
سبب سے یہہ نل بہی ندی کا راستہ ہوگیا ہے اور اس سے بہرتپور
اور آگرہ دونون علاقون مین بہت نقصان ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۵ع مین بہر
اور مٹی کا پشتہ باندہ کر پانی کو پہیرنا چاہا تہا مگر کارگر نہوا اب گمبہیر کو اوٹنگن
کے راستہ پہر روان کرنے کی تدبیر کی گئی ہے اگر یہہ کارگر ہوئی تو پہر اوٹنگن
کو اس راستہ سے پہیرنا سہل ہوجاویگا اب بند مین پانی بذریعہ نل کے جو
راستہ جدید سے کہودا گیا ہے آتا ہے مگر یہہ احتیاط ہمیشہ چاہیے کہ برسات

गम्भीर कुरका

उटंगन

پہلے نل کا امتحان کرلیا جاوے اور اگر ندی کا میلان نل کیطرف نہ پایا جاوے
تو اسکو بند کا جاوے۔ صرف دو اور بندون مین اس ندی کا پانی
بہرتا ہے۔ اول بند تال پور پرگنہ دیر مین دوسرا بند کندیر پرگنہ امجہیرہ
مین سوائے انکے اس ندی سے متعلق اور کوئی بند نہین ہے ۞

तालपुर
कुंदेर

کاکند ندی گمبہیر مین شامل ہونے سے پیشتر ڈانگ کے بڑے احاطہ مین
ہوکر گذری ہے وہ احاطہ ہر طرف سے پہاڑون سے محدود ہے کہ انکا
پانی اس ندی مین شامل ہوتا ہے موضع بارتہ کے قریب اوسمین سے
نکلی ہے احاطہ مذکور جنوب و شمال مین واقع ہے اوسکا طول چہہ میل ہے
اور انتہائی عرض پانچ میل جنوبی کنارہ پر عرض صرف دو ثلث میل ہوگیا
ہے پہاڑون کے قریب زمین بہوڑا اور دور سے کسیقدر چکنی اور کنکر
آمیز ہے مگر کل ایسی ہے کہ پانی کے زور کی متحمل نہوسکی دیہات چہوٹے
ہین زمین کم کاشت ہوتی ہے اوسمین بہی پیداوار قلیل ہوتا ہے پانی
کی قلت ہے خصوص مئی و جون مین جب باشندون کو مویشیون کیواسطے
پانی مشکل سے ملتا ہے کئی مرتبہ اس احاطہ کے کنارہ پر موضع بارتہ کے
قریب دونون پہاڑون کے درمیان بند باندہنے کی تجویز ہوئی اور حقیقت
مین یہہ تجویز بہت مفید ہے اسواسطے کل ندی اور حلقہ کے اندر کے نالون
اور زمین کی پیمایش لیول کرکے پہاڑون کے درمیان موضع بارتہ
اور سوکرسیلہ کے بند باندہنے کی تجویز کی یہہ موقع وجوہات ذیل سے
بہترین سمجہا گیا ہے ۞

काकुंद
डांग
बारेठ
सुकासील

اول کہ سب سے کم فاصلہ یعنی صرف ۲۰۷۰۳ فیٹ ہے ؛
دوم دیگر مقامات کی نسبت زمین سخت ہے ؛
سوم اگرچہ یہہ موقع کسیقدر ایک دوسرے موقع سے پست ہے مگر ایک دوسرے
نالہ کے اتصال سے فروتر ہونے کی وجہ سے فایدہ مند ہے کیونکہ اوس
سے برتر ہوتا تو اوس نالہ کے باندہنے کیواسطے بھی اوسیقدر صرف ہوتا
جسقدر کہ گنڈ کیواسطے ہوگا - مقام تقاطع ندی بند کی چوٹی ندی کے سطح
سے ۱۶ فیٹ بلند ہوگی اور اعلےٰ ترین پانی کے چڑہاؤ سے پانچ فیٹ ریگی
زیادہ تر بند کا پشتہ خام ہوگا اوپر کا عرض بلندی سے ایک ثلث ہوگا مگر
کسی مقام پر دس فیٹ سے کم نہوگا اندر کی سلامی بند سے ڈہائی گنی ہوگی
اور پشت کی سلامی بلندی سے دوچند ہوگی اندر کی سلامی پر پتہر کا دو فیٹا
عمیق فرش ہوگا اور اعلےٰ ترین چڑہاؤ سے تین فیٹ برتر رہیگا ؛
پختہ دیوار اوپر سے ڈیڑہ فیٹ عریض مع سلامی ایک بار کل بند کے
طول مین تعمیر ہوگی اوسکا اوپر کا سرا سنگین فرش کے کنارہ سے ملجاویگا
اس دیوار سے یہہ غرض ہے کہ پانی ریزش نکرسکے اور جانور پشتہ مین گھر
نہ بناسکین - کا گنڈ کی دہار بند کردیجاوے گی اور بند کے طرفین موریان
بنائی جاوینگی - جانب چپ چار موریان ہر ایک ۸ فیٹ طول ۵ فیٹ عرض
کی ہونگی اونکا فرش ندی کے سطح سے بارہ فیٹ بلند ہوگا اور جانب راست
تیرہ موریان طول عرض تیار ہونگی انکا فرش اعلےٰ ترین چڑہاؤ سے
۱۵ فیٹ برتر ہوگا ان موریون مین آہنی چرخیان مع بیلن و زنجیرون کے

لگائی جاویگی - جانب چپ سوریان بند خالی کرنیکیواسطے ہین اور جانب راست کا کنڈ کے اعلی ترین چڑہاؤ کو بحساب ۵۰۰ فیٹ مکعب فی سیکنڈ خارج کرنیکیواسطے چار سوریون کا پانی کا کنڈ مین روان ہوگا اور تیرہ سوریون کا ایک نالہ مین جو قریب ایک میل آگے کا کنڈ مین شامل ہوتا ہے اس بند کے ذریعہ سے نو ہزار بیگہ اراضی کہ ایک مربع میل مین سولہ سو بیگہ ہوتے ہین سیراب ہوگی مگر اول تین برس تک بند مین پانی بہرا رکہنا ضرور ہوگا تاکہ ہوا اور پانی کے زور سے زمین ہموار ہوجاے ان برسون مین صرف کنارہ کی زمین کاشت ہوگی مگر تین برس بعد نو ہزار بیگہ زمین کاشت ہونے سے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوجاویگی اور دو ہزار روپیہ سالانہ خرچ مرمت منہا ہوکر تیرہ ہزار روپیہ سالانہ کا فایدہ ہوتا رہیگا اور ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ زرلاگت پر دس فیصدی کا منافع ہوگا *

دیگر تعمیرات آبپاشی حسب تفصیل ذیل ہین * پرگنہ دیگ مین سات بند نگوری - ڈہبارہ - شیشم والہ - کچا ولی - پشو پہ - مزار - شہاری موضع کہاٹہ واقع سڑک دیگ و کامہ پر ایک اور بند زیر تعمیر ہے -
پرگنہ کامہ مین پانچ بند ننڈیرہ - بیچھواڑی سبلانہ - بول خورہ گلاوٹہ - رونساکہ -
پرگنہ پہاڑی مین تین بند بہنیسرہ - پتہرالی - عالم پور ان سب بندون مین روپاریل کے شمال مشرقی راستہ کا پانی آتا ہے اس

निगोई
डहबार
शीशमवाला
कुचावली
पिसोपा
मुणर
सहारी
घाटा
नंदेरा
बिछवाड़ी
सबलाना
बोलखेड़ा
गुलावटा
रोधाका

पालमपुर पथराली भैंसेड़ा

اس پرگنہ کے شمالی حصہ مین کبھی کبھی ضلع گورگانوہ کا پانی بھی آتا ہے
مگر تدبیر درپیش ہے کہ اوسکا اخراج ہوجایا کرے اور جھیلون مین جمع
نہوا کرے -

پرگنہ گوپال گڈہ مین علاوہ بند سیکری کے بندات مفصلہ ذیل ہین -
شمال مشرقی راستہ پر رانپ - ڈابک - گنگوارڈی - گوپال گڈہ -
جنوب مشرقی راستہ پر اٹلاری - کورکین -

پرگنہ بہوساور مین سات بند ہین رندہیر پور - گوٹرہ - بوراج -
قصبہ بہوساور - اٹاری پورہ - دیاپور - نیاگانو علاوہ بند
نیاگانو کے سب قدیم بند ہین نیاگانو کا بند ۱۸۶۲ع مین تعمیر ہوا -

پرگنہ دیر مین بائیس بند ہین جگجیون پور - بہونڈاگانو - کوٹاپٹی
بچھوری پٹی - بجھیرہ - جیت پورہ - لوہاشہ - راج گڈہ -
ستوہانس - اجرونده - لال چند - موہاری - موکرولی - رائپور
ستینا - پٹریا پٹی - موزدہ - بہگورہ - امرنیڈ - لال پور -
جیود - سیر سرکاری -

لال پور مین بان گنگا کا پانی آتا ہے اور جیود مین لال پور سے -

پرگنہ بیانہ مین آٹھہ بند بہیم نگر - مرکی کلان مرکی خورد - کناور -
بہگوڑی - کہتان کہیڑہ - کہتاولی - جیشورہ -

پرگنہ اوچین مین پانچ بند گندیرہ - جوڑیری - کوجر بہلائی
کہیڑہ - ڈومرہ -

रांप
डाबक
गंगवाड़ी
गोपालगढ़
अटलारी
कुरकेन
रंधीरपुर
गुठा
बोराज
बुसावर
अटारीपुरा
दयापुर
नयागांव
जगजीवनपुर
मोंहागांव
कोटापट्टी
बिछूरीपट्टी
बमेड़ा
जैतपुरा
लुहासा
राजगढ़
सुहांस
अजरोंदा
लालचंद
मोहारी
मोकरोली
रायपुर
सीता
पुरबापट्टी मोरदा भगोरा अमरंड लालपुर जीवद भीमनगर मुरकी कलां मुरकी खुर्द कनावर भगोरी
कहतानखेड़ा जैतोरा कंदेर जुरेरी गूजरभलाई खेड़ा डुमरवा

پرگنہ روپباس کے بعض بندون مین بان گنگاکی قدیم دہار کا پانی
گہاٹہ بوکولی مین ہوکر آتا ہے اور بعض مین گردنواح کے پہاڑون کا۔
ندی کا پانی چند بندات مین ہوکر موضع تیرتہ کے پاس پختہ بند مین بہرتا
ہے اور پختہ موریون سے پہر ندی مین شامل ہوتا ہے۔ بند سے جانب
چپ کی زمین ۱۸۶۵ء مین پانی سے کٹ گئی تہی مگراب بزادی دیوار پہلو سے
مضبوط ہوگئی ہے اس پرگنہ مین کل بندات کی مرمت زمیندار کرتے ہین
اور راونکو راج سے تقاوی ملتی ہے موضع بوکولی پرآمد پانی کو محدود
کرنے کیواسطے چادر بنائی گئی ہے اگرچہ ابتک کچہہ نقصان نہین ہوا مگر کبہی
ندی کے پہیرنے سے پانی بکثرت آویگا اوسکے واسطے ضرور ہے اگر گورنمنٹ
ممالک مغربی وشمالی اسی پانی کو فتح پور سیکری کے بند مین پہونچانا چاہے
تو اسکے خرچ مین شریک ہونا ضرور ہوگا ۔

سڑک

راج بہرت پور مین سڑک پختہ وخام حسب تفصیل ذیل ہین۔

۱۳۴ میل ۴ فرلونگ

پختہ	خام
۵۲ میل	۸۲ میل ۴ فرلونگ

بہرتپور سے آگرہ کیجانب	بہرتپور سے فتحپور سیکری	بہرت پور سے بیانہ	ہنڈون سے فتحپور سیکری بندہ ہوکر
۱۰ میل ۱ فرلونگ	۸ میل	۲۲ میل	۱۲ میل

بھرتپور سے جیپور کیطرف	بھرت پور سے دیگ کو
۱۰ میل ۱ فرلونگ	۲۱ میل
بھرت پور سے متھرا کو	دیگ سے متھرا کو
۸ میل ۵ فرلونگ	۵ میل
سڑک گرد شہر بھرت پور	سڑک کہائے متفرق اندرون شہر
۵ میل	۴ میل

हलेना

سڑک جے پور و بھرت پور پر لینہ کے قریب بان گنگا کا پُل بنانے کی تجویز تھی مگر سڑک ریل تیار ہونے سے ملتوی رہی سڑک ہنڈون بیانہ پر کاکن ندی کا پُل چھہ محرابون کا بیس فیٹ طول مین تیار ہوا ہے ؛

کل سڑکون پر طرفین کو درخت لگائے گئے ہین اور اونکی آبپاشی کیواسطے عملہ رہتا ہے ؛

آرایش شہر

میجر ماریسن صاحب نے شہر بھرت پور کے بڑے بازارون مین پتہر کا سنگین فرش تیار کرایا اوس سے بہت آسایش ہوگئی جہان عرض زیادہ ہے طرفین کو نالیان بنائی ہین تاکہ مکانات کی شکست ریعت کی بھی جمع نہو اس فرش کے ہونے سے تدبیر اخراج پانی زیادہ ضروری ہوگئی ہے کسواسطے کہ جو پانی سابقاً جذب ہوتا تہا اوسکو بھی اب باہر نکالنا ضرور ہوگیا ہے ؛

گنگا مندر کے طرفین کی زمین صاف کرکے کنکر کٹو اے گئے ہین اور
پختہ نالے بنوائے گئے ہین ایک گہنٹہ گہر تیار ہوکر اوسمین گہنٹہ رکہا گیا ہے
یہہ گہنٹہ تین فیٹ کے قطر کا ہے متہرا دروازہ سے گرد کی سڑک تک پختہ
بازار تیار ہوا ہے چونکہ کل آمد رفت شہر کی اسی دروازہ سے ہے اس
بازار مین پختہ فرش بنوایا گیا ہے ✦

بہرت پور مین آب نوشیدنی بہت ناقص ہے صرف چند چاہات کہ لب نہر
و تالاب واقع ہین او نمین شیرین پانی ملتا ہے اس نظر سے وقتاً فوقتاً
چند مقامات پر تالاب بنائے گئے مگر اونکے بہرنے کی مشکل رہتی ہے کیونکہ
اٹل بند سے جو نہر آتی ہے تا وقتیکہ پانی بکثرت نہ چڑہے اچہی طرح نہین
چلتے قلت بارش مین تالاب خالی رہجاتے ہین اسواسطے بند اجان کے
پست ترین مقام سے نل کہودوایا گیا ہے یہہ نل نیچے سے تین فیٹ عریض
اور پانچ فیٹ عمیق ہے اور گہنہ کی پست زمین مین ہوکر گذرا ہے اور
بنگلہ ایجنسی کے قریب ہوکر بہرت پور مین داخل ہوا ہے ✦

ایک بہت بڑا تالاب واقع لب سڑک آگرہ کدم کہنڈی ہے مدت سے
صاف نہین ہوا تہا اور مٹی سے بہر گیا تہا اب اوسکو کہودواکر عمیق کیا
گیا ہے - ایک ویسا ہی تالاب لب سڑک فتح پور سیکری چہاونی رسالہ
کے قریب ہے اسکی بہی صفائی ہوئی ہے ان تالابون کی خبر گیری اور صفائی
بہت ضرور ہے کیونکہ ضرورت آب نوشیدنی کی وجہہ سے باشندگان شہر
کی تندرستی اونہین پر موقوف ہے ✦

कदमखंडी

کہیر کا پانی بہت پورسے ہی ناقص ہے انسان و مویشی کیواسطے بجز دو تالابون کے اور کہین پینے کا پانی نہین ہے انمین سے ایک بہت پور دروازہ کے قریب جل محل کے نیچے ہے اور دوسرا دیگ دروازہ کے قریب ہے دونون مین شہر سے باہر کا پانی آتا ہے جل محل کے تالاب کی نہر اور موریان فصیل شہر کے نیچے ہین اسواسطے تالاب کو کہودواکر عمیق و مربع کرایا گیا اور نہر و موریان صاف کرائی گئی ہین اسیطرح دوسرے تالاب کی مرمت ہوئی ہے دیگ مین محل کے دروازہ سے قلعہ تک سترہ دوکانات تیار کرائی گئی ہین دوکانون کے محاذی قلعکی خندق بہت کہڑی عمود دار ہوگئی تہی اوس مین آدمیون کے گرنے کا خوف تہا اسواسطے اوسکی سلامی کرائی گئی اور آرایشی دیوار تعمیر کرائی گئی اور درختون کے تہانولے بنوائے گئے اور کامہ دروازہ کی سڑک کہ نشیب مین تہی اور پانی مین غرق رہتی تہی بلند ہوکر پانی کیواسطے موریان تعمیر کرائی گئی ہین ٭

سنہ ۱۸۹۶ع مین بہت مکانات تعمیر ہوئے خصوص مہاراجہ صاحب مرحوم کی چہتری واقع گوردہن مین لعہ صاحب معہ خرچ ہوا حسب درخواست نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی بحکم نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باجلاس کونسل لفٹننٹ ہوم صاحب اس علاقہ سے جہانسی کو بہیجے گئے نواب گورنر جنرل صاحب نے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی کو تعمیرات بہرت پور کی نگرانی کا مناسب بندوبست کرنے کیواسطے ہدایت کی مگر وہان صرف ایک سرجنٹ مل سکا دربار نے اس کام کو باہتمام پنڈت شمبہو ناتہہ رکہنا

مناسب سمجھا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے مہاراجہ صاحب اور پنچ سرداران راج کو غیر متعہد سول انجنیر نوکر رکھنے کی صلاح دی اور یہہ بہی خیال کیا کہ انجام مین ایک انجنیر کا رکھنا ضرور ہوگا مگر مشکل نظر آتی تہی کہ کوئی انجنیر بلاکفالت سرکار انگریزی نوکر رہنا منظور نکریگا *

اوٹنگن و گمبھیر کے پانی کی تقسیم کیواسطے لفٹنٹ ہوم صاحب نے بند بنوانا تجویز کیا تہا اوسکا اہتمام سرجنٹ کارنامن صاحب متعینہ ممالک مغربی و شمالی کرتے رہے اس کام کی لاگت راج بہرت پور و گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بحساب نصفا نصف دینی ٹہیری تہی اسواسطے اوسکی نگرانی وہان کے افسر کو سپرد ہوئی تہی *

جے پور کی سڑک تمام و کمال تیار ہوکر اوسپر آگرہ و جے پور کے درمیان میل کارٹ چلنے لگا اور جے پور و بہرت پور کی ریاستون نے مسافرین کے آرام کیواسطے بالاتفاق گہوڑہ گاڑی کی ڈاک مقرر کی - بہرت پور مین متہرا دروازہ کے باہر بازار تیار ہوگیا شہر کے کوچون مین فرش تیار ہوتا رہا اور بازار مین روشنی کیواسطے طرفین کو لعلٹین لگائی گئین *

سنہ ۱۸۶۹ء مین تعمیرات بہت ہوتی رہین گورنمنٹ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو ہدایت ہوئی کہ اس سشتہ کی بخصوصیت خبرگیری و نگرانی کرتے رہین پنڈت شمبہو ناتہہ اسسٹنٹ انجنیر نے اگرچہ بہت محنت و دیانت داری سے کام انجام دیا مگر صاحب موصوف کی راے مین کل تعمیرات کی نگرانی ایک آدمی سے دشوار تہی کہ اس امر کو خود پنڈت شمبہو ناتہہ نے تسلیم

کارگاہ

میل کارٹ

تها اول تو اوسکا ایسا رعب نہ تہا کہ تحت کے لازم اوسکے حکم کی مثل حکم انگریز
افسر کے تعمیل کرتے دوسرے باوجود نہایت ہوشیار و تربیت یافتہ ہونیکے
اوسکو اتنا علم و تجربہ نہ تہا کہ ایسے وسیع کام کی نگرانی مفوض ہونیکے لایق
متصور ہو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو کسی انگریز افسر کے نوکر رکہنے کا بہت فکر
رہا اور گورنمنٹ سے درخواست کی کہ یا تو لفٹنٹ جیکب صاحب کو اس
راج مین متعین کرین یا مہاراجہ صاحب کسی سول انجنیر کو چند سال نوکر رکہنے
کا قصد کرکے رکہین *
سڑک سے پور کسیقدر مرمت طلب ہوگئی تہی اوس سڑک پر کنکر مشکل ملتا ہے
اور وہ بہی بہت فاصلہ پر اور ناقص کہ اس سبب سے دیگر سڑکون کے
مقابلہ مین یہہ سڑک چہارم وقت ایک ٹہیرتی ہے تاہم مرمت کمال تاکید سے
ہوتی رہی *
سنہ ۱۸۷۶ مین پنڈت شمبہو ناتہ اسسٹنٹ انجنیر یہان سے مستعفی ہوکر
راج الور مین نوکر ہوگیا اوسکی نسبت کپتان پولن صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے
لکہا ہے کہ افسوس ہے کہ پنڈت شمبہو ناتہ جو چند سال تک تعمیر مفید عام
بہرت پور سے متعلق رہا ہے مستعفی ہوکر الور کو چلا گیا ہے بجا ے اوسکے
ایک ہوشیار اور رجخولی تربیت یافتہ شخص مقرر ہوا ہے مگر اوسکو تجربہ کم
ہے اور ثابت کرنا پڑیگا کہ اپنے کام کو حسب طلب انجام دینے کے لایق ہی
صرف تعمیرات موجودہ کی مرمت کیواسطے بہت ہوشیاری اور توجہ کی
ضرورت ہے *

دوسرے سال کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکھا ہے کہ پنڈت شنبہو
جنکی کارگذاری زمانہ نابالغی مہاراجہ صاحب مین ایسی عمدہ ہوئی ہے مثل
الماس ہہدلی صاحب کے مستعفی ہوگیا ہے اوسکو بہی الور مین اوسی
تنخواہ پر وہی نوکری ملی ہے بجاے اوسکے جوالا سہاے نامی ایک شخص
جو سابق مین راجہ مرحوم کہیتڑی کا پرائیویٹ سیکرتری تہا مقرر ہوا ہے
اوس عہدہ کا کام اوس نے چاہی جس عمدگی سے انجام دیا ہو مگر وہ
انجنیری اور تعمیرات آبپاشی مین مشق نہین رکہتا ہے علاقہ بہرت پور مین
اوسکی بہت ضرورت ہے اور اوسکے بغیر ضرور نقصان ہوگا۔ یہہ شخص
کثیر الیاقت معلوم ہوتا ہے یا شاید مہاراجہ صاحب کے مشیرون کی نظرون
مین ایسا ہو کہ حال مین جب فوجدار بلدیو سنگہ عدالتی دیگ رخصت پر گیا
تب وہ بجاے اوسکے مقرر ہوا تہا +

بہت خوشی کی بات ہے کہ مہاراجہ صاحب سڑکون کی بہت خبرگیری کرتے ہیں
اگرہ واجمیر کی سڑک کا حصہ واقع پرگنہ بہرت پور کوتوال شہر کے تحت مین
ہے باقیماندہ سڑک مذکور و دیگر سڑکہاے واقع پرگنات تحصیلدارون
کے تحت مین ہین اور سب پر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی نگرانی ہے +

سنہ ۱۸۸۱ء کے دورہ مین کرنل بروک صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ نے بند باریٹہ کو کہ رقبہ کثیر دیہات کی آبپاشی کیواسطے تجویز
ہوا تہا ملاحظہ کیا اور لکہا کہ پہاڑون کے قریب پون میل طویل گہاٹی مین
ایک عمیق تیز رو ندی پر پختہ بند مع خام پشتہ طرفین کے پانی کو روکنے

اور آبپاشی کے صرف مین لانے کیواسطے تجویز ہوا تہا زمین پہوڑا ریتہ
کی ہے اور ندی کی تہ مین زیادہ نرم ہے۔ اور ریشۂ خام کے بجز ریتہ کی
بنیاد نہین ہے صرف بعض مقام پر ایک دو تہ کنکر کی ہے۔ میری رائے
مین اس تجویز کا کارگر ہونا ممکن نہین ہے اور قریب پچاس ہزار روپیہ
جو اس بند کی تعمیر مین خرچ ہوا ہے رایگان گیا ہر ایک شخص کو جو بندون
کی تعمیر سے واقف ہے بخوبی معلوم ہے کہ بجز اسکے کہ بند کا پشتہ تمام و کمال
نہایت پختہ و مضبوط تہ پر بیٹھ جاوے پانی روکنے کی تجویز بے فایدہ
ہوتی ہے - کرنل مالکم صاحب نے جودہ پور مین بند بندہوایا اسمین
باوجودیکہ بارہ فیٹ کی بنیاد ہے اور مٹی بہی باریتہ کی سی ہے جب
کثرت بارش سے بہرتا ہے تین روز سے زیادہ پانی نہین ٹہیرتا ہے
بند باریتہ کی بنیاد نو فیٹ ہے اور زمین نرم ہے اس بند مین پانی
ٹہیرنا غیر ممکن ہے ❊

سنہ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ مین چھاونی سیور کے مکانات کہ شہر سے قریب چار میل کے فاصلہ
پر واقع ہے بصرف کثیر تیار ہوئی اور فصیل شہر پناہ بہرت پور کی مرمت ہوئی
عہد انتظام ایجنسی مین مرمت نہونے سے شہر پناہ بہت خراب ہو گئی تہی
اس سے لازم آیا کہ یا تو فصیل کو مسمار کر کے خندق بہروا دیجاوے یا
مرمت کر کے اسکو درست رکہا جاوے چنانچہ جیسا ہر ایک رئیس کو تہا
مہاراجہ صاحب کو مرمت کرانا پسند ہوا اور چند سال تک کار تعمیر جاری
رہ کر شہر پناہ بہت مضبوط ہو گئی اس سال مین دو سڑکین ایک دیگ سے

انگر ہوکر سرصدا لورتک بفاصلہ ۲۴ میل اور دوسری دیگ سے کامہ کو ہیل تیار ہوئین ✤

شہر بہرت پور کے بازار مین سنگین فرش صفائی وعمدگی سے مثل فرش بازار متہرا کے تیار ہونا شروع ہوا فرش تیار شدہ سابقہ بہت خراب ہے کہ پتہر صاف ہوکر نہین لگا تہا اوس سے گاڑیون کو بہت نقصان پہونچتا ہے ایک بازار اناہ دروازہ کو عریض ترکرکے فرش بنایا گیا ہے ✤

مہاراجہ صاحب کو کمال شوق ہے کہ فصیل شہر پناہ سے ملحق اندر کیطرف شہر کے ہر جانب سڑک بنائی جاوے اس غرض سے بصفائی مکانات آراستہ بنایا جاتا ہے مگر جن لوگون کے مکانات اس سڑک کی داغ بیل مین آئے ہین اونکو ناگوار ہے دربار نے مالکان مکانات کو حسب قاعدہ مروجہ علاقہ انگریزی معاوضہ نقصان دینا تجویز کیا ہے مہاراجہ صاحب نے زمین کے عوض زمین دی اور کچہہ نقد بہی دینگے ✤

بنگلا ایجنسی سے چہاونی سیور کو ایک سیدہی سڑک گہنہ مین ہوکر بنائی گئی اور اوس سے متقاطع ایک سڑک شہر کے بیرزاین دروازہ سے مندر کیولا دیو مہادیو کو کہ گہنہ کے وسط مین واقع ہے تیار ہوئی اور وہان سے آگے روپباس کیطرف تجویز ہوکر دو میل تک خام پشتہ تیار کرایا گیا —

केवलादेव

سڑک خام کامہ و گوپال گڈہ کی مرمت ہوئی اور چند دیگر سڑکین سڑک ریل کی شاخون کے طور پر تیار ہونی تجویز ہوئین ✤

خود مہاراجہ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے تحریک کی کہ سڑک

فتح پور سیکری کا وہ حصہ جو انگریزی علاقہ مین واقع ہے پختہ تیار کرایا جاوے
چنانچہ صاحب کو یہہ تجویز بہت پسند ہوئی اور اونہون نے گورنمنٹ مین
درخواست کی۔ واقع مین علاقہ انگریزی مین یہہ سڑک بہت خراب تہی
اور افسوس کا مقام تہا کہ جس حالت مین علاقہ راج کی سڑک ہمہ جہت
تیار ہو انگریزی علاقہ مین خرابی سڑک سے مسافر تکلیف پاوین ؛
بہرت پور کے سٹیشن ریل کے قریب انگریزی ڈاکخانہ کا مکان بصرف ڈہائی
ہزار روپیہ راج سے تیار ہوا ؛

تعمیرات آبپاشی مین نو جدید بند حسب تفصیل ذیل تیار ہوئے - پرگنہ
بیانہ مین مانگرین کیر مرکی مساؤلی پرگنہ ویر کہوڑی بہوپور
پرگنہ گوپال گڈھ پاپڑہ کیتواڑی پرگنہ پہاڑی مین بند ستواری
کہ پہاڑی سے کاما و ڈیگ کو سڑک بہی ہے ؛

मांगरेन
केर
मुरकी
मुमावली
दोरी
भोपुर
पापड़ा
केतवाड़ी

فصیل شہر کی مرمت کا کام بدستور جاری رہا اکثر زمین بڑہاکر درست
کی گئین اور شہر پناہ مضبوط ہو گئی۔ قلعہ کی پختہ خندق کی بہی جابجا سے
مرمت ہوئی اور اوسکے گرد کی زمین جابجا سے صاف کیگئی کہ اب قلعہ
پر سے ہر طرف کی آبادی بخوبی نظر آتی ہے ۲۳-۱۸۸۲ء مین راج بہرتپور مین
پختہ وخام سڑکین حسب تفصیل ذیل تہین ؛

پختہ		خام	
	۱۴۲ میل		۱۰۰ میل
سڑک آگرہ و جیپور	بہرت پور و ڈیگ	بہرتپور و ہنڈون	ڈیگ و ندبی
۴۵ میل	۲۱ میل	۲۴ میل	۲۲ میل

नदबई

پختہ		خام	
دیگ وکامہ	دیگ واوور	کامہ وگوپال گڈھ	بیانہ وجگنیر
١٣ میل	٢٦ میل	١٤ میل	٢٠ میل
بہرتپور ومتہرا	دیگ ومتہرا بجانب گوردہن	بہرتپور وگوردہن	
٥ میل	٤ میل	١٠ میل	
بہرتپور وفتحپور سیکری	سڑک گرد شہر		
٧ میل	٦ میل		
سڑک ایجنسی وسیور	سڑک مندر کیولادیو		
٢ میل	٣ میل		
سڑکہاے متفرق			
٦ میل			

سنہ ١٨٦٥ و ٦٦ء مین حسب تجویز کپتان روبرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی سے ایک پختہ سڑک ریل کی سڑک تک تعمیر ہوئی اور اوسمین ایک بڑا پل پانچ دہانون کا اور چار چھوٹے پل تیار ہوئے اور دوسری سڑک پختہ چھاونی سیور سے ریل کے سٹیشن واقع موضع تہلک اور قصبہ کمہیر ہوکر موضع سنیتہ کے قریب دیگ کی سڑک مین ملائے گئے ؛

سنہ ١٨٦٦ و ٦٧ء مین بہرتپور سے اوچین وبیانہ کی سڑک پختہ تیار ہوئی سیور اور دیگ کے محلات کی تعمیر اور شہر دیگ کے بازار کے فرش بندی کا کام جاری رہا حسب درخواست صاحب پولیٹکل ایجنٹ بنگلہ ایجنسی یہ سواران رجمنٹ دیولی کی بود وباش کیواسطے مکان تیار ہوا ؛

واسطے مصارف گنگا مندر اور جامع مسجد کے تعمیر مہاراجہ صاحب کلان مرحوم کے زمانہ سے جاری ہے ہر ایک نوملازم راج سے ایک مہینے کی تنخواہ لیجاتی ہی اور اوسکے مذہب کے بموجب ان تعمیرات مین صرف ہوتی ہے ہر دو مذہب کے معزز لوگون کی کمیٹی کے اہتمام سے دونون کام تیار ہوتے ہین اور اونکے مصارف کا حساب راج مین داخل ہوتا ہے قریب پانچ ہزار روپیہ سالانہ ان کامون مین خرچ ہوتا ہے *

فوج

راج بھرت پور کی فوج مین اول چھ پلٹنین مہاراج راج شیو شنکر بشمبھر پچھمن ہین انمین سے مہاراج وبشمبھر دو پلٹنین ۱۸۵۷ء کے غدر مین بھرتی ہوئی تھین باقی ماندہ چارون قدیم ہین ہر ایک پلٹن مین چار سو سپاہی ہین اون کے پاس چقماقی بندوقین ہین اور قواعد کرتے ہین *

महाराज
राज
श्यो
शंकर
बिश्म्भर
लछमन

دوم پیادون کے بارہ رسالہ جات ہین کہ ونمین سے ایک بیڑہ گھوڑچڑہ ہونکا کہلاتا ہے اور دو بائیسیان ہین کہ بائیس رسالون مین منقسم ہونے کی وجہ سے اس نام سے مشہور ہین باقیماندہ نو رسالہ جات ڈیڑہ ڈیڑہ سو آدمیوں کے ہین انمین سے ایک اردلی کا اور دوسرا چیرہ پوشون کا مہاراجہ صاحب کی اردلی خاص مین ہین *

घुड़चढ़ोंका

سوم سوارون کے تیرہ رسالہ جات ہین سے تین انگریزی رسالہ کہلاتی ہین کہ سرکار انگریزی نے دوسری لڑائی کے بعد راج بھرت پور کو دی تھے اونکے پاس گھوڑے وہتھیار اور وردی بہت اچھی ہین اور قواعد بخوبی

جانتے ہین۔ سنہ ۱۸۳۸ کے غدر مین اونکا چلن اچھا نہ تھا اسواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کہا ہے کہ اگر موقوف ہوجاتے تو بہتر ہوتا ان سوارون مین شرح تنخواہ پچیس روپیہ ماہوار ہے ایک رسالہ جسمین راج کے قدیم و معزز مختلف تنخواہون کے ملازم داخل ہین خاص غول کہلاتا ہے اور باقیماندہ رسالہ بیس روپیہ و پندرہ روپیہ ماہوار کی شرح کے ہین۔ کل رسالہ جات مین چندہ مقرر ہے کہ ہرایک سوار کی تنخواہ سے وضع ہوتا ہے اور گہوڑا خریدنے کو ۱۰۰ یا ۱۲۰ یا ۱۲۵ حسب تعداد سواران رسالہ ملتا ہے ؛

چوتہے توپخانہ مین ۲۳۸ توپین ہین انمین سے ۱۷۰ قلعون کی فصیلون پر چڑہی ہوئی ہین یہہ توپین پورانی وضع کی ہین اور سلامی کے کام آتی ہین ؛

سوار و پیادہ و توپخانہ کے ہرایک بیڑہ کی افسری راج کے سردارون کو ہے امداد واقعہ مین بیڑہ کے افسر کی عزت اور قدر مثل سردارون کے ہونی واجب ہے ؛

سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین حسب ہدایت کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے سرداران راج سے کہا کہ ریاست کی آمدنی کو دیکہتے ہوئے فوج کا خرچ زیادہ ہے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ کا خرچ رکہنا چاہئے اونہون نے جواب دیا کہ یہہ خرچ اس سبب سے زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے جاگیردارون کے ۱۸۰ دیہات جمعی یک لکہہ سیصد ضبط کرکے نقدی مقرر کردی تہی اونمین سے سات سو سوار فوج مین ہین اب فوج کا خرچ پونے سات لاکہہ ہے اسمین سے

دو رو پیہ شامل کیا جاوے تو صرف کھیت ۔۔۔ یعنی قریب ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ رہتا ہے واقعی خرچ زیادہ ہے اور تخفیف کی تدبیر بھی کی مگر سردار اگرچہ ظاہرا اقرار کرتے ہین بدل راضی نہین ہین اور سبب یہہ کہ مہاراجہ صاحب کی بھی مرضی نہین ہے اس کا سبب یہہ نہین ہے کہ مہاراجہ صاحب کچھ فوج پر بخصوصیت توجہہ فرماتے ہون یا یہہ کہ صلاح کو پسند نہ کرتے ہون مگر اونکی اور سردارون کی معقول دلیل ہے کہ جس حالت مین ملازمون کو کرنے کیواسطے کام کافی ہے اونکو رزق سے محروم کرنے مین بجز بدنامی کے کچھ حصول نہین ہے چنانچہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے بھی یہی گفتگو ہوئی کسی ریاست مین جاگیردار فوج مین شامل نہین سمجھے جاتے ہین اسیطرح یہان بھی خیال کیا جاوے تو تعداد فوج اور اوسکا خرچ زیادہ نہین ہے

سنوات گذشتہ کی ۔۔ پورٹون مین فوج کی تعداد حسب تفصیل ذیل لکھی

تفصیل فوج راج بہرت پور

سنہ	پیادہ	سوار	گولانداز	میزان	خرچ سالانہ	کیفیت
سنہ ۱۸۶۵و۶۶	۵۲۰۰	۱۲۰۰	۲۲۰	۶۷۲۰	صہ لکھہ	فوج مین فیصدی ۱۲ کس ہنود وباقی ترجاٹ مین باقی ۲۰ فیصدی مسلمان سواران سالہ انگریزی سواران خاص محل ۲۹۰ ۱۵۰
سنہ ۱۸۶۶و۶۷	۵۶۷۷	۱۶۳۳	۲۵۰	۷۵۶۰	مصہ لکھہ	غلامی کہاسہ بہنگی علاوہ فوج ۵۰ بجہہ قواعددان پلٹنون مین ۲۴۱۱ رسالہ جات پیادگان بے قواعد ۲۲۶۶ بائیسی اول ۱۰۹۵ بائیسی دوم ۲۲۳۸ گھوڑچڑہ - ۶۵۶ سواران رسالہ انگریزی ۲۹۴ خاص محل ۱۵۲
سنہ ۱۸۶۹و۷۰	۵۶۷۴	۱۶۰۴	۲۵۱	۷۵۲۹	۰	
سنہ ۱۸۷۲و۷۳	۸۵۰۰	۱۴۶۰	۲۵۰	۱۰۲۱۰	۰	

عدالت

انتظام عدالت کی غرض سے راج بہرت پور دو ضلعون مین منقسم ہے —
اول بہرت پور خاص جسمین آٹھہ پرگنات شہر بہرت پور روپباس

بیانہ ادہمین ورود اول ویرہ بہوساور آکہی گڈہ کمہیر
۴۴۴ دیہات اور ۱۴۰۰ مربع میل رقبہ کے داخل ہین ❖

دوسری عدالت ڈیگ وضلع میوات جسمین پانچ پرگنات ڈیگ
گوپال گڈہ کامہ پہاڑی نگر ۵۱۰ دیہات ۷۵۰ مربع میل
رقبہ کے داخل ہین ہر ایک ضلع مین ایک عدالتی ہے؛ وسکو فوجداری مین تین
برس تک کی قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اور دیوانی مین بلا حد دعوی
کے سماعت کا اختیار ہے عدالتون کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے اور پنچایت
کا سابقًا ایجنسی مین ہوتا تہا اور اب مہاراجہ صاحب کے محکمہ اجلاس خاص
مین ہوتا ہے ❖

عدالتون کے تحت مین ہر پرگنہ مین تحصیلدار اور شہر بہرت پور مین منتظم فوجداری
شہر و عدالتی دیوانی شہر ہین فوجداری میں تحصیلداران و منتظم فوجداری
شہر کو تین مہینے تک کی قید اور دس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور
دیوانی مین تحصیلداران اور عدالتی دیوانی شہر کو پانچ سو روپیہ تک کی
نالش سماعت کرنیکا اختیار ہے تحصیلداران و منتظم فوجداری شہر و عدالتی
دیوانی شہر کے احکام کا اپیل عدالتون مین ہوتا ہے ❖

تحصیلدارون کے تحت مین ہر پرگنہ مین ایک ایک تہانہ دار ہے کہ مقدمات
کی ابتدائی تحقیقات کرتے ہین اون کی تنخواہین پچاس روپیہ سے پچیس
تک مختلف ہین ❖

سنہ ۱۸۶۷ و ۶۶ مین دیہات کے چوکیدار جنکی معاش معافی زمین و زر چوکیدارہ

وغیرہ سے بہ تعداد ۱۲۳۴ تھے اور شہر کی پولیس مین ۴۰۵ کس ہے

روپیہ سالانہ کے تنخواہ دار تھے کہ اسطرح کل پولیس مین ۱۰۰۸- آدمی تھے

مگر تحصیل کی سپاہ کہ وہ بہی انتظام فوجداری کے اکثر کام انجام دیتی ہے

بہ تعداد ۱۹۹۰ کس تنخواہ دار سالانہ اونکے علاوہ تھے اوس سے

پیشتر تحصیل کی سپاہ مین ۲۱۹۱- آدمی تھے مگر بنظر تخفیف اسامی خالی ہوئی

پر آئندہ کو تقرر موقوف ہوا اور فی لاکھہ روپیہ جمع پر سو سپاہی اور دو

جمعدار کیکر ۱۰۱۵ سپاہی سالانہ کے تنخواہ دار رکھے

گئے اس پولیس سے رہزنی و ڈکیتی و چوری کا بخوبی انسداد ہو گیا ⁂

شہر بہرت پور مین ۲۹- افسر اور ۲۷۲ چوکیدار تھے چوکیدار ون کی تنخواہ

فی کس چار روپیہ ماہوار تہی اسمین سے فی کس چار آنہ ماہوار وضع

ہوتا تہا کہ اس زر وضعات سے جن مدعیون کا مال مسروقہ برآمد نہوا اون

کی حق رسی کرائی جاوے اسطرح بشمول ۳۰۲ چوکیداران قصبہ جات

کے کل تنخواہ دار پولیس بہ تعداد ۱۵۰۵ تھے ⁂

ہندوستانی حاکم سزای جرمانہ کو بہت پسند کرتے ہین اسمین بوجہہ آمدنی خزانہ

راج کے اونکی زیادہ ناموری ہوتی ہے اکثر قیدیون سے بجائے قید کے

جرمانہ لیا جاتا ہے اس طریقہ کے نقص و ناواجبیت سے آگاہ کیا گیا مگر یہ دستور

شترکو یکلخت موقوف کرنا مشکل ہوتا ہے ⁂

۱۸۶۵ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے کثرت اپیل کی نقص و خرابیان

لکھی تہین اس سے دوسرے سال مین مقدمہ بازی کا بہت انسداد ہو گیا

یہہ تجویز ہوئی کہ بہرت پور و دیگ کی عدالتون کے احکام نامہ تک دعوی مین ناطق سمجھے جاوین اور اسیطرح تین سو روپیہ تک کے مقدمہ مین پنچایت کا اور ہزار روپیہ تک کے مین محکمہ ایجنسی کا اپیل نہوا کرے چنانچہ بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۵ جنوری ۱۸۶۸ء حکم منظوری صادر ہوا ٭

۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء مین درمیان سرکار انگریزی اور اس راج کے عہدنامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان بچند شرایط منضبط ہوا اس سے بہت فایدہ متصور ہے کہ جو مجرم ایک علاقہ سے مفرور اور دوسرے مین پناہ پذیر ہوکے سزایابی سے بچ جاتے تہے سب گرفتار و سزایاب ہوا کرینگے ٭

۱۸۶۹ء مین سڑک آگرہ و جے پور پر غارتگری ڈاک کی تین وارداتین ہوئین -

اول ۶ - جنوری کو سرحد جے پور سے میل شرق مین واقع ہوئی غارتگر سکنا ضلع گورگانوہ و الور تحقیق ہوئے مال معروقہ قسم اشرفی و زیور و جواہرات سے قیمتی للعہ [illegible] تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ موقع پر گئے مگر مجرم نکل گئے دیہات گردنواح نے کچہہ مدد نہ دی دربار سے گرفتاری مجرمان کا اشتہار بتعین پانچ سو روپیہ انعام جاری ہوا ٭

دوم ۶ - فروری کو بہرت پور سے ۱۶ میل پر مینہ ہائے ضلع گورگانوہ و علاقہ الور نے [illegible] کی واردات غارتگری کی چوکی کے سوار جو ڈاک کے ساتہہ نہ گئے تہے سب موقوف ہوئے جمعدار چپراسیان ایجنسی بہیجا گیا اوسکو ملازمان راج الور نے مدد نہ دی راج سے گرفتاری مجرمان

کیواسطے ایک ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار جاری ہوا ؛
تیسرے ۹ - اپریل کو سرحد جے پور کے قریب شیخاواٹی کے شتر سوار اور سوا
غارتگرون نے الماس کی غارتگری کی اس مال مین طلا - الماس
مروارید - جواہر - ہیرے - الماس جو ڈاک کے ساتھہ سوار تھے مگر
کثرت غارتگران سے بخوف مقابلہ نکر سکے متعاقب لوگ الور کے علاقہ مین گئے
مگر سوائی رام کی گڈہی کے ٹہاکر نے کہوج قبول نکیا ؛
بعد وقوع ان وارداتون کے پانچ پانچ میل کے فاصلہ پہ سترہ چوکیان سوارون
کی مقرر ہوئین اور اونکے واسطے بصرف کثیر مکانات تیار ہوئے اون کے
سواے کل سڑک علاقہ راج پر چوکیدار ذمہ وری بمشاہرہ صماصہ روپیہ
ماہوار مقرر ہوئے ؛
سابق ضلع گورگانوہ کے مینون کی خانہ شماری ہوگئی تہی اور بلا سرٹیفکیٹ
کہین نہین جانے پاتے تھے وارداتون کا انسداد تہا جب سے یہ انتظام
موقوف ہو گیا ہے وارداتین بہت ہونے لگی ہین اونکا انتظام ہونا چاہیے
اونکے برادر و رشتہ دار گرد نواح کے علاقہ جات مین ہین اور گروہ باندہکر
دور تک وارداتین کرتے ہین اور جب تک خاطر خواہ مال تحقیق نہین ہوجاتا
دست اندازی نہین کرتے ان لوگون مین سے اکثر بہیس بدل کر ساہوکارون
کے نوکر ہو جاتے ہین اور روانگی مال کی خبر دیتے ہین ؛
نگرہ کے میرون اور کہیراڑ کے مینون کی طرح ان لوگون کی رجمنٹ بہرتی
کیجاوے تو اس قوم کے تہوڑے لوگون کو معاش دینے کے ذریعے سے کل

اعتبار حاصل ہوجاوے جو لوگ سرکاری ملازم ہوں وہ اپنے دیگر برادر
و رشتہ دارون کی نیک چلنی کے کفیل ہوجاوین - واردا تون کے انتظام
کے باب مین کرنل ہاروی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل انسداد ٹھگی و ڈکیتی
سے خط و کتابت رہی اور اونکے سررشتہ کی جمعیت تلاش و گرفتاری مجرمان
مین معروف رہی +

ستمبر سنہ ۱۸۷۲ء مین بہرت پور و دیگ کی دونون عدالتین شامل ہوکر کل راج
کی ایک عدالت بمقام دیگ مقرر ہوئی کہ قریب ایک سال تک عدالت کا کام
وہان ہوتا رہا مگر اس سے اجراے کار مین ہرج واقعہ ہوا تو جولائی سنہ ۱۸۷۳ء
مین دونون عدالتین علیحدہ ہوکر بمقامات بہرت پور و دیگ مقرر ہوئین
اور حسب دستور سابق کام ہونے لگا +

عدالت کی کچہریون مین جہانتک اہلکارون کو واقفیت ہے تعزیرات ہند
و دیگر قوانین فوجداری مروج علاقہ انگریزی کی پیروی کیجاتی ہے اور
اوسی علاقہ کے ضابطہ و قاعدہ کے بموجب بہ ترتیب امثلہ تحقیقات و
تجویز مقدمات عمل مین آتی ہے +

جیلخانہ

راج مین دو جیلخانے ایک بہرت پور مین اور دوسرا دیگ مین ہین جیلخانہ
بہرت پور مین کہ سیوہ کے قریب پختہ عمارت اور خوش وضع بنا ہوا ہے تین سو
تک قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے مرد قیدیون سے کاغذ بنانے اور
رسی بٹنے کی مشقت لی جاتی ہے اور عورتین آٹا پیستی ہین دیگ کے

جیلخانہ مین چھہ چھہ مہینے تک کی میعاد کے قیدی رہتے ہین اور چالیس آدمی تک رہنے
کی گنجایش ہے - انکے علاوہ محکمہ جات صدر اور تحصیلون مین حوالاتین بھی
ہین عہد انتظام ایجنسی مین ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ بھی
تھے اور وہان کے کل کام کا اہتمام کرتے تھے چنانچہ ڈاکٹر ہاروی صاحب نے
جب تک رہے اس کام کو انجام دیا اور کچھہ عرصہ تک ڈاکٹر سپنسر صاحب نے
بھی اہتمام کیا مگر سنہ ۱۸۷۶ء مین میجر والٹر صاحب کے ولایت سے واپس آنے
پر ایک ایسا معاملہ پیش آیا کہ ڈاکٹر صاحب متعینہ ایجنسی کا آیندہ کو سپرنٹنڈنٹ
جیلخانہ رہنا نامناسب متصور ہوا اور حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
اونکو ہدایت ہوئی کہ صرف قیدیون کے حفظان صحت کی تدبیر اور مریضون
کا علاج کرین اور کسی امر کی مہاراجہ صاحب کو اطلاع دینی منظور ہو تو اول
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو لکھا کرین ٭

تھوڑے دنون پیشتر ایک قیدی نے خودکشی کی مہاراجہ صاحب نے بابو بھولانات
داس اسسٹنٹ سرجن کو سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مقرر کیا یہہ تجویز نہایت عمدہ
ہوئی کیونکہ یہہ شخص قیدیون کی ایسی خبرگیری کریگا اور جیلخانہ مین ایسی اصلاحین
پیدا کریگا کہ دوسرے کے خیال بھی نہ آسکین اور جو آوین تو وہ اون کو
عمل مین نہ لاسکے تاہم مناسب ہے کہ ڈاکٹر سپنسر صاحب جیلخانہ مین جا کر
مریضون کا علاج کرتے رہین ٭

اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء مین بتقریب تولد سری مہاراج کنوار صاحب بجز دایم الحبس قیدیون
کے کل قیدی بہ تعداد ۲۳۱ رہا ہوگئے شروع سنہ ۱۸۸۳ء مین ڈاکٹر صاحب نے

تجویز کی کہ اس جیلخانہ مین دیوانہ و مجنون لوگون کی آسایش کے لایق مکان نہونے کے سبب سے ایسے لوگ آگرہ کے پاگل خانہ مین بھیجے جایا کرین تو بہتر ہو چنانچہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے تو منظور کر لیا مگر دربار کو یہہ تجویز منظور نہ ہوئی ❖

سرشتۂ تعلیم

اس سرشتہ کا اہتمام بابو بھولا ناتھ داس مہاراجہ صاحب کے خیر اندیش و لیق اتالیق کو مفوض ہے سپرنٹنڈنٹ سرشتۂ تعلیم نے اکثر درسی کتابین تصنیف و تالیف کی ہین ❖

بھرتپور کالج سے متعلق ایک چھاپہ خانہ ہے اوسمین درسی کتابین اور راج کا اشٹامپ کا قیمتی کاغذ چھپتا ہے - بھرتپور کالج مین سنسکرت انگریزی فارسی ہندی پڑہائی جاتی ہے اور چودہ مدرس حسب تفصیل ذیل ہین

انگریزی	سنسکرت	فارسی
۴	۵	۵

تحصیلی مدرسون مین کہ علاقہ راج کے قصبہ جات مین مقرر ہین فارسی ہندی اور حساب پڑہائے جاتے ہین اور دیہاتی مدرسون مین کہ مدارس حلقہ بندی کہلاتے ہین بجز بعض کے صرف ہندی و حساب پڑہائے جاتے ہین علی العموم ہر ایک مین ایک ہندی مدرس پانچ روپیہ کی تنخواہ کا ہوتا ہے بعض مین ایک فارسی کا اور ایک ہندی کا وہان دس روپیہ تنخواہ ہے تنخواہ سرکار سے ملتی ہے مدرسہ اور سکونت مدرس کا مکان اور فرش و کتابون

صندوق گانووالے دیتے ہین ہندی وحساب کی نوشتخواند ابتدائی
سے ہے مگر اوایل مین یہہ بھی غنیمت ہے کیونکہ جو لوگ اسقدر پڑھ لینگے
وہ آیندہ اپنے لڑکون کو اس سے زیادہ پڑہانے مین کوشش کرینگے
تحصیلی مدرسون مین ہندی فارسی کے علاوہ پٹواری گری وغیرہ
کا کام بھی سکھایا جاتا ہے +
سررشتہ تعلیم کا خرچ قریب بارہ ہزار روپیہ سالانہ کا ہے اسمین سے
بموجب بندوبست سابق کے ساڑھے چھہ آنہ فیصدی جمع سے وصول
ہوتا تھا اور باقی ماندہ راج سے دیا جاتا تھا اور یہہ تجویز تھی کہ بندوبست
جدید مین فیس مدرسہ مثل انگریزی علاقہ کے فیصدی ایک روپیہ کردیجاوے
کہ سواسترہ ہزار روپیہ وصول ہوا کرے اور حلقہ بندی مدارس کی
ہرسال زیادہ ہونے سے بھی ضرورت اضافہ زرفیس سمجھی گئی تھی +
تحصیلی وحلقہ بندی مدرسون کی نگرانی سپرنٹنڈنٹ سررشتہ تعلیم اور
وزیٹر کرتے ہین اون کے سواے جہان خواندہ تحصیلدار ہین
وہ بھی خبرگیری کرتے ہین مگر جو تحصیلدار بے علم ہین کچھہ توجہ نہین کرتے
سنہ ۶۷و۱۸۶۸ مین چند لیئق ونیک چلن طالب علم راج کے مختلف عہدون
پر نوکر ہوئے اور آیندہ کو ہدایت ہوئی کہ طالب علمون کو نوکری ملاکری
مگر قدیم اہلکار اونکے تقرر کو اپنے حق مین مضر سمجھتے ہین اس سبب سے مدرسون
مین طلبار کی کمی رہتی ہے اس علاقہ کے کل زراعت پیشہ لوگون مین
سے میو دن کو نوشتخواند کا بہت ہے +

بھرت پور مین سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ع مین ایک اور سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ع مین دو زنانہ مدرسہ جات
بھی تھے مگر اونمین صرف سولہ لڑکیان پڑہتی تہین اسکا یہہ سبب ہے کہ لڑکیون
کی تعلیم مین ابہی لوگون کو تعصب بہت ہے ۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ع کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ راجپوتانہ مین سررشتہ تعلیم کو باضابطہ
شکل بندہنی چاہیے مناسب ہے کہ کل ریاستون کے واسطے ایک انسپکٹر
مقرر ہوجاوے اس سے ریاستون مین مقابلہ پیدا ہوکر استاد
اور شاگرد زیادہ محنت کرینگے ۔

حلقہ بندی مدارس ہر سال کم و زیادہ ہوتے رہتے ہین اسکا سبب یہہ
ہے کہ ان مدرسون کے خرچ کا جزو اعظم دیہات کی آمدنی سے دیا جاتا
ہے اسواسطے حسب خواہش زمینداران بعض بعض دیہات سے مدرسہ جات
برخاست ہوتے ہین اور بعض مین مقرر کیے ہین ۔

سررشتہ حفظان صحت

سنہ ۱۸۶۶ء مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاروی صاحب کرتے اور راج مین علاوہ اسپتال شہر اور جیلخانہ کے پرگنات مین نو شفاخانہ جات تھے کل علاقہ مین ٹیکہ لگانے کا کام جاری تہا جہان دار الشفا تہی نیٹو ڈاکٹر لگا تہے جہان نیٹو ڈاکٹر نہ تہے موسم سرما مین صدر سے ویکسینیٹر بہیجے جاتے تہے ہر سال اس عمل کا زیادہ تر رواج ہوتے اور بچون کو مرض چیچک کم ہونے سے عوام کا تعصب رفع ہو گیا اور اپنے بچون کو خوشی سے ٹیکا لگوانے لگے منجملہ تیرہ پرگنات راج کے صرف چار یعنی بہوساور و اوچین و کمہیر و ننگر مین دار الشفا نہ تہے اوچین و کمہیر مین بہرتپور کی قربت کے سبب سے ضرورت نہ تہی اور بہوساور و ننگر مین مقرر کرنے کی تجویز تہی ۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۷۰ء مین خرچ شفاخانہ جات بہ تعداد [illegible] حسب تفصیل ذیل تہا ۔

اسپتال ناہ	جیلخانہ	شفاخانہ شہر	دیگہ	کامہ	پہاڑی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

گوپال گڈہ	اکبہ گڈہ	دیرہ	بیانہ	روپباس	اوچین
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ء مین ڈاکٹر ہاروی صاحب جنہون نے پانچ برس تک اس

کام کو بہت عمدگی سے انجام دیا ولایت کو گئے اور بجاے اون کے ڈاکٹر سپنسر صاحب مقرر ہوئے وہ بھی بہت محنت و توجہ سے انصرام کار کرتے ہین شفاخانجات روز بروز پسندیدہ عوام ہوتے جاتے ہین اور خلایق اون کے فواید سے بخوبی آگاہ ہو کر قدر کرتی ہے +

ڈاکخانجات انگریزی

۱۸۶۷ و ۶۸ء مین راج بھرتپور مین مندرجہ ذیل سڑکون پہ انگریزی ڈاک چلتی تھی +

نمبر	نام لائن	فاصلہ اندرون قلمرو علاقہ راج	نام ڈاکخانجات	ذریعہ
۱	آگرہ و اجمیر	۴۴ میل	بھرتپور	میل کارٹ
۲	بھرتپور و کامہ	۳۴ میل	کمہیر و دیگ و کامہ	ہرکارہ
۳	بھرتپور و متھرا	۸۰ میل	•	ایضاً
۴	دیگ و متھرا	۵ میل	•	ایضاً

۱۵- جنوری ۱۸۶۵ء کو سڑک آگرہ و جےپور پر میل کارٹ جاری ہوا اور تاریخ اجرا ریل تک ڈاک اوسی ذریعہ سے جاتی آتی رہی تاریخ اجراے میل کارٹ سے ڈاک کی حفاظت کے واسطے راج سے سوار متعین ہوئے +

اب آگرہ وبھرتپور کی ڈاک ریل کے ذریعہ سے جاتی ہے اور دیگر سٹرکون پر بدستور سرکار سے لیجاتے ہین علاقہ راج مین انگریزی ڈاکخانجات صرف چار مقامات یعنی بھرتپور کمہیر دیگ و کامہ مین ہین مگر بھرتپور کا ڈاکخانہ کل ڈاکخانجات واقع علاقہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی و چند دیگر ڈاکخانجات کا صدر ہے - راج مین کل پرگنات کو راج کی ڈاک مقرر ہے جہان انگریزی ڈاک نہین ہے وہان کے خطوط وغیرہ انگریزی ڈاک کے راج کی ڈاک کی معرفت آتے جاتے ہین ؛

سڑک ریل

سنہ ۱۸۶۷و۶۸ع مین انجنیرون نے علاقہ راج مین تیاری سڑک ریل کیواسطے پیمائش اراضی وتجویز موقع کا کام شروع کیا سنوات مابعد مین بعد تجویز موقع کام تعمیر جاری ہوکے سنہ ۱۸۷۰و۷۱ع مین آگرہ سے بھرتپور تک سڑک کا خام پشتہ تیار ہوگیا - مصالحہ ملنے مین دقت رہی مگر ٹھیکہ دارون کے ظلم یا زیادتی کی کوئی شکایت : آئی گلوہر کمپنی ٹھیکہ داران تعمیر نے اپنے ملازمون کو بہت تاکید سے ہدایت کردی تھی کہ راج کی رعایا روملازمون سے کسیطرح کی زیادتی نکرین اونکا اوسپر بخوبی عمل رہا اور سرکاری انجنیرون نے جوکام کی نگرانی کیواسطے متعین تھے اپنا کام اچھی طرح کیا ؛

سنہ ۱۸۷۳و۷۴ع مین سڑک وسٹیشن وغیرہ کل تعمیرات بہمہ جہت تیار ہوکر بتاریخ ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع آگرہ و بھرتپور کے درمیان کہ ۳۲ میل کا فاصلہ ہے ریل پر آمد رفت جاری ہوئی اور بتاریخ ۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۴ع بھرتپور سے

مغرب مین قصبہ دوسہ واقع علاقہ جے پور تک جاری ہوئی +
ریل پر ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس بہ اختیارات مجسٹریٹی درجہ دوم واسطے
فیصلہ مقدمات وقوعی سڑک ریل کے مقرر ہوا اور ریلوے پولیس مقرر
ہونے کیواسطے گورنمنٹ کا حکم منظوری صادر ہوا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
راجپوتانہ شرقی کو سڑک ریل علاقہ راج پر اختیارات مجسٹریٹی درجہ اول
حاصل ہوئی +

تار برقی

فروری ۱۸۶۷ع مین آگرہ سے بھرت پور تک تار برقی تیار ہوکے بھرت پور مین
دفتر مقرر ہوا مگر خرچ کیواسطے آمدنی کافی نہونے کے سبب سے مارچ ۱۸۶۹ع
مین برخاست ہوگیا ۱۸۷۶ع مین اس شرط سے کہ اوسکی آمدنی راج مین
جمع ہوا کرے اور خرچ راج سے ادا ہوتا رہے از سرنو بھرت پور مین دفتر
مقرر ہوا - دفتر کا خرچ بتعداد الاصہ سالانہ ہے اور اوسط آمدنی سات
سو روپیہ سالانہ کی ہے باقیماندہ الصہ تخمیناً سالانہ راج سے دیا جاتا ہے

فہرست سرداران و افسران شتر جات و اہلکاران راج بہرتپور بہ تصحیح فہرست مشمولہ رپورٹ سنہ [illegible]

عہدہ و خدمت	نام	قوم	کیفیت
	فوجدار دولت سنگہ	جاٹ	جاگیردار پرگنہ بلب گڈہ
منتظم ڈیوڑہی	دہاؤ گلاب سنگہ	گوجر	دہاؤ مہاراجہ صاحب بہادر
منتظم کوٹہی خاص و توشکخانہ	بخشی ساونل سنگہ	ایضاً	عدم موجودگی مہاراجہ صاحب مین محکمہ اجلاس خاص کا کام کرتے ہیں
سپرنٹنڈنٹ تعلیم و چیلخانہ	بابو بہولا ناتہہ داس	بنگالی کایتہہ	اتالیق مہاراجہ صاحب بہادر
پنجہزاری راج و افسر بائیسی	فوجدار پدم سنگہ	گوجر	
ایضاً	بخشی گنگا رام	ایضاً	
پنجہزاری راج و افسر رسالہ	مصر رادہارون	برہمن	
پنجہزاری وکیل متعینہ ایجنسی راجپوتانہ آبو	دیوان جانی بہاری لعل	ایضاً	
پنجہزاری و افسر رسالہ	فوجدار بختاور سنگہ	ایضاً	
ایضاً	رسالدار کاشی رام	ایضاً	
پنجہزاری و افسر رسالہ جات وغیرہ	کرنل سری رام	جاٹ	
دہاؤ مہاراج کنوار صاحب و افسر رسالہ جات و افسر اسامیان	دہاؤ زورآور سنگہ مجبر	گوجر	
کپتان رسالہ جات	میر قاسم علی	سید	
ایضاً	کپتان رگہناتہہ سنگہ	براہمن	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
ایضاً ومنتظم کارخانہ	کپتان رام پھل	برہمن	
ایضاً ومنتظم باگروگاہ خانہ	لالہ نراین سنگہ	گوجر	
کپتان توپخانہ	لالہ بینے سنگہ	ایضاً	
کپتان راج پلٹن وخاص محل	فوجدار دیبی سنگہ	جاٹ	
کپتان شیو پلٹن	بخشی گوبند سنگہ	گوجر	
کپتان شنکر پلٹن	کپتان نراین سنگہ	ایضاً	
کپتان مہاراج پلٹن	چودہری گنگا بخش	جاٹ	
کپتان بشمبھر پلٹن	لالہ کرن سنگہ	گوجر	
کپتان لچھمن پلٹن عہدہ دیوانی ملکی تھی	فوجدار گنگا بخش	ایضاً	
رسالدار سواران	نت رام	ایضاً	
ایضاً	نول سنگہ	ایضاً	
ایضاً	جیون سنگہ	جاٹ	
ایضاً	شیر سنگہ	ایضاً	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
رسالدار سواران	کلیان سنگہ	جاٹ	
ایضاً	اجے رام	ایضاً	
ایضاً	چودہری جوگلکشور	ایضاً	
ایضاً ومنصرم خزانہ	پروہت چتربہوج	برہمن	
رسالدار سواران	بخشی رام پہل	گوجر	
رسالدار پیادگان	ٹہاکر پرتاب سنگہ	جاٹ	
ایضاً	راجہ نربہی سنگہ	ایضاً	
ایضاً	لالہ مکند سنگہ	گوجر	
داناد کشن	مصر نیت رام	برہمن	
پنڈت	بہٹ درگا پرشاد	ایضاً	
مترجم انگریزی	لالہ بنسی دہر	سرہال	
ڈپٹی کلکٹر	پنڈت کشن لال	سورج دوج	
سردفتر ہندی	دیوان سردار سنگہ	بقال	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
سر دفتر فارسی	دیوان رام کشن	سوچ دوج	
مہتمم سایر	پنڈت ہیرالال	کشمیری	
مہتمم توشہ خانہ	منشی بشیشر دیال	ڈہوسر	
عدالتی شہر راج و مہتمم مال	جوالاسہاے	کایتھہ	
عدالتی دیگ و ضلع میوات	میر محمد حسین	سید	
تحصیلدار دیگ	محمد قادر علیخان	پٹھان	
تحصیلدار کہیر	ایضاً	”	
تحصیلدار گوپال گڈھ	پنڈت جیالال	کشمیری	
تحصیلدار کامہ	دیوان منگہ رام	برہمن	
تحصیلدار پہاڑی	لالہ نراین پرشاد	کایتھہ	
تحصیلدار نگر	لالہ سوبہارام	برہمن	
تحصیلدار بیانہ	لالہ رادہا دیال	کاینہہ	
تحصیلدار بہوساور	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	

عہدہ وخدمت	نام	قوم	کیفیت
تحصیلدار دیرہ	فوجدار گنگا پرشاد	جاٹ	
تحصیلدار اکھے گڈہ	فوجدار رام نراین	برہمن	
تحصیلدار وچین	لالہ ٹیکم سنگہ	جاٹ	
تحصیلدار روپباس	دیوان چرنجی لال	سرسمال	
منتظم فوجداری انسپکٹر شہر بھرتپور	شیخ محمد جعفر	شیخ	
افسر شاگرد پیشہ ورسالہ	داروغہ لایق رام	برہمن	
افسر شکارگاہ	فوجدار گوور سنگہ	گوجر	
وکیل متعینہ ایجنسی جپوتانہ شرقی	پنڈت بشن لال	کشمیری	
وکیل متعینہ متہرا	پنڈت نندلال	ایضاً	
وکیل متعینہ آگرہ	چوبہ چیتر بھوج	برہمن	
وکیل متعینہ ایجنسی جیپور	منشی دوارکا پرشاد	سورج دہوج	
داروغہ جیلخانہ	انندی لال	برہمن	

دیوان جانی بہاری لال صاحب

اس راج مین دیوان جانی بہاری لال صاحب پنجسردار راج و وکیل متعینہ ایجنسی
راجپوتانہ مقام آبو مجموعہ کمالات ہین کہ اونکے اوصاف واخلاق کو مفصل لکہنا
واجبات سے ہے قوم سے ناگر برہمن متوطن قدیم ملک گجرات ہین مگر حال مین
مدت العمر بلکہ پشتہین سے آگرہ و بہرت پور مین رہتے ہین آگرہ گورنمنٹ کالج مین
تحصیل کیکے علوم فارسی وانگریزی وعربی وسنسکرت مین انتہا درجہ کی
استعداد حاصل کی ہے اور عمدہ تصنیفات مثل قواعد زبان انگریزی وسنسکرت
وفارسی نظم اردو مین پکار راضی و دلارام راضی کہ شیخ سعدی شیرازی
کی گلستان و بوستان کی اردو نظم مین ترجمہ ہین اور نظم اردو انوار سہیلی
اور ایک بہت ضخیم کتاب قواعد عربی کی اپنا تحریر مین لاکر مشہور زبان
وزندہٴ دوام ہوئے ہین ہمیشہ معزز عہدہ ون پر ممتاز رہکر لیاقت ودیانت
داری سے ہر ایک کام کو باسلوبی تمام انجام دیا اور حسن سلوک وبردباری
سے ہر ایک شخص کو جس سے ملنے کا اتفاق ہوا محظوظ و مشکور رکہا ۔
اول جب الحکم مسٹر جی اس لوک صاحب سکرٹری لوکل کمیٹی بنارس مورخہ
۲۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۱ع بعہدہ مدرسی زبان اردو برانچ سکول بنارس مین
مقرر ہوئے تہے مگر اوسی اثنا مین دہان مدرسون کیواسطے باوجہ دیکہ
ایک عہدہ امتحان مقرر ہوتا تہا امتحان دینے کا حکم ہوا اسپر ایک قصیدہ
بحضور جان میور صاحب پرنسپل بنارس کالج باستدعاے معافی امتحان

یا منظوری استعفا پیش کرکے علیحدہ ہو گئے اور ۶۲ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مین بعہدہ منشی گری نوکر ہو لئے وہان صاحبان انگریز افسر پلٹن و دیگر صاحبان مقیم چھاونی کو علوم فارسی و ہندی واردو مین تعلیم کرکے اسناد مفصلہ ذیل بطور وثیقہ خوشنودی مزاج و تصدیق نیک چلنی واستعداد ولیاقت علوم انگریزی و فارسی و ہندی و تعریف طریقۂ تعلیم حاصل کین۔

تفصیل اسناد دیوان جانی بہاری لال صاحب جو بمقامات بنارس و مرزاپور و چنار و ڈہاکہ حاصل ہوئی ہین۔

نام صاحب جنکی دستخطی ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جے ایس تامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ پیادگان	۲۴ - جون ۱۸۴۵ء	چنار
فرینسس جی سانڈ ہوتم صاحب	ایضاً	یکم اکتوبر ۱۸۴۵ء	مرزاپور
ای اس ڈیینس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ ,,	۸ - جنوری ۱۸۴۶ء	,,
جان لیون صاحب	النسائن رجمنٹ ,,	یکم فروری ۱۸۴۶ء	,,
ڈلاسٹن صاحب	.	۲ - فروری ۱۸۴۶ء	.
ڈبلیو آر کوپر صاحب	.	۱۳ - اپریل ۱۸۴۶ء	بنارس
سی ایچ ڈیکنس صاحب	ایجوٹنٹ رجمنٹ پنجم	۲۶ - مئی ۱۸۴۶ء	,,
ڈبلیو ایچ ہاس صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۶ - اگست ۱۸۴۶ء	,,
لفٹنٹ جی ایم تامسن صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲ - ستمبر ۱۸۴۶ء	مرزاپور

نام صاحب جنکی دستخطی ہے	عہدہ صاحب موصوف	تاریخ	مقام
جی ایف میکنڈو صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر ۱۸۴۶ء	بنارس
ایچ جی راس صاحب	انسائن ۴۹ رجمنٹ	۱۰- اکتوبر ۱۸۴۶ء	"
ڈبلیو سی میکڈوگل صاحب	۴۹ رجمنٹ	۱۱- اکتوبر ۱۸۴۶ء	"
ڈبلیو ایچ راس صاحب	۵۶ رجمنٹ	۱۲- اکتوبر ۱۸۴۶ء	"
لفٹنٹ جونسٹون صاحب	۶۲ رجمنٹ	۶- مارچ ۱۸۴۷ء	ڈبائی
جان ایم ٹریڈر صاحب	اسسٹنٹ سرجن ۶۲ رجمنٹ	۱۴- اگست ۱۸۴۷ء	"
کپتان ٹرولوپ صاحب	مترجم ۶۲ رجمنٹ	۲۶- جولائی ۱۸۴۸ء	"
ہنری وایز صاحب	۶۲ رجمنٹ	۲۴- اکتوبر ۱۸۴۸ء	"
سبلی صاحب	"	۳۰- اکتوبر ۱۸۴۹ء	"
ہنری ارمسٹن صاحب	"	۲۸- جولائی ۱۸۴۹ء	اٹاوہ
کرنل ہمبرٹن صاحب	"	یکم نومبر ۱۸۴۹ء	"
انسائن لیوہن صاحب	"	۱۱- نومبر ۱۸۴۹ء	مین پوری
ہنری ارمسٹن صاحب	"	نومبر ۱۸۴۹ء	اٹاوہ
لفٹنٹ لیمب صاحب ریسے صاحب لیوٹننٹ لیوہن صاحب	"	۱- فروری ۱۸۵۲ء	"

۱۷- اپریل ۱۸۵۲ء کو مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب نے بدرپیشی ضرورت قیام جانی بانکے لال صاحب وکیل بہرت پور مین دیوان جانی بہاری لال صاحب کو باجراے خریطہ اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ایجنسی راجپوتانہ مین نائب وکیل مقرر کیا کہ آبو مین جاکر مصروف بکار ہوئے اور پلٹن کی منشی گری سے مستعفی ہوئے -

آبو مین بہی صاحبان انگریز کو زبان فارسی وہندی واردو پڑہانے کا شغل جاری رہا کہ صاحبان مفصلہ ذیل سے اسناد استادی حاصل کین

مقام	تاریخ	نام صاحب
آبو	۱۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء	ڈی پولوک صاحب .....
"	۲۷- اکتوبر ۱۸۵۴ء	ڈبلیو گیلوسے صاحب انجینیر
"	نومبر ۱۸۵۴ء	بران صاحب مصور .....

بعد انتقال مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب اور جانی بانکے لال کے ۱۸۵۳ء مین میجر مارسین صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج نے بوجہ اوس ناراضگی کے کہ جانی بانکے سے تہی ملازمان متعینہ خدمت جانی بہاری لال صاحب کو بوجہ غیر ضروری وبلا ضروری ہونے کے برخاست کرکے اون سے حساب مصارف زمانہ جانی بانکے لال کا مطالبہ کیا چونکہ جانی بانکے بہاری لال صاحب نے انگریزی فوج کی بیش قرار نوکری کو چہوڑکر بیس روپیہ ماہوار کی نائب وکالت علاوہ قدامت کے صرف اسی فایدہ کی نظر سے منظور کی تہی کہ اس مین

سواریان اور خدمت کے آدمی سرکار سے متعین تھے اور حکم منظوری خاص مہاراجہ صاحب مرحوم سے مقرر ہوئے تھے اونہون نے ملازمون کے بحال رہنے کی درخواست کی اور چونکہ جانی بانکے لال کے مصارف مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کی توجہات و دریا دلی سے ایسی عجیب و لا انتہا تھے کہ اون کا حساب نہ کبھی داخل ہوا اور نہ کسی کو معلوم تھا جانی بہاری لال صاحب نے براہ واجب داخلا حساب سے انکار مگر بصورت وعید دلی مرتب کرا دینے سے اقرار کیا میجر ماریسن صاحب نے اونکی تحریر پر کچھہ التفات نکیا تب مجبور کرنل سر ہنری لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عرض حال کیا چونکہ کرنل صاحب اون کے اوصاف و عادات سے بخوبی واقف تھے اونہون نے باجرا روبکار مندرجہ ذیل میجر ماریسن صاحب کو ہدایت کی کہ دیوان جانی بہاری لال کو کسی معقول عہدہ پر مقرر کرین ؛

روبکاری محکمہ ایجنسی دار الخیر اجمیر باجلاس کرنل سر ہنری

منٹگمری لارنس صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتان

واقعہ ۷ - جون ۱۸۵۵ء

آج کیفیت مرسلہ جانی بہاری لال نایب وکیل راج بہرت پور مع نقل کیفیتہاے گذرانیدہ محکمہ ایجنسی راج بہرت پور اور راونکے جوابات کے مشعر حال اپنے اور تفصیل استحقاق ملازمی راج کے موصول ہوئی ؛

جو بملاحظہ کوا غذ موصولہ ہماری دانست مین کوئی قصور نسبت مومی الیہ ثابت نہین ہے اور ذمہ داری حساب متعلقہ جانی بانکی لال بہی مشار الیہ سے

علاقہ نہین رکہتے اور ہمنے اوسکو دیکہا ہے کہ بہت ہوشیار ہے بلکہ ایسا ہوشیار
ہندوستان مین کم بہم پہونچتا ہے اور نقل محکمہ ایجنسی مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۵۵ء
سے بہی واضح ہے کہ صاحب ایجنٹ بہادر نے بہی بحال رہنے مین مشارٌالیہ
کے کچہہ مضایقہ نہین سمجہا ہے اس صورت مین ماموری جانی بہاری لال
کی کسی کام پر راج سے مناسب ہے اسواسطے

حکم ہوا کہ

نقل کیفیت جانی بہاری لال بدین مراد بذریعہ اس روبکار کے بخدمت صاحب
ایجنٹ بہادر راج بہرتپور مرسل ہو کہ اگر صاحب ممدوح کی مرضی ہو تو بہاری لال
کو واسطے کار وکالت کے بطور نائب وکیل یہان روانہ فرماوین اور اگر
اوسکا وہان ہی رکہنا مناسب جانین تو کوئی نوکری نامزد اوسکے فرماوین
اور درصورتیکہ یہان کار وکالت پر بہیجین تو بعوض بیٹہیا درکل حقوق
دیگر کل تنخواہ مشارٌالیہ بمقدار سو روپیہ کے معین کرین اور بارہ سپاہی
راج کے اور شتر باربردار ساتہہ دئے جاوین اور اگر وہان نوکری معین
کرین تو بہی سو روپیہ تنخواہ دین غرضکہ بہر دوحال مشاہرہ اوسکا سو روپیہ
سے کم نہو اگر زیادہ ہو مضایقہ نہین ؛

مگر میجر مارسین صاحب نے کہ اونکو کرنیل لارنس صاحب سے بہی گونہ رنج تہا
اس حکم کی یہہ تعمیل کی کہ جانی بہاری لال کو تحصیل بہاڑی کی پیشکاری پر
بمشاہرہ پچاس روپیہ ماہوار مقرر کیا وے اس عہدہ کو نامنظور کرکے
کرنل صاحب کی خدمت مین بمقام آبو چلے گئے اونہون نے بطاے سند

مندرجہ ذیل اونکو اپنے محکمہ مین نایب منشی مقرر کیا ؛

رفعت و عوالیمرتبت جانی بہاری لال بعافیت باشند۔

از تاریخ یکم جنوری ۱۸۷۰ سنہ حال آن رفعت مرتبت را بعہدہ نیابت دوم میر منشی ایجنسی ہذا بطور قایم مقام مقرر و مامور کردہ شد می باید کہ از امور ممنوعہ محترز و مجتنب بودہ کار سرکار بہوشیاری و دیانت داری انجام میکردہ باشند بعد یکماہ درصورت ثبوت حسن لیاقت پروانہ استقلال عطا خواہد شد ؛ المرقوم سوم جنوری ۱۸۷۰ء

اس زمانہ مین اونہون نے صاحبان مندرجہ ذیل کو علوم فارسی و ہندی و اردو پڑہائی اور اون سے عمدہ اسناد حاصل کین ؛

کپتان اولڈ فیلڈ صاحب	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	۱۴- اکتوبر ۱۸۵۶ء	آبو	ोल्डफील्ड
اوسٹراہم صاحب . . .	۲۵- رجمنٹ پیادگان بنگالہ	۲۷- ۱۸۵۶ء	”	स्टरहम
مسٹر اے جی لارنس صاحب	سول سرونٹ	۸- مارچ ۱۸۵۸ء	اجمیر	लारंस
ڈاکٹر ابڈان صاحب . . .	سرجن ایجنسی	یکم جنوری ۱۸۵۸ء	”	इबटन
میجر جنرل روبرٹس صاحب	کمانڈنٹ کوٹہ فیلڈ فورس	۱۷- اپریل ۱۸۵۸ء	کوٹہ	गेबर्टस
مسٹر کلیفورڈ صاحب . . .	ماسٹر لارنس سکول	۴- اکتوبر ۱۸۵۸ء	آبو	क्लीफोर्ड
لفٹنٹ ڈن صاحب . . .	۸۹ رجمنٹ گورہ	۷- اکتوبر ۱۸۵۸ء	”	डन
کپتان ڈبلیو بینن صاحب	اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل	۹- اکتوبر ۱۸۵۸ء	”	बेनन
جنرل جارج لارنس صاحب	قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل	۹- اکتوبر ۱۸۵۸ء	”	

بتاریخ ۴- اکتوبر ۱۸۵۹ء حسب سفارش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بعہدہ پردہانی یعنی وزارت راج کچھہ مقرر ہوئے وہان کی کارگذاری مین جو اسناد حاصل ہوئین اونکی نقل کیجاتی ہے -

چٹھی کپتان شورٹ صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کچھہ

مورخہ ۲۵ - مئی سنہ ۱۸۶۰ء

شروع سال مین جب مین غیر حاضری کرنل ٹروِلین صاحب مین بطور قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ کچھہ کام کرتا تہا اور بعد ازان جب سے اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ ہون مجھکو دیوان جانی بہاری لال کی عمدہ خدمتون کا اور اونکے مستحسن انتظام سے ملک کچھہ کو فایدہ پہونچا ہے اوسکا حال معلوم ہوا ہے ؛

مین کمال خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہندوستانی شریفون مین ایسے دانشمند اور صاف گو لوگ بہت کم ہوتے ہین اور اعتبار کے عہدہ کے لایق اون سے بہتر کوئی نہین ہوسکتا اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے اونکو کچھہ چہوڑنا پڑے تو امید ہے کہ اونکو بذریعہ اس حسن خدمت کے اپنے وطن سے قریب اچھی نوکری ملجاویگی ؛

انتخاب دفعہ ۳ مراسلہ گورنمنٹ بمبئی بنام صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھہ

نمبری ۲۸۵۵ مورخہ ۱۴- جولائی سنہ ۱۸۶۰ء

اس مراسلہ کے ذریعہ سے مین حسب الحکم آپ سے درخواست کرتا ہون کہ آپ دیوان بہاری لال کو مطلع کردین کہ جس لیاقت و تندہی سے اونہنے

اس خدمت عظیم کو انجام دیا ہے اوس سے گورنمنٹ بہت خوش ہے -

انتخاب دفعہ از رزولیوشن گورنمنٹ بمبئی مورخہ ۱۹- فروری سنہ ۱۸۶۱ء

آنریبل نواب گورنر صاحب بہ اجلاس کونسل فرماتے ہین کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ دیوان بہاری لال کو مطلع کر دین کہ بشہادت کرنل ٹرویلین صاحب کے گورنمنٹ کو آپ کی لیاقت و تندہی کا حال جس سے آپ نے اس بڑی عہدہ کی خدمتون کو انجام دیا ہے دریافت ہو کر بہت خوشی حاصل ہوئی ہے ؛

چٹھی کرنل ٹرویلین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کچھہ بنام

دیوان جانی بہاری لال مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۶۱

مقام بھوج

مین بہت خوشی سے آپکو اطلاع دیتا ہون کہ مراسلہ اسمی گورنمنٹ بمبئی نمبری ۴۶ مورخہ ۲۷- نومبر گذشتہ مین جناب مالک عالیہ سیکریٹری سلطنت ہندوستان نے تحریر فرمایا ہے کہ منتظمان راج کا انتظام بہت عمدہ ہوا ہے اور اوس سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ و دیگر شرکاء انتظام کی کارگذاری کہ اونمین سے مقدم دیوان بہاری لال ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا اوس نے بہت مستعدی سے بیش بہا مددی ہے تحسین و آفرین کے لائق ہے ؛

تاریخ ۶- جنوری سنہ ۱۸۶۱ کو عرضی استعفا داخل کرکے فارغخطی دستخطی مہاراجہ دہیراج مرزا مہاراؤ دیسل جی صاحب بہادر والی کچھہ مورخہ ۹- جنوری سنہ ۱۸۶۱ حاصل کیا-   سارٹیفکیٹ دستخطی کرنل ٹرویلین صاحب پولیٹکل ایجنٹ

راج کچھہ مورخہ ۶- مارچ سنہ ۱۸۶۱ مقام بھوج

دیوان بہاری لال نتہنی رام نے اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ سے فروری سنہ ۱۸۶۱ تک جس زمانہ مین گورنمنٹ نے واسطے انصرام کاروبار راج کے بہ تحت صاحب پولیٹکل ایجنٹ جلسہ منتظمان مقرر کیا راج کچھہ کے دیوانی کے عہدہ کا کام انجام دیا ہے اس زمانہ مین مجھکو اونکی نیک چلنی اور خوش لیاقتی کے امتحان کا اتفاق ہوا ہے مین اوسکی تصدیق دفعہ چہارم اپنے مراسلہ اسمی گورنمنٹ مورخہ ۲۶ - جون سنہ ۱۸۶۱ کے جلسہ مذکور کے فسخ ہونے پر ارسال ہوا تہا نقل کرنے سے بہتر اور کسیطرح نہین کرسکتا ہون ✦

دفعہ ۴ - دیوان بہاری لال نے مجھکو ہمیشہ بہت مستعدی سے مدد دی ہے اور انتظام کے عمدہ نتایج سررشتہ مال و دیگر صیغہ جات مین اوسکے بادیانت اور راست بازنگرانی سے حاصل ہوئے ہین ✦

بہاری لال کی خدمات ریاست کچھہ کی جناب ملکہ عالیہ کے سیکرٹری اعظم سلطنت ہندوستان نے اور گورنمنٹ بمبئی نے بہت تعریف لکہی ہے اوسمین سے مقدم یہہ تہی کہ اوس نے مہاراؤ صاحب ویسل جی مرحوم اور اونکے خلف کلان مہاراؤ صاحب حال کے درمیان کہ باہم چند سال تک نفاق رہا تہا صلح کرائی اور دربار اور بعض سرداران ملک کے درمیان رفع نزاع کرایا ہے ✦

اب دیوان بہاری لال اپنے عہدہ سے مستعفی ہوکے آگرہ کو معاودت کرنیوالے ہین اسواسطے یہہ سارٹیفکیٹ دیا گیا ہے ✦

کچھہ سے مستعفی ہونے کے بعد دیوان جانی بہاری لال صاحب بموجب سند مندرجہ

ذیل بعہدہ وکالت راج مقرر ہوئے *

کیفیت از محکمہ ایجنسی راج بھرتپور باجلاس کپتان والٹر صاحب پولٹیکل ایجنٹ

راج موصوف بنام دیوان جانی بہاری لال مرقومہ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء

حسب روبکار امروزہ بمنظوری جناب صاحب والا شان ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجستان کے بنظر ہوشیاری و کارگذاری سابقہ تمہاری تقرری اوپر عہدہ وکالت صدر بمشاہرہ تین سو روپیہ ماہواری سوائے سواری و دیگر لوازمہ ہمراہی راج سے تاریخ پندرہویں اکتوبر سنہ حال سے عمل مین آکر دیوانان دفتر کو واسطے اجرا تنخواہ اور بھیجنے لوازمہ سواری وغیرہ پاس تمہارے بمقام اجمیر لکھا گیا ہے اور تمکو لکھا جاتا ہے کہ تقرری اپنے سی مطلع ہوکر کیفیت ہذا سنداً اپنے پاس رکھو اور امور متعلقہ اپنے کو بہ آئین بہتر انجام دیتے رہو *

تفصیل سواری و اسباب

فیل	اسپ	رتھ	پالکی	شتر سواری
یکزنجیر	دو راس	یکمنزل	یکمنزل	دو مہار

چوبدار	متصدی	سوار	خدمتگار وغیرہ	پیادہ
یک نفر	یک نفر	۲ نفر	شش نفر	۳ نفر

خیمہ و خلاصی و بار برداری بتعداد مناسب *

انہین ایام مین کتاب نگار راضی ترجمہ نظم گلستان سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی مین پسند ہوکر بپروانہ صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی مورخہ ۱۵- ستمبر سنہ ۱۸۶۹ مشعر تحسین و آفرین وخرید سو جلد کتاب دسوین ۱۵- اپریل سنہ ۱۸۶۴ کو جنرل جارج لارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے وقت تشریف بری ولایت کے ایک چٹھی بطور سند کارگذاری عطا کی اوس کی نقل لکھی جاتی ہے ٭

مین دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بھرت پور کو سالہا سال سے جانتا ہون اور اب روانگی انگلستان پر اونکی لیاقت وقابلیت وایمانداری کی بہت خوشی سے تصدیق کرتا ہون ٭

اول وہ یہان نائب وکیل مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور مقرر ہوکر آئے تھے اوس عہدہ پر تین برس تک رہے بعد ازان کرنل سر ہنری لارنس صاحب نے کہ اونکی خوش چلنی اور حسن لیاقت کی بہت قدر کرتے تھے اونکو عہدہ نائب منشی محکمہ ایجنسی پر مقرر فرمایا اس عہدہ کے تین اخیر سال کی کارگذاری سے اونہون نے مجھکو بھی بہت خوش رکھا جب کرنل ٹرویلین صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھ نے مجھ سے ایک لایق شخص دیوانی کچھ کیواسطے بھیجنے کی درخواست کی مین نے اونکو بھیجا وہان اونکو پیشگاہ صاحب سکرٹری ہندوستان وگورنمنٹ بمبئی اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے جو اسناد واحکام حاصل ہوئے ہین اون سے ثابت ہے کہ اونہون نے اوس کام کو جیسے مجھے امید تھی اوسی خوبی سے انجام دیا ہے اوس عہدہ کے تین سال کی کارگذاری

کے بعد وے اس عہدہ پر مقرر ہوئے ہین ؛
کرنل کینگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے عہد مین راجپوتانہ گورنمنٹ
گزٹ جاری ہوا اوسکا اہتمام حسب فرمایش صاحب موصوف مدت دراز
تک دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کیا اور اخیر مین کرنل صاحب سے
اس کارگذاری کے جلدو مین سند خوشنودی مزاج مورخہ ۱۸۔ نومبر ۱۸۸۶ع
حاصل کی ؛
گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی مین کتاب دلارام راضی نظم ترجمہ بوستان چھپا
گیا تھا اوسکی تعریف و قدردانی اور اظہار خوشنودی مزاج نواب لفٹننٹ
گورنر صاحب مین اسٹرکیمسن صاحب دائرکٹر سرشتہ تعلیم نے چٹھی مورخہ
۔ اگست ۱۸۸۲ع بھیجی ؛
بتاریخ ۲۱۔ جون ۱۸۸۲ع کرنل بردک صاحب قایم مقام ایجنٹ گورنر جنرل
نے اپنے سارٹیفکیٹ مین تحریر کیا ہے کہ۔
ہر ایک انگریزافسر راجپوتانہ کو دیوان جانی بہاری لال کی خوش چلنی و لیاقت
و صلح جوئی کا حال معلوم ہے راج کچھ کے وزیر رہنے کے بعد وے آبو مین
مہاراج بھرتپور کے وکیل مقرر ہوئے اور کونسل راج بھرتپور کے ممبر ہوئے
کرنل سرہنری لارنس صاحب اونکو بہت اچھا سمجھتے تھے اور بعد ازان جو
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوتے گئے ہر ایک کی اونکی نسبت وہی راے ہے
میری راے مین بہاری لال نہایت لیق اور ہوشیار ہندوستانی شریفون
مین سے ہے اور بطور عالم ہندوستانی و فارسی زبانون کے اوس کی

بالاستحقاق بڑی نیکنامی ہے ✽

سنہ ۱۸۶۳ مین ریاست کچھ مین انتظام راج کیواسطے ہوشیار ولیق شخص کی ضرورت ہوئی تو مہاراؤ مرزا پرگل صاحب والی راج کچھ نے بنظر حسن کارگذاری واستحقاق سابقہ دیوان جانی بہاری لال صاحب کو بتقرر سات سو روپیہ مشاہرہ تنخواہ اور اقرار عطاے پنشن تین سو روپیہ ماہوار بعد علیحدگی کار سے طلب فرمایا اوس زمانہ مین جو تحریرین ہوئین لکھی جاتی ہین ✽

چٹھی کرنل گوڈفیلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھ اسمی کرنل
ییلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ مورخہ ۲- جولائی سنہ ۱۸۶۳
مقام بھوج

حسب درخواست راؤ صاحب والی کچھ مین آپ کو تکلیف دیتا ہون کہ آپ مسٹر بہاری لال ملازم راج بھرتپور کو یہان آکر عہدہ دیوانی و وزارت وسرپنچی کونسل راج کچھ پر مقرر ہونے کی اجازت حاصل ہونے مین کوشش کرین مسٹر بہاری لال کو اسباب مین پیشتر لکھا گیا ہے اور مہاراؤ صاحب نے حسب خواہش اوسکے مبلغ سات روپیہ ماہوار دینا اور جب وہ کام سے علیحدہ ہو تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن دینا منظور کیا ہے مین چاہتا ہون کہ مسٹر بہاری لال یہان کی نوکری کیواسطے آجاوے خصوص اسوجہہ سے کہ وہ چند سال پیشتر یہان اوسی کام پر تہا اور اوسکا انتظام جہانتک مجھکو علم ہے بہت پسندیدہ تہا امید ہے کہ آپ مجھکو اس تکلیف دہی کی بابت معاف کرینگے کہ مہاراؤ صاحب کو کمال خواہش ہے اور علاوہ اسکے مین بہی چاہتا ہون کہ یہان کے انتظام

پہ کوئی لایق شخص مقرر ہو +

چٹھی کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بخدمت مہاراجہ صاحب بہادر والی راج بہرتپور مورخہ ۱۲ - جولائی ۱۸۸۳ ع

مقام آبو

کرنل گوڈفیلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مجھسے آپ کے وکیل دیوان جانی بہاریلال کے آپکی خدمت سے ریاست کچھہ مین منتقل ہونے مین کوشش کرنے کیواسطے مجھکو لکھا ہے +

اگرچہ مجھکو اس معاملہ مین کچھہ مداخلت نہین ہے مگر صرف آپکی اطلاع کیواسطے لکھتا ہون کہ دیوان بہاری لال نے مجھسے کہا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب بخوشی اجازت دینگے تو جاونگا ورنہ یہان رہونگا +

امید ہے کہ آپ بہت خوش و تندرست ہین مین خیریت سے آبو پہونچ گیا ہون اور ہمیشہ آپکی خیر و عافیت کا خواہان ہون - ان تحریرون پر دیوان جانی بہاری لال صاحب بہرتپور مین طلب کیے گئے اور مہاراجہ صاحب بہادر نے جواب چٹھی مندرجہ ذیل کرنل بیلی صاحب کے نام بتاریخ ۱۳ جولائی بھیجی

چٹھی اسمی کرنل بیلی صاحب

آپکی چٹھی مورخہ ۱۲ - ماہ حال مشعر اسکے کہ کرنل گوڈفیلو صاحب نے دیوان جانی بہاری لال کے اس راج سے راج کچھہ مین تبدیل ہونیکے باب مین لکھا ہے وصول ہوکر بہت خوشی حاصل ہوئی +

جواب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ دیوان جانی بہاری لال اس راج کے قدیم ملازم ہین اور ہمارے والد مرحوم کے زمانہ سے کمال دیانتداری

اور صداقت سے نوکری کرتے رہے ہین ؛

مین نہین چاہتا کہ ایسے قدیم تجربہ کار و معتمد ملازم کی خدمتوں سے ریاست محروم کیجاوے آپکے دریافت حال خیریت کا بہت شکرگذار ہون اور بخوشی اطلاع دیتا ہون کہ مین بہت خوش ہون اور آپ کی تندرستی و خوشنودی کا خواستگار ہون ۔

اور بعدران حال مہاراجہ صاحب بہادر نے دیوان جانی بہاری لال کے نام شقہ حسب مضمون مندرجہ ذیل صادر فرمایا ؛

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری صاحب وکیل پنچ پاسراج بہرتپور حفظہ عرضی آپ کی مورخہ ۱۳ - جولائی سنہ حال مع نقل عرضی موسومہ مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھ اور ترجمہ لیکھہ دستخطی و مہری مہاراؤ صاحب بہادر موسومہ اپنے بدین خلاصہ موصول ملاحظہ ہوئی کہ در ینولا ملک کچھہ مین بے انتظامی ہے اسلیے مہاراؤ صاحب بہادر والی کچھہ نے بوجہہ ملازمی سابقہ میری چند مرتبہ معرفت منشی امین محمد معتمد راناظالم سنگہ جی بلایا ہے اور شقہ عطیہ مین نسبت میرے عہدہ دیوانی ملک کچھہ اور تنخواہ سات سو روپیہ ماہانہ اور بصورت علیحدگی کسی وجہہ مین تین سو روپیہ ماہواری پنشن تحریر ہے اور جو عذرات دربارہ عدم حاضری خود بوجہہ ملازمی حضور الور بخدمت مہاراؤ صاحب بہادر کیے گئے تو پذیرا نہو کر اب ایک چٹھی صاحب ایجنٹ بہادر سے کرنل بیلی صاحب بہادر کے نام اس مضمون سے لکھا کر بھجوائی ہے کہ دربار بہرتپور سے مسٹر بہاری لال کو جو اس راج کا ملازم تہا اجازت آنے

ملک کچھ کی دلادین مجھے امید ہے کہ مسٹر بہاری لال یہان کی نوکری پر بھیجا جاوئے اسلئے کہ وہ چند سال پیشتر اس عہدہ پر رہگیا ہے اور اوسکا انتظام بہت اچھا سناگیا اور امید رکھتا ہون کہ یہہ تبدیل جانے مین جو تکلیف ویجاتی ہے آپ معاف فرماوینگے کیونکہ مہارا وصاحب بہادر بہت اصرار رکھتے ہین اور مین چاہتا ہون کہ یہان کے کام پر کوئی آدمی لایق مقرر ہو ؀

اگر بندگان حضور سے سخوشی برس چھ مہینے کو واسطے جانے ملک کچھ اجازت ہو تو بعد کرنے انتظام ملک کچھ کے حاضر خدمت والا ہون چونکہ آپ راج کے ملازم قدیم ہین اور عہد سری داوجی مہاراج بیکنٹھ باشی سے نوکری سرکار بدیانت وہوشیاری تمام انجام دیتے رہے ہین اسواسطے ایسے قدیم تجربہ کار وخیرخواہ اور معتمد ملازم کا راج سے علیحدہ ہونا نامناسب تصور ہوکر آپکو لکھا جاتا ہے کہ نظر بر قدامت وعمدہ خدمات آپ کی علیحدگی آپ کی نوکری راج سے حضور کو منظور نہین ہے پس عزم جانے ملک کچھ کا آپ نکرین مرقومہ ۱۹- اگست ۱۸۷۳ء ؀

اسی اثنا مین بتاریخ ۲۲- اگست ۱۸۷۳ء چٹھی کرنل جی آر گوڈفیلو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھ کی مورخہ ۱۶- اگست دیوان جانی بہاری لال صاحب کے نام وصول ہوئی اوسکا یہہ مضمون ہے ؀

عزیز من مسٹر بہاری لال - بلاشبہہ آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہارائو صاحب والی کچھ کے مین نے کرنل پیلی صاحب کو لکھا ہے کہ آپ کو راج جہنجور کی نوکری سے دربار کچھ مین حسب اطمینان منتقل کرانے مین کوشش کرین

اس خط و کتابت کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کرنل بیلی صاحب نے مجھکو اطلاع دی ہے کہ
مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور ایسے قدیم و تجربہ کار و معتمد ملازم کو اپنے
راج سے علیحدہ کرنا نہین چاہتے ہین جہانتک اس باب مین میرا تعلق ہے یہہ
جواب قطعی تہا اور اگر مہاراو صاحب کو یہہ یقین نہو تا کہ آپ اب بہی بہ ایفاء
اوس اقرار کے جو عند الحاجت مہاراو صاحب کی خدمتمین حاضر ہونے کیو اسطے
کیا تہا یہان آنا چاہتے ہین اور اس اقرار سے بشرطیکہ کیا گیا ہو باوجودیکہ
مہاراوٗ صاحب نے آپ کی شرایط کو جو سمجہی نہین ہین فی الفور منظور فرمایا
ہے خلاف ورزی نچاہیئے تو مین اس بارہ مین مکرر نہ لکہتا مہاراو صاحب
کو آپ کے یہان بلانیکا کمال فکر ہے اور آپ بہی راؤ راجہ گمل جی صاحب
سے ایسے واقف ہین کہ میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین اور مین نے جو
بذات خود آپ کے پہلے انتظام کا حال سنا ہے اوس سے مجھکو بہی کمال
شوق ہے کہ آپ یہان آجاوین لیکن چونکہ آپ کے نقصان و فایدہ کو آپ
سے بہتر اور کوئی نہین سمجہہ سکتا ہے مین یہہ نہین جانتا کہ خواہ نخواہ جیسا
مین کہتا ہون ویسا آپ کرین البتہ یہہ ضرور ہے کہ جسطرح منظور ہو تجویز قطعی
کیجاوے یعنی یہہ کہ یا تو ہم آپ کے یہان آنیکی امید قطع کر کے اپنے کام کیواسطے
کسی اور شخص کو تلاش کرین یا کسی مدت معینہ کے اندر آپ کے یہان آنیکا
انتظار کرین اسواسطے امید ہے کہ آپ بجلدی تمام کہ ممکن ہو اس خط کا جواب
لکہین تاکہ مین حسب تحریر آپ کے مہاراوٗ صاحب کو اطلاع دون یا تو یہہ کہ
آپ کا آنا ممکن نہین ہے دوسرے شخص کی تلاش کرین یا یہہ کہ آپ عنقریب

آے مین انتظار کرین ؎

بعد وصول اس چٹھی کے دیوان جانی بہاری لال بیس روز کی رخصت حاصل کرکے بہرت پور سے کچھ کو گئے اور صلاح مشورہ و عمدہ تدبیرات سے مہاراو صاحب کو انتظام راج مین مدد دی مہاراو صاحب نے اونکے ایام رخصت کو عرصہ قلیل تصور کرکے اونکو زیادہ قیام کی اجازت ہونے کیواسطے مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور کی خدمت مین بعبارت ذیل خریطہ تحریر کیا ؎

مہاراجہ صاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای حال مخلصان سلامت بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر محبت مظاہر گردانیدہ می آید کہ چٹھی بخشی ساونل سنگہ جی کی بنام راناظالم سنگہ جی وصول ہوئی اوسمین دیوان جانی بہاری لال جی کو دستدار کی پاس حاضر ہوجانے کیواسطے بیس دن کی رخصت ملنے کا حال تحریر کیا اور دیوان جی یہان آگئے گرچہ نکہ یہہ مدت بہت قلیل ہے اس عرصہ مین جس کام کیواسطے دیوان جی کی یہان ضرورت ہے سو انجام نہین پا سکتا اسلیے آن مشفق کو تکلیف دی جاتی ہے کہ براہ مہربانی دیوان جی کو اسقدر رخصت عنایت فرماوین کہ جس عرصہ مین یہہ کام انجام پاسکے اگرچہ اسکے پہلے آپ سے رابطہ رسل رسایل نہین ہے مگر آپ کے حسن اخلاق پر جسکے اوصاف منشی امین محمد کی زبانی سسن سننے مین آسے نظر رکہہ کے یہہ تحریر کی ہے امید قوی ہے کہ اس کی منظوری مین ایسی ضرورت کے وقت مین مخلص کو ناامیدی حاصل نہو گی کہ مقتضا محبت

دو ستداری یہی ہے زیادہ ایام جمعیت و شادمانی بکام باد مرقوم ۱۵ اکتبر
سنہ ۱۸۷۶ع ۰

اور اسیطرح صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے چٹھی منقولہ ذیل تحریر کرائی ۰

شفقت نمای من

آپ کو معلوم ہے کہ حسب خواہش مہاراؤ صاحب عنایت فرمانے والی کچھ کے مین نے کرنل پیلی صاحب کو لکھا تھا کہ آپ کے ملازمون مین سے ایک شخص کے اس ملک مین راج کچھ کے بہت معزز اور ذمہ ور عہدہ پر منتقل ہوجانے مین کوشش کرین اوسکے جواب مین آپکی طرف سے یہہ لکھا آیا کہ آپ کو یہہ امر منظور نہین ہے کہ راج بھرتپور قدیم و تجربہ کار و معتمد ملازم مثل دیوان جانی بہاری لال کی خدمتون کے نقصان کا متحمل ہو ہمکو یہہ معقول جواب قبول کرنا پڑا اور اگر مہاراؤ صاحب جنکو عمدہ وزیر کے بہم پہونچانے مین بڑی مشکل درپیش ہے اصرار نکرتے تو مین اسباب مین نہ لکھتا ایک چٹھی دیوان جانی بہاری لال کو قطعی جواب لکھنے کیواسطے بہیجی تہی یقین ہے آپ نے ملاحظہ فرمائی ہوگی اب میری امید کے خلاف بہاری لال یہان آگئے ہین اور مہاراؤ صاحب براہ واجب اونکو یہان رکھنے کی خواہش رکھتے ہین پس حسب خواہش اونکے مین آپکو تکلیف دیتا ہون اور اس تکلیف دہی کا عذر خواہ ہوکر یقین کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو آپ بالکل بنظر فاید د ریاست کے جسکا مین بدل خیر خواہ ہون اور چاہتا ہون کہ ایسے مستعد وزیر کے انتظام مین سپر دکیجاوے جسکی خدمتین علاوہ اسکے کہ صرف آ

کی قدردانی کی تحریر سے ہندوستانی ریاست کیواسطے بہت مفید و پسندیدہ
ہین یہان کے امتحان سے بہی بہت عمدہ ثابت ہو چکے ہین تصور فرماوینگے
آپ کے راج مین ایسے اشخاص کا جیسے دیوان جانی بہاری لال نوکر ہونا
بڑی خوشی اور اطمینان کا باعث ہے اور اس سے یہہ بہی ثابت
ہے کہ آپ کے راج کی تربیت کارآموزی ایسی ہے کہ
اسی لیاقت کے بہت اشخاص آپ کی خدمت مین ہونگے پس امید ہے
کہ جس شخص کیواسطے آپ سے درخواست کی گئی ہے اوسکے تبادلہ سے
جسقدر ریاست کچھہ فایدہ حاصل کرکے ہمیشہ کیواسطے آپ کی دوستانہ عنایت
کی مشکور رہیگی اوس سے دسوان حصہ بہی آپ کی ریاست کو نقصان پہونچیگا
حسب تحریک مہاراوصاحب اور اونکی کمال خواہش کے مین بہ اضافہ اپنی
تمنا کے آپ سے درخواست کرتا ہون کہ بہاری لال کو دیوانی کچھہ کی قبول
کرنیکی اجازت ہوجاوے ❊
امید ہے کہ آپ مجھکو اس بیتکلفی اور طوالت سے لکہنے کی بابت معاف فرماوینگے

ترجمہ یادی یعنی مراسلہ راؤصاحب کچھہ معرفت صاحب پولٹیکل ایجنٹ
بنام دیوان جانی بہاری لال نمبر ۹ ۲ سنہ ۱۸۷۵ء

میرے پاس مہاراؤصاحب والی کچھہ کی یادی مع اقرارنامہ کے جو آپکے عہدہ
دیوانی راج کچھہ قبول کرنے پر راؤصاحب نے منظور و منضبط کیا ہے وصول
ہوئی اس اقرارنامہ کو آپکے پاس بہیجتے ہین مہاراؤصاحب نے مجھسے درخواست
کی ہے کہ اس اقرار کے واجب الایفا ہونیکی بابت مین آپکا اطمینان کردون

اسواسطے مین لکہتا ہون کہ آپکی خدمتون سے متمتع ہونے پر کسی شرط پر راؤ صاحب نے تعہد کیا ہے کہ آپ کو سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ دینگے اور آپکے مستعفی ہونے پر خواہ کسی سبب سے استعفا دین آپکی حین حیات تک جس مقام پر آپ رہنا چاہین وہان تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن دینگے اور یہہ پنشن صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج کچھہ کی معرفت ادا ہوتی رہیگی اور آپ کی عزت وحرمت ہمیشہ ملحوظ رہیگی آپ کی راست بازی اور دیانتداری سے خوش ہوکر راؤ صاحب نے آپکو نوکر رکہنے مین غیر معمولی طریقہ اختیار کیا ہے اوسکو ملحوظ رکھکر اور یہہ امر بہی باور کرکے کہ یہہ طریقہ یا وصف غیر معمولی ہونیکے بنظر فایدہ راج کچھہ اور خود راؤ صاحب کے بہت پسندیدہ ہے کہ ملک مین ایک ذمہ دار وزیر اہتمام کار کرے اور اوس عہدہ پر آپ ایسے شخص جنپر راؤ صاحب کو اسقدر اطمینان ہے کہ آپ کی خاطر سے غیر معمولی طریقہ اختیار کیا ہے اور بنظر صدق دلی راؤ صاحب کے کہ آپ کے مستعفی ہونے یا استعفا دلائے جانے پر معاش معقول بطور پنشن دینے کا عہد کرکے آپ کو منتظم راج مقرر کرتے ہین - مین بطور افسر قایم مقام گورنمنٹ انگریزی کے راؤ صاحب کے اقرار سے آپ کو یقین دلانے سے انکار نہین کرسکتا ہون کہ آپ کا دعوی پنشن اگر خدانخواستہ ضرورت ہو تو بشرط واجبیت اون وجوہات کے جنسے آپ مستعفی ہون یا آپ سے استعفا دلایا جاوے قابل لحاظ و پذیرائی ہوگا بنظر چند وجوہات مندرجہ کے جنکے بموجب آپ کو اس عہدہ کا قبول کرنا ضرور ہے مین یہانتک کہتا ہون

[illegible] آپ اطمینان رکھین کہ راؤ صاحب نے آپ کی پنشن کے باب مین عہد واثق کیا ہے اور آپکو نوکر رکھنے مین اس ایجنسی سے مدد چاہی ہے اور یقین کرتا ہون کہ بغیر اسکے آپ اس عہدہ کو قبول نکرینگے اسواسطے باور کراتا ہون کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ آپ کے ممد و معاون رہینگے اور اگر ضرورت واقع ہوگی اور دربار اپنے ایسے عہد واثق کو بالاے طاق رکھکر اداے پنشن مین عذر و انکار کریگا تو اس محکمہ سے بعد حصول اطمینان وجوہات معقول آپ کے دعوی کے آپ کی پنشن دلائی جاویگی ؛

یہہ چٹھی بذریعہ راؤ صاحب کے بھیجی جاویگی تاکہ راؤ صاحب اور صاحب پولٹیکل کے استحقاق مداخلت حصول پنشن مین بشرط وقوع ضرورت غلط فہمی واقع نہو کہ اسی امر پر آپکا اس عہدہ کا قبول کرنا نکرنا منحصر ہے - المرقوم ۱۹ - ستمبر ۱۸۶۳ء مقام بھوج ؛

اور اسی مضمون کا شقہ راؤ صاحب اور کفالت نامہ رانی صاحبہ کا بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب صادر ہوئے - اسی اثنا مین انقضاء ایام رخصت پر پیشگاہ مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور سے احکام تاکید بارشاد واپسی بھرت پور صادر ہوئے اور بجواب مراسلات راؤ صاحب و صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھہ کے خطوط مندرجہ ذیل تحریر فرمائے ؛

خریطہ از جانب مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرت پور موسومہ مہاراؤ صاحب بہادر کچھہ

مہاراؤ صاحب مشفق مہربان دوستان عنایت فرمای جال تمامت اللّٰہ[illegible]

بعد اشتیاق ملاقات بہجت سمات کہ مزیدے بران متصور نیست مشہود خاطر
محبت مظاہر گردانیدہ می آید نامۂ مودت طراز مرقومہ ۱۸۔ ستمبر ۱۹۱۳ء
باطلاع منظوری رخصت اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال
جی بہ تعداد بیس دن اس خلاصہ سے موصول مطالعہ دوستدار ہوا کہ
یہہ مدت بہت قلیل ہے اس قلیل رخصت مین انجام کار متعلقہ ممکن نہین
اسواسطے بوجہہ ضرورت قوی رخصت قابل انجام کار بنظر رابطہ محبت و
حسن اخلاق کہ زبانی منشی امین محمد سننے مین آئے منظور ہونی چاہیئے +
اگرچہ سابقاً بہی محض بنظر رابطۂ جانبین یہہ رخصت اعتضاد دوستان
دیوان جانی بہاری لال جی کی منظور ہوئی تہی اور اب بہی ایزاد ہی رخصت
مین عذر نہ تہا مگر چونکہ بہرہن راے محبت پیراے ہوکہ اب ایام دربار جناب
نواب مستطاب معلے القاب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے کشور ہند
قریب ہین اور بدون آنے دیوان جی کے کاروبار متعلقہ ریاست دوستدار
مین ہرج ہے اور آنا دیوان جی کا قبل ایام دربار ضروریات سے ہے
لہذا براہ محبت معنوی و رابطہ دلی دیوان جی کو اجازت یہان کے مراجعت
کی دیدین کہ قبل ایام دربار سے یہان فایز ہوجاوین اگر دوستدار کو
پہر ضرورت کسی امر خاص کیواسطے ہوگی تو پہر رخصت ایک ماہ یا کمتر ازان دیگر
دیجاویگی بمقتضاے دوجانبین حال واقعی سے دوستدار کو اطلاع دی
گئی پذیرائی اسکی واجبات سے ہے زیادہ ایام جمعیت وشادمانی بکام باد

[illegible] اکتوبر سنہ ۴۳ء

ترجمہ چٹھی مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرتپور بنام کرنل گوڈفیلو
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کچھ مورخہ ۶ - اکتوبر سنہ ۴۳ء

آپکا خط مورخہ ۱۰ - ستمبر وصول ہوکر کمال خوشی حاصل ہوئی جس دوستانہ و محبت
طرز سے اوسکے مضمون نے حسن تحریر پایا ہے اوسکا مین بدل شکرگذار ہون
عہد و میثاق جو اوسمین شروع سے اخیر تک مترشح ہے اور آپ کے خوش اخلاق
اور مروت طبع کی دلیل قاطع ہے اور خواہ نخواہ بغیر اسکے کہ مجھکو بھی آپ سے
ملنے کا اتفاق ہوا ہو آپ کی عنایت زبانی کا مرہون کرتا ہے ٭
آپکی خواہش درباب تبادلہ دیوان جانی بہاری لال کے راج کچھ مین باتفاق
خواہش ہمارے دوست ہمارا و صاحب والی کچھ کے ایسی ضروری ہے کہ اگر
موجبات عظیم مانع نہوتے تو مین ضرور اون کے بموجب عمل کرتا ٭
مجھکو دیوان جانی بہاری لال سے نواب ویسرائے صاحب کے دربار اور
دیگر معاملات عظیم متعلق ریاست مین صلاح کرنی تھی اسواسطے مین نے اونکو
آبو سے طلب کیا تہا اونکو یہان آئے ہوئے دیر نہوئی تھی اور مجھکو کام
پر متوجہ ہونے کی فرصت نملی تھی کہ اسی عرصہ مین آپ کی چٹھی اون کے پاس
آئی اور مین نے اونکو کچھ جانے کی اجازت دی اور آپ سے اور مہاراؤ
صاحب سے زبانی عرض کرنے کی ہدایت کی مجملا اون کی علیحدگی منظور نہین ہے
چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا لیکن اب اونکی رخصت قریب الانقضا ہے
اور دربار گورنری بھی بہت قریب ہے اونکی یہان موجودگی بہت ضروری ہے

ہین کہ بلا حکم مجھکو ایسا اقرار کرنیکا منصب نہ تہا ؛

اسواسطے مین بہت عجز و آداب سے امید وار ہون کہ آپ اور مہاراو صاحب براہ مہربانی اوس تکلیف کی بابت کہ ناحق و بیفایدہ ہوئی ہے مجھکو معاف فرماوینگے ؛

بعد طے ہونے ان مراتب کے مہاراجہ صاحب بہادر نے شقہ بنام دیوان جانی بہاری لال اور چٹہی اسمی کرنل پیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ بعبارت ذیل اجرا فرمائی ؛

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال وکیل و منیجر دارراج بہرت پور حفظہ جوکہ مہاراو صاحب بہادر والی کچہہ نے بسبب تعلق آپ کو واسطے عہدہ دیوانی ریاست کچہہ کے بدر ماہہ سات سو روپیہ ماہواری بلایا تہا اور در باب پنشن اقرار کیا تہا کہ جب کسی سبب سے آپ اپنی خوشی سے کام چھوڑین یا مہاراو صاحب آپ کو علیحدہ کرین تو ماہ بماہ تین سو روپیہ بطور پنشن آپ کی زندگی تک جہان آپ رہین وہان معرفت صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر دربار کچہہ سے ملا کرینگے ؛

مگر حضور کو آپکی علیحدگی بسبب اسکے کہ آپ ملازم دیرینہ اور معتبر اور دیانتدار اور خیرخواہ راج کے ہین کسی صورت سے منظور نہین ہے اور آپ کو بھی بلا اجازت حضور کے پسند نہوا اس سبب سے بمقتضاء فرض نمکخواری اوس عزم سے باز رہے اور حضور بابدولت کو ترقی و بہبودی آپ کی بہرحال منظور ہے بلکہ درباب ترقی کے کئی بار پوچہا بہی گیا مگر آپکی جانب سے

اُس بارہ مین مشاہرہ حال پر بھی قناعت رہی البتہ درباب پنشن کے آپکی
درخواست ہے اسواسطے تحریر ہے کہ جب کسی سبب سے آپ خواہ اپنی
خوشی سے کار مفوضہ کو چھوڑین یا حضور آپکو علیحدہ کرین تو ماہ بماہ تین سو
روپیہ بطور پنشن آپ جہان رہینگے حین حیات آپکے اس دربار سے پہونچیگا
اور آپکی عزت و حرمت مین کسیطرح اور کسی سبب سے کبھی فرق نہ آویگا
خاطر مطمئن کرین اور رشقہ ہذا کو سنداً اپنے پاس رکھین ۵ - دسمبر ۱۸۴۳ع
بخدمت کرنل بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل - چونکہ دیوان ہمانی بہاری لال
ازسرنو اپنا کام کرنے کیواسطے آپ کے لشکر مین شامل ہوتے ہین مین اس
موقع پر چند سطور آپ کو لکھتا ہون اور مترصد ہون کہ آپ خوش و تندرست
ہین جب کہ مینے آپکو باور کرایا تہا مجھکو دیوان بہاری لال کی علیحدگی منظور
نہین ہے اور یہہ بھی مجھکو بخوبی معلوم ہے کہ میرے احکام کی تعمیل مین
وہ اپنے بڑے فواید کا نقصان اوٹہاتے ہین اسواسطے مینے اونکو اضافہ
تنخواہ اور مواجب پنشن واذکرنیکے واسطے کہا مگر اونہون نے اضافہ تنخواہ
کو منظور نکیا اور مجھکو باور کرایا کہ مین تنخواہ حال پر بالکل قانع ہون اسواسطے
مین نے اون سے وعدہ مستحکم کیا ہے کہ کسی سبب سے نوکری سے علیحدہ
ہونے پر اونکو پنشن تنخواہ کامل یعنی تین سو روپیہ ماہوار کی ملا کریگی اور
مجھے کمال خوشی ہے کہ اونہون نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے ؛
بتاریخ ۱۷- دسمبر سنہ ۱۸۴۳ع بمقام جے پور سے کرنل بیلی صاحب نے چٹھی
جوابی تحریر کی ؛

بحصول آپکے رقیمہ ۴- ماہ حال کے کہ میری رائے مین ہر طرح نہایت پرسعادت وشاہانہ ہے مین بہت شکر گذار ہوا مجھکو کمال خوشی ہے کہ آپ ایسی قدر و منزلت کے لایق ملازم کو اپنی نوکری مین رکھنے اور مین بہاری لال کو ایسے فیاض رئیس کی نوکری مین رہنے پر مبارکباد دیتا ہون یقین کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہینگے اور اس موقع پر مین بابت اوس مہمان نوازی اور عنایت فرمائی کے جو آپ کی دار الحکومت مین جانے پر میرے ساتھہ ہوئی تہی شکریہ ادا کرتا ہون ۞

فروری ۱۸۶۵ء مین مہارانا سجن سنگہ صاحب بہادر والی اودے پور کی تعلیم و تربیت کیواسطے اتالیق مقرر کرنیکی ضرورت ہوئی تو مسٹر لیال جنٹ بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے دیوان جانی بہاری لال صاحب کو اس خدمت پر متعین کیا کہ بتاریخ ۱۴- فروری دیوان صاحب نے اودے پور مین پہونچکر کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے ملاقات کی صاحب موصوف نے مبلغ سات سو روپیہ تنخواہ تجویز کرکے اونکو ٹہیرانا چاہا دیوان صاحب نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکہا کہ یہہ عہدہ چند روزہ ہے اور اوسمین پنشن کی امید نہین ہے حالانکہ میرا عہدہ حال مورو ثی ہے اور کاغذات معطوفہ سے ثابت ہے کہ مستعفی ہونے پر پنشن کا استحقاق رکہتا ہون اسواسطے گذارش ہے کہ آپ مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے ایسا بندوبست کرین کہ مین اس حق سے محروم نکیا جاؤن اور جب قابل نوکری نرہون بقیہ عمر امن و عافیت سے بسر کرون اسکے جواب مین مسٹر لیال صاحب نے جنہہ

مندرجہ ذیل لکھی ؛

آپ کی چٹھی مورخہ ۱۵- فروری اودے پور سے پہونچی اور دریافت اس حال کے کرنل رائٹ صاحب نے آپ کی بہت خاطرداری کی اور آپ کے تقرر سے دربار خوش ہے مجھکو بہت خوشی ہوئی اب مین چند روز مین مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرنے کیواسطے بھرت پور جانیوالا ہون اوسوقت مہاراجہ صاحب سے گفتگو کرکے ایسا بندوبست کرونگا کہ چند روزہ میواڑ مین رہنے سے آپ کے حقوق مین فرق نہ آویگا ؛

بتاریخ ۲۳- فروری ۱۸۶۶ء صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بابت انتظام راج میواڑ کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین مراسلہ بھیجا اوسمین دیوان جانی بہاری لال صاحب کی نسبت لکھا ہے ؛

آپ نے دیوان جانی بہاری لال کو جنکی یہان کے اکثر امرا اور نامی لوگ بہت قدر کرتے ہین مقرر کیا ہے اس سے رئیس کیواسطے اوستاد و اتالیق مقرر کرنیکا ضروری معاملہ طے ہوگیا ہے جسوقت وے یہان آوینگے مین اونکو مہارانا صاحب سے ملاؤنگا اور مہارانا صاحب کو مین نے پیشتر سے آگاہ کردیا ہے کہ اون کے ساتھہ بہت تعظیم و تکریم سے پیش آنا اور اونکی نصیحت و صلاح پر عمل کرنا ضرور ہے ؛

مین نے مہارانا صاحب کے ملازمون اور حضوری لوگون کو مطلع کردیا ہے کہ وے اونکا ہرطرح سے ادب و اطاعت کیا کرین ؛

اونکا قیام محل مین یا محل کے قریب ہوگا اور بشرطیکہ آپ منظور کرلین مین اونسے

حتی الامکان قواعد مندرجہ ذیل پر عمل کرنیکے واسطے کہونگا +
نوجوان رئیس کے دل پر تسلط حاصل کرنے مین کوشش کرین +
جہانتک ممکن ہو اونکو زنانہ مین رہنے سے باز رکھین شرابخواری اور
ہر طرح کی زیادتی سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتے رہین کفایت شعاری سے
عمل کرنے کی ضرورت بتلاتے رہین کرنل بروک صاحب کی تاریخ میواڑ سے
ملک کی تاریخ پڑہاتے رہین تاکہ اونکو معلوم ہووے کہ اپنی فضول خرچی
اور بدنظمی کے سبب سے پہلے راناصاحبون مین سے بعض کس افلاس و
محتاجگی کی حالت کو پہونچے تہے +
انتظام ملک اور تدبیرات عافیت وبہبودی رعایا مین مصروف رہنے پر
آمادہ کرتے رہین اور سرداران راج وملازمان وہمراہیان سے باخلاق
وخاطرداری پیش آنے کی واجبیت منقوش خاطر کرتے رہین +
جب کبہی اونکی نصیحت پر غفلت اور بے التفاتی کیجاوے جانی بہاری لال صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کو اطلاع دینگے اور صاحب موصوف ہمیشہ اونکی امداد واعانت
کرین گے +
دربار مین مہاراناصاحب کے محاذی بیٹہاکرین یہہ نشست عزت کی ہے
اور یہان بیٹہنا سرداران راج کو جو مسند سے راست وچپ بیٹہتے ہین ناگوار
نہوگا اسکی نقل اطلاعاً دیوان جانی بہاری لال کے پاس بہیجی گئی +
بتاریخ ۱۱- اپریل ۱۸۷۵ء مسٹر لیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دیوان
جانی بہاری لال صاحب کے نام اس مضمون سے چٹہی لکہی -

آپ کی چٹھی مورخہ یکم ماہ حال پہونچی آپ نے وادِ دہ پہیون کی کتاب کا ترجمہ
بہیجا اسکا مین بہت شکر گذار ہون بمقام دہلی مین نے آپکے باب مین مہاراجہ
صاحب بہادر والی بہرت پور سے گفتگو کی بمشکل تمام اونہون نے اقرار فرمایا
ہے کہ بالفعل آپ علی الاتصال اودے پور مین رہین مین خیال رکہونگا کہ اس
سبب سے آپ کے حقوق مین کسیطرح ہرج واقع نہوگا مگر اس معاملہ مین مہاراجہ
صاحب نے گورنمنٹ کی خواہش کو آزردگی سے منظور فرمایا ہے اس سے مجھکو کچھ
مایوسی ہوئی ہے کیونکہ سرکار انگریزی مہاراجہ صاحب کو ہمیشہ ہرطرح کی مدد
واعانت کرنے کو مستعد ہے ❊

آپکی اتالیقی کی نسبت میری راے یہہ ہے کہ آپ نوجوان مہارانا صاحب کو
نیک چلنی اور شریفانہ و تنادرستی کے طریقہ سے رہنے کی تربیت دین کیونکہ
اگرچہ زبانون کا سکہانا مفید ہے مگر یہہ تربیت زبانون کی تعلیم سے ضرورتر ہے

بتاریخ ۲۳- مارچ ۱۸۷۵ع مہاراجہ صاحب بہادر نے شقہ خاص بنام دیوان
جانی بہاری لال صاحب بعبارت ذیل صادر فرمایا -

اعتضاد دوستان دیوان جانی بہاری لال وکیل و پنچ دار راج بہرت پور بعافیت باشند
سابق ازین بذریعہ خطوط کپتان سے ہم منشاء حضور درباب معاملہ اودے پور
آپکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہے مگر ہنوز اوس منشاء کے بموجب ظہور نہین ہوا لہذا
جانی لکہمین لال کو بذریعہ شقہ ہذا آپکے پاس روانہ کیا جاتا ہے اور لکہا جاتا ہے
کہ بہ تدابیر شایستہ جسطرح ممکن ہو وہان سے عقب گذاری اپنی کرکے اپنی جگہ
پر آجاوین کسواسطے کہ بدون حاضری آپکے کئی طرح کے ہرج ہین اور حضور کو

بہی طمانیت نہین ہے اسواسطے بہرحال خواہ بہ بہانہ عدم موافقت آب وہوا
یا کسی دیگر عذر معقول سے رخصت ہوکر آجاوین اور اس باب مین حضور اینجانب
کا لکہنا فضول ہے آپ خود ہوشیار ہین ایسی تدبیر کرین کہ صاحب کلان بہادر
بہی راضی رہین اور یہہ بہی معلوم ہووے کہ ایما اینجانب سے یہہ عذر جانب
دیوانجی سے ہوا اور آپ کی عقب گذاری بہی وہان سے ہوجاوے اور واضح
رہے کہ حضور کو اب اس مدت سے کہ جو آپ کا وہان قیام رہ چکا ایک دن
زیادہ کا بہی وہان ازبس ناپسند وناگوار ہے زیادہ اس سے کیا لکہا جاوے
اور جو آپ نے درباب تنخواہ کے لکہا تہا کہ ایک ہزار روپیہ دربار اودے پور
سے مقرر ہونی تجویز ہوئی ہے سو آپ تنخواہ وہان سے نہ لیوین نہ اوسکو
قبول کرین تنخواہ آپ کی برابر یہان سے جاری رہیگی اور جن ایام مین وہان
رہے ہو وہ بہی تنخواہ یہان سے ہی ملیگی ؛

مسٹر ہیلیال صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب تجویز صاحب پولیٹکل ایجنٹ
اودے پور دیوان جی صاحب کی تنخواہ سات سو روپیہ ماہوار مقرر کرکے درخواست
منظوری کی تہی اوسکے جواب مین چٹہی صاحب انڈر سیکرٹری گورنمنٹ ہند
بنام صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نمبری ۱۶۸۲ مورخہ ۹-جون ۱۸۷۵ء وصول
ہوکر اوسکی نقل مِن جناب پولیٹکل ایجنٹ اودے پور اور دیوان جانی بہاری لال صاحب
کے پاس بہیجی گئی ؛

آپ کی چٹہی نمبری ۱۳۴۷-۲۴۲ پی مورخہ ۲۲-مئی ۱۸۷۵ء کے جواب مین
مین حسب الحکم آپکو اطلاع دیتا ہون کہ نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب نے

باجلاس کونسل آپ کی اس تجویز کو کہ دیوان جانی بہاری لال جب تک مہارانا صاحب والی اودے پور کے اتالیق رہین اونکو مبلغ سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ ملا کرے منظور فرمایا ہے ؁

गनिंग

جولائی ۱۸۸۰ء مین مہارانا صاحب کی شادی ہوئی اوسکے اہتمام مین دیوان جانی بہاری لال صاحب نے کوشش کی تب میجر گننگ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ میواڑ نے چٹھی مندرجہ ذیل بطور سند کارگذاری تحریر کی ؁

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۰ء مقام کہیرواڑہ ؁

[illegible]लालजी

اس مہینے مین مہارانا سجن سنگہ صاحب والی اودے پور تخت جی لال دختر مہاراجہ صاحب ایڈر سے شادی کرنے کیواسطے ایڈر کو گئے تب دیوان جانی بہاری لال وکیل راج بہرت پور اون کے ہمراہ تہے بسبب اکثر مراتب پابندی دستور وقاعدہ قدیم کے دیوان جی صاحب کی صلاح بحیثیت اوستادی مہارانا صاحب دشوار التعمیل تہی کیونکہ اونکی نصیحت جو واقعی ناگوار تہی اونکے شاگرد کی طبیعت پر ظاہر ومنقوش کرنی پڑتی تہی اور صرف اونہین کے حلم ومستقل مزاجی وخوش طبعی اور قیام طبیعت سے کہ یہہ اوصاف ہندوستانی لوگون مین مین نے بہت کم دیکہے ہین اونہون نے اس غرض سے عمل ہوا کہ ہر ایک کام حسب اطمینان انجام کو پہونچا اور مجھکو بطور پولیٹکل افسر منجانب گورنمنٹ کے انصرام کار مین بہت آسانی ہوئی ؁

हरवर्ट

اور اودے پور مین واپس آنے کے بعد کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے چٹھی مندرجہ ذیل تحریر کی ؁

عزیز من دیوان جانی بہاری لال صاحب ۔

مین نے مہارانا صاحب کو ایک چٹھی لکھی ہے جسوقت اوسے بند کیا اوسوقت اون کے گوردہن بلاس مین پہونچنے کی سلامی ہوئی امید ہے کہ آج شام کو مین اونکے پاس آؤن تو کوئی امر مانع نہوگا اس سفر مین جو آپنے اہتمام کار کیا ہے اوسکی بابت مین آپکو مبارکی دیتا ہون میجر گننگ صاحب آپکی خدمتون کی بہت تعریف لکھتے ہین اور مین اونکی رپورٹ نہایت خوشی سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین روانہ کرونگا ✤

اس رپورٹ کی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین پہونچنے پر جواب مین چٹھی مارٹیلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بنام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ صادر ہوئی اوسکی نقل دیوانجی صاحب کے پاس بہیجی گئی ✤

حسب الحکم آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ آپکی چٹھی نمبری ۲۳۲ - ۱۲۰ جی مورخہ ۲ ماہ گذشتہ متضمن حالات شادی مہارانا صاحب دختر خاندان رئیس ایدر سے وصول ہوئی ✤

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ارشاد کرتے ہین کہ آپ دیوان جانی بہاری لال کو مطلع کردین کہ مراسلہ مذکور مین اونکی کارگذاری کا جو حال لکھا ہے اوس کے دریافت ہونے سے ہمکو کمال خوشی حاصل ہوئی ہے اور اوسکی نقل اطلاعاً گورنمنٹ کی خدمت مین بہیجی جاویگی ✤

احکام تاکیدی مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور بارشاد حاضری دیوان جانی بہاری لال صاحب اپنے کام پر صادر ہوئی تو دیوانجی صاحب سلنے

मोरघनविलास

मारटेली

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عہدۂ اتالیقی مہاراناصاحب والی
اودےپور سے علیحدگی کی درخواست کی کہ ماہ اکتوبر ۱۸۸۱ع مسٹر فرامجی بھیکاجی
پولیٹکل اسسٹنٹ مقرر ہوئے اور اونکو بذریعہ چٹھی مندرجہ ذیل رخصت ہوئی

چٹھی منجانب صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ بنام پران جانی بہاری لال مکا اتالیق
مہاراناصاحب بہادر والی اودےپور نمبری ۷۰۶ مقام اودےپور مورخہ
۱۱ - اکتوبر ۱۸۸۱ع ؀

حسب خواہش واجبی آپ کے آقاے نعمت مہاراجہ صاحب بہادر والی بھرتپور
کے آپکا راج بھرتپور کی نوکری مین جانا ضرور متصور ہوکر یہہ تجویز قرار پائی ہے
کہ مسٹر فرامجی بھیکاجی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مہاراناصاحب اودےپور کی
خدمت مین بجاے آپکے مقرر ہون اسواسطے مجھکو لازم ہے کہ بحیثیت اپنے
عہدہ نیز خاص اپنی راے سے جو خدمتین آپ نے عرصہ سات مہینے مین
کہ اس دربار کے بہت ضروری و دقیق کام پر رہنے مین انجام دی
ہین اونکی تعریف لکھون ؀

آپنے مہاراناصاحب کیطرف سے بہت قدر و منزلت حاصل کی ہے اور سرداران
راج اور ہر فرقہ کے لوگ آپکے بہت مداح و ثناخوان ہین ؀

امید ہے کہ آپ نے جو یہان انتظام کار مین محنت و توجہ کی ہے اوسکے عوض
میرا شکریہ قبول کرین ؀

دستخط کرنل ہربرٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ

اودےپور سے علیحدہ ہونے کے بعد مہاراناصاحب والی اودےپور نے بتاریخ

۴- جنوری ۱۸۶۸ء ایک چٹھی بنام دیوان جانی بہاری لال صاحب تحریر کی وہ بہی لکہنے کے لایق ہے ؞

میرے معزز اوستاد - افسوس ہے کہ جب سے آپ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے لشکر کو گئے ہین مجہکو بدریافت حال خیر و عافیت آپ کے مسرت حاصل نہوئی آیندہ کو امید ہے کہ آپ اپنی تندرستی کے حال سے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہینگے کرنل رائٹ صاحب نے بہی اندنون مین کوئی چٹھی نہین بہیجی ہے اسواسطے آپ اونکو یاد دلادین اور اون سے اور اون کی میم صاحب سے میرا سلام کہین ؞

جیسا کہ پیشتر چاہتا تہا مین اب آپکو انگریزی اُردو اور ہندی کا بیان بہیجتا ہون امید ہے کہ آپ صاحب موصوف کو دکہا دینگے افسوس ہے کہ جب مہاراجہ صاحب والی بہرت پور ناتہہ دوارہ مین سری ناتہہ جی کے درشن کیواسطے آئے تہے مین بمبئی سے آیا تہا اور میرے یہان پہونچتے ہی لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان اس دار الحکومت مین تشریف لائے اس سبب سے مین بہت مصروف تہا اور ایکدم کی فرصت نہ تہی مگر بوقت تشریف بری لارڈ صاحب کے مین نے گوپال دہنکڑہ کو ناتہہ دوارہ مین بہیجا اوسکے پہونچنے سے ایک روز پیشتر مہاراجہ صاحب تشریف لیگئے اس سبب سے نہ مین اون سے ملاقات کرسکا اور نہ اونکی کچہہ خاطر و تواضع ہوسکی میری ہمیشہ کمال خواہش ہے کہ مہربان رئیس مثل مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرت پور سے جو آپ سے دانشمند اور وفادار مشیر کی قدر و منزلت فرماتے ہین ملاقات کرون

नाथद्वारए
श्री नाथ
तीर्थगुरुक

धेंकड़ा

اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو تو آپ یہہ کاپیان مہاراجہ صاحب کو بہی دکہاوین
اور اس دربار کو ہمیشہ اپنا سمجہتے رہین اور جو آپکی خواہش ہوا وسکے لکہنے مین
پس وپیش نکرین اور اس دربار کو خانہ بے تکلف سمجہین ؂

قبل اختتام اس چٹہی کے مین آپ کی اطلاع کیواسطے یہہ بہی لکہتا ہون کہ نواب
ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان اس ریاست کے انتظام
سے بہت خوش ہوئے ہین ؂

آپکا دلی خیرخواہ مہارانا سجن سنگہ والی اودیپور

دوسری فصل

راج الور

راج الور کے شمال مین ضلع گورگانوہ متعلق دہلی شمال مغرب مین کوٹ قاسم علاقہ راج جیپور اور پرگنات کانتی وباول علاقہ راج نابہہ اور پرگنہ نارنول علاقہ راج پٹیالہ اور مغرب وجنوب مین راج جے پور اور مشرق مین راج بہرت پور ہین - درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴ دقیقہ اور ۲۸ درجہ ۴ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۷ دقیقہ اور ۷۷ درجہ ۱۴ دقیقہ کے اوسکا غایت طول اسی میل شمال وجنوب مین اور غایت عرض پینسٹھہ میل مشرق ومغرب مین اور رقبہ ۳۰۲۵ مربع میل گہاٹ جسمین ہوکر اس ملک کی بارش کا پانی گذرتا ہے بوجوہات معقول سطح سمندر سے ۹۰۰ فیٹ بلند متصور ہوسکتا ہے اور الور کا قلعہ پست زمین سے ۱۲۰۰ فیٹ اور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فیٹ برتر ہے کل علاقہ مین مسلسل پہاڑ ہین اور اون کے درمیان مین میدان اور چہوٹے چہوٹے قطعات اراضی ہین اور اکثر پہاڑون پر قلعات ہین ؛

اس ملک مین دو ندیان ہین ایک سونگانہ کے بارہ کی کہ بارہ سے آگے بڑہ کر شمول ندی اومرن - روپاریل - مائنس نہی ناموں سے مشہور ہوئی ہے اور مختلف شاخون سے علاقہ راج بہرت پور مین داخل ہوتی ہے برسات مین بہت زور سے بہتی ہے اور موسم گرما وسرما مین بہی کسیقدر پانی جاری

काटी
बावल
नाभा
नारनौल

सुगाना
उमरन
रूपारेल
माईसनई

رہتا ہے - دوسری صاحبی ندی کہ صرف برسات مین بہتی ہے اور دیگر موسمون مین خشک رہتی ہے ؛

اگرچہ اسوجہ سے کہ کچھوایون کا راج اور جیپور کی شاخ ہے اس ملک کے لوگ ڈھونڈار خیال کرتے ہین مگر درحاصل اس راج مین ڈھونڈار کا بہت خفیف جزو داخل ہے اور اوسکے حصص چار ناموان سے مشہور ہین -

اول ڈھونڈار جسمین پرگنات مالاکھیڑہ و راج گڈہ و راج پور و ٹہلہ ہین -

دوسرے نہیڑہ جسمین پرگنات تہانہ غازی و پرتاب گڈہ و عجب گڈہ - و بلدیو گڈہ ہین -

تیسرے راٹھ جسمین ماندن و نیرود و بہروڑ و منڈاور و کرنی کوٹ - و نیمرانہ و ہرسورہ و جنیدولی و تتارپور و حاجی پور و ہمیرپور و بانسور و رام پور ہین -

چوتھے میوات جسمین الور و رام گڈہ و بہادر پور و گوبندگڈہ و پیپل کہیڑہ و کشن گڈہ و اسمعیل پور و تجارہ و ٹپوکڑہ داخل ہین ؛

ملک میوات جسکا ایک حصہ ضلع گوڑگانوہ مین دوسرا راج بھرت پور مین اور تیسرا راج الور مین ہین بوجہ آبادی قوم میو کے اس نام سے مشہور ہوا ہی قوم میو کی اصلیت کسی تاریخ سے ظاہر نہوئی ہے مگر مدت مدید سے اونکا اس ملک مین ہونا ظاہر ہے یہہ قوم برآمدگی اپنی راجپوتون سے بتلاتے ہین لیکن اوسپر یقین کامل نہین ہوسکتا کیونکہ جو راجپوت مسلمان ہوگئے ہین اون کے راجپوتی لقب اور گوت مین خلل واقع نہین ہوا اگر میو بھی راجپوت سے نکلے ہوتے

साहिबी
ढूंढार
मालाखेडा
राजगढ
रामपुर
टहला
नेहडा
थानागाजी
परतापगढ
अजबगढ
बलदेवगढ
राठ
माडन
बहरोड
मुंडावर
करनीकोट
नीमराना
हरसोरा
जींदोली
ततारपुर
हाजीपुर
हमीरपुर
बानसूर
रामपुर
मेवात
अलवर
रामगढ
किशनगढ मेव गोत

تولقب اور گوت کی تبدیلی ہوتی اس سے پیدا ہے کہ برآمدگی اونکی راجپوتون سے نہین بلکہ چند وجوہ سے پایا جاتا ہے کہ میو مینون سے مسلمان ہوئے ہین۔

اول یہہ کہ میوا ور مینہ ہم مخرج ہین۔

دوسرے گوت میوان و مینہ باکثر ایک ہین جیسے نائی۔ سینگل۔ دولوت۔ پوندلوت۔ دہنگل۔ بالوت کہ یہہ گوت دونون قومون مین ہین۔

تیسرے پیشہ سرقت مین دونون قومین متفق ہین۔

چوتہے اونکی آپسمین رشتہ داری سابق مین ہوتی تہی کہ قصہ شادی ششی مینی پوتی بادارا و مینہ اور دریا ولد تو ڈرمل میو طشت از بام افتادہ ہے۔

درینصورت آشکار ہے کہ کسی مرد یا عورت قوم مینہ کا ساتہہ دیگر قوم راجپوت وغیرہ کے ملاپ ہوکر اونکی اولاد علیحدہ قوم قرار پائی اور میو کے نام سے موسوم ہوئی بعدازان جس قوم نے اون کے ساتہہ اتفاق کیا وہ بہی میو ہوگئی عجب نہین جسطرح جادون راجپوت میوان مین ملکر گوتوال میو ہوئے اسیطرح دیگر راجپوت بہی اونمین شامل ہوئے ہون اونکی کثرت بدرجہا ہوئی چنانچہ میوان کے باون گوت اور بارہ پال ہین پالون کی تفصیل یہہ ہے۔

لندا وت۔ دہنگل۔ نائی۔ سینگل۔ چہرکلوت۔ ڈیمروت۔ پاہٹ۔ ڈلوت۔ بالوت۔ پوندلوت۔ رتاوت۔ دہرادل۔ اور جو میوان بارہ پال سے باہر ہین نپالے کہلاتے ہین اور رسمیات ہنود ابتک اس قوم مین جاری ہین باہم ایک پال مین شادی نہین کرتے ایک پال کی دوسری پال مین شادی ہوتی ہے اور دیگر کل طریق ہندوانہ رکہتے ہین نام کے مسلمان ہین روزہ نماز کے

नाई
सींगल
दूलोत
पोंदलोत
देहगल
बालोट
शशि वदनी
बाड़ाराव
दरया
टोडरमल

गोतवाल

लंदावत
देहगल
नाई
सींगल
छिरकलोट
डेमरोत
पाहट
दूलोत
बालोत
पोंदलोत

پابند نہین شراب خواری کو جائز سمجھتے ہین سید سالار مسعود غازی کو بہت مانتے ہین اور ہر قوم کی عورت گہر مین ڈال لیتے ہین اور مغل گوجر وغیرہ قومون کے گہر داسہ کرتے ہین اور عورتین بدن گودواتی ہین ❊

یہہ قوم ہمیشہ سے خونخوار وحشی صفت اور چوری پیشہ مشہور رہے مسلمان بادشاہون کے زمانہ مین زیادہ سرکش ہوئی جب اونہون نے یہین دارالسلطنت کے دروازہ تک تاخت وتاراج شروع کیا آخرکار اونپر عتاب شاہی ہوا ❊

سنہ ۱۲۶۶ء مین غیاث الدین بلبن نے اونپر فوج کشی کی اور بخوبی تمام اونکی سرکوبی کرکے اور اکثر مقامات مین اپنی فوج متعین کرکے اونکا قریب ایک لاکہہ آدمی قتل کیا ڈیڑہ سو برس بعد جب خاندان تغلق کا زوال ہوا میئو ون نے یہہ موقع غنیمت سمجہکر سرکشی کی مگر سید مبارک نے پہر سنہ ۱۴۲۹ء مین اونکو سزا دی اوس وقت سے تین سو برس تک صرف خفیف وارداتین کرتے رہے کیونکہ اونکی طاقت ایسی نہ تہی کہ جماعت کثیر سے غارتگری کرتے اونمین کوئی سرگروہ نہ تہا اور کچہہ ترتیب وقاعدہ تہا وقت انتقال شاہنشاہ اورنگ زیب فساد وبدنظمی ہونے پر راجہ جیپور نے سلطنت مین سے چند ملکون پر اپنا قبضہ کیا اون مین میوات بہی تہی پچاس برس تک اونکے قبضہ مین رہی بعد ازان بہرتپور و الور مین منقسم ہوئی ❊

سنہ ۱۸۰۳ء مین عند المقابلہ ہلکر اور لارڈ لیک صاحب کے میوان نے انگریزی فوج کو تکلیف و مضرت پہونچائی باوصف کامل ہوشیاری کے اونہون نے متواتر حملے کرکے اونٹ اور گہوڑون کو لوٹا اور جو لوگ ضرور تاً لشکر سے علیحدہ ہوتے

اونکو قتل کیا باوصف اونکی شرارت کے راو راجہ صاحب کا طریقہ بجانب سرکار
انگریزی ایسا عمدہ رہا کہ بعد فتح کے ۱۸۰۳ء مین جو ملک بہرت پور سے لیا گیا
اوسمین سے چند پرگنات بعوض اوس بدسلوکی کے جو اونہون نے ہلکر کے
ساتہہ کی راو راجہ صاحب کو عطا کیئے گئے ❊

رینل صاحب نے میوان کو بہت شریر اور جاہل لکہا ہے مگر مسٹر فریزر صاحب
کو کہ ۱۸۲۰ء مین اس ملک مین ہوکر گذرے اور مسٹر جیکومنٹ صاحب کو
جو ۱۸۳۲ء مین اوسی راستہ سے گیئے اون سے کچہہ اذیت نہ پہونچی بلکہ جیکومنٹ
صاحب کو تو یہہ شکایت رہی کہ راو راجہ صاحب نے جو صاحبان انگریز کے ساتہہ
بے اعتنائی اور کم توجہی سے پیش آتے تہے اونکی کچہہ خاطر و تواضع نکی گو صاحبان
انگریزی کی سبکی ہونے پر نواب گورنر جنرل صاحب اور دیگر حکام انگریزی کی کمال
ناخوشی ہوئی تو راو راجہ صاحب کے طریقہ مین بہت فرق پیدا ہوا ۱۸۳۸ء
مین اونہون نے وہون اور لیج صاحب کو الور کی سیر کیواسطے بہت شوق سے
بلایا اور بہت تعظیم و تواضع کی ❊

रेनल
फ़्रेज़र
जेकोमंट
होनग्रार लिच

راج الور مین بخلاف صورت دیگر ریاستون کے یہہ بڑی خوبی ہے کہ اوسکا دار الریاست
یعنی شہر الور راج کے عین وسط مین واقع ہے ہر طرف کو پرگنات علاقہ راج
ہین اور سرحد راج کے ہر سمت مین الور سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہے ❊
ریاست کا مشرقی حصہ کشادہ اور نہایت مزروعہ ہے اوسکے مغرب مین سلسلہ
کوہستان ہے کہ کہین بارہ میل اور کہین بیس میل عرض مین متوازی پہاڑون
سے بنا ہے کہ اونمین سے بعض ۲۲۰۰ فیٹ کی بلندی تک پہونچے ہین یہہ پہاڑ گو

اما بلی کے اجزاء ہین اونمین اکثر مقامات پر نہایت خوشنما گہاٹ اور گندرگاہ
ہین گہاس اور سردرختی بہت رہتی ہے اور اگرچہ کسی عمدہ قسم کی لکڑی پیدا
نہین ہوتی مگر کوئلون کیواسطے لکڑی بہت ہوتی ہے کہ ۱۸۶۵ء مین انہین
پہاڑون کا چار لاکھ اسی ہزار من کویلہ نائنڈری یعنی لوہے کی بھٹیون کے خرچ
مین کام آیا - ان پہاڑون مین معدنی پیداوار بہت ہوتی ہے آہنی تودری
تو سطح زمین سے بہت قریب ملتی ہے دوکانین ثانیہ کی چند سال سے جاری
ہین مگر اون سے فایدہ کم ہوتا ہے اور چاندی سیسہ اور گندک بہی قلیل
مقدار سے ملتا ہے مگر اون کے نکالنے مین کچھ فایدہ نہین موضع جہری پرگنہ
پرتاب گڈہ مین سفید سنگ مرمر کی کان ہے ✤

پہاڑون مین شیر گہیرے سانبہر نیل گاؤ وغیرہ جانور بکثرت ہین اور ہمیشہ سے
اونکے مارنے کی مانعت ہے مہارا وراجہ بنی سنگہ صاحب کے وقت مین جنگلی
سور بہت تہے اور زراعت کا اسقدر نقصان کرتے تہے کہ دیہات ویران ہوگئے
کوسون تک اراضی غیر مزروعہ رہگئے تہے مگر عہد انتظام ایجنسی مین اونکے
مارنے کی ممانعت موقوف ہوگئی کہ اوسوقت سے صرف پہاڑون مین رہتے
ہین ہرن بہی بکثرت ہین ایک ہرن کے مارنے کی سزا تین برس کی قید مقرر ہے
تاریخ ۱۰ - اپریل ۱۸۸۱ء علاقہ راج کی خانہ شماری ہوئی اوس سے گہراور
آدمیون کی تعداد اس تفصیل سے ثابت ہوئی ہے ✤

نام پرگنہ	تعداد آبادی قصبہ صدر پرگنہ	تعداد مکانات و دوکانات پرگنہ	تعداد آبادی پرگنہ
الور	۵۲۳۵۷	۳۶۳۰۶	۱۴۷۲۴۰
راج گڈھ	۱۲۰۷۰	۱۳۷۹۳	۱۰۲۲۱۱
لچھمن گڈھ	۳۷۷۹	۹۹۴۱	۶۶۱۸۹
گوبند گڈھ	۵۷۲۰	۵۶۳۵	۲۴۱۷۷
کٹھومر	۲۹۸۲	۴۷۹۹	۳۸۲۶۸
رامگڈھ	۵۵۸۱	۱۱۷۱۳	۵۳۴۹۹
کشنگڈھ	۴۲۵۴	۱۲۹۵۶	۶۰۲۷۴
تجارہ	۷۳۸۲	۱۲۳۶۲	۵۱۷۰۲
منڈاور	۰	۷۶۹۰	۶۰۶۲۰
بانسور	۳۲۶۳	۹۹۷۳	۶۹۳۷۹
بہروڑ	۵۲۸۳	۷۱۹۳	۵۲۹۱۸
تہانہ غازی	۳۳۶۹	۷۰۷۷	۵۲۱۱۹
۰	میزان	۱۳۹۴۳۸	۷۷۸۵۹۶

تفصیل آبادی	۷۷۸۵۹۶		
مرد	عورت	اطفال	دختر
۲۵۹۷۷۲	۲۳۰۵۳۵	۱۵۸۹۶۱	۱۲۹۳۲۸

تفصیل اقوام	۷۷۸۵۹۶		
ہندو	۵۹۸۳۳۳	مسلمان	۱۸۰۲۲۵
برہمن	بقال	میو	خان زادہ
۸۷۰۴…	۴۶۰۵۲	۹۶۸۹۱	۸۴۶۰
اہیر	گوجر	راجپوت مسلمان	متفرقات
۴۴…	۴۲۷۳۰	۳۵۶۵	۷۱۳۰۹
مینہ	راجپوت		
۴۹۱۸۸	۳۳۸۱۷		
…ت	متفرقات		
۳۲۰…	۲۶۷۴۹۶		
عیسائی	۳۸		

ان اقوام مین سے میوان کا مفصل حال پیشتر لکہا گیا ہے ؛

महवासी برہمنون مین زیادہ تر اہوا سی ہین کہ بیلون پر مال کی بہرتی کرکے تجارت کرتے ہین مینہ لوگ مشہور سارق و غارتگر ہین مگر اس پیشہ کے لوگ اس قوم مین تہوڑے ہین اور چوکیدار نام سے مشہور ہین اور چوری سے باز رہنے اور اپنے برادری کو باز رکہنے کیواسطے دیہات مین چوکیدار مقرر کیے جاتے ہین مگر زیادہ تر اس قوم کے زراعت پیشہ ہین علاقہ الور مین وے چوکیدار مینون کی برادری سے علیحدہ ہوگئے ہین اگرچہ چوکیدار بہی زراعت پیشہ ہوسکتے ہین زراعت پیشہ مینے گوجرون سے بہی زیادہ ضلع ور ہین پس کل قوم بدپیشہ نہین ہین راجپوتون سے پیشتر مینے راج کے مالک تہے اور پشتون سے وسے ریاستون کے خزانہ کے محافظ اور کسی طرح سے رئیسون کے پاس نوکر رہے ہین ؛

علاقہ الور کے گوجر سرکش و بدپیشہ نہین ہین بلکہ اکثر مقامات پر اونپر راجپوتون کیطرف سے ظلم و زیادہ ستانی ہوتی رہی ہے ؛

علاقہ الور کے بقال دولتمند نہین ہین اول درجہ کا ساہوکار ایک بہی نہین ہے زیادہ تر اگروال ہین ؛

مثل دیگر ممالک کے اس ریاست مین بہی جاٹ اول درجہ کے زراعت پیشہ ہین اور اس پیشہ مین صرف کاچہی اونکی ہمسری کرسکتے ہین ؛

नरूका تعجب ہے کہ جو قوم ملک کی حاکم ہے وہی تعداد مین سب سے کم ہے منجملہ ۳۲۸۱۴ راجپوتونکے مہاراو راجصاحب کے ہم خاندان یعنی نروکہ صرف ۲۱۸۷ ہین باقی ماندہ اس تفصیل سے ہین ؛

راٹھوڑ	چوہان	راجاوت	شیخاوت	دیگر راجپوت
۱۳۸۵	۸۵۶۳	۸۰۴	۳۵۵۹	۱۲۲۹۸

راٹھوڑ و چوہانون سے نزوکون کی رشتہ داری ہوتی ہے - راجاوت و شیخاوت مثل نزدکون کے جیپور کے کچھوایون کی شاخین ہین خاص برادران کی نسبت دیگر اقسام کے ہمقوم حسد کم کرتے ہین اسواسطے یہہ لوگ نوکری مین زیادہ مصنتی اور بطور رعایا زیادہ خیرخواہ ہین اکثر دیہات راجپوتون کو معافی مین ہین اور وہان وے اپنے حقوق مالکانہ سمجھتے ہین مگر راجگان الور ہمیشہ سے اپنے برادر و رشتہ دارون کی جاگیرین زیادہ نکرنے مین ہوشیار رہے ہین تاکہ وے حد سے زیادہ زبردست ہوکر رئیس کی تکلیف و دقت کے باعث نہوسکین اس سبب سے جیسے زبردست ٹھاکر راجپوتانہ کی دیگر ریاستون مین ہین الور مین نہین ہین اور جوکسی نے رسوخ پایاہے توصرف اپنی ذاتی لیاقت اور بکوشش وجانفشانی رئیس کی نوکری کرنے سے نہ کہ اپنی رشتہ داری یا ہم قومی وغیرہ کے استحقاق سے ؛

دیہات خالصہ مین راجپوتون کی زمینداری بہت کم ہے اور جہان ہے ایسے کاہل وجود ہین کہ جب تک فاقہ کشی کی نوبت نہ پہونچے ہل کو ہاتھہ نہین لگاتے اور پیداوار کا اچھا انتظام نہین کرتے بس ریاست مین ہمیشہ یہی مدنظر رہا ہے کہ جہان بوجہ قدامت گانو مین راجپوت مقدم و سرگروہ متصور ہونیکے لایق تھے وہان بجاے اونکے دیگر اقوام کے لوگ مقرر کیئے گئے ہین ؛

اہیر زراعت پیشہ اور ضلع ور قوم ہے ؛

قوم خانزادہ کا حال محمد مخدوم صاحب نے ارژنگ تجارہ مین اسیطرح لکہا ہے
کہ خانزادے سیکرشن مہاراج راجہ متہرا قوم جادون کی نسل سے راجپوت تہے
راجہ موصوف سے بارہ پشت بعد تہن پال نامی ایک راجہ ہوا و موضع شہرکاش
کے قریب قلعہ تہن گڈہ احداث کیا سنہ ۵۹۲ ہجری مین شہاب الدین غوری
نے قلعہ تہن گڈہ کو مفتوح کیا اور وہان کی حکومت بہاؤ الدین طغرل
کو عنایت کی راجہ باند پال خلف الرشید راجہ تہن پال مغرور ہوکے ایک مدت
آوارہ دشت ادبار رہا سمت ۱۲۳۱ بکرماجیت مین اوس نے اجان گڈہ جو قصبہ
کامہ سے دو کوس ہے آباد کیا اور سکونت سے قرار پاکر اوس نواح مین ایک
درویش حقیقت کیش شاہ الک نام رہتے تہے اونکی خدمت بابرکت مین حاضر
رہا اور دعا رشاہ صاحب سے فارغ البال ہوکے مقاصد دلی کو پہونچا بعد
انتقال راجہ باندپال کے اینتی پال اوسکا پسر اور اوسکے بھتیجے اینتی پال ولد
آنتی پال اجان گڈہ مین استقامت گزین رہے ادہان پال خلف اینتی پال
نے بالائے کوہ موضع کلتاج پور پرگنہ تجارہ موضع دوراله بسایا کہ اوسکے ویرانہ
مکانات آبادی کے نشان دیتے ہین اور انسراج پسر ادہان پال نے موضع
سرہٹہ مین بود و باش اختیار کی انسراج کے چند پسر حسب تفصیل ذیل ہوئے۔
اینی جاسی لکہن پال دہرم سی گوتہ راج ۔
چنانچہ دہرم سی لاولد گیا اور اینی وجاسی ولکہن پال وگوتہ راج کی اولاد
میو ہوگئی اور اب وہ گوتوال میو مشہور ہین اینی کی اولاد موضع نگینہ اور
جاسی کے موضع بہادس دیہات پرگنہ فیروزپور جہرمین ہے اور لکہن سی کی

तिनपाल
बयाना
तिनगढ़
बांदपाल
विक्रमाजीत
अजानगढ़
अलक
ऐंतीपाल
आंतीपाल
अधानपाल
[illegible]पुर
सोरासा
अंसराज
सरहटा
अबनी
जासी
लखनपाल
धर्मसी
गोत्रराज
नगीना
[illegible]

تی مین اور گوتہ بلچ کے چارروده پرگنہ کشن گڈه مین اور لکہن پال بجای پدر موضع سرہٹہ مین آباد رہا لکہن پال کے دو پسر ہوئے ایک سانبہر پال دوسرا شوپہ پال وه دونون بعہد فیروزشاه باربک ۸۵۴ ہجری مین مسلمان ہوکر سانبہر پال باسم ناہر بہادر اور شوپہ پال بنام چہجو خان موسوم ہوئے۔ خانزادون کے جاگا کی پوتہی مین لکہا ہے کہ سانبہر پال نے شیر کا شکار کیا تہا ناگاه فیروزشاه کی سواری آگئی بادشاه نے بہ دریافت اس شجاعت کے سانبہر پال کا ناہر بہادر نام رکہا اور انکے مسلمان ہونے کی دو روایت ہین ایک یہہ کہ وه برغبت دل اسلام کیطرف مایل ہوکے حضرت نصیرالدین اودہی چراغ دہلوی کے مریدون مین داخل ہوئے۔ دوم جو وه ہمیشہ پیشہ غارتگری رکہتے تہے کہ خانزادون کے پست نامہ کی کتاب سے اس کی تصدیق ہوتی ہے اسوجہہ سے بحکم سرکار شاہی گرفتار ہوکر لایق گردن زدنی قرار پائے تب حفاظت جان کے لئے اونہون نے اسلام قبول کیا۔ اور خانزادے یہہ بیان کرتے ہین کہ باعتبار قومیت بزرگون کے خطاب خان جادون ملا ہے لنظر یمان اصلی لقب ہمارا خان جادون ہے اور عوام غلطی سے خانزاده کہتے ہین یہہ قرین راستی نہین ہے دراصل لقب اونکا خانہ زاد معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہون سے اکثر خطاب خانزادی لوگون کو ہوا ہے اور خانہ زادی بادشاہ کو ہرایک فخر سمجہتا تہا اور جب کوئی ہندو مسلمان ہوتا تہا اوسکو بہی خانہ زاد قرار دیتے تہے اور بجز اہل مراتب کے یہہ خطاب کسی کو نہین ملتا تہا تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ فیروزشاه باربک ایک لاکہہ خانہ زاد رکہتا تہا دینصورت

नीमली
चामरोहा
सांभरपाल
सोपरपाल
नाहरबहादर
छजू खां
जादा

اصلیت یہی ہے کہ خانزادون کا لقب خانہ زاد ہے چنانچہ چہوہان نے سکونت
موضع گہاگس پرگنہ فیروزپور جہرا اختیار کی الغرض ناہر بہادر سرہٹہ مین رہا اور عنایت
شاہی کے سبب معزز و رئیس میوات ہوا اور رقبہ کوٹلہ جسکا نشان بالا سے کوہ مین
ہے ناہر بہادر کے قبض و دخل مین تہا چنانچہ ۷۹۳ہجری مین ابوبکر شاہ بن
ظفرخان بن سلطان فیروز شاہ باربک نے خوف سے سلطان ناصر الدین محمد شاہ
عم خود کے فرار ہو کر قلعہ کوٹلہ مین پاس ناہر بہادر کے پناہ لی تہی اور جب
امیر تیمور فیروز آباد مین آیا ناہر بہادر نے جوڑہ طوطے سفید اوسی قلعہ سے
بطریق تحفہ نذر بہیجا کہ منظور ہوا مگر ہر کمالے را زوالے بقا بجز ذات باری
کسی کو نہین ہے جب پیمانۂ عمر ناہر بہادر کا لبریز ہوا قضا کشان کشان ہمراہ اپنے
مین لے گئی ۔ آشکارا ہو وے کہ جہاسو واس پرگنہ کشنگدہ مین فتح آباد
کے قریب ایک گانو ہے جہاسو رانا قوم چوہان نے اوسکو آباد کیا تہا اور
رانا مذکور کی دختر ناہر بہادر سے کتخدا تہی ناہر بہادر کے مسلمان ہونے سے
جہاسو رانا آتش کینہ بحجر سینہ مین مشتعل رکہا تہا یعنی ناہر بہادر کی ہلاکت کہ
درپے تہا بنظر قرابت ناہر بہادر اوسکے گہر گیا تو اوس نامرد نے غدارت سے غافل
کر کے ناہر بہادر کو مار ڈالا کہ ناہر بہادر کی قبر جہاسو واس مین موجود ہے اور
ناہر بہادر نو پسر مفصلہ ذیل رکہتا تہا ۔
شاہ محمد ۔ بہادر خان ۔ ملک علاوالدین ۔ شہاب خان ۔ اہرود
سورج خان ۔ نوزخان ۔ نظام خان ۔ فتح خان بعد انتقال ناہر بہادر
کے ملک مقبوضہ کی تقسیم اوسکی اولاد مین اس تفصیل سے عمل مین آئی ۔

बागस
कोटला
मानूबास
मानू

شاہ محمد کو پرگنہ جہجر و ریواڑی ملا - بہادر خان کو الور و بہروڑ و اسمعیل پور و کہلوہ و بہرکول و بالیٹہ و حسن پور و برڑ و دہ بیوا در بہادر پور کو بہادر خان نے آباد کیا - اور چہار محال مصرحہ ذیل حصہ ملک علاؤ الدین مین آئے - تجارہ و رنگن و ہرسولی و بہیانہ ظاہر ہو کہ ملک علاو الدین نہایت جری و شجاع تہا بدریافت حال قتل ناہر بہادر بہ خود جہامہ واس مین جا کر اوس نے جہامورانا کو قتل کیا اور محفوظ و سلامت والیس آیا تجارہ مین ملک علاو الدین مسکن گزین رہا متصل مکان مقبرہ ملک علاو الدین کا گنبد ہے اور خانزادہ سکنا ی تجارہ و شاہ آباد و بہڈوسی و رسوراواس و کل گانو دموسی پور و داود پور و بیگن ہیڑی و منصر پور و باقی ملک علاو الدین کی اولاد سی ہین - شہاب خان کے حصہ مین ساکرس و پہاڑی و کہہ کلان و نگرا ئے اور شہاب خان عارف باللہ ہوئے اونکا مزار قصبہ پہاڑی علاقہ راج بہرتپور مین واقع ہے اونکی شہادت کی تاریخ یہہ ہے -

برمزار شہاب خان شہید ... ہیر سل صبح و شام خلق خدا
جست سال شہادت از غیب ... گشت از غیب فی والجلال ند
۹۰۱

... ہرود کے ایندورا اور تاورو اور پاٹودی اور سوہج نان کے ستہنہ ... خان کے برو جی وادجینہ و کریڑہ اور نظام خان کے ماڈی کہیرہ ... ہاواڑی اور فتح خان کے سونکہری و سونکہر و کشبوم قسمت مین ... ین خانزادے معزز و نامور رہے اور جاگیرین اون کی قایم تہین

الحال کوئی جاگیردار نہین رہا زمینداری یا نوکری سے بسراوقات کرتے ہین
عہدہ چودہرات زمانہ اکبر بادشاہ سے اون کے خاندان مین چلا آتا
ہے کہ درین ولا امیر خان ونتہی خان چودہری مقرر قیام سلطنت تیموریہ
تک بروے سند لشکر خان ملازم شاہ عالمگیر حق چودہرات بدین تفصیل مقرر
رہا۔ نانکار لماھہ رسوم غلہ فی سن نیم آثار۔ بر تشخیص فیصدی یکروپیہ۔
غلہ بہر از اسامی ضبطانہ فی فصل یکروپیہ۔ فصلانہ فی فصل دو روپیہ۔
اب صرف پندرہ روپیہ ماہوار ملتے ہین اور اطراف پورب مین جو خانزادے
یہان کے سابق سے گئے ہوئے ہین وہ اب بہی ریاست دار ہین اور
رسم ہنود جو اس قوم مین چلی آتی تہی بعض اون مین سے موقوف ہوگئی
اور بعض رایج ہے پہلے بقاعدۂ ہنود آپسمین شادی نہین کرتے تہے اقوام
سیو وسادات وچوہانان مسلمان سے اونکی رشتہ داری ہوتی تہی اب آپسمین
مسلمانون کے طور پر رشتہ کرتے ہین مگر شادیون مین رسمیات ہنود اب بہی
جاری ہین صرف ایک نکاح کا ہونا طریقۂ مسلمانی ہے باقی کل رسمین مثل ہنود
کے ادا ہوتی ہین قصبہ تجارہ مین خانزادون کی بنائی ہوئی عمارت کوئی
نہین ہے ملک علاؤالدین تیج پال کے مکانات مین آکر رہا تہا اوسکی اولاد مین
سے بہی کسی نے کچہہ تعمیر نہین کی وہان لال خان نے گنبد متصل مقبرۂ ملک علاؤالدین
اور نجف خان نے گنبد ندی پار کا بنایا ہے نسب نامہ ملک علاؤالدین کا تحریر
ہو چکا اوسکی اولاد کا شجرہ یہہ ہے۔

ملک علاؤالدین کی اولاد صرف اسیقدر نہین ہے کہ جو درج شجرہ کی گئی ہے بلکہ
اوسکی کثرت بدرجہ غایت ہے خوف طوالت سے اوسکی تفصیل مین اختصار کیا گیا
چودہریان تجارہ و نوابان شاہ آباد پر اختتام کیا گیا اور ملک علاؤالدین کے
بیٹے اور پوتے صاحب ثروت و جاگیردار بیشک رہے مگر کوئی اونمین نامی و
گرامی نہین ہوا البتہ فیروزخان نے عہد شاہجہان مین رسوخ حاصل کرکے
خطاب نوابی پایا ہے اور شاہ آباد کو آباد کیا نواب کامدار خان و نواب محمد حسین
خان اوسکی اولاد سے ہین اور عزت و لقب نوابی سے افتخار رکھتے ہین ان
بہادرخان برادر ملک علاؤالدین کی اولاد مین کئی شخص نامور ہوئے مثل
قدرخان و جلال خان و احمدخان و ملک فخرالدین و حسن خان کے سنہ ۸۱۹ ہجری
مین سلطان ابوالفتح مبارک شاہ بن خضرخان نے قدرخان و جلال خان پر
بوجہ اونکی سرکشی کے فوج کشی کی قدرخان و جلال خان نے گردہ الور
مین جاکر پناہ لی اور مدت تک محاصرہ مین رہے آخر عاجز آکر امان چاہی
اور ملازمت اختیار کی بعدہ قدرخان و احمدخان و ملک فخرالدین نے قلعہ
اینداور مین اجتماع کیا ملک سرورالملک وزیر ابوالفتح مبارک شاہ اون کی
مدافعت کو آئے اور خراج لیکر واپس گئے اور حسن خان ساتھ راجہ سنگا کے
جمعیت دس ہزار سوار سے مقابلہ بابر شاہ کو گیا تہا کہ بموضع خانوہ متصل شہر
بیانہ کے سنہ ۹۳۲ ہجری مین مارا گیا ❋

ریپورٹ سنہ ۱۸۷۲ء مین لکہا ہے کہ خانزادے بہ اعتبار تعداد اگرچہ کسی شمار مین
نہین آتے مگر جادون راجہ کی اولاد مین ہین اس سبب سے چندربنس کی

سं० ११०
राणा
चंद्रवंश

عمدہ نسل سے ہونیکا دعوی کرتے ہین اوس خاندان کے دو بہائی فیروز شاہ
کے عہد مین بمرور عرصہ ۵۵۰ سال مسلمان ہوئے تہے اور بادشاہ کے متوسلون
مین داخل ہوکر بخطاب نوابی جہجر وریواڑی کے نواح مین مسکن گزین ہوئے
اون کے پاس صدہا دیہات تہے جب حکومت جاتی رہی صرف زمیندار رہگئے
ملک میوات کی نزاع وتکرارون مین خانزادے صدہا سال سے کار نمایان
کرتے رہے ہین اور اسی صدی کے شروع سے اونکی اس علاقہ مین کہین
حکومت نہین رہی ہے اب اگرچہ اونکی صرف چار پانچ دیہات مین آبادی
ہے تاہم بہت دلاور اور مہم آور قوم سمجہی جاتی ہین علاقہ الور کی دیگر اقوام
کی نسبت انگریزی رسالون مین خانزادے سب سے زیادہ نوکر ہین

रांघड़

مسلمان راجپوت جو رانگہڑ کہلاتے ہین خانزادون سے بالکل علیحدہ ہین
اور بادشاہون کی عہد حکومت مین حکماً مسلمان ہوئے ہین مثل خانزادون
کے انہون نے دل سے کبہی اسلام قبول نہین کیا ہے خانزادون کی
تو سید و پٹہانون سے اکثر رشتہ داری ہوجاتی ہے مگر رانگہڑ جو علاقہ الور
مین زیادہ تر چوہان ہین اور اونمین ایک شخص چند دیہات کا ٹہاکر ہے
در باب رشتہ داری قدیم قانون ہنود کے پابند ہین اور اپنی نسل مین
اور سوائے راجپوتون کے کسی اور قوم مین شادی نہین کرتے ہین ہریانہ
و دیگر ممالک مین دیگر نسل کے رانگہڑون یعنی مسلمان راجپوتون مین اون کی
رشتہ داری ہوتی ہے اونکے نام اکثر خالص ہندی ہوتے ہین اور بجای
خان کے زیادہ تر سنگہ کا لفظ نام کے ساتہہ لگاتے ہین ۔

تھا انزادون سے پیشتر پٹہان حاکم ہوئے تہے حکام زمانہ سلف مین صرف انہیں لوگون کی عمدہ قبرین کہ اونکی حکومت کی قوی یادگار ہین ملتی ہین اب وے نہ زراعت پیشہ ہین اور نہ معزز ہین - چند بڑے دیہات مین سیدون کی آبادی ہے تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے یہہ لوگ ہندوستانی ریاستون مین بہی بہت رسوخ پاتے ہین اس ریاست مین بہت نوکر ہین اور جے پور و الور کے علاقہ کے سید معزز عہدون پر ممتاز ہین ؛

ضروریات انتظام کیواسطے راج الور بارہ مندرجہ ذیل تحصیلون مین منقسم ہے الور - راجگڑہ - تجارہ - رامگڑہ - گوبندگڑہ - کہیرتل - لچھمن گڑہ - تہانہ غازی - بانسور - بہروڑ - منڈاور - کشنگڑہ چنانچہ ہر ایک کا حال علیحدہ لکہا جاتا ہے

شہر و پرگنہ الور

شہر الور دار الریاست دامن کوہ مین کہ حسب تشخیص فریزر صاحب قرب و جوار کی سرزمین سے ۱۲۰ فیٹ برتر ہے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۴ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۴۰ دقیقہ پر آباد ہے اس پہاڑ کا سلسلہ کوہ اراولی سے ملا ہوا ہے پہاڑ کے اوپر قلعہ پختہ بہت وسیع اٹہارہ ہاتہہ فصیل قلعہ کی بلند ہے اوسکو بالا قلعہ کہتے ہین اوسکے چار دروازے ہین ایک سورج پول دوسری چاند پول تیسری لچھمن پول - چارمی اندہیری دروازہ اور قلعہ مین عالیشان محل بنا ہوا ہے قلعہ کے اندر چار کنڈ اور ایک تالاب واقع ہین ایک کنڈ کا نام ٹونڈیا ہے اور دوسرے کا چاند پول اور تیسرے کا سورج پول چوتہے کا منّیا اور تالاب بہ اسم

सूर्यपोल
चांदपोल

سلیم ساگر مشہور ہے سلیم ساگر کے قریب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب کی چھتری
ہے اور پاس ہی باؤڑی بنی ہوئی ہے قلعہ کا اندھیری دروازہ بجانب جنوب
بہت نشیب مین ہے کہ سات سو سیڑھی چڑھ کر ڈنڈہ قلعہ پر پہونچتے اور درمیان
بالا قلعہ و شہر اور فراز کوہ پر دو برجین بنی ہین ایک کا نام چھتکی اور دوسرے کا
کابل خورد ہے فصیل شہر پناہ سے بالا قلعہ تک ان برجون سے طرفین کو پختہ
دیوار ملی ہوئی ہے قلعہ شہر پناہ کی فصیل و خندق خام ہے کہ سنہ ۱۹۲۳ مین بحکم
مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب تعمیر ہوا تھا شہر کے پانچ دروازے مع گھوگھس
پختہ بنے ہوئے ہین دروازون کے یہہ نام ہین ۔
لاڈیہ دروازہ ۔ مالاکھیڑہ دروازہ ۔ لال دروازہ ۔ دہلی دروازہ ۔ حضوری
دروازہ ۔ ہر دروازہ پر توپخانہ ہے بیرون حضوری دروازہ شیر پلے ہوئے
ہین ایک شیر سیاہ مطلق ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ کو
خرید کیا تھا ۔ عین پہاڑ کے دامن پر اوس سے مشرق مین تالاب ساگر بہت
وسیع پختہ تعمیر کا بنا ہوا ہے سنہ ۱۸۶۹ مین بحکم مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب تعمیر
ہوا تھا اوسمین پہاڑ کا بارش کا پانی پختہ نہرون سے جمع ہوتا ہے اور وقت
ضرورت پختہ نہر کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہے ساگر سے مشرق مین رفیع الشان محلات
سرکاری ہین ایک محل پرانا مہاراؤ راجہ بختاور سنگھ صاحب کے عہد کا ہے دوسرا
بعہد مہاراؤ راجہ بنی سنگھ صاحب تعمیر ہوا تھا محلون کی نسبت تھارنٹن صاحب
کے گزیٹیر مین لکھا ہے کہ اوسمین جھروکے بہت ہین اور دیوارون پر جاہلانہ
تصویرات مثل کشتی فیلان و سواری رئیس و درباریان و واقعات ہندو

सलेमसागर
छतकी
काबुलखुर्द
लाड्या
मालाखेड़ा
लाल
देहली
हजूरी
सागर

مذہب منقوش ہین محل کا صدر دروازہ شرق رویہ ہے تالاب ساگر کے مغرب و
شمال ہین مندر بہت خوبصورتی سے واقع ہین اور ساگر سے جنوب ہین اور
محل سے گوشہ جنوب مغرب ہین بخشیشور جی مہادیو کا مندر اور مہاراؤ راجہ | बख्तेश्वर
بختاور سنگہ صاحب کی چہتری واقع ہین چہتری کی تعمیر سرخ و سفید پتہر کی اور
نقش و نگار سے بہت خوبصورت ہے محل کیجانب شمال ایک مختصر پائین باغ
ہے اوسمین کرکری خانہ ہے کہ ہر قسم کے جانور عجائب غرایب اور رنگین خوش آواز | किरकिरीखाना
موجود ہین طرف جنوب محل کے اصطبل ہے کہ بنظر شوق گہوڑون کو زیر نظر
رکہا ہے محل کے دروازہ کے آگے ایک مختصر صحن ہے اوسکے وسط مین آب
نوشیدنی کا بہت عمیق کوا ہے اس صحن کا بڑا دروازہ ہے اوس سے گذر کر
ایک دوسرا بہت وسیع صحن ہے اس صحن سے جنوب مین دفتر صدر اور محکمجات
کی کچہریون کے مکانات ہین اور شمال مین مہاراؤ راجہ کی سواری کے اندر پالکی | इन्द्रविमान
کے رکہنے کا مکان ہے مغرب و شمال ہین مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کی مہارانیون
کے تعمیر کرائے ہوئے بڑے بڑے مندر ہین مغرب مین دو مندرون کے درمیان
بہت بڑا دروازہ ہے جسے بہومیہ دروازہ کہتے ہین اس دروازہ پر | भोमया
نقارخانہ ہے کہ صبح و شام دوپہر وغیرہ اوقات معمولی پر بجتا ہے اس دروازہ
تک محلات سرکاری کی حد سمجھی جاتی ہے آیندہ شہر ہے آبادی شہر کی بہت
گنجان اور زیادہ تر پختہ عمارت کی ہے اور چوسر کا بازار ہے اوسکے وسط مین
ایک بڑا مکان معروف تر پولیہ مگر چار دروازون کا واقع ہے اور ترپولیہ اور | तिरपोलया
محلون کے درمیان ایک وسیع مربع کٹلہ ہے اور اوسکے بیچ مین جگناتہ جی کا

بلکہ بہی وار بند سے بند کے زینہ پر اور صحن مین ہر روزہ سر شام کو گذری جمع ہوتی ہے ۔

الور کے دروازون سے باہر بہی ہر طرف بہت آبادی ہے خصوص لال دروازہ سے باہر ہمیشہ سے بہت رونق رہتی تہی در بنولا یہد انتظام میجر کیڈل صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ عمدہ وعالیشان مکانات مدرسہ و شفاخانہ و کیڈل گنج دکو توالی و سرائے تعمیر ہونے سے زیادہ تر آراستگی و خوبصورتی ہو گئی ہے

شہر سے جنوب مین مالاکہیڑہ دروازہ باہر ایک وسیع احاطہ پختہ چہار دیواری کا بنام اکہاڑہ وگہوڑا پہیر مشہور ہے اوسمین ایک باغ اور طویلہ اسپان سرکاری اور سیرگاہ کا اچہا مقام ہے کثرت باغات نے نواح الور کو سرسبز کر رکہا ہے

بتخصوص باغ بنی بلاس عرف موتی ڈونگری کہ شہر سے قریب دو میل جنوب مشرق مین پانسو بیگہ خام اراضی پر ہے اوسمین ایک بہت بڑی باوڑی اور گردنواح مین جابجا بتعداد کثیر ہین موتی ڈونگری ایک مکان باغ کے قریب بجانب مشرق پہاڑی پر بنا ہوا ہے اس باغ مین ہر قسم کے درخت اطراف و ممالک سے کمال شوق وخرچ سے جمع کئے گئے ہین باغ کے اندر بہت عمدہ محل وبارہ دری ہین اور اونمین آرایش کا بہت سامان ہے بندسیلی سیڈہ سے نہر آئی ہے اوس سے آبپاشی ہوتی ہے دوسری کمپنی باغ کہ شہر کے لال دروازہ سے باہر بہت قریب بعہد مہاراجہ شیودان سنگہ صاحب تیار ہوا عمدہ ہے تیسرے شہر سے بفاصلہ ایک میل بجانب شمال مشرق ایک باغ بنام بنجے باگکا مشہور ہے وہان بہی مختصر محل ہے دسہرہ کے روز وہان

केशकल

लाखाडा
लोकोफेर

बनेविलास
मोतीडूंगरी

सीलीसेढ

विजेयदका

مہاراؤ راجہ صاحب کی سواری جاتی ہے اور بڑا میلہ ہوتا ہے انکے علاوہ
اور سرداروں کے باغات شہر سے ہر طرف بکثرت ہین شہر الور کی آبادی
۵۰۱۴۴ اگہر اور ۵۱۳۵۰ - آدمیون کی ہے الور کے پہاڑ مین بہت قسم کے
کے درخت پیدا ہوتے ہین اور شکاری جانور بکثرت ہین -
شیر کے شکار کیواسطے بمقامات بنیک و ماد ہوگڈہ و سیلی سیری و جانہ پہاڑ
و بہانگڈہ و کہیڑہ و کالی کہو و بخت پورہ اوندیان بنی ہوئی ہین اور خود
تحصیل الور مین تین پرگنات حسب ذیل شامل ہین ؀

مالاکہیڑہ واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ
۲۴ دقیقہ پر ہے وہان پختہ قلعہ اور برف کا کارخانہ ہے سمت ۱۸۳۲ مین مہاراؤ
راجہ پرتاپ سنگہ صاحب نے گڑہی بآمولی سے کہ الور سے ۱۲ میل جنوب مشرق
مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ
پر واقع ہے تو پین وگواڑ بخت سنگہ ٹہاکر سے چہین کر مالاکہیڑہ کے قلعہ مین
چڑہائے تہے ؀

بہادرپور الور سے گیارہ میل شمال مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ پر واقع ہے وہان بہی پختہ قلعہ
ہے سمت ۱۸۴۲ مین غلام حسین چیلہ نواب میر خان نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مہاراؤ
راجہ پرتاپ سنگہ صاحب نے جنگ مردانہ کرکے اوسکو شکست دی اور قلعہ کو
محفوظ رکہا ؀

ڈہرہ تیسرا پرگنہ متعلق تحصیل الور ہے مگر اوسمین کوئی بات قابل تحریر نہین ؀

अनेक
मालाखेड़ा
सीलीसेढ़ी
जयसमंद
भांगढ़
खेड़ा
कालीखोह
बख्तपुरा

बामोली

डहरा

پرسنہ بیگمات مین ۱۰۲۳ گانو اس تفصیل سے ہین -

خالصہ   جاگیر   خیرات

۱۲۶   ۱۹۱   ۱۷

اور کل تحصیل کی جمع سالانہ ایک لاکھ معہ ۔۔ مالہ رہے ہا

۔۔۔ مین پانچ بڑے بیلے ہوتے ہین -

مرتہری
ایک چترتہری جیکا میلہ بہادون بدی اشٹمین کو ا نیدرک کے پہاڑ مین ہ

جوڑ ۔۔۔
دوسرا جو ترسدہ کا بیساکہ بدی ۱۲ کو شاہ پور کے پہاڑ مین ہ

شاہ پور
تیسرا بسنت کا بھی باگکا پر ماہ بدی ۵ کو ہ

روپواس
چوتہا جگنا تہ جی کا بمقام موضع روپباس ماہ ۔۔ بدی ۹ کو ہ

سیلی سیڈھ
پانچوین سیتلا کا بند سیلی سیڈہ پر بیساکہ بدی ۸ کو ہ

واضح ہو کہ الور سے بفاصلہ پانچ کوس جنوب مغرب مین پہاڑون کے درمیان -
سیلی سیڈہ کا بند ہے کہ چند کوس کے احاطہ مین عمیق پانی بہار رہتا ہے اور
کنارہ پر عمدہ محل اور باغات ہین اور وہان سے شہر الور تک پختہ نہر ہے کہ اوس
کی آبپاشی سے زراعت اور باغات گرد نواح شہر کو بہت فایدہ ہوتا ہے اور
بہت رونق و سیرابی ہے ہ

موضعات سیلی سیری و شاہ پور و ستو بہڈ - کہریڈہ - سیرواس وکالی کہوہ و ٹہاڑ ہولی
و پترولڑہ مین سرکاری رکہ ہین کہ گہاس بکثرت پیدا ہوتی ہے اور موضع
سوجبہ کہریڈہ کا تنباکو نوشیدنی مشہور ہے اور موضعات گیلونی و جہلوری
وکہریڈہ میں چکی و کونڈے پتہر کے بنتے ہین اور دیولہ و کمال پور و ڈہاڑ ہولی

मोहर(?) खेरडा सेरावास डाढोली पतरेडा गोलोनी झिलोरी देवला कमालपुर

ہین اگر کہاری نمک کے ہین اور موضع پرتہی پورہ و اکبرپورہ و بالیٹہ و داہ
ہین کارخانہ ہاے مانند ری جاری ہین کہ لوہا بنایا جاتا ہے مگر کان ٹہوری
کی نہین ہے -

اس علاقہ مین پہاڑ بکثرت ہین اور زمین مشار ہے تعداد مردمان کل علاقہ
کی ۴۰،۲۴۰ ہے حد شرقی تحصیل الور کے پرگنات پچہن گڈہ و راگڈہ سے ملی
ہے حد شمالی کشنگڈہ و منڈاور سے غربی بانسور و تہانہ غازی سے اور جنوبی
راجگڈہ سے ہے *

پرگنہ راج گڈہ

یہہ شہر الور سے بفاصلہ ۱۹ میل جنوب کیطرف عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۴ دقیقہ
طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۴۴ دقیقہ پر واقع ہے اور بجز الور کے تمام قصبہ جات
متعلقہ راج سے بڑا اور یہہ ہر ہے سمت ۱۸۲۲ مین مہارا و راجہ پرتاب سنگ صاحب
نے آباد کیا تہا شہر پناہ مع خندق خام مکانات و دوکانات پختہ بازار بارونق
و کیفیت ہے مہاجنان آسودہ حال اور کئی آدمی بہت دولتمند ہین اندر شہر
کے ایک پہاڑی ہے اوسپر چہوٹا سا قلعہ بنا ہے اوسمین سرکاری محل نہایت عمدہ
اور خوشنما ہین اور اوس چہوٹی پہاڑی سے جسپر قلعہ ہے دیگر بلند پہاڑ ملا ہوا
ہے اوسپر سنگین و مستحکم قلعہ ہے محل کے نیچے جنوب کیطرف ایک بند ہے اوسکے بانی
راجہ باگہہ سنگہ بڑگوجر کا قدیم مکان ہے بند مین بارش کا پانی جمع ہوتا ہے اس
بند کا نام باگہولا ہے کہ راجہ باگہہ سنگہ نے سمت ۔ مین بنوایا تہا راستہ گہاٹی چری
اور راجگڈہ کے درمیان بند کیسولا ایک سیرگاہ ہے اور شہر کے گرد چند باوڑیان

विराटपुर
अकबरपुर
बालेटा
नाहूपा
बाघोला
केसोला

اور مدرسہ و دھرم سالہ وغیرہ عمارتین بہت ہین مثل الور کے یہان بھی باغات بکثرت ہین اور سیرابی زمین سے سبز و شاداب رہتے ہین یہان کے باغون کا رنگترہ مشہور ہے کہ بڑا اور شیرین ہوتا ہے*

سمو‌ت ۱۸۲۹ مین مہاراجہ پرتاب سنگھ والی جیپور نے اور سمت ۱۸۴۲ مین دکہنیون نے اس قلعہ کو محصور کیا تہا مگر دست تصرف اونکا نہ پہونچا*

شہر پناہ کے تین دروازے ہین -

بشوہ دروازہ -

ماچہڑی دروازہ -

الور دروازہ -

اور ایک دریچی ہے اوسکو سا ٹہولہ دون کی تی کہتے ہین - راج کی ٹکسال اس شہر مین واقع ہے کہ سکہ جات سیم و نہہ وس مسکوک ہوتے ہین - دو ہزار چار سو اٹہارہ گہر ۱۱۰۰۰ آدمیون کی آبادی ہے لکڑی کے رنگ وغیرہ کا کام بہت ہوتا ہے*

اس شہر مین بندرون کی بہت کثرت تہی رعایا کا اون سے ناک مین دم آرہا تہا بہت نقصان اوٹہاتے تہے تہوڑے عرصہ سے ایک شخص نے اونکے پکڑنے کا ٹہیکہ لیکے اور تمام بندرون کو پکڑ کے دور چہوڑ دئے - رفاہ رعایا کیواسطے مدرسہ جات انگریزی و فارسی و ہندی اور شفاخانہ مقرر ہین*

مشرق کیطرف پہاڑ سے بوری نکلتی ہے جس سے لوہا بنتا ہے عہد سلطان علاؤالدین غوری سے اس کان آہن کی نمود ہے*

اور کان معروف جیو والے سنگین یکیے مکانات کی چہتون کے اچہے نکلتے ہین
اور موضع کہوہ دریبہ مین کان نحاس یعنی تانبے کی ہے بس اوسکا دارالضرب
راجگڈہ مین سکوک ہوتا ہے اور بوجہہ کہود یجانے کے اس کان مین چشمہ اسے
پانی جابجا نکل آئے ہین اوس پانی سے طوطیا وکسیس وپہٹکری وسیاجسے
کانچ رنگاجاتا ہے بنتا ہے اور موضع بجالی مین سنگ قلمی بہت تحفہ نکلتا ہے
اور شہر راجگڈہ وقصبہ تہلہ وسواضعات کہوہ وبہادرہی وتیاگانون مین۔
کارخانجات ماندری کے جاری اور لوہا بنایا جاتا ہے پہاڑ علاقہ راجگڈہ
مین بہت ہین اور جو دیہات اندرحلقہ پہاڑون کے بستے ہین چہنیکے گانو
کہلاتے ہین اون دیہات مین مکانات کی پوشش برگ درختان سو ہے
قصبہ جات راجپور دریبی وتہلہ وماچہڑی تحصیل راجگڈہ مین شامل ہین
راجپور عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۲۶ دقیقہ
پر واقع ہے قصبہ ماچہڑی عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۵ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ واقع ہے یہہ قصبہ مہاراؤ راجہ صاحب کا قدیم مسکن ہے
اور وہان بندوقین اچہی تیار ہوتی ہین ؛

کوہ ماچہڑی پر باراہی دیبی کا مندر ہے چیت سدی ۸ کو میلہ ہوتا ہے ؛
پرگنہ راجگڈہ مین ۲۱۴ دیہات ہین ازانجملہ خالصہ ۱۱۲ جاگیرہ ۷۵ معافی ۲۷
ہین۔ زمیندار اقوام مینہ کے بہت اور برہمن وٹہاکر کمتر ہین زمین دیہات کی
مٹیار و دوموٹ ہے پیداوار اوسط درجہ کی ہوتی ہے پہاڑون مین گہانس
اور بانس پیدا ہوتا ہے کانکواڑی کا بانس مشہور ہے برچہی بہالہ کا ڈانڈہ

اصلا ٹھیان اوس سے بنتی ہین ۔ کانگواڑی کا قلعہ بالاے کوہ ہے ہرچہار طرف قلعہ کے بانس کا بن ہے یہہ صحرا درندون کا مسکن ہے بجز ایک راہ کے دوسری راہ قلعہ کی نہین ہے جس پہاڑ پر یہہ قلعہ ہے وہ پہاڑ بہت وسیع ہے پہاڑ کے اوپر زراعت ہوتی ہے اور جا بجا پانی کے چشمے جاری ہین اس پہاڑ کے دو درے ہین ایک کا نام اساوری اور دوسرے کا کاتری ہے دونون مہاراجہ سنگ والی چھپوہ کے بنائے ہوئے ہین قلعہ کانگواڑی کے قریب ایک چبوترہ ہے اوسکے پاس ہنسی رانی کا محل واقع ہے کہ جے پور کی مہارانی خفا ہوکر چلی آئی تھی اوس نے اوس محل کو بنایا تھا اور زیر کوہ مندر سری نیل کنٹھہ جی مہادیو کا ہے موضع دیوتی مین ایک بند ہے اوسکو رام ساگر بند دیوتی کہتے ہین اس بند کے پال پر شیشہ بلایا گیا ہے کانگواڑی کی آب و ہوا بہت ناقص ہے بخصوص مرد کو بہت نقصان کرتی ہے وہان کے باشندگان کی عمر بہت کم ہوتی ہے اور موضع تالاب مین ایک بڑا تالاب ہے راجہ مین بدگوجر نے سمت ۱۲۰۰ مین تعمیر کیا تھا اور بوجہہ برآمد ہونے پانی تیخ اوسکے حسب ایما منجمان چترسال پسر خود کو مع زوجہ اوسکی راجہ مذکور نے تالاب مین زندہ دفن کرکے اوپر اوسکے مکان بنوا دیا تھا کہ علامت اوسکی موجود ہے اور دیہات رینی سے ایک نالہ موسوم ٹھپری برلب جس کے دکشہو مر کو جاتا ہے برسات مین اوسکے پانی سے بندات کالاکھیڑہ و سموچی و دانیا پرگنہ کشہو مر بہرتے ہین اور کھیڑہ راجور پرگنہ ٹہلہ سے ایک نالہ جاری ہوکر بان گنگا مین جا ملا ہے اس علاقہ مین قلعجات بہت ہین تفصیل اونکی

नरवरी
आसावरी
कावरी
हंसीरानी
नीलकंठ
देवती
रामसागर
तालाब
भैन
चत्रसाल
ठपरी
कालाखेड़ा
समूची
दानया
सिहागंगोर

حسب ذیل۔

راجگڈہ ۔ راج پور ۔ قصبہ تہلہ ۔ قصبہ رینی ۔ جامڑولی ۔ بہوڈہ ۔ نادکری

رام پورہ ۔ کانکواڑی ۔ گڑہی پلوہ ۔ بنجاری ۔ گڑہ دولہ ۔ بجالی ہین ۔

قلعہ راجپور مین بہت مکانات ہین مگر ایک بارہ دری بہت عمدہ ہے ۔

اس پرگنہ مین مدرسہ جات حسب تفصیل ہین ۔

راجگڈہ ۔ ماچہڑی ۔ دہمریڑ ۔ راجپور ۔ تہلہ ۔ رینی ۔ جامڑولی ۔

پرگنہ کی آبادی بہ تعداد ۱۰۲۲۱۱

راجگڈہ ۔ گڑہی ۔ ماچہڑی ۔ مالاکہڑہ ۔ ناریکی ۔ رام پورہ ۔ پلوہ ۔ بجاری ۔ تہلہ ۔ بسریہہ

راجور اور دیوتی جنکا ذکر ہوا وہ مقامات ہین جہان اس ملک مین کچہوایہ جیوان کا دخل ہونے سے پیشتر بڈگوجر نسل کے راجپوت حکمران تہے کہ اونکی بیدخلی اور کچہوایون کی عملداری ہونے کی مفصل کیفیت باب چہارم کی پہلی فصل مین بعد جیپور لکہی گئی ہے ؛

اس علاقہ مین بارہ گانو دو راجہ کے یعنی مشترک عملداری راج الور و راج جے پور تہے کہ محاصل اونکا بحصہ نصفا نصف دونون سرکارون مین جاتا تہا مگر انتظام مین ہر طرح کی دقت و خرابی رہتی تہی اسواسطے سنہ ۱۸۰۰ء مین باہتمام کپتان ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تقسیم ہوئی ۔ تفصیل اونکی یہہ ہے ۔

پرگنہ راج پور	پرگنہ راجگڈہ
اکاولی ۔ جہان پورہ ۔ کہوہرہ ۔ ریاسہ ۔ لال سنگہ پورہ ۔ رام سنگہ پورہ	کرناول ۔ نیملہ ۔ بجے نگر ۔ دہیاون ۔ موتی واڑہ ۔ بنجادلی ۔

करनावल नीमला विजयनगर धावन
रैणा . बंचावली लालसिंहपुरा रामसिंहपुरा चीमापुरा घ्यमावली मोतीवाड़ा
जोहड़

اس علاقہ کے حد شرقی پرگنہ لچھمن گڈہ غربی تہانہ غازی و پرتاب گڈہ جنوبی علاقہ راج جیپور شمالی پرگنہ الور ہین ❊

پرگنہ تجارہ

الور سے تیس میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۶ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۵۵ دقیقہ پر قصبہ تجارہ واقع ہے اوسکے مدت آبادی کی نسبت مختلف روایتین ہین ہنود یقین کرتے ہین کہ پانچہزار برس سے اوس نے صورت ظہور پائی ہے عہد سلطنت جرجودہن ولد دہرت راشٹر مین سسر اجیت اس ملک کا راجہ تہا اور موضع سسر ہٹہ کو جو تجارہ سے دو کوس جانب مشرق تیزکوہ آباد ہے دار الحکومت رکہتا تہا تیج پال خلف الرشید اوسکا ایکروز شکار کنان اس نواح سے گذرا یہہ ویرانہ سبزی و شادابی سے باکیفیت نظر آیا بنا بران اوسکا خیال آبادی پیش نہاد ہوا چنانچہ ساعت سعید مین اوس نے آبادی کی طرح ڈالی اور اوسکا نام ترگڑنگ رکہا سنسکرت مین ترتین کو کہتے ہین اور گڑنگ گڑہ کو اوسوقت مین یہان بہی تین گڑہ واقع تہے اسلیے اس نام سے موسوم کیا مدت مدید گذرنے اور کثرت استعمال زبان خلایق سے ترگڑنگ کا تجارہ مشہور ہوگیا اور مہابہارت تاریخ ہندی سے آشکارا ہے کہ عہد سلطنت جرجودہن کا اخیر دوا پر مین ہوا ہے جو کہ دور کلجگ کے اسوقت سمت ۱۹۳۵ مین چار ہزار نوسو اٹہتر برس گذرے ہین لہذا حکومت سسر اجیت کو مدت پانچہزار برس گذرتے ہین شک نہین اسوجہہ سے آبادی تجارہ کو بہی پانچ ہزار برس ہوئے ہین لیکن اہل اسلام اسمین

दुर्योधन
धृतराष्ट्र
सम्मुमाजीत
सरहटा
तेजपाल
त्रगढ़ंग
द्वापर
कलियुग

یہہ اعتراض کرتے ہین کہ طوفان نوح کے صدمہ سے جسکی طغیانی کو قریب پانچہزار
برس ہوئے کسی آبادی یا عمارت کا نشان باقی نہین رہا پس آبادی تجارہ
کو اوس سے پیشتر کا کیونکر یقین کیا جاوے علاوہ اسکے پانچہزار برس کی
کوئی علامت یا عمارت یہان نظر نہین آتی اس سے اوسکا اعتبار نہین
ہوتا تاریخ مرآت مسعودی مین لکہا ہے کہ سلطان محمود سبکتگین نے سنہ ۴۰۲ھ
مین ہندوستان پر یورش کی تب سید ابراہیم بارہ ہزاری اوستاد
سپہ سالار مسعود غازی ڈہہندگڈہ متصل ریواڑی پر لڑنے لگا دہندپال
راجہ مقابلہ سے عاجز آکر قلعہ خام ریواڑی کو اپنے چہوٹے بہائی تیج پال
کے پاس بہاگ گیا اوسکے تعاقب مین لشکر اسلام بہی ریواڑی مین پہونچا
وقت شب تیج پال نے شبخون مارا بارہ ہزاری مارا گیا مگر اوسکے ساتہیون
نے بڑی مردانگی کی آخرکار تیج پال تجارہ کو بہاگ آیا سید دوست محمد بارہ
ہزاری کا نانا بہی اوسکے پیچہے آیا محاصرہ کرکے تیجپال کو گرفتار کر لیا اور ریواڑی
لیجاکر مسلمان کرنے کے بعد اوسکا نام جلال خان رکہا اور خانہ زاد خطاب
دیا تیجپال کی گرفتاری مین مسلمانون کے چارسو سوار مارے گئے اونمین سے
رکن عالم شہید کا مزار موضع کالیا مین گنبد تاتار خان کے قریب موجود ہی
دوسرے روشن شہید کی قبر میران صاحب کی درگاہ کے قریب ہے تیسرے
تہیکن شہید کی درگاہ آبادی سے متصل کربلا کیطرف ہے چوتہے مجروح کو
کوٹ قاسم کیطرف لیگئے تہے۔ چنانچہ اس حال سے ظاہر ہے کہ تجارہ کی آبادی
آٹہہ سو ستر برس سے پہلے کی ہے اور گمان ہو سکتا ہے کہ ہزار برس سے بہی

ধুন্দগড়
ধুন্দপাল
রুকুনআলম
কালয়া
রোশান ...
থীকন

صحیح دریافت نہین ہوتا کہ کس نے آباد کیا اور کس سال مین اوبد تجارہ
نام کیونکر ہوا ۔
کسی تاریخ سے ظاہر نہین ہوتا کہ کبھی کوئی راجہ تجارہ مین ہوا ہے اس سبب سے
یقین ہوتا ہے کہ سابق مین یہہ قصبہ بطور موضع آباد تہا مگر عوام الناس
مشہور کرتے ہین کہ راجہ تیج پال یہان حکمران ہوا ہے اور وہ راجپوت
جادون تہا اور راجہ تہن پال سے تہا کہ راجہ سنسرا جیت والی سرہٹہ نے
جب قلعہ تہن گدہہ پر مسلمانون کے متصرف ہونے سے جادون راجپوت
ہر طرف متفرق ہوئے اکثر نے پیشہ قطاع الطریقی اختیار کیا اور جس کسی کو
کہین کوئی جگہہ دستیاب ہوئی اوس نے وہان سکونت اختیار کی عجب
نہین کہ اوسکی اولاد سے کسی وقت کوئی تیج پال نامی قابو پاکر تجارہ مین
آرہا ہو جو محل مردہون کے محلہ مین واقع ہے اور مردہہ و شیخ اوسمین
رہتے ہین اوسکو تیجپال کا تعمیر کیا ہوا بتلاتے ہین اگرچہ تحقیق نہین کہ راجہ
تیج پال کس زمانہ مین ہوا مگر قیاساً بر درچہہ سو برس حکومت تیج پال کو خیال
کرتے ہین اوسی تیج پال کی اولاد مین کوئی شخص نامی گرامی نہہا جو مشہور ہو
سنہ ۸۵۵ ہجری مین ملک بہلول سرہند سے آکر بادشاہ ہوا اور بعد دو سال
محمد شاہ سرقی پر فتح پاکر میوات مین آیا تب احمد خان خانزادہ بن جلال خان
بن فیروز خان بن بہادر خان نے کہ میوات مین حکومت رکہتا تہا اطاعت
اختیار کی ملک بہلول نے اوس سے سات پرگنے لیکر اونکی حکومت تاتارخان
لودی اون پرگنات مین تجارہ بہی تہا اسلئے تاتارخان تجارہ مین بر سر حکومت

رہا تاتار خان کی قبر موضع کالیاکے گنبد میں جو کہ آبادی تجارہ سے بفاصلہ ایک
میل مشرق مین ہے موجود ہے ملک بہلول اڑتیس برس آٹھ ماہ سات روز
حکومت کرکے سنہ ۸۹۴ ہجری مین مرا اوسکے انتقال پر شہزادون مین ملک
تقسیم ہوا تو تجارہ شہزادہ عالم خان عرف سلطان علاؤ الدین کے حصہ مین
آیا اوس نے سنہ ۹۰۱ ہجری مین بمقام تجارہ آکر آبادی قصبہ اور پہاڑ
کے درمیان علاول پور شہر آباد کیا محل شاہانہ اور بازار اور مساجد و
حمامات تیار کیئے دو پہاڑون کے درمیان خام بند باندہا اور اوسکے
متصل بارہ دری بنائی اور قریب آبادی تجارہ طرف شمال ندی جاتی تہی
اوسکا پل باندہا کہ علامت اوسکی موجود اور گنبد کلان جسکو بہر تہری کا
گنبد مشہور کرتے ہین تعمیر کیا اور آبپاشی کیواسطے نہر سے سمیع پختہ بطور نہر
جاری کیا اور گنبد کانچ والا متصل عیدگاہ مع گنبد ناتمام قریب محل اور
نو محلہ مقبوضہ ملا دیخان اور عمارت موضع سرہٹا اور چہار دیواری پختہ
موضع خلیل پوری و باست ہیڑی امرا و شاہزادہ علاؤ الدین سکے بادگار
ہین تابحدیکہ اوسکا مودی سمی گیلا مہاجن ہی بہت مخیر اور فیاض ہوا یشہ
مشہور ہے کہ مال علاؤ الدین کا اور جس گیلا کا علاؤ الدین اور اوس کے
عزیزون کی قبرین یہان ایک گنبد مین ہین - پٹہانون کی سلطنت کے
زوال سے ستر برس بعد تک علاول پور و تجارہ مین پٹہانون کا ہی قبضہ
رہا +
سنہ ۹۳۸ ہجری مین ہمایون بادشاہ نے میوات کا ملک اپنے چہوٹے بہائی مرزا

अलावलपुर

नरबरी

कांचवाला

खलीलपुर
बामट हेड़ी

ہندال کو دیا اور مرزا ہندال نے تجارہ مین آکر سکونت اختیار کی اور
آبادی تجارہ کی قریب گوشہ مشرق و شمال مین قصر دلکشا اور دیوانخانہ جو
محل مشہور ہے اور اوسمین خانزادے رہتے ہین رہنے کیواسطے بنایا
اور حمام اور لال مسجد اور مہمان سراے جسکو پلی جی کی حویلی کہتے ہین اور
پل جو قاضیون کا بند مشہور ہے تعمیر کیے حمام جو پیش مسجد تہا منہدم ہوگیا
مسجد قایم ہے لیکن بوجہ خروج شیر شاہ افغان وہ بہمہ وجوہ تیار
نہونے پائی اور پل اور بند قاضیان بضرورت روکنے ندی کے باندہا
تاکہ سیلاب ندی سے مکانات کو آسیب نہ پہونچے اور سر راہ موضع اسلیم پور
باغ معروف اندہیری آوجالی مع بنگلہ وچاہ کے چالیس بیگہ زمین پر نصب
کیا دس برس تک مرزا ہندال عیش و نشاط سے [illegible] مین حکمران رہا ۹۴۵ ہجری
مین مرزا ہندال ہمایون شاہ کے ساتھ بنگالہ کو گیا اور پہر ایسے اتفاقات ہوگئے کہ واپس آسکا
جب از سر نو ہندوستان کو فتح کرنے کے بعد ۹۶۲ ہجری مین ہمایون شاہ کا
انتقال ہوا اور اکبر نے تخت نشین ہوکے ہیمون بقال ساکن ریواڑی کو قتل کیا
ملا ن محمد پیر مع فوج شاہی ہیمون کے عیال و اطفال و مال و اسباب کو کہ تجارہ
مین تہے لیجانیکی واسطے متعین ہوا ملا ن محمد پیر نے [illegible] لیور و تجارہ کے پٹہانون
کو قتل کرکے ہیمون کا خزانہ و اسباب تاراج کیا اور حسن خان خانزادہ رئیس
میوات بابر شاہ کی لڑائی مین مارا گیا تہا اوس کی دختر سے اکبر شاہ نے
نکاح کیا ۔

اکبر شاہ کے عہد مین بہ تغیر [illegible] خانون کو جو چودہری [illegible]
[illegible]

انتظام ہوا اوسمین تجارہ بہی دارالحکومت قرار پایا اور اٹھارہ پرگنات مفصل
ذیل اوس سے متعلق ہوئے ۔
حویلی تجارہ ۔ اینڈوری ۔ اوجینہ ۔ امرا اومری ۔ تہاد کوہرہ ۔ نگینہ ۔ نکولہ
بہوہرہ ۔ بیسرو ۔ ابریز کوٹلہ ۔ فتح آباد ۔ فیروزپور جہرکہ ۔ پوتہ ۔ ساکرس
شانہا واڑی ۔ جہماوت ۔ کرتیرہ ۔ خانپور ۔
چونکہ حکومت گاہ بہ اسم سرکار نامزد ہوکر ماتحت صوبہ رہتے تھے لہذا تجارہ
کی سرکار بہ تحت صوبہ دہلی ہوئی اور بوجہ بود و باش سابق مرزا ہندال
کے تجارہ کو بہ لقب حویلی ملقب کیا اس سبب سے حکمرانی خاندان تیموریہ
تک کاغذات مین حویلی تجارہ لکہنے کا عملدرآمد رہا +
غازی گردن فقیر کہ اوسکا مزار مسجد نومحلہ کے قریب ہے اکبر کے عہد مین کرامات
مشہور تہا اگرچہ خاندان مداریہ سے تہا مگر خواجہ معین الدین چشتی کی اعتقاد
سے اوس سوری کے نیچے جو اوسکے نام سے مشہور ہے پڑا رہتا تہا آخر بہت
محنت کے بعد اوسکو تجارہ کی ولایت حاصل ہوئی مریدون کے ساتہہ تجارہ
کو آتا تہا موضع کانکرہ پرگنہ کشنگڈہ مین پہونچکر رفع حاجت کو ٹہیرا تہا قضارا
ایک باجرہ کے کہیت مین سے کسی ہمراہی نے خوشے توڑلئے مالک کہیت کی
عورت حفاظت پر تہی اوس نے جو دیکہا کہ کوئی بال توڑکر لئے جاتا ہے دشنام
دہی کرتی پیچہے چلی آئی جب قریب میانہ شاہ گردن کے پہونچی اوس نے غوغا
سنکر نام پوچہا اوس نے شاہ گردن کو بہی صلواتین سنائین اور بہت اصرار
کے بعد اپنا نام مان بی بی بتلایا فقیر نے کہا مان تی کیا ہے مان جا باسے یہ

इंदोर
उजीना
ऊमरा ऊमरी
थाना कोहरा
नगीना
नेकच
बमोहरा
बेसरू
नाबेरजकोटा
फतहाबाद
फीरोजपुर झि
पुर
साकरस
सांठावाडी

कांकरा

بات کہتے ہی وہ مرد ہوگئی یہہ حال دریافت ہوتے ہی گہر کو دوڑی اور اپنے خاوند سے سب حال کہا وہ تیر کمان لیکر دوڑا اس عرصہ مین فقیر سکہپال مین سوار ہوکر تہوڑی دور چلا تہا اوس نے قریب پہونچکر ایسا تیر مارا کہ دو سار ہوگیا فقیر نے وقت نزع مین وصیت کی کہ جس جگہہ ہمارا سکہپال رکہنے کے بعد پہر نہ اوٹہے اوسی جا ہمکو دفن کر دینا چنانچہ جہان سے سکہپال نہ اوٹہہ سکا وہان دفن کرکے مقبرہ بنایا گیا دیوان عیسیٰ ہی مین اوسکے مرنے کی تاریخ ۱۰۰۱ھ لکہی ہے مردہون کے محلہ مین جو تیج پال کا محل مشہور ہے وہ ۱۰۰۹ھ ہجری مین کہ اکبر کا عہد تہا از سر نو تعمیر ہوا اب سیدون کے قبض و دخل مین ہے شاہجہان کے عہد مین خلیل اللہ حاکم تجارہ تہا اوس نے شاہ گدن کی خانقاہ بنوائی جب اورنگ زیب عالمگیر نے شاہجہان کو قید کرکے سلطنت اپنے اختیار مین لی اکرام خان خانزادہ نے کہ متصل باگہور کے ملک پور مین رہتا تہا بغاوت کی اور غارتگری کا شیوہ اختیار کرکے حاکم تجارہ کو نقارہ و نشان چہین کے نکالدیا عالمگیر نے اوسکی تنبیہ کو فوج بہیجی فوج نے موضع بامٹ ہیڑی پر ڈیرہ کیا اکرام خان کو تاب مقابلہ نہوئی حاضر ہوگیا مگر عفو سکا ... ات اعمال کا مستحق متصور نہوکر قتل کیا گیا متعلقان اکرام خان نے جو یہہ سنا اور وت بچہا کر اپنا جوہر کیا اکرام خان کے دو لڑکے محمد خان و ناہر خان میانجی کے ساتہ تہے میانجی اونکو لیکر فرار ہوگیا اور اپنے گہر مدت تک پوشیدہ رکہا۔ عالمگیر کے بعد محمد شاہ عرف بہادر شاہ معظم الدین کو ہوا تاجدار ہوا تب محمد خان پسر اکرام خان نے استدعاء معافی کی سند معافی موضع ملک پور محرر ہ

बाघोर
मलकपुर
पामटहेडी

سنہ ۱۱۲۱ ہجری اوسکو رحمت ہوئی پادشاہان مابعد کے عہد مین باجیراؤ پیشوا کہ نربدا تک دخیل تہا لوٹ مار کرتا ہوا دہلی تک پہونچا اوسوقت جوراجہ جات رئیس نہون علاقہ بہرتپور نے غارتگری شروع کر کے علاولپور وتجارہ کو بہی تاخت وتاراج کیا اور آتش زنی سے عمدہ عمارتین خراب وبرباد کردین اوس دار وگیر مین اکثر طعمۂ شہباز اجل ہوئے جو بچے بیکبینی ودوگوش بہاگ کر جہان امن ملا پناہ پذیر ہوئے ایک عرصہ تک آبادی مین چغد وبوم اور باغون مین زاغ وزغن کے نشیمن رہے خوف سے کیسکو جرات وہمتِ آبادی نہوئی جب بادشاہ نے کسیقدر انتظام کیا صورت امن ہوئی اور اندیشہ نے لوگون کے دل کو فرصت دی تجارہ مین آدمی آکر آباد ہونے لگے آخرش تجارہ بخوبی آباد ہوگیا علاولپور مین کسی نے سکونت اختیار نکی اوسوقت سے علاولپور ویران چلا آتا ہے مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے عہد مین علاولپور کے مکانات کا پتہر اوکہاڑ کر قلعہ ودیگر عمارتون مین لگایا گیا اور تجارہ کے مکانات ابتک وہین کے پتہرون سے بنائے جاتے ہین ۞

بعد زوال سلطنت تیموریہ کے مہاراجہ سورجمل صاحب ملک میوات پر متصرف ہوئے تب اونہون نے کشنگڈہ کا قلعہ تعمیر کرایا اوس زمانہ مین بمقام بارہ حسن پور کہ تجارہ سے دوکوس ہے میان مراد شاہ قطب وقت تہے مہاراجہ سورجمل صاحب اونکے بہت معتقد ہوئے اور اونکی سکونت کیواسطے مکان اندرونی کہ دروازہ بیرونی تعمیر کردہ پیربخش کے علاوہ ہے

بنوایا اور موضع حسن پور مصارف کیواسطے معافی مین دیا کہ ابتک معاف ہے
سنہ ۱۱۵۹ ہجری مین میان مراد شاہ نے وفات پائی گیارہوین رجب کو ہر سال
اونکا عرس ہوتا ہے ❊

سنہ ۱۱۹۰ ہجری مین سکہون نے آکر تجارہ کو لوٹا اوسکے بعد سنہ ۱۲۰۰ ہجری تک
تجارہ مین نجف قلیخان کی عملداری رہی کہ وہ بادشاہ سے باغی ہوکر اس
نواح کے ملک پر قابض ہوگیا تہا اوسکی طرف سے ملک محمد خان دادا ورجنگ
اس پرگنہ مین حاکم تہا ❊

पाटन

بعد ازان مرہٹون نے پاٹن کے میدان مین مہاراجہ جودہ پور و اسمعیل خان
کو شکست دیکر ملک پر قبضہ کیا تو تجارہ مین بہی اونکی عملداری ہوگئی ایک
تاریخ مین لکہا ہے کہ مرہٹون نے تجارہ جارج طامس صاحب اپنی فوج کے
افسر کو دیدیا کہ اوس نے سزار سرکشی باشندگان کیواسطے شہر مین آگ
لگادی اور ارزنگ تجارہ مین درج ہے کہ مرہٹون کیطرف سے دو عامل
قوم پنڈت مقرر ہوئے ایک مہاراجہ سیندہیہ کیطرف سے اور دوسرا منجانب
پیشوا اور مصاحب خان خانزادہ شاہ آباد مختار عاملان مقرر کیا گیا مصاحب خان
نے جواہر خان کو اپنے شامل کرکے چند روز مین بندوبست کامل کرلیا جب تسلط
بخوبی ہوگیا جواہر خان و عاملون کو بالاے طاق رکہکر ایسا حیلہ ہوا کہ بجز
مصاحب خان کے کسیکا کچہہ وجود نہ رہا عامل بیچارے مثل فرش کیطرح رکہے
رہتے تہے جواہر خان کو یہہ امر ناگوار گذرا قاضی محمد سعید خان و ابو برکات خان
کو متفق کرکے معرفت لشکر خان برادرزادہ خود دیوان باگہوڑیہ کو استمالک

دی اور ایک پنڈت عامل بہی بہاگ کر میوان باگہوڑیہ کے پاس چلا گیا میوان
نے قصبہ تجارہ پر یورش کی جہانگیر خان و دیگر خانزادہ باسع مہاجنان کے
شریک مصاحب خان ہوئے مہاجنان نے مصاحب خان سے وعدہ کیا
کہ اگر چاندی سونے کے گولون کی ضرورت ہوگی ہم دینگے مگر شہر کا بندوبست
رہے لوٹ نہونے پاوے مصاحب خان نے جابجا مورچہ بندی کی بجز مکان
جواہر خان و محلہ قاضی واڑہ کے تمام قصبہ مین انتظام کامل ہوگیا کسیطرف
سے میوان کو آبادی مین داخل ہونیکا گذر نرہا آخرش میوان نے شہر کے
باہر دیرہ کردیا دوماہ تک مورچہ بندی رہی اور بندوق چلتی رہی بعدہٗ
میوان نے ایک روز حملہ کردیا اور آبادی کے اندر ایک حویلی مین چار
پانچ آدمیون کو جان سے مارا اور مکانات شہر کو آگ لگا دی تمام مورچے
خالی کرائے مصاحب خان حویلی قصبہ و بازار مین شام تک لڑتا رہا ہنگام
شب نکل کر قلعہ مین چلا گیا پوشیدہ نرہے کہ گنبد کلان علاؤالدین کے گرد
مین سابق قلعہ خام تہا حاکمون کی کچہری اوسمین ہوتی تہی جو وہان جمعیت
مرہٹون کی تعینات تہی اس باعث مصاحب خان نے اوسمین پناہ لی لیکن
شہر فتح کرکے میوان نے قلعہ کا بہی محاصرہ کرلیا مصاحب خان تاب نلاکر شاہ آباد
کو فرار ہوگیا قلعہ کو مفتوح کرکے میوان نے تلاش مہاجنان کی محلہ قاضی واڑہ
مین جاے امن دیکہکر مہاجن پوشیدہ ہوگئے تہے دلیل خان پسر جواہر خان خانزادہ
و دیوان ہری سنگہ رئیس برہمنان نے اونکو ساتہہ لیجاکر سپرد میوان کردیا
دس ہزار روپیہ مصادرہ کے مہاجنان سے ٹہیراکر میوان نے حسب جعفر

अमृतराव विस्वासराव

सदानंद

...ान मन्नास ...फनदीन

بقالان سے وصول کیا اور ساتھ لیگئے کسی مہاجن نے بخوشی اور کسی نے تنگ
طلبی سے زر زرگی اپنا ادا کر دیا سرکار مرہٹہ سے فوجداری ریواڑی و کوٹ قاسم
و تجارہ کے امرت راؤ و بسواس راؤ کو تفویض ہوئے سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین میوات
مرہٹون سے چہوٹ گئی مہاراجہ صاحب والی بہرت پور دخیل ہوئے پنڈت
سدا نند حاکم تجارہ مقرر ہوا اور شیخ غلام حسن و غلام حسین کہ ہر دو برادر
حقیقی تھے عہدہ عاملی پر نامور کیے گئے اوس وقت مین میو نہایت شورش
رکھتے تھے عاملان مذکور کی اون سے ہر روز جنگ و جدل رہتی تہی وہ دونو
بہائی بڑے جری و شجاع تھے پال گہاسیڑہ یون پر غلام حسن اور پالگہوڑیہ
پر غلام حسین ہر صبح چڑہ کر جاتے تھے اور تمام روز اون سے لڑتے رہتے
تھے جب شام کو واپس آکر کمرین کہولتے تو ان دس بارہ بارہ گولیان
دونون کی کمرون سے گرتین کبہی اونکو بندوق کی گولی سے آسیب نہ پہونچا
اور میوان کو اونہون نے عاجز و زبون کر دیا سنہ ۱۲۱۹ ہجری تک تجارہ مین
مہاراجہ صاحبان بہرت پور کا عمل رہا بعدہ میر جان تیس افغان نین بہادر
برق جنگ فدوی شاہ عالم نے اپنا عامل بہیجدیا اس انقلاب مین تشکل انتظام
ماضیہ بالکل تبدیل ہوگئے یعنی جو پرگنات تحت علاقہ تجارہ تہی وہ جملہ نکل
گئے اور بجائے سرکار لقب پرگنہ کا باقی رہگیا بلکہ پرگنہ مین سے بہی پانچ گانو
علیحدہ ہوکر پرگنہ رامگڈہ مین شامل ہوگئے اس غدر سے پیشتر اکثر دیہات
مین خانزادون کا زمیندارہ تہا اور جاٹ گوجر اہیر وغیرہ بہی بعض بعض
گانو مین زمیندار تھے میوان کا نام و نشان تہا عہد شاہ عالم مین غدر دیکہکر

میوان نے دست تصرف دراز کیا اور خانزادون سے تمام دیہات چہوٹ گئے
نومبر ۱۸۰۳ء مین لاسواڑی و سہنہری پرگنہ رامگڑہ کے میدان پر لارڈ
لیک صاحب بہادر سپہ سالار نے مرہٹون کی فوج کو شکست مطلق دیکر
ملک پر اپنا قبضہ کیا تب بجلدوے اوس خیرخواہی کے کہ مہاراو راجہ بختاور سنگہ
صاحب نے فوج انگریزی کی اعانت سے کی تہی ؛

لاسواڑی
سینہری

سنہ ۱۸۰۵ مین بشمول دیگر پرگنات کے پرگنہ تجارہ سرکار ابد پایدار انگریزی
سے مہاراو راجہ صاحب موصوف کو ملا کہ اوس وقت سے مہاراو راجہ صاحبان
والی الور کے قبض و تصرف مین ہے بعد انتقال مہاراو راجہ بختاور سنگہ
صاحب کی مسندنشینی پر نزاع ہوکر اخیر مین تجارہ اونکے طوایف زادخلف
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کو ملا کہ ماہ شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری سے ۱۳ - محرم
سنہ ۱۲۶۱ ہجری تک مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب تجارہ مین حکمران رہے اور
آبادی قصبہ سے دو میل مشرق مین ایک پہاڑ پر کہ اوسکے نیچے بند ہے عالیشان
مکانات قلعہ و محل و بنگلہ تعمیر کرائے اونمین سے محل اور بنگلہ تعمیر قلعہ بہی
تیار ہوگئے واقعہ ناتمام رہگیا اور ریاست تجارہ راجپوتانہ کی ریاستون مین
شمار ہوئی کہ حال مفصل اوسکا تاریخ مین لکہا جاویگا بعد انتقال مہاراجہ
بلونت سنگہ صاحب کے تجارہ پہر الور مین شامل ہوگیا کہ ابتک بدستور ہے تجارہ
کے تحفہ جات ایک میتہی کہ بہت خوشبودار ہوتی ہے دویمی مرچ سرخ کہ
چہوٹی مگر بہت تیز ہوتی ہے تیسرے دیسی کاغذ سفید چہانتا ہے چوتہے
جفت پاپوش کہ خوش قطع اور سبک ہوتے ہین ؛؛

قصبہ مین ہنودکے گیارہ مندر ہین مگر اونمین کوئی ایسا نہین جسکی عمارت عمدہ ہو یا کہ جاوے البتہ سراوگیون کا مندر کہ سنہ [illegible] مین دولت رام وغیرہ نے بنوایا تہا بہت آراستہ وخوشنا مکان ہے مساجد مسلمانون کی گیارہ مسجدین ہین ازانجملہ مسجد واقع مکان تحصیل چودہری ہدایت خان نے سنہ ۱۲۳۰ ہجری مین تعمیر کرائی تہی ❊

مفاد عام خلایق کیواسطے اسپتال اور مدرسہ جات انگریزی و فارسی و ہندی رائج ہے اور ڈاکخانہ سرکار ابد قرار انگریزی سے مقرر ہین ❊ تجارہ کی آب وہوا عمدگی مین مشہور ومعروف ہے باغات کی کثرت سے نواح تجارہ سرسبز ہے مشرق وشمال مین اراضی زرعی بہت خراب ہے کہ پہاڑ کی رو سے تمام زمین کٹ گئی ہے غرب وجنوب مین سطح زمین ہموار ہے اور اجناس فصلین کی پیداوار ہوتی ہے خاص قصبہ کی زمینداری نصف مالیون کی چہارم میوان کی اور چہارم خانزادون کی ہے کل تعداد دیہات ۱۹۱ ہے اونمین سے تین معافی کے ہین باقی سب خالصہ کے اور پرگنہ کی جمع [illegible]

آبادی پرگنہ تجارہ کی ۳۵۳۱۲ بدین تفصیل ۔

ہندو		مسلمان	
۱۷۲۰۷		۱۸۱۱۲	
کاشتکار	غیر کاشتکار	کاشتکار	غیر کاشتکار
۵۴۲۲	۱۱۷۸۵	۱۲۴۲۴	۶۹۸۸

ٹپوکڑہ یہہ پرگنہ شامل تحصیل تجارہ ہے ۱۸۷۰ء مین یہان کی تحصیل شکست ہوگئی اب صرف ایک پیشکار رہتا ہے اور تہانہ مقرر ہے پیشتر شروع سلطنت شاہ عالم پادشاہ تک قصبہ اینڈ ور پرگنہ سے نامزد تہا ہنگام تنزل سلطنت سم ۱۸۱۲ مین مرہٹے قابض ہوگئے تہے جب نجف قلیخان نے زور کیا اور انتظام مرہٹون مین تخلل واقع ہوا میوان نے سرکشی اختیار کی اور قصبہ اینڈ ور کو تاخت و تاراج کیا سم ۱۸۳۰ بعہد تحصیل کاری نواب نجف قلی خان موضع جہوانہ مین تحصیل قایم ہوئی اور پٹہ جہوانہ بجاے پرگنہ اینڈور لکہا جانے لگا سم ۱۸۴۵ مین گہاسیڑہ کا راونیہ جہوانہ پر متصرف ہوگیا آٹہہ برس اوسکی عملداری رہی سم ۱۸۵۲ مین مہاراجہ صاحب بہرت پور نے راو گہاسیڑہ کی سرکوبی کی میوان نے اوسکو مغلوب دیکہکر میدان خالی پایا جہوانہ کو غارت کیا بعد فتح یابی مہاراجہ صاحب بہرت پور ٹپوکڑہ پرگنہ مقرر ہوا اور وہان کچہری تحصیل مقرر ہوئی قصبہ ٹپوکڑہ تجارہ سے شمال کیطرف بفاصلہ بارہ میل ہے سم ۱۷ مین ٹہاکر بہیم سنگہ نروکہ ساکن گڈہی نے اوسکو آباد کیا تہا آبادی کے وقت آدمی ٹپریا یعنی جہونپڑیان ڈالکر ٹہہرے اسوجہہ سے عوام الناس اوسکو ٹپریا کہتے رہے شدہ شدہ ٹپریا کا ٹپوکڑہ ہوگیا گڈہی ٹپوکڑہ جسمین تحصیل ہے ٹہاکر بہیم سنگہ نے بنائی ہے سم ۱۸۵۹ مین ہیرونان نے پرگنہ ٹپوکڑہ سرکار بہرتپور سے ٹہیکہ مین لیا تہا تین برس اونکے ٹہیکہ مین رہا بعدہ راج الور کی عملداری ہوگئی کہ ابتک ہے۔

قصبہ ٹپوکڑہ مین ۵۶۶ گہر اور ۰ ۸۹ – آدمی ہین مہاجن و گوجر وکبچ پرگنہ

धौलीपहाड़ी
गंधोला

مین ۹۵ گانو مین موضع دہولی پہاڑی و موضع گندہولہ مین پادشاہی
خواجہ سرایان کے بنائے ہوئے بہت عمدہ ہین یہہ دریافت نہین ہوتا کہ
وہ کس عہد مین بنائے گئے ۔

پرگنہ ٹپوکڑہ مین ۴۶۱۵۹ آدمی شمار ہوئے ہین زمیندارہ میوان کا اس
علاقہ مین زیادہ ہے تین گانو خانزادون کے ہین اور مُدہائی ٹہاکرون
کے جاگیر معافی کا کوئی گانو نہین ہے تحصیل تجارہ مین پرگنات تجارہ
و ٹپوکڑہ کے ۲۰۱ گانو جمعی یک لکہہ [illegible] ہین جو دیہات تجارہ
و ٹپوکڑہ سے مشرق مین ہین اونکی زمین اکثر ناقص ہے رو پہاڑ نے
بہت زمین کو کاٹ دیا ہے اور جو باقی ہے اوسمین ریت کی کثرت ہے
اوسمین باجرہ موٹھ اور گوار کی پیداوار ہوتی ہے اور شمال و مغربی
دیہات کی زمین دومٹ مٹیار ہے اور تمام سطح زمین ہموار ہے فصلیں
کی پیداوار اور چاہات و بندات سے آبپاشی ہوتی ہے تفصیل بندات
یہہ ہے ۔

सैदपुरबारका
भिडूंसी
जलालपुर
रामबास
नीमली
डौहाना
चांदडीकलां
पाटन
नौगांवा
इमलाकी

پرگنہ تجارہ قلعہ سید پور بارکہ - بہنڈوسی - جلال پور - رام باس -
نیملی - ڈدوہانہ - چانوڈی کلان - پاٹن -
پرگنہ ٹپوکڑہ نوگانوہ - املاکی -

علاقہ تجارہ مین کسی قسم کی کان نہین ہے خاص تجارہ مین جانب مشرق ایک
فرلونگ کے فاصلہ پر چند ٹیکڑی ہین وہان سے برسات مین لوگون کو
لوبان کے ڈیلے ملتے ہین نہین معلوم کہ کوئی کان ہے یا دفینہ ماسبق اور

کوئی منڈی بہی اس علاقہ مین نہین ہے ٹپوکڑہ سے آمد رفت مال کی بیلان
کو اور تجارہ سے فیروزپور جہرکو رہتی ہے اور علاقہ تجارہ مین بمقام بلد جین
بتاریخ ۱۱ - رجب عرس ہمایون بادشاہ کا ہوتا ہے میوا ور میوفی شب بہر جمع رہتے
ہین اور کوئی بڑا میلہ نہین ہوتا ہے پرگنہ ٹپوکڑہ مین بہادون سدی ۶
کو میلہ طاہر پیر کا ہوتا ہے مدرسہ جات حسب تفصیل ہین -
قصبہ تجارہ قصبہ شاہ آباد قصبہ ٹپوکڑہ موضع جہوانہ موضع کمالپور
کوئی ندی اس علاقہ مین ایسی نہین ہے کہ ہمیشہ جاری رہے پہاڑ سے
جو رَو برسات کی آتی ہے وہ ندی ساجبی مین جا ملتی ہے اور حدود
اربعہ اس علاقہ کے یہہ ہین -
شرقی پرگنہ فیروزپور جہر و پرگنہ نوح ضلع گورگانوہ ایک پہاڑ کہ پارہ کوہ
ارا ولی ہے حد فاصل ہے -
شمالی پرگنات تاوڑو و ریواڑی -
غربی پرگنات ریواڑی و کوٹ قاسم و پرگنہ کشنگڈہ -
جنوبی پرگنہ کشنگڈہ

پرگنہ رامگڈہ

یہہ قصبہ الور سے مشرق کیطرف بفاصلہ ۱۲ میل عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۳۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ پر واقع ہے رامگڈہ کی آبادی
قدیم ہے مکانات زیادہ تر خس پوش ہین ۱۵۲۱ گہر ۵۰۸۱ کس کی آبادی
قدیم آبادی سے ملا ہوا بجانب شمال ہے سابق مین جو برجہ خورد سروپ سنگہ

ترو کیسے بنایا تہا بعدہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مضبوط قلعہ
اور اوسکے گردیجہ خندق تعمیر کرائے دوسو دو کانون کا بازار بہت
ناقص ہے گرما مین پانی چاہات کا خشک ہوجاتا ہے راگدہ مین سولی اچہی
پیدا ہوتی ہے پرگنہ مین ۱۲۸ دیہات ہین ازانجملہ خالصہ جاگیر معافی
ہین اس علاقہ مین قصبہ جات مارکپور نوگانوہ واقع عرض
بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۰ دقیقہ
کہلورہ ملک پورہ رگہناتہہ گڈہ ہین زمین
دیہات کی مٹیار و بہوڑیجہ کل پرگنہ کی آبادی ۵۲۴۹۹ کس کی ہے
موتگانہ کے بارہ کی ندی کہ یہان مائنس نہی اور روپاریل
لاسواڑی ناموں سے مشہور ہے اور راج کی جنوب مغربی حد
قریب تجے پور نکلی راج الور مین سو میل تک قریب بہکر پرگنہ گوپال گڈہ راج
بہرت پور مین داخل ہوئی ہے جیکو منٹ صاحب نے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ
۲۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۶ دقیقہ پر آغاز چشمہ سے پچاس میل
کے فاصلہ پر عبور کیا تب تہوڑے سے پانی سے آہستہ بہتی تہی اور وہان
سے تیس میل بڑہ کر بمقام لاسواڑی ۱۳ - اکتوبر کو خفیف نالہ تہے اور
اوسکے کنارے بلند اور دشوار گذار تہے یہہ ندی کہاٹ چندا ور سے
دو شاخون مین منقسم ہوئی ہے ایک بطرف کہمن گڈہ جاتی ہے دوسری
چرواڑی کی راہ سے موضع نسواڑی عرف لاسواڑی و مانپور
کے ہزاری بند مین جاتی ہے اور وہان چند دیہات پرگنہ گوپال گڈہ

मालकपुर नौगांवा
खिलोरा मलकपुर रघुनाथगढ़
मुंगाना माइंसनई रूपारेल लासवाड़ी
घाट चंदावर
चिरवाड़ी नसवाड़ी मालपुर

پانچ پہر تیور سے گذر کر قصبہ پیپل کہیڑہ و دیہات نکٹ پور و کجھنو کا پرگنہ گوبند گڈہ کو کر علاقہ الور سے علیحدہ وسط علاقہ بہرت پور مین واقع ہین گذرتی ہے اور پہر راج بہرت پور مین داخل ہوجاتی ہے ؛

پीपलखेड़ा
नकटपुर
[illegible]

لاسواڑی جسے نسواڑی بہی کہتے ہین اس ندی کے کنارہ پہ ایک گانو ہے مگر لارڈلیک صاحب کی فتح سے کر صاحب موصوف بہادر لاسواڑی کے لقب سے ملقب تہے ہندوستان و انگلستان بلکہ کل یورپ مین مشہور ہے یہہ گانو عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۴ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۹ دقیقہ پر واقع ہے یکم نومبر ۱۸۰۳ء کو اس میدان مین درمیان مرہٹون اور جنرل لارڈلیک صاحب سپہسالار فوج انگریزی کے جنگ عظیم واقع ہوکر مرہٹون کو شکست مطلق ہوئی مرہٹون کی فوج مین مہاراجہ سیندہیہ صاحب کی سترہ قواعد دان پلٹنین نوہزار آدمیون کی اور تین ہزار سوار اور بہتر توپین محکوم مونسیر ڈوڈرنایک صاحب فرانسیس تہین انگریزی فوج مین صرف سوار پیادون سے پانچ گہنٹہ پیشتر کمال تیزروی سے پہونچے تہے اس معرکہ مین سوارونکا بہت نقصان ہوا خصوص دشمن کی عمدہ توپون سے مگر پیادون کے پہونچتے ہی یکبارگی حملہ کرکے توپین بند کردی گیئن اور چار بجے سہ پہر کے دشمن کی کل فوج تباہ ہوگئی اس موقع پر انگریزی فوج نے کمال استقلال و بہادری سے کام کیا انگریزی فوج کے ۱۷۲ اکس مقتول اور ۶۵۲ مجروح ہوئے دشمن کا بازار و سامان لشکر اور اسباب اور ہاتہی و

मोनसियर
डोडरनायकी

اونٹ چھ سو بیل اور مختلف دہاتون کی تہتر توپین چوالیس جہنڈے چونسٹھ پیشیان محمول باروت وگولہ تین کراچیان محمول خزانہ مع ساون گامی ہندوق کی لوٹ مین سرکار ذوی الاقتدار انگریزی کو حاصل ہوی سلہ ۱۸۱ء مین اس فتح کا لندن مین تمغا تیار ہوا اور حسب منظوری جناب فیض مآب ملکہ عالیہ پس ماندہ افسران وسپاہیان فوج کو تقسیم ہوا ۔

علاوہ دریا ریل کے اس پرگنہ مین دو چھوٹی ندیان اور ہین ایک ندی پتوہتر ہے اور دوسری النّدہ ہا کہ علاقہ تہارہ وکشنگڈہ سے آکر اور اس پرگنہ مین دونون ملکر بعد سیرابی دیہہ دہتر کے علاقہ فیروز پور کو جاتی ہین آتریا کے بند سے بہی زمین کی بہت سیرابی ہوتی ہے اکثر دیہات مین نیشکر ہوتا ہے اور گندم نخود وجَو کی پیداوار زیادہ ہے اور سوا قلعہ خاص رامگڈہ کے دیگر قلعات نوگانوہ ورگہنا تہہ گڈہ وبجرنگ گڈہ اور گڈہیان کہیڑلی ومارکپور مین ہین بمقام شیرپور باندہولی جیٹہہ ماہ کی پورنماشی اور دسہرہ کو لال داس کا میلہ ہوتا ہے اور بہادون سدی ۶ کو میلہ پیلاسن کا موضع پوہی دیہہ جاگیر مین ایک پہر رہتا ہے اور خاص رامگڈہ مین بمقام باغ سرکاری بہادون سدی ۷ کو ہنومانجی کا میلہ ہوتا ہے اور جاولی واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵ دقیقہ مین ایک آوندہ ہے رسالہ متعینہ رامگڈہ کو گہاس اوس سے آتی ہے اور گوڑ بکثرت ہوتا ہے حد مشرقی رامگڈہ علاقہ کوبندگڈہ وگوپال گڈہ متعلقہ راج بہرتپور سے ملی ہے اور حد مشرقی پرگنہ

चुहड़सिंह
लंबोहा

इतरया

बजरंगगढ़

खेड़ली
शेरपुरवाली
की
लालदास

पैलासन
पूठी

जावली

کشنگڈہ والوسے اور حد جانب شمال علاقہ فیروزپور جہرکہ ضلع گورگانوہ و
دیہات کشنگڈہ سے ملحق ہے اور حد جنوب پرگنہ لچھمن گڈہ و پرگنہ نگر راج
بہرت پور سے ملحق ہے ۰

پرگنہ گوبند گڈہ

یہہ قصبہ راگمڈہ سے گیارہ میل اور الورسے بائیس میل کا فاصلہ رکہتاہے
اور جانب مشرق واقع ہے اوسکا بازار بہت کشادہ اور بارونق ہے
مکانات پختہ و خام زیادہ تر خس پوش ہین ۱۹۱۴ گہر اور ۵۰۷۰ آدمیون
کی آبادی ہے بالوشاہی یہان کا مشہور ہے واقعی اچہا ہوتا ہے کہتے
ہین کہ ایک دفعہ حلوائی نے سوا من کا ایک بالوشاہی بناکر مہاراوٗ راجہ
صاحب کو نذر کیا تہا آبادی سے شمال مین کچھ فاصلہ پر قلعہ خام مہاراوٗ
راجہ بختاورسنگہ جیو کا بنایا ہوا ہے اور قلعہ کے قریب ایک سرکاری باغ
ہے اور یہہ قصبہ بہی عہد مہاراوٗ راجہ صاحب سے آباد ہوا ہے ورنہ سابق
مین گہوساولی آبادی گوبند گڈہ سے جنوب کیطرف بستا تہا گہوساولی مین
نواب ذوالفقار خان خانزادہ کا بنایا ہوا قلعہ ہے کہ اوس نے علیگڈہ
نام رکہا تہا یہہ شخص بہت جری اور بہادر تہا اپنی شجاعت کے سامنے کسی
کو خیال مین نہین لاتا تہا سمت ۱۸۴۶ مین مادہوراوٗ سیندہیہ وکیل مطلق شاہ
عالم بادشاہ نے فوجداری پرگنہ گہوساولی پر ذوالفقار خان کو مقرر کیا
جب فوج مرہٹہ کی طرف دہلی سے شکست کہاکر آئی ذوالفقار خان نے یہہ
فوج کو لوٹ لیا اس رنج سے مرہٹون نے مہاراوٗ راجہ بختاورسنگہ صاحب سے

बालूशाही

घुसावली

اتفاق کرکے ذوالفقار خان کو شکست دی اور گہوساولی سے نکالدیا اوسوقت
سے گہوساولی ویران اور بجاے اوسکے گوبندگڈہ آباد ہوا اور پرگنہ
قرار پایا نواب ذوالفقار خان کے دو بہائی تہے ایک ناہر خان کہ وہ
بہراوت مین رہتا تہا دوسرا ثابت خان وہ نالڑا مین سکن گزین تہا
اولاد ناہر خان سے جواہر خان نامی ایکشخص مجارہ مین رہتا ہے
علاج گہوڑونکا خوب جانتا ہے اور اولاد ثابت خان سے بندہ علیخان
ہے کہ سرکار الور مین نوکر اور ذوالفقار خان لاولد مرگیا پرگنہ گوبندہ گڈہ
مین ۵۲ گانو خالصہ ایک معافی کا کل ۵۳ گانو ہین پرگنہ پیپل کہیڑہ تحصیل
گوبندگڈہ مین شامل ہے پیپل کہیڑہ مین بہی قلعہ ہے مدرسہ جات اس
علاقہ مین یہہ ہین - گوبندگڈہ پیپل کہیڑہ بہس راوت زمین علاقہ
کی اچہی ہے زمیندارہ میوان کا ہے پرگنہ مین ۲۴۱۷۷ - آدمی ہین
حد شرقی وجنوبی وشمالی علاقہ راج بہرتپور اور حد غربی پرگنات رامگڈہ
وکہمن گڈہ ہین ﴿

بہراوت
نالڑا
پیپل کہیڑہ
مسراوت

پرگنہ کہوہر

یہہ قصبہ گوبندگڈہ سے گیارہ میل جانب دکن اور لچہمن گڈہ سے گیارہ
میل طرف پورب کے عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۱۹ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۷ درجہ ۸ دقیقہ پرواقع ہے بتاریخ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۰۳ع مرہٹون
کی فوج نے جو دکن سے سفر در ہوکر آئی تہی اس قصبہ کو تباہ وبرباد
کیا تہا ۳ - اکتوبر کو جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار فوج انگریزی

پہونچی تب دشمن مفرور ہوگیا تہا صاحب موصوف نے بدستور تعاقب جاری رکہہ کے دوسرے روز بمقام لاسواڑی حملہ کیا اور قوم غنیم کو تباہ کر کے فتح عظیم حاصل کی ۔

تمام قصبہ مین ایک رام لال ساہ کی حویلی بڑی ہے ورنہ اکثر مکانات خام ہین آٹہہ سو برس سے اس قصبہ کی آبادی ہے لاکہا سنگہ ٹہاکر کہار ریلی اوسکو آباد کیا تہا مردمان باشندہ کہومر تعداد ۹ ، ۲۳ ہین اور ۴۷۲ ، ۴ گہر ہین تحصیل و تہانہ وچہاونی رسالہ ایک مقام پر ہین اور مدرسہ بہی اونکے قریب ہے بازار بہت ناقص ہے اور سواد آبادی نہایت غلیظ ہے ایک باغ رام لال ساہ کا اس قصبہ مین پورانا ہے اور ایک باغ دیوکرن مہاجن نے سر شاہ راہ دیگ نیا لگایا ہے باغبان نے اس باغ مین ایک درخت لہسوڑہ خورد پیوندی گوندی اور لہسوڑہ کلان کا چڑہایا ہے کہ ایک درخت مین تین قسم کے درخت ہین جمعہ کو اس قصبہ مین بازار ہوتا ہے برتن و کپڑہ وغیرہ کی خرید فروخت ہوتی ہے اور منڈی کہومر سے غلہ علاقہ جیپور و بہرت پور کو جاتا ہے اور پرگنہ سونکہر متعلق اس تحصیل کے ہے ۔ سمت ۱۲۰۰ مین ٹہاکر جیت سنگہ چوہان نے قصبہ سونکہر کو آباد کیا ہے اور دونون پرگنون مین ۵ ، گانو ہین ازانجملہ ۶۷ خالصہ ایک موضع باڑکا عوض تنخواہ کی سپاہ کو دیا ہوا ہے اور ایک گانو جاگیر کا ہے اور چہہ گانو معافیات کے اس علاقہ کے وسط مین موضع مان کہیڑہ و لاکی و کہیڑہ دیہات راج بہرت پور واقع ہین اور راسیطرح

कमारस्या
सोंखर
वाढ़का
मानखेड़ा
खेड़ा लाइकी

नलखेड़ा बेड़ी | موضع نلکھیڑہ وکھیڑی دیہات تحصیل کٹھومر علاقہ راج بہرت پور بیچ مین
ہین - قصبہ سونکہر مین مدرسہ ہے - قلعہ کٹھومر منہدم ہوگیا صرف ایک قلعہ
समूची | خام سموچی مین ہے کہ بعہد مہاراجہ راجہ بجتاور سنگہ صاحب سنہ ۱۸۹۱ مین تعمیر
ہوا تہا اور بندات علاقہ کٹھومر مین حسب ذیل ہین -

कालाखेड़ा बेटपुरी दांतया बसई | بند بجنہ کالا کہیڑہ - بند بیٹ پوری - بند دانتیہ - بند سموچی - بند بسئی
یہہ چارون بند خام ہین اور قسم زمین اس علاقہ کی مٹیار اور دومٹ
ہے اجناس خریف اچھی پیدا ہوتی ہے جو زمین زیر بندات ہے اوس مین
सोंखरी मदपुरा सालवाड़ी कालवाड़ी बनूखर | ربیع خوب ہوتی ہے اور بمواضعات دانتیہ وسونکہری ومدپورہ و
سالواڑی وکالواڑی وبنوکہر مین چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین اور
بنوکہر کی پہاڑی مین ابرق کی کان ہے اور کوئی اسیلہ کلان اس علاقہ
مین نہین ہوتا موضع بسئی مین ایک مندر بہت پورانا بنا ہوا ہے اوسکی
دروازہ کی دیوار پر پتہر مین بخط ہندی کچہہ لکہا ہوا ہے مگر وہ پڑہنے
مین نہین آتا نہ معلوم کس خط مین وہ تحریر ہے تمام علاقہ مین ۳۸۴۶۱ -
آدمی ہین اور مدرسہ جات حسب ذیل -

قصبہ کٹھومر - قصبہ سونکہر - موضع بنوکہر حد شرقی وشمالی وجنوبی پرگنہ
کٹھومر کے علاقہ راج بہرت پور سے پیوستہ ہے اور حد غربی پرگنہ
لچھمن گڈہ سے ہے *

پرگنہ لچھمن گڈہ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل گوشہ شرق وجنوب مین اور کٹھومر سے ۱۲ میل

مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۳ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۵
دقیقہ پر واقع ہے لچھمن گڈہ کی آبادی کچھ عجیب نہین اور نہ بازار اچھا ہے
مکان خس پوش بہت ہین آبادی سے قریب پختہ قلعہ ہے اگرچہ یہہ قلعہ
اب خراب ہوگیا ہے مگر سمت ۱۸۳۲ مین خوشحالی رام و دولت رام بلدیہ کے
اغوا سے نواب نجف خان نے فوج کثیر اور مضبوط توپخانہ سے اس قلعہ
پر حملہ کیا تب مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے مدت تک مقابلہ کیا آخرکار
موسم برسات قریب آجانے پر نواب نے مجبور محاصرہ برخاست کر لیا قلعہ
کے اندر ایک مختصر مگر خوش وضع محل بنا ہوا ہے آبادی سے قریب ایک بند
ہے اور ایک سرکاری باغ ہے مگر بے مرمت البتہ دیو بخش کوٹہیاری کا باغ
سرسبز و شاداب ہے قصبہ لچھمن گڈہ مین ۹۶۶ گہر ۴۷۷۹ آدمی ہین
اور تحصیل مین ۱۶۶ گانو ہین اونمین سے ۱۱۸ خالصہ کے ۵۴ جاگیر کے ۴
معافی کے - موضع ...پور واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۲ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۶ درجہ ۵۲ دقیقہ اور ہرسانہ قصبہ کہلاتے ہین - موضع کہڈیانہ
مین دو کنڈ اچھے بنے ہوئے ہین اور کٹیڑہ مین خام قلعہ ہے موضع ڈہولاگڈ
مین بیساکہہ سدی کو دیبی کا میلا اچھا ہوتا ہے آمدنی چڑہاوہ سرکار مین
داخل ہوتی ہے اور موضع حسن پور مین میلہ قاضی ملک کا تاریخ ۱۰ ذیقعد
کو ہوتا ہے - بہتون خورد مین ظروف گلی اچھے بنتے ہین - کہیڑہ درجن سال
کے متصل پہاڑ پر ایک کنڈ موسوم کروڑی کنڈ ہے اور ایک کنڈ کہیڑہ
سارنگ پوری و جاہرو کے پہاڑ مین ہے اور کہوہرہ ملاولی دیہہ جاگیر

...पुर
हरसाना
खुड़ियाना
कटेड़ा
धोलागढ
हसनपुर
बहतून
सारंगपुरी

मलावली खोहरा

आहरी

تھا کر مہتاب سنگ مین چکی و کونڈے پتھر کے بنتے ہین اور وہ پتھر بہت گھستا

ہے اور بوٹولی مین بھی کونڈے وغیرہ بنائے جاتے ہین مگر وہان کا پتھر

بہت گھستا ہے پچھن گڈہ خاص و کھیڑلی لودہا و ریونیجہ جات و کنواڑہ مین

نمک کھاری کے اگر ہین اور قصبہ معن پور مین ایک رونده موضع بیدر کا

مین خس بہت نکلتا ہے - موضع بدرک مین گیرو کی کان ہے دیہ جات

حسب ذیل ہین -

پچھن گڈہ - معنج پور - ہرشانہ - بڑودہ میو - گندورہ -

اس علاقہ کی زمین بہت اچھی ہے اقسام اوسکی ہٹیار و دومٹ ہین بندبات

حسب تفصیل ہین -

پچھن گڈہ - معنج پور - لیلی - ٹوڈہ - بٹ پوری -

ایام برسات مین اس نواح مین پانی اس کثرت سے آتا ہے کہ گاڑی کا

گذر مطلق نہین ہوتا اور کل علاقہ سیراب ہوتا ہے نیشکر کی پیداوار بہت ہی

زمیندارہ میوان کا ہے کل علاقہ مین ۶۱۸۹ - آدمی ہین حد اس پرگنہ

کی مشرق مین پرگنہ کٹھومر سے مغرب مین پرگنات اور راجگڈہ سے شمال

مین پرگنات گوبندگڈہ و راجگڈہ سے اور جنوب مین راج جیپور سے

ملا ہے ۔

پرگنہ تھانہ غازی

یہہ قصبہ الور سے بفاصلہ ۲۴ میل گوشہ مغرب وجنوب اور ریجےپوری سے بہل

شمال مشرق مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۲۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ

۱۴ دقیقہ پر ایک پہاڑی کے نیچے آباد ہے فصیل و خندق خام ہے شہر پناہ
کے دو دروازے ہیں اور ایک کہڑکی ہین مہمان سرا ہے اور چہاونی رسالہ کی
شہر سے باہر ہین بالائے پہاڑی قلعہ پختہ بنا ہوا ہے سمت ۱۸۳۸ مین نواب
نجف خان مع فوج راج جیپور اس قلعہ پر حملہ آور ہوا تہا مگر زر معاملہ لیکر
چلا گیا ❊

سمت ۱۹۳۰ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قلعہ و شہر پناہ وغیرہ کی
مرمت کرائی تہی سمت ۱۹۳۴ مین ایکدفعہ راج جیپور کی عملداری ہو گئی تہی مگر
سمت ۱۹۳۵ مین برخاست ہو کر بدستور مہاراؤ راجہ صاحب کا قبضہ ہو گیا
مکانات و بازار واقع قصبہ پختہ ہین ۵۹۸ گہر ۲۶۹۲ کس کی آبادی ہے
علاقہ تہانہ غازی تمام کوہستان ہے تحصیل پرتاب گڈہ شکست ہو کر
شامل تہانہ غازی ہو گئی ہے اور پرگنہ نرائن پور تہانہ غازی سے خارج
ہو کر تحت بانسور مین آگیا قصبہ تہانہ غازی سے پرتاب گڈہ گوشہ مغرب
و جنوب مین بفاصلہ ۱۲ میل ہے ابتدا مین موضع پلاسانہ سمت ۹۲ مین
آباد ہوا تہا سمت ۱۸۳۰ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے بماہ کاتک
قصبہ پرتاب گڈہ کی بنا ڈالی اور چیت سمت ۱۸۳۲ مین قلعہ کی تعمیر شروع کی
سمت ۱۹۳۴ مین ایکدفعہ عملداری جیپور کی ہو گئی سمت ۱۹۳۵ مین مہاراؤ راجہ صاحب
نے اہلیان جے پور کو بیدخل کرکے پہر اپنا قبضہ کیا قلعہ کے اندر دیبی
پون روپی کا مندر ہے یہہ قلعہ پہاڑی کے اوپر ہے اور اوسکے نیچے
قصبہ کی آبادی ہے قلعہ کے دو دروازہ ایک غرب رویہ دوسرا شرق رویہ

नरायनपुर
बानसूर
परतापगढ़
पिलासाना
पवनरूपी

اور اندر آبادی سے قلعہ کا راستہ ہے اور قلعہ کے ہر چہار طرف بنی ہے
آبادی قلعہ کی گرد شہر پناہ پختہ ہے اور خندق خام ہے علاوہ کہڑکی کے
دو دروازہ ہین ایک بسوہ کیطرف دوسرا تہانہ غازی کیطرف جو دروازہ
جانب تہانہ غازی ہے اوسکی طرف شہر کے باہر بہی آبادی ہے اور پرگنات
عجب گڈہ و بلدیوگڈہ شامل علاقہ پرتاپ گڈہ ہین عجب گڈہ قصبہ پرتاپگڈہ
سے آٹھ میل مشرق و جنوب کیطرف ہے پرتاپ گڈہ و عجبگڈہ کے درمیان موضع
جہری ہے جہان سے پتہر سفید جہری مکرانہ کے پتہر سے مشابہ نکلتا ہے ۔
عجبگڈہ پہاڑون کے درمیان آباد ہے آبادی کے قریب ایک پہاڑ ہی
اوپر گڈہی پختہ بنی ہوئی ہے اور اس قصبہ مین ایک باغ سرکاری آم کے
درختون کا ہے وہانکا آم نامی ہے کہ بہت بڑا و شیرین و بے ریشہ ہوتا
ہے قصبہ عجب گڈہ سے بجانب بلدیوگڈہ ایک بڑا تالاب پختہ بنا ہوا ہے
اوسکو سوتم ساگر کہتے ہین سمت ١٦٥٠ مطابق ١٠٠٢ ہجری مین بعہد محمد
جلال الدین اکبر سوماحجام ملازم راجہ مادہوسنگہ برادر مان سنگہ والی جیپور
نے باہتمام جگدیو معمار تیار کیا اوسکے ایک پتہر پر یہہ عبارت مع ممانعت
قسمیہ ہلاکت جانورون کے کندہ ہے ۔ عجب گڈہ سے بجانب مشرق آٹہہ میل
کے فاصلہ پر بلدیوگڈہ ہے عجب گڈہ اور بلدیوگڈہ کے درمیان الور سے
٢٨ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ٢٧ درجہ ٠ دقیقہ طول بلد
مشرقی ٧٦ درجہ ٢٢ دقیقہ پر بہان گڈہ واقع ہے مادہوسنگہ برادر مانسنگہ
راجہ جیپور نے اوسکو آباد کیا تہا لیکن مدت دراز سے ویران مطلق ہے

बसवा
...नगढ़
...री
मकराना
...देवगढ़
...मसागर
...मा
...गदेव
...नगढ़

صرف ایک بیراگی اسمحل مین رہتا ہے بہان گڈہ کی عمارت پختہ ہے محل عالیشان
اور بہت عمدہ ہے سامنے محل کے بازار ہے مگر دوکانین سب خالی پڑی
ہوئی ہین شہر پناہ پختہ ہے زیر محل کچھہ درخت آم وکیوڑہ کے لگے ہین
اس نواح کی خلایق کا اعتقاد ہے کہ بہان گڈہ مین جن اور بہوت رہتے
ہین انسان کو آباد نہین ہونے دیتے بہان گڈہ کے قریب موضع گولا کابار
مین بوری کی کان ہے اوس سے لوہا بنتا ہے اور وہان ایک باوڑی
راج الور وجیپور کی مشترک ہے ۱۸۰۲ع مین میجر ایسن صاحب نے ہر دو
ریاستون کی حدبست کرکے مینارہ ہاے پختہ تعمیر کرائے تہے قصبہ بلدیوگڈہ
کو جاتے ہوئے راستہ سے کچھہ فاصلہ پر ایک باغ ہے اوسکو نرائنی نائین
کا باغ مشہور کرتے ہین اوس باغ کے اندر چہوٹا سا پختہ منڈہ اوسی
نائین کا بنا ہوا ہے اوسکو نارائنی دیبی کہتے ہین منڈہ کے سامنے کنڈ
ہے اوسکا پانی گرم رہتا ہے اور جاری ہے چند دیہات کی آبپاشی اوس
سے ہوتی ہے اور کیوڑہ اس باغ مین بکثرت ہے قصبہ بلدیوگڈہ میدان
مین آباد ہے قلعہ خام زمین دوز آبادی سے تہوڑے فاصلہ پر ہے قصبہ
بلدیوگڈہ کے چہار جانب پہاڑ محیط ہین لنگورون کی کثرت ہے اور درمیان
بلدیوگڈہ وکہودریہ پرگنہ راج گڈہ کے پہاڑ حایل ہین تحصیل تہانہ غازی
مین ۱۲۰ گانو ہین اونمین سے ۱۰۵ خالصہ ۱۴ جاگیر ۱ معافی ہین —
ایک لکھہ ... کی جمع سالانہ ہے زمینداری مینہ وٹھاکرون کی زیادہ ہے
ہرچند پہاڑ اس علاقہ مین کثرت سے ہین مگر زمین اچھی ہے نیشکر بہت پیدا

गोलाकाबार

नरायनी

सोहदरीवा

ہوتاہے موضع دیتہل کا قند سیاہ مشہور ہے کہ نہایت عمدگی وصفائی سے تیار ہوتا ہے اوسی گانو مین آب کشی کیواسطے ڈول آہنی بہت اچھے تیار ہوتے ہین تہانہ غازی سے پانچ میل مغرب مین باندرول کا گہاٹہ ہے کہول پہاڑ مین ایک برج بنا ہوا ہے اور ایک باوڑی ہے راج کے سپاہی وہان تعینات رہتے ہین۔ موضع مالوتانہ کا تاکو بہت اچھا ہوتا ہے ❊ سالیٹہ کے پہاڑ مین سنگین پٹیان چہت کے کام کی نکلتی ہین گوڈہ کشوروا مین سرمہ اور سیسہ کی کان ہے مگر اوسکے کارخانہ مین خرچ اسقدر ہوتا ہے کہ کچہ منافع نہین رہتا۔ موضع ٹوڈی پنجران مین کنڈ اودے ناتہہ جوگی کا ہے درخت گولر کی جڑ مین سے پانی جہرتا ہے موضع گڈہ بسی مین جہینٹ جہپتی ہین اور دور تک جاتی ہین۔ پرگنہ مین کل آدمی تعداد ۵۲۱۱۹ ہین اور مقامات ذیل بہ مدارس ہین۔

تہانہ غازی۔ عجب گڈہ۔ پرتاب گڈہ۔ صورت گڈہ۔ گولاکاباس۔ آگر۔ جیت پورہ۔

اس علاقہ مین شہد خالص اور ارزان ملتاہے سبب یہہ کہ پہاڑون مین شہد کی مکہیون کے چھتے بہت ہین پرگنہ تہانہ غازی کی سرحد مغرب وجنوب مین راج جے پور سے ملی ہے مشرق مین پرگنہ راجگڈہ سے شمال مین پرگنہ بانسور سے ❊

پرگنہ بانسور

یہہ قصبہ الور سے مغرب کیطرف ۲۴ میل اور تہانہ غازی سے شمال مین ۱۲ میل ہے

देपर
वांद्रोल
मालोता
सालेट
राधाकिशोर दासे
टोडीपिंजरन
उदयनाथ
गढ़बसई
सूरतगढ़
आगर
जैतपुर

ایک پہاڑی پر قلعہ ہے بمتی ماہ بدی ۹ سمت ۱۹۲۳ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگھ صاحب
نے اس قلعہ کی تعمیر شروع کی تہی پہاڑی سے نیچے قصبہ بانسور آباد ہے
یہہ قصبہ نہ بہت بڑا ہے اور نہ اچھا ہے تہوڑی دوکانین ہین اور چہوٹی
سی سرا ہے ہے ۵۲۹ گہر ۹۳۲۳ - آدمیون کی آبادی ہے نواح قصبہ
بانسور مین ریت بہت ہے اور پرگنات رامپور و ہمیرپور و ہرسورہ
و نراین پور و گڈہی ماموڑ - اس تحصیل سے متعلق ہین اور چار گانو پرگنہ
جڑودکے بہی شامل ہوئے ہین تحصیل مین کل گانو ۱۵۴ ہین ازانجملہ ۱۴۲
خالصہ ۱۱ جاگیر ۱ معافی +

رामपुर हमीरपुर हरसोरा नरायनपुर गढीमामोड़

قصبہ نراین پور بانسور سے بفاصلہ آٹھہ میل دکن کیطرف ہے نراین پور
کو الور سے جاتے ہوئے نارا ین پور سے پانچ میل پر پہاڑ مین ایک مقام
ہے جسکو تال برچھہ کہتے ہین وہان تین کنڈ ہین ایک گرم پانیکا دو ٹھنڈے
کے اور کئی چہتریان و منارہ پختہ بنے ہوئے ہین ایک مندر ہے اوسمین
بیراگی رہتا ہے درخت ہر قسم کے خودرو اوگے ہوئے ہین کہجور کے درخت
کثرت سے ہین ایک کہجور مین برخلاف درختان کہجور کی سات شاخین نکلی
ہوئی ہین - اور کول پرگنہ نراین پور مین باغ سرکاری ہے وہان کیوڑہ
اور کیتکی کثرت سے ہے ٹہاکر لکھہ میر سنگہ کے غدر مین کسی نے اوس پیڑ کو
جلا دیا تہا اب جڑین اوسکی ہری ہوئی ہین موضع بسئی متعلقہ نراین پور
مین چٹائی کہجور کی اچھی بنتی ہین - موضع بلالی مین چیت بدی اشٹمین
کو سیتلا کا بڑا میلہ ہوتا ہے بعد اختتام میلہ کے نراین پور خاص مین کئی میلہ

नरायनपुर तालवृक्ष कूल बसई बिलाली

نمک دوکاندار قیام رکھکر اسباب فروخت کرتے ہین بلالی کا پہاڑ علاقہ راج
مین کل پہاڑون سے بلند ہے۔ رام پور۔ حاجی پور۔ ہمیر پور۔ دامن
کوہ مین قریب قریب آباد ہین بانسور سے رام پور تین کوس جانب مشرق
اور حاجی پور چار کوس گوشہ شمال و مشرق مین اور اوسی طرح ہمیر پور
بفاصلہ پانچ کوس ان قصبون مین باہم ڈیڑھ یا دو کوس کا فاصلہ ہے
ہنگام برسات ان قصبوان کے سواد مین ایک جڑ زمین سے اوگتی ہے
وسکو سرا کہتے ہین اوس ایک جڑ مین سات قسم کے غلے کے درخت نکلے
ہوتے ہین یعنی بن و مکا و باجرہ و تل و موٹھ و چولا و مونگ یہہ چیز عجائبات
سے ہے اور موضع کوہری پرگنہ بانسور کے پہاڑ مین ایک قسم کا پتھر ہے کہ
وقت بنانے کے تماکو نوشیدنی کو اگر اوس سے کوٹا جاوے تو وہ مثل
خمیرہ کے خوشبودار ہوجاتا ہے لیکن زیادہ کوٹنے سے تماکو ہلکا ہوجاتا
ہے کڑوا نہین رہتا۔ قصبہ حاجی پور مین قلعہ پختہ مہاراؤ راجہ بختاور
سنگہ صاحب کا بنایا ہوا ہے سمت ۱۹۰۶ مین بشن سنگہ شیخاوت سرکاری جمعیت
سے باغی ہوکر اس قلعہ مین ٹھہرا تھا اوسکو خارج کرکے بہ تقرر قلعدار جمعیت
عدید متعین کی گئی قصبہ ہمیر پور مین لوہا بنتا ہے اور قصبہ رام پور کے
جہنڈ مین روندہ سرکاری ہے اور اس علاقہ مین بند موضع بہرتہ اچھا
ہے اور لال پورہ مین مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کا بنایا ہوا خام
قلعہ ہے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کے عہد مین ٹھاکر لکھدہیر
سنگہ باغی ہوئے تب اونہون نے اول اس قلعہ کو لیا اور بعد ازان قصبہ

रामपुर
हाजीपुर
हमीरपुर

खोहरी

बावरया

लालपुरा

نراین پور کوتوٹا تہا قصبہ ہرسورہ بانسور سے شمال کیطرف بفاصلہ دس
میل ہے یہان جاجم و توشک وغیرہ بہت عمدہ چہاپی جاتی ہین - علاقہ
بانسور کی زمین دومسٹ و بہوڑ ہے اور اکثر دیہات مین شیخاوت لہیپوتون
کا زمیندارہ ہے کل آبادی بتعداد ۹۲۷۰۹ ہے مدرسہ جات حسب
تفصیل - بانسور - ہرسورہ - ہمیرپور - حاجی پور - موزوری - جہنیتی
اور چوکیات پولیس قصبہ رام پور - ہرسورہ - ہمیرپور - لال پورہ -
نراین پور مین - حد شرقی اس تحصیل کے پرگنہ الور سے ملتی ہے اور
پہاڑ حد فاصل ہے اور حد غربی پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی متعلق راج
جیپور سے کر صاحبی ندی کی دہار خط سرحدی ہے - حد جنوبی پرگنہ تہانہ
غازی سے ملحق ہے اور شمالی پرگنات منڈاور و بہروڑ سے ۰

پرگنہ بہروڑ

یہہ قصبہ الور سے گوشہ شمال و مغرب مین تیس میل کے فاصلہ پر بہت آباد
ہے مکانات سنگین و دوکانات بازار پختہ ہین ۱۲۲۵ گہر ۵۲۱۳ - آدمیون
کی آبادی ہے قصبہ سے کچہہ فاصلہ پر دو محلہ بسے ہین ایک جیت پورہ
دوسرا سبل پورہ اور ان دونون مین کسیقدر فاصلہ ہے اور
آبادی قصبہ سے پورب کی جانب قلعہ خام جدا ہے یہہ قلعہ بعہد عملداری
مہاراجہ صاحبان والی بہرتپور تعمیر ہوا تہا سمت ۱۸۳۳ مین مہاراؤ راجہ پرتاب
سنگہ صاحب نے مرمت کرائی سمت ۱۸۶۰ مین نراین راؤ مرہٹہ اس قلعہ سے لڑا تہا

قصبہ سے شمال مین رسالہ کی چھاونی ہے اور مغرب مین تین باغ اور باوڑی
واقع ہین باغ بنسی دہر مین چھتری اچھی بنی ہوئی ہے اور مہابخش یہ بہت
بہت آسودہ و نامی شخص ہے خاص قصبہ بہروڑ مین ماہ بہادون ظاہر پر کا
میلہ ہوتا ہے پرگنہ مانڈھن و برٹود شامل علاقہ بہروڑ ہین اس تحصیل مین
۱۳۰ گانو ہین از نجملہ ۱۱۲ خالصہ ۱۸ جاگیر ہم معافی ماہ اسوج و چیت
مین دہمی کا میلہ ہوتا ہے مویشی کی خرید و فروخت اوسمین ہوتی ہے
اس علاقہ مین بیل بہت اچھا ہوتا ہی اور بکثرت سے فروخت ہوتا ہے بہادون
مین بمواضع حمید پور و نانگل و مہاراج باس میلہ جات ظاہر پیر ہوتے ہین
اس علاقہ مین زمین اچھی ہے فصلین کی اجناس پیدا ہوتی ہین قصبہ
برٹود واقع عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۵۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ
۲۷ دقیقہ بہروڑ سے مشرق کیطرف بفاصلہ پانچ میل ہے برٹود کی روند بہت
بڑی ہے شکار ہرن و روجھ کا اس روند مین کثرت سے ہے - برٹود
کا ماتا رئیس نیمرانہ کا یکجدی اور قوم سے چوہان ہے مانڈھن بہروڑ سے
شمال مین بفاصلہ ۷ میل ہے مکانات پختہ بنے ہوئے ہین اور چھوٹا
سا قصبہ ہے پہاڑی پر پختہ قلعہ ہے اس نواح کے پہاڑون مین زیادہ تر
سیاہ سلیٹ کا پتھر ہے اوسمین یہہ خوبی ہے کہ اکثر مکانات صرف پتھر سے
بلا چونہ یا مٹی کے چن دئے جاتے ہین چند برسات گذرنے پر پتھرون مین
باہم وصل ہو کر بمنزلہ پختہ عمارت کے ہو جاتا ہے - بہروڑ مانڈھن کے
درمیان عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۹ دقیقہ پر نیمرانہ کا

माढन
बहरोद

दहमी

हमीदपुर
नांगल
महाराजवास

नीमराना

علاقہ ہی پرگنہ نیمرانہ مین دس گانو ہین سابق مین راجہ بجے سنگہ رئیس نیمرانہ نے
مرہٹون کو مدد دی تہی اسپر پیشگاہ لارڈ لیک صاحب سے مہاراؤ راجہ بختاور
سنگہ صاحب کو حکم ہوا کہ نیمرانہ کے رئیس کو خارج کردین جب راج سے فوج
کشی ہوئی رئیس نیمرانہ تاب مقابلہ نہ لاکر مفرور ہوگیا لارڈ صاحب ممدوح
نے بشمول دیگر پرگنات نیمرانہ بہی مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کو مرحمت
کیا بارہ برس رئیس نیمرانہ خارج رہا بعد ازان حکام انگریزی نے بجے سنگہ
کے نیمرانہ مین آباد ہونے کا حکم دیا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے راجہ چند کو
کو از سر نو آباد کیا عہد ایجنسی کپتان آئیبی صاحب مین کچھ اسامیان متعلق
مقدمہ فوجداری مع وکیل کے نیمرانہ سے طلب ہوئین راجہ الیسر سنگہ نے
اونکے بہیجنے مین تامل کیا اسپر خود رئیس طلب ہوا اوس نے حاضری
مین تمرد و سرکشی کی تب فوج بہیجی گئی راجہ الیسری سنگہ رئیس نیمرانہ نے
خبر پاکر اپنے قبایل قصبہ شاہجہان پور ضلع گورگانوہ کو بہیجدئے اور خود
دہلی کو چلا گیا اخراج رئیس پر نیمرانہ مین راج کا تہانہ و تحصیل مقرر ہوگئی
دو برس بعد متعلقان رئیس نیمرانہ پہر آکر آباد ہوئے اور راجہ الیسر سنگہ
مدت تک کلکتہ مین بحضور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر داد خواہ رہا
سنہ ۶۹ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے باسترضاء مہاراؤ راجہ
صاحب علاقہ نیمرانہ رئیس کو دلادیا اور تین ہزار روپیہ سالانہ نذرانہ راج
مقرر کیا رئیس نیمرانہ کو محصول سایر لینے کی ممانعت ہوئی اور انتظام
فوجداری سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکہا - رئیس نیمرانہ کا محل پہاڑ

پہاڑ اور اسکے نیچے قصبہ کی آبادی ہے اس نواح کے کنوؤن مین پانی بہت عمق پر ملتا ہے - تحصیل بہروڑ کے علاقہ مین ۹۱۸۰۵ - آدمی ہین اور زمین دومٹ اور بہور ہے - تانڈہین مین تھانہ ہے اور بڑودہ و قسنیگ دیہہ جاگیر منعین پور باس و دو گہڑہ مین چوکیات پولیس ہین مدرسہ جات حسب ذیل ہین -

بہروڑ - تانڈہین - بڑودہ - ددسود - گونتی -

حد علاقہ بہروڑ کی مشرق مین پرگنہ منڈاور سے ملی ہے مغرب مین علاقہ کہیتڑی راج جیپور و پرگنہ نارنول علاقہ پٹیالہ و پرگنہ کانٹی علاقہ نابھہ سے شمال مین پرگنہ ریواڑی ضلع گوڑگانوہ و کانٹی سے اور جنوب مین پرگنہ کوٹ پوتلی علاقہ کہیتڑی و پرگنہ انسور سے +

پرگنہ منڈاور

قصبہ منڈاور الور سے ۱۹ میل شمال و مغرب مین واقع ہے اوسکی آبادی کے تین طرف پہاڑ محیط ہے شمال کیجانب کہولی ہوئی ہے اوس سے آمدرفت ہے شمال مین آبادی سے ملی ہوئی چھوٹی پہاڑی پر کالیخان شہید کی درگاہ ہے قصبہ منڈاور کے مکانات پختہ ہین لیکن شکستہ پڑے ہین جہان اب آبادی ہے سابق مین وہان ویرانہ تہا اوس سے مشرق کیطرف دامن کوہ مین خانزادے رہتے تھے - راؤ مدان سنگہ چوہان پسر راجہ سنکٹ رئیس نیمرانہ نے خانزادون کو قتل کرکے آبادی

کی طرح ڈالی اور سکونت اختیار کی اوس سے پیشتر موضع لاہرود مین سکونت **लाहरोद**
گزین تہا ایک روز شکار افگنان اس نواح مین آیا ہنگام شکار ایک
گیدڑ سے اوسکا مقابلہ کیا شگونی ساتہہ تہے اونہون نے مدن سنگہ کو
وہان آبادی کرنیکا ایمار کیا اور بیان کیا کہ اگر اسوقت آبادی کی بنا
ڈالی جاوے تو یہہ جگہہ تمہاری اولاد سے کبہی خالی نہو چنانچہ راؤ مدن سنگہ
نے اوسی وقت تہونی ناگل گاڑہنے کی رسم جو شروع آبادی مین ہوتی **थूनी नागल**
ہے ادا کی کہ اوسکی اولاد ابتک قابض و متصرف ہے زمان شاہی مین
جو راؤن نے سرکشی اختیار کی تہی اسپر وے علاقہ سے خارج کیے گئے اور
راجدے نے سرکار شاہی مین کچہہ کار نمایان کیا تہا اوسکے جلدو مین **राजदे**
اوس نے اپنے علاقہ کے واگذاشت کی درخواست کی حکم ہوا کہ بشرط مسلمان
ہونے کے تمہارا علاقہ تمکو مل سکتا ہے اسپر راؤ چاند برادر راؤ راجدے
مسلمان ہوا علاقہ منضبطہ واگذاشت ہوا - راؤ چاند منڈاور مین راؤ راجدے
نیمرانہ مین اور راجدے کا چہوٹا بہائی بڑودہ مین مسکن گزین ہوئے اور
یہہ مقرر ہوا کہ نیمرانہ مین جب کوئی رئیس مسندنشین ہووے راؤ چاند
کی اولاد پانو کے انگوٹہے سے اوسکے ٹیکا کرے چنانچہ راؤ گلاب خان رئیس
منڈاور تک یہہ رسم جاری رہی اب موقوف ہوگئی راؤ چاند کی اولاد سے
راؤ اکبر علیخان پسر راؤ گلاب خان مسند ریاست پر متمکن ہے سرکار سے سات
روپیہ نانکار کے ملتے ہین موضع باڈا بہیڑی کا لسنہ خرچ مین اور موضع **दादाहेड़ी**
باودا استمرار ہے اور سرکار سے اونکی تعظیم بہی ہے پیشتر سامان و آبرو **बावद**

سرداران رکھتے تھے اب بے انتظامی کیوجہ سے اسقدر جایداد پر اون کا
حال ابتر ہے کہ محتاجون سے بدتر ہین - آبادی قصبہ منڈاور سے مغرب
مین پہاڑی پر راؤ صاحب کی حویلی ہے اوسکے برابر جنوب کیطرف بند ہے
بند کے تین طرف پہاڑ ہے اس بند مین ایک سرا ؔگیون کا مندر بہت پرانا
ہے مگر ویران پڑا ہے اور جو پہاڑ آبادی سے دکن مین ہے اوسکی چوٹی
بہت بلند ہے اوسکو ماہ روشن کہتے ہین اور اوسکے قریب ایک کہولا
ہے اوسمین سے پانی جہرتا ہے اور چند خودرو درخت اوگے ہوئے ہین
ایک فقیر کا تکیہ ہے مگر اوسمین کوئی نہین رہتا ہے آبادی کے قریب ایک
رسول شاہیون کا تکیہ ہے وہ پر فضا جگہہ ہے اوسکے نزدیک ایک پختہ
باوڑی ہے راؤ فیروز کے عہد مین بیدبا سے مہاجن نے مفلسی مین
خزانہ پاکر اوسکو بنایا تہا کہتے ہین کہ اوس نے کار تعمیر ختم ہونے پر معمار
کے ہاتہہ کٹوا لئے تہے تا کہ دوسری جگہہ ایسی باوڑی نہ بنا سکے باوڑی
کے نزدیک راؤجی کا باغچہ اور رنگ راج شاہ کی درگاہ ہین قصبہ سے باہر
مشرق کیطرف ایک بڑا باغ ہے منڈاور کا پانی بہت شیرین ہے اور
شکر گلی یہان اچہا بنتا ہے پانی بہرنے کیوقت جہرتا رہتا ہے رستے اوس
مین پانی بہت ٹہنڈا رہتا ہے - قصبہ کے زمیندار مسلمان چوہان ہین
۳۴۳ گہر اور ۱۲۲۴ آدمیون کی آبادی ہے - پرگنہ جنید ولی وکرنکوٹ
وتتارپور مع چہہ گانو پرگنہ مانڈہن کے شامل تحصیل منڈاور ہین اس
تحصیل مین ۱۳۰ گانو ہین اونمین سے ۱۱۲ خالصہ ۴ جاگیر ۱۴ معافی -

बैदा

औरोली
करनीकोट
ततारपुर

قصبہ جیند ولی منڈاور سے آٹھ میل سر راہ الور ہے اور قصبہ کرنیکوٹ بفاصلہ آٹھ میل مغرب کیطرف لب ندی صاحبی واقع ہے۔ کرنیکوٹ مین قلعہ خام تعمیر کردہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب آبادی سے بفاصلہ نصف میل ہے۔
صاحبی ندی کے کنارہ پر سرکاری روند ہے ۞
موضع کرواری پرگنہ منڈاور مین پٹی جیت و ٹوڈہ سنگین کی کان ہے موضع سایدہ مین پہاڑ پر ایک لرزان پتھر ہے کہ ہوا سے جنبش کرتا ہے اوسکے نیچے مہادیو کا مندر ہے اوسکے متصل پختہ کنڈ ہے شیوراتری کو میلہ ہوتا ہے۔ علاقہ تحصیل منڈاور مین ۴۹۲۰۶ آدمی ہین اور مدرسہ جات مفصل ذیل ہین۔
منڈاور۔ بہل۔ کرنیکوٹ۔ جیند ولی۔ مین پور۔ بہانوت۔ مانکہ۔ جونایچہ
اس علاقہ کی زمین منیار ہے پیداوار اچھی ہوتی ہے اجناس فصل خریف کی پیداوار زیادہ ہے۔ سرحد پرگنہ کی مشرق مین پرگنہ کشنگڈہ سے مغرب مین علاقہ نیمرانہ و بہروڑ سے شمال مین پرگنہ باول راج نابہہ و کوٹقاسم راج جیپور سے جنوب مین پرگنہ بانسور سے ملی ہے ۞

किरवारी
सायदा
बेहल
मैनपुर
मानोद
मानका
जोनायचा

پرگنہ کشن گڈہ

یہہ قصبہ الور سے ۱۹ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۴۹ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پر ہے قصبہ کی خام شہر پناہ ہے اوسکے تین دروازہ ہین ایک قصبہ باس کیطرف ہے دوسرا بجانب بموہرو تیسرا

बास
बमोहरू

تجارہ کے رخ -
یہ قلعہ مہاراجہ سورجمل صاحب والی راج بہرت پور کا تعمیر کیا ہوا ہے -
سمت ۱۸۲۶ مین ملک کا تبادلہ ہوا تب سے راج الور مین داخل ہوا ہے وقت
تبادلہ بابت سامان موجودہ کے راج الور سے ۱۱ کہرروپیہ سرکار انگریزی
کو دیا گیا تہا - کشنگڈہ سے ایک میل جنوب مین موضع کرپال نگر جسکا قصبہ

किरपालनगर

پاس کہتے ہین واقع ہے وہان آبادی بہت ہے اور بازار بہت اچہا
مکانات پختہ اور مہاجنان آسودہ حال ہین یہان جہینٹ اچہی تیار ہوتی
ہین قصبہ کشنگڈہ مین ۱۰۰۱ گہر ۹ ۲۳۰ کس کی آبادی ؛
تحصیل کشنگڈہ مین پرگنات بموہرہ و فتح آباد و ہرسولی واقع عرض بلد
شمالی ۲۷ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۴۸ دقیقہ اسمعیل پور -
باگہوڑہ - شامل ہین ؛

फतहआबाद
हरसोली
इसमैलपुर
बाघोड़ा

قصبہ فتح آباد مین مٹی کے برتن اچہے بنائے جاتے ہین ہرسولی وگہاسولی
مین چوکیات پولیس مقرر ہین گہاسولی مین میلہ صاحب جی کا ماہ بہادون
اور قریب موضع پالپور کے جیٹھ سدی ۲ کو میلہ بی بی رانی کا ہوتا ہے

घासोली
पालपुर

اس تحصیل مین ۸۰ ۱۵ گانو ہین اونمین سے ۴۴ خالصہ کے ۹ جاگیر کے
۵ معافی کے ہین زمینداری میوان کی زیادہ ہے زمین دومٹ مٹیار
ہے پیداوار کامل ہوتی ہے علاوہ کشنگڈہ مین ۴ ۶۰۲۷ - آدمی شمار
ہوئے ہین - مدرسہ جات یہہ ہین -
کشنگڈہ - فتح آباد - ناگل - سالپاکاپور - بموہرہ - ہرسولی - اسمعیل پور

नांगल
सालपाकापुर

اس علاقہ کی حد شرقی پرگنہ فیروزپور جھرو تحصیل سجاروہ سے حد غربی پرگنہ منڈ اور سے حد شمالی کوٹ قاسم راج بجےپور سے حد جنوبی پرگنہ الور درامگڈہ سے ملحق ہے +

تاریخ قدیم

باب چہارم کی اول فصل مین مہاراجہ صاحبان والی جیپور کا کرسی نامہ
لکہا گیا ہے اوس سے ظاہر ہے کہ اودے کرن بارہوین راجہ کی اولاد
مین نروکہ راجپوت ہین کہتے ہین کہ اودے کرن کے آٹہہ پسر تہے اونمین
سے چہہ کی اولاد مین سے شیخاوت و راجاوت و نروکہ ہین انمین سب سے
بڑا اور مستحق ریاست بیر سنگہ تہا مگر اتفاقیہ سبب سے نرسنگہ سب سے چہوٹا
مسند نشین اور بیر سنگہ دعوی مسند سے دست بردار ہوا تفصیل اسکی یہہ ہے
کہ قبل پیدایش نرسنگہ کے بیر سنگہ کی شادی کیواسطے کہنڈیلہ کے نربان راجہ
کے ہان سے ڈولہ آیا تہا اودے کرن دختر راجہ کہنڈیلہ کے حسن کی تعریف
سنکر اپنے ساتہہ شادی کرنے کی درخواست کی سردمان ہمراہی ڈولہ نے
اول عذر و انکار کیا مگر بہت اصرار ہوا تو یہہ شرط پیش کی کہ رانی نربان
جی سے جو لڑکا پیدا ہو بلا لحاظ استحقاق اپنے برادران کلان کے مسند نشین
ہووے چنانچہ منظور ہوکر اقرار نامہ لکہا گیا اور کنور بیر سنگہ نے بنظر سری
خواہش اپنے باپ کے دعوی مسند سے دست بردار ہوکے اقرار نامہ
پر دستخط کر دئے چنانچہ رانی نربان جی سے نرسنگہ لڑکا پیدا ہوا بیر سنگہ
اودے کرن کے انتقال پر بہ ایفاء اقرار خود اوسکو مسند نشین کر کے
ایام نابالغی مین انتظام راج کرتا رہا اور اوسکے ہوشیار ہوجانے پر
ریاست سے غیر متعلق ہوکر موضع آباد مین سکونت اختیار کی اور ملقب

راؤ ملقب ہوا ؀

راو بیر سنگہ کے بعد راؤ مہراج - راؤ نروجی - راؤ لالجی - راؤ اودا جی
راؤ لاڈخان - راؤ فتح سنگہ - راؤ کلیان سنگہ یکے بعد دیگرے ہوئے ؀
راؤ کلیان سنگہ نے حسب اجازت مرزا راجہ جے سنگہ مع کیرت سنگہ خلف دوم
اوسکے بمتی کاتک سدی ۹ سمت ۱۷۰۰ کامہ مین جاکر انتظام سرکشی سیوان
کیا اور مرزا راجہ جے سنگہ حسب الحکم شاہنشاہ اورنگزیب واسطے انتظام
ملک دکن اور گرفتاری سیواجی کے منگسر بدی ۸ سمت ۱۷۲۱ کو عازم دکن
ہوا چنانچہ اوسکو گرفتار کرکے دہلی پہونچایا مگر جب بادشاہ کی بدنیتی سے
اپنی بد عہدی کا خوف ہوا اوسکو مفرور کر دیا اس حرکت ونیز اوسکی عام
طریقہ سے کہ وہ بادشاہ کو ہیچ سمجہتا تہا اورنگزیب نے رنجیدہ ہوکر کیرت
سنگہ کو کامہ سے طلب کیا کہ وہ بمتی اسوج سدی ۱۳ سمت ۱۷۲۳ حاضر ہوا اورنگ
زیب نے بخلاف حقیت رام سنگہ برادر کلان کے کیرت سنگہ سے مسند نشین
کرنیکا اقرار کرکے اوسکو اپنے باپ جے سنگہ کی ہلاکت پر آمادہ کیا اوس نے
بمقام برہان پور جے سنگہ کو زہر دیکر مارا اور وہان سے دہلی کو واپس
ایا بمتی ساون سدی ۴ سمت ۱۷۲۹ کامہ مین خبر پہونچی کہ کہتریون اور سوہتون
نے کیرت سنگہ کو زہر دیکر مار ڈالا اسکی رانی ٹہڈ گوجر جی ستی ہوئی اوس کے
حکم سے تیرہ سو کس اہل قبیلہ کہتریون اور سوہتون کے قتل ہونے ستی
ہونے کی وقت راؤ کلیان سنگہ نے پوچہا مجہے کیا ارشاد ستی نے اس
دوہہ مین جواب دیا ؀

جاؤ بسواب دیس مین راؤ کلیا نجی آپ
آگی کل مین ہوئینگے پرتاپ یک پرتاپ

چنانچہ اسوج بدی ۱ سمت ۱۸۱۰ کو راؤ کلیان سنگہ نے کامہ سے راجپوت ماچہڑی مین آکر سکونت اختیار کی۔ ستی کی وصیت واقع مین بہت مفید ہوئی کیونکہ تہوڑے دنون بعد گوجرون اور سومیتون کی مظلومی کا حال سنکر دہلی سے شہزادہ بہادر شاہ مع فوج کثیر کامہ مین آیا اور راؤ اس نے ہمراہیان کیرت سنگہ کو سخت سزا دی مگر راؤ کلیان سنگہ اس سے بچ گیا ✦

راؤ کلیان سنگہ کے بعد راؤ اوگر سنگہ اور راؤ تیج سنگہ اور راؤ زورآور سنگہ اور راؤ محبت سنگہ ہوئے ✦

ऊगरसिंह
तेजसिंह
जोरावरसिंह
मुहब्बतसिंह

عہد حکومت مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب خلف راؤ محبت سنگہ صاحب بلتی جیٹہہ بدی ۲ سمت ۱۸۰۹ تولد ہوئے تہے اونکی جاگیر مورو ثی بہ تحت راج جیپور ڈہائی گانو

ماچہڑی | راجگڑہ | رام پور
یک | یک | نصف

کی تہی ابتدا سے بہت ہوشیار دلیئق وہ صاحب اقبال تہے اول راج جے پور مین بہت رسوخ واقتدار حاصل کیا سمت ۱۸۲۲ مین نجومی وقیافہ شناسون نے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور کو آگاہ کیا کہ راؤ پرتاپ سنگہ صاحب ماچہڑی والہ کی آنکہون مین چکر ہین اور یہہ علامت

صاحب اقبال وحکومت ہونیکی ہے یقین ہے وے آپ کے راج مین فتور
پیدا کرکے خودسر ہونگے اس سے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب کے دل مین پیچ
پیدا ہوگیا اور راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب سے کینہ رکہنے لگے ایک روز
دونون بالاتفاق شکار کیواسطے گئے تہے کسی نے حسب ایما مہاراجہ
صاحب گولی چلائی کہ راؤ راجہ صاحب کے جسم سے لگتی ہوئی گئی مگر ہوشر
نہوئی اونپر عداوت کا سب حال کہل گیا بخوف جان قیام جے پور مناسب
نہ سمجھکر اپنی جاگیر کو چلے گئے اور چند روز بعد بہرت پور پہونچے وہان مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور نے بہت خاطر و مہمان داری کی اور
وظیفہ مقرر کرکے موضع ڈہرہ مین کہ بہرت پور سے بفاصلہ سات کوس
مغرب مین ہے ٹہرایا سمت ۱۸۲۴ مطابق ۱۷۶۸ع مین مہاراجہ جواہر سنگہ
صاحب کا ارادہ پشکر جی اشنان کرنیکا ہوا چونکہ اوس زمانہ مین مہاراجہ
جواہر سنگہ صاحب والی بہرت پور اور مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب والی جیپور
کے درمیان رنجش تہی اور مہاراجہ بجے سنگہ صاحب والی جودہ پور کی
مہاراجہ صاحب جیپور سے نااتفاقی اور مہاراجہ صاحب بہرت پور سے
یگانگت تہی راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کو قیاس سے دریافت ہوگیا
کہ اثنا راستہ پشکر کے مہاراجہ صاحبان بہرت پور و جے پور کے درمیان
لڑائی ہوگی اسپر یا تو بہ اعتقاد خالص محبت وطن اور بلحاظ قدامت تعلق
راج جے پور کے یا دونون ریاستون کی نااتفاقی مین فایدہ حاصل
کرنے کی نیت سے جسوقت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب نے اون سے کہا

کر پشکر اشنان کرنے کیواسطے آپ ہی چلین تو بہ لطایف الحیل کنارہ کش
ہوکر وہان سے رخصت ہوئے جسوقت موضع دہڑہ سے کوچ ہونیوالا
تہا کنیزک صفائی ظروف کیواسطے مٹی کہودتے تہے وہان اوسکو اشرفی
و روپیہ وغیرہ زر کثیر کا دفینہ ملا راؤ راجہ صاحبنے اوسکو زاد راہ عطیہ
رحمت یزدانی تصور کرکے اونکو ہمراہ لیا اور عازم جے پور ہوئے
جے پور پہونچکر مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب کو مہاراجہ صاحب والی بہرتپور
کے ارادہ اشنان پشکر اور اپنے بنظر خیر خواہی حاضر ہو جانے سے مطلع
کیا تو اونہون نے بہت خوش ہوکر تحسین و آفرین کی ٭

मांवड़ा

جب بوقت معاودت مہاراجہ جواہر سنگہ صاحب کے ماونڈہ کے میدان مین
جیپور و بہرتپور کی فوجون مین لڑائی ہوا تو راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب
بشمول دیگر ٹہاکران و سرداران راج جے پور فوج بہرتپور سے برسر مقابلہ

खेड़ा

آئے اون کے ہمراہیون مین سے ٹہاکر منگل سنگہ سردار کہیڑہ و اندر سنگہ

मोहनपुर

سردار موہن پور مجروح شدید ہوئے اس معرکہ مین بڑا کشت و خون ہوا
طرفین سے ہزارہا آدمی مجروح و مقتول ہوئے جیپور کیطرف سے عنقریب
کل مشہور سردار تہ تیغ ہوئے راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے کمال بہادری
و جانفشانی کی بلکہ نروکہ ٹہاکرون کا تو یہہ قول ہے کہ اونکی مدد کے بغیر
جے پور والون کو اس لڑائی مین عہدہ برا ہونا مشکل ہوتا بظہور اس خدمت
نمایان کے مہاراجہ مادہو سنگہ صاحب نے جاگیر ماچڑی کہ سابقاً ضبط
ہوگئی تہی واگذاشت کردی اور بعطاے خطاب راؤ راجہ معزز و ممتاز کیا

اس لڑائی سے چار روز بعد مہاراجہ مادہو سنگ صاحب والی جیپور کا انتقال
ہوگیا مہاراجہ پرتہی سنگ صاحب صغیر سن مسند نشین ہوئے اور اون کی
والدہ منتظم کار ریاست ہوئین اس سے راج مین ابتری و بدنظمی پیدا ہوئی
راؤ راجہ پرتاب سنگ صاحب نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر باتفاق کل نروکون
کے خودسری اختیار کی سمت ۱۸۲۸ مین نواب مرزا نجف خان سے کہ سپہ سالار
فوج بادشاہی ہوکر مرہٹون کی مدد سے زمانہ حکومت مہاراجہ نول سنگ صاحب
مین بہرت پور پر حملہ آور ہوا تہا اتفاق پیدا کیا اور عین ضرورت کیوقت
مین نواب کے شریک ہوکر برسانہ و دیگ کی لڑائیون مین جنکے سبب سے اکثر बरसान
محالات راج بہرت پور سے نکل گئے بہت امداد و اعانت کی اور ۱۷۷۴ء
مطابق سمت ۱۸۳۱ مین فوج بہرت پور سے آگرہ خالی کرایا اس خیرخواہی کے
جلدوے مین بہ سفارش نواب مرزا نجف خان پیشگاہ شاہ عالم بادشاہ
سے اونکو خطاب راؤ راجگی و منصب پنجہزاری و جاگیر ماچہڑی و ماہی مراتب
بلا وساطت و تعارف غیرے حاصل ہوا اور ماچہڑی ہمیشہ کیواسطے راج
جیپور سے علیحدہ ہوگئی ۔

اس عزل و نصب و داروگیر کے زمانہ مین کہ سلطنت دہلی مین انواع فتنہ و فساد
برپا تہے مانوڈہ کی لڑائی اور مہاراجہ مادہو سنگ کے انتقال سے جیپور مین ضعف मांवडा
وخرابی پیدا ہوگئی تہی نجف خان کی فوج کشی سے اہالیان راج بہرت پور
کو فرصت نہ تہی راؤ راجہ پرتاب سنگ صاحب نے وقتاً فوقتاً محالات مندرجہ
ذیل راج جیپور پر اپنا قبضہ کیا اور قلعات تعمیر کرائے اور جمعیتین متعین کرکے

بنیاد ریاست کو استحکام دیا ؛
سمت ۱۸۱۸ مین قلعات مبلہ و راج پور تعمیر کرائے سابقاً عہد مین مہاراجہ سوائی
جے سنگہ نے سمت ۱۷۷۷ مین جو گڑھ بنوایا تہا اب اوسکو بہ اضافہ برج و فصیل
قلعہ بنایا گیا ؛
سمت ۱۸۲۰ مین راجگڈہ قدیم آباد کردہ راجہ باکہہ سنگہ بڈگوجر سے مغرب مین موضع
کورنی باس دہمہ پور مین شہر راجگڈہ بسایا اور بنیاد قلعہ کی ڈالی اور بند
دیوتی مین کہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ والی جے پور نے سمت ۱۷۸۴ مین بنایا
تہا جل محل احداث کیا زیر پال بند باغ لگایا ؛
سمت ۱۸۲۹ مین قلعہ مالاکہیڑہ تعمیر کرایا ؛
سمت ۱۸۳۰ مین تہانہ غازی و پرتاب گڈہ و عجب گڈہ و بلدیوگڈہ مین قلعات
مستحکم ہوئے ہین علاوہ مقامات مذکورہ کے انہین ایام مین محالات سیتہل
و بیر و بیراٹہہ و آنبیلہ و بہابہرہ و تالہ دہول و پراگپورہ و دوبی عرف
ہردیوگڈہ و سکرائے و باوڑی کہیڑہ بہی راؤ راجہ کے قبض و تصرف مین
آگئے تہے مگر کچہہ مدت بعد پہر شامل راج جے پور ہو گئے ؛
اسی اثنا مین نواب نجف خان کے متواتر حملون سے راج بہرت پور مین ضعف
آگیا تہا راؤ راجہ صاحب نے اوس راج کے محالات پر بہی دست تصرف
دراز کیا سمت ۱۸۳۲ مین دیہات نواح الور پر متصرف ہوئے سپاہ بہرت پور
متعینہ قلعہ الور کو بسبب ابتری کار و بار و متفرق و علیحدہ ہو جانے علاقہ
کے عرصہ ایک سال تک تنخواہ نملی تہی ملازمان سپاہ نالان تہے فوجدار

कु[illegible]वास
सेंथल
भेड़
बैराठ
आंबेरा
भाभरा
नालाधोल
पिरागपुर
डुब्बी
हरदेवगढ़
सिकराय
बावडीखेड़ा

نول سنگھ قلعہ دار نے چند عرایض بہ استدعا ملنے تنخواہ کے بہیجین اونکا کچھہ جواب حاصل نہوا آخرکار وہ بمشورہ افسران سپاہ بمقام کانکواڑی مہاراو راجہ پرتاب سنگھ صاحب کیخدمت مین حاضر ہوا اور تمام سرگذشت بیان کرکے بہ شرط اداے تنخواہ قلعہ خالی کردینے کا اقرار کیا مہاراو راجہ صاحب نے نہایت خوش ہوکر بذات خود جاکے سپاہ کی تنخواہ تقسیم کی اور مینی مگسر سدی ۲ سمت ۱۸۳۲ مطابق ۲۵ - نومبر ۱۷۷۵ء قلعہ الور مین اپنا قبض و دخل کیا*

کاںکواڑی

تحقیق ہوا ہے کہ سابقاً قلعہ الور کورہ بارہ یعنی صرف پتہرون کا چنا ہوا تہا اور نکومپ راجپوتون سے جو چوہانون کی شاخ مین ہوا یا تہا سمت ۱۵۴۹ مین علاول خان خانزادہ نے نکومپون کو قتل کرکے قلعہ پختہ تیار کیا جب حسن خان پسر علاول خان مقابلہ بابر شاہ مین مارا گیا قلعہ پر مغلون کا دخل ہوا پہر جسکی پادشاہی ہوئی وہی متصرف رہا ہنگام تنزل سلطنت مغلیہ مہاراجہ صاحبان بہرت پور مالک ہوئے اون سے مہاراو راجہ پرتاب سنگھ صاحب کے قبضہ مین آیا اونہون نے شہر الور کی شہر پناہ و خندق خام بنوائی وسط بازار مین ترپولیہ تعمیر کرایا اور ہر چہار جانب چوپڑ کا بازار ترتیب دیا قلعہ کے اندر محل بنایا اور اوسکے نیچے پرتاب بند تیار کرایا*

निकुम्प

तिरपोलिया

اوسی سال یعنی سمت ۱۸۳۲ مین سردپ سنگھ نروکہ سے کہ بطور جاگیردار راج جیپور پرگنات بچہمن گڈہ و رام گڈہ پر قابض تہا کوئی حرکت ناشایستہ ظہور مین مین آئی کل برادران ہمقوم مہاراو راجہ صاحب کی خدمت مین شاکی ہوکے

اونہون نے باتفاق برادران اوسکو بمقام سوج پور سزاے سخت دی اور
پرگنات پر اپنا قبضہ کیا پیشتر یہہ علاقہ پرگنہ سوج پور کہلاتا تہا اور جہان
پہلن گدہ ہے تو ذرا آباد ایک گانو قریب دو سو برس سے ویران پڑا تہا
سروپ سنگ نے اوسکو سمت ۱۸ مین آباد کرکے گوپال گدہ نام رکہا تہا مہاراؤ
راجہ صاحب نے ٹہاکر کو خارج کرنے کے بعد قصبہ کا نام پہلن گدہ
رکہدیا +
قصبہ پہلن گدہ مین بدہ سنگ نامی جاگیردار بادشاہی تہا وہ لا ولد فوت ہوا
تب وہان کے زمیندارون مین سے جو اہیر تہے اہلکاران راج الور کے
پاس آکر سدہی انتظام ہوئے اور جو میو تہے اونہون نے ذو الفقار خان
عرف جلال رئیس گہوساولی عرف گوبند گدہ سے بندوبست کی درخواست
کی چنانچہ دیوان بہگوان داس نے راج الور کیطرف سے جاکر بندوبست
کرلیا ذو الفقار خان بہی سیکری تک گیا مگر جب دیوان کے پہونچنے اور
راج کا بندوبست ہوجانے کی خبر پائی واپس چلا آیا تہوڑے دنون بعد
ذو الفقار خان صدمۂ مرگ پسر سے دیوانہ ہوکر جے پور کو چلا گیا اور گہوساولی
پر بہی مہاراؤ راجہ صاحب کا قبضہ ہوا +
سمت ۱۸۳۲ اور سمت ۱۸۴۵ کے درمیان اونہون نے راج بہرت پور کے علاقہ
مندرجہ ذیل پر بہی قبضہ کیا +
بہادر پور جسمین سمت ۱۸۳۳ مین قلعہ تعمیر کرایا - دہٹرہ سمت ۱۸۳۳ - چنیدولی سمت ۱۸۳۳
بانسور سمت ۱۸۳۳ - بہروڑ سمت ۱۸۳۶ - بڑودہ سمت ۱۸۳۱ - ٹہرسودہ سمت ۱۸۳۵ - اپشو سمت ۱۸۳۲

مگر یہہ ممالک اونکو بغیر جنگ وجدل بلکہ چند مرتبہ شکست کہانیکے حاصل ہوئی تہے کیونکہ نواب مرزا نجف خان جو سابق مین اونکا بڑا دوست وخیرخواہ تہا داعیۂ ملک گیری کو دیکہکر مخالف ہوگیا تہا اور محاربہ موضع رسیہ مین کہ دیگ سے چہہ میل مغرب مین واقع ہے اوس نے اونکی کل فوج کو تباہ و برباد کردیا تہا +

اس نقصان کا معاوضہ راؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ بسوہ علاقہ جیپور واقع سرحد الور کو قتل وغارت کرکے حاصل کیا کہتے ہین کہ اس لوٹ مین بیس لاکہہ روپیہ کا مال اونکے ہاتہہ آیا تہا +

الور کے مورخ نے لکہا ہے کہ سنہ ۱۸۴۵ مین مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب برادر خورد مہاراجہ پرتہی سنگہ صاحب راج جیپور مین مسند نشین ہوے تب اونہون نے حسب اشتعالک راول جی ناتہاوت و دولت رام ہلدیہ بذات خاص جمعیت لیکر راجگڈہ پر فوج کشی کی اور بسوہ پہونچکر مقیم ہوئے مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب پانچ سو سوار لیکر بوقت شب جیپور کے لشکر مین گئے خوف یا غفلت سے کوئی شخص مانع نہوا خاص مہاراجہ صاحب کے ڈیرہ پر پہونچکر دروازہ پر پکہال کا بہینسہ کہڑا تہا اوسکو قتل کیا اور وہان سے ناتہاوت ٹہاکرون کے ڈیرہ پر جاکر چند آدمی مارے اور راجگڈہ کو معاودت کی جسوقت لشکر سے نکلے جیپور کی فوج بہ تعداد کثیر تیار ہوکے متعاقب ہوئی اثناء راستہ سخت مجادلہ وقوع مین آیا اور طرفین سے صدہا آدمی مارے گئے ازانجا

سیاونت سنگہ نروان بہی کمال بہادری و جوانمردی سے لڑکر مارا گیا اوسکی شکل مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی شکل سے بہت مشابہ تہی فوج جیپور کے لوگ اوسکی نعش کو خود مہاراؤ راجہ صاحب کی خیال کرکے بہت خوشی سے مہاراجہ صاحب کے روبرو لیگئے مہاراجہ صاحب نے بہت محظوظ ہوکر نعش کو بہت تعظیم و تکریم سے داغ دلوایا جب مہاراؤ راجہ صاحب کو یہہ حال معلوم ہوا اونہون نے فوراً مہاراجہ صاحب کو خط لکہا کہ پرتاب سنگہ ہنوز زندہ ہے اس بات سے آپ غافل نہو جاوین مہاراجہ صاحب کو اس تحریر پر ندامت ہوئی اور افسران فوج کو حکم دیا کہ اسیوقت راجگڈہ پر چلو بعد فتح کے واپس آکر کہانا کہاوینگے خوشحالی بوہرہ مصاحب راج نے کہ سابقاً مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے پاس نوکر تہا اور اسیوقت دربردہ خیرخواہ تہا عرض کی کہ فتح راجگڈہ مشکل ہے اسپر آپ اصرار نفرماوین غرض بوہرہ خوشحالی رام کی فہمایش سے لڑائی موقوف رہی اور باہم صلح ہوکر اور مہاراجہ صاحب مع فوج کے جیپور کو واپس گئے مگر اس عرصہ مین دریافت ہوا کہ پرگنہ پرالپورہ و پاوٹہ وغیرہ چند محالات پرانالیان راج جے پور نے پہر قبضہ کرلیا ہے اور مہاراجہ صاحب نے خوشحالی رام بوہرہ کو مہاراؤ راجہ صاحب کو بہت ریج ہوا ٹہاکران تحت راج جے پور سے ساز و آمیزش کرکے یہ تجویز کی کہ مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کو مسند سے اوتارکر کوئی رئیس مقرر کیا جاوے اس غرض سے فوج مہاراجہ مسندہیہ کو چڑہاکر جے پور پر لیگئے اور بمقام کشنگڈہ ڈونگری پر ڈیرہ کیا مہاراجہ صاحب نے خایف ہوکر پہر صلح کی

पिरालपुरा
पावटा

درخواست کی اسپر مہاراؤ راجہ صاحب نے بہ لحاظ تعلق قدیم اور سرپرستی راج جے پور کے تین شرطون سے صلح منظور کی۔

اول رہائی خوشحالی رام بوہرہ ؛

دوم اخراج دولت رام ہلدیہ ؛

سوم واگذاشت محالات منضبطہ چنانچہ مہاراجہ صاحب نے قبول کرکے بوہرہ خوشحالی رام کو آزاد بلکہ مصاحب راج کیا اور دولت رام ہلدیہ کو راج سے خارج کیا کہ وہ جودہ پور کو چلا گیا اور جن پرگنات پر قبضہ کیا تہا چہوڑ دئے۔ اسپر مہاراؤ راجہ صاحب نے مہاراجہ سیندہیہ کی فوج کو روانہ کر دیا اور جسکے واسطے تجویز مسند نشینی جیپور کی تہی اوسکو مہاراجہ سیندہیہ سے سند عطاے علاقہ مانڈ وتہاین دلوادی اور خود اپنی ریاست کو واپس آئے ؛

पाण्ड
महावन

پیشتر جو لکہا گیا ہے کہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے قصبہ بسوہ علاقہ راج جیپور کو لوٹا اور بیس لاکہہ روپیہ کا مال حاصل کیا اوسکا زمانہ تحقیق نہین ہوا ہے مگر غالباً مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب والی جیپور نے راجگڈہ پر فوج کشی کی اوس سے بعد کا یہہ واقع ہے کیونکہ اول تو تاریخ مین لکہا ہے کہ یہہ اونکی آخرین مہم تہی دوسرے مہاراجہ پرتاب سنگہ صاحب کی فوج کشی پر اونہون نے صرف بطور شبخون کے ردا روی مین حملہ کیا تہا تیسرے ممکن نہی نہ تہا کہ بموجودگی فوج کثیر راج جیپور کے فرصت مین بسوہ کو لوٹتے ؛

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کی رفاقت مین ہوشدار خان و نبی بخش خان

والی بخش خان شخون نے بہت نمایان کام انجام دئے مین ایک قدیم تاریخ مین لکہا ہے کہ مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب نے ہمیشہ زبردست اور قوی فریق کے شامل رہکر اپنی قوت اور مرتبہ کو ہرطرح قایم رکہا ؛
اور پرتاب ہونیکے بعد کہ اوسوقت سے بنا ر ریاست سمجہی جاتی ہے اور اوسیوقت سے سردارون نے اونکو اپنا سرگروہ قبول کیا تہا پندرہ برس راج کرکے بہتی پوہ بدی ۵ سمت ۱۸۴۸ مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۷۹۱ ء انتقال کیا مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب بہادر سپاہی تہے اونکی جوانمردی کی اکثر روایتین زبان زد خاص وعام ہین ؛

زمانہ فرمان روائی مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے اولاد نہ تہی اسواسطے اونہون نے بختاور سنگہ صاحب صاحبزادہ ٹہاکر تہانہ کو کمسنی ہی مین متبنی لیا جسطرح اونکو تبنیت کیواسطے پسند کیا وہ بہی قابل تحریر ہے - کل سردارون کو مع اونکے اطفال کے ایک مکان مین جمع کرکے انواع طرح کے کہلونے دکہلائے اور لڑکون سے کہا کہ اپنی اپنی طبیعت کے موافق جو کہلونہ چاہو لے لین بختاور سنگہ صاحب نے بلا تامل تلوار وڈہال کا کہلونہ اوٹہا لیا اور خود بخود مہاراؤ راجہ صاحب کی گودی مین جا بیٹہے اونہون نے فی الفور اونکو اپنا وارث قرار دیا یہہ روایت کل کے زبان زد ہے اور کوئی اسکی تردید نہین کرتا اسواسطے صحیح معلوم ہوتی ہے ؛

थाना

مہاراؤ راجہ پرتاب سنگہ صاحب کے انتقال پر مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب
عمر ہیندرہ سال مسند نشین ہوئے اور اپنے باپ کے طریقہ پر عمل
کرکے ملک کو بہت بڑہایا وقایع راج سے ظاہر ہے کہ اونہون نے شمال
مین پرگنات باولی وغیرہ علاقہ راج بہرت پور اور جنوب مین کوٹ پوتلی دبائے
تہے مگر پہر قابض نہ رہ سکے ٭

ابتدا مین دیوان رام سیوک نے دکہنیون سے سازش کرکے راجگڈہ کا
محاصرہ کروایا اور راجی گوجر جی کو اغوا کرکے باہم نااتفاقی پیدا کی اس
سبب سے مہاراؤ راجہ صاحب نے ناراض ہوکر اوسکو گرفتار کرنا چاہا مگر
وہ بہی با اختیار تہا علانیہ گرفتاری مین احتمال فساد سمجہکر یہہ تجویز کی کہ
صلاح مشورہ کے حیلہ سے اوسکو طلب کیا اور سواری مین اپنے ساتہہ
ہاتہی پر خواصی مین بٹہاکر روانہ ہوئے اثنار راستہ ہاتہی بٹہاکر خود
شمبہو سنگہ تور خاص چوکی کے گہوڑے پر سوار ہوگئے اور شمبہو سنگہ کو دیوان
کے برابر ہاتہی پر بٹہادیا شمبہو سنگہ نے اوسکو اپنے قابو مین کرکے راجگڈہ
پہونچادیا مہاراؤ راجہ صاحب نے اوسکو سزاے اعمال کو پہونچایا ٭

سمنبت ۱۸۶۰ مین شادی کرنے کیواسطے کچاورن علاقہ جودہ پور کو گئے تہے بعد
شادی وہان سے واپس آئے تب اثنار راستہ بمقام جے پور مہاراجہ
صاحب جے پور نے دیرہ پر آکر رسم ماتم پرسی ادا کی اور مہاراؤ راجہ صاحب
اون سے ملنے کیواسطے محل مین گئے اور پرگنات دوسہ و بسوہ و گوڈہ
و سیتہل و تالہ و دہولہ۔ دبیرا کہٹہ و باوڑی کہیڑہ و دوبی و سکرای وغیرہ

واقع ملاج الوریقے بعوض رسم ماتم پرسی پیش کش کئے کہ ابتک راج جیپور
مین شامل ہین ؛

اسی اثنا مین نبی بخش خان وہوشدار خان وغیرہ شیخون کو کہ عہد مہاراو
راجہ پرتاپ سنگہ صاحب مین مختار کاروبار ریاست تہے اپنی با اختیاری
وکارگذاری سے نہایت تکبر آگیا اپنے زعم مین مہاراو راجہ صاحب کا کچہہ
وجود نہ سمجہتے تہے بلکہ ایک روز شیخ الہی بخش نے گفتگو سے بے ادبانہ سے
ارتکاب گستاخی بہی کیا اسپر زنگ ملال آئینہ دل مہاراو راجہ صاحب پر
بیٹہہ گیا خدا کی پناہ آقا نامدار کی رنجش کا تابعدار کو کہان یارا سے تحمل ہے
آخرش شیخ عہدہ برا نہوسکے مکافات اعمال کو پہونچے یعنی زہر ہلاہل سے
مارے گئے اور اون کے بعد نواب احمد بخش خان خلعت وکالت راج سے
ممتاز ہوئے ؛

چونکہ اسوقت ممالک درمیان دہلی و آگرہ پر سرکار انگریزی کا قبض ودخل
ہوگیا تہا اور مہاراجہ ہلکر وغیرہ مرہٹون کی فوج سے فوج انگریزی بسرداری
لارڈ جنرل لیک صاحب سپہ سالار سرکار نزار تہی اتفاقاً یہ لڑائی اسی
راج کے علاقہ مین واقع ہوئی بمقام کہوہ مرہٹون نے وانا فدیدار سکنہ
بڈبرہ کلان اور راجی برہمن سکنہ کہوہ مرکو بلا وجہ قتل کرڈالا اس رنج سے
اونکی اولاد مہاراو راجہ صاحب کے حضور مین مستغیث ہوئی اون کی
درخواست پر بہگوانداس تونگرہ مع فوج کے تعینات ہوا اوس نے لاتعداد
مرہٹون کو کہ تعینات قلعہ کہوہ مر تہے قتل کیا اور پانچسو ان جرار قلعہ مین جمع کر

वडवरा

टेंगड़ा

واپس آیا یہہ خبر مہاراجہ سیندہیہ نے گوش زد کرکے ایک کمہو انتقام کیواسطے تعینات کیا کہ کٹھومر پہونچکر قلعہ خالی کرنے کا خواستگار ہوا ہر چند جوانان راج الور متعینہ قلعہ قلیل تر تہے لیکن شجاعت سے اونکی کثرت کو خیال مین نلائے اور مقابلہ آرا ہوکر داد مردانگی دی چونکہ اونمین اور انمین رات دن کا فرق تہا بالآخر بوجہہ قلت جوانان راج مارے گئے اور قلعہ پر مرہٹون کا تصرف ہوگیا چونکہ شادی وغم سلف سے توام ہین عین سرور اس فتح مین فوج مرہٹون کو خبر ملی کہ لارڈ لیک صاحب متعاقب آپہونچے فوراً ہوش پرداز کرگئے قلعہ کٹھومر مین پناہ مشکل سمجھکر کشنگڈہ کیطرف راہی ہوئے موضع لاسواڑی وسینتہری پرگنہ رامگڈہ مین کہ برسر ساحل رودبار ریل ندی ہے لشکر نے قیام کیا اور لشکری لوگ فکر خور و نوش مین مبتلا ہوئے ناگاہ لارڈ لیک صاحب نے برسر وقت پہونچکر حملہ خونریز کردیا ملک الموت کو سرپر دیکہکر فوج مرہٹہ کے حواس باختہ ہوگئے کیسکو حربہ کرنیکا ہوش نرہا اسوقت مین نواب احمد بخش خان وکیل و ٹہاکر سمرتہہ سنگہ کلیانوت نے مع جمعیت راج وایکہزار میوان کے پہونچکر کمال خیرخواہی وجانفشانی سے فوج انگریزی کی مدد کی چونکہ اوسوقت بضرورت تعاقب سفر وران فوج دشمن بند ہزاری پر ندی کو روک کر راستہ کرنے کی ضرورت تہی نواب احمد بخش خان نے حسب الارشاد حکام فوج انگریزی فی الفور پانی بند کرکے راستہ بند کروادیا مرہٹون کی لوٹ سے راج الور کی فوج اور میوان کو بہی مال کثیر ہاتہہ آیا اور سرکار انگریزی کو فتح کامل حاصل ہوئی ۞

लासवाड़ी

सेंथरी

یہہ لڑائی یکم نومبر ۱۸۰۳ء کو واقع ہوئی اور بتاریخ ۱۴ - نومبر ۱۸۰۳ء مطابق ۲۹ - رجب ۱۲۱۸ ہجری دا گھن بدی ۹ سمت ۱۸۶۰ یعنی گیارہ روز بعد لارڈ لیک صاحب سے صلح الور سے عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر ۱ باب اول منضبط کیا اوسکے بموجب ریاست الور ظل حمایت سرکار انگریزی مین داخل ہوئی اور یہہ قرار پایا کہ جب ضرورت ہو راج الور کی فوج سرکار انگریزی کی نوکری مین حاضر ہوا کرے ۔

اور بذریعہ سند مندرجہ ذیل پرگنات مفصلہ سند بجلدوے خیرخواہی ایام جنگ مرہٹہ کے سرکار انگریزی سے مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کو عطا ہوئی ۔

سند عطیہ جنرل لارڈ لیک صاحب بنام مہاراؤ
راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب والی الور

متصدیان حال واستقبال و عاملان وچودہریان وقانونگویان پرگنہ اسمعیل پور و منڈاور مع تعلقات دربارپور و رتائے و نیمرانہ و ماہمن و کہیلوٹ و بیجواڑ و سراے و دادری و لوہارو و بدہوانہ و بہونگر متعلقہ صوبہ شاہجہان آباد کو واضح ہو کہ درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب کے صدیت و دوستی مستحکم ہوئی ہے اسواسطے بنظر ثبوت اور اعلان اس امر کے لارڈ لیک صاحب حکم دیتے ہین کہ اضلاع مذکورہ بالا مہاراؤ راجہ صاحب کو اونکے مصارف کیواسطے بشرط منظوری امیر العظام نواب گورنر جنرل لارڈ ویلزلی صاحب

इस्माईल पुर
मुंडावर
दरबारपुर
रताय
नीमराना
माहन
कीलोठ
बीजवाड़
सराय
दादरी
लुहारू
बुधवाना
भोकर

کے دئے جاوین ◆

نواب گورنر جنرل صاحب کا حکم منظوری صادر ہونے پر یہہ سند واپس لیجاوے گی اور بجاے اسکے دوسری سند دیجاویگی اوسوقت تک یہہ مہا راجہ صاحب کے قبضہ مین رہیگی ◆

تفصیل پرگنات

اسمعیل پور - منڈاور مع تعلقات دربار پور - رتاے نیمرانہ - مانڈن بیجواڑ - گہیلوٹ - سراے - دادری - لوہارو - بدہوانہ - بہونکر -

دستخط جنرل گرار ڈلیک صاحب

ازانجاکہ نواب احمد بخش خان وکیل نے اپنے آقا کی و نیز سرکار ابد پایدار انگریزی کی کمال خیر خواہی کی تہی مہاراو راجہ صاحب نے بعوض حصول اس سند کے پرگنہ لوہارو بطور انعام نواب موصوف کو عطا کیا کہ اونکے نبیرہ نواب علاؤ الدین خان خلف نواب امین الدین خان کے قبضہ مین ہے اور اسیطرح لارڈ لیک صاحب نے بجلدوے حسن خدمات پرگنہ فیروز پور جہر مرحمت کیا تہا کہ مدت تک اونکے قبضہ مین رہکر بزمانہ مسند نشینی اونکے بیٹے نواب شمس الدین خان کے بہ ثبوت جرم قتل مسٹر ولیم فریزر صاحب کمشنر و رزیڈنٹ دہلی نواب کو سزاے پہانسی ہوئی اور پرگنہ فیروز پور ضبط سرکار ہوکر شامل ضلع گوڑگانوہ ہوا ◆

جو کہ پرگنات دادری و بدہوانہ دارالریاست الور سے فاصلہ دراز پر

مین بعد مسافت کے سبب سے اونکے بندوبست مین انواع مشکلات پیش
آتی تہین اسواسطے بنظر اسلوبی انتظام و آسایش رعایا سنہ ۱۸۰۵ مین جب
اول لڑائی کے بعد چند پرگنات راج بہرتپور سے واپس لئے گئے تہے حسب
اقرارنامہ مندرجہ ذیل پرگنات دادری وبدہوانہ وغیرہ کا تبادلہ پرگنات
کشن گڈہ و تجارہ و ٹہوکڑہ و کتہومر کے ساتھ عمل مین آیا اور چونکہ اہالیان
راج الور نے لاسواڑی پر بند باندہ کر روپاریل ندی کو روک دیا تہا اور
اوس سے راج بہرتپور کا نقصان تہا اسواسطے بند لاسواڑی کے کہولے
رہنے کی شرط بہی درج اقرارنامہ ہوئی +

اقرارنامہ مقبولہ وکیل راج الور یعنی احمد بخش خان مختار مطلق منجانب مہاراؤ
راجہ بختاور سنگہ صاحب اپنے اور مہاراؤ راجہ صاحب موصوف کیطرف سے
اقرار کرتا ہون کہ بعوض عطاے کشنگڈہ و تعلقات اوسکے وسامان موجودہ
قلعہ کے ایک لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی مین داخل کیا جاوے گا اور پرگنات
تجارہ و ٹہوکڑہ و کتہومر کے عوض مین دادری و بدہوانہ و جہونکر دیے جاوینگے
اور بند لاسواڑی کا جسقدر فواید مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور
کیواسطے ضروری ہے ہمیشہ کہلا رہیگا - مہاراؤ راجہ صاحب اس اقرارنامہ
کے بموجب صحیح صحیح عمل کرینگے +

دستخط

مٹکاف صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

مہر نواب احمد بخش خان

سال ۱۸۱۳ء مین سرکار انگریزی کو دریافت ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے معاملات راج جیپور مین دخیل و شریک ہو کے خوشحالی رام نامی ایک شخص کو وزیر جے پور کر لے کیواسطے فوج دینے کے عوض مین محمد شاہ خان مہم آور پٹہان کو ڈیڑہ لاکھہ روپیہ ماہوار دینے کا اقرار کیا ہے۔ ازانجا کہ تعلقات فیما بین سرکار ذوی اقتدار انگریزی اور راج الور کے بموجب بلا اطلاع و اجازت سرکار موصوف کسی غیر ریاست سے اس قسم کا معاملہ کرنا ناجایز تہا مگر عہدنامہ مین کہ عنقریب مساوی درجہ کی عبارت سے لکہا گیا ہے اس باب مین کوئی شرط خاص نہ تہی اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب سے عہدنامہ جدید متضمن ممانعت کامل خط و کتابت معاملات ملکی مین کسی غیر ریاست کے ساتہہ بتاریخ ۱۶- جولائی ۱۸۱۱ء منضبط کرایا گیا +

عہدنامہ منجانب مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب والی ماچہڑی

ازانجا کہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب رابطہ احدیت صادق و یگانگت کامل بہ استحکام و استواری تمام قایم ہو گیا ہے اور ضرور ہے کہ اس احدیت و یگانگت کو مشہور و معروف کیا جاوے اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب اپنے اور اپنے وارث و جانشینون کیطرف سے عہد کرتے ہین کہ بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی کے کسی دوسرے رئیس یا ریاست سے عہد و پیمان یا معاملہ نکرینگے اسواسطے مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب کیطرف سے یہہ عہدنامہ بتاریخ ۱۶- جولائی ۱۸۱۱ء

مطابق ۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۹ ہجری مرتب و تحریر ہوا ہے اور واضح ہو
کہ عہدنامہ جو سابق مین مابین دونون سرکارون کے مرتب ہوا تہا اس
عہدنامہ سے منسوخ نہین ہوا ہے بلکہ مقبول و منظور ہوا ہے ❊

دستخط و مہر مہاراؤ راجہ سوائی بختاور سنگہ صاحب

سمت ۱۸۷۱ مطابق سنہ ۱۸۱۴ء مین مہاراؤ راجہ صاحب نے بخیال دعوی سابق
قلعات توبی و سکرار و دیہات متعلقہ محالات مذکورہ پرکہ علاقہ راج جیپور
مین ہین بہ زبردستی اپنا قبضہ کرلیا چونکہ یہہ امر عہدنامجات فیمابین سرکار
انگریزی اور ریاستہاے الور و جیپور کے خلاف تہا اسواسطے صاحب
رزیڈنٹ دہلی نے قلعات مذکور خالی کر دینے کیواسطے متواتر لکہا مگر
مہاراؤ راجہ صاحب بعذر خصت سابقہ اصرار کرتے رہے بلکہ اخیر مین صاف
انکار کر دیا سرکار انگریزی نے چاہا کہ راج الور سے عہدنامہ فسخ کر دیا جاوے
مگر اوس زمانہ مین پنڈارہ وغیرہ غارتگر ملک مین پہر کر ریاستون کو لوٹتے
تہے اور صرف سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آنے سے ریاستین اونکے
پنجہ ظلم سے محفوظ ہوئی تہین اگر عہدنامہ فسخ ہوتا تو ریاست بالکل تباہ ہوجاتی
اسواسطے یہہ قرار پایا کہ فوج کشی کر کے محالات مذکورہ حکماً مہاراؤ راجہ صاحب
سے خالی کرائے جاوین گے. سرکار یہانتک ناراض ہوگئی تہی کہ اگر واقع مین لڑائی
شروع ہوجاوے تو پرگنات عطیہ لارڈ لیک صاحب واپس لئے جاوین اور
اگر اسپر بہی باز نہ آوین تو کل ریاست ضبط کیجاوے چنانچہ بسرکردگی جنرل
مارشل صاحب فوج کشی ہوکر بہتی منگسر بدی ۱۱ سمت ۱۸۷۹ فوج انگریزی داخل

نواب احمد بخش خان نے زر کثیر خرچ کرکے ریاست کو بچایا - مگر صحیح یہہ ہے کہ ایک صاحب انگریز ظلم و زیادتی کی تحقیقات کیواسطے متعین ہوئے تہے اونکی تحقیقات سے ظہور ان حرکات کا بیماری جنون کے سبب سے پایا گیا اور اسی عرصہ مین مہاراؤ راجہ صاحب کا انتقال ہوگیا کچہہ تدارک و بازپرس اوسکی ظہور پذیر نہوئی رپورٹ ۱۸۲۱ و ۱۸۲۲ء مین علاوہ ان ظلمون کے یہہ بہی لکہا ہے کہ نواب احمد بخش خان کے پاس جس نے کمال خیرخواہی و جانفشانی کرکے ریاست کو بچایا تہا اور اوسکے عوض مین عطیہ پرگنہ لوہارو حاصل کیا تہا اور جس سے اب ناراض ہوگئے تہے مسلمانون کے کان اور ناک کا بہرا ہوا ایک تہیلا بہیجا تہا ؁

بمتی ماگہہ سدی ۲ سمت ۱۸۷۱ مطابق تاریخ ۱۵ صفر ۱۲۳۰ ہجری و ۱۸۱۵ء مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب نے اسی عارضہ مین جہان فانی سے رحلت کی اور موسی طوایف مدخولہ اونکے ساتہہ ستی ہوئی اونکے انتقال پر سرکار انگریزی مین سوال پیش ہوا کہ ملک جدید عطیہ لارڈ لیک صاحب واپس لیا جاوے یا کیا آخرکار یہہ تجویز قرار پائی کہ ملک بخشیدہ کا واپس لینا مناسب نہین ہے

زمانہ مسندنشینی مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب و راجہ بلونت سنگہ صاحب

مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کے موسی طوایف کے بطن سے ایک دختر

موسومہ چاند بائی اور ایک پسر بلونت سنگہ صاحب بعمر چہہ سال تھے اور اونہون
نے اپنے برادر زادہ بینے سنگہ صاحب عمر ہفت سالہ خلف ٹہاکر تہانہ کو چند سال
سے اپنے پاس رکہا تہا اور اگرچہ حسب قاعدہ متبنی نہین لیا تہا مگر ہمقوم لوگ
بطور متبنی سمجہتے تہے اور شاید اونکی نیت مین بہی ایسا ہی تہا چنانچہ چاند بائی
کی شادی ٹہاکر کانہہ سنگہ تتارپور والہ کے ساتہ ہوئی اور مسند نشینی کی
بابت بحث پیدا ہوئی کہ بینے سنگہ صاحب ہون یا بلونت سنگہ صاحب چنانچہ
ہمقوم ٹہاکرون اور راو ہرنراین ہلدیہ و دیوان نوندرام نے بلونت سنگہ
صاحب کی مسند نشینی کو ناجایز رکہکر بینے سنگہ صاحب کو راجہ مقرر کرنا چاہا لیکن
مسلمان اور چیلے پسروری نواب احمد بخش خان اون سے متفق نہوئے اور
جانب دار بلونت سنگہ صاحب کے رہے ۔

بنظر رفع فساد بالاتفاق دونون کی مسند نشینی پر اتفاق کیا گیا اور ماہ سدی
سمت ۱۸۸۱ کو ہر دو مسند نشین ہوئے راو خواص و ٹہاکر اکہے سنگہ و دیوان سالگرام
نے دہلی مین بخدمت مٹکاف صاحب رزیڈنٹ واسطے حصول خلعت مسند نشینی
کے جاکر و خلعت ملنے کی درخواست کی صاحب موصوف نے فرمایا کہ یہہ امر
ریاستون کے قاعدہ سے خلاف ہے کسی ریاست مین دو رئیس نہین ہوتے
اسکے انجام مین نزاع و فساد پیدا ہوگا اسواسطے مناسب ہے کہ بینے سنگہ
صاحب بلقب مہاراو راجہ ملقب ہوکر مسند نشین ہون اور بلونت سنگہ صاحب
مختار و کارپرداز ہوکر انتظام راج کرین اونہون نے عرض کیا یہہ دونون
بہائی رام چندر و لچہمن کی سی جوڑی ہے انمین کبہی نزاع نہوگا ۔ اتفاق

चांदबाई
थाना
कान्हसिंह ततारपुर
रावहरनारायन हलदिया नौनिधराम
वेते
राम
अखयसिंह सालगराम

راج کرینگے غرض بہت تکرار کے بعد مجبور صاحب نے اونکی درخواست منظور
کی اور صاحب کو درخواست کر کے دو خلعت مساوی درجہ کے منگا دیئے اور
حسب درخواست نواب احمد بخش خان و راؤ خواص و ٹہاکر لکہے سنگہ انتظام
راج کیواسطے اشخاص مندرجہ ذیل حسب منظوری گورنمنٹ مقرر ہوئے۔
نواب احمد بخش خان وکیل بخدمت سرکار آنریبل کمپنی۔
ٹہاکر لکہے سنگہ بانکاوت مصاحب راج۔
دیوان نوندرام و سالگرام بخشی فوج۔
دیوان بال مکند دیوان منتظم راج۔
ٹہاکر شمبہو سنگہ نرو قلعہ دار الور۔
اور تجارہ و شیوگڑہ کا پرگنہ نواب احمد بخش خان نے ٹہیکہ مین کہ تاریخ ۱۲-
ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ ہجری۔ سے اونکا پرگنہ مذکور مین دخل ہوا تھا
سنہ ۲۴ تک دیوان و مصاحب نے بہ اہتمام کار ریاست کیا جب دونون
راجہ سن بلوغ کو پہونچے شیرون کیطرح غرانے لگے مشہور ہے وہ در دیش
در بیشہ بہ غسب نرزد و بادشاہ در اقلیمے نگنجند بنا سے تکرار یہہ ہوئی کہ
جنرل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ نے جوڑی پستول اور ایک پیش قبض
بطور تحفہ بہیجی تہی سوار ہونیکے وقت دونون نے ان ہتیارون کو طلب
کیا مہاراؤ راجہ بنے صاحب نے پستول اور پیش قبض لے لئے اور راجہ
بلونت سنگہ صاحب کے ہاتہہ مین صرف ایک پستول آیا پیش قبض نملنے سے
بہت رنجیدہ ہوئے علاوہ جوش حکومت کے جوانی ہی باعث اشتعال طبع ہوئی

پھر تو یہہ نوبت پہونچی کہ گدی کے اوپر کہنی چلنے لگی اور روز بروز رنج وکدورت
زیادہ ہوتی گئی *

قاعدہ ہے کہ نزاع کیوقت خوشامدی اغوا و اشتعالک سکینے والے طرفین کو
پیدا ہو جاتے ہین کل ملازمین ریاست دو فریق مین منقسم ہوگئے نواب
احمد بخش خان ابتدا سے راجہ بلونت سنگہ صاحب کے طرفدار رہتے اس
سبب سے ہمراہیان مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب اندیشہ و رنج سے نواب
احمد بخش خان کی بیخ کنی مین چارہ جو ہوئے سمیان ملا و خوشحال و
جہاز حیلہ اور نند رام دیوان نے ایکساں ہوسے کہا کہ اگر تو نواب
احمد بخش خان کو جان سے مار ڈالے تو چہہ ہزار روپیہ نقد اور ایک
گانوم ہم تجہکو جاگیر مین دین طمع سے اوس قبول کرکے نواب احمد بخش
خان کے قتل کا وعدہ کیا آٹھہ ماہ تک داؤگہات مین رہا مگر موقع نہ پایا
بستم شعبان ۱۲۳۹ ہجری کو بمقام دہلی قابو پاکر بوقت شب خیمے مین جاکر
اور حالت خواب مین شمشیر آبدار کے تین وار کئے تیسری ضرب مین تلوار
ٹوٹ گئی تب خیمہ سے نکلکر بھاگا اپنی دانست مین وہ کام تمام کرچکا تہا لیکن
نوابصاحب کی زندگی باقی تہی کوئی زخم کاری نہ آیا پنجہ قضا سے نجات
پائی جراحت خفیف کا ڈاکٹری علاج ہونے لگا چند عرصہ مین شفاء کلی پاکر
غسل صحت کیا میو مجرم مفرور ہوکر راہ راست الور پہونچا اور خواستگار
انعام مقررہ ہوا ترغیب دینے والون نے اداے انعام مین حیلہ و حوالہ
کیا باہم نزاع ہوا اس ذریعہ سے راز نہفتہ کہل گیا میو کو بلونت سنگہ صاحب

گرفتار کرلیا اوس نے مفصل ماجرا بیان کیا ملّا و خوشحال و جبار جیلہ ہا اور
نند رام دیوان قید کئے گئے رامو خواص بہاگ کر دہلی گیا اول نواب احمد بخش
خان کے دیرہ پر گیا نواب نے اوسکی طرف توجہ نکی اس باعث سے اوسنے
منشی کرم احمد سررشتہ دار جنرل اکرلونی صاحب کو کئی لاکہہ روپیہ دینا کیا
اور اوسکو اپنا ممد و معاون بنایا اور پیشگاہ جنرل صاحب سے درستی
مقدمہ کی شکل نکالی جنرل صاحب بہی اوسپر توجہ رکہنے لگے بلکہ ایک روز
ہنگام ملاقات نواب احمد بخش خانکو مقدمہ الور مین سفارش کرنے کی ممانعت
کلی کی رامو خواص نے اپنا رسوخ دیکہکر جنرل صاحب سے عرض کی
کہ بعض مفسدون نے راجہ بلونت سنگہ صاحب کو اغوا کرکے الور مین فساد
کرا رکہا ہے اگر ارشاد ہو اوسکا انسداد کیا جاوے جنرل صاحب نے
اوسکی خاطر سے اجازت دیدی رامو خواص نے اوسیوقت ہوا خواہان
مہاراجہ بنے سنگہ صاحب کو تحریر کیا کہ بجز راجہ بلونت سنگہ صاحب کے اور کو
جلدتر کام تمام کرین یہہ اشتعالک پاکر بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ ۱۲۳۰ ہجری مطابق
ساون سدی ۱۰ سمت ۱۸ راجپوتون نے جمع ہوکر شہر کے دروازون
کا بند و بست کرلیا اور محل پر یورش کی مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب
کو اکہے سنگہ کی حویلی مین لے آئے اور نصف شب سے جنگ و جدال شروع
کیا پہر دن چڑہے راجہ بلونت سنگہ صاحب زنانہ محل مین چلے گئے اون
کی طرف سے دس آدمی مارے گئے مابقی نے ہتہیار رکہکر امان چاہی
اور جان بسلامت لیگئے اور مال و اسباب اونکا غارتگری مین آیا راجہ

بلونت سنگہ صاحب ایک حویلی واقع شہر مین نظر بند کئے گئے اور ٹہاکر بلی جی
اور کپتان ناسٹ صاحب اور ٹامی صاحب اونکے ہمراہی قید ہوئے
یہہ لڑائی الور مین محل راسہ کے نام سے مشہور ہے کہ عین محل کے اندر
واقع ہوئی تہی ؛

جنرل اکٹرلونی صاحب و نواب احمد بخش خان نے صورت کو اپنی گورنمنٹ مین
بہیجین اوسکے جواب مین حکم آیا کہ حسب صلاح نواب احمد بخش خان عمل کیا
جاوے اور راضی نامہ لیا جاوے اوس زمانہ مین کلکتہ کیطرف کچہہ
خرخشہ تہا اوسطرف فوج جاتی تہی اس سبب سے الور کے فیصلہ مین تعویق
ہوئی نواب احمد بخش خان نے فیروزپور اگر تجارہ و ٹپوکڑہ کے ٹہیکہ سے
دست کشی اختیار کی ابتدا مین جنرل اکٹرلونی صاحب نے چاہا تہا کہ راجہ
بلونت سنگہ صاحب کو پندرہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر دلوا دین مگر مہاراجہ
راجہ بنی سنگہ صاحب نے یہہ بہی منظور نکیا بعد چندے جنرل صاحب جیپور
کو گئے راموخواص و نواب احمد بخش خان بہی ساتہہ تہے خواص مذکور
بحصول رخصت الور کو آتا تہا اثناء راہ دریافت ہوا کہ ملا خوشحال و
جہاز و نندرام رہا ہو گئے یہہ خبر سنتے ہی اوسکے ہوش جاتے رہے
الور پہونچکر لوگون کو زجر و توبیخ کی اور اونکو بدستور قید کر دیا جنرل صاحب
جے پور سے کوچ کرکے الور کیطرف آتے تہے حال رہائی قیدیان سنکر
نہایت افروختہ و برہم ہوئے راموخواص واکہے سنگہ ٹہاکر استقبال کیواسطے
گئے راموخواص راجگڈہ مین مقیم رہا اور اکہے سنگہ بمقام دوسہ حاضر ہوا جنرل صاحب

बल्लीजी
फासट टामी
महलरासा
दौसा

نے ارشاد کیا ہمکو خواص بد عہد سے کچھ سروکار نہین ہے جسنے اول جاتا
موقوف رکہا بھرت پور کو جاوینگے ہم کہے سنکہ نے اس حال سے خواص
کو مطلع کیا وہ دوڑکر جنرل کیخدمت مین حاضر ہوا اونہون نے فرمایا
تم نے بدعہدی کی ہے اب اگر ہماری خوشی چاہتے ہو تو قیدیون کو
مع اونکے رہا کرنیوالون کے بحراست دہلی پہونچادو اور نصف ملک
ومال راجہ بلونت سنگہ صاحب کو تقسیم کردو ورنہ مستعد جنگ ہو خواص
آرسے بیکر کے چلا آیا اور کچھہ تعمیل حکم نکی وقت مراجعت دہلی جنرل صاحب
نے مقام فیروز پور سے پھر بتاکید تمام لکھا جب اوسپر بھی کچھہ عمل نہوا تو
رپورٹ سرکشی گورنمنٹ کو ارسال کی اوسپر بعد فتح درجن سال و مسندنشینی
مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب والی بھرت پور انگریزی فوج محکوم لارڈ
کمبرمیر صاحب کا الور کیطرف کوچ ہوا ہنوز حد راج مین نہ پہونچی تھی
کہ الور مین زلزلہ پڑگیا جب کچھہ چارہ نہوا مجبور راجہ بلونت سنگہ صاحب کو
رہا کرکے باساز وسامان جنرل صاحب کے پاس بھیجا موضع ککرابیڈہم علاقہ
راج بھرت پور مین پہنچکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے جنرل صاحب سے ملاقات
کی نواب احمد بخش خان ساعی تہے کہ بموجب خلعتون کے نصف ملک راجہ بلونت سنگہ
صاحب کو تقسیم ہوجاوے اور طرفداران مہاراو راجہ بنی سنگہ صاحب نے بشہادت
دہرم شاستر اور رجپوتانہ کے اکثر ریاستون کے عذر کیا کہ طوائف زادہ و کنیزک زاد
اولاد اپنی باپ کی جگہہ مسندنشین ہوئی یا اوسکی ریاست متروکہ مین حصہ پانے کی
مستحق نہین ہوتی البتہ اوسکی معاش جسقدر گذارہ کے واسطے کافی ہو مقرر کردیجاتی ہے

कम्बरमेर

ककराबेडम

بعد بحث و تکرار کے آخر کار یہہ قرار پایا کہ ملک جمعی چار لاکہہ روپیہ جو سرکار
انگریزی سے مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب مرحوم کو مرحمت ہوا تہا
راجہ بلونت سنگہ صاحب کو دیا جاوے اور باقیماندہ راج تصفیہ مہاراؤ
راجہ بنی سنگہ صاحب رہے اسمین ہی یہہ دقت ہوئی کہ پرگنہ کشنگڈہ
جسمین بہت مضبوط قلعہ ہے مہاراؤ راجہ بنی سنگہ صاحب نے دینا
منظور نکیا اور پرگنہ کٹہومر تجارہ سے جہان راجہ بلونت سنگہ صاحب کو
رہنا منظور تہا بہت دور ہے اس سبب سے اوسکو اونہون نے لینا
نچاہا اسواسطے بالعوض پرگنات کشنگڈہ و کٹہومر کے دو لاکہہ روپیہ
سالانہ نقد مقرر ہوکر دیگر پرگنات بذریعہ اقرارنامہ مہاراؤ راجہ بنی سنگہ
صاحب مندرجہ ذیل راجہ بلونت سنگہ صاحب کو دیئے گئے اور یہہ قرار پایا
کہ راجہ بلونت سنگہ صاحب اور اونکی اولاد صلبی مالک ریاست تجارہ کے
اگر وے یا اونکے وارثون مین سے کوئی لاولد رہے تو متبنی نہ لینے پاوے
ریاست پہر الور مین شامل ہوجاوے ٭

اقرارنامہ مقبول مہاراؤ راجہ سوائی بنی سنگہ صاحب والی راج الور

از انجا کہ چند پرگنات تجارہ ٹپوکرہ ورتاسے و منڈاور وغیرہ سرکار
انگریزی سے معرفت جناب لارڈ لیک صاحب کے راؤ راجہ بختاور سنگہ
صاحب مرحوم کو عطا ہوئے تہے مین حسب الارشاد سرکار انگریزی بقدر
مساوی پرگنات مذکور نصف نقد اور باقیماندہ ملک برادر عزیز راجہ
بلونت سنگہ اور اوسکے وارثون کو دوام کیواسطے دیتا ہون راجہ موصوف

ملک مقبوضہ اور مواجب نقد کا مالک ذی اختیار رہیگا اگر وہ یا اوس کی اولاد مین سے کوئی لاولد مرجاوے اور وارث صلبی کوئی نرہے تو ملک مذکور ریاست الور مین پہر شامل ہوجاویگا اگر راجہ موصوف یا اوسکی اولاد مین سے کوئی اپنے گہر کی اولاد کے سواے کوئی کسیکو متبنےٰ لے تو خلف متبنےٰ کو ملک اور مواجب نقد نہ ملیگا اور ملک جو راجہ موصوف کو دیا جاوے یگا اور سرحد ممالک سرکار انگریزی سے ملحق ہوگا اور روم سرکار انگریزی کی ظل حفاظت مین رہیگا اور میرے اور راجہ موصوف کے درمیان برادرانہ رابطہ رہیگا اور سرکار انگریزی واسطے ایفار وبجاآوری اس عہدنامہ کے میرے اور اوسکے درمیان کفیل رہیگی متی ماہ سدی ۶ سمت ۱۸۸۲ مطابق ۱۴- رجب سنہ ۱۲۴۱ ہجری و ۲۱- فروری سنہ ۱۸۲۶ع -

دستخط ومہر مہاراؤ راجہ صاحب   دستخط ومہر سی ٹی مٹکاف صاحب

نواب گورنر جنرل صاحب نے بہ اجلاس کونسل اس اقرارنامہ کو بتاریخ ۱۴- اپریل سنہ ۱۸۲۶ع تصدیق کیا ؛

راجہ بلونت سنگہ صاحب والی تجارہ

اسطرح مالک ملک ہوکر راجہ بلونت سنگہ صاحب نے شعبان سنہ ۱۲۴۱ ہجری سے محرم سنہ ۱۲۶۱ مطابق سنہ ۱۸۴۵ع تک عرصہ بیس سال تجارہ مین راج کیا راجہ صاحب بہت فیاض وسخی تھے بڑے بڑے رئیسون کی برابر

واد و دہش کرتے تہے فیاضی و سخاوت کے سبب سے سولہ ہزار روپیہ ہواے
کی قسطین جو بوجہ دو لاکھ روپیہ سالانہ کے اونسے ملتی تہین سالہاے
آیندہ کی فروخت کردیتے تہے اور اسپر بہی ملازمین ریاست کی تنخواہ
مدت تک چڑہی رہتی تہی تاہم کوئی تنگدست و نالان نہ تہا کیونکہ بخشش و
انعام وغیرہ انواع حیلون سے پرورش ہوتے تہے تنخواہ رقم بالائی
سمجہی جاتی تہی مگر اونکے مزاج مین ایک قسم کا مذہبی وہم تہا کہ بعد رفع حاجت
کے تین تین گہنٹون تک مٹی سے ہاتہ دہوتے تہے منون مٹی اور چند
تہان پارچہ کے ہر روزہ خرچ ہوتے تہے دن مین چند بار غسل کرتے جو
کوئی کسی نجس چیز کے قریب ہوکر گذرتا اوسکو غسل کراتے بلا غسل اپنے
حضور مین نہ آنے دیتے تہے کرنل سدرلیند صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ
بہ تقریب دورہ تجارہ مین آئے اور اونہون نے ہرچند چاہا کہ راجہ
صاحب سے محل مین ملاقات کرین مگر اونہون نے اس وہم سے کہ اگر
صاحب محل مین آوینگے تو محل ڈہلوانا پڑے گا محل مین ملاقات نہ کی۔
خورد و نوش مین کمال محتاط تہے صرف ایک دفعہ اور وہ بہی قلت سے
کہاتے تہے شب کو بیدار رہکر کاروبار ریاست کرتے تہے دن کو سوتے
تہے اونکے زمانہ مین تجارہ مین اکثر عمارتین خصوص قلعہ و حویلی و بنگلہ کہ
ایک پہاڑ پر تجارہ سے دو میل مشرق مین واقع ہے تعمیر ہوئین اور چند
باغات لگائے گئے ارادہ تہا کہ پہاڑ کے نیچے شہر آباد کرین مگر اوسکا ظہور
نہونے پایا اونکے انتقال سے قریب تین سال پیشتر ایک لڑکا پیدا ہوا تہا

مگر تیرہ ماہ کا ہوکر مرگیا اوس سے ایک سال بعد رانی صاحبہ کا انتقال ہوا
ان متواتر صدمون سے نہایت غمزدہ ہوکر گھبرا گئے بمشکل تمام ایک
سال بکڑا آخر راہی ملک بقا ہوئے ملک بدستور راج الور مین شامل ہوا
اور زیور جواہرات مال و اسباب اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواریان
اس کثرت سے گئین کہ الور کا توشہ خانہ بھر گیا اور کل کارخانجات مین
رونق آگئی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب نے بھی اس موقع پر کمال
دریا دلی کو کام فرمایا کہ ملازمین ریاست تجارہ کو جو جس شعبہ کا ملازم
تھا اوسکو اپنے راج کے اوسی شعبہ مین شامل کرکے بدستور نوکر رکھا
صرف چندکس درباری جو ذات خاص راجہ صاحب مرحوم سے تعلق رکھتے
تھے بہ ایصال تنخواہ مستعفی ہوکر رخصت ہو گئے ۔

انتظام مہاراؤ راجہ سوائی بنے سنگہ صاحب

مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا حال اور علیحدگی تجارہ تک کے واقعات
بیشتر لکھے گئے ہین بعد بمقیدی راجہ بلونت سنگہ صاحب کے مہاراؤ راجہ
بنے سنگہ صاحب بلا شراکت غیرے ریاست مین حکمران رہے مگر سرکار انگریزی
سے نارسائی رہی مجرمان اقدام ہلاکت نواب احمد بخش خان اگرچہ بہ عدم
ثبوت سزا سے جرم سے بری ہوئے مگر اونکی نسبت حکم تھا کہ راج مین
کسی معزز عہدہ پر مقرر نکئے جاوین بجاے تعمیل اس حکم کے مہاراؤ راجہ
صاحب نے اونکی عزت و توقیر بہت بڑہائی اور بڑے عہدون پر مامور

کیا اسواسطے صاحب رزیڈنٹ نے وقت ملاقات دیگر رئیسون کے مہاراجہ صاحب سے ملاقات نکی اور سنہ ۱۸۴۲ء مین نواب گورنر جنرل صاحب نے بہی وکیل الور کو اپنے حضور مین نہ آنے دیا سنہ ۱۸۴۳ء مین دریافت ہوا کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے راج جے پور سے خط وکتابت کرکے یہہ درخواست کی ہے کہ مثل ماتحت رئیسون کے اطاعت و زرکثیر نذر کرکے وہان سے خلعت ماتم پرسی حاصل کرین اس قسم کی خط وکتابت عہدنامہ کے خلاف تہی مگر زیادہ باز پرس کے لایق متصور نہو کر صرف ہدایت ہوئی کہ شرایط عہدنامہ سے ایسی خلاف ورزی نکیا کرین اور نواب احمد بخش خان کے نقصان کا تلافی نکرنیکی علت مین جرمانہ تجویز ہوا چند سو قعون پر راج الور سے ایسی ہی لاپروائی اور عدم تعمیل احکام گورنمنٹ ظہور مین آئی اور ہر مرتبہ راہ راست پرلانے کیواسطے توبیخ کشی وغیرہ سے چشم نمائی کی ضرورت ہوئی ؛

اوس زمانہ مین اہلکاران راج ازبس ضعیف تہے اور راج کا کارنمانہ زمیندارانہ طور پر تہا ملازمان اپنی اپنی فلاح کے خواہان تہے بہبودی کارخانہ جات و خزانہ راج کا کسیکو کچہہ خیال نتہا۔ رعایا وحشی صفت اور پیشہ ور غارتگر تہی اور کبہی اصلاح پذیر و مغلوب نہوتی تہی انمین تعداد و سرکشی مین سب سے زیادہ میوتہے مہاراؤ راجہ صاحب نے بمشکل تمام اونکو مغلوب کیا دیہات جلاکر اور مویشی چہین کر سزا سخت دی ؛

कोलावी
سمت ۱۸۵۱ مین بعد سرکوبی مفسدان موضع کولانی مین کہ میوان کا مقدم مسکن
रघुनाथगढ़
تہا قلعہ تعمیر کراکے اوسکا رگہناتہہ گڈہ نام رکہا اور اسیطرح سمت ۱۸۹۲ مین
बजरंगगढ़
قلعہ بجرنگ گڈہ تعمیر کرایا اور ہر دو قلعات مین فوج متعین کی اہلکاران
راج کی خیانت و بدچلنی کے حالات مہاراؤ راجہ صاحب بخوبی دیکہتے
تہے مگر براہ دوراندیشی کچہہ نہ کہتے تہے وقت مناسب کے منتظر تہے آخر
قابو پاکر ملّا چیلہ کا کہ تسلط و زبردستی سے راج مین۔ اوپر اللہ اور نیچے
मल्ला
ملّا۔ مشہور تہا اسطرح استیصال کیا کہ اوسکے مارے جانے کا راز کسیکو
ظاہر نہوا اور اکثر دخیل کارون کو ایسی حکمت عملی اور حسن تدبیر سے بیدخل
کیا کہ تہوڑے عرصہ مین کوئی خلش باقی نرہا تاہم بہتری کی شکل برآمد
जगन्नाथ
बैजनाथ
نہوئی خسارہ کا عالم بدستور رہا چنانچہ عہد دیوان جگناتہہ و بیجناتہہ
مین بعض اوقات کارخانہ جات مین فاقہ کی نوبت گذرتی تہی تب سمت ۱۹۰۳
आगा
مین بہ وساطت آغا صاحب خوشنویس شاگرد رشید میان میر پنجہ کش کے
منشی امو جان کو کہ کمشنری و رزیڈنٹی دہلی کا سررشتہ دار تہا طلب کرکے خلعت
دیوانی دیا اور مرزا اسفندیار بیگ کو کہ ریاست فیروزپور مین نواب
شمس الدین خان کا ملازم تہا نایب دیوان مقرر کیا اوس زمانہ مین
علاوہ دیگر کاربردازان کے ساہ دولیچند ساہوکار و فوطہ دار راج
ایسا غالب و حاوی تہا کہ ریاست و رعایا اوسکے پنجۂ مقروضی مین گرفتار
تہی راج مین آمدنی کی قلت اور خرچ کی کثرت تہی اس سبب سے فصل
بفصل اوس سے بہ تقرر سود گران قرض لیا جاتا تہا اور کل علاقہ راج

کا زمیندارہ بہی اوسکا مقروض تہا کہ سودی قرض لیکر راج کی جمع ادا کرتے تہے اور جو کچھہ پیداوار زراعت ہوتا اوسکو گماشتگان نوطہ دار بالا بالا اوٹہا لیجاتے بیچارے زمیندار خورد و نوش روزمرہ کیواسطے بہی اوسی کے محتاج و دست نگر رہتے تہے ✦

منشی امو جان پردیسی نوکری پیشہ آدمی تہا اور اہتمام کار ریاست کیواسطے بوجہہ زیرباری زر کثیر کی ضرورت تہی اوس نے چاہا کہ ساہ دولیچند سے کسیقدر روپیہ لیکر کچھہ مدت تک اجراء کار کرے اور اس عرصہ مین صورت اضافہ آمدنی و تخفیف مصارف پیدا کر کے آیندہ کا بندوبست کرے ✦

اس نیت سے وہ چند مرتبہ ساہ دولیچند کے مکان پر گیا مگر تقرر منشی امو جان سے کل قدیم اہلکاران کو اور اونکے اتفاق سے ساہ دولیچند کو بڑا حسد تہا چاہتے تہے کہ روپیہ بہم نہ پہونچنے کی وجہہ سے انتظام نکر سکے اور چندروز مین ذلیل ہو کر چلا جاوے ساہ دولیچند ملنے اوس سے ملاقات نکی اور ہر مرتبہ کہلا بہیجا کہ آرام مین ہین اخیر مین منشی امو جان نے طیش مین آکر جواب دیا کہ اب تمام عمر آرام کرو اور واپس آکر معرفت گنپت و رام بت ساہوکاران ریواڑی اجراء کار مصارف روزمرہ کیا اور سب سے ساہ دولیچند کا حساب کر کے جسقدر روپیہ اوس نے انواع ناجایز طریقون سے راج کے ذمہ قایم کر رکہا تہا اوس سے زیادہ اوسکے ذمہ برآمد کیا اور بضبطی نقد و زیور و مال و اسباب خزانہ

गनपति
रामपति

راج مین دخل کرایا چنانچہ سنہ ۱۲۷۵ھ مین مبلغ سات لاکھہ روپیہ بمصارف درج جمع خرچ راج ہوا ہے اور مہدران حال پرگنات مین اپنی طرف سے تحصیلدار مقرر کرکے حکم عام جاری کردیا کہ زمینداروں سے اول جمع سرکاری وصول کیجاوے گماشتگان ساہ دولیچند اپنے قرضہ کی بابت کسی سے تقاضا و تنگ طلبی نکرنے پاوین اگر کوئی اپنی خوشی سے ندی تو حسب قاعدہ عدالت مین دادخواہ ہون کہ ان تجویزون سے چند روز مین ساہ دولیچند کا سب کارخانہ درہم وبرہم ہوگیا اور راج کی زیرباری رفع ہوکر ہر شرشتہ وکارخانہ مین آسودگی پیدا ہوگی غرض چند سال تک منشی امو جان اور مرزا اسفندیار بیگ نے بالاتفاق بہت عمدگی واسلوبی سے راج کا کام کیا اور بتقرر محکمہ جات مال وعدالت وغیرہ واصلاح جملہ شرشتہ جات ہرطرح رونق وترقی دی منشی امو جان اگرچہ نہایت عقیل وذی علم وصاحب لیاقت تہا مگر اتنی بڑی ریاست کا مختار کلی ہوکر طمع کو ضبط مین نہ رکھہ سکا جب دیکہا کہ ریاست ہرطرح آسودہ وفارغ البال ہوگی ہے تغلب ورشوت ستانی وخیانت شروع کی مرزا اسفندیار بیگ علاوہ علم وعقل وبیدار مغزی کے جوہر دیانت بہی رکہتا تہا انتہا درجہ کا پرہیزگار ونخیر وپابند شریعت تہا منشی امو جان کے حرکات کو دیکہہ کر مانع آیا منشی امو جان نے کہا کہ مرزا صاحب آپ دم نقد تن تنہا ہین کچہہ عیال واطفال نہین رکہتے آپ کے مصارف کیواسطے تین سو روپیہ ماہوار کافی سے ہی زیادہ ہے آپ کی پرہیزگاری بجا ورا ستی

مین عیال دار ہون ہزار طرح کے اخراجات میرے ذمہ لگے ہوئے ہین
روزگار کا کچھ اعتبار نہین ہے اپنا اور اپنے اہل قبیلہ کی ضروریات
آیندہ کا فکر ہے صرف تنخواہ مصارف حال کیواسطے بہی کفایت نہین
کرتی ہے بے دیانت داری کیونکر ہو سکے مناسب ہے کہ آپ اپنے طریقہ
پر عمل کرین مجھکو اپنی کارروائی کرنے دیجئے ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار
ہوتا ہے کوئی کسیکا شریک نہین مرزا نے پہر فہمایش کی کہ ہم لوگ پردیسی
ہین رئیس نے اپنی قدردانی سے بلاکے اور اپنے قدیم پشتینی اہلکارون
سے واسطہ و تعلق ترک کرکے بڑے عزت و اعتبار سے ہمکو ریاست کا
کلی اختیار دیا ہے ہمکو لازم نہین ہے کہ بے ایمانی و بددیانتی کرکے رئیس
یا اوسکی رعایا کا نقصان کرین دشمن عیب جوئی مین لگے ہوئے ہین
کوئی بات مخفی نہین رہتی انجام کو راز کہولیگا ہمکو رئیس سے اور رئیس
کو دیسی اہلکارون سے خفت و ندامت ہوگی اور سزاے اعمال بد یہ ہے کہ
دنیا مین ذلت و بدنامی اوٹہاوینگے اور عاقبت مین گنہگار ہونگے
اپنے آقا کی حرام خوری کرنا خداوند تعالے کی نافرمانی ہے اور گذارہ
کی یہ صورت ہے کہ آدمی کی جو معاش ہوتی ہے اوسی مین دفع الوقتی
کرتا ہے جب آپ ڈیڑھ سو دو سو روپیہ کے منشی تھے تب کیونکر گذارہ ہوتا
تہا جو اب سات سو روپیہ مین نہین ہوتا اور فکر آیندہ کی جو ہے
سو ہر حال مین خداوند کریم رازق ہے جس نے ابتک عیش و آرام
و عزت و حرمت سے روٹی دی ہے وہی آیندہ کو بہی دیگا اگر ایک جگہ

بند ہوجاوے گی دوسری جگہہ بہم پہونچاویگا۔ مرزا نے اس طوالت سے وعظ کہا جب توراموجان کو ضبط نہ رہا برہم ہوکر بولا مرزا صاحب آپ اپنی ہوشیاری وکارگذاری کے زعم مین نہ آوین آپکا کام کسی طفل مکتب سے لونگا آپ میرے نایب ہین ہنیب نہین کہ جو اس تاکید سے نصیحت کرو آخرکار مرزا اسفندیار بیگ اپنی خیرخواہی سے پشیمان ہوکے اور ع تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است سمجہکر خاموش ہوگیا اور راموجان نے حسب قول اپنے مہاراوراجہ بینے سنگہ صاحب سے اجازت لیکر اپنے بہائی فضل اللہ خان کو کہ انہین ایام مین تحصیل علم ختم کرچکا تہا نیابت پر مقرر کیا اور مرزا کو مدرسہ کی خدمت دلواکر ریاست کے کام سے بیدخل کیا فضل اللہ خان بہی اگرچہ تند مزاج و مغرور اور انتہا درجہ کا طامع مگر ذہانت ومتانت مین برق تہا چند روز مین کام سے واقفیت پیدا کرکے کل کام اپنے ذمہ لے لیا اور صرف چار یا پانچ گہنٹہ ہر روزہ بیٹہ کر کل کاروبار کو باحسن الوجوہ انجام دینے لگا کہ راموجان کو بہی فرصت وبیفکری ہوگئی کہ سواے دربارداری مہاراؤ راجہ صاحب کے کام بہت کم کرتا تہا اور تیسرا بہائی انعام اللہ خان کہ وہ تینون مین سب سے زیادہ خوش اخلاق تہا بخشی گری یعنی سلہ لاری راج پر مقرر ہوا اگرچہ تینون لیاقت وہوشیاری مین ایک دوسرے سے فایق تہے مگر تینون ہی بدذیانت وشرابخوار وتماشہ بین وقمارباز وفریبی تہے الغرض ان لوگون نے باتفاق چند دیگر لیئق اشخاص دہلی مثل غلام علیخان مہتمم عدالت فوجداری

و مولوی سلیم الدین و میر مہدی علی و حکیم سلطان سنگھ و بہادر سنگھ و
گوبند سنگھ وغیرہ نے ریاست کا اچھا بندوبست کیا اور خود بھی بہت روپیہ
پیدا کرکے مالا مال ہوگئے مرزا صاحب بھی تسبیح و مصلے لیئے ایک گوشہ مین نماز
و وظیفہ پڑھتے اور لڑکون کو پڑھاتے رہے مگر بگلے کیطرح ظاہراً عبادت مین
مگر باطناً مچھلی کے شکار مین مصروف تھے ضبط و بردباری و سادگی و
کینہ وری کا اس شخص پر خاتمہ تھا کیا ممکن ہے کہ کوئی اوسکی تدبیر دن سے
آگاہ ہوا اور کیا مجال ہے کہ کوئی ظرافت یا دل لگی سے محظوظ کرسکے ہر ایک
سے کمال سنجیدگی و ثقاہت سے کلام کرتا جہان کسیطرف ذرہ تبسم ہوا جانا گیا
کہ مرزا صاحب اوسکے جانی دشمن ہین اور اوسی پر غضب نازل ہونیوالا
ہے اور ملنے کی یہہ کیفیت تھی کہ خواہ کوئی آدمی رات کو گیا ایسا نہوا کہ باریاب
نہوا تا بحدیکہ بیت الخلا مین ہوتے اوسوقت تک بھی کسیکو عرض کرنے کی
ممانعت نہ تھی ظاہر مین بجز عبادت و شغل مطالعہ و تعلیم علم کی کچھ مصروفیت
نہ تھی مگر مخفی انتظام راج کی سب تجویزین ہوتی تھین غرض کام سے علیحدہ
ہونیکے دس بارہ برس تک ایسے غیر متعلق رہے کہ کسیکو اونکی عداوت کا
گمان نہ رہا بلکہ خود اموجان وغیرہ بالکل غافل ہوگئے انجام کار ۱۸۵۱ع
مین اموجان کے آدرد گان مین سیتارام کھتری دہلی اور رام لال کالتھ
بہروڑ کوکہ دونون تحصیلدار تھے مخبر بناکے مہاراؤ راجہ صاحب کے حضور
مین نماضی کرائی چونکہ وقت تقرر اموجان کے مہاراؤ راجہ صاحب نے
یہہ بھی عہد کیا تھا کہ تا وقتیکہ تمہارے متوسلون مین سے کوئی شکایت نکریگا

سیتارام

غیر شخص دیسی یا پردیسی کی فریاد یا استغاثہ پر ہرگز التفات نکیا جاوےگا اب جو
اونکے ساتہہ مین سے دو شخصون نے خیانت کا مفصل حال بیان کیا تو تحقیقات
لازم آئی اور تحقیقات سے صرف تینون برادران کی نسبت بیس لاکہہ
روپیہ کا تغلب ثابت ہوا تینون بہائی مع جملہ متوسلون کے قید ہوے آخر کار
سات لاکہہ روپیہ مصادرہ دیکر رہائی پائی مرزا اسفندیار بیگ بجاے
اونکے دیوان مقرر ہوا دو برس اوس نے بلا شراکت غیرے کام کیا اوسکے
مزاج مین شک بہت تہا اپنے جامہ کا بہی اعتبار نہ تہا جس کام پر دو اہلکار
تہے چار مقرر کیئے دیہات کے حسابات علیحدہ منگانے کیواسطے پٹوارہ کا
محکمہ مقرر کیا خود تو سخت دیانت دار تہا یہہ چاہتا تہا کہ کوئی کوڑی نہ کہائے
زیادہ کاوش و بے اعتباری سے بہی کام خراب ہوتا ہے آخر اجراء کار مشکل
ہوا تو مہاراؤ راجہ صاحب نے کام کی تقسیم اسطرح کی کہ مرزا کو دیوان حضوری
یعنی افسر کل رکہا اور راموجان اور دیوان بالمکند سہیل وال کو نصف نصف
ملک کے سررشتہ مال کا اہتمام سپرد کر کے دیوان جنوبی و دیوان شمالی نامزد
کیا اسی اثنا مین ہمتن نامی ایک چابک سوار نے مہاراؤ راجہ صاحب کے
مزاج مین بہت دخل پایا اگرچہ عمارت و کوٹہیار وغیرہ چند کارخانون کا افسر
تہا مگر بہت بااختیار ہوگیا تہا اور ایصال مصادرہ و خرید مال و مویشی
وغیرہ کا کام بہی اوسکو سپرد تہا اس کام مین اوس نے خلایق پر بہت ظلم
و تشدد کیا مصادرہ نہایت سختی سے وصول کیا اور سوداگرون کو نصف
و تین چہارم قیمت دیکر مال تجارت چہین لیا ظلم کو دہ باعث ناموری

پٹوار

سہیل وال

ہمتن

سمجھتا تھا اور علانیہ کہتا تھا کہ کسی کے ساتھ نیکی کرونگا تو وہ مداح و شکرگذار
نہوگا اور بدی کرونگا تو شکایت اور رزاویلا سے مجھکو تمام ملکون مین مشہور
کریگا اوس زمانہ مین ممن سنے مرزا سے بڑی خصوصیت پیدا کرلی مگر مرزا اوس
سفلہ مزاج کو مثل حشرات الارض کے کہ موسم برسات مین پیدا ہوکر موجب
تکلیف ہوتے ہین اور شروع سرما مین خود بخود مرکر غائب ہوجاتے ہین
ہیچ سمجھتا تھا +

الغرض سنہ ۱۹۰۵ تک اسطرح ریاست کا کام چلتا رہا پچھلے پانچ سال مین مہاراجہ
راجہ جے سنگھ صاحب مرض فالج مین مبتلا ہوکر بہت تکلیف اوٹھاتی تھی
اس سے کاروبار ریاست کو ضبط و اختیار مین نہ رکھ سکے مرزا اور دیوان
بال مکند اپنی اپنی ذات واحد سے کام کرتے تھے اور راہو جان کے ساتھ
بڑا اگرچہ وہ ہوشیار دلیق و فریبی آدمیون کا تھا جماعت کرامات مشہور ہے
مہاراج راجہ صاحب کی بیماری کی حالت مین روز بروز اپنا اقتدار کو
زیادہ کرکے انجام مین مختار کل ہوگیا +

مہاراج راجہ جے سنگھ صاحب نے اپنے عہد مین ریاست داری کے جملہ
سامان بہم پہونچائے عالیشان عمارتین تعمیر کین مثلاً محل بود و باش جسکا
ہشت پہلو محل نگارخانہ چینی اور منزل سیتل نواس ارم تزئین اور مکان
اجلاس گویا بادشاہونکا دیوان خاص ہین اور موتی ڈونگری کا محل اور
باغ جنکے بلاحس کر زینت او فضا مین نظیر نہین رکھتے اور بند سیلی سیڑہ
الور سے دس میل پر تیار کرکے سمت ۱۹۰۶ مین نواح الور تک نہر نکالی کہ اسمین

نہرو دیگر بندات کی تیاری سے علاقہ الور کو کشمیر بنادیا اور نصب باغات و
تعمیر گہوگہس ال دروازہ وحضوری دروازہ واحاطہ گہوڑا پیرچہتری
مہاراجہ بختاور سنگہ صاحب لب ساگر او رفیلخانہ ورتہہ خانہ وجیلخانہ وغیرہ
سے سواد الور کی رونق بڑہائی - اگرچہ خود چندان تربیت یافتہ نہ تہے
مگر علوم وفنون کے بہت قدر دان تہے کتب خانہ مین سنسکرت وفارسی
وہندی کی عمدہ ونایاب کتابین جمع کین ازانجملہ ایک گلستان سعدی
آغا صاحب خوشنویس کی لکہی ہوئی پچاس ہزار روپیہ کی لاگت کی ہے اور
قاضی عصمت اللہ کا دستخطی قرآن شریف بہت بیش بہا ہے اور مردمان
اہل کمال اس مرتبہ کے بہم پہونچائے کہ کسی ریاست مین نہ تہے چنانچہ
پنڈت روپ ناراین دہرم شاستری وبید وپنڈت موتی رام وید تہی ہر
منترشاستری واوجہا نیلامبر وپنڈت لچہمین دت اسی اپنے علم مین یکتائے
روزگار تہے مولانا فضل حق خیرآبادی آفتاب ہند - ممن ومیانجان
چابک سوار - تان رس خان کلاونت - امرت سین وعنایت حسین ورحیم سین
ستار نواز - سکہدیو وصدیق پہلوان - جیوا کاریگر - سیتارام مستری -
میر باقر علی بیٹہ باز - میان میروآغا صاحب خوشنویس - شیخ ابراہیم شمشیر
ساز - عبداللہ کتہک کہ ہر ایک اپنے اپنے ہنر وفن مین وحید عصر ومنتخب
زمانہ تہا سرکار مین ملازم تہے - گہوڑے ہر نسل وقوم کے بہت عمدہ جمع
کیئے تہے اور ہر ایک کارخانہ وسررشتہ پر برابر نظر رکہکر سبکو یکسان ترقی
دی +

घूघस

रूपनारायण
धर्मशास्त्री
वैद
मोतीराम
गिरधीधर
मंत्रशास्त्री
ओम्कानीला
लक्ष्मीधर

कल्याण

قبل انتقال اونکو اپنی خیر خواہی بجانب سرکار ذوی الاقتدار انگریزی
ثابت کرنیکا موقع ملا ٭

سنہ ۵۷ء کے غدر مین جب بشدت تمام ہمار ہتے اپنی منتخب فوج مشتمل آٹھہ سو
پیادہ و چار سو سوار و چار ضرب توپ بہ افسری چمن سنگہ خلف راجہ پدم سنگہ
بہادر صاحبان انگریز محصور قلعہ آگرہ کی امداد و اعانت کیواسطے بہیجے ستھے
سواروں مین زیادہ تر خاص چوکی کے کل راجپوت تہے اور باقیماندہ مسلمان
تہے اثناء راستہ بمقام اچہنیرہ واقع سڑک درمیان بہرت پور و آگرہ باغیون
کے برگدیج و نصیر آباد نے اون پر حملہ کیا افسر فوج و کل مسلمان و توپخانہ
باغیون سے ساز کرکے علیحدہ ہوگئے اور راجپوتون کو جنمین زیادہ تر لادہ
کے تہے شکست فاش ہوئی پچین آدمی جنمین دس نامی سردار تہے مارے گئے
اونکے وارثون کو مابعد سرکار انگریزی سے خلعت ملے جسوقت اس خرابی
کی خبر الور مین پہونچی مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب قریب المرگ تہے حواس
سلب ہوچکے تہے اسواسطے اس غم آلودہ ماجرا کے سننے سے بیچ رہے قوت
ناطقہ جاچکی تہی اور صرف بذریعہ تحریر کے اپنے دلکا مطلب ظاہر کرتے تہے
چنانچہ اخیر مین اونہون نے یہہ حکم لکہا تہا کہ قلعہ سے لاکہہ روپیہ اور تر دا کر
فوج مین بہیجدو ٭

شروع غدر مین اونہون نے دیوان اموجان کو پرگنہ فیروزپور ضلع گوڑگانوہ
کے بندوبست کیواسطے بہیجا تہا مگر اموجان کی طمع اور میوات کی سرکشی اور
مہاراؤ راجہ صاحب کی بیماری کے پرضرر نتائج سے اوس علاقہ کا بندوبست

खास चोकी

पाछनेरा

लाखा

نہوسکا مگر نوگانوہ مین قلعہ تعمیر کراکے اپنے علاقہ کا بندوبست کردیا ⁂

مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب کی حیات کا نہایت ظالمانہ اور بدترین فعل یہ تہاکہ اونکی سخت بیماری کی حالت مین مرزا اسفندیار بیگ کی اشتعالک سے سیدا چیلہ وغیرہ چند اشخاص نے ممن چابک سوار وگنیش چیلہ ولدیو بھوی کی نسبت مہاراؤ راجہ صاحب کی ہلاکت کیواسطے جادو کرنیکا اتہام لگا کے تینون کو بیگناہ قتل کرادیا اور سیدانے چند مسلمانون کے منہہ مین سؤر کی ہڈیان دلواکر سخت اذیت پہونچائی چنانچہ سیدانے تو چندروز بعد ہی اپنے اعمال کی سزار واجب پائی کہ بمقام اجہنیرہ کمال بیرحمی کے ساتہہ مارا گیا اور اخیر مین مرزا صاحب نے بہی اپنا کیا پالیا ⁂

ساؤن بدی ۹ سمت ۱۹۱۴ مطابق اگست ۱۸۵۷ء مین مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب نے انتقال کیا باوجودیکہ اونکی بیالیس برس کے عہد مین رعایا پر بہت ظلم ہوا تہا تاہم راجپوت اونکے نام کو بڑی عزت وتوقیر سے یاد کرتے ہین اور جب کسی سبب سے اونکو بہت خوشی ہوتی ہے تب کہتے ہین کہ مہاراج بینے سنگہ کا زمانہ پہر آگیا ہے اونکے چلن وروییہ کی نسبت ۱۸۲۷ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اختیار وحکومت کے حریص شوکت وتجمل وتکلف کے شوقین بلا گوارا کرنے اپنے نقصان کے عدل گستری کے خواہشمند بعض اوقات انتہا درجہ کے فیاض اور کبہی کامل بخیل خوش مزاج مگر بعض اوقات سخت بیرحم فی الجملہ قدیم زمانہ کے ہندوستانی رئیسون مین عمدہ وپسندیدہ عوام تہے اونکے اچہے کام یاد ہین اور بد فراموش ہوگئے اب خلایق اونکو

नीनावा

मेदा
ममन
गनेश
बलदेव

صرف نیکی و دعاے خیر سے یاد کرتے ہین ۔

عہد حکومت مہاراو راجہ شیودان سنگہ صاحب

مہاراو راجہ شیودان سنگہ صاحب بمتی بہادون سدی ۱۴ سمت ۹ مہارانی شادو کور والی کے بطن سے پیدا ہوئے تہے تیرہ سال تک اپنے والد کے عہد شفقت مین پرورش پا کے اونکے انتقال پر بہتی ساون بدی نومین سمت ۱۹۱۴ مین مسند نشین ریاست ہوئے اگرچہ حسب دستور مروجہ نابالغ رئیس کے مسند نشین ہونے پر محکمہ ایجنسی مقرر ہوکر انتظام ریاست سرکار انگریزی کی طرف سے ہوتا ہے مگر یہہ عین غدر و فساد کا زمانہ تہا سرکار انگریزی باغیان نمکحرام کے مقابلہ مین مصروف جنگ و جدل تہی اور بعد فتح دہلی کے بہی تعاقب و سرکوبی باغیان مفرور اور اپنے ملک کے نظم و نسق کی ضروریات سے اسقدر فرصت نہوئی کہ غیر ریاست کے بندوبست کی فکر و تدبیر کرے علاوہ بران منشی اموجان و مرزا اسفندیار بیگ دیوانان ریاست نے مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم کی ضبط و نگرانی مین سالہا سال تک کاروبار ریاست کو باحسن الوجوہ انجام دیا تہا اون کی لیاقت و کارگذاری پر سبکو اعتبار تہا اور اونکے عیبون کا اوسوقت تک حکام انگریزی پر اظہار نہوا تہا اور بعد فتح دہلی اونہون نے اکثر اشخاص باغیان مفرور دہلی کو گرفتار و سزایاب کرا کے سرکار انگریزی مین بہی اپنی خیرخواہی ظاہر کردی تہی اسواسطے حکام انگریزی نے

کاروبار ریاست کا اونہین کے اہتمام سے انجام پانا مناسب سمجہا جیسا کہ پیشتر لکہا گیا ہے امو جان کا فریق زبردست اور مرزا اسفندیار بیگ پست ہوگئے تہے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب حسب عادت طفلی ناچ رنگ عیش وآرام مین مصروف ہوئے مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کے مرتے ہی شغل نوشتخواند اور نیک و بد صحبت کی قیدین یکلخت موقوف ہوگیئن چنانچہ مشہور ہے کہ مسند نشین ہوتے ہی اول اونہون نے اوستاد ٹہاکر پرشاد کی آمد رفت محل مین بند ہونیکا حکم دیا تہا کہ وہ پڑہنے کی بہت تاکید کیا کرتا تہا امو جان وغیرہ اول تو کام مین مصروف رہتے تہے دوسری اونکی باطنی خواہش یہی تہی کہ رئیس غافل و بیخبر رہے تو ہمکو روپیہ پیدا کرنیکا موقع ملیگا تیسرے اونہین کے عزیزواقارب رشتہ دار وسفارشی دہلی کے مسلمان اطفال و نوجوان جنکو بجز اوباشی کوچہ گردی وشرارت کے معاملات ریاست سے مطلق وقوف نہ تہا شب وروز صحبت مین رہتے اونکے اختلاط وموانست سے مہاراؤ راجہ صاحب کا مزاج کار ریاست سے ایسا متنفر اور بدصحبت کا ایسا خوگر ہوگیا تہا کہ امو جان وغیرہ کسی کام کی مشورت یا نیک نصیحت دینے کی غرض سے جاتے تو باریاب نہوتے چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ ضروری کام لیکر گئے اور دیر تک بیٹہکر بغیر ملے واپس آئے ‡

جب رات دن مسلمان اوباش لڑکون کی صحبت رہی تو ظاہر ہے الصحبۃ تاثیر آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے مہاراؤ راجہ صاحب کی بہی کل عادات

وہ حرکات مسلمانی ہوگئین مگر مسلمانی بھی اسلام کی خوبیون سے خالی اور
عیبون سے بھری کہ سب شراب و بھنگ پیتے تھے ناچ رنگ دیکھتے بلکہ سچ
تو یہہ ہے اونھون نے اکثر مسلمانون کو اپنی صحبت مین ملاکر اسلام سے
بھی کھویا مگر ہنود خصوص ٹھاکرون سے کمال نفرت تھی کہ اونکو اپنی رائے
مین دواب و مویشی کے برابر سمجھتے تھے کوئی نزدیک نہ آنے پاتا تھا۔
جب رئیس کی یہہ کیفیت ہوئی تو اسوجان وغیرہ نے اپنی حرص و طمع کے
دامن کو خوب فراخی دی اور مال کار نہ سوچکر ریاست کو لوٹنا شروع
کیا اسوجان نے مہارانی صاحبہ شاہپورہ والی کو تو مہاراؤ راجہ بنی سنگھ
صاحب کی حیات سے اپنی ہمشیرہ بنا رکھا تھا کہ اس سبب سے مہاراؤ راجہ
شیودان سنگھ صاحب اونکو ماموں کہتے تھے اندنون مین تحقیق ہوا گیا
کہ اونھون نے مسئلہ اسلام کے بموجب کہ ماموں زاد بہن سے نکاح جائز
ہے تینون بھائیون مین سے کسی کی لڑکی سے شادی کرنیکا ارادہ کیا
اسطرف مرزا اسفندیار بیگ اپنی قدیم خصومت و بیہودہ عادت سے گھات
مین لگے ہوئے تھے اونھون نے اس حال کو بخوبی تمام مشتہر کرکے راجپوتون
کو آمادہ فساد کیا اگرچہ یہہ معاملہ صحیح تھا مگر مرزا انکا حامی و مددگار نہوتا تو یقین
ہے کہ بخوف بازپرس سرکار انگریزی راجپوتون کو جرأت ارتکاب فساد
نہوتی مگر مرزا نے بعذر قوی مسلمان ہونے رئیس کے کسیطرح کی بازپرس
سرکار انگریزی سے نہونیکا اطمینان کردیا اور کل راجپوتان افسران رسالہ
جات و قلعداران و کپتان پلٹن کو شریک جمع کرلیا ان سب کا سرگروہ ٹھاکر

लखवीरसिंह

لکھدہیر سنگہ عرف لکھجی تہا یہہ شخص اگرچہ خاندان مین رئیس سے بہت قریب
تہا مگر مہاراؤ راجہ بنے سنگہ صاحب کے عہد مین اوسکی کچہہ قدر و منزلت
نہ تہی علاوہ جاگیر موضع بیجواڑ کے سو روپیہ کی تنخواہ مقرر کردی مگر مہمان
اور زود خرچ بہت تہا اس سبب سے اوسکا گذارہ نہوتا تہا اکثر تنگدست
رہتا تہا۔

बीनवाड़

اسی اثنار مین ایک اور سبب پیدا ہوا جسکے سبب سے فساد جلد تر وقوع
مین آیا مرزا اسفندیار بیگ کا ڈیرہ جب سے دیوان حضوری ہوا تہا
اکہے سنگہ کی حویلی مین تہا اور اموجان ایک علیحدہ مکان مین رہتا تہا
چونکہ اکہے سنگہ کی حویلی بہت وسیع مکان ہے اور اکثر دیوان راج کا
ڈیرہ اوسی مین رہتا تہا۔ اموجان اس زمانہ مین مختار کلی تہا اسواسطے
اوس نے مہاراؤ راجہ صاحب سے اوس مکان مین رہنے کی اجازت
لے لی اور مرزا سے مکان خالی کرنیکا تقاضا شدید کیا اس سے مرزا
نے فساد کے جلد تر وقوع مین آنے کی تحریک کی +

الغرض لکھدہیر سنگہ نے بجمعیت کثیر راجپوتون کے بوقت شب اموجان کے
مکان پر حملہ کیا محمد نصیر خلف فضل اللہ خان برادر اموجان و عارف علی
خدمتگار اموجان کو قتل کیا بدرالدین چوبدار مجروح ہوا اموجان و فضل اللہ
خان و انعام اللہ خان نے بہاگ کر جانین بچائین رات بہر ہنگامہ برپا
رہا صبح کیوقت تینون بہائی گرفتار ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے ٹہاکر
ریوت سنگہ لاوہ والہ کی معرفت مفسدون کو اس امر پر رضامند کیا کہ

रियनसिंह

کو جان کو مع برادران و متعلقان کے دہلی کو جانے دین چنانچہ اون کو
بہ تیرا دمیون کی حراست سے صحیح و سالم راج کی سرحد سے باہر کردیا گیا
اگست ۱۸۵۵ء مین یہہ واردات واقع ہوئی ٹہاکر لکہدہیر سنگہ نے فی الفور
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور کپتان نکسن صاحب پولٹیکل ایجنٹ راج بہرتپور
کو اطلاع دی کپتان نکسن صاحب فوراً الور کو روانہ ہوئے ٹہاکر لکہدہیر
سنگہ نے مع جمعیت کثیر راجپوتون کی سرحد راج پر آکر اون سے ملاقات
کی اور اپنی خیرخواہی بجانب سرکار انگریزی و ریاست خود ظاہر کی
الور پہونچکر صاحب نے رئیس کو دیکہا کہ نہایت سینہ زور و سرکش ہے
اور اپنے برادران سے انتقام نہ لیے جانے پر نہایت مغموم و رنجیدہ
ہے کپتان نکسن صاحب نے کمال ضبط و مستقل مزاجی سے کام کیا اور
بسروری ٹہاکر لکہدہیر سنگہ صاحب پنچایت سرداران انتظام کاروبار
کیواسطے مقرر کرکے تقرر ایجنسی کیواسطے صدر کو رپورٹ کی نومبر ۱۸۵۵
مین کپتان ایمپی صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے اوسوقت ریاست
کے ہر رشتہ مین ابتری و خرابی ہو رہی تہی اونہون نے کمال لیاقت
و استقلال و محنت سے کاروبار ریاست کا انتظام کیا اسمین اون کو
بڑی مشکلات پیش آئین اونمین مقدم تر رئیس کی مداخلت و مخالفت تہی
سنہ ۱۸۵۹ مین جب تک مہاراو راجہ صاحب کامل چودہ برس کے ہوئے
تہے اونہون نے بشمول اکثر بدمعاشون کی تجویز کی کہ محکمہ جات ایجنسی
پنچایت کو بہ زبردستی برخاست کردیا جاوے اور لکہدہیر سنگہ کو مار ڈالا جاوے

विक्रमदन

कुम्भी

اس غرض سے افسران فوج مین سے چند زبردست شخصون کو اپنے شامل کیا حسن اتفاق سے کپتان امبی صاحب نے بروقت خبر پاکر اس مجمع کے شرکار کو گرفتار کرلیا اور اس اجتماع مین دیوانان مخزیج دہلی کی سازش ثابت ہوئی اسواسطے اونکو بحصول منظوری حکام صبعہ دہلی وبنارس ومیرٹھہ مین تین علیحدہ مقامات پر رہنے کا حکم دیا کہ مدنکٹے امو جان میرٹھہ مین و فضل اللہ خان بنارس مین اور انعام اللہ خان دہلی مین رہے اور کچھہ عرصہ بعد مرزا اسفندیار بیگ کو فریب اور افترا پردازی کی ثبوت پر بہ تقرر پنشن تین سو روپیہ ماہوار اور سے نکالدیا کہ وہ چند سال زندہ رہکر بریلی مین مرگیا اوس کے مرنے کے بعد جب امو جان وغیرہ بنارس ومیرٹھہ سے دہلی مین آگئے تہے ایک روز فضل اللہ نے امو جان سے کہا کہ بہائی افسوس ہے اندہا مرگیا اوس سے بدلا نہ لے سکے اوس نے جواب دیا کہ شکر کرو جب وہ مرا ہے تب تمکو دہلی دیکہنا میسر آیا ہے ورنہ اوس بدمعاش کی تدبیرون نے اور چہوڑنیکے سوا سے وطن سے ہی نکالدیا تہا *

مہاراؤ راجہ بینے سنگہ صاحب کے وقت مین راج الور ہندوستان کی عمدہ ترین ریاستون مین سے سمجہا جاتا تہا اور دیوانان مخزوج کو لارڈ ایلنبرو صاحب کی پیشگاہ سے خوش انتظامی کی سند ملی تہی یا تو اونہون نے ریاست کے اصل حال کو چہپا کر سبز باغ دکہایا تہا یا جسوقت کپتان امبی صاحب نے کام شروع کیا ابتری وخرابی غایت درجہ بڑہ گئی تہی کہ اونکو سررشتہ مال وکل کارخانجات مین انتہا کی بدنظمی ولوٹ

एलनबरो

مقرر تہی چنانچہ اونہون نے اپنی ریورٹ مین لکہا ہے کہ تنخواہون کی چہٹیان تحصیلون پر ہوا کرتی تہین اور کل تنخواہین شش ماہی پر ملتی تہین۔ مثلا ایک پلٹن کو تنخواہ دینی ہوتی تو اوسکی کل زر تنخواہ کی چہٹی دو تین تحصیلون پر ہوجاتی پلٹن کا ایک گروہ چہٹی لیکر تحصیل کو جاتا تحصیلدار اوس روپیہ کو چند دیہات پر تبلا دیتا ہے یا ہیان پلٹن بطور خود دیہات سے روپیہ وصول کرلے کم وبیش کل تنخواہون کے دینے کا یہی طریقہ جاری تہا گاؤن مستقیم الحال ہوتا یا تحصیلدار اوس گاؤن سے ناراض ہوتا تو رعایا لٹ جاتی گرسنہ سپاہ کہ تنخواہ ملنے سے سخت وخونخوار ہوتی تہی زمیندارون کا برتن وکپڑا نہ چہوڑتی۔ اوربہ ذریعہ شخص چہٹی لیکر مدت تک تحصیل میں پڑا رہتا تاوقتیکہ عملہ کو رشوت دیکر رضامند کرتا روپیہ وصول نکرسکتا ریاست سے خارج ہوئے اوسوقت تک اس سررشتہ مین دیوانان کا کل اختیار تہا اور اونکے دوست ومتوسلون کے سواے کوئی کسی عہدہ پر نوکر نہوتا تہا سرکاری جمع کے سواے ہر گاؤن سے اونکے واسطے کسیقدر روپیہ بطور نذرانہ مقرر تہا اور رشتہ خام تحصیل سے بیکس رعایا پر ظلم وتعدی ہوتا تہا کہ انواع اذیت وتشدد سے صدہا گہر چہوڑکر چلے گئے اور روزبروز زیادہ زمین بنجر ہوتی گئی جمع سرکاری سے رعایا محتاج نہوئی اور نہ آبادی مین کمی آئی مگر دیوانان واہلکاران تحصیل کی طمع بے ایمانی سے کہ اپنے فایدہ کی نظر سے ہرایک دوسرے کے ظلم پر چشم پوشی کرتا تہا اور رعایا تباہ وبرباد ہوتی تہی ✽

کپتان ابیی صاحب نے ان خرابیون کو فی الفور موقوف کیا اور بامداد مسٹر طامس ہدرلی صاحب سہ سالہ سرسری بندوبست کیا وہ سال گذشتہ مین اوسط جمع [illegible] لکہہ [illegible] ہزار [illegible] ۱۸۵۹ کی [illegible] لکہہ [illegible] تہی [illegible] سالہ ایندہ کیواسطے حسب تفصیل ذیل اوسط [illegible] لکہہ [illegible]

سنہ ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ء	سنہ ۶۰ و ۱۸۶۱ء	سنہ ۶۱ و ۱۸۶۲ء
[illegible] لکہہ [illegible]	[illegible] لکہہ [illegible]	[illegible] لکہہ [illegible]

اس تشخیص کو رعایا نے بہت خوشی سے قبول کیا اکثر دیران دیہات از سرنو آباد ہوئے اور ہزارہا بیگہہ زمین مزروعہ ہوگئی جمع بآسانی تمام وصول ہوئی اور انقضاء میعاد پر بندوبست دہ سالہ کیواسطے رعایا نے اضافہ بخوشی منظور کیا اس بندوبست مین سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ سے سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ تک کی اوسط جمع [illegible] لکہہ [illegible] مقرر ہوئی تقرر ابیی سے پیشتر کے دہ سال سے اوسط درجہ قریب دو لاکہہ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا اور اس اضافہ سے دس برس مین قریب بیس لاکہہ روپیہ زیادہ ہوا یہہ جمع باوصف اضافہ کے بندوبست سابقہ کے مطالبہ کی نسبت رعایا کو بہت نرم معلوم ہوئی کیونکہ جو کچہہ اہلکار جبر و تعدی سے خود لیتے تہے وہ اس اضافہ کے مقابلہ مین بہت کم تہا رعایا ایسی آسودہ و خوشحال ہوگئی کہ سوا ے راج بہرتپور کے راجپوتانہ مین کسی ریاست کی نہ تہی مگر یہہ کپتان

ایبی صاحب کے انتظام کے عمدہ نتایج مین صرف ایک ہی اور جو اصلاحین اونکے زمانہ مین ہوئین اونکو مفصل لکھنے کیواسطے عرصہ کثیر چاہیئے -
محل کے بڑے صحن مین راج کے کل محکمہ جات کی کچہریون کیواسطے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا شہر کے بازار و گلی کوچون مین پختہ فرش بنوادیا احاطہ گھوڑا پہیر کے قریب آرام و آسایش خلایق کیواسطے بہت عمدہ تالاب معروف ایبی تال بنوایا کہ اوسمین سیلی سیڈھ کی نہر سے پانی بہرا رہتا ہے الور و بنجارہ کے درمیان سڑک تیار کرائی اور مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی کہ رئیس مہارایاٹن کی بان ہوئی بہت شان و شوکت سے کی کپتان نکسن صاحب نے پنچایت مقرر کی تہی اوس نے کام اچھی طرح نکیا اسواسطے کپتان ایبی صاحب نے اسکو موقوف کیا اور سنہ ۱۸۵۹ع کے بعد عرصہ تک بلا پنچایت اہتمام کار کیا سنہ ۱۸۶۱ع مین پانچ ٹہاکرون کی پنچایت مقرر ہوئی مگر بقول ایبی صاحب اونکی بد دیانتی اس غایت کو پہونچی کہ اون سے اچھا بندوبست ہونے کی امید مطلق نرہی اسواسطے ٹہاکر لکھدہیر سنگہ - ٹہاکر نند سنگہ - پنڈت روپ ناراین کی پنچایت جدید مقرر ہوئی اس پنچایت نے ۱۴ - ستمبر سنہ ۱۸۶۳ع تک کہ اوس تاریخ کو مہاراؤ راجہ صاحب کو اختیار ملا تہا بہت عمدگی سے کام کیا +
کپتان ایبی صاحب نے لکہا ہے کہ انتظام ریاست الور مین ٹہاکر لکھدہیر سنگہ و پنڈت روپ ناراین کے حسن خدمات و امداد و اعانت کا بیان کرنے کیواسطے کوئی لفظ کافی نہین - اور پنڈت روپ ناراین کی نسبت رپورٹ

۱۸۶۶ء مین کرنل ایڈن صاحب نے لکھا ہے کہ نہایت عمدہ تجربہ کار دیانت دار وہوشیار اہلکار رہے ریاست کے سب لوگ اوسکا بہت عزت و عتبار کرتے ہین ✦

البتہ مہاراؤ راجہ صاحب کی بدعادتون کی اصلاح کپتان امپی صاحب سے نہو سکی خود لکھتے ہین۔ کہ آمدرفت وہم نشینی روزمرہ وفہمایش وچشم نمائی ونرمی وسختی وغیرہ کل ذریعون سے تدبیر کی مگر کچھہ کارگر نہوئی۔ سکل زمانہ انتظام ایجنسی مین مہاراؤ راجہ صاحب کی تین خواہشین رہین۔

اوّل حصول اختیارات حکومت راج ✦

دوم دیوانان مخروج سکنار دہلی کو الور مین طلب کرنا ✦

سوم سزادہی ٹھاکران نروکہ ✦

چنانچہ اختیار ریاست حاصل ہوتے ہی اونہون نے لکھدہیر سنگہ کو بیجوار جانیکا حکم دیا اور موضع بانگرولی کہ حسب خواہش مہاراو راجہ بخشنگہ صاحب مرحوم ۱۸۵۰ء عہد انتظام ایجنسی مین دیگئی تہی ضبط کرلی جس طور سے بانگرولی دیگئی تہی اوسپر لحاظ کرکے گورنمنٹ نے اس ضبطی مین دست اندازی کرنے سے اعتراض کیا مگر رئیس کو ہدایت کی کہ سرکار انگریزی ٹھاکر کی حسن کارگذاری سے بہت خوش ہے اگر اسکے سواے اوس سے اور کچھہ زیادتی ہوگی تو سرکار بہت ناخوش ہوگی ✦

جیسا کہ لکھا گیا ہے بتاریخ ۱۴۔ ستمبر ۱۸۶۳ء سن بلوغ کو پہونچکر مہاراؤ راجہ صاحب نے اختیار ریاست حاصل کیا مگر محکمہ ایجنسی بدستور رہا ۱۸۶۴ء مین

बांगरोली

اوتھون سنے کلکتہ جاکر پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب مین اپنی ہوشیاری و ذہانت ثابت کی اگرچہ نواب صاحب کو اونکی نسبت نیک گمان نہ تھا مگر احتیاطاً آگاہ کیا کہ اگر الورمین کسیطرحکا فساد ہوگا تو اوسکے انسداد کیواسطے سرکار انگریزی سے کچھہ مدد ملیگی اس نصیحت کی ضرورت بہت جلد ظہور مین آئی کہ بتاریخ نہم جولائی ۱۸۶۴ سنہ میان جان چابک سوار جس سے مہاراو راجہ صاحب ناراض ہوگئے تہے بمقام راجگڈہ مارا گیا اگرچہ اس قتل کے ارتکاب کا اشتباہ قوی خود مہاراو راجہ صاحب کی نسبت تہا مگر شہادت ضابطہ سے اوسکا کچھہ ثبوت نہ پہونچا تاہم گورنمنٹ نے لکھا کہ جس طور سے آپکے آدمیون نے میان جان کے مارے جانیکا حال بیان کیا ہے اوس سے ہمارا اطمینان نہوا۔ اوس زمانہ مین کپتان ہملٹن صاحب پولیٹکل ایجنٹ راج تہے اونکی رپورٹون مین کچھہ اختلاف اور تحقیقات مقدمہ مین سستی پائی گئی گورنمنٹ نے مہاراو راجہ کو باعتبار عمر و عقلمندی کے لایق انتظام ریاست اور مستحق حصول اختیار کلی تصور کرکے ایجنسی برخاست کرلی اور کپتان ہملٹن صاحب کو پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ سے تبدیل کردیا ہمدران حال یہہ بہی لکھا کہ نواب گورنر جنرل صاحب کو کسیطرح یقین نہین ہوسکتا کہ مہاراو راجہ صاحب اپنی رعایا پر قابل اطمینان کے حکومت کرینگے مگر انتظام ریاست مین مداخلت کرنے کیواسطے یہہ وجہہ معقول نہین ہے۔ مہاراو راجہ صاحب نے اس سے یہہ نتیجہ نکالا کہ برخاستگی ایجنسی سے گورنمنٹ کا مقصود یہہ ہے کہ رئیس اپنی بدچلنی سے خود خراب ہوجاوے

हैमिलटन

اسواسطے اونہونے ثابت کرنا چاہا کہ مین ہر ایک رئیس ہندوستان کے برابر انتظام کرنے کی لیاقت رکہتا ہون اول سال مین اپنی کل لیاقت انصرام کار ریاست مین صرف کیا اور نہایت خوش وضعی سے کام انجام دیا مگر یہہ امر اونکی طبیعت و عادت کے خلاف تہا جلد چہوڑ دیا دیوانان مخروج کو کہ بنارس مین تہے اولسے خط وکتابت نرکہنے کی شرط پر دہلی مین رہنے کی اجازت ہوگی مہاراؤراجہ صاحب نے بفور واپسی اونکے کل انتظام ریاست اونکو سپرد کردیا اور قریب چار ہزار روپیہ کے تنخواہ مقرر کی کہ ماہ بماہ پہونچتی رہی رشوت ستانی پہر بدستور جاری ہوگیی اور کل اہلکار جنہون نے بزمانہ کپتان امپی صاحب خیرخواہی کی تہی موقوف ہوکر بجاے اونکے پردیسی مسلمان زیادہ تر دہلی کے نوکر ہوئے کوی شخص جسکو نوکری یا مقدمہ کی ضرورت ہوتی صرف دہلی جاتا اور زر قیمت ادا کرکے اپنی امید حاصل کرتا پہر وہی خرابی جو ابتدا از زمانہ مسندنشینی مین ہوی تہی پیدا ہوگیی یعنی بدمعاش لوگ جسقدر پیشتر تہے اوس سے زیادہ جمع ہوگئے اور خود دیوان جو باوجود بی ایمانی کے لیئق و ہوشیار تہے اور بصورت موجودگی الور بخوف جوابدہی حرکات ناشایستہ مین مانع ہوتے گورنمنٹ کی ممانعت کی وجہہ سے نہ آسکے اور مواخذہ و ذمہ وری سے بالکل بری رہے؛

اسی اثنار مین مہاراؤراجہ صاحب نے چند حرکات گستاخانہ کرکے مہاراجہ صاحب والی جیپور سے نااتفاقی پیدا کی اور اپنی ریاست کے ٹہاکرون سے انواع نزاع برپا کیئے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ اشنان پشکر کا حیلہ کرکے جیپور

کو چلا گیا ؛

سمت ۱۹۲۲ مطابق سنہ ۱۸۶۶ء مین مہاراو راجہ صاحب اپنی ننسال کو بمقام شاہپورہ
جاتے تہے اثنا راستہ بمقام موضع کانوتہ واقع پانچ کوس مشرق جیپور کرنل
ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و میجر بینن صاحب پولیٹکل جیپور
سے ملاقات ہوئی ہر دو صاحبان نے مہاراو راجہ صاحب کو فہمایش کی کہ
ٹہاکر لکہدہیر سنگہ آپکا چچا اور راج کا خیر خواہ ہے اوسکو اپنے ساتہہ لیجاؤ مہاراو
راجہ صاحب نے اونکی سفارش پر مطلق خیال نکر کے جواب دیا کہ مین نے
اوسکو نکالا نہین ہے وہ خود پشکر اشنان کا حیلہ کر کے چلا آیا ہے جسطرح
آیا ہے اوسیطرح چلا جاوے کوئی منع نہین کرتا مگر مین اپنے ساتہہ نلیجاؤنگا
اسپر ہر دو صاحبان کو بہت رنج ہوا اور مہاراجہ صاحب جےپور پیشتر سے
ناراض تہے ٹہاکر لکہدہیر سنگہ نے اپنی مصیبت زندگی کے رنج سے اور اس
امید سے کہ حکام انگریزی جو مجہسے واقف ہین مہربانی رکہتے ہین وے
اور میرے ہمقوم شریک رنج دور دہونگے علاقہ راج جےپور سے غارتگرون
کا گروہ بہم پہونچا کے راج الور پر حملہ کیا اور لعل پورہ کے قلعہ مین دخل
کیا قصبہ نراین پور کو لوٹا اس عرصہ مین پنڈت روپ نراین الور کیطرف
سے بمحنت و جانفشانی بندوبست کامل کیا بمقامات گہاٹہ باندرول نہ
کولا کا باس بخوبی مقابلہ ہوا لکہدہیر سنگہ کے ساتہہ کے بہت غارتگر مارے گئے
راج کی فوج خصوصاً باندرول کے گہاٹہ مین قرولی کے جادون راجپوتون
نے خوب داد شجاعت دی غارتگرون مین ستی داس میرٹہ بڑا بہادر تہا

काणोता
टूंडल
लालपुरा
नारायनपुर
...रोल
...लाकाबास
...सान
...ला

اوس نے بہی اچہے جوہر دکہائے مگر لکہدہیر سنگہ کو جو خیال تہاکہ ہیرے ساتہہ
راج الور کے دیگر ٹہاکر بہی بغاوت کرینگے محض خام وبیہودہ ثابت ہوا اونکی
کی ناراضگی اس درجہ کو نہ پہونچی تہی کہ علاقہ غیر مین جاکر وہان سے ریاست
پر حملہ کرین اسواسطے لکہدہیر سنگہ کی امید مبدل بہ مایوسی ہوئی اور شکست
کہاکر نکالا گیا اس عرصہ مین مہاراجہ راجہ صاحب شاہپورہ سے واپس آگئے
راج الور نے بابت اون نقصانون کے جو لکہدہیر سنگہ کے حملون سے ہوئے
بوجہہ پناہ دہی راج جیپور پر دعوی کیا اہالیان راج جیپور نے اوس
سے زیادہ اپنا نقصان قایم کرکے الور پر دعوی کردیا حکام کو راج جیپور
اور ٹہاکر لکہدہیر سنگہ کی رعایت تہی اسواسطے راج الور کے دعوی پر کچہہ
التفات نہوا اخیر مین کپتان روبرٹ صاحب نے کسیقدر توجہہ سی تحقیقات
شروع کی تہی کہ اس عرصہ مین ڈاکٹرون کی رپورٹ مشعر احتمال پیدا ہونے
وبا کے اجتماع مردمان اہلمقدمہ سے کراکر تحقیقات ملتوی کرائی گئی اور
گورنمنٹ کو رپورٹ ہوئی کہ واقعات کی اصلیت تحقیق نہین ہوتی ہے
ہرچند سرسیٹن کار صاحب سیکرٹری صیغہ ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ
۱۹ اگست ۱۸۶۵ء صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو لکہا کہ لکہدہیر سنگہ نے
علاقہ جیپور مین جمعیت بہرتی کرکے الور مین فساد کیا اوسکی تحقیقات کا ختم
ہوجانا قابل اطمینان نہین ہے تو اب گورنر جنرل صاحب کی سمجہہ مین
نہین آتا کہ شکایت طرفین کے واقعات کیونکر تحقیق نہین ہوسکتے ہین
مگر اس تحریر پر کچہہ عمل نہوا اور چند روز مین یہہ معاملہ رفت وگذشت

ہو گیا۔ خود لکہد ہیر سنگ کی بداعمالی سے گورنمنٹ آف انڈیا بہت ناخوش ہوئی مگر اوسکے سبب اشتعال طبع پر بہی لحاظ رکہا اور مہاراجہ صاحب کو ہدایت ہوئی کہ اوسکی پنشن اور موروثی جاگیر بدستور جاری رکہیں اور لکہد ہیر سنگ کو حکم ہوا کہ علاقہ راج الور و جے پور سے باہر جہان چاہے رہے چنانچہ ٹہاکر نے تو تحصیل ضلع اجمیر کی بود و باش اختیار کی مگر مہاراؤ راجہ صاحب نے اقرار تعمیل کرکے تہوڑے دنون بعد موضع بیجوا ڑکو بالکل مسمار کر دیا اور وہان کی زمین پر زراعت بالکل ہونے نہ دی ۔

ان معاملات کے درپیش رہنے سے نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب نے مہاراؤ راجہ صاحب کو مدت تک مسند نشینی و اختیار ریاست کا خلعت نہ دیا سنہ ۱۸۶۷ء مین جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکا چلن ورویہ اصلاح پذیر و درست ہو جانے کی رپورٹ کی تب دس ہزار روپیہ کا خلعت عنایت کیا ۔

سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸ء کی رپورٹ مین کرنل کیٹنگ صاحب نے لکہا کہ بسبب نہونے کسی پولٹیکل افسر کے اس ریاست کے حالات دریافت نہین ہوسکے ہین مہاراؤ راجہ صاحب وکیل کو یا مجہکو کسی حال سے مطلع نہین کرتے ہین اسواسطے الور مین کوئی افسر متعین ہونا چاہیے گورنمنٹ سے جواب آیا کہ ہمارے نزدیک وہان کوئی افسر مقرر ہونے کی ضرورت نہین ہے اس سال مہاراؤ راجہ صاحب نے منشی کانجیمل مہتمم شعبہ تعلیم کی سعی سے علاقہ راج کے کل قصبات اور بڑے دیہات مین مدرسہ جات مقرر کئے کہ سولہ ہزار روپیہ سالانہ خرچ

سے پانچہزار طالب علم تربیت پاتے تھے *

مئی ۱۸۶۹ء مین محکمہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی مقرر ہوکر بشمول بھرت پور ودھولپور وقرولی الور بھی اوس سے متعلق ہوا اور کپتان والٹر صاحب کے بحصول رخصت جانے پر کپتان جیمس بلیر صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے *

جेम्स ब्लेर

اس زمانہ مین راجہ نیمرانہ وراج الور کا دیرپا تنازعہ بکفالت سرکار انگریزی فیصل ہوا راجہ کے ذمہ تین ہزار روپیہ سالانہ خراج قرار پایا کہ معرفت سرکار انگریزی راج الور مین داخل ہوگا اور باہتمام کپتان ایبٹ صاحب نیمرانہ کے علاقہ کی حدبست اور دیہات دوراجہ مشترکہ راج جے پور والور کے باستصواب ہردوراج تقسیم ہوئے اس سال کی رپورٹ مین کرنل کیٹنگ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے پھر لکھا کہ الور مین جدا پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہونے کی ضرورت ہے مگر صدر سے پھر اوس پر کچھ التفات نہوا *

नीमराना

لیکن انتظام راج الور کا حال روز بروز خراب ہوتا گیا ساڑھے بیس لاکھ روپیہ جو وقت عطاء اختیار راج مہاراؤ راجہ صاحب کو سپرد کیا گیا تھا تمام وکمال خرچ ہوگیا اور فضول خرچی کی کارروائی کیواسطے سمت ۱۹۲۵ مین ملازمان سررشتہ جات انتظام راج کی تنخواہ نصف کیگئی اکثر موروثی جاگیرین اور مذہبی وخیراتی عطیات تعدادی اسّی ہزار روپیہ سالانہ ضبط ہوئے ان حرکات اور ایسے ہی دیگر ناعاقبت اندیش تجویز دان سے عوام الناس

رنجیدہ ہوگئے پنڈت روپ نارائن گرداور راج نوکری چھوڑکر چلے گئے
منشی رتنک لال مہتمم عدالت بجاے اونکے مقرر ہوئے اور عدالت پر عبدالرحیم
اور ڈپٹی کلکٹری پر شمشاد علی کہ بوجہ سفارش دیوانان دہلی کے کچھ استحقاق
ولیاقت نہ رکھتے تھے مقرر ہوئے ؞

مہارانی مہالی صاحبہ سے مہاراج کنوار پیدا ہوئے اس خوشی میں مہاراجہ
راجہ صاحب نے جشن شاہانہ کیا اور داد و دہش و دعوت عوام و رقص
و سرود و روشنی میں لاکھوں روپیہ خرچ کردیا اور ۱۸۷۰ء میں شہزادہ
ڈیوک آف ایڈمبرہ صاحب نے حسب درخواست مہاراؤ راجہ صاحب
رونق بخش الور ہوکر ریاست کو اعزاز و اقتیاز بخشا بعد سیر دیگ کے موضع
سالپور میں رہکر اول سیلی سیڑہ پر تشریف لے گئے وہاں کے تماشا اور
شکار شیر سے فراغ پاکر رونق افزا الور ہوئے اول روز تیل کی بو
سے متنفر ہوکر روشنی بند کرادی دوسرے روز موتی ڈونگری سے
تا محل اور بالاے قلعہ روشنی چراغان کی جو کیفیت ہوئی تحریر نہیں
ہوسکتی محل میں ہر طرح کی آرایش کیگئی اور سامان محفل و دعوت کا
کمال تکلف و تجمل سے مہیا کیا گیا پھر رات گئے شاہزادہ صاحب بہادر
محل میں رونق بخش ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب نے انواع و اقسام
کی نذریں پیش کیں از انجملہ تلوار عجیبہ ساخت شیخ ابراہیم شمشیر ساز تھی
جسکی گلکاری دو روپیہ اور جال کمر میں موج دریا کیطرح موتی سوار
تھے بعد تناول طعام رقص و سرود سے حظ اوٹھایا پھر تماشۂ آتشبازی کا

डयुक साफ़ एड़ंबरा

सालपुर

کیفیت غریبہ مشاہدہ فرماکر خیام فلک احترام کو مراجعت کی صباح کوچ ہوگیا بڑودہ سیوٗمین مقام کرکے شاہزادہ صاحب تشریف لیگئے مہاراوٗ راجہ صاحب بہادر واپس آکر جلسہ مین جسکا جملہ سامان مہیا تہا مصروف ہوئے اور اس گمان سے کہ اب ملکہ معظمہ کے صاحبزادہ سے دوستی ہوگئی ہے جو دل مین آویگا کرینگے کوئی مزاحم نہین ہوسکتا گمراہ ہوگئے ✦

فروری ۱۸۷۶ء مین مصارف بیجا سے خزانہ مین روپیہ کی قلت ہوکر فوج کی تنخواہ مدت دراز کی چڑہ گئی سب تکلیف پانے لگے اسپر رسالہ والون نے ایک روز متفق ہوکر تنخواہ کیواسطے عرض کیا مہاراوٗ راجہ صاحب نے اونکی سرکشی کا یقین کرکے منجملہ اٹہارہ رسالہ جات کے پندرہ رسالہ جات کو مع سواران خاص چوکی کے یکقلم موقوف کردیا اور بجاے اون کے ایک رسالہ بنام نہاد بوڈی گارڈ اور دوسرا بنام رجمنٹ زیادہ تر مسلمانون سے بہرتی کیئے ٹہاکر منگل سنگہ سردارگڈہی اور دیگر ٹہاکر جنکی جاگیرین ضبط ہوئی تہین پہلے ہی سے کشیدہ تہے بارگیرون کی معزولی کو لطیفۂ غیبی سمجہے اور باہم اتفاق سے یکدل ہوگئے یہہ حال دیکہکر لگھمنگی جواہر سنگہ ٹہاکر کیہڑلی سے تمام ٹہاکر کہ دغدغۂ ضبطی جاگیر سے اندیشہ مند اور مہاراوٗ راجہ صاحب سے کشیدہ تہے اون سے متفق ہوئے اور سب نے بلوہ آرائی پر کمر باندہی۔ رسالون کے بارگیر جو برخاست ہوئے کل راجپوت تہے جنکے بزرگون نے ریاست کے بنانے مین مدد دی تہی اونکی نوکری ویسے ہی موروثی تہی جیسے جاگیرداردن کی جاگیرین اور خود رئیس کی

खेड़ली

ریاست یہہ لوگ ریاست کے بڑے سرداروں کے بھائی و رشتہ دار تہے اس خیال سے کہ معافی کی ۱۰۱ جاگیرین تو پیشتر ہی ضبط ہو گئی ہین اور ہر ایک کو خوف ہے کہ خدا جانے کسوقت جاگیر ضبط ہو جاوے سب بخوشی تمام بالاتفاق آمادۂ فساد ہو گئے جیسا یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے سالہا سال سے راجپوتون کی تحقیر اور اونکے مذہب و رسمیات کی توہین مین کسی موقع پر درگذر نہ کی تہی تو اونکا مستعد فساد ہونا عجب نہ تہا بہ استماع اس حال کے کپتان جیمس بلیر صاحب پولیٹکل ایجنٹ راجپوتانہ مشرقی فوراً تشریف لائے اور بمقام راجگڈہ مہاراؤ راجہ صاحب سردارن کے درمیان صفائی کرانے مین جسقدر انسان کے اختیار مین ہوتا ہے کوشش کی مگر کچھہ کارگر نہوئی مہاراؤ راجہ صاحب اونکی فہمایش کو مطلق خیال مین نہ لائے مجبور کپتان جیمس بلیر صاحب واپس گئے الور سے جانے کے چند روز بعد مارچ سنہ ۱۸۷۰ع مین صاحب موصوف کا دہلی مین انتقال ہو گیا حالات ریاست الور کا فکر اونکے مرنے مین بہت معاون ہوا کہ اس مفسدہ کی بابت حالت بیماری مین بستر پر پڑے ہوئے بہت مفصل رپورٹ لکھوائی تہی بجائے اونکے کپتان کیڈل صاحب مقرر ہوئے اونکو گورنمنٹ آف انڈیا سے حکم ہوا کہ فریقین کے درمیان ثالثی کرین چنانچہ الور پہونچکر اونہون نے بہت کوشش کی کہ مہاراؤ راجہ صاحب اور ٹہاکرون کی صلح ہو جاوے مگر مطلق کارگر نہوئی ریاست زیر بار تہی خزانہ خالی تہا ہر شعبہ مین بدنظمی تہی اور متوسلین ریاست مین سے

जेम्स बिलेर

केडिल

بہت زبردست لوگ نصف سے زیادہ ریاست کے قابض آمادہ فساد تھے
مہاراجہ صاحب کے پاس کوئی مشیر و منتظم نہ تہا جسکے ذریعے سے لوگون کو ...
ہوتا اور جو اونکے رفیق شیخ عبدالرحیم و ابراہیم سوداگر و شمشاد علی بیگ
تھے وہ اپنے ہی تصرف بیجا کے خوف سے گہبرا گئے ابراہیم سوداگر تو مفرور
ہوگیا عبدالرحیم و شمشاد علی بیگ مستعفی ہوکر گئے مہاراؤ راجہ صاحب نے
کثرت مروت سے اونکو کل مواخذہ سے بری کرادیا ٹہاکرون نے معاملات
راج کو حسب مراد اپنے پاکر چاہا کہ مہاراؤ راجہ صاحب کو راج سے بیدخل
کرکے اونکے صاحبزادہ شیوپرتاب سنگہ کو مسند نشین کرادین مگر مشیت ایزدی
سے چارہ نہین چند روز نگذرے تھے کہ اونکا انتقال ہوگیا تہوڑے دنون
بعد مہارانی جہالی جی صاحبہ کا انتقال ہوگیا مہاراؤ راجہ صاحب ان
متواتر صدمات سے سخت مغموم ہوئے ادہر کپتان کیڈل صاحب کی رپورٹ
پر حکم تقرر ایجنسی آگیا انتظام راج کیواسطے پنچایت مقرر ہوئی صاحب
پولیٹکل ایجنٹ پریزیڈنٹ ہوئے اور مہاراؤ راجہ صاحب ایک ممبر ریزیڈنٹ
سے دوم نمبر پر اور باقی ممبر مندرجہ ذیل۔

ٹہاکر لکھدہیر سنگہ ٹہاکر ہردیو سنگہ ٹہاکر منگل سنگہ ٹہاکر مہتاب سنگہ

پنڈت روپ نراین - مقرر ہوئے +
اس تجویز مین مہاراؤ راجہ صاحب کی رضامندی و تعظیم و تکریم کا بدرجہ

ریاست [illegible] اونکے مصارف ذاتی کیواسطے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار
مقرر ہوا اور عملہ مفصلہ ذیل -

اسپان سواری	اسپان گاڑی	شتر	فیل	رتھ بہلی
۱۰۰	۲۶	۲۰	۴	۱۰

استعمال خاص کیواسطے مقرر ہوا اور یہہ بھی کہاگیا کہ جب ضرورت ہو ریاست
کے کل ہاتھی گھوڑون و اونٹون وغیرہ کا استعمال کرین مگر مہاراؤ راجہ
صاحب نے اس بند وبست کو کبھی منظور نکیا بدستور وہی فضول خرچی
جاری رکھی اونکی راے مین ریاست کی نصف آمدنی خاص اون کے
مصارف کیواسطے تھی جو زر نقد ماہوار مقرر ہوا اوسمین سے مسلمان ملازمان
سابق بوڈی گارڈ کو تنخواہ دیتے رہے کہ اس سے جلد زیر بار ہوگئے

बोडीगार्ड

صرف چار مرتبہ اجلاس مین شامل ہوے اور اخیر اجلاس مین ممبران پنچایت
کے ساتھہ بہت ناشایستگی سے پیش آئے بجاے اسکے کہ اصحاب پنچایت
کو اسلوبی انتظام مین مدد دیتے اونہون نے ہرطرح خلل پیدا کیا
مئی سنہ ۶۸ع مین اونکا طریقہ ایسا خطرناک ہوگیا کہ ضلع کے لوگون کو وقوع
فساد کا خوف پیدا ہوا جیلخانہ مین فساد ہوا اوسکے سرگروہ و بانی مبانی
مہاراؤ راجہ صاحب کے رفیقون مین سے ثابت ہوئے ایجنسی مین بتقریب
سالگرہ ملکہ معظمہ دربار ہوا اوسمین ٹھاکرون کا علانیہ ہتک کیا اونہون
نے یہانتک ارادہ کیا کہ راجگڈہ جاکر ٹھاکرون مین سے کسی کے لڑکیکو پسند

کرکے اپنے پاس تربیت دین اور بتعلیم اس غرض سے کہ ٹھاکرون مین باہم عداوت کرا دین - چند کمدرجہ ٹھاکرون کو جنہون نے سالگذشتہ کی مفسدہ مین اراضیات پر بطور خود قبضہ کرلیا تھا اور اسواسطے جہوٹی پڑین آمادہ فساد کرنے مین کوشش کی الغرض حالات ایسے پرخطر ہوئے کہ سرکار انگریزی کو جمعیت متعینہ ایجنسی جوڈہائی سوکس سے دسمبر گذشتہ مین صرف پچاس کہی گئی تہی بڑہانی پڑی اور مہاراؤ راجہ صاحب کو صاف وصریح ہدایت کرنیکا حکم آیا کہ اگر کوئی فساد پیدا ہوگا اسدہ بالوساطت یا بلا وساطت آپ کی جانب سے تحقیق ہوگا تو آپ کو کسی ایسی جگہہ بہیجا جاویگا کہ وہان سے آپ کاروبار ریاست مین کسی طرح کی مضر مداخلت نہ کرسکین گے۔

اوسی زمانہ مین ثابت ہوا کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور ٹھاکر لکھدہیر سنگہ کو مارنے کیواسطے سازش ہوئی ہے موتی ناظر کہ قوم کا مینا اور بدچلن تہا اور رئیس کے روبرو بہت رسوخ رکہتا تہا اسکا بانی مبانی ہے چنانچہ وہ اور چند دیگر مینہ گرفتار ہوئے اس گرفتاری سے مفسدان اور گورنمنٹ کی ہدایت سے مہاراؤ راجہ صاحب اپنی حماقت سے متنبہ ہوگئے اور اگرچہ اونہون نے بندوبست کو اوسوقت بہی قبول نکیا مگر شرارت چہوڑدی نومبر ۱۸۸۱ع مین جمعیت متعینہ ایجنسی پہ کم کرکے صرف پچاس آدمی رکہہ لئے گئے۔

تقرر پنچایت سے پیشتر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاگیر وغیرہ عطیات کی جانچ

جا تا اور راجہ صاحب نے ضبط کیا تہا تحقیقات کامل کی تہی اور مہر مقدمہ مین مہارا ؤ راجہ صاحب کی بے انصافی اور بد اخلاقی ثابت ہوئی بعض دیہات پر بہاٹ و چارن قابض تہے یہہ لوگ کل راجپوتانہ مین سب سے زیادہ معزز سمجہے جاتے ہین انہین سے اکثر عطیات سو سو برس کے تہے اور پٹہ جات تانبہ پتر پر کندہ تہے کہ کمال استقلال و اطمینان کیواسطے ایسے پٹہ جات دیئے جاتے ہین دیگر دیہات مہاراؤ راجہ پرتاب سنگ و بختاور سنگ صاحبان کے زمانہ مین بہادرانہ نمایان خدمتون کے عوض مین ملے تہے اور اسطرح ذریعہ معاش سے محروم کرنے کی سختی مین کسی کے ساتہہ کچہہ رعایت نہ کی گئی تہی حسب منظوری گورنمنٹ ضبطیان برخاست کرکے یہہ دیہات واپس دیئے گئے - بعد ازان موروثی عہدہ ہای فوج سے جو لوگ موقوف ہوئے تہے اونکی تحقیقات کی گئی یہہ بہی اکثر اوسی قوم مین سے تہے جنکے جاگیردار ہین اور خاندان رئیس سے بہ قرابتداری یا رشتہ داری تعلق تہی اگرچہ ان قدیم ملازمون کی بحالی کے باب مین اہالیان پنچایت اور عوام الناس متفق اللفظ تہے مگر اشخاص متعدد کے استحقاق کی نسبت رائے مین اختلاف تہا اور جہان ایک عہدہ کیواسطے چند اشخاص دعویدار تہے وہان یہہ تحقیق کرنا ضرور تہا کہ براہ انصاف کون مستحق ہے ؛

اسطرح عدل گستری اور رضاجوئی عوام الناس کرکے اور خلایق کے زبردست و دادخواہ گروہ کی مقدم شکایتین رفع کرکے صاحب پولیٹکل

ایجنٹ نے اون زیادیون پر توجہ کی جو ایام مفسدہ مین خود بخود پیدا ہوگئی تہین جہان کوئی خاندان ایسا تہا جسکی کئی پشتون سے عظمت چلی آتی تہی مگر کسی وقت مین تہی اور اب بجز اہل خاندان کوئی اوسکا سہیم نہ تہا نزاع و تشدد ہو رہا تہا ایسے مقامات پر جو لوگ بانی بدنظمی تہے سمجہتے تہے کہ ہم اسیطرح خود اختیار ہوجاوینگے اس نظر سے اونہون نے راج کی جمع دینا چہوڑ دیا تہا اوس جمع کو مع دیگر محاصل کے خود وصول کرتے تہے اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے الور مین آنے پر اونہون نے ٹہاکرون کی فہمایش اور صاحب کے حکم پر مطلق خیال نکیا جب تدبیرات رضاجوئی و حسن سعی انتہا کو پہونچ گئین اونکو ہوش مین لانا مشکل تہا چند لوگون کو سزاے قید و جرمانہ دیگئی اور سب اطاعت پذیر ہوگئے اسمین اہالیان کونسل نے بہت مدد دی *

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے پہونچتے ہی مہاراؤ راجہ صاحب کی بے حد فضول خرچی اور ریاست کی زیر باری کی اطلاع گورنمنٹ کو کردی تہی ستمبر ۱۸۶۳ء مین اختیار ریاست ملا تہا تب خزانہ مین ساڑہے بیس لاکہہ روپیہ تہا اور جب اکتوبر ۱۸۷۰ء مین بے اختیار کئے گئے خزانہ خالی تہا اور سولہ لاکہہ روپیہ کا قرضہ ہوگیا تہا اسطرح سات برس کی عرصہ مین بالکل بےفایدہ کامون بلکہ پرضرر کامون مین ساڑہے چہتیس لاکہہ روپیہ یعنی علاوہ آمدنی سالانہ ریاست کے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ خرچ ہوا اس قرضہ مین سے سات لاکہہ روپیہ ملازمون

ریاست کا تہا کہ تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے کمال مصیبت مین تھے اس
بیماری کے دفعیہ کیواسطے گورنمنٹ نے دس لاکھہ روپیہ بشرح سود
پانچ روپیہ فیصدی سالانہ قرض دیا اور اوسکی قسطین اول ۱۸۶۶ع
مین ایک لاکہہ کی اور سالہاے آیندہ مین تین لاکہہ روپیہ سالانہ کی
قرار پائین اس قرضہ کے ملنے سے اداے تنخواہ ملازمین کہ پندرہ ماہ
سے نہ ملی تہی اور اداے قرضہ سودی کثیر التعداد کی قابلیت حاصل ہوئی
اسطرح سب مشکلات رفع ہوگئین اور ہر سررشتہ ریاست کا انتظام اور
فضول و ناکارہ ملازمون کی برخاستگی شروع ہوئی مہاراو راجہ صاحب
نے زمانہ با اختیاری مین اپنے حظ نفس کے ہر صیغہ مین خرچ بہت
بڑہا دیا تہا - پہلوان شکارگاہ گنجفہ خانہ بھین قوال طوائف نقال
رقاص داخل تہے بہ اداے تنخواہ موقوف کئے گئے اور رئیس کو
ہدایت ہوئی کہ اونمین سے جسقدر مناسب سمجہین اپنے مشاہرہ معینہ
مین سے تنخواہ دیکر رکہین تنخواہ امتیازی یعنی درباری لوگون کی
جو ایام نابالغی مین تیرہ ہزار روپیہ ماہوار تہی بیالیس ہزار روپیہ
ماہوار ہوگئی عنقریب کل ہنود موقوف ہوگئے ہے اور دہلی کے
مسلمان دیوانان مخزوج کے دست و رشتہ دار نوکر ہوئے تہے
جو لوگ کسیقدر مستحق تہے رکہے گئے اور باقی ماندہ بہ اداے تنخواہ
برخاست کئے گئے ؛

۱۸۶۶ع مین کوئی بڑا معاملہ وقوع مین نہ آیا مگر سررشتہ جات ریاست

کی آراستگی و ترقی بدستور ہوتی رہی اور ایسی اصلاحین کی گئین کہ ہمیشہ مفید و کارآمد ہونگی مہاراو راجہ صاحب انتظام ریاست سے بدستور دست بردار رہے اجلاس پنچایت مین کبھی شریک نہوئے محکمہ پنچایت نے بہت اچھی طرح کام کیا ٹہاکر ہردیو سنگہ ممبر پنچایت کا کہ زبردست سردار اور خاندان رئیس مین قریب رشتہ دار تہا انتقال ہونے سے راج کا بڑا نقصان ہوا دیانت و صاف باطنی مین اوس نے خوب نام پیدا کیا تہا پنچایت مین بجاے اوسکے اوسکا بہائی ٹہاکر بلدیو سنگہ معزز ہوا ملک کے امن و امان مین کسیطرح خلل واقع نہوا دورہ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے کل رعایا کو خوش اور شکرگزار پایا کئی مرتبہ ٹہاکران و دیگر متوسلان ریاست نے تباہی سے بچانے کے عوض مین شکریہ ادا کیا اور ہمیشہ مستعدی سے تعمیل حکم کی ؛

سنہ ۱۸۸۳ و ۸۴ ع مین انتظام راج بدستور رہا عافیت و بہبودی رعایا جو کوشش کی گئی اوس سے عوام الناس بہت خوش ہوئے مالگذاری مین ساڑہے سات روپیہ فیصدی کا اضافہ بخوشی تمام منظور کیا ؛

مسٹر اولیوہر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورگانوہ کی شہادت تحریری سے دریافت ہوا کہ شمال شرقی پرگنات ریاست کے رہنے والے میو ویسے ہی خوش و فارغ البال ہین جیسے علاقہ انگریزی ضلع گورگانوہ کے اور اکثر میو جو زمانہ سابق مین زیادہ ستانی سے تنگ ہوکر اوس ضلع مین جاکے مسکن گزین ہوئے تہے اس تین برس کے عرصہ مین پہر اپنے وطن کو آگئے ؛

اس سال مین میجر کیڈل صاحب پولٹکل ایجنٹ بحصول رخصت بیس ماہ ولایت کو تشریف لیگئے اور بجاے اونکے کپتان پولٹ صاحب بطور قایمقام مقرر ہوئے اور بجاے کپتان پولٹ صاحب محکمہ بندوبست کا کام کپتان ایبٹ صاحب نے انجام دیا ؛

تحقیقات سرسری سے دریافت ہوا کہ شروع انتظام ریاست سے یکم اگست گذشتہ تک مہاراؤ راجہ صاحب نے ستانوے ہزار روپیہ قرض لیا اسمین سے ایک حصہ سوداگرونکا تہا اور حصہ ملازمین کارخانجات خانگی کا کہ اسطرح بشمول قرضہ سابقہ کل قرضہ تعدادی ایک لاکہہ چپس ہزار ہوگیا دوکاندار قرضخواہونکا تو خود قصور ہے کہ اونکو پیشتر اطلاع دیگئی ہتی کہ کوئی مہاراؤ راجہ صاحب کو قرض دیگا تو اوسکے ادا کرنیکی ریاست ذمہ ور نہوگی ؛

گورنمنٹ سے دس لاکہہ روپیہ قرض لیا گیا تہا اوسمین سے ساڑہے پانچ لاکہہ روپیہ ادا ہوکر بتاریخ ۳۱ - مارچ ۱۸۷۸ع مع سود کے لکہہ نصف باقی رہا اور یہہ قرار پایا کہ اسمین سے نصف مادہ آیندہ مین ادا ہوکر باقیماندہ تین ششماہی کی قسطون سے نومبر ۱۸۷۹ تک ادا کیا جاوے ؛

۱۴ - ستمبر ۱۸۷۴ کو دہلی سے الور تک ریل کے ذریعہ سے آمد رفت ہماری ہوئی مہاراؤ راجہ صاحب نے صاحبان انگریز دہلی کی بہت تکلف سے دعوت کی بتاریخ ۶ - دسمبر یہہ ریل کی شاخ باندیکوئی پر راجپوتانہ کے ریلوی انتظام مین شامل ہوئی ؛

۱۱- اکتوبر ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب کہ مدت سے بعارضہ دماغی مریض تہے اپنی اونتیسوین سالگرہ سے چند روز بعد بیکنٹہ باشی ہوئے اونکے انتقال پر کچہہ نزاع و فساد ہوا بسبب لاولد ہونیکے مسند نشین ہونیکے واسطے تحقیقات شروع ہوئی ؛

ضرور تہا کہ نیا رئیس حسب دستور راج نروکون کی بارہ کوٹڑی مین سے ہوا ور کوٹڑیون مین اتفاق نتہا کوئی تو ایک خاندان کے رواج پر عمل کرتا تہا اور کوئی دوسرے کی نظیر دیتا تہا کوئی قریب رشتہ کو ملحوظ رکہنا چاہتا تہا انجام مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ لکھدہیر سنگہ ٹہاکر بیجواڑا اور منگل سنگہ ٹہاکر تہانہ کی نسبت بارہ کوٹڑیون سے رائے لیجاوے چنانچہ ۲۲- نومبر ۱۸۷۴ء کو ایسا ہی کیا گیا زیادہ لوگون نے منگل سنگہ کے استحقاق کی تائید کی اسواسطے نواب گورنر جنرل صاحب نے منگل سنگہ کا راج الور مین مسند نشین ہونا منظور فرمایا ؛

बीजवाड

थाना

مہاراؤ راجہ سوائی منگل سنگہ صاحب بہادر

۱۴- دسمبر ۱۸۷۴ء کو مہاراؤ راجہ منگل صاحب مسند نشین ہوئے ۱۴- نومبر ۱۸۷۴ء کو پندرہوین سالگرہ تہی اہلکاران ریاست اور زیادہ تر جاگیر داروں نے اونکی مسند نشینی کو بخوشی تمام قبول کیا مگر ٹہاکر لکھدہیر سنگہ اور بارہ کوٹہری کے مددگارون اور بعض دیگر جاگیر دارون نے اطاعت نہ کی اور باوصف متواتر فہمایش کی نذر نہ دی تو ۲۵- فروری ۱۸۷۵ء کو اونکی جاگیرین انتظام

راج مین لیکر کسیقدر قرق کی گئین اور لکہمد سہر سنگہ کو حکم ہوا کہ اجمیر مین جاکر رہے دیگر سرکش ٹہاکر خلاف حکم اوسکے ساتہہ گئے گر وہان رہنا نہ پائے یہہ مخالف جاگیردار تعداد مین کل جاگیرداروں سے ساتوین حصہ کے تہے اور اونکی جاگیرین بہ اعتبار آمدنی کل جاگیرون کا چہٹا حصہ تہی ٹہاکر لکہمد سہر سنگہ نے سابق مین بڑی خدمتین کی تہین اس سے اسوقت اوسکی سزا دہی کمال افسوس کا باعث تہی ✚

مارچ سنہ ۶۹ء مین مہاراو راجہ صاحب حسب الارشاد نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دربار دہلی مین گئے نواب صاحب موصوف و نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب سے ملاقات کی اور مہاراجہ صاحبان پٹیالہ و نابہہ سے کہ اون کی ریاستون کی سرحدین الور سے ملحق ہین مراسم دوستانہ مستحکم ہوئے ✚

پٹیالہ
نابہہ

اخیر فروری مین پنڈت من پہول ستارہ ہند نے مہاراو راجہ صاحب کی اتالیقی پر سعزز ہو کے کام شروع کیا ✚

من پہول

بندوبست سابق مین اس نظر سے کہ مہاراو راجہ صاحب مرحوم کیطرف سے مخالفت و خلل اندازی کا احتمال تہا اور اصلاحون کی ضرورت تہی انتظام قوی اور متسلط ہونا چاہئے تہا پنچایت سرداران کی مدد کا لحاظ کیجاتی تہی اونکے انتقال پر کچہہ مخالفت اور ضرورت امداد پنچہ داران نہ رہی اس واسطے حسب ہدایت گورنمنٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی مداخلت و امداد کم کی گئی میجر کیڈل صاحب متواترہ کوشش و تندہی سے انتظام کامل کر گئے تہے اس سے امداد و مداخلت کی کچہہ ضرورت نہ رہی تہی ✚

زیادہ تر انقلاب عدالت کے کام مین ہوا کہ محکمہ پنچایت سماعت اپیل کے
کام سے سبکدوش ہوگیا اور عدالت اپیل علیحدہ مقرر ہوئی کہ فوجداری
دیوانی و مال کی اپیل سماعت کرتی ہے جن مقدمات مین بصیغہ دیوانی
ہزار روپیہ تک دعوی ہو یا بصیغہ فوجداری تین برس تک کی قید کی سزا
ہو اس عدالت کے احکام ناطق ہوتے ہین اور حد اختیار فوجداری سے
زیادہ سنگین مقدمات ابتدائی کی بھی تحقیقات ہوتی ہے سزاے سنگین کی
تجویز پنچایت سے ہوتی ہے اور اخیر منظوری پیشگاہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ
سے نقشہ جات ماہانہ کل محکمہ جات کے پنچایت مین آتے ہین اور وہان ہر ایک
محکمہ کے مثل ملاحظہ کیواسطے طلب ہو سکتی ہے ٭

پنچایت سے احکام خزانہ مصارف معینہ اور امداد شادی وغیرہ حسب
معمول کے جاری ہوتے ہین اون کے سواے جو ہوتے ہین صاحب
پولٹیکل ایجنٹ کی منظوری کیواسطے آتے ہین ۔ قاعدہ ترتیب بجٹ یعنی
برآورد آمدنی وخرچ ہے جو میجر کیڈل صاحب نے بڑی محنت سے جاری
کیا تہا بڑی قید ہوگئی ہے ہر روزہ کے مصارف ہر ایک مد مصارف میز
افزون ہوتے جاتے ہین اور ہر ایک مد کی فضول خرچی یا غلطی اور ضرورت
منظوری زاید از مقدار معینہ اور دیگر مد کی گنجایش بوجہہ کمی خرچ کا حال
ہر روزہ معلوم ہوتا رہتا ہے یہہ برآورد بہ تجویز پنچسرداران راج و بصلاح
صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر تیار ہوتی ہے اور بڑے عہدہ دارون
کی تقرری بھی صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی منظوری سے ہوتی ہے ٭

बजट

صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اگرچہ ہر ایک مستغیث کے حال پر متوجہ ہوتے ہین مگر اس نظر سے کہ محکمہ جات ریاست کی سیاست مین ضعف نہ آوے مستغیثون کو اپنے پاس جمع نہین ہونے دیتے مگر عرضیان دینے کی ممانعت بالکل نہین ہے ۔

سرکار انگریزی کے قرضہ کا اصل دس لاکھ روپیہ اپریل سنہ ۱۸۷۵ مین ادا ہوگیا باقیماندہ یک لکھ [illegible] بابت سود کے اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ مین ادا ہونا قرار پایا ۔

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے قرضہ کی تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی اوسکی تحقیقات سے کل قرضہ بتعداد یک لکھ [illegible] ثابت ہوا اوس مین علاوہ زر قیمت جایداد خاص سترہ کر رئیس کے [illegible] لاکھ [illegible] راج سے ادا کیا گیا ۔

بتاریخ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ مہاراؤ راجہ صاحب اجمیر کے میو کالج مین داخل ہوئے اور کالج مین سب سے اول اونہین کا داخلہ ہوا ہے اگر موجبات ہر جہ لحاظ کرکے دیکھا گیا تو سنہ ۱۸۷۶ مین اونہون نے اچھی ترقی کی اون کے داخل ہونے سے چند ہفتہ بعد نواب ویسرائے صاحب اجمیر مین رونق افروز ہوئے اونکی تشریف آوری کے سبب سے عرصہ تک اونکی طبیعت تحصیل علم پر متوجہ نہ رہی اسکے بعد صرف ایک مہینے پڑھنے لکھنے مین مصروفیت رہی تھی کہ حسب درخواست اونکے دہلی مین فوج کی قواعد دیکھنے کیواسطے جانے کی اجازت ہوگئی وہان سے آگرہ اکر

جناب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہوئے جناب
موصوف سے ملاقات و بازدید ہوئی شہزادہ صاحب سے زبان انگریزی
مین گفتگو کی اونکی شفقت و عنایات کے بہت مشکور ہوئے اور شہزادہ
صاحب بہی اون سے بہت خوش و محظوظ ہوئے ایک مہینے غیر حاضر رہکر
پہر کالج مین پہونچے طبیعت اونکی بمقابلہ کتابون کے سیر و شکار کیطرف زیادہ
مایل ہے ◆

مہاراؤ راجہ صاحب کی شادی مہاراجہ صاحب والی کشنگڈہ کی چہوٹی دختر
سے قرار پائی اور اخیر اپریل ۱۸۷۶ع مین بمقام الور رسم نسبت ادا ہوئی بیچر
سینٹ جان صاحب پرنسپل کالج نے مہاراؤ راجہ صاحب کے ساتہہ تعلیم و
نیز سیر و شکار مین بہت محنت کی ◆

ٹہاکران مخالف مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کا بلوہ فرو ہوگیا ستمبر ۱۸۷۵ع
مین ٹہاکر لکہدہیر سنگہ بمقام جیپور مر گیا اگرچہ معاملہ مسند نشینی مین وہ گمراہ
و سرکش ہوگیا تہا مگر قدیم وضع کا بہت اچہا راجپوت تہا اور اوقات غدر
پر سرکار انگریزی مین اوس نے اپنی بڑی خیر خواہی ثابت کی تہی اس
سبب سے کہ اوسکی اہل قبیلہ بہی اوسکے ساتہہ چلے گئے تہے اوسکی جاگیر
عرصہ تک راج کی قرقی مین رہی جسطرح دیگر مخالف ٹہاکرون کی جاگیرین
جو وقت مسند نشینی مہاراؤ راجہ صاحب کو نذر نہ دینے کی علت مین قرق
ہوئی تہین پیشگاہ گورنمنٹ سے منظوری مسند نشینی ہوجانے پر اونکے
وارثون کو واگذاشت ہوگئین لکہدہیر سنگہ کا کوئی قریب ترین خیر خواہ وارث

نہ تہا کہ اوسکو جاگیر واگذاشت کیجاتی ؛

دسمبر ۱۸۷۰ء مین میجر کینڈل صاحب نے بیس مہینے کی رخصت سے واپس
آکر میجر پولٹ صاحب سے پولیٹکل ایجنسی کا کام لیا اور میجر پولٹ صاحب
نے کپتان ایبٹ صاحب سے محکمہ بندوبست کا کام لیا بعد اختتام بندوبست
میجر پولٹ صاحب بذریعہ سارٹیفکیٹ بیماری رخصت حاصل کرکے ولایت
کو گئے جس زمانہ مین قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ رہے اونہون نے بہت عمدگی
سے کام انجام دیا دسمبر ۱۸۷۵ء مین ایک لکھ روپیہ مالگذاری بقایاے قرضہ
سرکار انگریزی تمام وکمال ادا ہوگیا ۱۸۷۶ء تک ساڑہے پانچ سال کے
انتظام ایجنسی مین کل قرضہ تعدادی لکھ روپیہ سالانہ ادا کیا گیا
باوجود ان مصارف کثیر کے مارچ ۱۸۷۶ء مین جب سابقہ روپیہ خرچ
ہوچکا تہا اور آمدنی جدید آئی نہ تہی خزانہ مین لکھ روپیہ
موجود تہا ؛

۱۸۷۶ء مین مہاراو راجہ صاحب کی تحصیل علم مین بہت خلل واقع ہوا
بعد تعطیل چہہ ہفتون کے کہ شیر کے شکار مین صرف ہوئے تہے شروع جون
مین کالج کو واپس گئے جولائی مین پنڈت من پہول ستارہ ہند اتالیق مہاراو
راجہ صاحب کا جس سے ناموافقت رہی تہی استعفا منظور ہوا اور اگست
مین کپتان مارٹلی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بجاے اوسکے مقرر
ہوئے باستثناء دس یوم تعطیل دسہرہ کے یکم دسمبر تک مہاراو راجہ
صاحب کالج مین رہے اس عرصہ مین اونہون نے نوشتخواند مین تو چندان

मारटली

محنت نکی مگر صاحبان انگریز و میم صاحبات کی صحبت مین تلفظ بکر بہت فایدہ حاصل کیا اور جسقدر علم کتابی مین کمی ہوئی اوسیقدر علم زبانی سے فایدہ اوٹھایا یکم دسمبر سے الور مین آئے اوسوقت سے جو کچھہ ہوا اوسکی کیفیت کپتان مارٹلی صاحب نے اپنی رپورٹ مین لکھی ہے ٭

رپورٹ کپتان مارٹلی صاحب محافظ مہاراؤ راجہ صاحب والی الور

بخدمت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل جیتانہ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۸۰ء

۱۸۸۰ء سنہ ۱۸۷۹ و میں مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کی تعلیم مین جو ترقی ہوئی ہے اوسکی بابت رپورٹ ارسال کرتا ہون ٭

جب مین بماہ اگست مہاراؤ راجہ صاحب کی محافظت و اوستادی کے عہدہ پر مقرر ہوا مہاراؤ راجہ صاحب میو کالج مین طالب العلم تھے ٭

یکم دسمبر کو بوجہہ انتقال دادی صاحبہ کے اونکو یکایک الور مین آنا پڑا اوسوقت سے ۲۰ دسمبر تک کہ اوس تاریخ کو جلسہ قیصری دہلی مین شریک ہونے کیواسطے گئے تھے الور مین رہے شروع جنوری مین دہلی سے واپس آنے پر اونکی شادی کی رسمین شروع ہوئین اور الور سے کشنگڈھ کو گئے اوس روز تک جاری رہین کشنگڈھ مین بتاریخ ۱۷ فروری مہاراجہ صاحب کی دختر دوم سے شادی ہوئی کشنگڈھ سے واپس آکر بتاریخ ۷ مارچ داخل الور ہوئے اوس سے دس روز بعد تک رسمیات مذہبی متعلقہ شادی جاری رہین کہ اسطرح یکم دسمبر سے اخیر مارچ تک موجبات ضروری سے نوشت وخواند مین بالکل ہرج رہا ٭

اب مہاراؤ راجہ صاحب ڈہائی تین گھنٹہ روزمرہ خاص میری نگرانی مین انگریزی اردو و فارسی پڑہتے ہین انگریزی بخوبی بول سکتے ہین اور پڑہ سکتے ہین البتہ ہجے کرنے اور لکہنے مین مشق کم ہے سو اسکا اونکو بہت فکر ہے اور بہت محنت کرتے ہین ❊

حساب سے بہی واقفیت ہے اور ہندوستان کی تاریخ و جغرافیہ بھی اچھی طرح یاد ہے اردو کو اچہی طرح پڑہا لکہا اور بول سکتے ہین اور کسیقدر فارسی بہی جانتے ہین ❊

پڑہنے کے بعد میرے ساتہہ عدالت کی کچہریون مین سے کسی مین جاتے ہین تاکہ اونکی کارروائی کے طریقہ سے واقفیت ہو اسمین بہت دل لگاتے ہین اور تین چار گھنٹہ تک مقدمات کو بہت توجہ سے سنتے ہین ❊

نوجوان مہاراؤ راجہ صاحب حفر زو طریقہ مین بہت خوش اخلاق ہین امر نصب کے کرنیکا فکر رکہتے ہین صلاح لینے مین پس و پیش نہین کرتے اور جو صلاح دیجاتی ہے اوسپر عمل کرتے ہین شکار کا شوق رکہتے ہین مگر اوس شوق کو تحصیل علم مین مخل انداز نہین ہونے دیتے امید ہے کہ چند مہینے مین اونکی تعلیم مین بہت ترقی ہوگی ❊

مارشلی صاحب کے تحت مین مدرسہ ٹھاکران کے مدرس جنسے مہاراؤ راجہ صاحب نے میو کالج مین داخل ہونے سے پیشتر پڑہا تہا پڑہاتے تہے ضروریات متواترہ ایسی پیش آتی رہین کہ سال تمام مین صرف ساڑہے پانچ ماہ پڑہنا ہوا ❊

ٹھاکران مخالف مسند نشینی کی جاگیرین ضبط ہوئی تہین اونکے گذارہ کیواسطے زر نقد علی قدر مراتب دیاگیا اور حسب منظوری مہاراؤ راجہ ہنا مادہو سنگ نامی خوش وضع لڑکا بجاے ٹہاکر لکہدہیر سنگ متوفی متبنیٰ ہو کر جاگیر موروثی پر قابض کیاگیا ✤

माधोसिंह

جسونت سنگ خلف کنیزک زاد مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کاکچہہ نزاع وتکرار کرتا رہا وہ چاہتاہے کہ ایک ثلث ریاست پر بلا شراکت غیرے خود اختیاری سے قابض ہوجاوے ✤

जसवंतसिंह

نومبر ۱۸۷۶ء مین دادی روپ کنور جیصاحبہ بیوہ مہاراؤ راجہ بنے سنگ صاحب مرحوم کہ نہایت عقیل تہین اور مدت دراز سے زنانہ سے متعلق کل کاروبار کا اہتمام اونہین کے اختیار سے ہوتا تہا بیکنٹھ باشی ہوئین اونکی جاگیر تعدادی بیس ہزار روپیہ سالانہ ریاست مین شامل ہوئی اور اسیقدر جایداد مہارانی صاحبہ جدید کو دیگئی کہ ایک کی ضبطی اور دوسرے کی علیحدگی سے آمدنی راج مین کچہہ کمی وبیشی عاید نہوئی ✤

रूपकंवर

اہالیان محکمہ پنچایت نے اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیا اونمین سے پنڈت روپ نراین اور ٹہاکر منگل سنگ گڈہی والہ کو سرکار انگریزی سے خطاب راے بہادر عطا ہوئے کہ اسکے وے ہرطرح مستحق تہے ✤

سرداران پنچایت مین ٹہاکر مہتاب سنگ کہورہ والہ کا انتقال ہوا وہ کل راج مین نہایت عزت یافتہ ٹہاکر تہا خوش چلنی وعالی حوصلگی سے ہر ایک پرخطر ودقیق موقع پر اوسکا اعتبار کیاجاتا تہا انتظام راج مین اوس نے بہت

खोरा

مددی تھی اس سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ اونکے بہت مشکور تھے عین جوانی
مین اونکا مرنا ملک الور کے بہت نقصان کا باعث ہوا ہے مہاراو راجہ صاحب
کی مسند نشینی پر اونکی جیب خرچ کیواسطے ایکہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا تھا
مگر چونکہ اونکے کل مصارف راج کے کسی نہ کسی مد مصارف مین سے ہوتے
تھے زر جیب خرچ ماہ بماہ فراہم ہوکر زر کثیر جمع ہوگیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے خزانہ راج سے علیحدہ خانگی خزانہ جمع ہونے کے پر ضرر نتایج کا خوف
کر کے مہاراو راجہ صاحب کو آگاہ کیا اونہون نے صاحب موصوف کی صلاح
کو بخوبی سمجھکر اور قبول کر کے فوراً حکم دیا کہ آیندہ کو جیب خرچ کی رقم خزانہ
سے نہ دیجاوے اسمین مہاراو راجہ صاحب کی کمال دانشوری ظاہر
ہوئی +

اور اس سے زیادہ عقلمندی اور دریادلی نیوتہ معاف کرنے سے ثابت
ہوئی مہاراو راجہ صاحب کی شادی مین تین لاکھہ روپیہ خرچ ہوا راج
مین قدیم دستور ہے کہ شادی کا خرچ بنام نہاد نیوتہ رعایا و ملازمین راج
سے وصول کیا جاتا ہے مگر مہاراو راجہ صاحب نے اپنے اس حق کو براہ
فیاضی وغربا پروری اپنے ہی خاص اراده سے چھوڑ دیا +

مثل اکثر ہندوستانی ریاستون کے الور مین بھی رئیس کی شادی پر نیوتہ
لیا جاتا ہے کل ملازمین تنخواہ دار ادنے و اعلے کے بلا استثنا تنخواہ دوناہ
وضع ہوجاتی ہے ایک سال کا حق قانونگویان و نمبرداران دیہات سے اور
پچاس روپیہ و پچہتر روپیہ فی گھوڑہ نوکری کرنیوالے جاگیرداروں سے

میجر اپبی صاحب نے مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ نابالغی مین دہ سالہ
بندوبست کیا تہا مہاراؤ راجہ صاحب نے بااختیار ہونے پر ادسمین مداخلت
نکی یہہ بڑی خیر ہوئی اس بندوبست کے اہتمام مین وے خود شریک تہے
اور اپنے دستخط سے پٹہ جات جاری کئے تہے اور اختیار ہوا اوس سے پیشتر
اقرار کرلیا تہا کہ بدعہدی نکرینگے اس قید سے ریاست کو فایدہ عظیم ہوا ہے
بلکہ جو دیہات کسی وجہہ سے بندوبست سے خارج رہگئے تہے اور پہر انتخاص
شل ہوتی ناظر کے ہاتہہ پڑے اونکا حال دیکہتے ہوئے یہہ شرط رعایا راج
کے حق مین ذریعہ نجات ہوئی - تاہم اگرچہ جمع مین اضافہ نہوا وقت معینہ سے
چار پانچ مہینے پیشتر کہ ہنوز زراعت کہڑی ہوتی تہی جمع وصول کرنیکا طریقہ
جاری ہوگیا تہا چنانچہ اسکا فوراً انسداد کیا گیا کہ پہر بدستور فصلین کے
اوقات معینہ پر قسطین وصول ہونے لگین زمینداروں نے اس تبدل کو
بوجہہ زیر باری سوداگران کے بمنزلہ معافی بیس پچیس روپیہ سمجہا *
مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے عملہ تحصیلات کی تنخواہ سے ۵ سالے سے ۵
اعالہ معہ کردی تہی اس تخفیف سے تنخواہ -

تحصیلدار	پیشکار	محرر
۵	۵	۵

ره گئی تھی مگر باوصف تخفیف لوگ عہدون کے شوق سے تقرر کے امیدوار
تھے اور دیوانان خروج دہلی اونکی فرزانگی سے زر کثیر پیدا کرتے تھے سب لوگ
علانیہ قبول کرتے تھے کہ اس تنخواہ سے گذر کرنا غیر ممکن ہے اور رشوت ستانی
وتغلب سے اوس سے زیادہ پیدا کرتے تھے اور رعایا سے نذر و نصرانہ لینے
کا دستور جاری تھا۔

اسکے دفعیہ کیواسطے نالایق و غیر معتبر عہدیدارون کو جو سال [illegible] مین مقرر ہوئے
تھے برخاست کیا گیا اور عملہ کی تنخواہ بقدر معقول اوسوقت سے مقرر کی گئی اور
کل اہلکارون کو ایک تحصیل سے دوسری مین بدلکر جس مقام پر اونکی بیجا
کارروائی نامعلوم تھی وہان اونکو اچھی طرح کام کرنیکا اور اعمال نامہ مین ورقہ
جدید لوٹنے کا موقع دیا گیا اگرچہ اوسوقت جو تنخواہ مقدار واجب سے کم
تھی اسپر جو کوئی اہلکار لیاقت سے استحقاق ثابت کرتا گیا اوسکا اضافہ ہوتا
رہا۔ تیرہ تحصیلون مین سے بارہ رکھی گئین یہہ بھی ریاست کی خوش نصیبی
تھی کہ مسٹر طامس ہرسلی صاحب عہدہ ڈپٹی کلکٹری پر مقرر ہوا بندوبست
سہ سالہ کرنے مین اوس نے اچھی صاحب کو بہت مدد دی تھی بعد ازان
منتظم کچہری و ڈپٹی کلکٹر مدراج بہت پورا رہا وہ تجربہ کار اور معتمد اہلکار ہے
اس بڑے عہدہ پر ایسے شخص کا ہونا نہایت غنیمت ہے بعض مقدمات قسم
دیوانی بھی ڈپٹی کلکٹری مین فیصل ہوتے ہین نومبر سنہ [illegible] مین طامس
ہرسلی صاحب مقرر ہوئے اوس سے پیشتر ایسے مقدمات کی بہت کثرت تھی
اگر کسیکا بہت مدت کا مشتبہ قرضہ ہوتا اور اوسکو عدالت دیوانی سے امید

حصول ڈگری نہوتی تو وہ محکمہ مال مین جاکر تعداد قرضہ اور مدعا علیہ یا اوسکی بہائی بہتیجہ پوتے پروتے کا نام بتلا دیتا بلا تحقیقات مقدمہ درج رجسٹر ہو جاتا اور سرکار مدعی ہوکر کل زر دعوی مدعی اور نقد چہارم اپنا حق مزید سے بران مدعا علیہ سے وصول کر لیتی اس سے بڑا ظلم ہوتا تہا چنانچہ موقوف کی گئی ؛

سیجر امبی صاحب کا کیا ہوا بند وبست دہ سالہ سنہ ۱۸۶۲ع کی فصل ربیع مین ختم ہوا جنوری سنہ مذکور مین کپتان پولٹ صاحب نے مہتمم بندوبست مقرر ہوگئے تا وقت ہو جانے پیمایش و پختہ بند وبست کے سرسری بندوبست کے واسطے تحقیقات شروع کی تو دریافت ہوا کہ اگرچہ بند وبست دہ سالہ کی جمع علی العموم کل ریاست مین نرم تہی مگر بعض دیہات کی جمع بمقابلہ دیگر دیہات کے سخت تہی اسواسطے بنظر فایدہ رعایا اور کاشتکارون کے لازم آیا کہ دیہات کی جمعبندی از سرنو کیجاوے اور اسطرح پر کہ مصارف بند وبست اور تعمیرات آبپاشی کیواسطے جمع مین اضافہ ہو ؛

ہر گانو کے حالات کی بخوبی تحقیقات ہوئی اس تحقیقات سے یک لکھہ [illegible] کا اضافہ اور [illegible] کی تخفیف مناسب متصور ہوئی اور بندوبست دہ سالہ کا مطالبہ کہ [illegible] لکہہ [illegible] تہا باضافہ یک لکہہ [illegible] تعداد [illegible] لکہہ [illegible] ہوگیا بمقابلہ ایزادی رقبہ مزروعہ و تعداد [illegible]لبہ و چاہات پختہ کے کہ زمانہ بند وبست دہ سالہ مین ہوئی ہے یہ اضافہ کم تہا ؛

وقت	تعداد رقبہ مزروعہ	تعداد قلبہ	تعداد چاہات
شروع بندوبست دہ سالہ	[illegible] ایکڑ	۲۹۱۶۱	۱۲۲۶۴
اختتام بندوبست دہ سالہ	[illegible] ایکڑ	۴۰۳۰۶	۱۳۳۳۷
اضافہ کل	دو لکھ [illegible] ایکڑ	۱۱۱۴۵	۱۰۷۳
اضافہ فیصدی	[illegible] ایکڑ	۳۸	۹

اس بندوبست مین زرمالگذاری خریف و ربیع کی قسطون سے برابر وصول لیا جاتا تہا مگر خریف کا پیداوار ربیع کی پیداوار سے زیادہ تہا اس سبب سے کاشتکارون کو ربیع کی جمع ادا کرنے مین دقت پیش آتی تہی بندوبست سالہ مین ہر فصل کی قسط بمقدار پیداوار اوسکی کم و بیش مقرر ہوئی - سنہ ۱۸۷۵ع کی قسط خریف نے لکہہ [illegible] کی تہی اور سنہ ۱۸۷۶ع کی خریف مین [illegible] لکہہ [illegible] باضافہ ڈیڑہ لاکہہ بلا دقت وصول جیسا ہوا اور ربیع کی فصل مین بیس ہزار روپیہ کی کمی ہوئی زرمالگذاری کا باوصف اضافہ بروقت اور بآسانی وصول ہوجانا تشخیص کی صحت اور اہالیان بندوبست کی لیاقت وخبرداری کی دلیل کافی ہے *

کپتان پولٹ صاحب نے پیمایش کا کام حتے الامکان پٹواریون سے لینا تجویز کرکے اونکو بڑی محنت سے پیمایش سکہائی ڈیڑہ سو آدمی کہ اونمین سے ۵۵ پٹواری دیہات - طالبعلم مدرسہ اور اور باقیماندہ پردیسی آدمی تہے

پیمایش مین مصروف ہوئے پٹواریون کی تعلیم کے سبب سے بہت دیر ہوگئی
مگر یہہ امر بہی کہ جہانتک ممکن ہو پردیسی کم نوکر رکہے جاوین ضروری تہا
اور ریاست مین ہمیشہ بحسب ضرورت مساح امین موجود رہنے کا فایدہ
اس توقف کے نقصان سے زیادہ ہے ؛

بند وبست سہ سالہ کی جمع ایسی نرم تہی کہ سنہ [illegible] مین منجملہ کل جمع
کے کہ مع ایک ایک روپیہ فیصدی مصارف تعلیم و دار الشفا کے [illegible] لکہہ
[illegible] لاکہہ تہی صرف [illegible] باقی رہا اور ثابت ہوا کہ جمع سخت
نہ تہی رعایا نے بخوشی و آسانی ادا کی ؛

شروع سنہ [illegible] مین اکثر پرگنات کی پیمایش شروع ہوئی تہی مارچ مہینے تمام
پیمایش پٹواریان کو کل تحصیلات مین جہان پیمایش شروع نہین ہوئی
تہی متعین کیا گیا اور بندوبست کیواسطے پرگنات حسب تفصیل تقسیم ہوئے

بہ تحت خاص کپتان پولٹ صاحب مہتمم بندوبست — بہ تحت ہیرالال سپرنٹنڈنٹ

رام گڈہ — لچھمن گڈہ — الور — بانسور — گوبندگڈہ — کہیرتہل — راجگڈہ — تہانہ غازی

بہ تحت رام گوپال سپرنٹنڈنٹ

کشنگڈہ — منڈاور — بہروڑ

ہرایک فریق معلم پٹواریان وپٹواریان کو جنکے کام کا امتحان ہوتا گیا اپنے
شامل کرتے گئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ کل ضلع کی پیمایش اپریل سنہ ۱۸۴۲ع مین
ختم ہوگئی کوئی گانو پیمایش سے باقی نرہا اور باوجود اس جلدی کے
کام بہت عمدہ ہوا — مسٹر ٹھارنٹن صاحب نے اپنے علاقہ مین اور صاحب
مہتمم بندوبست اور لالہ منی لال نے تحصیل گڈہہ و رام گڈہ مین اور
خاص [illegible]لی صاحب نے الور و بانسور مین انواع مقدمات کی سماعت
کی صاحب مہتمم بندوبست نے زیادہ تر مقدمات اپیل کی سماعت
کی اور کہین کہین ابتدائی بہی سنی اور یہہ دستور رہا کہ ہر پرگنہ مین
تاریخ مقرر کرکے اشتہار دیدیا جاتا کہ اس تاریخ تک عرایض دعوی
لاے جاوین بعد ازان تا وقت تکمیل مثل کوئی عرضی نہین لیجاتی اور
پہر بصورت ثبوت سبب معقول توقف کے مقدمہ محکمہ بالصدر مین سپرد
کردیا جاتا ہے

اس بندوبست مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست تین منصرم تہے
اول نجم الدین صدر منصرم تنخواہ دار سو روپیہ ماہوار
دوم ہیرالال -
سوم رام گوپال دونون بمشاہرہ دو دو سو روپیہ ماہوار ان تینون
اہلکارون نے ممالک مغربی و شمالی مین رہکر بڑا تجربہ حاصل کیا تہا
پیمایش کیواسطے ملک تین حصص مین منقسم تہا اور ستر جریبین جاری
تہین اور منصرم و نایب منصرم اور کل پر صدر منصرم نگرانی کرتے تہے

ایک پیمایش صاحب مہتمم بندوبست کے تحت مین تہی اور ایک ایک دونون
سپرنٹنڈنٹون کے تحت مین +
ان پیمایشون کے سوا سے لیٔق پٹواری اپنی اپنی تحصیلون کو بہیجے گئے تہے
کہ دیگر پٹواریون کو پیمایش سکہادین اور دیہات کی پیمایش کرادین -
مساحان حلقہ جات زیادہ ہوئے تب چہوٹی پیمایش کرنے والے بہی اونہین
مین شامل ہوگئے اور جانچ کرنے والے عملہ نگران عمال مین اضافہ ہوگیا +
وقت اختتام کام پیمایش مین کسان مندرجہ ذیل مصروف تہے -

پٹواریان علاقہ اور	طلباء مدرسہ جات اور	امین اضلاع انگریزی
۵۸ کس	۴۵ کس	۹۰ کس

باوجودیکہ ۱۲۰ کس سے زیادہ مساحون کو اور مین ہی پیمایش سکہائی گئی
تہی کل کام مین دو برس ہی صرف ہوئے اور نقشہ جات بہت صحت سے
مرتب ہوئے پیمایش کشتوار سے پیشتر حسب قاعدہ حدبست ہوئی تہی ہر
متنازعہ سرحد کا صحیح نقشہ مرتب کیا گیا سرحد مذکور پر نقشہ مین دو مقامات غیر
متنازعہ قایم کرکے دو خط مختلف رنگ کے بطور حد رقبہ متنازعہ ایک حسب خواہش
ایک فریق کے اور دوسرا حسب خواہش فریق ثانی قایم کرکے رقبہ متنازعہ
نقشہ پر علیحدہ کردیا جاتا تہا اور بعد فیصلہ کے سرحد منفصلہ کے بموجب
خط کہینچا جاتا اس قسم کے نقشہ جات ہمیشہ کارآمد ہونگے +
معاملات بسوہ داری وکاشتکاری مین صاحب مہتمم بندوبست وصاحب

नैनीताल

پولٹیکل ایجنٹ وچپرداران و دیگر اہلکاران قدیم ریاست کے باہم مشورت رہی اور صاحب مہتمم بندوبست نے نینی تال مین ہی جاکر اسباب مین بہت تحقیقات کی فیصلہ مقدمات مین کسیقدر عرصہ کے قبضہ کا حقیت کی دلیل قطعی سمجھنا واجب تہا مگر اوس عرصہ کو بجاے بارہ سال کے کسی معتبر واقعہ سے شروع ہونا مناسب متصور ہوا اسواسطے مدت تیرہ سال کہ جب کپتان امبی صاحب نے اول بندوبست کیا تہا مقرر ہوا دست مقدمات دعوی حقیت قرار دیکئی قبضہ مالکانہ کے ثبوت خاص قبضہ واقعی یا پٹہ جات ہر دو بندوبست مین نام کا درج ہونا یا ہمی بھرائی ور روپیہ فیصدی کا پانا سمجہی گئی مین بعض مقامات پر وصولیابی محصول ڈنکا یعنی لاگ شادی دلیل بسوہ داری متصور ہوئی اور بعض مقامات مین لوگون نے با وصف نہونے نام کے کاغذمین اپنا واقعی قبضہ ثابت کیا ❊

हौलदका

اگر کسی غیر منقسم گانو مین کسی شخص کا قبضہ حصہ وراثت سے کم جایا دیر تہا اور اوس نے بموجب شجرہ کرسی نامہ دیہہ کے تقسیم اراضی چاہے تو حتی الامکان اوسکو بقدر کمی اراضی شاملات سے معاوضہ دلایا گیا قبضہ مین عرض انصاف نہ کیا گیا ❊

حق کاشتکاری - جس کاشتکار نے امبی صاحب کے اول بندوبست سے صرف جمع وہی لگان ندی یعنی مثل مالکانہ کی اوسی قسم کہ زمین کی بابت اور بلا حصول پٹہ ہمیشہ اوسی زمین پر قابض رہا وہ مستحق کاشتکاری سمجہا گیا اگر وہ بذریعہ پٹہ قابض تہا یا مالکان کو اختیار کمی و بیشی لگان تہا یا اگر

وہ مالکان سے زیادہ جمع دیتا تہا یا مالک جب چاہتے اوسکو بیدخل کر دیتے تو علی العموم سمجہا گیا کہ وہ مستحق کاشت نہ تہا الا اگر اوس شخص کے قدیم مالک یا سابق جاگیردار یا معافیدار ہونے کی وجہہ سے یا اور کسی خاص صورت سے اوسکا حق کاشتکاری تسلیم کیا گیا تہا اور ہر ایک مزارع جو مستحق کاشت نہ تہا مگر دو پشت سے گانوین کوئی زمین کاشت کرتا تہا یا میجر ایبی صاحب کے اول بندوبست سے کاشت کرتا تہا اوسکے قبضہ کاشت مین زمین بقدر اکتفاء اوسکے گذارہ کے رکہی گئی مگر وقت تیاری مثل حقوق کے جسقدر رہتی اوس سے زیادہ نہ دی گئی ؛

اول درجہ کے کاشتکارون کے ذمہ لگان جو علاوہ جمع مصارف دیہی کیواسطے کافی تہی اوس سے زیادہ نہین لگائی مگر اورون کے ساتہہ کچہہ رعایت نہوئی ؛

تشخیص شرح لگان اور تحقیق نکاسی گانوکے واسطے تدبیرات مندرجہ رسالہ بندوبست مسٹر کولوہن صاحب پر عمل کیا گیا اور وہ بہت کار آمد ہوا + بجز ایک پرگنہ کے جسکی پیمایش اول ہوئی کسی دیگر پرگنہ مین قسم اراضی خسرہ مین نہین لکہی گئی مگر نقشہ دیہہ پر سرخ یا نیلی پنسل سے ہر ایک قسم کی زمین کے چک کاٹ دئے گئے پرتال کرنیوالا اہلکار نقشہ کے ذریعہ سے وقت پرتال و معاینہ موقع کے اقسام زمین چکون کا بخوبی امتحان کر سکتا تہا بعد ازان وہ ہر ایک گانو کی ہر قسم اراضی کا شرح لگان انواع طریقہ سے دریافت کرتا تہا ؛

کاشتکاران و مالکان سے علیحدہ علیحدہ استفسار حال کرتا مقدمات درمیانی
مالک و کاشتکار سے اکثر صحیح تصفیہ منکشف ہو جاتا اور اسکی تحقیق کرنے مین
کسی ذریعہ کو باقی نہ چھوڑا گیا بعض گانو کا ما بقا تھکہ ہوا اور اوسکے کاغذ
موجود پائے گئے ہین گانو لاحق السرحد جاگیرون سے جاگیرداران نے اپنے گانو
کی شرح جمع کا سب حال کہدیا ۔ بعض مقامات پر راج کے چیلون کی
تھوڑی تھوڑی معافی ہے اون سے شرح لگان دریافت کیگئی کرتے
اعلے درجہ کی لگان لیتے ہین اور کوئی وجہ اخفا نہین رکھتے اسکا ان
پرگنہ وسکتا قریب و جوار سے بندوبست گذشتہ کی شرح جمع پرگنہ دریافت کی گئی
بعض دیہات سے جنکی جمع سنگین تھی اور اس سبب سے اونہین جمع سے
زیادہ لگان نہ لیجاتی تھی اور نہ وجہ اخفا رکھتے تھے شرح لگان دریافت
ہوئی اور شرح باہہ جمع دیہہ سے کہ کل زمین پر تھی اکثر کمتر درجہ زمین
کی شرح کہ بقبضہ کیسان دیہہ تھی معلوم ہوئی ۔

شرح لگان مین بڑا اختلاف ہے شمال مین چاہی زمین پر پانچ روپیہ سے
دو روپیہ فی بیگہہ تک مختلف ہے اور جنوب مین نو روپیہ سے تین روپیہ
تک شمال مین بارانی تہر فی بیگہہ سے زیادہ نہین ہے اسکے قریب
چھتائی ہے اور اوس سے جنوب مین عمدہ بندی مین کل پیداوار
دیہی تھی کاشت اراضی و غیر مزروعہ و تالاب و میوہ درختان و درختان
وغیرہ پر حاوی ہوگیا ہے اگرچہ راج مین اراضی غیر مزروعہ بہت ہے مگر زمینداران
کے قبضہ مین کم ہے ایسے قطعات مین سے اکثر پہاڑون پر اور کشادہ ریگ

مین سرکاری رُوندہ و بنی و شکارگاہ ہین جنوب و مغرب کے اکثر پہاڑ
راج کے قبضہ مین ہین اونمین کسیکا مویشی چرنے کیواسطے جاوے تو بہی
محصول لیاجاتا ہے ناقابل زراعت مین زیادہ تر پہاڑی زمین ہے
کہ ڈیڑہ آنہ بیگہہ تک کی ہوسکتی ہے یا جہان گانو کی حالت کو دیکہکر
مناسب ہوا اوسکو جمعبندی سے بالکل خارج کیاگیا اس بندوست مین
جن پرگنات کی تشخیص سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء تک ہوچکی تہی بمقابلہ جمع سابقہ کے جمع جدید
حسب تفصیل مقرر ہوئی +

اس جمعبندی پر جو اعتراض ہوئے اونکی تحقیقات اوسوقت تک نہوئی تہی اس واسطے قرار پایا کہ سال روان مین تخفیف مجوزہ کا صرف بطور التوا مطالبہ نکیا جاوے اور اضافہ مین سے صرف نصف لیا جاوے چنانچہ [illegible] سالانہ زر تخفیف مجوزہ منجملہ [illegible] سالانہ نصف اضافہ کے مجرا ہوکر [illegible] لیے گئے ❊

اسیطرح تہانہ غازی و بہروڑ و بانسور باقیماندہ تین پرگنات مین کمی بیشی کی ضرورت اور بندوبست دہ سالہ اول سال مین [illegible] فیصدی اور اخیر سال مین [illegible] فیصدی اضافہ کی امید تہی ❊

ایک سوال ہہ ہے کہ بسبب رواج [illegible] مالگذاری مروجہ راجپوتانہ کے بمقابلہ رقم پختہ بمیعاد سالہاے کی جسکا ادا کرنا آفات ارضی و سماوی سے زمینداران دیہات کے اختیار سے اکثر باہر ہوجاتا ہے کیا رعیت وار بندوبست بہتر نہوتا اسکی یہہ صورت ہے کہ بندوبست ابہی صاحب سے پیشتر تعین مالگذاری سالانہ کیواسطے چار طریقے جاری تہے ۔

اول کنکوت .... یعنی فصل موجودہ کہیت کا تخمیناً اندازہ کرنا ❊

دوسرے بٹائی .... پیداوار تیار شدہ کو بروے وزن حسب حصص معینہ تقسیم کرلینا ❊

تیسرے چکوتہ .... گانوکے ذمہ ایک مجمل رقم جسکی تفریق و باچھہ بذمہ زمینداران ہوتی تہی مقرر کردینا اور یہہ عمل اکثر چند فصل اور چند سال کیواسطے ہوتا تہا ❊

चौघेडी

چوتہے بگھوڑی ۔۔۔۔۔۔۔ حسب رواج پرگنہ کاشتکارون سے بلحاظ
قسم اجناس فی بیگہہ لگان لینا +
اکثر اوقات ایک ہی گانوںمین مختلف اسامیون سے بٹائی و چکوتہ و بگھوڑی
کے تینون عمل ہوتے تہے +

ठेका

پانچوین ٹہیکہ ۔۔۔۔۔۔۔ ایک یا چند سال کیواسطے زمینداران یا کسی غیر شخص
کو ٹہیکہ دینا ٹہیکہ دار کو اختیار ہوتا تہا کہ خواہ
حسب شرح مروجہ پرگنہ کے یا مندرجہ صدر طریقون
مین سے کسی طریقہ سے وصول کرتا چالیس برس
پیشتر سے یہہ طریقہ زیادہ رایج ہوگیا تہا غالبا
بہارا و رامپور [illegible] صاحب کے مسلمان مختارون
نے جاری کیا تہا اور امپور صاحب کے سند وبست
سے پیشتر عنقریب کل ریاست مین یہی عمل
جاری تہا +

اس سے ظاہر ہے کہ قدیم رواج بجاے تعداد معینہ کے [illegible] وار سے
زیادہ مطابق ہے مگر سررشتہ تعداد معینہ کا اجرا او سوقت سے ہوگیا تہا جبتک
حکام انگریزی کو ریاست کے کام مین کچہہ مداخلت نہ تہی صاحب پولیٹکل ایجنٹ
اول نے صرف اوسکو قبول کرکے ترقی دی اسواسطے جمعبندی دیہہ وار
کو چہوڑنے سے سررشتہ جدید جاری کرنے کا الزام عاید ہوتا +
یاد رکہنا چاہیے کہ رعیت وار جمعبندی کی ہندوستانی طریقہ مین چند

خرابیان ہین پس اب بہی اوسکے اجرا سے بہتری کی امید نہ تہی اوسکی ناکامیابی
کی دلیل ایک تو یہی ہے کہ سیرابی کی بابت جو لاگیانی سیراب شدہ کہیتون پر لگایا
گیا تو اوسمین انواع دقتین پیدا ہوئین سیرابی غیر معمولی ہے جس گانوین
بہ اعتبار سیرابی سالانہ رقبہ کثیر کی جمع زیادہ کیجاوے اوسمین سالہا سال
تک کسیقدر زمین بہی سیراب نہو اس لحاظ سے جو یہہ تجویز کی گئی کہ نقشہ کے
بموجب ہر سال رقبہ سیراب شدہ کی پیمایش ہوکر اوسپر شرح معینہ لاگیانی
لیاجاوے تو دیہات سیرابی کی کل زمیندارون نے التجا کی کہ باوصف موجودگی
نقشہ جات جو اختیار سالانہ جمعبندی سے ہوگا سوا اہلکاران تحصیل کو نہین
دینا چاہیئے اور علی العموم کل کا یہی اعتقاد تہا ٭

البتہ کم آبادی کے ملک مین رعیت وار بندوبست اچہا ہوتا ہے مگر ایسے
ملک مین جہان غیر مزروعہ زمین نہین ملتی کہ الور مین بعد بندوبست تین
سال مین یہی حال ہوجاویگا اور جہان مزارع بمقابلہ باہمی کاشت کے واسطے
تیار رہین ایسا اتفاق نہوگا کہ زمیندارون کو ہر ایک کہیت دیہہ کی دوامی
کاشت کا انتظام کرنے مین کچہہ دقت ہو بلکہ برعکس اوسکے گانو کے ہر ایک چہوٹے
چہوٹے کہیت کی مناسب جمعبندی کرنے مین بڑی مشکل ہوتی ہے ٭

بندوبست سرسری ونیز بندوبست شانزدہ سالہ مین راج کا [illegible] لکہہ [illegible]
خرچ ہوا اور چار سال دو ماہ کے عرصہ مین کام ختم ہوا اور کل ریاست کے
جسکا صحیح رقبہ قریب تین ہزار مربع میل ہے تختہ سطح سے پیمایش ہوکے صحیح
نقشہ جات مرتب ہوئے اور پٹواریون کو تعلیم کرکے اون سے پیمایش کا کام

لیا گیا اوس سے اول تو بندوبست کے خرچ مین کفایت ہوئی اور ہمیشہ کیواسطے پیمایش کرنیوالون کا مستقر عمل راج مین ہوگیا سا نزدہ سالہ بندوبست مین سال اول کی جمع ... ادر باخیر سال کی ... تمام ... بابالی اور بندوبست سابق کی جمع پر ... تک فیصدی کا اضافہ ہوا ہے لیکن چونکہ بندوبست سابقہ مین بہہ مہاراجہ صاحب مرحوم زمیندارون کو چار مہینے پیشتر ... ادا کرنے سے بوہرون کا سود اور ... چہرہ شاہی و ... روپیہ اور ... فصلانہ تحصیلدار وغیرہ سے زر کثیر ادا کرنا پڑتا تہا اور اب وہ رقمین کہ ... فیصدی تک تہین موقوف ہوگئین اونکو اس بندوبست سے بجاے زیر باری کے بہت سبکدوشی ہوگئی ہے ؛

نرمی بندوبست کا ثبوت یہہ ہے کہ خریف ... کے مطالبہ تعدادی ... لکہہ ... مین سے ... لکہہ ... وصول ہوکر صرف ... باقی رہا اس سے ظاہر ہے کہ کپتان پولٹ صاحب نے یہہ بندوبست راج اور رعایا دونون کے حق مین بہت مفید کیا ہے ؛

سایر

سنہ ۱۸۷۳ سے پیشتر اس سرشتہ کا انتظام نہایت خراب تہا ۹۸ گہاٹون یعنی گذرگاہون پر چوکیات تہین اونمین مختلف شرح سے جابجا محصول لیا جاتا تہا اور ایک چوکی کے محصول کی دوسری پر پرتال نہوتی تہی

घाटो

بعض راستون پر کثرت چوکیات سے محصول گران لیا جاتا تہا بعض پر بالکل
نہین لیا جاتا تہا آمدنی سایر کا من ابتدا رسمت ۱۹۲۹ لغایت سمت ۱۹۴۲ بحساب
ایک لاکہہ پینتیس ہزار سالانہ ٹہیکہ مقرر تہا اس زر ٹہیکہ مین سے محکمہ پنچایت نے
اپنے تقرر سے تہوڑے دنون بعد بالعوض معافی دو آنہ فی من محصول آمد رفت
غلہ کے کہ علاوہ محصول چوکیات کے لیا جاتا تہا پندرہ ہزار روپیہ معاف
کر دیا ✦

اس خرابی کا انتظام کرنا ضرور تہا مدت کی تحقیقات کے بعد محاصل کی شرح اوسط
نکالی گئی درآمد و برآمد مال پر ایک شرح محصول صرف ایک مقام پر لینے کیواسطے
مقرر کی گئی اور اندرونی آمد رفت کیواسطے اوس سے چہارم محصول مقرر
کیا گیا اور یہہ بہی حکم ہوا کہ محصول وصول کر کے مشرف روانہ دیا کرے اور
اوسکی نقل یعنی مثنیٰ اپنے پاس کہا کرے کہ پہر اونکی دفتر صدر مین آکر مطابقت دیر تال ہوا کرے
بجز اہالیان کونسل اور چند معزز و دیانتدار اہلکارونکے یہہ تجویز سبکو ناپسند
ہوئی بلکہ خود بقالون کو بہی یہی منظور تہا کہ جو سررشتہ بیشتر سے ہے بدستور رہے
اور بجاے ایک روپیہ کے ایک کوڑی محصول ہو جاتا تب بہی تبدیل پسند نہ
تہے اسکا سبب یہہ ہے کہ اکثر بقال ریواڑی و فیروزپور اور بہرتپور
والون کے گماشتہ اور آڑہتی ہین اور جو مال بہیجتے اور منگاتے ہین ایسے
راستون سے گذرتا تہا جہان چوکیان نہ تہین اس سے اونکے خیال مین بجاے
تخفیف محصول کے بدنظمی مین فایدہ تہا ٹہیکہ دار سایر بہی شاکی تہا کہ شرح
بہت کم ہوگئی ہے اور اگر بندوبست سابقہ کے منافع کا حال معلوم ہوتا تو پتہ لگ

ہوا اسپر مطلق رضامند ہوتا مقامات واقع وسط ریاست شل اور یہ یہہ
شرح بہت نرم ہوگئی اور دور کے مقامات جہان صرف ایک چوکی کا محصول
لیا جاتا تہا محصول گران ہوگیا ۔

الغرض اس عزل و نصب مین بڑی مشکلات پیش آئین اور صرف اس لحاظ سے
کہ سررشتہ بجریہ سابقہ سے تجارت پر بہت روک تہی اور اس یقین سے
کہ لوگ اسکے فواید سے آگاہ ہوکر جلد پسند کرینگے اس تبدیل کا عمل درآمد لابد
سمجہا گیا چنانچہ جو امید تہی جلد حاصل ہوگئی اور سررشتہ جدید کی نسبت
کہ نومبر ۱۸۶۷ء سے جاری ہوا تہا مئی سنہ ۱۸۶۸ء مین کسیکو شکایت نرہی ٹہیکہ دار
کو بہی بہت فایدہ ہوا کیونکہ روزنہ جات کے جاری ہونے سے مال تجارت کا
چوکیات سے بچکر نکلنا غیر ممکن ہوگیا اور بعض اجناس کا محصول بہی گران
تہا ششماہی مین سایر دار نے ایک لکہہ للعہ مالیت وصول کیا کہ دو چند
منافع ہوگیا اور انجام مین ریاست و رعایا کو بہت فایدہ پہونچنے
کی امید قایم ہوئی درآمد و برآمد مال تجارت کے نقشہ جات تیار ہونے لگے اور
جو حال سابقا جہل و تاریکی مین رہتا تہا بخوبی معلوم ہونے لگا اور ان
نقشہ جات کی روسے یہہ بہی دریافت ہوا کہ انقضاء میعاد ٹہیکہ شرح محصول
مین بغیر اسکے کہ آمدنی راج مین کمی عاید ہو اور بہی تخفیف کرنیکی قابلیت ہوگی
تمت سنہ ۱۸۶۹ء مین افزونی محصول سایر سے ریاست کی آمدنی مین بہت اضافہ
ہوا اجرای روزنہ جات سے ملازمان ٹہیکہ دار کی بد دیانتی کا انسداد ہوکر
اوسکو بہی بہت منافع ہوا اور رعایا کو جا بجا محصول ادا کرنے کی تکلیف نرہی ۔

کمیٹی نے ایک نقشہ محصول جدید اجناس کا بنایا اوسمین بجاے ۲۵۲ - اجناس
محصولی سابق کی صرف ۲۹ - اجناس پر محصول رکہا اسپر بہی آمدنی راج مین
کمی نہوئی - اختتام میعاد ٹہیکہ سے پیشتر یہہ نقشہ اس نظر سے جاری کیا گیا تہا
کہ مستدعیان ٹہیکہ آیندہ اوسکی نسبت حسب دلخواہ اپنی تحقیقات کرلین چنانچہ
یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ جب آیندہ کا ٹہیکہ نیلام ہوا ایک لکہہ [illegible] کی بولی بہ اضافہ
[illegible] روپیہ ایک سال کیواسطے بولی گئی باوصف تخفیف محاصل علی الخصوص
آدہ آنہ من محصول غلہ کے جسکا سالگذشتہ مین [illegible] وصول ہوا تہا
ایسے نتیجہ کا حاصل ہونا ازبس باعث اطمینان اور ریاست کی بہبودی اور
انتظام ریاست کے اعتبار کی قوی دلیل تہا اور شش ماہی گذشتہ کے نقشہ
آمدنی سایر سے ظاہر ہوا کہ ٹہیکہ دار جدید کو ٹہیکہ دار سابق سے بہی زیادہ منافع
ہوگا اسپر اختتام سال پر محاصل مین اور بہی تخفیف کرنا قرار پایا پنچسرداران
راج کی یہہ راے ہوئی کہ بشرط قایم رہنے آمدنی سابق یعنی ایک لاکہہ بیس ہزار
روپیہ کے محصول اجناس مین جہانتک ممکن ہو تخفیف کیجاوے اس سال مین
ٹہیکہ دار نے دو لکہہ [illegible] وصول کیا اور بعد اداے زر ٹہیکہ
سرکاری اور مصارف ایصال کے [illegible] کا فایدہ اوٹہایا ؛

جب نقشہ جدید کے بموجب بہی تعداد مرکوزہ سے زیادہ آمدنی ہوئی تب
کل محاصل اندرونی جسکا [illegible] روپیہ آتا تہا مگر اوسکے وصول کرنے مین
بڑی دقت ہوتی تہی اور اوس سے تجارت پر بڑی روک تہی موقوف کردیا
گیا اسکے علاوہ اکثر خفیف رقمین جو لینے کے قابل نہ تہین معاف ہوئین ٹہیکہ داری

یہہ شرط ہوئی تہی کہ فریقین مین سے کوئی چاہے تو ایک سال ختم ہونے پر ٹہیکہ فسخ کردیا جاوے اسواسطے نقشہ جدید مرتب ہونے پر اوسکو اس نقشہ کے بموجب ایک لاکہہ ۔۔۔ مین ٹہیکہ لینے کیواسطے کہا گیا تو اوس نے بخوشی قبول کیا +

سن ابتداء یکم ستمبر ۱۸۷۳ لغایت ۲۸ - فروری ۱۸۷۴ شش ماہی اول مین چبوترہ شہرالور کی آمدنی بقدر ساٹہہ ہزار روپیہ ہوئی اور سالگذشتہ کی اس ششماہی مین بقدر ایک لاکہہ سولہ ہزار ہوئی تہی اس کمی کا سبب پیداوار محلوج کی قلت تہی کہ صرف اوسی کے سبب سے ٹہیکہ دار کو ۔۔ روپیہ کا نقصان ہوا اور قحط بنگالہ کے سبب سے تجارت مین سستی ہوئی وہ مزید برآن تہی چونکہ گذشتہ برسون مین ٹہیکہ دار کو ۔۔ ہزار روپیہ سال کا منافع ہوا تہا اسواسطے اس نقصان کے عوض مین صرف پانچہزار روپیہ کی معافی مناسب متصور ہوئی +

الغرض ۱۸۷۴ سایر مین قاعدہ جاری کرنے سے کہ سابقًا اوسمین انتہادرجہ کی ابتری تہی آمدنی ریاست زیادہ ہوگئی حالانکہ اس بندوبست کا مقصود اضافہ آمدنی نہ تہا اور بمجرد ان حال محصول غلہ اور کل تجارت اندرونی کا محصول موقوف ہوگیا کہ اب بمقابلہ محصول سابقہ کے کل اجناس پر بہت خفیف اور جملہ اجناس محصولی سابق کے دس مین سے ایک پر اور کل علاقہ ریاست مین صرف ایک جگہہ لیا جاتا ہے اور شرح محصول جدید سے علاوہ کسیقدر اضافہ آمدنی راج کے رعایا کو بڑی آسایش اور تجارت مین

بہت افزونی ہوئی ہے ؛

پیشتر سے خیال تہا کہ ریل جاری ہونے سے آمدنی محصول راہداری مین کمی ہو گی اسواسطے [illegible] کا ٹہیکہ ہونے سے پہلے شرح محصول مین خفیف اضافہ کیا گیا مگر اجراے ریل سے تہوڑے دنون بعد تحقیق ہوا کہ سال آیندہ مین بغیر اسکے کہ آمدنی سایر کی مقدار حال یعنی یک لکہہ [illegible] روپیہ مین کمی ہو شرح محاصل اجناس مین تخفیف کرنی لازم آویگی ؛

[illegible] مین بضرورت دریافت مقدار درآمد و برآمد غلہ کی ایک پائی فی من محصول غلہ پہ لگایا گیا اور اس سے دریافت ہوا کہ [illegible] غلہ آیا اور [illegible] لکہہ [illegible] سارہنوان گیا یعنی درآمد کے علاوہ نو لاکہہ من برآمد ہوا علاوہ غلہ کے اس علاقہ مین جنس برآمد مجلوج اور ہے کہ اس سال مین بقدر [illegible] گئی ؛

دار الضرب

دار الضرب راجگڈہ بوجہہ منافع نہونے کے بند ہونے کے لایق تہی مگر چونکہ وہ خود مختاری و حکومت راج کی علامت تہی ابتدا مین اوسکا موقوف کرنا مناسب نہ سمجہا گیا تہا [illegible] مین روپیہ مین اسقدر آمیزش ہوئی کہ چار برس تک لوگون نے سکہ ڈلوانے کیواسطے چاندی دینا موقوف کیا [illegible] سے پیشتر سال کے عرصہ مین ہر سال ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار سے زیادہ روپیہ تیار ہوا اور اوس سے

آمدنی	خرچ
[illegible]	[illegible] ہوئی

राजशाही

اگرچہ سکہ راؤ شاہی کے روپیہ کی اصل قیمت سکہ انگریزی کے روپیہ سے بقدر تہہ آنہ فیصدی کم ہے مگر اس راج مین بارہ ناواجب اوسکا بمقابل انگریزی روپیہ کے خزانون مین دو روپیہ فیصدی کا بادہ لیاجاتا تہا زمینداروں کو اختیار تہا کہ خواہ حالی یعنی راؤشاہی روپیہ دین یا چہرہ شاہی باضافہ دو روپیہ فیصدی بادہ کے داخل کرین بازار مین اس بادہ کا کم وبیش نرخ رہتا تہا وا سے تہوڑے دنکی ریاست کیواسطے چہ لاکہہ روپیہ سکہ انگریزی منگایا گیا تب یہہ بادہ پانچ چہہ روپیہ فیصدی تک ہوگیا تحصیل کیوقت دریافت ہوا کہ خزانون مین کل حالی روپیہ جمع کرلیا اور امید ہے کہ اگر سکہ انگریزی کا روپیہ پہلے نرخ سے لیا جاویگا توراج کا نقصان متصور ہوگا اسواسطے زمیندار ہم سے حالی روپیہ خریدینگے اور ہمکو بہت فایدہ ہوگا مگر اونکی یہہ امید حاصل ہونی ایک حکم جاری ہوگیا کہ اس فصل مین صرف انگریزی روپیہ قدیم شرح سے لیاجاویگا اس سے حالی روپیہ کی قدر کم ہوگئی اور دسمبر ۱۸۷۱ع مین دوسرا حکم جاری ہوا کہ آیندہ کو خزانہ راج مین کل داد وستد دونون سکون کی برابر ہوا کریگی اس سے دونون روپیون کی قیمت برابر ہوگی رعایا کو بہت فایدہ ہوا اور بقالون کا نقصان ہوا ؛

کل تانبہ جو گیارہ سال کے اندر کانون سے پیدا ہوا تہا بدر الدعاصے دار الضرب مین آکر ٹکے بنائے گئے راج مین چہارم لیجاتی تہی یہہ ٹکے بہت بہاری بدصورت ایک من مین بہ تعداد ۲۰۷ ہوتے ہین اونکا نرخ فی روپیہ

۱۵ سے ۲۳ تک کم و بیش ہوتا رہتا ہے ٹکون کے اجزا - پیسہ - دھیلا - چہدام - دمڑی - ادہی ہوتے ہین چونکہ بمقابلہ آنہ اور روپیہ کے اونکی قیمت کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس سے بہت دقت تہی اسواسطے اہالیان کونسل نے تجویز کی کہ آیندہ کو انگریزی سکہ کا پیسہ جاری کرایا جاوے کہ دارالضرب کلکتہ سے طلب کیا گیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے پندرہ ہزار روپیہ کا پیسہ بمنہائی ۸ فیصدی قیمت بطور کمیشن بہیجا مگر خریدارون کو منافع سے دیا گیا اس سبب سے اوسکے اجرا مین توقف ہوا ۱۸۶۷ء مین بیس ہزار دوسو روپیہ کا پیسہ گورنمنٹ سے اور خریدا گیا اور بازار مین انگریزی سکہ کا پیسا چلنے لگا مزدورون کو مزدوری اسی پیسے سے دیجاتی تہی مگر لکڑی وگہاس بیچنے والے اسوجہہ سے کہ دو پیسے آدہ آنہ سے زیادہ ہوتے ہین اپنی اجناس کو بادشاہی ٹکے کے حساب سے بیچتے رہے ÷
خزانہ مین داد و ستد فقط انگریزی روپیہ کی ہوگئی اور خزانہ مین راج کی ضرب کا بے لکہہ روپیہ ۱۱ لاکہہ تہا اوسکے چلنے مین پرکہنے کی دقت سے ہرج ہوتا تاہم مہاراجہ صاحب حال کی مسند نشینی پر اون کے نام سے کسیقدر روپیہ بنوایا گیا

۱۸۷۶ء مین دربار الور نے ایکٹ سکہ جات سے جسکے بموجب ہندوستانی رئیسون کو اپنے نام کا سکہ دارالضرب انگریزی مین ڈلوانیکا اختیار ہے متمتع ہونے کیواسطے گورنمنٹ آف انڈیا سے عہدنامہ کیا اور دولاکہہ روپیہ سکہ حالی مناسب سکہ سے مسکوک ہونیکواسطے دارالضرب کلکتہ مین

پہنچا گیا اور وہان سے بہت عمدہ روپیہ مہاراؤ راجہ صاحب کے نام کا تیار ہوکر
آیا ہندوستان مین سب سے پہلے دربار الور نے ہی ایکٹ سکہ جات پر
عمل کیا ہے ؏

वट्टकूपी

بٹ چھپی

ہر تیسرے سال راج سے وزنہ ہاے جدید تیار ہوکے جاری کیے جاتے تہے
اونکی تیاری کا منافع اور مہر کرنے کی لاگ نازکانہ لیجاتی تہی یہہ وزنہ بدشکل
اور چہوا سے لوہے کی تیار ہوتے تہے صرف پارچہ کا ٹکر مہر کردیتے تہے اور تہوڑے
دنون کے استعمال سے وزنہ ہا گہس جاتے تہے چنانچہ ۱۸۷۲ء مین سال
تبدیلی وزنہ ہا تہا اسواسطے کارخانہ روڑ کی سے دس ہزار روپیہ کی وزنی
ڈہلوان لوہے سکہ انگریزی کے طلب ہوکر تقسیم ہوے اور دوسرے سال پانچہزار
روپیہ کے وزنے اور تقسیم ہوے اس سے راج مین ہی بہت فایدہ ہوا ہے ؏

मांदरी

ماندری

سابق مین تیاری آہن کے اس راج مین بہت کارخانجات تہے چنانچہ جابجا
کیٹ کے ڈہیر موجود ہونے سے ثابت ہے کہ کسی زمانہ مین لوہا بکثرت تیار
ہوتا تہا مگر اب صرف تیس چہوٹی ماندری یعنی بہٹیان جاری ہین اون مین
سال تمام مین پندرہ ہزار من لوہا تیار ہوتا ہے اور اوسکی تیاری کیواسطے
چہہ لاکہہ اسی ہزار من لکڑی کا ایک لاکہہ بیس ہزار من کویلہ درکار ہوتا ہے
اگر اسقدر لکڑی فروخت کیجاوے تو شاید اوسکی قیمت لوہے کے کارخانہ کی کل

कोट

آمدنی سے زیادہ ہو مگر کارخانہ مین صدہا آدمی پرورش پاتے ہین اسواسطے اوسکا جاری رہنا مناسب سمجھا گیا ہے مگر اب انگریزی لوہا بکثرت آنے سے اس لوہے کی قدر روز بروز کم ہوتی جاتی ہے شاید انجام مین کارخانہ بند ہو جاوے *

شتہ نزول

شتہ نزول مین کل مکانات مملوکہ راج و اراضی سکنی کے فروخت و کرایہ پر دینے اور بیع و رہن اراضیات و مکانات پر محصول راج لینے کا کام ہوتا تھا اس محصول کی شرح بیع پر فیصدی پچیس روپیہ اور رہن پر ساڑھے بارہ روپیہ فیصدی تھی اگرچہ صرف چار ہزار روپیہ سال کی آمدنی تھی مگر رعایا پر بڑا ظلم ہوتا تھا رہن و بیع اراضی و مکانات کی اطلاع دہی مخبرون پر منحصر تھی اور مخبر منفعت کامل حاصل کرتے تھے چالیس برس تک کی بیع و رہن کو جنکی نسبت سنگینی محاصل کی وجہ سے راج مین اطلاع نہوئی تھی چھیڑ چھیڑ کر مخبرون نے خوب روپیہ کمایا اور متعلقین نے خوشی سے مخبرون کو روپیہ دیا سنہ۱۸ مین یہہ شتہ ایک بڑے مستعد افسر کو مفوض ہوا اوس نے کل مقدمات جرم مین قواعد معینہ پر سختی سے عمل کیا اور ریاست مین بڑا ظلم ہوا اسواسطے شتہ کی ترمیم کی گئی اور محصول بیع و رہن کہ سابقاً اس حیلہ سے کہ کل زمین مملوکہ راج ہے بہت گران تھا بیع پر چار آنہ روپیہ سے ایک آنہ روپیہ اور رہن پر دو آنہ روپیہ سے آدہ آنہ روپیہ کیا گیا اس سے آمدنی شتہ نزول مین شاید کمی ہوئی مگر بمقابلہ تکلیف و مظلومی رعایا کے کہ انتظام جدید سے موقوف ہوئی راج کا

یہہ نقصان کچھہ بھی نہین ہے ؀

ڈاکخانہ

راج الور مین تین ڈاکخانجات انگریزی بمقامات الور و راجگڈہ و تجارہ ہین ذریعہ
ریل اور ہرکارون کے ڈاک آتی جاتی ہے جہان ہرکارہ لیجاتے ہین حفاظت کے
واسطے راج کے سوار ساتھہ جاتے ہین ان ڈاکخانجات مین خطوط بیرنگ زیادہ
آتے جاتے ہین ہندوستانیون کو یقین ہے کہ بیرنگ خط ضرور پہونچتا ہے ؀
ان تین ڈاکخانون کے سوائے فایدہ رعایا اور راج کے واسطے تحصیلون مین
راج کے ڈاکخانجات مقرر ہین - پاؤ آنہ پیڈ خط پر اور آدھہ آنہ بیرنگ پر محصول
لیاجاتا ہے اور خط کا ایک وزن تین ماشہ سمجھا جاتا ہے اور ان کا [illegible] ماہوار
کا خرچ ہے اگرچہ محصول خطوط کی آمدنی تخمیناً ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ سے
بہت کم ہوتی ہے مگر باتفاق فایدہ آمدورفت مخبرات کار سرکار کے یہہ ڈاکخانجات
بمقابلہ خرچ کے بہت مفید ہین خصوص مقامات واقعہ سڑک ریل کو ریل مین
ڈاک جانے سے اور بجاے ہرکارون کے جاگیردارون کے سوار کہ سالتمام
مین چھہ مہینے نوکری کرتے ہین اور بیشتر کچھہ نہین کرتے تب دیگر مقامات کی ڈاک
لیجانے پر متعین ہونے سے خرچ مین بہت کفایت ہوئی کہ بجاے [illegible] سالانہ
سالانہ کے صرف سال کا خرچ رہگیا بعد تقرر سوارون کے کل
پرگنات کو ایک روز مین ڈاک آنے جانے لگی اور اجراے کار مین بہت آسانی
ہوئی اور خرچ سے چندمرتبہ زیادہ فایدہ ہونے لگا ؀

میونیسپل کمیٹی

سنہ ١٨٦٧ و ٦٨ع مین شہر الور کیواسطے میونیسپل کمیٹی مقرر ہوئی اور بتدریج شہر کے کامون کا انتظام کرنے لگی حفظان صحت کیواسطے انواع اصلاحین جاری ہوئین ڈاکٹر ملن صاحب متعلق ایجنسی نے ایک یادداشت لکھی اوس سے اہالیان کمیٹی کو بہت مدد ملی مصارف کیواسطے باشندگان شہر کی آمدنی پر فی روپیہ دو پائی محصول لگاکر آٹھہ ہزار روپیہ سال کی آمدنی قایم کی گئی اوسمین سے تنخواہ عملہ و پولیس و خرچ صفائی ادا ہونے لگی +

کمیٹی کے افسر پنڈت روپ نارائن صاحب پنچسر دار راج ہین مگر ممبران کمیٹی کی کم توجہی سے صرف تین چار ممبرون کو کل کام کرنا پڑتا ہے تدبیرات حفظان صحت اور دیگر اصلاحون مین کمیٹی نے بہت مدد دی اور بعض ممبرون نے چودہریان اقوام کو شادی و غمی کے مصارف کے حدود مقرر کرنے پر آمادہ کرکے راج کی بڑی نوکری کی - ایمین سوامی گوجرمل اور موتی لال سب سے اول ہین +

سنہ ١٨٧٣ و ٧٤ع مین بجاے محصول خانہ وار کے جس سے سب لوگ ناراض تھے اور جو بڑی مشکل سے آٹھہ ہزار روپیہ وصول ہوتا تھا اجناس تجارت پر خفیف محصول لگایا گیا اور اوسکا بائیس ہزار روپیہ کا ٹھیکہ ہوگیا اس سے سب لوگ خوش ہوئے راجگدہ و تجارہ مین بھی کمیٹیان مقرر ہوئین اور ایسا ہی محصول لگایا گیا مگر تاکید کی گئی کہ یہہ محصول اہداری نہو جاوے +

سنہ ١٨٧٥ و ٧٦ع مین شہر الور کے بازار و کوچون مین لعل ٹینین نصب ہوکر ہر روزہ روشنی

ہونے لگی ؛

[illegible] مین تینون شہرون کی کمیٹیون نے بہت اچھا کام دیا اور پسندیدہ عوام ہوگئین شہرون کی تدبیرات حفظان صحت مین بہت ترقی ہوئی اور بہت اصلاحین عمل مین آئین آمدنی اس تفصیل سے ہوئی -

الور	راجگڈھ	تجارہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

خصوصًا الور کی کمیٹی مین بہت لائق اور صاحب اقتدار لوگ مین اکثر مقدمات قوم وانہ رواج کے فیصلہ کیواسطے اونکو سپرد ہوتے ہین اور انتظام راج مین کمیٹی سے کئی طرح پر مدد ملتی ہے ؛

عدالت فوجداری

زمانہ با اختیاری مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم مین جب دیوانان معزول دہلی مین بیٹھے ہوئے الور کی حکومت کرتے تھے دو خواجہ سرا ایک سرنی ناظر اور دوسرا نشاط سلطان ناظر اور تیسرا پیارجی اوجہا مہاراؤ راجہ صاحب کا گورو بہت زبردست ہو گئے تھے انہین سے سرنی ناظر قوم … مینہ تھا اور پیارجی مینون پر بڑی شفقت رکھتا تہا ؛

میجر ایمپی صاحب کے زمانہ مین مینون کی سخت نگرانی ہوتی تھی اوقات معینہ پر اونکی شمار کیجاتی تھی اور کوئی تیز رو سواری نہین رکھہ سکتا تہا مگر ہوتی

اور پیار جی کی عنایت سے یہہ قیدین سب رفع ہوگئین میئون کے پاس سواری کیواسطے عمدہ اونٹ ہوگئے اور جانے آنے کی کچہہ ممانعت نرہی بلکہ مشہور ڈاکو میئے جنکی کرنل ہاروی صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کو مدت سے تلاش تہی مہاراؤ راجہ صاحب کی خدمت مین حاضر رہتے تہے اور اسوجہہ سے کہ راجپوتون کے خلاف اون سے امداد و دستگیری کے متوقع تہے مہاراؤ راجہ صاحب اون پر کمال مہربانی فرماتے تہے ❊

اگر الور کیطرف سے بوجہہ نا امیدی پیش رفت تدبیر یا کاہلی کے میئون کی تاکید و تنبیہہ مین کوتاہی ہوئی ہوتی تو چندان لحاظ کے قابل نہوتی کیونکہ انگریزی علاقہ مین بہی باوصف نہایت سخت تدبیرون کے اونکا انسداد کامل نہوسکا ہے مگر ایک واردات سے یہہ بات ظاہر ہوئی کہ سرکار انگریزی سے میئون کے جرایم کے انسداد مین جو کوشش ہوتی ہے اوسمین راج الور کیطرف سے صرف امداد و اعانت مین ہی پہلوتہی نہین ہوتی ہے بلکہ علانیہ بڑی جہد و کوشش سے خلل اندازی کیجاتی ہے ❊

علاقہ الور کے قزاق و میئون مرتکبان واردات علاقہ غیر کی گرفتاری کیواسطے محکمۂ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کی ایک جمعیت سرحد الور پر کوٹ... مقیم تہی اور کرنل ہاروی صاحب اور اونکے ماتحت افسر راج الور سے ... خواہان امداد رہتے تہے اور راج سے اقرار بہی ہوتا تہا ... تہوا ❊

کپتان پولٹ صاحب نے کہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل ...

تھا بے الور کے کسی اہلکار کی ہمت نہین ہے کہ گرفتاری مجرمان مین مدد دے
بلکہ یہہ بھی ہمت نہین ہے کہ خلل انداز ہونے سے باز رہے بلکہ جو اونمین پاہندا
ہین اونہون نے مجھسے صفیہ صاف کہدیا ہے کہ اگر ہم تمکو مدد دین تو خود مارے
جاوین ؛

ایک دفعہ کسی نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو خبر دی کہ ایک مخبر علاقہ الور مین موجودگی
ڈکیتون کی اطلاع دہی کی علت مین قید ہوا ہے اوس قیدی کی پہنگت دیکھا
گیا تو اوسپر جرم انگریزی کارڈ کو علاقہ الور مین نکالنے لگا تھا
مثل دیکھی گئی تو اوس سے بھی کوئی ایسا امر نہین پایا گیا جس سے اوس شخص
کی سزا دہی کسیطرح واجب سمجھی جاتی یہہ خاص فوجدار کا حکم تھا اور حکم مین
انگریزی کارڈ کی نسبت کسیطرح کی زیادتی ارتکاب بھی درج نہین تھا ۔
اسکے بعد [illegible] بدتر فوجداری کا انتظام اوسکا تھا اپنے پولیس کا کوئی علیحدہ
عملہ نہتھا تہانجات مین جو سپاہی رہتے تھے مدت معینہ کے واسطے قلعون سے
آتے تھے اور بدلجاتے تھے یہہ لوگ اکثر کابل وجہ دانیہ کی راجپوت قابل نہ ہوا
اور محض ناکارآمد ہوتے تھے ؛

اس انتظام مین بڑی مدت صرف ہوئی کیونکہ راجپوت لوگ [illegible] وقتی علاقہ تھا
بجز قصور کے موقوف نہین ہوسکتے تھے مجبور اون سے ہی کام لینا پڑا جو لوگ
قلعہ سے علیحدہ کرکے کسی اور کام پر مقرر کیے گئے اونکی تنخواہ کا اضافہ ہوا اونکو
قلعہ مین بہیجنا داخل سزا متصور ہوا اسطرح تھوڑے عرصہ مین اچھے آدمی
بہم ہوگئے ؛

تہانہ دارون کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے پندرہ و بیس روپیہ ماہوار کردی تہی پہر تیس روپیہ ہوئے اور جو لوگ مستحق سمجھے گئے اونکا ور بہی اضافہ ہوا ایک مستعد سپرنٹنڈنٹ پولیس مقرر ہوکر نہایت شریر قوم غارتگر مینون کی نگرانی کرنے لگا اور مینون کو از سر نو قواعد مجریہ سابقہ کا پابند کیا گیا مگر صرف اونہین مینون سے جو بدپیشہ ہین تعرض کیا گیا دیگر مینون سے کچہہ واسطہ نہ تہا جن مینون کی اوقات معینہ پر شمار کیجاتی تہی تعداد مین ۲۴۰۶ تہی اور علاوہ اونکے دیگر مینہ اگرچہ تا وقت زراعت کرتے رہنے کے شمار نہین کئے جاتے تاہم زیر نگرانی تہے قرب وجوار الور کے مینون مین سے شاہجہانپور کے مینے نہایت شریر و بدپیشہ ہین *

سابق مین فوجدار نہایت غیر معتبر شخص تہا وہ موقوف ہوکر بجاے اوسکے منشی رشک لال کہ قدیم اہلکارون مین سب سے بہتر ہے مقرر ہوا عملہ فوجداری کی تنخواہ مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے سما ہے سے مااللعہ کردی تہی اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ رشوت ستانی بکثرت ہونی لگی اسواسطے عملہ کی تنخواہ بدستور سابق کیگئی مقدمات جلد فیصل ہونے لگے *

ریاست مین کوئی باضابطہ قانون جاری نہین ہے مگر عدالتون مین مجموعہ تعزیرات ہند کی پیروی ہوتی ہے اگرچہ اوسپر بہی بالکل عمل نہین ہے عدالتہاے فوجداری کے اختیارات کہ سابقاً غیر محدود تہے ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء سے محدود ہوئے تحصیلدارونکو ایک مہینے کی قید بیس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہوا اور اونکے احکام کا مرافعہ فوجداری کی عدالت مین اپیل ہونے لگا *

فوجدار کو ایک برس تک کی قید تین سو روپیہ تک جرمانہ کا اختیار اس سے سنگین تر مقدمات پنچایت مین بہیجے اور چہہ مہینہ تک کی قید اور تیس روپیہ تک جرمانہ کا اپیل نہو ٭

محکمہ پنچایت تین برس تک کی قید پانسو روپیہ تک جرمانہ زیادہ سنگین مقدمات ایجنسی مین بہیجے جاوین اور محکمہ ایجنسی مین اپیل ہو ایک سال تک کی قید و ... روپیہ تک جرمانہ کا اپیل نہو ٭

سنہ ۱۸۶۳ع مین میئون کے انتظام کیواسطے ... قواعد جاری ہوا اور اوس پر بہت سختی و تاکید سے عمل کیا گیا اوسکے بموجب نقشہ جات حاضری تیار ہوتے ہین کوئی مینہ بلا حصول اجازت نامہ بقید میعاد اپنے گہر سے کہین نہین جا سکتا ہے ٭

اور ... جہہ یل کے ... میئون کی ایک ... بنا کر اونکی تربیت و اصلاح کی تجویز ہوئی اور اونکی شستاہی ادل کے چال ... سے امید قایم ہوئی کہ چوری و غارتگری چہوڑ کر کاشت و زراعت کرینگے ٭

ڈاکو میئون کو جو اس ریاست و ... جا ... جاکر دیگر ممالک ہندوستان مین ارتکاب وارداتِ سنگین کرتے ہین گرفتار کرنے مین کچھ کوتاہی نہوئی بلکہ ... مین ایسی کوشش ہوئی کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی نے بہی تعریف کی ٭

تین مجرم ترکیت میئون مین سے جو گرفتار ہوئے ناتگا و ... جمعدار تہے کہ پیشتر اونکے واسطے سزاء دایم الحبس بعبور دریاے شور تجویز ہوئی تہی پہر بزمرہ مجرمان

بہرتی ہو گئے تہے اور بعرور عرصہ چار سال کوہ آبو سے معزور ہوکے پہر اپنے
قدیم پیشہ مین مصروف ہوئے تہے ؛
جون گذشتہ مین مالوہ مین زر نقد کا دہاڑا پڑا اوسکے سرغنہ مجرمان سکنار
شاہجہانپور ضلع گورگانوہ تہے منجملہ اونکے چہبیس کس کو گرفتار کرکے باہ دسمبر
اندور کو بہیجا گیا اور چند مجرم دیگر گرفتار ہوئے کہ اسطرح سالتمام مین اٹہاون
کس مجرم اضلاع مختلف کو جہان وے مرتکب جرم ہوئے تہے بہیجے گئے اون کی
گرفتاری مین منشی رتنک لال فوجدار نے بہت کوشش و تندہی کی اس
کارگذاری مین اوسکی تنخواہ تین سو روپیہ سے چار سو روپیہ ہوگئے ؛
بنظر دریافت کیفیت جرم دختر کشی کے مردم شماری پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا
کہ بمقابلہ لڑکون کے لڑکیان نزدکہ راجپوتون مین بحساب ۴۱ فیصدی او
شیخاوتون مین بحساب ۴۶ فیصدی دیگر ہنود مین ۴۳ فیصدی اہیرون
مین ۴۹ فیصدی مسلمانون مین ۴۴ فیصدی ہین ؛
اس حساب سے خواہ نخواہ گمان ہوتا ہے کہ الور کے راجپوتون مین دختر کشی
جاری ہے مگر مہاراو راجہ بنے سنگہ صاحب مرحوم نے بشمول دیگر اصلاحون
کے انسداد دختر کشی مین بہی کمال کوشش کی تہی اور یہان کے راجپوتون
کا حال اگر بدتر نہین تو بعینہ ویسا ہی جیسا دیگر ریاستون کے راجپوتون کا ہی ؛
ریاست مین جو بطور عارضی چند سال کیواسطے تحت انتظام انگریزی مین آئی
تہی انسداد جرم کی سخت تدبیرات مروجہ ممالک مغربی و شمالی کا جاری کرنا
خلاف مصلحت سمجہا گیا پس صرف ایک تدبیر مصارف شادی کی تخفیف سے

امید ہوئی کہ ارتکاب جرم مین کسیقدر کمی واقع ہو مگر دوم درجہ کی ریاست شل
الوریٰن اس تدبیر کا اجرا بہی دشوار تہا ❊

الور کے راجپوتون کی اودیپور جیپور و بوندی پور کے راجپوتون سے رشتہ داری
ہے تاوقتیکہ کسی تدبیر کو بڑی ریاستون کے لوگ منظور نکرین یہان سے شروع
ہونا محال ہے مہاراجہ صاحب جیپور نے اسباب مین کسیقدر کوشش کی ہے
مگر دیگر ریاستون کے تعصب سے اونکی تدبیرین بہی کچھ کارگر نہوئین تاوقتیکہ
بحکم گورنمنٹ انگریزی کل اقسام کے راجپوتون کی پنچایت ہو کے معقول
و کارگر تجویز نکیجاوے متفرق و بلا شراکت تدبیرون سے کوئی مستقل نتیجہ
پیدا نہین ہوسکتا ❊

الور کے ذی عزت آدمیون کی پنچایت سے دیگر اقوام ہنود کے مصارف شادی
غمی کی مقدار مناسب تجویز ہوئی اور ہر قوم کے لوگون نے اوسکو بخوشی تمام
قبول کیا صرف راجپوتون مین جنکے واسطے سب سے زیادہ ضرورت تہی بسبب
مندرجہ صدر سے کچھ تجویز نہوسکی ❊

[illegible] مین قواعد نسبتی مینون پر اچہی طرح سے عمل ہوا الور کے قریب آباد
ہر کے مینون کی اصلاح مین جو تدبیر ہوئی اگرچہ بالکل کامیاب نہوئی مگر کوشش
رائگان بہی نگئی اونمین سے کوئی اس سال مین ماخوذ عدالت نہوا اور اپنی
گذارہ کے لایق زراعت بہی کی اہلکار پولیس جنکے ذمہ اونکی نگرانی تہی بیباک
ہوگیا اگر اونہون نے ارتکاب جرم کیا ہو اور اوس نے مخفی رکہا ہو تو
عجب نہین ہے ❊

انتظام میون کیواسطے جو قواعد بموجب ایکٹ اقوام جرایم پیشہ کے گورنمنٹ پنجاب
نے جاری کئے ہین امید ہے کہ کل ہندوستانی ریاستون مین جاری ہونگے
جب تک یہہ نہو اور سپردگی مجرمان کیواسطے باہم ریاستون کے قاعدہ عام جاری
نہو ایک ریاست کی کوشش کچھہ کارگر نہوگی +

اس سال مین ایک واردات قتل کی ہوئی اوسکے مجرم کو سزا پہانسی دیگئی
اور آٹھہ مقدمات قتل انسان مستلزم سزا کے وقوع مین آئے غارتگری کی
کوئی واردات نہوئی +

پولیس اور نے اس سال مین بہی مجرمان مندرجہ رجسٹر ٹہگی و ڈکیتی کو گرفتار
کیا ایک مشہور گروہ برادران سکنا علاقہ جیپور مین سے تین کس ڈہو نکلا
باگہلا مفرور جیلخانہ ساد ہو گرفتار ہوئے مگر اوبیرہ نامی چوتہا شخص آنادر
ایک اور شخص مسمی بخشا مفرور و مندرجہ رجسٹر گرفتار ہوا - افسران پولیس
کی تنخواہ کا بجلدوے حسن خدمت اضافہ ہوا اور سپاہیون کی فوج سے
علیحدہ ہوکر شامل عملہ پولیس ہونے سے کارروائی فوجداری مین بہت ترقی
ہوئی اور اونکی تنخواہ بہی زیادہ ہوئی +

چوکیدارون کی تنخواہ کا بہی انتظام ہوا سابق مین وسے علاوہ اپنے لاگ
چوکیدارہ گانوکے اپنے اپنے علاقہ مین گذرنے والے مال تجارت پر محصول
بنام نہاد دہول اوڑائی لیتے تہے چونکہ اس سے عوام کو تکلیف تہی اسواسطے
موقوف کرکے صرف تنخواہ گانو سے مقرر کی گئی - جنوب و مغربی پرگنات کے
کل دیہات مین علی العموم مینہ قوم کے چوکیدار ہین مگر شمال و مشرقی پرگنات

مین جہان میوان کی آبادی ہے مینہ نہین ہین میوان کے بعض دیہات
بغیر چوکیدارون کے اپنی حفاظت کا کام چلاتے ہین ؏

بیڈفورڈ

سنہ ۱۸۶۵ء مین میجر بریڈفورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی و ڈکیتی نے چند مخبر و نجیب گرفتاری مجرمان کیواسطے اون مین متعین کئے اور راج سے اونکو بخوبی مدد دیگئی ؏

पटियाला
नाभा

پٹیالہ اور نابھہ کی ریاستون سے عہد نامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان کے باب مین خط وکتابت رہی مگر عہد نامہ منضبط نہوا بلکہ دربار نابھہ نے تو سنہ ۱۸۶۶ء مین سلسلہ سپردگی مجرمان جو پیشتر سے جاری تھا وہ بھی موقوف کردیا اس سے کارروائی مقدمات مین ہرج واقع ہوا تو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کی اطلاع دینے پر اہلکاران نابھہ نے پھر سلسلہ سپردگی جاری کرنیکا اقرار کیا مگر اسباب مین کوئی تحریری ضابطہ نہ آئی اور نہ کوئی مجرم سپرد ہوا ؏
تعاقب و گرفتاری مجرمان کیواسطے حسب ہدایت گورنمنٹ راج الور نے دو قواعد مندرجہ ذیل قبول کئے ؏

اول ہر ایک ریاست کے اہالیان پولیس مجرمان کے تعاقب مین گرم دوسری ریاست کے علاقہ مین چلے جاوین اور اوس علاقہ کے قریب ترین پولیس کو اطلاع دین اور مجرمون کو گرفتار کرکے اوس پولیس کے حوالہ کرین تاکہ حسب ضابطہ طلب کرنے کیوقت تک مجرم پولیس مذکور کی حراست مین رہین ؏

دوم جب کسی ریاست کے اہالیان پولیس کو خبر پہونچے کہ دوسری ریاست کے

علاقہ مین جرم مخفی ہین یا علانیہ رہتے ہین تو وے اوس ریاست کی سرحد
کے اندر چلے جا وین اور ریاست مذکور کے قریب ترین پولیس کو نشاندہی
کرین کہ پولیس مذکور اونکو فوراً گرفتار کرین اور تا وقت طلبی حسب ضابطہ کے
مجرمان کو اپنی حراست مین رکھین ؛

سنہ ۱۲۸۷ فصلی مین جرایم سنگین مثل قتل و غارتگری و نقب زنی بہت کم وقوع
مین آئے مگر چوری مویشی و سرقہ خفیف کی کثرت رہی اور یہہ کثرت میون
کی عادات بدلنے سے ہوئی ہے سابق مین وے جمعیت کثیر سے صدہا کوس
حیدرآباد دکن تک جاکر ایسی سنگین کی غارتگری و رہزنی کیا کرتے تھے
اور خفیف چوریون کیواسطے گہر پر کم آدمی رہتے تھے جب سے ڈکیتی اور نیز اون
مال مغرورہ کی ضبط و نگرانی کیواسطے سخت قواعد مقرر ہوکے اون پر بخوبی
تمام عمل کیا گیا ہے تب سے اونکو سنگین وارداتون کے ارتکاب کی فرصت
اور موقع نہین ملا ہے مگر وقتاً فوقتاً قابو پاکر خفیف چوریان کرنے لگے ہین
اور جو لوگ نامی غارتگر تھے سارق مویشی ہو گئے ہین ؛

عرصہ سولہ ماہ کے اندر ۴۲۸۴ مقدمات مین مبلغ [illegible] کا قیمتی مال چوری
گیا اوسمین سے ۱۴۴ مقدمات مین [illegible] کا مال برآمد ہوا علاوہ
مال برآمدہ کے چوکیدارون ذمہ ورسے مبلغ [illegible] بطور زر
معاوضہ مدعیون کو دلایا گیا چوکیدارون کی ذمہ وری واردات مین
انواع قباحتین ہین منجملہ اونکے مقدم یہہ ہے کہ بغیر اسکے کہ بددیانت ذریعہ
سے روپیہ پیدا کرین مقدمات سنگین مین زر معاوضہ کا مطالبہ ادا نہین کر سکتے

مگر اس سے بہتر سررشتہ بہی جو ہندوستانی ریاستون مین حقرہی مدعیان کیواسطے کارگر ہوا ابتک نظر نہین آیا ہے ٭

مینون گانؤ لوگ بروز عرصہ چار سال آباد ہوا تہا جسقدر امید تہی اوس سے زیادہ ترقی پر ہے اور راج کا مالگذار ہوگیا ہے باشندگان دیہہ نے اپنے قدیم پیشہ چوری کو چہوڑ دیا ہے اور محنت و دیانتداری سے اپنے اور عیال و اطفال کی پرورش کرتے ہین اگرچہ یہہ لوگ نگرانی کامل مین رہتے ہین مگر کاشت زمین کیواسطے اسقدر درخواستین گذرین کہ حدود دیہہ کو ہر طرف سے بڑہانا پڑا ٭

اہالیان پولیس نے اپنا کام اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونکی کارگذاری دیگر ریاستون کی پولیس سے بہتر سمجہی گئی اور بہت مجرم گرفتار کرکے دیگر ریاستون اور اضلاع کو بہیجے ٭

کوٹہ مین جرایم خفیف بہی اگرچہ علاقہ انگریزی کی نسبت زیادہ واقع ہوئے مگر بمقابلہ سالگذشتہ کم ہوگئے چوری مویشی مین بہت کمی ہوئی اور سبب اسکا یہہ کہ اہلکارون نے ہر ایک گانؤ کے مویشیونکا رجسٹر تیار کرا اون کی حفاظت کامل کرائی یہہ سررشتہ کرنل کیٹنگ صاحب نے جاری کیا تہا مگر بجز اس سال کے علاقہ الور یا کسی دیگر ریاست مین اوسپر کبہی عمل نہوا ٭

اسمین صرف اسیقدر تکلیف کرنی پڑی کہ پٹواریون سے رجسٹر مویشیان مرتب کرائے اور اسکی بروقت خانہ پُری ہوتی رہی اس سے سارقان مویشیون کی وارداتون کا بہت انسداد ہوا ٭

कोटिंग

سنہ ۷۶ء میں ۷۴ مجرم گرفتار ہوکر دیگر اضلاع و ریاستون کو بہیجے گئے اور
گیارہ ڈکیت مندرجہ رجسٹر محکمہ ٹہگی و ڈکیتی کو اہالیان پولیس الور نے
گرفتار کیا جس چستی و تندہی سے وے مجرمان علاقہ غیر کی تلاش و گرفتاری
مین کوشش کرتے ہین واقعی تحسین و آفرین کے لایق ہے ؛
مینون کے انتظام و نگرانی کیواسطے علاوہ قواعد مروجہ سابق کے بنظر کیفیت
کارروائی جو قواعد گورنمنٹ پنجاب نے شاہجہان پور کے مینون کیواسطے
جاری کیے ہین یہان بہی جاری ہوئے اور اون پر کمال تاکید و کوشش
سے عمل کیا گیا ؛

جیلخانہ

مئی سنہ ۶۹ء مین بتقریب تولد مہاراج کنوار مہاراو راجہ شیودان سنگہ
صاحب نے ۴۰۰ قیدی موجودہ محبس رہا کر کے جیلخانہ کو صاف کر دیا تہا
وقت تقرر ایجنسی تک تیرہ مہینے کے عرصہ مین ۱۶۳ قیدی جمع ہوئے مگر اونمین
میعادی صرف ۱۵ کس تہے صفائی مکان کے سوائے قیدی کچہہ کام
نہین کرتے تہے اونکا وقت نہایت کاہلی سے بسر ہوتا تہا داروغہ محبس
کو قلیل رشوت دینے پر قیدی کا رشتہ دار اوس سے مل سکتا تہا داروغہ
محبس موقوف ہوا اور خوش نصیبی ریاست سے جارج ہدرلی صاحب داروغگی
پر مقرر ہوا جب قیدیون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ پر حملہ کیا وس نے بہت
جوانمردی اور مستعدی ثابت کی فوراً بند و بست کیا گیا کہ اس قسم کی واردات
پہر ظہور مین نہ آوے تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وقوع اس واردات کا

بیرونی سازش سے ہوا تہا ۔
کرنل کننگ صاحب الوین تشریف لائے تب حافظ جیلخانہ کے اندر زینہ تہا اوسکے ذریعہ سے ممکن تہا کہ قیدی چہت پر چڑہ کے مفرور ہو جاوے حسب الحکم صاحب موصوف زینہ علیحدہ کرایا گیا اور احتمال مفروری رفع ہوا ۔
مکانات مسکن قیدیان بصرف مبلغ للعہ ۔ ایا ۔ آہنی شلاخون سے علیحدہ کیے گئے تاکہ آپسمین گفتگو نکر سکین اور ہوا بہی خوب آوے سابق مین جیلخانہ پر پلٹن کی جمعیت متعین رہتی تہی بجائے اوسکے محافظان جیلخانہ کی جمعیت علیحدہ مقرر ہوئی اور اوسیقدر آدمی پلٹنون مین سے کم ہوئے اسطرح راج کے خرچ مین کچہہ کمی بیشی نہوئی ایک جمعیت جسکی تنخواہ للعہ ۔ سالانہ کی ہے پلٹنون سے علیحدہ ہوکر ایک بیڑہ بنام تہا د محافظ جیلخانہ ہوگیا ہے اونکو انفیلڈ رائیفل بندوقین دیگئی ہین کہ بندوقون کی قیمت اور وردی ۔ باروت گولی مین للعہ ۔ ۔ خرچ ہوا ۔
مارچ بدرلی صاحب نے جیلخانہ مین چند مفید کارخانجات جاری کیے اور چند قیدیون کو محبس آگرہ مین کام سیکہنے کیواسطے بہیجا کہ قیدیون کی مشقت سے آٹہ مہینے مین ۔ ۔ مالیعہ کا فایدہ ہوا قیدیون کو خوراک بدین تفصیل ملتی ہے جسمین دو ثلث جو اور ایک ثلث نخود ہوتے ہین یعنی دہ چہٹانک ۔ دال آدہ پاؤ ترکاری پاؤ بہر
نئی تجویز قیدیون کو باوجہ ہیکہ کم ملتی ہے موسم سرما مین بجائے جیہہ کے صرف جو ملتے ہین قیدیون سے حسب قاعدہ انگریزی جیلخانون کی خوراک لینے کیواسطے

کہا گیا تو اونہون نے انکار کیا اس خوراک مین فی کس قریب ۱۲؏ ماہوار
خرچ ہوتا ہے ❊
ڈاکٹر مینرس سمتھ صاحب ڈپٹی سرجن جنرل حلقہ آگرہ و ڈاکٹر مور صاحب سپرنٹنڈنٹ
جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے جیلخانہ کا ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئے
چنانچہ ڈاکٹر مور صاحب نے رپورٹ ۱۸۸۲ء مین لکہا ہے کہ الور کا جیلخانہ ہندوستانی
ریاستون کے کل جیلخانون سے بہتر ہے بلکہ بعض صورتون مین اکثر انگریزی
علاقہ کے جیلخانون سے بہی بہتر ہے مسٹر جارج ہدرلی صاحب نے اور انکے تحت
نگرانی ڈاکٹر ڈونی صاحب اور بعد ازان حسب ہدایت ڈاکٹر ملن صاحب
جیلخانہ کا اچہا انتظام کیا ۱۸۷۳ء سے ۱۸۸۳ء تک اوسط تعداد قیدیان ۴۴۶
رہی ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ء مین علاوہ خرچ تعمیرات کے جیلخانہ کا خرچ بہ تعداد [illegible]
[illegible] ہوا اور ۲۹ قیدیون کی مشقت سے [illegible] کی آمدنی ہوئی
باقیماندہ قیدی غیر منفعتی کامون مین مصروف رہے ❊
۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ء مین خرچ جیلخانہ بدین تفصیل ۔

خوراک	پارچہ	تنخواہ محافظان
[illegible]	[illegible]	[illegible]
عملہ	متفرقات	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہوا اور قیدیون کی مشقت سے بعمدہ سا ماسے وصول ہوکر خرچ بذمہ راج صرف بتعداد للعہ مدعہ رہا ؛

جیلخانہ سے متعلق ایک یاگلخانہ بہی ہے کہ ازسیمین سنین ماضیہ مین مجنون حسب تفصیل رہے ؛

سنہ ۱۸۷۷ و ۷۸ء	سنہ ۱۸۷۶ء	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء
۲۱	۲۷	[illegible]

عدالت دیوانی

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین عدالت دیوانی کا کام فوجداری سے بہتر نہ تہا بہت کم مدعی دادخواہ ہوتے تہے اور جوکسیکو ڈگری ہوجاتی تو اوسکا اجرا غیرممکن تہا عملہ کی تنخواہ چارسو [illegible] ماہوار دیگئی تہی اور کام بند ہوگیا تہا ؛

تقرر ایجنسی پر تنخواہ عملہ بدستور بحال ہوئی اور ریاست کی خوش نصیبی سے منشی رام دیال کہ سابق مین ملک اودہ مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تہا اور اب دو سو روپیہ ماہوار کی پنشن پاتا ہے اور سر جارج کوپر صاحب نے اوسکو ہندوستانی اہلکارون کا عمدہ نمونہ لکہا ہے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ؛

تحصیلدارون کو پانچ روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار تہا اور بہی بلا منظوری عدالت دیوانی صدر اونکی ڈگری جاری نہین ہوسکتی تہی

اب اونکو سو روپیہ تک کی نالش سماعت کرنے کا اختیار دیا گیا اور اونکے احکام کا اپیل عدالت دیوانی صدر مین ہونے لگا ؛
حاکم دیوانی کو بلا حد کل نالشات کی سماعت کا اختیار ہے پچاس روپیہ سے زیادہ دعوی کے مقدمات کا اپیل سابقاً پنچایت مین ہوتا تہا اور وقت تقرر محکمہ اپیل سے محکمہ مذکور مین ہوتا ہے قبل تقرر محکمہ اپیل پنچسرداران راج کل مقدمات اپیل کی سماعت کرتے تہے اونکے فیصلہ سے سو روپیہ سے زیادہ دعوی کا اپیل محکمہ ایجنسی مین ہوتا تہا ؛
منشی رامدیال حاکم عدالت اپیل مقرر ہوا ہے اوسوقت سے منشی ہیرالال کہ سرشتہ بندوبست مین سپرنٹنڈنٹ تہا بجاے اوسکے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ہے اور انتظام عدالت دیوانی مین چند سال سے بہت ترقی ہوئی ہے کہ عدالت صدر و تحصیلات مین مقدمات بکثرت اور جلدی سے فیصل ہوتے ہین اور مدعیون کی بخوبی حقرسی ہوتی ہے ؛

عدالت اپیل

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین محکمہ عدالت اپیل کہ راج الور مین یہہ بالکل نیا سرشتہ ہے باہتمام منشی رامدیال مقرر ہوا اور محکمہ پنچایت عدالتون کے اپیل کے کام سے سبکدوش ہوا مگر محکمہ اپیل کے احکام کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہوتا ہے ابتدا مین یہہ تجویز ہوئی تہی کہ دیوانی مین جو مقدمات ہزار روپیہ تک کے دعوی کے اور فوجداری مین تین برس تک کی قید کے محکمہ اپیل مین فیصل ہوجایا کرین

ونکا آیندہ اپیل نہوا کرے چونکہ اس سے زیادہ سنگین مقدمات بہت کم ہوتے
ہین پنچسرداران راج کو خیال ہوا کہ ہمارے اختیارات سماعت اپیل محض
فضول ہین کہ کوئی مقدمہ نہین آتا اسواسطے ۱۸۷۷ء مین محکمہ اپیل کے
اختیار مین کمی ہوئی اور پانچ سو روپیہ سے زیادہ دعوی دیوانی اور
ایک برس سے زیادہ سزا سے قید فوجداری کا اپیل محکمہ پنچایت مین ہونے
لگا ۔

کمیٹی مجوزین قانون

۱۸۷۷ء مین مجموعہ ضوابط فوجداری کہ قوانین مروجہ علاقہ انگریزی اور
رسم ورواج راج پر مبنی ہے مرتب کرنے کیواسطے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور اوسی
طریقہ سے دوسری کمیٹی نے ایک مجموعہ ضوابط دیوانی ترتیب دیا اور زیر نگرانی
میجر پولٹ صاحب مجموعہ قواعد مال مرتب ہوا تھا کہ اوسپر بخوبی عمل ہوتا ہے
امید ہے کہ مہاراو راجہ صاحب کے با اختیار ہو جانے پر بھی یہہ قوانین انتظام
ملک مین بہت کار آمد ہونگے بلکہ یقین ہے دیگر ریاستون کو بھی اپنے علاقہ مین
قوانین مرتب کرنے مین ان سے بہت مدد ملیگی ۔

صیغہ تعمیرات

سابق مین اگرچہ محل وغیرہ سرکاری مکانات مین عمارت کا کام بہت ہوتا تھا
عہد ایجنسی میجر ایمپی صاحب مین الور دتجارہ کی سڑک تیار ہوئی تھی اور
بندات آبپاشی بھی تیار ہوتے رہتے تھے مگر راج مین کوئی باضابطہ سررشتہ

تعمیرات نہ تہا ؛

[illegible] مین ایجنسی مقرر ہوے پر میجر کینڈل صاحب نے پنڈت شمبہو ناتہہ اسسٹنٹ انجنیر کو بہرت پور سے طلب کر کے اس سرشتہ کے اہتمام پہ مقرر کیا اوسوقت سے تیاری مکانات و سڑک و بندات وغیرہ ہر قسم کی تعمیرات اور کارخانہ تیاری اسباب چوبین و آہنی اس سرشتہ سے متعلق ہوے اور کل کارروائی مثل تیاری تخمینہ جات وحصول منظوری واجراے تعمیر بطور امانی یا بہ تعین ٹہیکہ حسب طریقہ مروجہ علاقہ انگریزی ہونے لگے کہ سات سال آیندہ مین جو کام تیار ہوے بشرح لاگت سالوار درج نقشہ کیے جاتے ہین ؛

قسم تعمیر	نام تعمیر	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۲	سنہ ۱۸۶۲ و ۶۳	سنہ ۱۸۶۳ و ۶۴	سنہ ۱۸۶۴ و ۶۵	سنہ ۱۸۶۵ و ۶۶	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷	میزان
سڑک	سڑک کہیر تہل و بانسور	۰	۰	۰	۰	۰	صہ ۃ	صہ ۃ
	سڑک سجارہ و فیروزپور	۰	۰	۰	۰	۰	اعہ ۃ	اعہ ۃ

سالانہ مصارف کی میزان اسواسطے نہین لکہی ہے کہ
ان مقدم تعمیرات کے علاوہ متفرق وعملہ
مین اور بہی خرچ ہوا
ہے

منجملہ ان تعمیرات کے مکان مدرسہ و شفاخانہ و سراے و کوتوالی و بازار
جدید معروف کیڈل گنج ہے کہ سب لال دروازہ سے باہر ہین شہر کو بہت
رونق و ترقی ہوئی ہے اور علاوہ اس روپیہ کے جو درج نقشہ ہوا ہی متفرق
مرمت و تیاری اشیا کارخانہ مین کہ جو کسی خاص مد کے ذیل مین نہین آتے
ہین زر کثیر خرچ ہوا ہے ؛

اس سررشتہ کا اہتمام ایک نہایت لایق و مستعد و ہوشیار و دیانت دار
شخص پنڈت شمبھو ناتھہ انجنیر کو عوض ہے پنڈت شمبھو ناتھہ قوم سے سورج
دوج برہمن دہلی کے رہنے والے ہین ابتدا مین چند سال تک سررشتہ
تعمیرات اضلاع دہلی و میرٹھہ مین نوکر رہے تھے کہ وہان کے حکام سے عمدہ
اسناد کارگذاری حاصل کین ؛

مارچ سنہ ۱۸۶۸ مین بعہد میجر موفری صاحب پولٹکل ایجنٹ راج بہرت پور مین
بعہدہ اسسٹنٹ انجنیری مقرر ہوئے چنانچہ اونکی وہان کی کارگذاری
کے حالات راج بہرت پور کی تاریخ مین درج ہوئے ہین ؛

۱۵ - دسمبر سنہ ۱۸۷۱ کو میجر کیڈل صاحب پولٹکل ایجنٹ راج الور نے بدریافت
خواہش نوکری راج الور کے چٹھی مندرجہ ذیل تحریر کی ؛

پنڈت شمبھو ناتھہ صاحب

منشی گوپال کشن کہتے ہین کہ تم یہان نوکری چاہتے ہو اگر یہہ امر صحیح ہے تو مین
تمکو وہی تنخواہ و مواجب جو تم اب پاتے ہو بخوشی تمام دونگا جواب خط کا
بواپسی ڈاک بہیجو اور مہربانی کرکے بنگلہ واقع صحن ایجنسی کا نقشہ سطح و ارتفاع

بھیجو۔

۲۷۔ دسمبر ۱۸۸۲ء کو دوسری چٹھی اس مضمون سے لکھی۔

پنڈت شمبھوناتھ صاحب اسسٹنٹ انجنیر راج بھرتپور

مینے آپکو اسسٹنٹ انجنیری راج الور پر مقرر کرنا تجویز کرکے کپتان پولٹ صاحب کو لکھا تہا کہ آپ کو میرے پاس نوکر ہونے کی اجازت دینے کیواسطے دربار سے درخواست کرین۔

کپتان پولٹ صاحب نے جواب مین لکھا ہے کہ پنڈت شمبھوناتھ کے رہنے سے راج بھرتپور کو فایدہ ہے اسواسطے ہم اونکے تبادلہ مین کوشش کرنا نہین چاہتے لیکن چونکہ مین آپ کو یہان بلانے کیواسطے لکھہ چکا ہون اب اوس سے منحرف نہین ہو سکتا۔ اسواسطے آپ کو لکھتا ہون کہ اگر آپ بلاتامل راج بھرتپور کی نوکری سے مستعفی ہونے پر رضامند ہین تو آپ کو وہی عہدہ جسپر وہان ہین یہان دونگا مہربانی کرکے بوایسی ڈاک جواب لکھین کیونکہ اس معاملہ کا بالکل طے ہوجانا ضرور ہے۔

ڈاکٹر ہاروی صاحب سرجن ایجنسی راجپوتانہ شرقی نے چٹھی مورخہ ۲۲۔ جنوری ۱۸۸۱ء مین لکھا ہے کہ مین پنڈت شمبھوناتھ اسسٹنٹ انجنیر راج بھرتپور کو ساڑہے چار سال سے جانتا ہون وہ بہت ہوشیار اور صاحب علم شخص ہے مین ہمیشہ سے سمجھتا ہون کہ وہ اپنے پیشہ کے کام مین بہت مستعد ہے مسٹر ہوم صاحب انجنیر سابق راج بھرتپور اوسکی لیاقت و دیانت کی بہت قدر کرتے تھے مین یہہ چٹھی بہت خوشی سے دیتا ہون اور چاہتا ہون کہ وہ

हारवी

اور مین اپنے جدید عہدہ پر خوش رہے ؛

۷ - فروری سنہ ۱۸۵۱ کو میجر کینڈل صاحب نے تیسری چٹھی اور لکہی ؛

کچہ عرصہ پیشتر آپ نے لکہا تہا کہ مین نے بہرت پور کی نوکری چہوڑ دی ہے اور سو وقت سے مین آپ کے یہان پہونچنے کا بہت فکر سے انتظار کرتا ہون کیونکہ کام کرنے کا موسم رایگان جاتا ہے مہربانی کرکے جسقدر جلد ممکن ہو براستہ اکبر گدہ آجاوین مین پانزدہ روزہ آیندہ مین مقامات کشومر و لچہمن گدہ ٹہیرونگا ؛

ڈاکٹر ڈورنی صاحب ایجنسی سرجن الور نے اپنی چٹہی مورخہ یکم جون سنہ ۱۸۵۱ مین لکہا ہے کہ پنڈت شیو ناتہ انجنیر ملک الور نہایت ہوشیار اہلکار رہے چند سال گذشتہ کے عرصہ مین راج الور مین تعمیرات مفید عام مکانات و سڑکین و بندات وغیرہ بالکل اوسی کی نگرانی سے اور بلحاظ مضبوطی و کفایت بہت فایدہ سے تیار ہوئے ہین کہ اوسکی لیاقت اور خوش انتظامی کی بہی عمدہ دلیل ہے ؛

قریب دو برس سے مین بہی اوسکو جانتا ہون اور ہمیشہ اوسکو خوش اخلاق با مروت نہایت محنتی و چست و متلاشی علم و محقق صدق پایا ہے ؛

میجر کینڈل صاحب وہی سی پولٹیکل ایجنٹ او میر کمال بخصوصیت اعتبار و شفقت فرماتے ہین اور وہ اسی لایق ہے یعنی اوسکو ہمیشہ شوق سے یاد رکہونگا اور امید ہے کہ آیندہ پہر ملاقات کرتا رہونگا ؛

بتاریخ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۸۵۱ کپتان پوسٹ صاحب نے کہ بزمانہ رخصت میجر کینڈل صاحب

قایم مقام پولٹیکل ایجنٹ رہے تہے اپنے سارٹیفکیٹ مین لکہا ہے *

پنڈت شمبہو ناتہہ انجنیر راج کو مین پانچ سال سے جانتا ہون راج الور مین اوس سے زیادہ مجھکو کسی دوسرے شخص کا پاس نہین ہے وہ تربیت یافتہ انجنیر محنتی ہوشیار اور نہایت معتمد ہے اوس نے حسب ہدایت میجر کیڈل صاحب ریاست مین بڑے کام کیئے ہین کہ اونکی تفصیل سالانہ رپورٹون مین درج ہے مین اوسکی ترقی و بہبودی کا بدل خواستگار ہون *

انتخاب رپورٹہاے سالانہ انتظام راج الور مرتبہ میجر

کیڈل صاحب بہادر وہی سی پولٹیکل ایجنٹ راج الور

رپورٹ سنہ ۱۸۷۲ لغایت فقرہ - ۵۹ - اگر ہم نے پنڈت شمبہو ناتہہ کو کہ دانشمند اور مشاق ہندوستانی انجنیر ہے اور ہمدران حال ایسا دیانت دار ہے کہ جن افسران انگریزی کے تحت مین رہا اونہین سے عزت و اعتبار حاصل کیا ہے نوکر نہ رکہا ہوتا تو ایسے بڑے کامون کو جنکا ذکر ہوا ہے شروع نکر سکتے *

رپورٹ سنہ ۱۸۷۳ لغایت فقرہ - ۵۸ - سال گذشتہ کی رپورٹ مین مین نے پنڈت شمبہو ناتہہ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف لکہی تہی اور اب مین صرف اسیقدر لکہتا ہون کہ میری نظر مین اوسکا اعتبار و عزت ہمیشہ کی نسبت زیادہ ہوئے ہین دیانت دار ہوشیار عمدہ مشاق انجنیر صاحب عقل و تمیز اور باوجود اینہمہ اپنی لیاقتون کا چندان نازان نہین اوسمین جملہ اوصاف کہ اس عہدہ کیواسطے چاہئین متفق ہین *

رپورٹ سنہ ۱۸۷۴ لغایت فقرہ - ۶۸ - پنڈت شمبہو ناتہہ انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی

کارگذاری بدستور ویسی ہی حسب اطمینان رہی ہے جیسی پیشتر تہی اوسکی
تنخواہ مین اضافہ ہوا ہے اور مین اوسکی بہت قدر و منزلت کرتا ہون ؛
رپورٹ ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء - فقرہ - ۵۲ - سررشتہ تعمیرات راج الور کا انتظام ہندوستانی
انجنیر پنڈت شمبہو ناتہہ نے جسکی تعریف سابقہ رپورٹون مین لکہی گئی ہے
تحسین و آفرین کے لایق کیا ہے وہ بالکل اس عہدہ کے لایق ہے اوسکے
بنوائے ہوئے کام مضبوط اور دیرپا ہین اور تعمیرات تیار شدہ زیر نگرانی
صاحبان انگریز کے مقابلہ مین ایسے ارزان ہین کہ تعجب ہوتا ہے - مثلاً
ضلع اجمیر کی تعمیرات ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ء کے کل خرچ کی تعدادی ہے لکہہ [illegible] روپیہ
مین سے مبلغ [illegible] روپیہ یعنی [illegible] فیصدی عملہ کا خرچ ہے اور
الور کے اوسی سال کے خرچ کی تعدادی ایک لکہہ [illegible] روپیہ مین سے
[illegible] یعنی [illegible] فیصدی جو خرچ عملہ ہوا ہے اجمیر مین نرخ مصالح
الور کے نرخ سے دوچند و سہ چند ہے پس اس کفایت خرچ عملہ کی ساتہہ
الور مین دو چند و سہ چند کام تیار ہوا ہے ؛
رپورٹ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء - فقرہ - ۴۸ - چہہ سال گذشتہ کی ہر سالانہ رپورٹ
مین پنڈت شمبہو ناتہہ ہندوستانی انجنیر مہتمم سررشتہ تعمیرات کی بہت تعریف
لکہی گئی ہے چونکہ اوسکی کارگذاری بدستور ویسی ہے پس اوس کی
تعریف پہر لکہنا غیر ضروری ہے ؛
۱۹ - اکتوبر ۱۸۶۸ء کو کپتان کنیڈل صاحب نے ایک مراسلہ کے اخیر مین لکہا تہا
کہ سب سے زیادہ تعریف کے لایق پنڈت شمبہو ناتہہ ہے وہ بہت

بے غرور اور ثقہ شخص ہے اور مین اوسکو اپنا دوست کہنے مین بڑا فخر سمجہتا ہون اوس سے زیادہ با استحقاق شخص کیواسطے پیشگاہ نواب دلیر آے صاحب مین کبہی سفارش نہوئی ہے ٭

اور راپنی چٹہی موسومہ پنڈت شمبہوناتہہ مین بتاریخ ۱۴- دسمبر ۱۸۶۸ء صاحب موصوف نے لکہا ہے - اے دوست - سالگذشتہ مین مینے جو کچہہ آپ کی نسبت میجر والٹر صاحب کو اس امید سے لکہا تہا کہ دربار اعظم مین آپکو کچہہ امتیاز حاصل ہو اوسکی نقل بہیجتا ہون میری سفارش پر کچہہ عمل نہوا کیونکہ راج الورکے سردارون کو دو راے بہادری عطا ہوئے ہین کہ دو ممبران کونسل کو مل گئین - مگر مین آپکی کارگذاری کی بدستور ویسی ہی قدر کرتا ہون جیسی ہمیشہ کرتا تہا اور جو عمدہ کام آپنے میرے تحت مین کیا ہے اوسکو ہمیشہ یاد رکہونگا ٭

سررشتہ تعلیم

مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم نے اختیار ریاست پانے سے تہوڑے دنون بعد مصارف تعلیم کیواسطے مالگذاری راج پر ایک روپیہ فیصدی لگایا تہا کہ اس سے مبالغ مع ۴ صما سالانہ راج مین آتا تہا ۱۸۶۶ و ۱۸۶۵ء مین سررشتہ تعلیم کا خرچ اس سے زیادہ ہوگیا تہا مگر جلد تخفیف ہوکر بارہ ہزار روپیہ سال بکا خرچ رکہا گیا کہ اسطرح راج مین صمہ ۴ صما سالانہ کا منافع ہوتا رہا ٭

ایجنسی مقرر ہونے پراس ۱۸۶۳ء مین بہی اصلاح ہوئی اور یہہ خرچ آمدنی سی
سواسے ہو گیا صاحب پولیٹکل ایجنٹ کا اول دورہ ہوا تب اکثر مدرسہ جات
خراب اور طالبعلم کاہل اور کم استعداد تہے چند مدرس موقوف ہوئے اور
دیگر مدرسون اور طلبار علم کو تاکید ہوئی دوسرے دورہ کے وقت تک
بہت ترقی ہوئی چار مدارس بہت عمدہ ہوگئے خصوص تجارہ کا مدرسہ
فیروز پور ضلع گورگانوہ کے مدرسہ کی ہرطرح برابر تہا ۱۸۶۷ء مین علاوہ
الور کے ہائی سکول اور ٹہاکر سکول کی ۱۶ تحصیلی اور ۴۴ حلقہ بندی مدارس
تہے اور اونمین ۲۷۸۵ طالبعلم تربیت پاتے تہے اور مارچ ۱۸۶۸ء مین کپتان
بلیر صاحب نے جو تعداد لکہی اوس سے ۵۸۴ زیادہ تہے +
الور کے ہائی سکول مین ۲۱۲ طالبعلم تہے جب سے مہاراؤ راجہ بنی سنگہ
صاحب نے مقرر کیا تہا یہہ مدرسہ مہاراؤ راجہ بختاور سنگہ صاحب کی چہتری
مین تہا یہہ مکان بے موقع اور تکلیف کا تہا اسواسطے شہر کے لعل دروازہ
سے باہر مدرسہ کا بہت عمدہ وعالیشان مکان تیار کرایا گیا +
جنوری ۱۸۷۰ء مین ٹہاکرون کا مدرسہ مقرر ہوا اور ٹہاکرون و دیگر شرفار
کے لڑکے اوسمین داخل ہوئے اوسمین بہت جلد ۱۰۰ طالبعلم ہوگئے اور
اول سال مین ہی اونہون نے بہت ترقی کی اس غرض سے کہ اوس مین
صرف سردارون اور شریفون کے لڑکے پڑہین یہہ تجویز قرار پائی کہ
لڑکون کا داخلہ محکمہ پنچایت کے حکم سے ہوا کرے +
۱۸۶۳ء مین تقرر ہیڈ ماسٹر کی ضرورت پیش آنے سے دو بنگالی طالبعلم

مستند بی اے و ایم اے کلکتہ سے بلائے گئے اگرچہ صاحب پرنسپل کلکتہ
یونی ورسٹی کالج نے اونکی تعریف لکہی تہی مگر اس مدرسہ مین اون سے کچہہ
انصرام کار نہوسکا اس ملک کے اوضاع واطوار وزبان سے بالکل واقف
نہ تہے اور اپنے روزمرہ کی ضروریات کو بہی ہندوستانی زبان مین بیان
نہین کرسکتے تہے اور باوجود حصول اسناد اعلےٰ درجہ کے اون کو
انگریزی بولنے اور لکہنے مین بہی بالکل مہارت نہ تہی اور بہت بدخط
لکہتے تہے اسواسطے بعد امتحان تین مہینے کے اون سے استعفا لیا گیا
اور حسب ہدایت صاحب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب صاحب پرنسپل
دہلی کالج نے دو طالبعلم بہیجے کہ اونمین سے ایک ہیڈ ماسٹر ہائی سکول
اور دوسرا ہیڈ ماسٹر ٹہاکر سکول مقرر ہوئے۔ مدرسہ جات علاقہ راج
الور کے ۵۴ طالب علمون کو محکمہ بندوبست و دیگر رشتہ جات راج اور
قرب وجوار کی ریاستون مین نوکری ملی۔ ستمبر ۱۸۷۲ء مین پنڈت روپنارائن
صاحب ممبر پنچایت نے دو زنانہ مدرسہ جات مقرر کیے اونمین جلد ۴۶
لڑکیان برہمن اور بنیہ اقوام کی پڑہنے لگین ٭

۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ مین ۱۶ حلقہ بندی مدارس جدید مقرر ہوکے کل بہ تعداد
۶۰ ہوگئے اکثر زمینداران دیہات نے درخواست کرکے مدرسہ جات مقرر
کرائے اس سے ثابت ہوا کہ رعایاے علاقہ علم کی قدر کرتی ہے۔
ہائی سکول الور مین طالبعلم زیادہ ہوئے مگر مدرسہ ٹہاکران مین ۸۴ سے
۶۹ رہگئے اس کمی مین لالہ شیام جی راے بی اے ہیڈ ماسٹر کا کچہہ

تصور نہ تہا مگر اصل سبب یہہ تہا کہ اس راج کے ٹہاکر کم مقدور ہین اور
اونکو اتنا شوق پیدا نہوا تہا کہ اپنے لڑکون کو الور مین رکہنے کا خرچ گوارا
کرینگے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ بیس کم استعداد ٹہاکرون کے اطفال راج
کے خرچ سے بورڈنگ ہوس مین رہا کرین اسوقت تک جو چند طالبعلم پہنچے
تہے ۵ ہزار روپیہ خرچ کرتے تہے +

اسوقت تک کسی مدرسہ مین فیس نہین لیجاتی تہی اور مدرسہ جات کا کل
خرچ آمدنی تعلیم فیصدی ایک روپیہ جمع سے ادا ہوتا تہا مگر تجارت پیشہ
لوگ جنکو مدارس سے سب سے زیادہ فایدہ ہے کچہہ نہین دیتے تہے
اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ یکم اپریل ۱۸۸۴ سے ہائی سکول الور اور
بعض تحصیلی مدارس مین فیس مروجہ مدارس علاقہ انگریزی سے نصف
لیجاوے اور زمیندار لوگ جو جمع پر ایک روپیہ فیصدی دیتے ہین ادائے
فیس سے معاف رہین اگرچہ احتمال تہا کہ اس تدبیر سے ایک دفعہ طالبعلمون
کی کچہہ کمی ہوگی مگر چونکہ جو چیز مفت مین ملتی ہے اوسکی کوئی قدر نہین کرتا
یہہ بہی امید تہی کہ لوگ علم کی قدر کرینگے اور اونکو بہت فایدہ ہوگا +
پنڈت روپ نراین صاحب کی کوشش سے دو جدید زنانہ مدرسہ جات
جاری ہوکر شہر مین چار مدارس اور اون مین ۱۰۱ پڑہنے والی لڑکیان
ہوگئین اور قصبات مین بہی دس زنانہ مدرسہ جات مقرر ہوئے +
[illegible] تعلیم کا خرچ [illegible] تا [illegible] سے [illegible] تا [illegible] ہوگیا کہ منجملہ
اوسکے [illegible] کی آمدنی ایک روپیہ فیصدی جمع سے تہی اور باقیماندہ

راج سے دیا جاتا تہا افزونی خرچ مین منشی کانجمل انسپکٹر سررشتہ تعلیم کی تنخواہ کا اضافہ اور وظیفہ جات طلبا ر علم کہ جدید مقرر ہوئے داخل تہے

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین تعداد مدارس ۸۶ سے ۹۸ ہو گئی اور انکے سواے تقرر مدرسہ جات کی درخواستین منشی کانجمل کے پاس اور بہی گذرین طالب علمون سے زر فیس وصول کرنیکا سررشتہ جاری ہوا اور اس سبب سے کہ درس کی کل کتابین راج سے ملتی ہین کسیکو گران بہی نہ معلوم ہوا باشندگان قصبہ جات رام پور ذاکر پور وجامرولی علاوہ ایک روپیہ فیصدی جمع کے خرچ مدرسہ جات کیواسطے ۱عہ وسہ و۱۲ عہ اور دیتے ہین اس سبب سے وہ ادائی زر فیس سے معاف رہے ؛

چونکہ ایک روپیہ فیصدی جمع صرف رعایاے زراعت پیشہ سے لیا جاتا ہے اسواسطے براہ انصاف واجب ہے کہ یہہ کل روپیہ صرف دیہاتی مدرسہ جات مین خرچ ہوا کرے مگر اسوقت تک ان مدرسون مین منجملہ بیس ہزار روپیہ کے پندرہ ہزار روپیہ خرچ ہوتا تہا دیہاتی مدرسون کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ زمیندار حساب وکتاب مین پٹواریون کے دست نگر نہ رہین ؛

مدرسہ سے متعلق ایک عمدہ کتابون کا مختصر کتب خانہ جمع کیا گیا اور عام اجازت ہوئی کہ جو کوئی چاہے کتب خانہ مین جاکر سیر ومطالعہ کیا کرے ؛

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مدرسون کی تعداد ۹۷ ہو گئی اور سررشتہ تعلیم مین ۱۹عہ روپیہ خرچ ہوا اسمین بعد منہائی عـــہ ۱عہ ایک روپیہ فیصدی جمع

اور [illegible] باقیماندہ روپیہ راج سے دیا گیا میجر پولٹ صاحب قایم مقام
پولٹیکل ایجنٹ نے ایک مختصر نورمل سکول مقرر کیا اوسمین دس دس مدرس
دیہاتی مدرسون کی تحصیل و ترقی علم کیواسطے آینے لگے - بارہ زنانہ مدرسون
مین [illegible] سالتمام کا خرچ ہوا اور ۲۰۱ لڑکیان پڑہنے والی
ہوگئین ڈاکٹر ملن صاحب سلے الور کے ہائی سکول و ٹہاکر سکول کے امتحان
مین بہت کوشش کی اور دونون مدرسون مین بہت ترقی ہوئی ٭
[illegible] مین ہائی سکول الور کا ایک طالبعلم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان
انٹرنس مین کامیاب ہوا مدرسہ جات راجگڈہ مین ہیڈ ماسٹر کے مدت تک
بیمار رہنے سے کسیقدر ابتری ہوئی باقی کل مدرسون نے بہت ترقی کی
کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دورہ مین ہر ایک کا امتحان لیا تو بہت خوش
ہوئے ٭

پندرہ زنانہ مدرسون مین ۲۰۱ لڑکیان پڑہتی رہین شہر الور کے مدرسہ جات
البتہ ترقی پر ہین مگر قصبہ جات مین باوجودیکہ مقرر ہوئے چار برس گذری
ابتک کچھ ترقی و استقلال کی صورت نہوئی ٭

اس سال مین [illegible] تعلیم کا خرچ حسب تفصیل

فیصدی ایک روپیہ جمع سے	فیس طلبا	خزانہ راج
[illegible]	[illegible]	[illegible]

کل بہ تعداد [illegible] ہوا بجز مصارف ہائی سکول و ٹہاکر سکول و

بورڈنگ ہوس کی آمدنی فیصدی ایک روپیہ جمع وفیس طلبا کل مصارف
سررشتہ تعلیم کیواسطے خزانہ راج سے جو دیا جاتا ہے انہین تین جگہہ کا
خرچ ہے ؛

جب سے یہہ سررشتہ مقرر ہوا ہے اوسکا اہتمام منشی کانجمل ریاست کے قدیم
دوفادار ملازم کو مفوض رہا تہا اس شخص نے صرف اپنی ذاتی لیاقت اور
عمدگی اخلاق سے یہہ فضیلت اور قدر وعزت حاصل کی تہی اونکے والد
سیتا رام صرف مستری تہے اور بندوق وغیرہ بنانیکا کام کرتے تہے مہاراجہ
راجہ شنے سنگہ صاحب مرحوم نے کانجمل کی ذہانت ومتانت دیکہکر اونکو
تحصیل علم کیواسطے آگرہ کالج مین بہیجا تہا اونہون نے اس موقع کو غنیمت
سمجھکر فایدہ کامل حاصل کیا کہ عمدہ عالم ہوگئے اور انگریزی بولنے اور
لکھنے مین انتہا درجہ کی قابلیت پیدا کی اور اپنے زادبوم کے خیرخواہ
صادق ہوئے کہ الور مین علم کی ترقی جسقدر ہوئی صرف اونہین کے
سبب سے ہے اونہین کی سعی سے مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب مرحوم
نے مصارف سررشتہ تعلیم کیواسطے جمع پر ایک روپیہ فیصدی لگایا کہ اس
ذریعہ سے سررشتہ قایم رہا ورنہ رئیس کی فضول خرچی کے سبب سے موقوف
ہوجاتا اور جب صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے انتظام راج کی اصلاح کی منشی
کانجمل نے بصلاح نیک دیکر اور نہایت مفید معلومات بہم پہونچاکر صاحب
ممدوح کی بہت مدد کی اور اپنے کام کو اس عمدگی سے انجام دیا کہ اونہین
کے وقوف حالات خلایق الور سے اس راج مین تربیت نے فروغ پایا ؛

سررشتہ وع سنہ ۱۸۷۵ع مین منشی کاہنجمل بہت مدت تک مبتلا رمرض رہکر بہت تکلیف
پائی اور تاریخ ۱۰ مئی کو اونکے انتقال کی خبر پہونچی تو صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو نہایت غم والم ہوا اس شخص کے انتقال سے راج الور کو سخت صدمہ پہونچا
ہے کہ حسن اخلاق ولیاقت وخیرخواہی وجہ اوصاف کی رو سے وہ اپنے
عہدہ کیواسطے ایسا مستحق ولایق تہا کہ بجا ہے اوسکے مقرر ہونے کیواسطے
کوئی ایک شخص جو بہہ صفت موصوف ہو بہم نہ پہونچ سکا بمجبوری صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے سررشتہ تعلیم کو چند شخصون پر منقسم کرکے بندوبست کارروائی کیا

فوج

فوج کا بندوبست جیسا قدیم سے تہا یا جیسا مابعد عہد انتظام ایجنسی مین ہوا
تہا مہاراجہ سیودان سنگہ صاحب کو بالکل پسند نہوا اونہون نے ایک
محکمہ سپہ سالاری کابلی مین اور دوسرا الور مین مقرر کرکے صرف اوس پچہلے
انتظام مین ہی بڑا انقلاب پیدا کیا بلکہ قدیم موروثی بخشی کو بے اختیار
کرکے اوسکی تنخواہ موقوف کردی اور راجپوت سوارون کے چند رسالہ جات
اور فتح پلٹن کے چار سو سپاہی موقوف کرکے بجاے اونکے مسلمانون کی
فوج مفصلہ ذیل بہرتی کی اور بالکل صورت بدلدی

۱۸۳۷

سواران ۸۸۰ پیادگان ۹۵۷

بوڈی گارڈ	رجمنٹ	شیوداں پلٹن	میواتی	خانزادہ
۱۱۹	۷۶۱	۴۶۹	۲۸۷	۲۰۱

سنہ۱۸ مین جب تک موقوف شدہ راجپوت اور بہرتی جدید مسلمان موجود رہے مخالف فریقون کی رضامندی مین کوئی تدبیر پیش نگئی آخرکار بہرتی جدید کو موقوف اور راجپوتون کو بحال کیا گیا تب امن کی صورت پیدا ہوئی ٭

شروع سمت ۱۹۲۷ مین فوج کی کیفیت حسب تفصیل ذیل تہی ٭

نام فوج	آدمی	توپ	گہوڑے	اونٹ	بیل	خرچ
توپخانہ اسپی	۲۳	۴	۲۸	۰	۰	[illegible] سالانہ
توپخانہ جنسی یعنی نرگاوان وشتری	۳۸۰	۴۵	۰	۳۳	۲۰۳	
اٹھارہ رسالہ جات راجپوتان	۱۵۴۳	۰	۱۲۶۲	۰	۰	[illegible]
رسالہ نقدی	۱۲۶	۰	۱۲۶	۰	۰	[illegible]
فتح پلٹن	۶۶۵	۰	۰	۰	۰	[illegible]
خاص پلٹن	۳۶۲	۰	۰	۰	۰	[illegible]

نام فوج	آدمی	توپ	گھوڑے	اونٹ	بیل	خرچ
بجتاور پلٹن	۲۶۴	۰	۰	۰	۰	[illegible]
۴۳ قلعجات	۳۲۸۹	۰	۰	۰	۰	یک لکھ [illegible]
متفرق برادریان	۶۲۶	۰	۰	۰	۰	[illegible]
زنبورک	۱۰۰	۰	۰	۱۰۰	۰	[illegible]
میزان	۴۲۹۸	۴۹	۱۴۱۶	۱۴۳	۲۰۴	ے لکھ [illegible]

کاغذ مین یہہ فوج کیسی ہی کثیر التعداد معلوم ہو اصل مین کسی کام کی نہین ہے نہ قواعد جانتی ہے نہ وردی رکھتی ہے اور نہ اچھے ہتیار ہین صرف پولیس کے کام کی ہے ؛

فوج مندرجہ صدر کے سواے راجپوت جاگیردار ہین کہ بالعوض جاگیر کے سوارون سے نوکری کرتے ہین - دفتر بخشی گری مین کل جاگیرونکی تعداد یک لکھہ [illegible] لکھی ہے مگر اصل مین تین لاکھہ سے زیادہ ہے اسکے عوض مین ریاست ۷۰۰ سوارون سے نوکری لیتی ہے اونمین سے ۲۵۰ معاف رہتے ہین صرف وقت ضرورت پر حاضر رہتے ہین باقی نصف سالتمام مین چھہ مہینے حفاظت ڈاک و پولیس وغیرہ کی نوکری کرتے ہین قریب سو آدمی کے پیادہ بھی جاگیردار ہین ؛

جب راج کا انتظام تحت ایجنسی مین آیا فوج ازبس کشیدہ خاطر تہی اکثر مواقع

رسالدار اور قلعدار بقصور موقوف ہوکے بجاے اونکے غیر مستحق جدید لوگ مقرر ہوئے تہے موقوف شدہ راجپوت اہالیان کونسل مین سے کسی نکسی کی رشتہ دار تہے چنانچہ جدید غیر مستحق ملازم موقوف ہوکر مستحق و قدیم بلا رعایت مقرر کئے گئے ◆

پندرہ مہینے کی تنخواہ یکمشت دیگئی اور آیندہ کو دو ماہہ پر تنخواہ ملنے لگی آدہ آنہ فی روپیہ جو بابت حق تحریر وغیرہ وضع ہوتا تہا معاف ہوا اور اکثر خفیف شکایتین رفع ہوئین ◆

ہر تیسرے سال لوند کے مہینے کی تنخواہ فوج کو ملا کرتی تہی اور چہتیس مہینون مین وضع ہو جایا کرتی تہی مہاراو راجہ صاحب نے بجاے اوسکے کل فوج کی تنخواہ سے لوند کا مہینا وضع کرایا کہ یہہ بہی ایک مصیبت سمجہی گئی اگست سنہ ۱۸۷۱ع مین یہہ معاملہ محکمہ پنچایت مین پیش ہوا تو قرار پایا کہ آیندہ کو تنخواہ ہونے کا حساب انگریزی مہینون سے ہوا کرے اور چونکہ راج کا ہندی سال وسط اگست سے وسط ستمبر تک مختلف تاریخون کو واقع ہوتا ہے بلحاظ شروع سال اور ۳۱- اگست اخیر سال قرار پایا فوج کو اسطرح خوشی ہوئی کہ تنخواہ ہر ماہ ملیگی اور حساب مین صفائی ہوئے سے بہت فایدہ ہوا ◆

سنہ ۱۸۷۳ع مین پلٹن و قلعات کی جمیتین بہ تعداد ۸۱۰ جو [illegible] وغیرہ مین متعین رہتی تہین اونکی تنخواہ فوج سے علیحدہ کرکے سررشتہ جات مین لگائی گئی اور تنخواہ مین کسیقدر اضافہ ہوا - [illegible]

کوشش کی گئی مگر موروثی عہدہ یا ہونے سے کارگر نہو سکے تاہم حق القدر تعالی اسامیون پر کسیکو مقرر نکیا اس سے کسیقدر کمی ہوئی ٭

راج مین ہمیشہ سے دستور ہے کہ غیر حاضری بلا رخصت کی بابت سوارون کی تنخواہ سے زر تفاوت وضع ہوتا ہے چنانچہ جاگیر دارون کے ذمہ تفاوت کا قریب لاکہہ روپیہ کے چڑہ رہا تہا اور سالہا سال سے حساب صاف نہوا تہا بلکہ راج کے حساب مین ناواجب روپیہ لکہہ رکہا تہا جاگیردار اس مطالبہ سے بہت خایف و ناراض تہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اون جاگیرون مین جو درمیان مین مہاراؤ راجہ صاحب سے براہ ظلم ضبط کی تہین اور پھر واگذاشت ہوئین ایک لاکہہ روپیہ کا مطالبہ معاف کیا اور باقیماندہ کی تحقیقات کیواسطے کمیٹی مقرر کی اسمین بہت سا روپیہ غلط و ناواجبات تہا اور باقیماندہ روپیہ کا مطالبہ سرکار کے ایماء کی قسطین مقرر ہوئین اس سے کل جاگیردار بہت خوش ہوئے ٭

سرشتہ حفظان صحت

مہاراؤ راجہ شیودان سنگہ صاحب مرحوم نے مثل خرچ مدرسہ کے شفاخانون کے خرچ کا بھی ایک روپیہ فیصدی الگذاری راج پر لگایا تہا کہ اس سے سات ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی تہی اور خرچ صرف دو ہزار روپیہ سالانہ کا تہا جب ایجنسی مقرر ہوئی تو روپیہ کی گنجایش دیکہکر عمل مین اضافہ خرچ کیا گیا کہ آمدنی و خرچ برابر ہو گئے ٭

سنہ ۱۸۷۳ء مین اس سررشتہ کا اہتمام ڈاکٹر ہاردی صاحب کرتے تہے مگر اوسی سال مین ڈاکٹر ملن صاحب متعلق ایجنسی الور کرنے لگے دوسرے سال مین ڈاکٹر ڈونی صاحب مقرر ہوئے ❖

سنہ ۱۸۷۵ء مین ڈاکٹر ملن صاحب پہر آگئے ❖

راج مین تین دار الشفا، بمقامات الور و راجگڈہ و تجارہ مین اگرچہ ڈاکٹر صاحبان کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی کہ دیگر پرگنات مین بہی شفاخانجات مقرر کئے جاوین مگر نیٹو ڈاکٹرون کی قلت کے سبب سے اس ارادہ پر عمل نہو سکا تاہم حسب خواہش باشندگان ملک کہ بمقابلہ انگریزی علاج کے ہندوستانی علاج کو پسند کرتے ہین حکیم و بید ملازم راج پرگنات مین تعین ہوکر بند و بست معالجہ خلایق کیا گیا ❖

ریاست مین ٹیکہ لگانے کا عمل جاری ہوگیا ہے دیگر اقوام کی نسبت راجپوت و مینہ و مسلمان اسکے زیادہ مخالف ہین ابتک اونکا تعصب نہین گیا ہے کہ اکثر برسر مقابلہ ہو جاتے ہین اور حسب تحریر ڈاکٹر ڈونی صاحب عوام کا یقین اسپر ہے کہ ٹیکا لگانے سے انگریزون کا مقصود یہہ ہے کہ ہنود کے نہکلنک اوتار اور مسلمانون کے امام مہدی کو کہ پیدا ہونے والے ہین تلاش کرین ❖

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین اس سررشتہ مین بہت ترقی ہوئی شفاخانون مین علاج کرانے اور بچون کو ٹیکا لگوانے سے جو خلایق کو تعصب تہا وہ رفع ہوگیا اور رجوع خفیر رعایا فایدہ کثیر حاصل کرنے لگی ❖

اسپتال الورکا اہتمام مادہو نراین نیشو ڈاکٹر کرتا ہے یہہ شخص بہت محنتی و نیک چلن و خوش اخلاق ہے کل حکام جنکے تحت مین کام کیا ہے اوسکی حسن کارگذاری سے خوش ہین اور باشندگان شہر اوسکے حسن سلوک سے مشکور رہین اور بہت خوشی سے علاج کیواسطے آتے ہین ٭

طویلہ و دیگر دواب خانجات

الورکا طویلہ گہوڑون کی عمدگی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور ہے عہد انتظام ایجنسی مین بڑی بہی کوشش رہی کہ اس عمدگی مین کسیطرح کمی عاید نہو چنانچہ ایسا ہی بندوبست ہوا ٭

طویلہ اسپان سواری

انتظام ایجنسی شروع ہوا اوس سے پیشتر کے سنوات مین تعداد اسپان حسب تفصیل رہی تہی ٭

سمت	تعداد اسپان	تعداد کمی	خرچ سالانہ
سمت ۱۹۲۲	۵۷۸	۰	یک لکھ سمت ۱۳ اعاصه
سمت ۱۹۲۶	۶۹۰	۲۱۸	للو سمت ۱۳ اعامه
سمت ۱۹۲۹	۲۷۲	۶	ایمه ۱۳ عا ایمه تشتابی

بجملہ ۱۴۱ گہوڑون کے جو سمت ۱۹۲۷ مین کم ہوئے ۲۷ رسالون مین بہیجے گئے ۲۵ مرگئے باقیماندہ مختلف طور سے علیحدہ کیئے گئے ۔ ۲۷۲ باقی رہے اونمین سے سوراس خاص مہاراو راجہ صاحب مرحوم کی سواری کیواسطے متعین کیئے گئے مگر اوہون نے منظور نہ کیئے اور ۱۷۲ رئیس وریاست دونون کے استعمال کیواسطے رکہے گئے تہے ❊

گہوڑون کی خوراک کی قیمت مین بہت تخفیف ہوئی عمدہ گہوڑون کو علاوہ دانہ کے آدہ سیر سے ڈیڑہ سیر تک کہانڈ اور آدہ سیر سے ایک سیر تک روغن زرد اور دس پندرہ سیر دودہ ملتا تہا اسمین تخفیف ہوکر مناسب خوراک مقرر کی گئی اور وے پیشتر سے بہی زیادہ قوی وتندرست ہوگئے ❊

اسپان بگی خانہ

بگی خانہ مین زیادہ تر گہوڑیان ہین اون سے جو بچے پیدا ہوتے ہین نر خاص طویلہ ورسالہ جات مین بہیجدیئے جاتے ہین اور مادہ بگی خانہ مین رہتی ہین سنوات گذشتہ مین اونکی تعداد اسطرح رہی تہی ❊

سمت	تعداد	کمی	خرچ
سمت ۱۹۲۴	۱۰۷	۰	مہ ۂ ۱ ما صہ
سمت ۱۹۲۷	۱۶۴	۶۳	مہ ۂ ۱ اعا صہ ر
سمت ۱۹۲۸	۱۰۱	۱	معہ ۂ ۱ ما معہ تنخواہ

سمت ۱۹۱۱ کی کمی مین سے پانچ مرگئے ہ ۵ ایک رسالہ متعینہ الور مین بہیجے گئے کہ
زبان سے جب ضرورت ہو گاڑی کہینچنے کیواسطے آسکین باقیماندہ مین
سے ۲۶ خاص مہاراؤ راجہ صاحب کے استعمال کیواسطے متعین ہوئین ؛

طویلہ پیدائش اسپان

اس طویلہ مین دیگر طویلون کی نسبت اصلاح کی زیادہ ضرورت تہی گہوڑیان
اور بچہیرے اگاڑی پچھاڑی سے بندہے رہتے تہے گہوڑیان کبہی نہین
کہولی جاتی تہین اور بچہیرے بہی کم کہولے جاتے تہے اور خاطر خواہ
کودنے کی آزادی اونکو کبہی نہین ملتی تہی اس سے گہوڑیان اکثر بانجہ
رہتی تہین اور بچہیرے کم پیدے تہے اور جو پیدے بہت ضعیف الجسم اور کمزور
ہوتے تہے اور اگرچہ اونکو بہت فضول خوراک یعنی علاوہ دانہ کے دس
بیس سیر دودہ اور کہانڈ اور گہی ملتے تہے تاہم تیار ہونے پر کوئی گہوڑا
ڈہائی سو روپیہ سے زیادہ قیمت کا ہوتا تہا اور ہر ایک کی پرورش
مین ہزار پندرہ سو روپیہ خرچ ہوتا تہا ؛

جب کوئی گہوڑی ضعیفی یا کسی اور سبب سے ناکارآمد سمجہی جاتی وہ
اس طویلہ مین بہیجی جاتی اب ناکارآمد گہوڑیان سب نکالدی گئین اونکی
خوراک کا واجب طریقہ جاری کیاگیا اور اونکے رہنے کیواسطے تین احاطے
بنوائے گئے کہ اسمین گہوڑیان اور بچہیرے کہلی رہنے لگے اور کابل ضعیف
قوی ہیکل اور چالاک ہو گئے ؛

تفصیل پیدایش و وفات بچھیرہا

سنہ	تعداد گھوڑیان	تعداد پیدایش بچھیرہا	تعداد وفات بچھیرہا
سنہ ۱۸۶۷و۶۸	۲۰۴	۷۳	۴۰
سنہ ۱۸۶۸و۶۹	۱۹۹	۶۴	۶۰
سنہ ۱۸۶۹و۷۰	۳۰۴	۶۲	۴۲
سنہ ۱۸۷۰و۷۱	۲۳۸	۶۵	۳۱
ششماہی سنہ ۱۸۷۱و۷۲	۸۱	۳۵	۷۰

ان سررشتہ جات کی آراستگی وانتظام مین خواص شیوبخش نے بہت کوشش کی ہے یہہ شخص بہت ہوشیار ومحنتی وچست وچالاک ہے کل دواب خانجات راج دہنی وزوندا وسی کے اہتمام مین ہین فضول مصارف کی تخفیف واصلاح مین اوس نے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہت مدد دی ہے مہاراؤ راجہ صاحب مرحوم کو یہہ تدبیرین ناگوار گذری تہین اسواسطے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اون کو مفصل لکہا ہے ؛

سنہ ۱۸۷۱و۷۲ مین گئو سالہ کا خرچ بقدر تین ہزار روپیہ سالانہ تہا روندہون کی کثرت پر خیال کرنے سے کہ صرف اونہین کیواسطے ہین یہہ خرچ فضول نظر

آتا تہا گئوسالہ کا مقصود اعظم یہہ ہے کہ رتہہ خانہ وغیرہ کارخانہ جاتکیواسطے نرگا ذپیدا ہواکرین اور محل اور کوٹہیار کے خرچ کے واسطے دودہ دہی ہوتا رہے چنانچہ دودہ دہی تو جسقدر ہونا چاہئیے تہا اوسکا عشر عشیر بہی نہوا اور محافظ گئوسالہ اچہے جانورون کے عوض ناقص بدل دیتے یا اونکو بالکل علیحدہ کر دیتے کوئی پرسان نہ تہا اسواسطے اس سررشتہ کے انتظام کی یہی تدبیر کی گئی کہ کل عمدہ گائین منتخب کی گئین اور ایک عمدہ بچار الور سے اور چار حصار کے سرکاری گاؤخانہ سے خرید کرنیکو بہیجے گئے اوس زمانہ مین گئوسالہ مین چارسو مویشی تہے اور روش انتظامی سے امید تہی کہ چند سال مین عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نقشہ ذیل سے ثابت ہے ٭

نقشہ دواب خانجات راج الور

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۱ء	مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	مارچ سنہ ۱۸۷۷ء
فیل	۳۳	۲۴	۳۴
شتر	۱۱۱۴	۱۴۴۸	۱۵۴۸
بہینس	۲۷۳	۳۱۸	۳۷۷
بیل	۵۱۷	۴۰۵	۵۴۷

قسم دواب	مئی سنہ ۱۸۷۱	مارچ سنہ ۱۸۷۵	مارچ سنہ ۱۸۷۷
مادہ گاؤ	۳۶۲	۴۳۲	۴۴۰
بچہڑہ	۳۵۰	۳۶۹	۴۴۶
سانڈ گہوڑہ	۱۷	۱۷	۷
اسپ مادگان بچہ کش	۸۰	۶۹	۶۱
بچہیرہ بچہیری	۴۰	۱۱۶	۱۲۹
اسپان سواری	۲۹۲	۳۶۲	۳۰۴
اسپان بگی خانہ	۱۶۸	۶۴	۷۳
اسپان رسالہ جات	۱۴۴۲	۱۲۵۴	۱۳۴۴

شترہ بیوتات

اس سنہ سے طویلہ و فیلخانہ و رتہہ خانہ و شتر خانہ وغیرہ کو اجناس خرچ
روزمرہ دیجاتی ہے شروع بندوبست ایجنسی پر الـ روپیہ روز کا خرچ
تہا کل سنہ مین ابتری ہو رہی تہی خرچ کی کچہہ قید نہ تہی اور حساب
کی پرتال چند سال سے ہنوئی تہی متصدیون کی تنخواہ پانچ پانچ روپیہ
ماہوار تہی اور وہ بہی دو برس سے نہ ملی تہی تاہم وسے فربہ اور

خوش پوش تھے اور اس شقہ مین نوکر ہونے کی ہر شخص تمنا رکھتا تہا
چنانچہ ایک موقع ایسا آگیا کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے کل عملہ یکقلم
موقوف کیا اور سیٹھہ ملاپ چند کو جس نے پیشتر بعہد انتظام میجر ایبی
صاحب یہہ کام کیا تہا ازسر نو طلب کرکے اس شقہ کا اہتمام سپرد کیا
مگر کچھہ عرصہ بعد دریافت ہوا کہ سیٹھہ ملاپ چند بجائے کار سرکار کے اپنے
خانگی کامون مین زیادہ مصروف رہتا ہے اسواسطے اوسکو علیحدہ کرکے
پنڈت روپ نراین صاحب بیچہر دار راج نے عرصہ تک خود کام کیا اور بعد ازان
اونکے صاحبزادہ پنڈت رام چرن صاحب نے کیا اور پنڈت رام چرن
صاحب ریاست جہالاواڑ مین بعہدہ ڈپٹی کلکٹری مقرر ہو گئے اوس وقت
سے پہر پنڈت روپ نراین صاحب کرنے لگے ❊

۱۸۷۰ء مین حسب دستور ستمرہ چند دوکاندار سامان مطلوبہ بطور ٹہیکہ
روزمرہ بہم پہونچاتے تھے اونکو بازاری نرخ سے ایک مہینے کے اندر
قیمت ملجاتی تہی اسواسطے وے نرخ گران رکھتے تھے اور راج کا نقصان
ہوتا تہا کم وزنی و ناقص جنس و جعلی حساب وغیرہ انواع ذریعون سے
ریاست کو لوٹتے تھے اونکی دغابازی اسقدر مشہور تہی کہ اونکی چھپایات
مین سے آدہ آنہ وضع ہوتا تہا ❊

اسواسطے یہہ ٹہیکہ جسکو مودیخانہ کہتے تھے موقوف کیا گیا اور چند گماشتے
نوکر رکھہ کے جہان ارزانی ہوئی وہین خرید اجناس کیواسطے بھیجے
گئے اس سے بہت کفایت ہوئی مگر گماشتے بہی اپنا فایدہ مقدم سمجھنے لگے

تب بہر سانی اجناس کے بہ اجراے اشتہارات ٹہیکہ جات مقرر کیئے گئے اور کل اجناس خوش خرید عمدہ قسم کی اور بارزان نرخ سے خریدی گئی۔ ان تدبیرون سے جو خرچ سابق مین چار لاکھہ سالانہ ہوتا تہا سنوات آیندہ مین حسب تفصیل ہوا۔

سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء	سنہ ۷۱ و ۱۸۷۲ء	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء
۲ لکھہ [illegible]	۲ لکھہ [illegible]	۲ لکھہ [illegible]

فصل وار ارزانی نرخ پر اجناس خریدنے اور کوٹہیار مین بطور امانی رکہنے سے خرچ کی تخفیف ہوئی اور بازار مین نرخ اجناس جو روزمرہ کی خریداری سے گران ہوکر باعث تکلیف رعایا رہتا تہا ارزان رہا غرض اس بندوبست سے راج و رعایا دونون کو فایدہ پہونچا۔

تنازعات سرحدی

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۱ء مین کپتان ایبٹ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نے ۶۱ مقدمات تنازعہ سرحدی فیمابین راج الور و جیپور کا فیصلہ کیا انمین سے چار منسوخ ہوکر مکرر فیصل ہونے کے لایق سمجھے گئے باوجودیکہ اہالیان جیپور نے انواع طرح سے خلل اندازی کی اور اکثر موقعون پر باوصف فیصلہ واجب کے ناراضگی ظاہر کی مگر صاحب نے اپنا کام بہت انصاف وصفائی سے کیا مہاراجہ صاحب جیپور کا مین منشا رہے کہ سرحد کا نزاع

رفع ہوا جسطرح اہالیان الور علاقہ راج جے پور کو دبایا نہین چاہتے اسیطرح مہاراجہ صاحب کو بہی علاقہ الور کا دبانا منظور نہین ہے مگر اونکے اہلکار اپنے فواید کی غرض سے فیصلہ کرنا نہین چاہتے تہے۔

موسم سرما ۱۸۶۹ء مین دو راجہ الور و جے پور کے بارہ دیہات تقسیم ہوئے ان دیہات پر دونون ریاستون کا مشترک قبضہ رہنے سے ہمیشہ تکرار و نزاع رہتا تہا بحکم کپتان صاحب و میجر برٹفورڈ کپتان ایٹ صاحب نے کل حالات دیہی تحقیق کرکے تقسیم واجب کر دی کہ فریقین راضی ہوگئے۔

راج الور و ضلع گورگانوہ کے درمیان بہی نزاع سرحدی بہت تہی لیکن ہے معتمد اہلکار متعین ہوا اوس نے باتفاق تحصیلدار ضلع گورگانوہ بجز ایک یا دو مقدمون کے سبکا برضامندی فیصلہ کر دیا۔ تجارہ اور فیروزپور کے درمیان ایک بڑا تنازع سرحدی تہا کہ اوسکا چیف کورٹ پنجاب تک اپیل ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوہ و صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے باتفاق فیصلہ کیا۔

۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین رعایا راج جے پور نے چند مقامات پر فساد کرکے نزاع سرحدی کو تازہ کیا اور اہالیان راج نے حد منفصلہ پر مینارہ جات تعمیر نہونے دیئے اور حسب عادت معہودہ نالشات پیش کین ہر مقدمہ کی واقعی حقیقت رعایاء علاقہ الور کے بیان کے موافق پائی گئی مگر کسی مقدمہ مین اہالیان جے پور سے دروغ نالش کی بازپرس نہوئی۔

مسٹر اوٹین صاحب مہتمم بندوبست گورگانوہ نے مدت کے تنازعہ سرحد موضع پرتاب پورہ علاقہ الور اور گردہرپور علاقہ نابھہ کا حسب دعوی راج الور فیصلہ کیا ÷

سرحد جے پور پر سب سے بڑا سنگین مقدمہ موضع راجنوتہ علاقہ جے پور اور دیہات پرگنہ بانسور علاقہ الور کا تہا ۱۸۶۳ء مین دونون ریاستون نے کپتان ایبٹ صاحب پر منحصر کیا کہ ماہ نومبر صاحب موصوف نے فیصلہ کیا اور زمین متنازعہ راج الور مین شامل ہوئی ÷

سرحد ملحقہ پٹیالہ ونابھہ پر لفٹنٹ میسی صاحب اسسٹنٹ کمشنر پنجاب نے رفع نزاع کرکے مینارے تیار کرائے ÷

سنہ ۱۸۶۷ء مین صاحب مہتمم بندوبست ضلع گورگانوہ اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ الور نے مقدمہ موضع سانتو علاقہ الور وکنوکہ علاقہ گورگانوہ کا فیصلہ کیا ÷

ڈوریان

راجنوتا

میسی

سانتو
کنوکہ

تیسری فصل

راج دھولپور

راج دھولپور جسکے شمال و مشرقی سرحد پر آگرہ کا انگریزی ضلع اور جنوب مشرقی پر دریاے چنبل ملحق سرحد شمال راج گوالیار او رمغربی پر قرولی و علاقہ راج بھرت پور ہین خطوط عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ اور ۲۶ درجہ ۵۷ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۲۲ دقیقہ اور ۷۸ درجہ ۱۷ دقیقہ کے درمیان واقع ہے شمال مشرق سے جنوب مغرب میں اسکا طول ۵۷ میل اور سمت مخالف مین عرض ۳۲ میل اور ۱۶۲۶ مربع میل کا رقبہ ہے ؛

دریاے چنبل جو اس ریاست کی جنوب مشرقی سرحد ہے مشرق کیطرف بہتی ہے اور اس راج کی حد پر قریب ساٹھ میل بہکر ضلع آگرہ اور راج گوالیار کی سرحد ہوگئی ہے یہان گنگا جسکو اس نواح مین اوٹنگن کہتے ہین چند میل تک سرحد پر بہکر قریب چودہ میل ملک کے اندر مشرقی سمت مین جاتی ہے اور وہان سے آگے اس راج اور ضلع آگرہ کے درمیان بیس میل تک خط سرحدی ہوئی ہے اثناء ریاست واقع سرحد عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۵ دقیقہ پر جانب راست یعنی جنوب سے پاربتی نامی ایک نالہ کہ ملک قرولی سے جنوب مغرب سے شمال مشرق کیطرف بہکر داخل راج دھولپور ہوا ہے اسمین شامل ہوا ہے -

पारबती

ملک کے مشرقی حصہ کا سطح علی العموم ہموار اور ریتہ کا ہے جنوب مغربی
حصہ پہاڑی ہے کہ علاقہ گوالیار کے پہاڑون سے سلسل پست پہاڑیان
پہیلی ہوئی ہین زمین اگرچہ اصل مین ناقص ہے مگر متواتر آبپاشی سے
زرخیز ہوگئی ہے اور جس سال بارش اچہی ہوتی ہے عمدہ فصل زراعت
سے ملبوس ہوجاتی ہے اور جابجا کثرت درختان انبہ سے بڑی رونق
ہے اس علاقہ مین بڑے قصبات دہولپور وباڑی وراج کہیڑہ ہین
کہ اونکا حال آیندہ لکہا جاویگا - اور بڑی سڑک آگرہ وگوالیار کی ہے
اور قریب اوسی کے متوازی ریل کی سڑک تیار ہوئی ہے *

دہولپور خاص دارالحکومت سڑک آگرہ وگوالیار پر آگرہ سے ۳۴
میل جنوب مین اور گوالیار سے ۳۷ میل شمال مین عرض بلد شمالی ۲۶
درجہ ۴۱ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۸ دقیقہ پر واقع ہے شہر سے
ایک میل پر جنوب مین چنبل ندی ہے کہ سڑک پر اوسکا کشتیون سے
عبور ہوتا ہے مگر چار میل بر تر بمقام کیتری جہان اوسکا عرض پون میل
ہے پایاب رہتی ہے موسم برسات مین اس دریا کی طغیانی سے کنارہ
راست پر دور تک زمین غرق آب ہوجاتی ہے مگر کنارہ چپ جسپر قلعہ
واقع ہے بہت بلند ہے اوسطرف پانی نہین چڑہ سکتا ہے یہان بہت
عمدہ قدیم زمانہ کی مسجدین اور مقبرے ہین ایک مسجد کی نسبت کہتے ہین کہ
سنہ ۱۶۳۴ع مین شاہجہان نے بنوائی تہی اور چند دیگر مکانات اوس سے
بہی پہلے زمانہ کے ہین یہہ سب مکانات نہایت خوش وضعی اور سار ہاکے

عمدہ پتہر کی تعمیر سے تیار ہوئے ہین دہولپور بہت قدیم شہر ہے حسب روایت باشندگان ملک ٹفنتہلر صاحب نے لکہا ہے کہ دولہ نامی کسی رئیس نے آباد کیا تہا اور اوسی کے نام سے دہولپور موسوم ہوا کہتے ہین کہ اوسکو ایک بڑا جسیم سرخ پتہر نظر پڑا اوس نے حکم دیا کہ اوسکو کہندہ کرکے ایک مکان بنایا جاوے مگر جب تحقیق ہوا کہ اوسکا عمق اسکام کیواسطے کافی نہین ہے تو اوسکو ہموار کرکے اوسمین تالاب کہدوایا اور اوسکے قریب محل و سیرگاہ و چاہ بنوائے اب بہی وہان فرودگاہ کا میدان اور صاحب رزیڈنٹ سابق کا تیار کرایا ہوا مسافرخانہ کا بنگلہ ہے کہ بنگلہ کو مہارانا صاحب نے خرید لیا تہا ❊

باڑی یہہ قصبہ راج کے جنوب مغربی حصہ مین پہاڑون کے درمیان دہولپور سے اٹہارہ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۳۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۴۲ دقیقہ پر واقع ہے بجز اسکے کہ ایک پرگنہ کا صدر ہے اوسمین کوئی امر قابل تحریر نہین ہے ❊

راج کہیڑہ یہہ قصبہ بہی پرگنہ کا صدر ہے اور دہولپور سے شمال مشرق مین بفاصلہ ۳۲ میل عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۸ درجہ ۱۵ دقیقہ پر واقع ہے ❊

منیہ ایک بڑا گانو لب سڑک آگرہ و گوالیار آگرہ سے ۲۵ میل جنوب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۵۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۵۹ دقیقہ پر واقع ہے ❊

बैला

मनया

رجورہ لب سڑک آگرہ و باڑی آگرہ سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۴۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۹ درجہ ۴۴ دقیقہ پر واقع ہے ❖

تاریخ ریاست

قریب ڈیڑہ سو برس بیشتر مہارانا صاحب والی دہولپور کے بزرگ موضع گوہد مین کہ قلعہ گوالیار سے اٹھائیس میل شمال مشرق مین واقع ہین زمیندار تہے قوم سے جاٹ اور بہت محنتی و جنگ آور ہوتے ہین اونکی رعایا بہی زیادہ تر جاٹ ہے اور جاٹون کا نکاس راجپوتون سے تبلاتے ہین ❖ محنت اور بہادری کی وجہہ سے اوہنون نے ۱۷۲۵ء و ۱۷۴۰ء کے درمیان باجے راو پیشوا کی خدمت مین رسوخ حاصل کیا اور اوس زمانہ کی افراط و تفریط مین بہ تحت مرہٹون کے گوہد کے حاکم ہوگئے جس رئیس نے یہہ حکومت حاصل کی اٹہارہوین صدی کے وسط مین مرگیا اور اوسکا بہتیجا جانشین ہوا اوس نے بہی دانشمندی سے حدود ریاست کو بڑہایا مرہٹون اور جنگ آوران شمال کے درمیان بدعوی سلطنت جو معرکہ ہوا اوسمین وہ سب سے علیحدہ رہا اور جب ۱۷۶۱ء مین بمقام پانی پت شکست کا دن آیا اور مرہٹے برباد و تباہ ہوکر سفر در ہوئے اوسی روز رانا لوکیندر سنگہ کے چچا نے گوالیار کے قلعہ پر قبضہ کرلیا اور لوکیندر سنگہ نے رانا گوہد کا خطاب اختیار کیا ❖

چھہ برس تک اس خود اختیاری پر کسی نے اعتراض نکیا مگر عرصہ درمیانی مین زور پکڑ کے ۱۸۰۳ء مین مرہٹون نے پھر اپنا تسلط شروع کیا اور جنرل رگہناتہہ راؤ نے جو ماعد پیشوا ہوا ہندوستان پر ترمین گوہدکے رانا کو پست کرنا چاہا اگر رانا نے بہی قلعہ کو مستحکم اور فوج کو قواعد سے آراستہ کرلیا تھا اور بہادری خاص بہی زبردست اور بہادر آدمی تہا ایسا مقابلہ کیا کہ مرہٹون کے دانت کہٹے ہوگئے اور رگہناتہہ راؤ کو صلح کرنی پڑی آخرکار مرہٹون نے تین لاکہہ روپیہ لیکر فوج برخاست کی اور رانا لوکیندر سنگہ کو اپنے تحت مین خود اختیار رئیس منظور کیا ❊

بتاریخ ۲ - دسمبر ۱۸۰۴ء سرکار انگریزی نے اس غرض سے کہ اپنے ممالک پر حملہ ہونیکا انسداد کیا جاوے اور احاطہ بمبئی کے معاملات ملک گیری مین دشمنون کو مغالطہ دیا جاوے مرہٹون کے سرکش خراج گذار رانا لوکیندر سنگہ سے بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل اتفاق واحدیت پیدا کی ❊

عہدنامہ

شرایط عہدنامہ مرتبہ مقام فورٹ ولیم بنگالہ یعنی کلکتہ فیمابین نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل منتظم مہمات اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی منجانب کمپنی موصوف و مہاراجہ لوکیندر سنگہ صاحب بہادر رانا گوہد منجانب خود و وارثان و جانشینان خود ❊

قلم اول درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ لوکیندر سنگہ

صاحب بہادر اور طرفین کے وارث و جانشینون کی ہمیشہ دوستی رہیگی اور
حصول مطالب مفصلہ ذیل کیواسطے اونمین باہم اتفاق رہیگا

قلم دوم جب کبھی فریقین متعہدین مین سے کسی کی مرہٹون سے لڑائی
ہو گی تب اگر مہاراجہ توکیندر سنگ صاحب اپنے ملک کی حفاظت یا دشمن کے
ملک کی فتح کیواسطے سرکار کمپنی سے انگریزی فوج کے خواستگار ہونگے
تو اونکی درخواست تحریری قریب ترین فرودگاہ افواج کمپنی کے کمانر
کے پاس پہونچنے پر بحسب ضرورت کار اونکے پاس فوج بہیجی جاویگی اور
جب تک اونکو مطلوب ہوگی اونکے پاس رہیگی اور جب وے رخصت کرینگے
تب واپس آویگی اس فوج کے مصارف بحساب بیس ہزار روپیہ سکہ
مچھلی دار چلن بنارس یا دیگر سکہ ہم قیمت تعداد مذکورہ ماہوار فی پلٹن
بہ تعداد مروجہ حال مع توپخانہ معمولی مہاراجہ صاحب ادا کرینگے جس روز
سے فوج ممالک سرکار کمپنی یا علاقہ نواب اودہ سے کوچ کرے گی اوسی روز
سے یہہ مطالبہ شروع ہوگا اور جس روز اوسی مقام پر واپس پہونچ
جاویگی اوس روز تک جاری رہیگا کہ حساب درج ہوتا رہیگا اور ایک
منزل چار کوس کی سمجھی جاویگی ؛

قلم سوم یہہ فوج مہاراجہ صاحب کی ملک کو غیر و خانگی دشمنون سے
محفوظ رکھنے اور مرہٹون سے فتح کر کے اونکے ملک کا اضافہ کرنے مین
مصروف رہیگی ؛

قلم چہارم اس عہدنامہ کے بموجب جو ملک کہ افواج سرکار کمپنی بہا

افواج مہاراجہ صاحب یا دونون شامل حال بذریعہ جنگ یا صلح کے مرہٹون سے حاصل کرینگے بجز اون چہہ محالات کے جو ملوکہ قدیم مہاراجہ صاحب تھے مرہٹون کے قبضہ مین ہین اس حساب سے کہ ایک روپیہ مین سے

سرکار کمپنی	مہاراجہ صاحب
۹	۱

تقسیم ہوگا کل آمدنی کی اوسط مقدار طرفین کے امین جمع دہ سالہ کے ذریعہ سے تحقیق کرینگے اور ملک متعلقہ مہاراجہ صاحب کے قبضہ مین رکہ سرکار کمپنی کے حصہ کا روپیہ بعد منہائی مصارف تحصیل بطور خراج مہاراجہ صاحب کیطرف سے سرکار کمپنی کے خزانہ مین داخل ہوتا رہیگا ✦

قلم نہم جب کبہی سرکار کمپنی اور مہاراجہ صاحب کی افواج کو بالاتفاق حدود ممالک مہاراجہ صاحب سے باہر مرہٹون سے لڑانا مناسب مقصود ہوگا تو وقت پہونچنے درخواست تحریری کے مہاراجہ صاحب دس ہزار سوار نوکری مین مہیا کرینگے اور طرفین سے اپنا اپنا روپیہ علیحدہ خرچ کرینگے اور اگر بوقت وایسی فوج انگریزی بجانب ممالک سرکار کمپنی مہاراجہ صاحب اونکی خدمت کے خواہان ہوکر رکہنے کی درخواست کرینگے تو بتت درخواست حسب شرایط مندرجہ قلم دوم فوج کا خرچ ادا کرینگے مگر سرکار کمپنی کو اختیار نہوگا کہ مہاراجہ صاحب کی فوج کو اوجین واندور کی حدود سے دوسری طرف اونکی خاص منظوری کے بغیر بہیجین اور نہ اسباب مین اون سے درخواست کرینگے ✦

قلم ششم جب انگریزی فوج مہاراجہ صاحب کے ملک کی حفاظت یا
دیگر ملک کی فتح کرنے مین مصروف ہوگی مہاراجہ صاحب تعمیل طلب خدمت بتلادینگے
مگر اوسکی انجام دہی فوج انگریزی کے کمان افسر کی تدبیر سے ہوگی ❖

قلم ہفتم جب کبھی مہاراجہ صاحب اور سرکار کمپنی کی فوجین بالاتفاق
کہین دور کی لڑائی پر ہونگی تب انگریزی فوج کا کمان افسر خدمتہا تعمیل
طلب مین مہاراجہ صاحب کی صلاح لیگا مگر بصورت اختلاف راے فیصلہ
قطعی اور تدبیر انجام دہی خدمت کمان افسر فوج انگریزی کی راے
پر منحصر ہونگے مگر مہاراجہ صاحب اپنی فوج کے ہر طرح مالک و حاکم
رہینگے ❖

قلم ہشتم جب کبھی سرکار انگریزی اور مرہٹون کے درمیان باہم
صلح ہوگی اوسوقت جو عہدنامہ ہوگا اوسمین مہاراجہ صاحب بطور ایک
فریق کے داخل ہونگے اور اوس عہدنامہ مین مہاراجہ صاحب کے ملک مقبوضہ
حال اور قلعہ گوالیار کے کہ قدیم سے مہاراجہ صاحب کا خاندان اوسپر
قابض رہا ہے بشرطیکہ اوسوقت قلعہ مذکور اونکے قبضہ مین ہوگا و نیز
دیگر ملک کی جو فتح ہوکر مہاراجہ صاحب کے قبضہ مین رہنا قرار پاوے
بدستور مہاراجہ صاحب کے قبضہ مین رہنے کی کفالت دیجاویگی ❖

قلم نہم مہاراجہ صاحب کے ملک مین کوئی انگریزی کوٹھی نہ بنائی
جاویگی اور نہ کوئی شخص کسی نام سے منجانب سرکار انگریزی وحسب
اجازت نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل بغیر اسکے کہ اول مہاراجہ

صاحب سے منظوری حاصل کر لیجاوے اونکے ملک مین بہیجا جاوے گا
فوج الکار خدمات کیواسطے اونکی رعایا بیگار مین نہ پکڑی جاوے گی
اور نہ بجز خاص مہاراجہ صاحب کے اور کوئی کسی طرح کی حکومت کریگا

کोटविलियम

بمقام فورٹ ولیم کلکتہ بتاریخ ۲ دسمبر سنہ ۱۷۷۹ء
بمہر و دستخط مرتب ہوا

ان شرایط کے بموجب [illegible] ۱۷۸۰ء مین انگریزی فوج بتعداد دو ہزار چار سو
पोफम
کس بہ تحت حکومت کپتان ولیم پوفم صاحب مرہٹہ غارتگرون کو ملک گوہد سے
خارج کرنے اور رانا کی مدد کرنے کیواسطے متعین ہوئی کپتان پوفم صاحب
लाहर
نے مرہٹون کو نکالدیا لاہر کا قلعہ فتح کیا اور ۴ اگست کو قلعہ گوالیار بہی
جو اسوقت تک ناممکن الفتح مشہور تہا حملہ کر کے قبض و تصرف کر لیا اور
رانا گوہد کو دیدیا ۔

عہدنامہ مابین سرکار انگریزی و مادہو جی سیندہیہ مورخہ ۱۳ اکتوبر
سنہ ۱۷۸۱ء کے بموجب رانا صاحب کو کفالت دی گئی کہ جب تک عہدنامہ سرکار
انگریزی پر قایم رہینگے گوالیار و دیگر ممالک اونکی ملکیت سمجہے جاوینگے اور
مہاراجہ سیندہیہ اونمین مداخلت نکرینگے مگر باوصف اس حسن سلوک
کے چند معاملات سے ثابت ہوا کہ ۱۷۸۲ء مین سرکار انگریزی کے خلاف
جو دشمنون کا اجتماع ہوا اوسمین رانا صاحب شریک تہے اسواسطے عہدنامہ
معاونت باہمی منسوخ سمجہا گیا اسی سبب سے جب مادہو جی سیندہیہ
सालबाई
نے بذریعہ عہدنامہ سالبائی مورخہ ۱۷ مئی سنہ ۱۷۸۲ء آزادی پائی تب اوس نے

گوالیار اور گوہد پر حملہ کیا اور سرکار انگریزی نے رانا صاحب کی کچھ
مدد نہ کی رانا صاحب سے اونکا مقابلہ ہونا مشکل تھا مدت کے محاصرہ
کے بعد گوالیار خالی کرنا پڑا گوہد چھین لیا گیا اور خود رانا صاحب قید ہوگئے
مگر پھر بھی انقلاب پیدا ہونیوالا تھا ۱۸۰۳ء مین سرکار انگریزی نے مہاراجہ
دولت راو جانشین مادہوجی سیندہیہ سے لڑائی شروع کی امباجی
انگلیہ کہ ملک گوہد مین اونکی طرف سے حاکم تہا سرکار انگریزی کی فتح یکلخت
یا تو دراصل یا صرف ظاہر مین اپنے آقا سے باغی ہوگیا اور سرکار انگریزی
کے شامل ہوکر بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل اقرار کیا کہ گوالیار و دیگر
اضلاع جو رانا صاحب گوہد کو آپ دیا چاہتے ہین بشرطیکہ میرے دیگر
ملک مقبوضہ کو بلا تعین خراج مکفول کردین خالی کردونگا *

عہدنامہ راجہ امباجی راو انگلیہ

عہدنامہ اتفاق واحدیت فیمابین سرکار آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ
امباجی راو انگلیہ براد دست برداری راجہ امباجی چند اضلاع سے
جنمین قلعہ گوالیار وگوہد وغیرہ کہ ابتک بطور ٹھیکہ راجہ موصوف کے پاس
تھے واقع ہین بحق سرکار انگریزی و براد کفالت سرکار انگریزی راجہ
امباجی کے اون ملکون کا مالک ہوجانے مین جنمین قلعہ نرور وغیرہ ہین
مرتبہ جنرل گرارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار افواج انگریزی موجودہ
ہندوستان بمجاز اختیارات اندرین باب عطیہ جناب نواب امیر العظام

رچارڈ مارکویس آف ویلزلی صاحب بہادر نائٹ معروف ترین سلسلہ سنٹ پیٹرک و معزز ترین مشیر خاص بادشاہ انگلستان و کپتان جنرل و سپہ سالار کل افواج بری انگلستان متعینہ ہندوستان و گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل فورٹ ولیم بنگالہ منجانب انریبل کمپنی و راجہ امباجی راو انگلیہ منجانب خود و وارثان و جانشینان

قلم اول انریبل کمپنی اور راجہ امباجی راو انگلیہ اور جانبین کے وارثان اور جانشینون کی دوستی و احدیت مستقل قایم ہوئی اس احدیت کے بموجب ایک فریق کے دوست و دشمن دونون فریق کے دوست و دشمن متصور ہونگے اور کوئی فریق اس شرط سے منحرف نہوگا

قلم دوم راجہ امباجی اقرار کرتا ہے کہ وہ قلعہ گوالیار کو مع اضلاع مفصلہ ذیل کا قلعات واقع اضلاع مذکور کے کہ ابتک اوسکے ٹہیکہ مین رہے ہین سرکار کمپنی کو دیدیگا اور جسوقت افسران سرکار انگریزی پہونچینگے بلا توقف و تامل قبضہ کرا دیگا اور یہہ بہی اقرار کرتا ہے کہ قلعات و اضلاع مذکور کو سرکار کمپنی جسطرح مناسب و ضرور سمجہے متصرف کرے وہ کسیطرح اپنی طرف سے اونپر دعوی نکرے گا

عہ لکہہ سنہ

گوالیار خاص	انتری بیج محالات چمک لوان سلیان وغیرہ	امباپور	سمولی
للعہ	یک لکہہ ص	للعہ	ـــ

تعلقہ ابان	اندرکی	بارہانک	بہاندری
عہ ۃ	ـــہ ۃ	ـــہ ۃ	عہ لکھہ
بہودا	بہار وضلع وکنج وکاہٹی	گوجرہ	کٹولی
ـــہ ۃ	ہر لکھہ	ـــہ ۃ	ہر لکھہ
لاوان کلان	پرگنہ نوح	پرگنہ بیٹرہ	دیوگڈہ
ـــہ ۃ	ـــہ ۃ	ـــہ ۃ	ـــہ ۃ

जमान इंदरकी बिधानक भांदरी

भोंदा लोहार गंज काहटी गूजरा करोली लावान नोह वीटवा ईसगढ

قلم سوم بلحاظ دوستی و یگانگت اونہ اہل کمپنی کے کہ راجہ اسباجی نے اپنی طرف سے اس عہدنامہ کے شرایط قبول کرکے ثابت کی ہے سرکار انگریزی راجہ اور اوسکے وارث و جانشینون کو قلعہ نرور اور اضلاع منفصلہ مع قلعہ جات متعلقہ کے جنکی نسبت راجہ کے اہلکارون نے اوسکے قبضہ مین ہونا ظاہر کیا ہے قابض رہنے کی کفالت دیتی ہے ان مالک کی بابت سرکار راجہ سے کچھ خراج یا لگان طلب نکرے گی ✦

नरवर

لعہ لکھہ للعہ ۃ لمار

پرور خاص	تعلقہ سرادرین	تعلقہ برٹاد ونگری	دگڈولی خراس
عہ ۃ	لعہ ۃ	للعہ ۃ مار	ہلعہ ۃ

परवर सरादरेन [illegible]

راجگڈہ معــہ تہ صمار	کہیمس گہیڑہ سعــہ تہ صمار	ماراے وغیرہ الــ تہ	ماہی للا ــ تہ
ساسی رام صعــ تہ	سوکنی معــ تہ	کریادل عــ تہ	دیوگڈہ الــ تہ صمار
مرستری صعــ تہ	تعلقہ گوپال پور صعــ تہ	ڈونگرپور نگرولی عــ تہ	ٹپاس کرائی سعــ تہ
بیترواس وغیرہ للــ تہ اا	دیہات گوالیار جو نزور سے متعلق ہوگئے رام پور ماولی شولی صعــ تہ	دوداکنار عــ تہ	سیار عــ تہ
ستیل گڈہ وغیرہ یک لکھ عــ تہ	بیجاپور و دونگر للــ تہ	پوری رعــ تہ	سرسائی بہارن للا ــ تہ
اطلپور بہارن صعــ تہ	لوان پرگنہ شادورہ الــ تہ صمار	دولاگڈہ پرسنہ صعــ تہ صمار	تعلقہ شوری الــ

باگیسون	پرگنہ ماموہنی
للعہ ۃ	ے ۃ

قلم چھارم راجہ امباجی راؤ بلا منظوری سرکار انگریزی کسی انگریز یا فرانسیس یا کسی اور شخص کو رعایا سلاطین یورپ مین سے اپنے پاس نوکر یا کسی اور طرح نہ رکھیگا ؛

قلم پنجم بزمانہ جنگ حال یا آیندہ کے جو راجہ کے ملک کے قرب وجوار مین سرکار انگریزی کے دشمنون سے ہو راجہ امباجی مع اپنی کل فوج کے کمپنی کی فوج مین شامل ہوگا اور اس حالت مین اگرچہ راجہ اپنی فوج کا کلی مالک ہے مگر حسب صلاح ونصیحت صاحب کمان افسر فوج انگریزی کے کاربند ہونا منظور کرتا ہے ؛

قلم ششم ازانجاکہ عہدنامہ حال کی قلم سوم کے بموجب سرکار انگریزی راجہ امباجی کے ملک کو بیرونی دشمنون سے محفوظ رکھنے کی کفیل ہوئی ہے راجہ امباجی اقرار کرتا ہے کہ اگر کسی دوسری ریاست سے اوسکا تنازعہ ہوگا تو اول وہ مقدمہ کو سرکار انگریزی کے سپرد کریگا تاکہ سرکار بہ رضامندی فیصلہ ہوجانے مین کوشش کرے اگر فریق ثانی کی شرارت سے بہ رضامندی فیصلہ نہو سکے تو راجہ امباجی سرکار کمپنی سے مدد کی درخواست کریگا اوس حالت مین مدد دیجاوے گی۔ راجہ امباجی منظور کرتا ہے کہ اوس مدد کا خرچ اوس شرح سے جو دیگر روسا ہند سے

قرار پائی ہے ادا کریگا ⁂

قسم ہفتم توپین و میگزین سامان جنگی جو قلعہ مین ہے اور سرکار کمپنی کو دیا جاویگا سرکار کمپنی کی ملکیت متصور ہوگا ہمارا ان حال راجہ امباجی کو اختیار ہے کہ زر نقد وغلہ وغیرہ ہر قسم کا مال بجز جنگی سامان کے جو کچھ قلعہ مین ہوا ہوا وسے تمام سرکار انگریزی کی طرف سے کچھ مزاحمت نہوگی ⁂

قسم ہشتم سرکار اونرایبل کمپنی قبول کرتی ہے کہ جب کبھی راجہ امباجی درحیات اگر چاہا اوسکو اجازت ہوگی کہ مع اپنے رشتہ دار وقبایل ومال کے جہان چاہے ممالک کمپنی کے اندر کسی مقام پر جو پسند ہو رہے سرکار کمپنی کی طرف سے اوسکو کچھ مزاحمت نہوگی ⁂

قسم نہم جب سرکار کمپنی اور مرہٹہ رئیسون کی صلح ہوگی اونرایبل کمپنی راجہ امباجی کو اوس صلح مین بطور دوست سرکار کمپنی کے شامل تصور کرے گی +

قسم دہم جب کوئی سرکار انگریزی اور راجہ امباجی کا دشمن امباجی کے ملک پر حملہ آور ہوگا اور فوج انگریزی بہ اتفاق فوج راجہ دشمن کے مقابلہ مین مصروف ہوگی تو اس حالت مین راجہ امباجی کو انگریزی فوج کا خرچ دینا ہوگا +

عہد نامہ بالا متضمن دس قلم بہ مہر و دستخط جناب جنرل گرارڈ لیک صاحب بمقام سرینڈی صوبہ اکبرآباد بتاریخ ۱۶- دسمبر ۱۸۰۳ء مطابق یکم رمضان

سنہ ۱۲۱۸ ہجری ویوہ سدی ۲ سمت ۱۸۶۰ اور بمہر و دستخط راجہ امباجی راؤ انگلیہ
بتاریخ مذکور حسب ضابطہ مرتب و مقبول ہوا ۴
جب عہدنامہ مشتمل قلمہاے بالا بہ مہر و دستخط جناب نواب امیر المعظام مارکوس
ویلزلی صاحب بہادر گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل راجہ امباجی راؤ انگلیہ
کو دیا جاویگا یہہ عہدنامہ مہری و دستخطی جنرل گرانڈ لیک صاحب واپس
ہوگا ۱۵ - جنوری سنہ ۱۸۰۴ کو تصدیق ہوا
اس عہدنامہ کے بموجب جو ملک سرکار انگریزی کو حاصل ہوا وہ بجز شہر
و قلعہ گوالیار بذریعہ عہدنامہ مورخہ ۱۷ - جنوری سنہ ۱۸۰۴ مندرجہ نقشہ
نمبر ۱ باب اول رانا کیرت سنگہ خلف رانا لوکیندر سنگہ کو دیا گیا اور شہر و قلعہ
گوالیار سرکار نے اپنے قبضہ مین رکہا امباجی انگلیہ شروع سے ایفار تعہد
مین سینہ سیاہ تہا اوس نے مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر کو سرکار
انگریزی سے خصومت کرنے مین ترغیب دی اسواسطے اوسکا عہدنامہ
منسوخ و کالعدم ہوگیا ۴
بعد ازان عہدنامہ سرجے انجن گانو فیما بین سرکار انگریزی و مہاراجہ سیندہیہ
مرتبہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ کے قلم نمبر ۹ جسمین یہہ اقرار تہا کہ ـــ جن ماتحت رئیسون
سے سرکار انگریزی نے عہدنامہ کر لیا ہے اون سے بشرطیکہ مہاراجہ
سیندہیہ کے ملک واقع جنوب ممالک مہاراجگان جے پور و جودہ پور
و رانا گوہد مین سے کہ اوسکی آمدنی مہاراجہ سیندہیہ کے عملدارون
نے بطور سرانجامی اداے تنخواہ فوج کیواسطے مدت سے وصول کی ہے

کسی رئیس کو نہ دیا جاوے مہاراجہ سیندہیہ دعویدار ہونگے - نزاع
پیدا ہوا مہاراجہ سیندہیہ نے اعتراض کیا کہ گوہد کے رانا اون ماتحت
رئیسون کے شمار مین نہین آسکتے کیونکہ اونکے خاندان کے حقوق
معدوم ہوگئے ہین اور اونکا ملک بیس برس سے ہمارے قبضہ مین
رہا ہے - عرصہ تک خوف رہا کہ شاید مہاراجہ سیندہیہ سے عہدنامہ
فسخ کرنا لازم آوے کیونکہ عہدنامہ امبا جی راؤ اور سرکار کی فتح کے ذریعہ
سے حق بجانب سرکار انگریزی تہا مگر یہہ مباحثہ مہاراجہ سیندہیہ کے
ساتہہ عہدنامہ ۲۲ - فروری ۱۸۰۴ء مشعر اتفاق و احدیت منضبط ہونے
مین مانع نہوا اگرچہ اونہون نے تہوڑے دنون بعد صاحب رزیڈنٹ
کے لشکر پر حملہ اور غارتگری کی اور صاحب کو قید کر لیا مگر جب ۱۸۰۵ء مین
لارڈ کورن ویلس صاحب نے صلح و امن کی تدبیر اختیار کی مہاراجہ
سیندہیہ سے صلح کرنا منظور ہوا اور رانا صاحب کے طریقہ سے یہہ بہی
ضرور سمجہا گیا کہ اون سے فسخ تعلق کیا جاوے چنانچہ بذریعہ عہدنامہ
۲۳ - نومبر ۱۸۰۵ء کے گوالیار اور گوہد مہاراجہ سیندہیہ کو دئے گئے
اور بطور معاوضہ نقصان رانا صاحب کے اس وجہ سے کہ شرائط عہدنامہ
کے ایفا مین کسی ایسے سبب سے کوتاہی نہوئی تہی جسمین رانا صاحب
کا قصور ہو بذریعہ عہدنامہ مندرجہ ذیل پرگنات دہولپور - باڑی
وراج کہیڑہ رانا صاحب کو دئے گئے کہ اسطرح گوہد کے رانا دہولپور
کے رانا ہوگئے اور درمیان ممالک مہاراجہ سیندہیہ اور راج دہولپور

کے دریاے چمبل سرحد قایم ہوئی ؀

عہدنامہ

فیمابین سرکار اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ سوائی رانا کیرت سنگہ صاحب لوکیندر بہادر مشعر اسکے کہ رانا کیرت سنگہ صاحب ملک و قلعہ گوہد وغیرہ سے بحق سرکار کمپنی دست بردار ہون اور سرکار کمپنی رانا کیرت سنگہ صاحب کو پرگنات دہول پور و باڑی و راج کہیڑہ کی ریاست پر مسندنشین کرے مرتبہ مسٹر گریم مرسر صاحب بمجاز اختیارات اندرین باب عطیہ اونرایبل سر جارج بارلو صاحب بیرونٹ گورنر جنرل ممالک انگریزی واقع ہندوستان منجانب اونرایبل کمپنی و مہاراجہ سوائی رانا کیرت سنگہ صاحب منجانب خود و وارثان و جانشینان ؀

قلم اول ازانجاکہ بتاریخ ۲۹ - جنوری ۱۸۰۴ء مطابق ۱۵ - شوال ۱۲۱۸ ہجری و ۳ پہاگن سمت ۱۸۶۰ درمیان اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رانا کیرت سنگہ صاحب کے عہدنامہ اتفاق و یگانگت بمضمون فواید باہمی فریقین مرتب ہوا تہا مگر چونکہ مہاراج رانا صاحب گوہد وغیرہ کے ملک کا انتظام نکرسکے اور فوج کمک سرکار کمپنی کا خرچہ ادا کرنے مین اپنے قول کا ایفا نکرسکے اس سبب سے فریقین کے مطالب حاصل نہوے اونرایبل انگلش ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ کیرت سنگہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور منسوخ و کالعدم متصور ہو ؀

قلم دوم مہاراج رانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ ملک و قلعہ گوہد وغیرہ جو عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے اونکو مکفول ہوئے تھے سرکار انگریزی کے حکام کو قابض کرا دینگے تا کہ سرکار جسطرح مناسب سمجھے بندوبست کرے ❖

قلم سوم سرکار انگریزی اس خیال سے کہ عدم ایفاء شرائط عہدنامہ سابق مہاراج رانا صاحب کیطرف سے بسبب بے استعدادی اور عدم موجودگی ذریعون کے ظہور مین آئی ہے مہاراج رانا صاحب کو کافی ملک دینا منظور کر کے اقرار کرتی ہے کہ اصلاع دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ بموجب فہرست دیہات متعلقہ کے جو اضلاع مذکورہ مین داخل ہین مہاراج صاحب اور اونکے وارث دیانتیمون کو ملکیت مین دیگی مہاراج رانا صاحب اپنی طرف سے منظور کرتے ہین کہ اضلاع قرب و جوار کے قابضون سے حدود پرگنون کی بابت تنازعہ نکرینگے اور اونکی وسعت جسقدر مہارانا صاحب کے قابض ہونے سے پہلے ہے اوسیقدر رکہینگے ❖

قلم چہارم چونکہ بموجب قلم سوم اس عہدنامہ کے پرگنات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ حسب درخواست مہاراج رانا صاحب اونکو بطور ملکیت دئے گئے ہین اور احکام عدالت و مطالبہ سرکار اونرایبل کمپنی سے بری رہینگے مہاراج رانا صاحب کل تنازعون کا خواہ اندرونی ہو یا بیرونی تصفیہ کرنا اپنے ذمہ رکہتے ہین سرکار اونرایبل کمپنی کے ذمہ اونکی امداد و حفاظت بالکل نہ رہیگی ❖

یہہ چار قلموں کا عہدنامہ بموجب شرایط مقبول فریقین بمقرہ مقام گوالیار تاریخ ۱۹- دسمبر ۱۸۰۵ء مطابق ۲۸- رمضان ۱۲۲۰ء و ۱۴ پوہ سمت ۱۸۶۲ بمہر و دستخط مسٹر گریم مرسر صاحب و مہاراج رانا کیرت سنگہ صاحب قریب اگرہ بتاریخ ۱۰- جنوری ۱۸۰۶ء مطابق ۱۹- شوال ۱۲۲۰ ہجری و ۵ ماگہہ سمت ۱۸۶۲ حسب ضابطہ مرتب و منضبط ہوکر فریقین کو دیا گیا ۔

جب عہدنامہ مذکور بمہر و دستخط جناب نواب گورنر جنرل صاحب باجلاس کونسل مہاراج رانا صاحب کو دیا جاوے گا یہہ عہدنامہ دستخطی و مہری گریم مرسر صاحب واپس لیا جاویگا ۔ مہر رانا صاحب

اس عہدنامہ کو جناب گورنر جنرل صاحب نے باجلاس کونسل تصدیق کیا ۱۱- مارچ مہر کمپنی دستخط جی ایچ بارلو صاحب و جی اڈنی صاحب و جی لمسڈن صاحب ۔

فہرست دیہات پرگنہ دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ جو رانا کیرت سنگہ صاحب کو دئے گئے ہین اس عہدنامہ کے ساتہہ ہے مگر طوالت کے سبب سے اس مقام پر اوسکا لکھنا ضرور متصور نہوا ۔

رانا کیرت سنگہ صاحب کی خواہش یہہ تہی کہ جو بندوبست بیشتر ہوچکا تہا وہی غیر مبدل رہی تاہم اونہون نے اس تبادلہ کو منظور کرلیا مگر اونکے اور مہاراجہ سیندہیہ کے درمیان کبہی موافقت و رضامندی نہوئی سنہ ۱۸۳۱ء مین جب مہارانی بیجا بائی صاحبہ اور اون کے بہائی مہاراج ہندو راو گوالیار سے نکالے گئے تب رانا صاحب نے اونکی بہت تواضع و

مہاندار ہی کرکے راجہ گوالیار کے ساتھہ اپنی خصومت ظاہر کی ۱۸۲۶ء
مین کامل عمر پاکر رانا کیرت سنگہ صاحب نے انتقال کیا اور اونکے بیٹے
مہارانا بہگونت سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے ۱۸۳۲ء مین اونکو سرکار
انگریزی سے ریاست کا خلعت ملا *

سال ۱۸۴۱ء مین مہارانا صاحب نے بابت ناواجب طریقہ سے مہاراجہ
سیندہیہ کے ساتھہ عداوت ثابت کی یعنی اپنے علاقہ کے سراوگی
بقالون پر جو مہاراجہ سیندہیہ کے ساتھہ سازش رکھنے کا الزام قائم
کرکے اونکو سند رمین سے پاس ناتہہ کی مورتین اوکہڑ وادی اور بجاسے
اوسکے مہادیو استھاپن کر دیا مہاراجہ سیندہیہ نے اس حرکت کو اپنی
ہتک کا باعث تصور کرکے سرکار انگریزی مین استغاثہ کیا مگر اونکو فہمایش
کی گئی کہ ہرچند مہارانا صاحب کا یہہ فعل بہت ناپسندیدہ ہے مگر ایسا نہین
ہے جسمین سرکار انگریزی حسب قاعدہ مداخلت کرسکے *

۱۸۵۷ء کے غدر مین مہارانا بہگونت سنگہ صاحب نے جو صاحبان انگریز
گوالیار سے مفرور ہوکر آئے تہے اونکو بحفاظت وخاطر داری تمام پناہ دیکر
سرکار انگریزی کی بہت خیرخواہی کی اوسکے جلدو مین بشمول دیگر روسا
ہندوستان اونکو سند استحقاق متبنی لینے کی سرکار سے عطا ہوئی ہے
رانا بہگونت سنگہ صاحب بہت خوش مزاج وبامروت ہردل عزیز مگر
ضعیف الطبع اور کاروبار ریاست سے متنفر تہے اس سبب سے نظم و
نسق ریاست اونکی مہارانی کے اہتمام سے کہ نہایت عقیل وہوشیار

ومنتظم عورت تہی انتظام پاتا ۱۸۶۱ء مین اونکے انتقال کے بعد ایسی بدنظمی و
فساد برپا ہوئے اور قرضہ سے اسقدر زیرباری ہوئی کہ مہارانا صاحب
کو بہاگ کر آگرہ جانا اور سرکار انگریزی سے خواستگار دستگیری ہوتا
پڑا اسپر سرکار سے تحقیقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ دیونہس مختار راج نے جو
ایام غدر مین ہی علاقہ انگریزی کے دیہات ضلع آگرہ مین مرتکب غارتگری
اور اپنے راج کا بدخواہ ہوا تہا مہارانا صاحب کو بیدخل کرنے کی تجویز
کی ہے اسپر اوسکو ریاست سے خارج کرکے بنارس مین قید کیا گیا ۱۸۶۲ء
مین مہارانا صاحب نے گنگا دہر راؤ یرادر راؤ راجہ سر دنکر راؤ کو
اپنے راج کا دیوان اور اوسکی نیابت مین منشی پربہولال کو منتظم مقرر کیا
کہ اونہون نے ۱۸۶۹ء تک بہت عمدگی سے کام کیا اونکے اہتمام سے راج
مین بہت ترقی ہوئی اور حکام انگریزی کی متواتر صلاح ونصیحت سے مہارانا
صاحب بہی کام پر متوجہ رہے ❊
مگر گجرا نامی ایک مسلمان کسبی مہارانا صاحب کے مزاج پر بہت حاوی
تہی وہ فضول خرچی کرکے ریاست کو زیربار کرتی تہی اور کاروبار
ریاست مین خلل انداز ہوکے انواع ابتری وخرابی پیدا کرتی تہی
اوسکے سبب سے لڑکیون کی خرید فروخت بغرض بداخلاقی بہت ہوتی
تہی چنانچہ یہہ حال ظاہر ہوا تو اگست ۱۸۶۹ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
باتفاق کپتان کینیوٹ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ دہولپور
مین جاکر تحقیقات کی ثابت ہوا کہ بلاشبہہ سابق مین لڑکیون کی خرید و

فروخت کثرت سے جاری تھی مگر وقت تقرر گنگا دہر راؤ سے کم ہوگئی ہے
انجام مین مسماۃ تیجا وچند دیگر مرد وعورت جنکی نسبت ارتکاب جرم کا
اشتباہ قوی ہوا نکال لگئے اور خاص مقدمات کو اسقدر عرصہ گذر گیا
تھا کہ ثبوت قانونی نسبت مدعا علیہم بہم پہونچنا محال تھا مسماۃ گجرا کو محل
سے نکالکر علیحدہ مکان مین رکہا گیا اور ہدایت ہوئی کہ اگر معاملات ریاست
مین مداخلت کریگی یا اور کسیطرح شرارت یا اعانت ارتکاب جرم کریگی
تو علیحدہ رہے بہی نکالی جاویگی مہارانا صاحب نے بہی اس انتظام سے
اونکی قید وباطاعت سے کسیقدر آزادی پائی اور اونکے اور روزینہ
رسالدار وغیرہ بدوضع اشخاص کے طریقہ مین بہت فرق ہوگیا اونکے
ارتکاب بدی کی طاقت زایل ہوگئی اور اونکو عبرت ہوئی کہ اگر ہمارے
سبب سے کسیطرح ریاست کی بدنامی ہوئی تو گورنمنٹ فوراً نکالدیگی
اگرچہ اکثر لوگ جو اونکی بدی کے بہت شاکی تہے چاہتے رہے کہ اون کو
ریاست سے خارج کیا جاوے مگر چونکہ مہارانا صاحب کی اون پر کمال
مہربانی تہی اور اونکے نکالنے سے بہت رنج ہوتا بغیر کسی خاص قصور کے
اونکو نکالنا مناسب نہ تہا کیونکہ مہارانا صاحب نہایت بامروت حلیم الطبع
اور تعصب وبیرحمی سے بالکل پاک تہے بلاضرورت شدید ایسے شخص کو
رنج پہونچانا ازبس نازیبا اور خلاف انسانیت تہا ۔
مہارانا صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد ریاست کہ ۱۸۶۷ء مین بعمر ۲ سال
تہے اوباشی وبدچلنی سے نہایت خراب حال ہوگئے تہے اور اکثر بیمار رہتے

تھے اونکے اور مہارانا صاحب کے درمیان انتہا درجہ کی نااتفاقی تھی جیساکہ صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو تحقیق ہوگیا تھا صرف صاحبزادہ کے انتقال کے ساتھہ ختم ہوئی اگرچہ اخیر مین اونہون سنے بہت تکلیف پاکے محل مین رانی صاحبہ کے پاس رہنا منظور کرلیا تھا مگر کچھہ فایدہ مند نہوا کچھہ عرصہ بعد راہی ملک بقا ہوئے ❊

مگر مہارانا صاحب کے نبیرہ یعنی مہارانا صاحب حال کہ سنہ ۱۸۶۷ء مین صرف بعمر چار سال تھے ابتدا سے بہت ذہین و ہوشیار اور اپنے دادا کے بہت عزیز تھے اونکی زودفہمی اور بیدار مغزی پر ہر ایک کو تعجب آتا تھا صاحبان پولٹیکل ایجنٹ کو اوسیوقت سے یقین تھا کہ مہارانا صاحب کے بعد یہی مسندنشین ہونگے اسواسطے اونکی تعلیم و تربیت بہ اہتمام تمام کرنے کی صلاح دی اور یہہ بہی فہمایش کی کہ اونکو ایسی صحبت سے جس نے اونکے والد کو خراب کیا ہے علیحدہ رکھنا چاہئے چنانچہ مہارانا صاحب نے ایسا ہی انتظام کیا اور مسٹر مارٹین صاحب ملازم راج کو اونکی تعلیم پر متعین کیا کہ تہوڑے عرصہ مین اونہون نے اچھی استعداد حاصل کی ❊

سنہ ۱۸۶۹-۷۰ء مین مہارانا صاحب نے کلکتہ مین جاکر شہزادہ ڈیوک آف اڈمبرہ صاحب سے ملاقات کی اور پیشگاہ جناب ملکہ عالیہ انگلستان سے مہارانا صاحب کو خطاب و تمغاے ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا اس سبب سے کہ تمغاء مذکور حسب ضابطہ دینے کا موقع مناسب بہم نہ پہونچا

گورنمنٹ سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو حکم ہوا اور اونہون نے صاحب
پولٹیکل ایجنٹ راجپوتانہ شرقی کو ہدایت کی چنانچہ بتاریخ ۶ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹
دربار خاص مین بمقام بہرتپور دیاگیا اوسکو لیکر مہارانا صاحب
استقبال شہزادہ صاحب مین شریک ہونے کے واسطے کلکتہ کو گئے تھے
سنہ ۱۸۷۱ مین اکثر موجبات الابدی سے گنگا دہر راو اپنے عہدہ کی دشوار
کام کا انجام نہ دے سکا اگرچہ کسیقدر عرصہ تک مہارانا صاحب کے مشیرون
مین رہا مگر انصرام کار ریاست سے مطلق دست بردار ہوگیا اوسکا مددگار
منشی پربہو لال جو کچھہ عرصہ تک مختار مطلق ہوگیا تہا اور اوس عرصہ مین
اوس نے حسب منشاء صاحب پولٹیکل ایجنٹ کام کرنے مین کوشش کی
تہی مہارانا صاحب کی خوشنودی اور اعتبار حاصل نکرسکا بلکہ راو
راجہ سردنگر راو ہی جسنے سندیہ سے یہان آیا تہا اوس سے خوش تہا
گنگا دہر راو نے جب تک وہ رہا بہبودی ریاست مین دیانت اور
دلدہی سے کوشش کی اور انتظام کو اصلاح مناسب دی منشی پربہو
لال برخاست ہوا کچھہ عرصہ تک راو راجہ ذنگر راو نے خود کام کیا بعد ازان
حکیم عبد النبی خان پٹیالہ والا کہ وہان سے مورد عتاب مہاراجہ صاحب ہوکر
یہان آیا تہا منتظم ریاست ہوا وہ قریب تو چھہ نے سے مہارانا صاحب کا مشیر
تہا بمقام آگرہ نواب گورنر جنرل صاحب سے ملاقات ہونے کے بعد مہارانا
صاحب نے اوسکو دیوان مقرر کیا ❊

اس دیوان نے جو اصلاحین کین اونمین مقدم یہہ تہین ❊

اول اداے قرضہ ذمگی ریاست ✤
دوم چند باشندگان دہولپور کی بدچلنی سے دو سال گذشتہ مین دربار کی نیکنامی مین فرق آگیا تہا اوسکا دفعیہ کیا ✤
سوم ملک ڈانگ متوازی دریاے چمبل کے سرکش و بدپیشہ گوجرونکا کامل انسداد کیا ✤
شروع سال مین راج کے ذمہ قریب پانچ لاکہہ روپیہ کا قرض تہا اسمین سے زاید از دو لاکہہ ملازمون کی تنخواہ تہی کہ دیوان نے تقسیم کی اور اپریل مین صرف سوا چار مہینے کی تنخواہ باقی رہگئی باقیماندہ قرضہ مین سے دو لاکہہ پر کچہہ سود نہ تہا کیونکہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے جنکے ہان ولیعہد ریاست منسوب ہوئے تہے دلوادیا تہا اسوجہہ سے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اس قرضہ کی نسبت چندان فکر کرنے کی ضرورت نہ تہی ساہوکارون کا قرضہ پچاس ہزار تہا اور دوکانداردن کا صرف چند ہزار پس جس قرضہ کے ادا کرنے کے سبب سے زیادہ ضرورت تہی اسّی ہزار سے زیادہ نہ تہا دیوان نے بیان کیا کہ اگرچہ کمی محصول سایر سے جو سڑک آگرہ و گوالیار کی تجارت پر معاف ہوگیا ہے ونیز ژالہ زدگی و آگ لگنے کے نقصان سے آمدنی ریاست مین بہت کمی ہوئی ہے تاہم چند ماہ دیگر مین کفایت خرچ کرکے اس قرضہ مین سے کسیقدر ادا کیا جاویگا ✤
لب دریاے چمبل ڈانگ کی پہاڑی اور نالون کی سرزمین پر راج کی پولیس بہت کمزور رہتی علاقہ دہولپور کی ڈانگ کے گوجر گوالیار اور قرولی

کے علاقہ جات مین جاکر مویشیون کو بہ تعداد کثیر گہیر لاتے اور بہ آسانی دوسری
طرف کو چلتا کردیتے اور زیادہ تر خرابی یہہ تہی کہ علاقہ گوالیار اور قرولی کے
گوجر ضبط انتظام مین تہے کہ دہولپور مین اونکی کبہی کوئی شکایت نہ سُنی
قرولی مین مہاراجہ مدن پال صاحب کے سخت انتظام اور افزونی قدر
پیداوار زراعت نے چوپان و سارق مویشی گوجرون کو محنت شعار کاشتکار
کردیا تہا مگر دہولپور مین انسداد جرم کی کوئی تدبیر نہوئی تہی سرقت رہزنی
غارتگری چوری مویشی وغیرہ کل جرایم مین دو چار روپیہ جرمانہ کی سزا
کافی سمجہی جاتی تہی علاوہ اسکے مسمی دیو ہنس ہنسہ و بدنام وزیر سابق
دہولپور کہ بپاداش اعمال بنارس مین قید ہوا قوم سے گوجر اور راج کا
مصاحب اونکا حامی و مددگار تہا۔ دیوان نے یہہ بندوبست کیا
کہ کل علاقہ ڈانگ کا انتظام ایک شخص کو مفوض کرنے اوسکے پاس زبردست
جمعیت تعینات کی اور سواے اس انتظام کے اوسکے ذمہ کچہہ کام نرکہا
سابق مین یہہ علاقہ دو تحصیلون مین منقسم تہا کہ ہرایک کا تحصیلدار دوسرے
کی کارروائی مین بارج ہوتا تہا علاوہ اسکے دریاے چمبل کے گہاٹون اور
بدمعاش دیہات مین تہانہ جات مقرر کرکے جان و مال کی حفاظت کا خاطر
خواہ بندوبست کیا ؛

دیوان عبدالنبی خان کی نسبت صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ۔ اوسکے
پاس لارڈ لارنس صاحب گورنر جنرل سابق و کرنل رچرڈ لارنس صاحب
و جنرل ٹیلر صاحب و دیگر جلیل القدر حکام زمانہ حال کی اسناد موجود ہین

اتی راج پورہ و بیجا وغیرہ مین جوکیات پولیس جدید مقرر ہوئی ہین چمبل کے گہاٹون پر حفاظت کے واسطے چوکیدارون کی جمعیت تعین ہوئی ہین +

فوج مین دو رسالون کو قواعد سکہائی گئی ہے ان رسالون مین سات سو سوار ہین انکی آراستگی مین جو خرچ ہوا ہے دیگر فوج کی تخفیف سے نکالا جاوے گا +

قلعہ جات کی فوج مین اصلاح و آراستگی ہوئی ہے غیر حاضری کی تنخواہ وضع کرنیکا شرشتہ موقوف کیا گیا ہے اور سستی و کاہلی رفع ہونیکی غرض سے یہہ دستور جاری کیا ہے کہ ایک قلعہ سے دوسرے مین بدلتے رہین +

بنظر تخفیف مصارف آمدنی و خرچ کا بندوبست کیا گیا ہے اس ریاست مین چار شرشتہ جات ہین۔

ملکی۔ خاصگی۔ فوج۔ معافی ملکی شرشتہ مین محکمہ جات مال و عدالت و تہانہ جات و جیلخانہ و شفاخانجات وغیرہ شرشتہ جات انتظام داخل ہین انکا خرچ [illegible] ہے اسمین سے با وصف ترقی مدارس و شفاخانجات کے [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے +

خاصگی مین سولہ کارخانجات خانگی و تہوار وغیرہ مہارانا صاحب کے ذاتی مصارف بہ تعداد [illegible] ہین اون مین [illegible] کی تخفیف ہوئی ہے +

خرچ مین بالفعل تخفیف غیر ممکن ہے ✦
متعلق پنشن داران کا سررشتہ ہے اور سکا خرچ بہ تعداد سے یا عاشے
بے شمار اوسکے ملمے [illegible] کا اضافہ حال مین ہوا ہے تخفیف ممکن نہین ہے
مگر خرچ مین سطرح کفایت کیجاویگی ✦
سٹرک آگرہ [illegible] لیا۔ پر تجارت کا محصول معاف ہوا ہے مسودہ کانچ اجمیر کے چندہ
مین پچیس ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ اور راج کہیرہ و [illegible] انتقاضا انجات
جسہ پیدہ مقرر ہوئے ہین ✦

خاتمہ خلاصہ رپورٹ راج

ان اصلاحون کے علاوہ مہارا ناصاحب کا ارادہ تھا کہ تعمیرات آبپاشی تیار
کراوین ایک طرف دریاے چمبل اور دوسری طرف بان گنگا اور درمیان
مین چند دیگر ندیان ہونے سے اس ریاست مین ترقی زراعت اور
افزونی پیداوار کے بہت ذریعے ہین مگر ریاست کی زیر باری مانع
تہی اور امید تہی کہ قرضہ سے سبکدوش ہوجانے پر مہارانا صاحب
ضرور اپنے ارادہ کا عمل درآمد کرینگے ✦
[illegible] مین دیوان نے حساب پیش کیا اوسکے بموجب کل لکہہ سے تا ما
[illegible] قرضہ فرنگی ریاست باقی رہا تہا اور دربار کو امید تہی کہ علاوہ
[illegible] کے دو لاکہہ روپیہ بلا سود کے کل باقیماندہ قرضہ ادا ہوجاویگا
کیونکہ صرف آٹہہ مہینے کے عرصہ مین [illegible] سے زیادہ ادا کردیا تہا ✦

سوم انتظام عدالت ناقص ہونا ۔
چہارم تعمیل احکام سرکاری اور سڑک آگرہ وگوالیار کی حفاظت خاطر خواہ نہ ہونا ۔
مہارانا صاحب نے نومبر ۱۸۶۰ سے اپریل ۱۸۶۱ تک حسب صلاح دیوان نظام راج کی تجویز کی محکمہ جات تو پیشتر سے تھے مگر اب اونکی ترمیم و اصلاح وترقی عمل مین آئی ۔
نومبر ۱۸۶۰ سے حکیم عبدالنبی خان اہلکار قدیم پٹیالہ سے جو اتفاقاً ملاقی ہوا اور جسے بیس برس سے جانتے تھے نظم و نسق ریاست مین صلاح لیتے رہے بعد ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب مقام آگرہ جنوری ۱۸۶۱ مین اوسکو خلعت و خطاب دیوانی کا دیا اور اسلوبی انتظام کے واسطے محکمہ جات ذیل مقرر کیئے ۔
اجلاس خاص جسمین خود مہارانا صاحب باعانت دیوان کام کرتے ہین سماعت اپیل و فیصلہ مقدمات سنگین و دیگر معاملات راج طے ہوتے ہین روز تقرر محکمہ سے ہر روزہ اجلاس کرتے ہین ۔
محکمہ پنچیر داران بطور شاخ اجلاس خاص جسمین مختلف اقوام کے لوگ شریک ہین اور کل معاملات کی رپورٹیمن بہ درج رائے اجلاس خاص کو بہیجتے ہین ۔
محکمہ مال جسمین دو حاکم ہین ایک معاملات زمین متعلق مالگذاری و معافی وغیرہ طے کرتا ہے دوسرا محاسب و مہتمم مصارف ہے ۔

عدالت اعلے فوجداری و دیوانی کہ اسکی کارروائی کیواسطے قواعد مناسب مقرر کیئے گئے ہین اور اس محکمہ مین دو نائب ہین ایک فوجداری کا کام کرتا ہے دوسرا دیوانی کا اونکے اختیار سے زیادہ جو مقدمات ہون اونکو اول حاکم طے کرتا ہے اپیل پنچایت مین ہوتا ہے زبان سے بدرجہ خلاصہ وراسے شنین اجلاس خاص کو جاتی ہین *

دفتر علاقہ غیر جسمین علاقہ انگریزی و دیگر ریاستون کے معاملات وخبرگیری افواج وسافرین انصرام پاتے ہین ابتک جو بے التفاتی کی شکایت اس باب مین تھی آیندہ نرہیگی *

افسری فوج - سابق مین یہہ شتر نہ تھا محکمہ مال سے تنخواہ تقسیم ہوتی تھی حساب وغیرہ کی بہت ابتری رہتی تھی اب ایک افسر مع عملہ مقرر ہوا ہے وہ تنخواہ تقسیم کریگا اور اوسی کی معرفت کل احکام جاری ہون گے *

عدالت ماتحت *

منتظم ڈانگ - سابقا یہہ علاقہ کہ لب دریاے چمبل واقع ہے اور پہاڑی اور نالون کی سرزمین ہے اور جرایم پیشہ لوگ بکثرت رہتے ہین دہولپور اور باڑی کی دو تحصیلون مین منقسم تھا اور ضعف حکومت رہتا تھا اب اوسکے انتظام پر ایک افسر مع فوج متعین ہوا ہے دیہات کے قلعات جو مفسدون کیواسطے جاے پناہ تھے شکست کیے گئے اور تھانہ جات کی جمعیت زیادہ کی گئی اور مفسد دیہات چہوکہ وکالا کہیت ومغل پورہ

اون سے ثابت ہے کہ اوس نے بڑی خیر خواہی کی ہے اور جو تجویزین اوس نے کی ہین اون پر قایم و مستحکم رہا ہے اوس نے بہت سفر کیا ہے اور زمانہ کے حالات سے بہت واقف و ہوشیار ہے اسکے سوا سے عظیم الشان خطابات ہندوستان سے جب وے انصرام خدمات گورنمنٹ پر ممتاز رہے ہین تمام ہونیکا اتفاق ہوا ہے مگر یہہ امر کہ اوسکا اس عہدہ پر مامور ہونا دہولپور کے واسطے مفید ہوگا یا نہین امتحان پر منحصر ہے لیکن مفصل حالات کی اطلاع دینے اور ہر امر کو علانیہ کہنے سے ثابت ہوتا ہے کہ علم ولیاقت واستقلال طبیعت سے وہ اپنے ارادون کو پورا کریگا۔

اکتوبر مین نواب گورنر جنرل صاحب سے ملاقات ہونے کے بعد مہارانا صاحب کاروبار ریاست مین بہت محنت کرنے لگے مگر مشکل تہی کہ جب کسی سبب سے اونکا التفات نہوتا اجراء کار ناممکن ہوجاتا لیکن ہندوستانی ریاستون مین کوئی ایسی نہین ہے جسمین یہہ نقص نہو اوسکا دفعیہ صرف ذریعہ سے ہوسکتا ہے کہ مقدمات کے مختصر مگر صاف حالات حکم قطعی کیواسطے عرض کیے جاوین چنانچہ دیوان نے بہی یہی تدبیر کی اور بموجب قواعد مرتبہ جدیدہ کے محکمہ جات کا کام بقید اختیارات وکارروائی تقسیم کرکے اجلاس کے کام مین بہت تخفیف کی۔

دیوان نے خرچ مین بہی تخفیف کی اور اوسکے نزدیک اور تخفیف ممکن تہی کہ فوج کا خرچ زیادہ تہا اور عطیات معافی چند سال گذشتہ مین حد غایت سے تجاوز کر گئے تہے بندوبست مالگذاری مین یک لکھہ سے زیادہ

کا اضافہ تجویز ہوا مگر شروع سالگذشتہ مین جب بندوبست جدید ہوا تھا
بقایا سے عدم وصول دو لاکھہ روپیہ تھے اور اس زمانہ مین اوس سے
دو چند یعنی پچاس روپیہ فیصدی ہوگی اس صورت مین ۵ فیصدی
کا اضافہ مناسب وقت نہ تھا اگرچہ دیوان کہتا تھا کہ باقی رہنے مین
تحصیلدارون کا قصور ہے سو شاید زیادہ محنت و کوشش سے بقایا
کم رہتا اور یہہ بھی صحیح ہو کہ بندوبست جدید سے اکثر زمینداروں
کو فایدہ ہوا تھا مگر اس سے بجاے اضافہ کے لازم آیا کہ بندوبست
جدید ہوا در جمع کی تفریق از سر نو کیجاوے ؛
یا وجہ نقصان للعہ روپیہ معافی محصول مال تجارت سڑک گوالیار
تا آگرہ کی شرح محصول اجناس سایر مین اضافہ ہوا اسکا معاوضہ ریاست
اضافہ مالگذاری سے چاہتی تھی ؛
اس سال مین راج سے ایک رپورٹ متضمن حالات بندوبست گورنمنٹ مین
ارسال ہوئی اوسکا خلاصہ یہہ ہے ؛

خلاصہ رپورٹ راج دہولپور

لارڈ میو صاحب گورنر جنرل ہندوستان سے عند الملاقات بمقام آگرہ
بتاریخ ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ راج کے انتظام مین چار نقص تبلاے تھے
اول فوج کی تنخواہ کا سولہ سترہ ماہ سے چڑھا ہونا ؛
دوم ریاست کے ذمہ قرضہ کثیر ہونا ؛

۱۸۶۹ء سے مہارانا صاحب کو وسیع و ہوادار جیلخانہ تیار کرانے کی صلاح دیگئی تہی اور ڈاکٹر سٹوورٹ صاحب انسپکٹر جنرل جیلخانجات ممالک مغربی و شمالی کو نقشہ بہی دکہایا تہا مگر روپیہ کی قلت سے تیار نہو سکا بہرحال آسایش قیدیون کیواسطے یہہ بندوبست کیا تہا کہ زیادہ میعاد کے قیدی جیلخانہ باڑی مین جہان کا مکان بہتر ہے بہیجے جاتے تہے اس سال یعنی ۱۸۷۵ء مین مہارانا صاحب نے عمدہ آب و ہوا کے موقع پر بہت وسیع جیلخانہ جسمین راج کے کل قیدیون کے رہنے کی گنجایش ہے تعمیر کرایا کہ خفیف و سنگین کل قیدی وہین رہنے لگے ؛

اسی طرح حسب صلاح حکام انگریزی و فارسی و ہندی کا مدرسہ مقرر کیا کہ اوسمین اگرچہ عرصہ تک خاطر خواہ ترقی ہوئی مگر ابتدا سے ہی طالب علم بکثرت داخل ہوگئے ؛

ڈاکہ کے گوجرون کے انسداد جرایم کی جو تدبیر سال گذشتہ مین کیگئی تہی بہت کارگر ہوئی چوری مویشی وغیرہ جرایم مین جو مجرم گرفتار ہوئے اونکو سزاے واجب دیگئی اور وقوع جرایم بہت کم ہوا ؛

سڑک اعظم آگرہ و بمبئی کی حفاظت کا انتظام اول تو پیشتر سے اچہا تہا کہ وارداتین کم ہوتی تہین بمرور عرصہ چار سال ایک دفعہ سارقان حملہ آور بر سر موقع گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے تہے کہ ایسا ہندوستانی ریاستون مین کم ہوتا ہے اور اب بہ اضافہ جمعیت مستعد پولیس و اجراے سلسلہ گشت گرداوری وقوع واردات کا انسداد کامل کیا گیا اور موضع ذنکاسہ

علاقہ ضلع آگرہ واقع سرحد دہولپور کے مجرمان مرتکب جرایم کے سزایاب ہونے سے بدمعاشون کو ایسی عبرت ہو گئی ہے کہ سال تمام مین غارتگری ڈاک یا اور کسی قسم کی کوئی واردات وقوع مین نہ آئی میل کارٹ کے ساتھہ دوسری گاڑی مین راج کی مسلح جمعیت حفاظت کیواسطے جاتی ہے موسم سرما مین اس سڑک پر فوج بہت آتی جاتی ہے اور علاقہ راج مین مقامات دہولپور و نیمچ دو پڑاو ہین ہر ایک فوج کے ہندوستانی سپاہی و بہیر کے لوگ پارچہ وغیرہ مال کی چوری کی شکایت کرتے ہین بعض کا مال تو واقع مین چوری جاتا ہوگا مگر یہہ بہی تحقیق دریافت ہوا کہ مہاراناصاحب کسیقدر فیاضی سے اور کسیقدر بدنامی سے بچنے کیواسطے بلفور پہونچنے اطلاع چوری کے معاوضہ دیتے ہین اور ہندوستانی فوج کے لوگ اس حال سے آگاہ ہو کر بہ چوری باطل زر معاوضہ لیتے ہین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے دیوان کو ہدایت کی کہ یہہ دستور موقوف کیا جاوے کیونکہ سفر مین فوج اپنی حفاظت کی خود ذمہ ور ہوتی ہے البتہ دربار سے یہہ ضرور ہے کہ انسداد واردات کا بند وبست کامل کیا جاوے اور جیسا کہ اب ہوتا ہے کل علاقہ مین راج کا آدمی فوج کے ساتھہ رہے مگر بجز ایسی صورت کے جسمین وقوع واردات اور رعایاے راج کا مرتکب جرم ہونا ثابت ہو معاوضہ ہرگز نہین دینا چاہیئے ؛

سڑک آگرہ و بمبئی پر اس ریاست مین چمبل ندی کا عبور ہوتا ہے اور اس کے محصول گہاٹ کی بابت گوالیار اور دہولپور کے درمیان ایک مدت سے

नीमच

نزاع تہا آخر کار گورنمنٹ نے راج گہاٹ کو بہ اہتمام صاحب انجنیر افسر شرشتہ
تعمیرات مفوض کر کے فیصلہ کیا تہا کہ بعد وضع مصارف باقی ماندہ آمدنی گوالیار
اور دہولپور کی ریاستون مین تقسیم ہوجایا کرے اور کہیتری کا گہاٹ
مشترک رہے پہر صاحب انجنیر کے اہتمام سے راج گہاٹ پر کشتیون کا پل بنایا
گیا مگر مہارانا صاحب نے اس عذر سے کہ راج گہاٹ طرفین سے ہمارا ہے
نصف آمدنی کے لینے سے انکار کیا ایک دفعہ یہہ پل آندہی کے زور سے ٹوٹ
کر بہ گیا اور پل تیار ہونے کے وقت سے کشتیون کا رکہنا موقوف ہوگیا
تہا اسوجہہ سے تین روز تک آمدرفت موقوف رہی چونکہ یہہ پل بدترکیبی
سے بنا ہوا اور سادہ گڑہی ہوئی لکڑیون سے بندہا ہوا تہا اوسکے ستون
شکست ہونے کے خوف سے یہہ تجویز قرار پائی کہ پیپونکا پل مثل آگرہ و
متہرا کے پلون کے تیار کرایا جاوے موسم برسات مین جب ندی کی
طغیانی ہو پیپے زیادہ کر کے پل کو بڑہا دیا جاوے چونکہ سڑک آگرہ و گوالیار
پر آمدرفت بکثرت رہتی ہے امید تہی کہ آمدنی بہت ہوگی اور اس نظر سے
کہ سڑک کا دوازدہ ماہی جاری رہنا ضرور ہے اگر کسیقدر نقصان ہو تو
بہی پل کا تیار ہونا ضرور سمجہا گیا اور کشتیون کے پل مین یہہ بہی خرابی
تہی کہ مسافر کثرت سے آجاتے تو یکبارگی عبور نہین کر سکتے تہے ٭

۱۸۷۲ع میں دہولپور مین دفتر تار برقی مقرر ہوا اوسمین مہارانا صاحب
نے اول خبر گورنمنٹ کو بابت شکریہ تقرر اس دفتر کے بہیجی ٭

تحقیقات سے دریافت ہوا کہ ریاست دہولپور کے شمالی حصہ مین بیش قیمتی

बनक़ेर
जरमनी

معدنی چیزین برآمد ہوسکتی ہین مہارانا صاحب نے سٹروان کلیر صاحب نامی
ایک شخص باشندہ جرمنی کو اس تحقیقات کیواسطے نوکر رکھا اس شخص نے
کسیقدر خاک گلا کر کچھ دہات نکالی اور بیان کیا کہ چاندی ہے اوسکو بغرض
دریافت اس امر کے کہ یہہ معدنی پیداوار اسقدر قیمتی ہے یا نہین کہ
بعد وضع مصارف اوس سے کچھ فایدہ کی امید ہوسکی کلکتہ کو بھیجی
گئی ❊
اگست ۱۸۸۰ع مین دیوان حکیم عبدالہی خان کا انتقال ہوا مہارانا صاحب
نے بنظر حق شناسی اوسکے بہائی غلام حسین کو بجاے اوسکے دیوانی
پر مقرر کیا مگر اوس نے بجز انتظام جیلخانہ و حفاظت سڑک آگرہ وگوالیار
وغیرہ ضروری کامون کے اور کچھ کام نکیا ❊
اسی اثنا ر بتاریخ ۹ - فروری ۱۸۸۱ع مہارانا بہگوتسنگہ صاحب کا انتقال
ہوا اونکے طریقہ کی نسبت صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ مہارانا
صاحب نہایت خوش مزاج و بامروت و ہردلعزیز ہین سرکار انگریزی
کے نہایت وفادار رفیق اور جناب ملکہ معظمہ فرمانرواے انگلستان و
ہندوستان کے صادق خیرخواہ ماتحت ہین اسکے اثبات میں وہ
کسی موقع پر کوتاہی نہین کرتے ہین اور تعداد کثیر مسافران خصوص صاحبان
انگریز و افسران سرکاری کے جو علاقہ دہولپور مین ہوکر گذرین نہایت
تکلیف و محنت سے تواضع و مہمانداری کرتے ہین ❊
۱۸۶۲ع سے پیشتر ریاست دہولپور ایجنسی راجپوتانہ واقع آبو سے متعلق تھی

مگر جب کثرت بدنظمی کی بہت شکایت پہونچی سنہ مذکور مین صاحب پولٹیکل
ایجنٹ راج بہرت کو نگرانی انتظام بہرت پور کا حکم ہوگیا چنانچہ اس نگرانی
سے ریاست کو بہت فایدہ پہونچا ۱۸۶۹ء سے جب کرنل کیٹنگ صاحب
نے کل ریاستون کو ماتحت ایجنسیون سے متعلق کیا ریاست دہولپور
متعلق بہ ایجنسی راجپوتانہ شرقی ہوئی اسواسطے کپتان روبرٹ صاحب
کہ اوس زمانہ مین پولیٹکل راجپوتانہ شرقی تہے مہارانا صاحب کے
انتقال کی خبر پہونچتے ہی دہولپور مین پہونچے اور راج کا انتظام شروع
کیا مہارانا صاحب کے انتقال پر دیوان غلام حسین وغیرہ پردیسی
لوگون نے درخواست کی کہ تاوقتیکہ پیشگاہ گورنمنٹ سے انتظام راج
کی نسبت کچھہ حکم صادر ہو مجھکو آگرہ مین رہنے کی اجازت ہوجاوے
چنانچہ کپتان روبرٹ صاحب نے اجازت دیدی کہ اونکے چلے جانے
سے کچھہ فساد نہوا اور راؤ راجہ سر دنکر راؤ منتظم راج مقرر ہوئے تب کپتان
روبرٹ صاحب نے بلحاظ حسن خدمات سابقہ کے غلام حسین کی راج
سے پنشن مقرر ہونے کی درخواست کی ؛
راؤ راجہ سر دنکر راؤ صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی نے بلحاظ ملازمت قدیم
راج کے بلا اخذ تنخواہ وغیرہ انتظام ریاست کرنے کی درخواست کی
گورنمنٹ سے منظور ہوئی بتاریخ ۱۶۔ اپریل کپتان روبرٹ صاحب نے انتظام
ریاست راؤ راجہ صاحب کو سپرد کیا اونہون نے خود محافظ ہوکے
اپنے بہائی گنگادہر راؤ کو کہ بلقب نانا صاحب مشہور ہین اپنا مددگار۔

مقرر کیا عدم موجودگی سردنگر راو صاحب مین ناناصاحب اہتمام کار
کرتے رہے مگر چونکہ ضروریات خانگی کی وجہہ سے راو راجہ صاحب کا قیام
دہولپور مین ممکن نہ تہا اور اکثر اوقات باہر ہی رہتے تہے اور گنگادہر
راو سے بلا اعانت انصرام کار نہین ہوسکتا تہا راو راجہ صاحب نے
دہولپور مین علیحدہ محکمہ ایجنسی اور میجر ڈنہی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس ممالک مغربی و شمالی کے پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہونے کی درخواست کی کہ
گورنمنٹ سے منظور ہو کے علیحدگی ایجنسی اور تقرر میجر ڈنہی صاحب عمل
مین آیا اور تاریخ ۲۲ - دسمبر ۱۸۷۳ع سے میجر صاحب نے کام شروع کیا
تہا راجا بہگونت سنگہ صاحب کے نبیرہ معروف پیارے راجہ صاحب بجای
اونکے مسند نشین ہوے اونکی تعلیم و تربیت کی نسبت راو راجہ سردنگر راو
صاحب کی ابتدا مین یہہ راے ہوئی کہ بالفعل مہاراناصاحب کیواسطے
بہترین تعلیم اونکی والدہ صاحبہ کی ہے کہ اونکے والد مہاراجہ نراندر سنگہ
صاحب والی پٹیالہ نے اونکو نہایت عمدہ طور سے تربیت دی تہی اس سے
وے نہایت ہوشیار و لایق ہین مگر ہمدران حال راو راجہ صاحب نے
ایک انگریزی خوان برہمن اوستادی کیواسطے تلاش کرکے یہہ تجویز
کی کہ موسم سرما مین پانچ سات اطفال ہم خاندان مہاراناصاحب
منتخب کرکے اونکی صحبت مین رکہے جاوین کہ سب بالاتفاق اوستاد
سے پڑہا کرین اور چہہ ہفتہ آپسمین انگریزی بولا کرین اور کبہی کبہی آگرہ
جاکر صاحبان انگریز و میم صاحبہا کے ساتہہ آمد شد و گفتگو کرکے انگریزی

देनही

زبان مین صحت وصفائی سے بولنے کی عادت پیدا کرین مہارانا صاحب
اگرچہ ابتدا سے نہایت ذکی دہتین مگر بہت نازک اندام تہے اسواسطے
اونکی تندرستی اور طاقت کا بڑہانا سب سے مقدم سمجہا جاتا تہا +
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء مین ہیڈ ماسٹر مدرسہ دہولپور انگریزی پڑہاتا رہا اور دیگر
اوستادون سے سنسکرت وفارسی وہندی کی ابتدائی کتابین
پڑہتے رہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ صغیرسن مہارانا صاحب
کے چلن رویہ سے بہت بہتری وترقی کی امید ہے پیپرچیس - پولو
جمناسٹکس - کرکٹ انگریزی کہیلون مین بڑے شوق سے شامل ہوتے
ہین ابتدا مین بہت نازک تہے مگراب تن آور روز بروز زیادہ تکالیف
کے متحمل ہوتے جاتے ہین دسمبر سے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مسٹر نوبرن
صاحب ایک نوجوان شخص کو موسم سرما مین بمقام دہولپور قیام رکہنے
کیواسطے طلب کرکے اس غرض سے رکہا کہ اونکی صحبت سے مہارانا صاحب
کو اونکی صحبت مین رہنے سے فایدہ ہو اور بیرونی سیر وشکار سے جسم
وروح کو توانائی حاصل ہو صاحب موصوف چند ماہ تک رہ کر دوسو روپیہ
تنخواہ پاتے رہے اخیر سرمائی مین واپس گئے اونکے قیام سے جو مقصود
تہا بخوبی حاصل ہوا مہارانا صاحب کے تحصیل علم مین بہی تغافل نہوا
ہے ایجنسی مین ہمیشہ انگریزی بولتے ہین اور پڑہنے لکہنے مین بخوبی مشق
ہے حساب جغرافیہ اور تاریخ پڑہتے ہین سنسکرت وہندی مین اچہی
ترقی کی ہے اور فارسی پڑہنے کا بہی شغل جاری ہے •

۱۸۷۵ء مین مہارانا صاحب کی تربیت مین بہت ترقی ہوئی اور اونکے مزاج اور چلن رویہ کی پختگی سے امید بہبودی جو پیشتر سے تہی حاصل ہوگی مزاج مین غایت درجہ کی اہلیت اور راست بازی اور نہایت شریفانہ طریقہ اور عمدہ اخلاق ہین اب عین وقت ہے کہ اونکو اعلے درجہ کے علموں کی تحصیل مین مصروف کیا جاوے کہ حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اسکی تجویز مناسب کی گئی ✦

جنوری ۱۸۷۶ء مین مہارانا صاحب جناب فیض مآب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے دربار مین شریک ہوئے پہر بتواریخ ۱۲-جنوری و ۱- فروری وقت تشریف فرمائے و معاودت گوالیار کے اثنا راستہ شہزادہ صاحب دہولپور مین رونق افروز ہوئے اور مہارانا صاحب نے تواضع و مہمانداری سے ہر طرح اپنی خیرخواہی ثابت کی ✦

۱۸۷۶ء مین ہی مہارانا صاحب کا شغل تحصیل علم بدستور جاری رہا جنوری ۱۸۷۷ء مین حسب الارشاد جناب نواب ویسرائے و گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند مہارانا صاحب دہلی کے جلسہ مین کہ جناب فیض مآب ملکہ عالیہ انگلستان کے خطاب مستطاب قیصرہ ہند اختیار کرنے کی تقریب سے منعقد ہوا تہا شامل ہوئے اس موقع پر نواب ویسرائے صاحب نے منجانب جناب قیصرہ ہند صاحبہ ایک علم مزین بہ اسلاح خانگی راج مہارانا صاحب کو عطا کیا ✦

مہارانا صاحب کو اعلے درجہ کے علموں مین حسب قاعدہ تربیت دینے

کے واسطے جو تجویز حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہوئی اوسپر
بخوبی عمل ہوا مسٹر گہان صاحب اسسٹنٹ انجنیر نے کہ سالگذشتہ سے
راج مین مقرر ہوئے وقت فایزی دہولپور سے مہارانا صاحب کی تعلیم
زبان انگریزی وتحریر وحساب وجغرافیہ وکرۂ ارضی وسماوی وعلوم
طبعی وغیرہ اپنے ذمہ لی اور مسٹر ڈائٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج نے
منظور کیا کہ اونکی ماہانہ ترقی کا امتحان لیتے رہینگے اور نگرانی رکہینگے پٹیالا
اور دہلی کے سفرون سے جو اونکی خواندگی مین ہرج ہوا ہے اوسپر
لحاظ کیا جاوے تو اس سال کی تحصیل علم کا نتیجہ بہت اچھا ہے مہارانا
صاحب کے اخلاق واطوار ومزاج وطریقہ جیسے چاہیئے ویسے ہین انگریزی
کا علم مجلسی بہت اچھا ہے اور ہر شاخ علوم مین روز بروز ترقی کرتے ہین
ابتدا مین جب راو راجہ سردنکر راو صاحب نے کام شروع کیا پنچیر داران
راج ۔ راو راج دہر ۔ دریاو سنگہ جاٹ رشتہ دار مہارانا صاحب ۔
کنور ہردیو سنگہ ہم خاندان مہارانا صاحب ۔ للو لچھمن سنگہ ملازم قدیم ریاست
میر عابد علی متوطن علاقہ بہرتپور وملازم قدیم دہولپور ۔ لالہ سندر لال
ملازم قدیم ریاست تہے ۔ ہر چہار رشتہ جات مال وفوجداری ودیوانی
وفوج کا کام محکمہ پنچایت مین ہوتا تہا خزانہ بہی تحت حکومت محکمہ پنچایت
تہا کہ پنچیر دارون کے دستخط سے احکام خزانہ جاری ہوتے تہے مگر اون
پر مہر دولہیہ صاحبہ یعنی والدہ مہارانا صاحب کرتی تہین اور محل کا
انتظام خاص دولہیہ صاحبہ کے تحت حکومت مین تہا وقت تقرر سپرنٹنڈنٹی

वीचुसिंह

صاحب صرف تین پنچسردار - راو راج دہر - کنور ہر دیو سنگہ - لالہ سندر لال تہے اور ۱۸۶۶ء مین لالہ دیو سنگہ مقرر ہوا *
۱۸۶۷ء مین راو راج دہر پنچسردار کا انتقال ہوکر ریاست کو سخت صدمہ پہونچا باقیماندہ سردار بدستور کام کرتے رہے کل سرداروں اور علی الخصوص ٹہاکر بیجی سنگ کی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ انکی امداد و اعانت کے بہت مداح و ثناخوان ہین *
مہاراناصاحب مرحوم کے انتقال پر کپتان روبرٹ صاحب کو ۲ ٹہہ لاکہ سے زیادہ روپیہ کا قرضہ ریاست کے ذمہ ملا اسمین سے چار لاکہ فوج و اہلکاران ریاست کی تنخواہ کا تہا دو لاکہ ساہوکاروں کا اور قریب دو لاکہ راج پٹیالہ کا تہا اور خزانہ مین واسطے ادا اس قرضہ کے صرف ۱۵۰۰۰ کہ وہ بہی بطور قرض آئے تہے موجود پائے - کپتان صاحب موصوف نے تنقیح و تحقیقات کی توصحیح تعداد قرضہ ۵ لاکہ ۲۰ ہزار ۵۰۰ ثابت ہوئے اسمین سے ایک لکہہ ۲۵ ہزار بہ اہتمام راو راجہ سردار سنگہ ادا ہوکر وقت تقرری مجرِ فوہی صاحب سے ۴ لکہہ ۲۵ ہزار باقی رہا پہر صاحب موصوف نے بضرورت ادائے تنخواہ ملازمان و قرضہ سودی مبلغ یک لکہہ ۸۷ ہزار قرض لیا یکم جنوری ۱۸۶۸ء کو کل ۶ لکہہ ۸ ہزار ہوگیا اسمین سے ۵ لکہہ ۸ ہزار مہاسہ من ابتدا یکم جنوری ۱۸۶۸ء لغایت ۳۱ - مارچ ۱۸۶۹ء ادا کیا ہر ایک قرض خواہ کی علیحدہ مثل مرتب ہوکر ایک ایک رقم کی نسبت محکمہ پنچایت سے علیحدہ حکم ہوا جسکو

اداکیا گیا اوسی کی رسید شامل شل ہوئی اخیر مین قرضہ تعدادی ... عامہ محض بے اصل ثابت ہوکر بمد کفایت کا عذر ریاست سے خارج کیا گیا اور صحیح تعداد قرضہ باقیماندہ یک لکھہ ... لماعہ رہی اور اسمین ہی راج پٹیالہ کا یک لکھہ ... جسکو ابتدا مین کپتان روبرٹ صاحب اور راؤ راجہ سردنکر راؤ صاحب نے بہ تعداد یک لکھہ ... قایم کیا تہا داخل تہا ؛

بجون ... مین یہہ یک لکھہ ... مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے پاس بہیجا گیا اونہون نے جواب متضمن رسید زر مین تحریر فرمایا کہ اگرچہ اس روپیہ کا سود بہی کہ لاکہہ روپیہ سے زیادہ ہوتا ہے واجب الطلب ہے مگر ہم اوسکے دعوی سے دستبردار ہوتے ہین لیکن جب رسید مہارانا صاحب مرحوم والی دہولپور کی تعداد قرضہ کی یک لکھہ ... ہے کہ اسمین سے بعد منہائی اس رقم وصولی اور مبلغ دو ہزار روپیہ دیگر کے جو مہارانا صاحب کا ہمارے ذمہ ہے مبلغ چار ہزار روپیہ باقی رہتا ہے کہ اس چار ہزار روپیہ کو دربار دہولپور نے بہی قبول کیا اور زر مذکور ادا کیا گیا ؛

باقیماندہ قرضہ تعدادی ... رمین سے ... بہ ثبوت دعوی قرضخواہون کو دیا گیا اور ... بعدم ثبوت دعوی حساب قرضہ سے خارج ہوکر راج مین جمع کیا گیا اور قرضہ کا حساب تمام وکمال طے ہوگیا ؛

اس قرضہ کے علاوہ شروع انتظام مین بنظر ضروریات ریاست مبلغ سات
لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی سے قرض لیا تہا حسب ایمار راؤ راجہ سر دنکر راؤ
صاحب کپتان رو برٹ صاحب سے بتقرر سود پانچ روپیہ فیصدی سالانہ
واپس کرنا یادا ہے اقساط ڈیڑھ لاکھہ روپیہ سال گورنمنٹ مین اس قرضہ
کی درخواست کی تہی کہ منظور ہوکے معرفت بنک بنگال شاخ آگرہ خواہ
یکبارگی یا چند دفعہ کرکے حسب ضرورت ریاست دلادے جانیکا حکم ہوا
بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۶۲ء وصول ہوا اول یہہ قرضہ ریاست کے نام لکہا
گیا تہا مگر میجر ڈیلی صاحب کے عہدہ پولیٹکل ایجنسی پر مقرر ہونے پر
اونکے نام بدلا گیا۔ بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۸۶۶ء اس قرضہ کی اول قسط تعدادی
ایک لاکھہ چنتیس ہزار روپیہ اس تفصیل سے اصل۔ سود آمدنی راج
سے ادا ہوکر صاحب اکونٹنٹ جنرل ممالک مغربی و شمالی سے رسید حاصل
ہوئی اور یہہ تجویز ہوئی کہ سڑک بمبئی و آگرہ کے پل دریاے چمبل کی
آمدنی کی بابت راج دہولپور کے حصہ کا تیس ہزار روپیہ صاحب سکرٹری
ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے پاس جمع ہے وہ اسی قرضہ مین گورنمنٹ
کے نام بدلوا دیا جاوے ۱۸۶۷ء مین ایک لاکھہ اٹھاون ہزار روپیہ
قسط دوم کا بہیجا گیا مگر بہ توقف پہونچا اس سبب سے بنک نے حساب
۱۸۶۷ء میں درج نہوسکا قسط سیومی یعنی ۱۸۶۸ء کی قسط بھی صاحب
بہیجی گئی اس سے یہہ مطلب تہا کہ آیندہ کیواسطے حساب ایک ایک لاکھہ
کی پوری قسطین ہوجادین اگرچہ سال بسال سود کم ہوجانے سے

اد سمین ہی کسیقدر کمی ہوگی مگر حساب صاف رہیگا ❊

اس تیسری قسط کا ایک لاکہہ چوبیس ہزار روپیہ بہیجا گیا اور گورنمنٹ کا ۔۔ لکہہ ۔۔ روپیہ باقی رہا ❊

۱۸۷۰ع مین راؤ راجہ سر دنکر راؤ صاحب نے انتظام راج کیواسطے چہ تحصیلین دس تہانہ جات اور بیس چوکیان پولیس کی مقرر کین اہتمام محکمہ مال کیواسطے ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اور عدالت دیوانی مین بمقامات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ دونو تحصیلون پر ایک ایک منصف مقرر ہوا تحصیل کی کچہریان ادنے تر عدالت قرار پاکر منصفون کو ہزار روپیہ تک کی نالش سماعت کرنیکا اختیار ہوا اور حاکم اول دیوانی کو ہزار روپیہ سے زیادہ دعوی کے ابتدائی مقدمات اور منصفون اور تحصیلدارن کے فیصلہ جات کا اپیل سماعت کرنے کا اختیار رہوا۔ فوجداری مین ادنے حاکم تحصیلدار بہ اختیار پانچروپیہ تک جرمانہ اور ایک ہفتہ تک کی قید اور اون سے برتر حاکم عدالت فوجداری بہ اختیار قید تین سال تک و جرمانہ تین سو روپیہ تک تجویز ہوئی ان سب سے اعلے محکمہ پنچایت قرار پایا اور مقدمات سنگین قتل عمد وغیرہ بعد ترتیب و تحقیقات و تحریر راے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین ارسال ہونے لگے ❊

وقت تقرر میجر ڈنہی صاحب منشی برہولال ناظم یعنی حاکم عدالت فوجداری و دیوانی اور منوہرلال ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے مگر منوہرلال میجر ڈنہی صاحب کے پہونچنے سے چند روز بعد کہین دوسری جگہہ نوکر ہوکر چلا گیا

اوسوقت سے محکمہ مال کا کام صاحب پولیٹکل ایجنٹ خود کرنے لگے اور خزانہ
کا کام ابتدا سے صاحب نے اپنے اہتمام مین رکہا موہن لال خزانچی کا
صاحب کو بہت اعتبار ہے اور اوسکا حساب بہت صحیح رہتا ہے ہندی
حساب کے مطابق انگریزی مین بہی حساب مرتب ہوتا ہے اوسمین کل
چہٹیات کی نقل رہتی ہے پنچایت کے مہر ودستخط ونمبر رجسٹر کے سوائے
اسکا ہم خزانہ پر صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے دستخط ہوتے ہین اسکے سوائے
نیچرڈ نہی صاحب نے محکمہ جات کے عملہ کا بندوبست کیا اور طریقہ
تحریر حاضری وغیرہ جاری کرکے جلد اجراے کار کا ضابطہ قایم
کیا ✤

راؤ راجہ سر دنکر راؤ نے نظم نسق راج کی تجویز کرکے باستدعاے
منظوری گورنمنٹ مین بہیجی تہی اوسکی منظوری کا حکم بذریعہ چٹہی جناب
سکریٹری گورنمنٹ صیغہ ممالک غیر نمبری ۱۰۴۲ مورخہ ۱۲ جولائی
سنہ ۱۸۸۹ء صادر ہوا ✤

بندوبست مالگذاری

اکتوبر سنہ ۱۸۸۸ء مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر ڈبلیو ایچ سمتہہ صاحب
مہتمم بندوبست ضلع آگرہ کو اونکی معمولی خدمت کے علاوہ اہتمام
بندوبست راج دہولپور کی نگرانی عام کرنے کیواسطے حکم منظوری فرما
کیا دربار دہولپور کی کمال خوش نصیبی ہے کہ اونکو اس کام مین
نہایت عقیل وتجربہ کار افسر مثل سمتہہ صاحب سے مدد ملی ہے اونہون

کی لیاقت نظم ونسق و زود فہمی امور جزدیات و عاقلانہ نگرانی سے یہہ
عمدہ نتایج کہ اونکی رپورٹ سے آشکار ہین حاصل ہوئے ہین +

پنڈت کنہیا لال ایک مستعد اہلکار کہ سابقًا بند وبست ضلع کانپور مین
نوکر تہا بند وبست راج دہولپور مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا اوس نے
ایسی محنت وصحت و دیانت سے انصرام کار کیا کہ ترتیب دفتر کیواسطے
دوسرا ڈپٹی کلکٹر مقرر کرنیکی ضرورت رفع ہوگئی اور اسی کثرت
کار مین اوس نے انجام مین اپنی جان تصدق کی کہ جولائی ۱۸۷۶ع
مین اوسکے انتقال سے راج کو بہت نقصان پہونچا۔ مسٹر سمتہہ صاحب
نے منشی درگا پرشاد کی خدمتون کو راج دہولپور مین منتقل کیا کہ وہ
بمشاہرہ دوسو روپیہ ماہوار سپرنٹنڈنٹ بند وبست مقرر ہوا اوسکے
تقرر سے کام بخوبی جاری ہوگیا کیونکہ منشی درگا پرشاد ہوشیار عمدہ
اور تجربہ کار اہلکار رہے +

ٹہاکر بہجو سنگہ پنچسردار راج نے جسکو ابتدا سے محکمہ بند وبست کا کام بخصوصیت
مفوض ہے کمال محنت و دیانت داری و دانشوری سے انجام دیا ہے
اوسی کے سبب سے جو مشکلات ہندوستانی ریاستون کے بند وبست مین
حارج ہوتے ہین دہولپور مین بالکل واقع نہوئین اور جس شایستگی و
عجلت سے کام شروع ہوا اوسیطرح جاری رہا +

مضمون رپورٹ ہاے مسٹر سمتہہ صاحب مہتمم بندوبست

مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ و ۲۱ جون سنہ ۱۸۷۶ء

محکمہ بندوبست کی کیفیت تین مدات مین منقسم ہے -

اول پیمایش -

دوم ترتیب دفتر -

سوم مصارف -

پیمایش مین حدبست اور تصفیہ تنازعات سرحدی بہی داخل ہین +

حدبست کا کام میرے نینی تال سے واپس آنے کے بعد شروع ہوا تہا
اور شروع اکتوبر مین پرگنات گرد و منیہ مین ختم ہوگیا اور پرگنہ کولاری
مین جاری تہا اگر اسطرح تینون پرگنات امینون کو پیمایش کرنے کیواسطے
تیار ہوگئے پیشتر سے خیال تہا کہ ہندوستانی ریاست مین جہان غالباً
شاہنشاہ اکبر کے وقت سے کبہی پیمایش نہوئی تہی دیہات کی حدود قایم
کرنی بہت مشکل ہوگی مگر بخلاف اوسکے پیمایش کا یہہ ابتدائی مگر ضروری
کام عجب آسانی سے ہوگیا تنازعات بہت کم ہوئے اور جو ہوئے بہت
خفیف تہے اگرچہ یہہ معقول خوف تہا کہ جو نزاع مدت سے خفتہ و نہفتہ
پڑے تہے سر سبز و بیدار ہونگے مگر حسن اتفاق سے زمینداران دیہات
ملحق الحد کے درمیان کہین قدیم یا جدید نا اتفاقی ظہور پذیر نہوئی
سرحدات عوام کو بخوبی معلوم تہین اور زیادہ تر اتفاق باہمی سے طے
ہوگئین صرف چند مقامات پر درمیان راج دہولپور اور دیگر ریاستون

गिरद्दे
मनया
कोलारी

کی اسوجہہ سے کہ طرفین کے اہلکارون کی موجودگی کی ضرورت سے
بہت توقف ہوتا ہے تنازعات سرحدی باقی رہ گئے ؛
شروع اکتوبر مین مینے دہولپور مین پہونچکر حسب صلاح صاحب پولیٹکل
ایجنٹ امین ونگران کار پیمایش مقرر کئے اور پیماسون کی جماعتین جابجا
متعین کین اور اونکی ہدایت کیواسطے مجموعہ قواعد مرتب کیا ۲۰ اکتوبر
کو پیمایش شروع ہوئی کام بہت استقلال سے جاری رہا اور عجلت
وصحت بہی بتدریج روز بروز زیادہ ہوتی رہین کہ ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۵ع سے
۳۱ - مارچ ۱۸۷۶ع تک ساڑہے پانچ مہینے مین ۴۲۰۴۸۴۶ بیگہہ ساوی
۴۵۵۷۳۲۳ - ایکڑ یعنی ¾ ۵۲۲ مربع میل زمین پیمود ہوئی اور
یکم اپریل ۱۸۷۶ع سے ۹ - جولائی ۱۸۷۶ع سوا چار مہینے کے عرصہ مین
۴۴۰۵۳ ایکڑ یعنی ¼ ۵۳۲ مربع میل زمین کی پیمایش ہوئی تاریخ
۹ - جولائی کو کل رقبہ ریاست کہ بتعداد ۷۵۶۴۳۲ - ایکڑ مساوی
۱۰۵۵ مربع میل کی بہی پیمایش ہوکر کام ختم ہوگیا ؛
ابتدا مین سمجہا گیا تہا کہ پیمایش کا کام تین برس کے عرصہ مین ہرسال
آٹہہ مہینے ہوکر چوبیس مہینے مین ختم ہوگا مگر ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ع مین جب کسی قدر
کام ہوگیا تحقیق ہوا کہ صرف ساڑہے نو مہینے مین کل کام ہوجاویگا
چنانچہ یہہ امید حاصل ہوئی کہ ابتدا ۲۰ - اکتوبر ۱۸۷۵ع سے ۹ -
جولائی ۱۸۷۶ع تک آٹہہ ماہ بیس یوم مین یہہ جہت ختم ہوگیا جس عجلت
سے یہہ کام امینون کے اہتمام سے ہوا ہے اگر پیماسان سررشتہ وینوامروے

کرے تو اونکی بہی تعریف کا باعث ہوتا ۔
مگر چہ تاریخین خاص پیمایش کے شروع اور اختتام اور خسرہ موقع کی
خانہ پری کی ہین پر تال صحت کا کام و امتحان اقسام زمین و ذریعہ
آبپاشی و تصدیق جمعبندی و صفائی کار منصرمان موسم سرما ۱۸۸۶ء تک
ہوتی رہی تاہم کل میدانی کام مین ڈیڑہ برس سے زیادہ صرف
نہوا اور جس کفایت سے ہوا ہے تشریح آیندہ سے واضح ہوگا ۔
اول تو اس کام کے سرانجام کیواسطے عملہ ایسا عمدہ جمع کیا تہا کہ علی العموم
نہین ملتا ہے جسوقت صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے صاحب مہتمم بندوبست
کو صدور حکم منظوری تقرر امینان سے اطلاع دی صاحب مہتمم بندوبست
نے امینون کے مجمع کثیر کو جو بسبب موجودگی عملہ رونیو سروے نہی حال
تہے یا جن اضلاع ممالک مغربی و شمالی مین پیمایش جاری تہی متلاشی
روزگار تہے اس حال سے مطلع کیا چونکہ وہ پیمایش قریب الاختتام
تہی مشاق و ہنرور امینون کا عملہ جنہون نے بہترین حکام کی پیش دستی
مین تجربہ حاصل کیا تہا ہم پہونچ گیا اس موقع کو غنیمت سمجہکر بذریعہ اہلکاران
قسم اول یکبارگی پیمایش کا کام شروع کیا گیا ۔
علاوہ اسکے کثیر الرقبہ قطعات غیر مزروعہ اراضی کی پیمایش مزروعہ زمین
کی کشتوار پیمایش سے سہل ہوتی ہے چنانچہ علاقہ راج مین ممالک مغربی
و شمالی کے کل اضلاع کی نسبت غیر مزروعہ زمین بہت تہی پرگنات منیہ
وگردو کولاری مین کل رقبہ مین سے ۴۶ فیصدی تحقیق ہوئے اور

دیگر پرگنات مین اس سے بہی زیادہ تہے کام کی صحت و عمدگی کی نسبت
صاحب مہتمم بندوبست نے خود امتحان کرکے اپنا اطمینان کیا خطوط
سرحدی و ہیت کشتوار اور مناسبت موقع سے نقشہ جات نہایت صحیح
مرتب ہوئے ہین بسبب قلت نگرانی کے خوف تہا کہ شاید امین لوگ جیسا
کہ عام دستور ہے چند علیحدہ کہیتون کو ایک قطعہ مین شامل کرکے
غلط کام کرینگے اس نظر سے متواتر امتحان کرکے گرفت کرنا چاہا مگر کوئی
غلطی نملی پس تحقیق ہوا کہ فی الجملہ یہہ کام جسقدر تختہ مسطح کے ذریعہ سے
ممکن ہے کمال صحت سے تیار ہوا ہے اور ان دیہہ وار نقشون کے
ذریعہ سے پرگنات و کل راج کے بہت صحیح و کارآمد نقشہ جات تیار ہوسکینگے
اور جیسا کام ایسے ہی عمل کے ذریعہ سے بصرف کثیر ممالک مغربی و
شمالی مین ہوتا ہے ویسا ہی اس عمل سے بکفایت تمام تیار ہوا ہے
روزمرہ کا اوسط کام ہر ایک تختہ مسطح سے مارچ سنہ ۱۸۷۶ تک اڑتالیس
بیگہہ ایک بسوہ یعنی تخمیناً پچیس ایکر ہوا مگر شروع سے اخیر تک کار روزمرہ
کی اوسط بہی زیادہ ہوتی گئی کہ اخیر مین کل پیمایش کے اوسط سات
اونتیس ایکر دریافت ہوئے اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ پیمایش کا خرچ جسقدر
صاحب مہتمم بندوبست نے خیال کیا تہا اوس سے بہت کم ہوا اونہون
نے اپنے سابقہ تجربہ سے سمجہا تہا کہ ہر ایک امین اوسط درجہ روزمرہ
سترہ بیگہہ اراضی کی پیمایش کریگا مگر تذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ ہر ایک سے
اوس سے قریب دوچند کام کیا اول یہہ تجویز ہوئی تہی کہ امینون

کی تنخواہ بارہ روپیہ سے اٹھارہ روپیہ ماہوار تک کی مقرر کیجاوے اور اقل درجہ کام روزمرہ کرنے کی مقدار مقرر کیجاوے مگر پہر یہہ تجویز نامناسب تصور ہوکے اونون سے بہ تقرر اجرت فیصدی بیگہہ ٹہیک مین کام کرایا گیا اس اجرت کی شرح سب جگہہ سے کم مقرر ہوئی یعنی زمین مزروعہ فیصدی بیگہہ ۱ اور غیر مزروعہ پر فیصدی بیگہہ صرف ۸ مگر اس تدبیر سے امینون نے محنت و تندہی کرکے زر اجرت اوسی اندازہ سے جسقدر بارہ روپیہ سے اٹہارہ روپیہ تک تنخواہ تجویز ہوئی تہی پیدا کیا اور راج کے خرچ اور وقت مین بہی بہت کفایت ہوئی ؛

ترتیب دفتر بندوبست مین سب سے زیادہ ضروری اور دقیق کام ترتیب مثل ہے کہ مسودہ خسرہ اور جمعبندی سے بہت ہوشیاری کے ساتہہ مثل بندوبست بنائی ہوتی ہے کہ اسمین اول پرتال رقبہ وبہت کشتوار دوم میزان تفصیلات سوم تیاری صاف جمعبندی چہارم فراہمی حالات دیہی داخل ہوتے ہین یہان صاحب مہتمم بندوبست کو ابتدا سے سادگی منظور رہی اسواسطے یہہ تجویز کی کہ صرف چار کاغذون کی ترتیب کل کامون کے واسطے کافی ہوگی اول خسرہ دوم نقشہ دیہہ سوم حالات دیہی چہارم جمعبندی کہ منجملہ اونکے تین ہمیشہ کیواسطے سررشتہ بندوبست سے تیار ہون اور چوتہا اول بندوبست مین تیار کیا جاوے اور پہر سال بسال پٹواری مرتب کرتے رہین ؛

خسرہ طریقہ مروجہ ممالک مغربی و شمالی سے مختلف طور پر بنایا گیا یعنی اراضی

مزروعہ اور اقسام اجناس کے خانون کو اس خوبی سے ترتیب دیا
گیا ہے کہ زمین و اقسام و پیداوار ربیع و خریف کی میزان دیتے مین
وقت اور خرچ کی بہت کفایت ہو ۔
اقسام زمین کی تفریق سادہ طریقہ مروجہ دیہات سے جسکے بموجب زمیندار
اپنی زمین پر شرح لگان قایم کرتے ہین کی گئی ہے شرح لگان باعتبار
بعد یا قرب کھیت کی آبادی دیہہ سے تشخیص کیجاتی ہے گانو سے ملحق کسی
معین عرض کا حلقہ گونڈ کہلاتا ہے اور اوسکی شرح لگان سب سے زیادہ
ہوتی ہے گونڈ کے گرد کے حلقہ معروف منجھا کی شرح اوس سے کم ہوتی
ہے اور بعید ترین حلقہ معروف بار کی شرح سب سے کم ہوتی ہے
علی العموم ایک حلقہ کے اندر چاہی زمین کی شرح لگان مین قدرتی اختلاف
خاصہ زمین کے سبب سے بہت کم اختلاف ہوتا ہے مگر البتہ بارانی بار مین
قطعات ریگستانی و نالوان وغیرہ کا لگان ہموار چکنی زمین کی لگان
سے بہت کم ہوتا ہے اسواسطے اوسکی اول و دوم دو قسمین کی گئین
اس سے زیادہ تقسیم اقسام کی ضرورت نہ تھی حالات دیہی اردو زبان
مین لکھے جاتے ہین اگرچہ وے صاحب مجوز جمع کو تشخیص مین مدد دینے
کیواسطے ہوتے ہین اور اسوجہہ سے انگریزی سے زیادہ تر متعلق ہین
عنقریب کل حالات خسرہ سے معلوم ہوتے ہین اور جو حال اوس سے
نہین دریافت ہوتا کاغذات قانونگو یا دفتر صدر سے لیا جاتا ہے اس
کاغذ سے پٹواری کا کچھہ تعلق نہین ہوتا ہے ؛

نقشہ جمعبندی کا ساتوان خانہ کہیوٹ کیواسطے ہے کہ اوسکے سبب سے
علیحدہ کاغذ بنانے کی ضرورت رفع ہوگئی اوسمین ہر ایک شخص خواہ
زمیندار یا اسامی سکے کاشت کی زمین کی تعداد مع زرلہیج خواہ وہ
صرف جمع سرکاری دیتا ہو یا ذمہ وران اوا سے جمع سرکاری کو بطور
لگان دیتا ہو درج ہین اور خانہ کیفیت مین خاص رواج وحقوق و
حالات متعلق بہ دیہہ یا خاص اشخاص لکھنے کی گنجایش ہے ہندوستانی
ریاست مین زیادہ دقیق وپیچدار کاغذ بنانے کی اس سبب سے کہ آیندہ
او نکا مرتب ہوتا رہنا اور و نپر عمل ہونا دشوار ہے ضرورت نہ تھی
جمعبندی کی پیشانی یہہ ہے -
نام تہوک وپتی - نمبر شمار - نام کاشتکار - نمبر کہیت مندرجہ خسرہ
تعداد اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ - مقدار لگان مع شرح - اس پیشانی
کے چہپے ہوئے کاغذ وقت شروع خسرہ پٹواری کو دئے جاتے ہین -
ہر ایک محال کیواسطے ایک کاغذ ہوتا ہے جسطرح کہیتون کی پیمایش ہوتی
جاتی ہے اس نقشہ کی خانہ پری ہوتے ہی خسرہ ختم ہوتا ہے تب مہتمم
اس پرچہ کی پڑتال کرتے ہین بعد تصدیق اوسکے کوایف درج جمعبندی
ہوتے ہین ✦
جس ریاست مین عوام کی تحریری وتقریری زبان ہندی ہے اور
دفترون مین بھی زیادہ تر اوسی کا استعمال ہے دفتر دیہی کا بھی اوسی
زبان وحروف مین مرتب ہونا مناسب ہے اسواسطے یہہ تجویز ہوئی

کہ مسودات خسرہ وجمعبندی کو پٹواری صاف کرین چنانچہ پٹواریون
نے اس کام کو بہت اچھی طرح کیا مگر منصرمون کی دیہات مین تصدیق
کیواسطے جانے کی ضرورت سے پٹواریون کو عرصہ تک کانومین چھینا
پڑا اس سبب سے وے عرصہ تک صفائی کے کام مین مصروف نہ رہے
مگر حالات دیہی کا ہندی مین لکھنا ضرور نہین ہے اسواسطے مستعد محررون
سے اردو مین لکھائے گئے ❊

سنہ ۱۸۶۶ء مین بجز نقل وصفائی وترجمہ کے ترتیب مثل مین کچھہ کام
باقی نہ رہا اور اوسمین سے بہی زیادہ تر ہوگیا تشخیص جمع کی شروع
کرنے مین صرف اوسکی تکمیل کا انتظار تہا اور یقین تہا کہ موسم سرما آیندہ
مین جمع مشخص ہوکر زمینداروں کو سنادیجاویگی ❊

خرچ سنہ ۱۸۶۶ء تک بندوبست کا کل خرچ۔ مارچ سنہ ۱۸۶۶ء تک۔ مارچ سنہ ۱۸۶۶ء تک

[illegible]

میزان [illegible] ہوا اور یقین ہوا کہ خرچ آیندہ دس ہزار روپیہ
سے زیادہ نہوگا مگر [illegible] بابت پیمایش اراضی جاگیر بذمہ
معافیداران وبابت حدبست بذمہ زمینداران وقیمت آلات پیمایش
بذمہ پٹواریان تہا بعد منہائی اس قسم کے بندوبست کا کل خرچ پچاس ہزار
روپیہ سے تجاوز نکریگا ❊

عملہ ممالک مغربی وشمالی کے اکثر اضلاع کا بندوبست اونہین ایام

مین ختم ہونے سے صاحب مہتمم بندوبست کو مشاق و تجربہ کار اہلکار
پسند و منتخب کرکے نوکر رکھنے کا بہت اچھا موقع ملا تہا کہ اونہون نے اپنا کام
بہت اچھی طرح انجام دیا اول سال مین ترقی پیمایش وصحت کا پنڈت
کنہیالال ڈپٹی کلکٹر بندوبست کی کوشش و توجہ سے ہوئی تہی کہ
اوس نے احکام نافذہ کی کمال اطاعت سے وبلا تفاوت تعمیل کی
اور دوسرے سال مین بہی اوسکی محنت و دیانت سے حکام کی نظرون
مین اوسکا اعتبار روز بروز زیادہ ہوتا گیا اوسکے انتقال سے
محکمہ بندوبست کو سخت صدمہ پہونچا مگر اوسکی کوشش و لیاقت سے
کام اس درجہ کو پہونچ گیا تہا کہ بجاے اوسکے اوسی رتبہ و تنخواہ
کا اہلکار مقرر کرنے کی ضرورت نرہی صرف منشی درگا پرشاد کہ سابقاً
ضلع آگرہ مین بہ تحت صاحب مہتمم بندوبست بمشاہرہ دوسو روپیہ
ماہوار مقرر ہوا وہ بہی بہت تجربہ کار و نیک چلن و مستعد اہلکار ہے

خاتمہ رپورٹ بندوبست

جمع و خرچ ریاست

سمت ۱۹۲۳ مین راو راجہ سردنگر راو صاحب نے سال آیندہ کی آمدنی
کا تخمینہ بمقدار آٹھ لاکھ ۸ لاکھ روپیہ کیا تہا اسمین ۶ لاکھ روپیہ
مال کا تہا باقی سایر و خراج جاگیرات و نذرانہ وغیرہ بالائی رقمون کا تہا

یکم جون ۱۸۶۸ء تک صرف دو لکھہ سمہ ۃ لماعیہ وصول ہوا باقی عدم وصول
رہا سالہاے گذشتہ کی سختی و زیادہ ستانی اور بارش ۱۸۶۳ء کی غرقی
اور جنوری ۱۸۶۸ء کے پالہ سے رعایا تباہ ہوگئی تہی اکثر زمیندار
گانو اور ہزارہا بگہہ غیر مزروعہ رقبہ چہوڑکر بہاگ گئے تہے باقی ماندہ
مطلق محتاج تہے اصل مالگذاری معینہ غیر ممکن الوصول تہی زیادہ
تشدد کیا جاتا تو باقیماندہ زمینداروں کی مفروری کا بہی خوف تہا
اسواسطے دوسرے سال کا مطالبہ بقدر ے لکہہ للوصہ ۃ صماسہ رکہا
گیا ہرایک گانو کی کیفیت تحقیق کی جو وصول ہوا مجرا دیکر بحسب ضرورت
ونقصان تخفیف جمع ہوئی اشتہار جاری ہوا کہ جمع معینہ سے زیادہ
کچہہ نہ لیا جاویگا محاصل ولاگ ناواجب مروجہ سابق کہ بہ تعداد لہ سہ
سماہیہ تہی مطلق معاف ہوئی اور صمہ ۃ لماصہ کے علاوہ ۱ وس کی
منہائی ہوئی اس سے رعایا کا بخوبی اطمینان ہوگیا اور آمدنی صرف
بقدر ے لکہہ مللہ ۃ لاماعیہ رہگئی افزونی کاشت اراضی اور آبادی
زمینداران مفرورین کوشش عمل مین آئی معہ ۃ لماصہ تقاوی
خرید نرگاوان وتخم کیواسطے دیا گیا اور معمہ ۃ صماء مرمت چاہات و
تالابون مین خرچ ہوا سایر مین بجاے چالیس ہزار کے صہ ۃ کی آمدنی
ہوئی اس سنہ کا انتظام اچہا نہ تہا اہلکاروں کی نسبت مقدمات
بد دیانتی دایر ہوئے اونکے واسطے بتجویز سزا ہوئی - راؤ سرمتہرہ جاگیر
دار ریاست کا نذرانہ مسند نشینی تعدادی دس ہزار روپیہ بوجہہ نقصانات

جاگیر حسب درخواست اوسکے اور پنجپر داران و راؤ راجہ دنگر راؤ کی صلاح سے ایک سال کیواسطے ملتوی رہا اسطرح کل آمدنی ریاست بعد منہائی۔

مالگذاری	سائر	نذرانہ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] کی بابت بہ تعداد [illegible] لکہہ [illegible] [illegible] رکہی ۔

سمت ۱۹ [illegible] مین ہر طرح کی منہائی و تحقیقت کے بعد زر مالگذاری بقدر [illegible] لکہہ [illegible] مقرر ہوا کہ سال گذشتہ یعنی سمت ۱۹ [illegible] کی نسبت اکیس ہزار روپیہ کا اضافہ تہا ۔

[illegible] کی جمع تشخیص کرنے مین حسب رپورٹ نمبری ۶۴ مورخہ [illegible] جولائی [illegible] یہ قرار پایا کہ زر مالگذاری حسب جمعبندی سمت ۱۹۲۶ با ضافہ دو روپیہ فیصدی تخمیناً مقرر کیا جاوے اور بغرض تعین جمع دیہہ وار نقشہ جات جمع وصول مع ابتدا سمت ۱۹ [illegible] لغایت سمت ۱۹ [illegible] مرتب ہوکر محکمہ پنچایت مین پیش ہوئے تحصیلدار و قانونگو و چودہری وکل دیگر اہلکاران ریاست جنسے کچہہ حال قابلیت دیہات معلوم ہونے کی امید تہی پنچایت مین طلب ہوئے ہر ایک سے رائے لی اور بخوبی بحث و گفتگو کرکے دیہات کی جمع مقرر کی بعض گانو مین سمت ۱۹۲۶ کی جمع کی نسبت بارہ روپیہ فیصدی تک کا اضافہ اور بعض مین بیس روپیہ فیصدی تک کی تخفیف ہوئی اخیر مین سے لکہہ [illegible] سالانہ کی جمعبندی ہوئی نمبرداران دیہات

دہولپور مین طلب ہوکے جمع سنائی گئی اور اونکو ہدایت ہوئی کہ اگر
اس سے زیادہ مطالبہ کیا جاوے تو وہ ناجایز ہے ہرگز مت دو مگر اسین
انکار مت کرو ہر ایک تحصیل کی کچہری کے دروازہ پر جمع دیہات متعلقہ
کا نقشہ چسپان کیا گیا بحالت نہونے پیمایش ملک اور عدم دریافت
حالات دیہی و دیگر کاغذات دفتر کے واسطے جمع دریافت کرنے کے
واسطے اس سے بہتر ذریعہ اور کچہہ نہ تہا ؛
اپریل سنہ ۱۸۸۰ سے مارچ سنہ ۱۸۸۵ تک کے لیے کل جمع مقررہ مال سے وصول
ہوا اس سے بنظر ظاہر [illegible] کا نقصان معلوم ہوتا ہے مگر اصل
مین یہہ نقصان نہین ہے راج مین ایصال جمع جون سے مئی تک
ہوتی ہے اسواسطے رقم مندرجہ صدر راج کے حساب سے سالتمام
کی آمدنی نہین ہے اوسمین دو ماہ سمت ۱۹۳۱ کی اور دس ماہ سمت ۱۹۴۳ کی
ہین پس جمع مقررہ مین صرف چند مقامات پر کسیقدر ترمیم کرنے کی
ضرورت ہوئی اور اسطرح مبلغ پچیس ہزار روپیہ کی تخفیف لازم
آئی ؛
پرگنات منیا اور گردمین قحط سمت ۱۹۲۵ کی سختی اور چند سال سے ۲۶ دیہات
کی زمین متواتر سیلاب کی غرقی سے زمینداران دیہات گانو چہوڑ کر
چلے گئے تہے ان دیہات مین اخیر موسم سرما تک پانی بہرا رہتا ہے اور
باقیماندہ آبادی مین امراض پیدا کرتا ہے اور اخیر مین سطح زمین پر
ریہہ یعنی خاک شور چہوڑ جاتا ہے اس حال کو دیکہتے ہوئے تاوقتیکہ پانی

[illegible] کا بند وبست قرار واقعی نہوجاوے زمینداران مخروج کے از سرنو آباد ہونیکی امید نہین ہوسکتی علاوہ اسکے سال بسال زمین زیادہ ضعیف اور زمیندار زیادہ مفلس ہوتے جاتے ہین اسواسطے بنظر انسداد [illegible] ملکی نقصان آیندہ حتی الامکان کچھہ تجویز کرنا لازم آیا اراضی غرقی [illegible] بعد پیمایش اور ملاحظہ زمین کا ڈہال اور پانی کا نکاس دیکھکر برتجویز [illegible] [illegible] ندیون مین نالہ کاٹنے کی تجویز ہوئی اور امید تہی کہ بارہ [illegible] سو روپیہ کے خرچ سے اسی سال مین تیار ہوجاویگا مگر اوسکے اہتمام کیواسطے تربیت یافتہ انجنیر کی ضرورت تہی اور ان دیہات کی جمع کہ بہ تعداد [illegible] ہے بمقابل جمع سابق کے سخت نہین ہے اس غرقی سے نجات پاوین تو آیندہ بہی بخوشی دے سکینگے اسواسطے تخفیف جمع نکرکے صرف التوا مطالبہ کیا گیا ہے کسی گانو مین کل زمین غرق نہین ہوتی ہے مگر البتہ جزو اعظم غرق ہوتا ہے پس اس سال مین دس ہزار روپیہ کا ایصال ملتوی رہا پرگنہ راٹھ کہیڑہ کے اکیس دیہات مین کہپرہ کیڑہ کہ کسی سال مین پیدا ہوکے زراعت نخود کے تخم و بیج کو کہاجاتا ہے باعث نقصان ہوا کہ اس سے تخفیف جمع لازم آئی علاقہ [illegible] کے اٹہائیس گانو واقع نالہ ہاے لب دریاے جمبل جنہین [illegible] [illegible] راجپوت اور گوجر رہتے ہین ہمیشہ سے باعث تکلیف ہین اگرچہ زمین اچہی ہے مگر آبپاشی نہین ہوسکتی پانی سطح زمین سے بہت عمق پر ہے جمع [illegible] زیادت نہیت ہے مگر تنور راجپوت بدخرچ اور مفلس ہین اور گوجر [illegible]

बरबध

उदेगान

खपरा

बेहना

محنت کشاورزی نکر ارتکاب جرایم سے معاش پیدا کرنے کو بہتر سمجھتے
کل علاقہ مین زراعت کم ہوتی ہہہ نالون کی بودو باش اور دشوار گذ
مقامات کی وجہہ سے یہہ لوگ ہمیشہ فوج کشی کے بغیر جمع نہین دیتے
اب بہی اگرچہ فریب و تساہل کرتے ہین مگر مقابلہ نہین کرتے صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے دورہ مین نمبرداروں سے حالات دیہی کی تحقیقات
کی مقدم شکایتین تین تہین۔ سختی جمع - پانی کی قلت - قرضہ۔ سختی جمع
کی تحقیقات پیمایش کے بغیر ممکن نہ تہی پانی کی قلت مین کچھہ شبہہ
نہ تہا چاہات و تالاب تیار کرنے کی تدبیر کی گئی اکثر مقامات پر بند و
تالاب بنانے کے موقعے بہت اچھے ہین مگر اونکی تیاری کیواسطے انجنیر
ضرور چاہیے۔ قرضہ کی شکایت رفع ہونا مشکل ہے اور اوسکے دفعیہ
کے بغیر کل تدبیرین لاحاصل ہین اور سرکاری تدبیر سے صرف چند روزہ
انسداد ہوسکتا ہے رعایا کی ناعاقبت اندیشی سے پہر وہی حال ہوجاوے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور بچہیر دارون نے نمبردار و زمیندارون
سے کچھہ سختی نہ کی کیونکہ اول تو سختی ہر مقام پر خراب ہے اور خصوص
یہان کہ ایک شخص پر سختی کرنے سے صدہا اوسکے جانب دار ہوجاوین
نہایت پر مضرت ہوتی علاوہ اسکے لب دریاے چمبل سرحد گوالیار
پر واقع ہونے سے ان دیہات کا سمبہالنے والا بہی کوئی نہین ہے
کہ اوس علاقہ مین رہ کر متواتر واردات کرجاوین اور گرفتار نہو سکین
فہرست قرضہ مرتب کراکے قرضخواہون سے بند وبست اداے قرضہ کی

ہو گئی ہے پرگنہ راج کہیڑہ مین بابت نقصان زراعت کرم کہیرہ اور
ہندو کی کاشت علاقہ رہننہ سے گیارہ ہزار روپیہ جمع مین کم ہوا اور
رہننہ مین نائب تحصیلدار باڑی متعین ہوا ؛

باڑی
کلاری
بسئی

پرگنات باڑی - کلاری مین انواع موجبات سے چار ہزار روپیہ
کا التوا ایصال وتخفیف لازم آئی پرگنہ بسئی مین کچہہ تخفیف ہوئی کل
راج مین اشتہار دیا گیا کہ سمت ۱۹۳۲ مین اضافہ جمع مطلق ہو گا ؛
اقساط ایصال جمع خریف مین ۱۲-۱۱- اکتوبر و ۱۲- ستمبر اور ربیع مین ۲-
فروری و ۱۰- اپریل مقرر ہین خریف کی اقساط غیر مبدل رہتی ہین
مگر ربیع کی بحسب ضرورت ۱۳-۱ - مارچ و ۱-۳۱ مئی سے مبدل ہوجاتی
ہین مگر یہ التوا صرف ان دیہات کے واسطے ہے جن سے ایصال
جمع کی امید کامل ہوتی ہے سرکش وغیر مستقر کنار ڈانگ و دیگر دیہات
واقع سرحد کو اسمین داخل کرنا خلاف مصلحت ہے دہونس و دستک
وغیرہ سے زمینداروں کا بہت نقصان ہوتا ہے اس واسطے اسمین
حتی الامکان کمی ہوئی ؛
جون ۱۸۷۵ع مین جنیسرداران راج دہولپور نے تجویز کی کہ شروع و اختتام
سمت راج کی تاریخین بموجب مروج سررشتہ مال و دفتر صاحبان گورنمنٹ
ہندوستان کے یکم اپریل و ۳۱ مارچ مقرر کیا وین اور یکم جون و
۳۱ - مئی مروجہ سابق موقوف ہوگئے سمت مجریہ حال کی رو سے کل
حسابات و کاغذات راج مرتب ہوا کرین ؛

سمت ۱۹۳۲ کی جمع سے لکھہ [illegible] تجویز ہوئی تھی دیہات کی جمع
مین کچھہ اضافہ نہوا تھا مگر یہہ خفیف اضافہ اس سبب سے ہوا کہ ضلع
ساہن پور جاگیر سے خالصہ مین منتقل ہوکے اوسکی جمع کا راج کی آمدنی
مین اضافہ ہوا ۔

اس سمت مین کل [illegible] لکھہ [illegible] بدین تفصیل

بقایا سنوات گذشتہ	سال حال	قسط چہارم بحساب سمت سابق
[illegible]	لکھہ [illegible]	[illegible]

وبحساب حال پیشگی سال آیندہ وصول ہوا مگر چونکہ جمع حال مین سے
[illegible] باقی رہا اس صورت مین پیشگی سمت ۱۹۳۲ کا صرف
[illegible] وصول ہوا چونکہ یہہ بقایا بھی مابعد وصول ہوکر سمت ۱۹۳۲
کی جمع وصولی سے لکھہ [illegible] ہوگئی پس اس سمت کی جمع مین صرف
[illegible] کا نقصان ہوا ۔

یہہ نقصان زیادہ تر اونہین پرگنات مین واقع ہوا جسمین سال گذشتہ
مین ہوا تھا یعنی منیہ وگردین مین [illegible] علاقہ ریہنہ پرگنہ راج کھیڑہ مین [illegible]
پرگنہ باڑی مین [illegible] کولاری مین [illegible]

پرگنات منیہ وگردین دفعیہ نقصان غرقی کیواسطے نل کھودنے کی تجویز
ہوئی اوسمین مبلغ [illegible] خرچ ہوا اگرچہ بسبب اختلاف موسم
کے کہ بارش شروع مین کم اور اخیر مین زیادہ ہوئی یہہ نالہ جات

چندان کارآمد نہوئے مگر تاہم اون سے بہت فایدہ پہونچا جس زمین مین
ہوکر یہہ نالے بنائے گئے ہین نرم ریتہ کی ہے اس سبب سے اونکو زیادہ
ڈہالون بنانا نامناسب نہ تہا کہ پانی کے زور سے زمین کٹ جاتی چونکہ
یہہ تدبیر ابتدائی تہی اسمین زیادہ روپیہ خرچ کرنا بہی قرین مصلحت
نہ تہا اسواسطے نالون مین فی میل ایک فٹ کا ڈہال رکہا گیا اور عرض
اوپر سے سات فیٹ اور نیچے سے تین فیٹ اور وسط عمق ساڑہی
چار فیٹ کا - پس اگرچہ جسقدر پانی نکالنے کیواسطے تجویز کی گئی تہی اوسکو
بتدریج نکال سکتے تہے مگر ستمبر مین علی التواتر کثرت سے بارش ہوئی
اوسکا پانی اون سے نہ نکل سکا سرزمین غرق آب ہوگئی اور قبل اسکے
کہ یہہ پانی نالون سے نکلے دیہات مین فصل خریف کو بہت نقصان پہونچا
اور جن دیہات کا پانی نالون سے نہ نکل سکا اونمین بہت نقصان
ہوا نو دیہات دوباتی - بسیرپور - بیل پور - ناگولی - ساندرہ -
لوہاری - جاٹولی - محمدپور - اورگیلہ مین جو پانی موسم سرما مین
بہی بہرا رہتا قبل اسکے کہ زمین فصل ربیع کیواسطے کاشت کیجاوے
نکل گیا اور ان ویران دیہات کے زمینداروں سے جسقدر کاشت کی
ہوسکتی اوس سے زیادہ زمین نکل آئی اور سالہاے گذشتہ کی
نسبت بیماری بہی کم ہوئی اس سے ان غروق دیہات کی حالت
مین بہت فرق آگیا تاہم ادائے مالگذاری کیواسطے اونپر تقاضا روانہ آ جب
نہوا اور جسقدر زمین غرقی سے نکلی گئی اوسی کی کاشت کیواسطے

दुबाती
बिसीरपुर
बीलपुर
नागोली
सांदरा
लोहारी
जाटोली
मुहम्मदपुर
गोरला

مزارع جدید بہم پہونچاکر آباد کرنے مین کوشش عمل مین آئی از سر نو
آباد ہونیکا سلسلہ بتدریج مگر استقلال سے جاری ہو جدید اسامیان اگر
آباد ہونے لگین صرف تین دیہات پروندہ - دایری - بلگانو مین
۵ جدید پل تیار ہوئے تاہم ان دیہات کی جمع سمت ۱۹۲۲ مین چار ہزار
سات سو روپیہ کی کمی عاید ہوئی ✦

بند موضع بشنوده سے جسمین قریب ایک میل طول مین اور ایک ثلث
میل اوسط عرض مین پانی بہریگا امید ہے کہ جو پانی جنوب مغربی بلند
زمین سے ان پرگنون کے پست قطعات مین آکر بہرتا ہے آیندہ کو
مسدود رہکر یہہ سرزمین سالانہ غرقی سے محفوظ رہیگی ✦

موضع پنچ گانو واقع بلند زمین پرگنہ گردین لبسبب تلف ہوجانے چاول
کی زراعت کے کہ ابتدا مین بارش خفیف ہوئی اور کاشتکار معمولی
وقت پر تخم ریزی نکرسکے ایک ہزار روپیہ کا نقصان ہوا ✦

دیگر نو دیہات موضع ساندرہ - فرخ پور - نرپورہ - پرانی چہاونی
بہاگیرتہہ پورہ - بڑولی - برہی پورہ - بسئی ڈانگ - بچپیہ مین بعد ملاحظہ
کہتونی جدید مرتبہ پٹواری کے بوجہہ افلاس زمینداران وکاشتکاران
کے تخفیف کرنی مناسب سمجہی موضع ساندرہ و فرخ پور مین زمیندار
اسقدر مقروض ہوگئے تہے کہ کاشتکارون پر زیادہ ستانی کرنے
کے سواے اونکے گذارہ کا بہی کوئی ذریعہ نہ تہا اور خصوص ساندرہ
مین امر کی ندی کی طغیانی سے رقبہ کثیر عمدہ اراضی پر ریتہ پہیل گیا کہ اس

سبب سے براے دوام تخفیف جمع لازم آئی مگر دربار نے اس قسم کی
دوامی کمی و بیشی بندوبست پختہ پر منحصر رکھکر ہر گانو کے ساتھ سال بسال
بطرز مناسب عمل کرنا مناسب سمجھا فیجہ پر انتظام خاص ریاست مین لیا گیا - نورپور
ریجرانی جہارنی دہا گیرتہہ پورہ مین مطالبہ سرکاری واقع مین سنگین
تھا واسطے مثل سماندرہ کے بشرط تجویز بندوبست استوار ایصال
جمع کیا گیا ؛

بمولی دریاے چیل کے کنارہ پرنالوان مین واقع ہے وہان کی
عمدہ آبپاشی چیل کی آبپاشی پر منحصر ہوتی ہے سمت ۱۹۴۲ مین اس
ندی کی طغیانی کم ہوئی اس سبب سے پیداوار کم ہوئی بری پورہ
وسنی گانو مین گوجر زمیندار رہتے اونہون نے اپنی اسامیون کو اسقدر
تنگ کیا کہ ایک سرکاری اہلکار کا تعین کرنا ضرور ہوا اسکی بدچلنی سے
کام زیادہ خراب ہوا اسکو موقوف کیا اور گانو خاص راج کے انتظام
مین لیا گیا ؛

بیجا مین زمیندار سالہا سال سے آپس مین تنازعہ کرکے برباد ہو گئے ہین
سمت ۱۹۴۰ مین دربار نے بذریعہ پنچایت او کے تنازعات کا تصفیہ کیا فریقین
نے فیصلہ پنچایت کو قبول نکیا تب حکم ہوا کہ کسی غیر شخص کو دیگر چند
سال کیواسطے مستاجری بندوبست کیا جاوے ان تو دیہات مین بسبب
جمع مین کم ہوا کہ اسطرح پرگنات گردونیہ مین [illegible] کا نقصان ہوا ؛
تعلقہ ریہنہ پرگنہ راج کہیڑہ مین نایب تحصیلدار تعین کرکے زمیندارون

کے قرضہ کا بندوبست کرنے کی تجویز ہوئی تہی اوسمین ثابت ہوا کہ تاوقتیکہ
اونکے دیہات کو خاص ریاست کے انتظام مین لیکر آیندہ کو راج گوالیار
ونیز اس راج مین اونکو قرضہ نہ ملنے کی تدبیر نہ کیجاوے صرف ادائے قرضہ
سابقہ کی تدبیر سے کچھہ فایدہ نہین ہوسکتا ہے مجبور صرف اسیقدر مناسب
سمجہا گیا کہ ہر ایک گانو پر نگرانی کامل رکہکر ہر ایک مین حسب موقع تجویز ترقی
کیجاوے اور جو لوگ خود اپنا بندوبست کرین اونکو خرید تخم و نرگاو
وغیرہ کیواسطے تقاوی دیکر اور ذریعہ آبپاشی بہم پہونچا کر مدد دیجاوے
اور جو بارہ دیہات سب سے خراب تہے انتظام خاص مین لیئے گئے اونمین
سے بغیر اسکے کہ شرح لگان یا کاشتکارون کی محنت مین زیادتی کی گئی
ہو اور باوجود مشکلات ومخالفت زمیندارون کے بجاے [illegible]
[illegible] جمع سمت ۱۹۳۱ کی اس مین [illegible] روپیہ وصول ہوا ؛
دیگر حصص ریاست کی نسبت علاقہ رہہنہ مین بہت کم ترقی ہوئی ہے
زبردست تنور ٹہاکر وگوجرون کو جو بذریعہ تمرد وسرکشی ہمیشہ سزا سے
محفوظ رہے مثل دیگر کمزور زمیندارون کے پابند قواعد ومطیع احکام
راج ہونا بہت ناگوار ہے اگرچہ علانیہ مقابلہ نہین کرسکتے مگر پیداوار اراضی
کو بہترین وبادیانت ذریعہ معاش سمجھنے پر رضامند نہین ہوتے امید ہے
کہ انتظام متواترہ سے اونکا یہہ طریقہ چہوٹ جاویگا اور خام دیہات
کی نظر اور نتایج بندوبست مال اور آسانی کاشت اراضی سے کہ وسایل
آبپاشی سے ضرور ہوگی اونکے چلن ورویہ مین بہت ترقی ہوگی اس

پرگنہ مین کل نقصان بہ تعداد [illegible] رہا پرگنہ باڑی مین بسبب
قلت بارش ابتدائی موضع کا آب پور تالاب جسمین سنگھاڑہ پیدا ہوتا ہے
[illegible] اور نو دیہات مین تخفیف جمع ہوئی اسوجہہ سے ایک ہزار پانسو
روپیہ کا نقصان ہوا ۔

پرگنہ کولاری کے تین دیہات مین ژالہ زدگی زراعت ربیع خراب ہوکر
[illegible] روپیہ کی کمی جمع ضرور متصور ہوئی ۔

پرگنہ بسیری مین کچھہ تخفیف جمع نہوئی ۔

[illegible] مین زر مالگذاری بہ تعداد [illegible] سالگذشتہ
سے باضافہ [illegible] تجویز ہوا یہہ اضافہ جمعبندی کی بیشی سے
نہین ہوا بلکہ موضع برکھیڑہ دیہری وبہرانتی کی جاگیر سے داخل خالصہ
ہونے کے سبب سے ہوا ۔

بررکھیڑا
دیہری
بہرانتی

اس سال کل روپیہ [illegible] بدین تفصیل ۔
بقایاے سنوات گذشتہ [illegible] جمع حال کے [illegible]
پیشگی سال آیندہ [illegible] ۔

اس سال مین [illegible] تخفیف جمع بسبب افلاس زمینداران و
نقصان زراعت ادراے [illegible] معاوضہ اراضی درآمدہ ریل و
نانکار وغیرہ کل [illegible] کا نقصان ہوا پرگنات ملیہ وکہ دمین
[illegible] کی تخفیف ہوئی ان پرگنون کے مغروق دیہات مین
اخراج پانی کے ناؤن سے بہت فایدہ ہوا اور نقصان جمع زیادہ تر

اون کے سواے دیگر دیہات مین ہوا ہے علاوہ نو دیہات مندرجہ
رپورٹ سالگذشتہ کے موضع ساہن پور مین کہ جاگیر سے منتقل ہوکر
خالصہ مین آیا تہا اور جاگیرداروان نے آپسمین نزاع کرکے جاگیر حاصل
کی تہی تخفیف جمع ہوئی اونہون نے اپنی خوشی سے بالعوض جاگیر کے سالانہ
نقد تنخواہ لینا منظور کیا تہا یقین ہے کہ نقادی دینے اور ترمیم جمع متعـ
کرنے سے جو نقصان اونہون نے کیا ہے اسکا دفعیہ ہوجاویگا ❖
کہیر- بامرولی اور نیاگانو مین بہی چند وجوہات سے تخفیف ضرور
متصور ہوئی اسکے سواے جو تخفیف ہوئی وہ بالعوض اراضی درآمدہ
سڑک ریلوے کی تہی یہ زمین اعــۃ لماسہ روپیہ کی قیمتی تہی کہ
اوس سے گردونیہ کے پرگنات مین رعــۃ ا اعسہ کا نقصان ہوا
پرگنہ راج کہیڑہ مین سمــۃ ساعللعہ کی تخفیف جمع ہوئی تو رٹہا کر اور
گوجرون نے نیک چلنی اختیار کی اور خام دیہات کا اچہا بندوبست
رہا ❖
پرگنہ باڑی مین موجبات مختلفہ سے اــۃ اعاعسہ کی تخفیف ہوئی ❖
پرگنہ تسیری مین زمینداران موضع جٹ پورہ کا استحقاق سو رپیہ یانکا
قایم ہوکر جمع مین سے کم ہوا پرگنہ کولاری مین ژالہ زدگی سے دو گانو
مین رعــہ کی تخفیف ہوئی ❖
اس سال بعد منہائی معاوضہ اراضی درآمدہ ریل اور نامکار کی تخفیف
جمع بحساب صرف پونے دو روپیہ فیصدی ہوئی اور ایصال جمع مین

یہ مشکل ہوئی کہ سب نے بخوشی ادا کر دی و سایل آبپاشی کے اجرا سے
زراعت مین بہت ترقی ہوئی جدید اسامیان آکر آباد ہوئین اور پیداوار
غلہ مین بھی اچھا ہوا اور علاقہ ریونہ مین بہت ترقی ہوئی تحصیلداران
جملہ عال کی کارگذاری تحسین و آفرین کے لایق ہے اونھون نے کارو
ار بندوبست مین اور سال ۱۸۷۷ء کے عملہ کو بہت مدد دی ء

ٹانکہ دار

मिममधरा
बिजोली
निमरोल

مہارانا صاحب دھولپور کے تحت مین دو علاقہ جات سر متھرہ اور
بجولی کہ سر متھرہ کا راؤ اور بجولی کا ٹھاکر کہلاتے ہین خراج گذار ہین
سر متھرہ کی آمدنی لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے وہان سے بیس ہزار روپیہ
سالانہ خراج آتا ہے اور بجولی کی آمدنی کم ہے وہان سے الانہ ۔۔۔ سال
داخل ہوتا ہے ۔ دونون رئیس مہاراجہ صاحب قرولی کے خاندان
مین سے جادون راجپوت ہین دونون کسیقدر خود اختیار ہین سند متبنی
پر مہارانا صاحب کو نذرانہ دیتے ہین اور راج سے اونکو موافقت
ہے ۔ اسیطرح موضع نرول کہ علاقہ راج گوالیار کے اندر واقع ہے
اگرچہ اصل مین ٹانکہ داری نہین ہے مگر اوسکی جمع آتی ہے وہ ٹانکہ
داری کی ذیل مین لکھی جاتی ہے اس گانوکی جمع امستمرار ہے ء
۱۸۷۶ء مین ٹانکہ بجولی اور جمع نرول کا الستمرار عام ۱۲/۱ پائی وصول
ہوا اور سر متھرہ کے ذمہ ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء کا آٹھہ ہزار روپیہ تھا

اوس نے بوجہ زیرباری کے کہ بیٹے کی شادی سے ہوئی تہی اس مطالبہ کا ملتوی رہنا چاہا کہ منظور رہو کر حسب اقرار اوسکے وصول کیا گیا

نانکار

اس راج مین ۳۴۰ دیہات مالگذار ہین اون مین سے ۲۱۰ دیہات علاوہ جمع سرکار مبلغ [illegible] مالوسہ بابت نانکار کے ادا کرتے ہین یہہ روپیہ مختلف دیہات مین پندرہ روپیہ سے [illegible] تک بشرح مختلف تقسیم ہوتا ہے

اصل مین نانکار راج کی جمع دیہہ مین سے ایک دو یا چند نمبرداروں کو ملتے تہے بعض اوقات یہہ نانکار کسی زمانہ فساد مین راج کی یا خود مہاراجہ صاحب کی خیرخواہی کرنے کے عوض مین ملی تہی اور بعض کو کسی گہاٹ یا سرحد موقع فساد کے انتظام کے جلدو مین عطا ہوئے تہے مگر بیشتر صورتوں مین علاوہ پانچ روپیہ فیصدی جمع کے زبردست ٹہاکرون کو اس غرض سے مقرر ہوئے تہے کہ وے سب لوگون کو راج کی اطاعت کرنے پر آمادہ کرین ہمیشہ سے پنجسرداران و دیوانان و تحصیلداران کے نزدیک نانکار بڑا دقیق معاملہ رہا ہے کہ کسی کی سمجھہ مین نہین آتا ہے جہان شاملات یعنی کل نمبردارون کے مشترک ہے کچھہ نزاع نہین ہوتا مگر جہان صرف ایک یا دو شخص مستحق ہین اور ون کیطرف سے ادا سے نانکار یا اوسیقدر جز و جمع مین عذر و شکایت ہوتی رہی ہے اصل حال کی تحقیقات نہایت

واریہ یا بندگان نانکار کے پاس سند نہین ہین یہہ امر کسی ذریعہ
سے تحقیق نہین ہوسکتا کہ کب کس نے اور کسوجہہ سے نانکار مقرر کی تہی
سنہ ۱۹ کے دفتر تحصیل یا دیوانی مین یہہ تو پتہ ملتا ہے کہ فلان نمبردار
وقدیم سے نانکار ملتی ہے اور سنہ ۱۹ کے بعد کے نانکاردون کی تاریخ
مقرر ملتی ہے مگر اوسکی وجہہ نہین ملتی +
سب کل نانکارون کا ایک کاغذ مشتمل جملہ حالات کہ دفتر تحصیل و دیوانی
و زبانی شہادت سے معلوم ہوسکے مرتب ہوا جن مقدمات مین ثابت
ہوا کہ نانکار بلا شرط یا بعوض خدمت یا بندہ یا اوسکے بزرگ کی مقرر
ہوئی تہی بحال رہی اور جن مقدمات مین موقع دیہہ یا حالات متعلق
سے ثابت ہوا کہ نانکار بعوض حفاظت گہاٹ یا سرحد کے یا ایصال
جمع مین اعانت کرنے کے عوض مقرر ہوئی تہی تحقیقات کی گئی کہ پابندہ
نے خدمت معینہ کو کسطرح انجام دیا ہے اور اوسکو آگاہ کیا گیا کہ بشرط
ادا ے خدمت اوسکو ملے گی +
ابتدا مین نانکار دیہات کی جمع سرکاری کا جزو تہا قبل عطاے یہہ
رقمین راج کی ملکیت تہین اور بعد عطاے دیہات سے علاوہ جمع
سرکاری کے وصول ہوتی تہین پس نانکار یا تو سرکار کا حق ہے
یا اوس شخص کا جسکو سرکار نے عطا کردی مگر گانوکا کچہہ حق نہین ہے
اگر جنیہ داران راج مناسب سمجہین کہ کسی شخص کو نانکار نملے تو وہ
شامل جمع ہوکے اور جمع کا ایک جزو متصور ہوکے راج مین لیجاویگی +

اور یہہ دستور کہ نمبردار زنا نگار کو اول گانو کی آمدنی سے وضع کرکے مابقی آمدنی بوجہہ جمع سرکاری تحصیلون مین داخل کرین حتی الامکان موقوف کیا جاوے گا اور آیندہ کو پابندگان نانکار جمع سرکاری وصول ہو جانے کے بعد نہ کہ قبل اوسکے وصول کرینگے *

جاگیر

اکسٹھہ دیہات جمعی یک لکھہ بلعہ ۱عاصہ اس راج کے وقتاً فوقتاً جاگیر مین دئے گئے ہین کل جاگیرین بالعوض نوکری ملی ہین اور کسیقدر سوارون کی نوکری کل جاگیرداروں کے ذمہ واجب ہے جاگیرون کی شرایط و قواعد بہت مشکل ہین کوئی صفائی سے ظاہر نہین کرتا ہے *

اوباری

مہارانا صاحب نے جاگیرداروں کو جسقدر آمدنی کا گانو دینا تجویز کیا اوس سے گانو کی جمع کسیقدر زیادہ ہے تو وہ زیادتی اوباری کہلاتی ہے کہ براہ واجب اوسکا خزانہ راج مین داخل کرنا جاگیردار کے ذمہ ہوتا ہے کہ اسطرح ۲۹ جاگیر و نمین اوباری کا السنہ ۱ سے واجب الطلب ہے مگر سابقاً مہارانا صاحب مرحوم کی مروت کے سبب سے کوئی جاگیردار اوباری داخل نہین کرتا تھا چونکہ یہہ رقم مدت سے عدم وصول تھی اور چند مقدمات بعذرات اداے اوباری دایر ہوئی اسواسطے

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے تا وقت تحقیق ہو جانے حقوق و مطالبہ ہر دیہہ کے بذریعہ بندوبست مال مقدمات مذکورین فیصلہ کرنا ملتوی رکہا اور اس سبب سے زر ادباری کے ایصال مین بہی التوا رہوا ✦

نقد سوای جاگیر

جہان زر معاوضہ نوکری مجوزہ مہارانا صاحب سے جاگیر کی آمدنی کم ہے اور اس کمی کا روپیہ خزانہ راج سے دیا جاتا ہے اسکو نقد سوای جاگیر کہتے ہین بہ روپیہ ۱۴ جاگیردارون مین لا معلوم ہے دفتر ریاست سے صحیح حال تحقیق نہونے کی وجہ سے جاگیردارون سے مطالبہ زر ادباری اور ادای زر نقد سوای جاگیر کو یکسان التوا رین رکہا ✦

دیہات معافی و اراضی معافی و جاگیر

چوالیس دیہات جمعی لوسے یا عام سے زیادہ تر برہمن لوگون کو معافی لاخراج مین معین ہین ان چوالیس دیہات معافی اور ۱۶ دیہات جاگیر کی سوای مہارانا صاحب مرحوم کے زمانہ مین قطعات اراضی جاگیر و معافی مین دینے کا عام دستور ہوگیا تہا اونکا صحیح حال کاغذات دفتر سے تحقیق نہین ہوتا ہے مہاراج بہگونت سنگہ صاحب کے زمانہ مین جو ابتری کل شتہ جات مین تہی رہی اسمین تہی جس شخص کو سو بیگہہ اراضی جمعی ایک روپیہ فی بیگہہ ملنے کا حکم ہوا اوس نے بصورت زبردست ہونے کے کل گانو کی عمدہ ترین اراضی

سے پانچ روپیہ فی بیگھہ جمع کی دوسو بیگھہ لے لی اگرچہ کل معاملات میں
ایسا نہیں ہوا مگر اکثر مقامات پر ہوا ہے ❊
پرگنہ باڑی مین دریافت ہوا کہ مہارانا صاحب کے ایک مصاحب نے
فقط زمین زاید از تعداد معینہ اور بہتر قسم کی لینے پر قناعت نکرکے
کل گانو کے سات سیختہ چاہات کو اوسمین داخل کرلیا۔ اکثر صورتونمین
رقبہ اراضی مین چندان اضافہ نہوا ہے مگر عنقریب کل مین جیسی زمین
دینی تجویز ہوئی تھی اوس سے اعلےٰ درجہ کی لی گئی ہے کہ اس سے
زیادہ نقصان ہوا ہے سو بیگھہ کے معافی دار نے اضافہ کرکے تو شاید
ایک سو پندرہ بیگھہ لی ہو مگر جب اوس نے بجائے ایک روپیہ فی بیگھہ
کے دو روپیہ کی لی تو بہت فرق ہوگیا ایسے مقدمات مین بہت مشکل ہوتی ہے اور
ہر ایک مقدمہ کا حال دوسرے سے مختلف ہوتا ہے سختی و تشدد کرنا
مقتضائے انصاف نہیں کیونکہ جن اراضی پر بیس یا پچاس برس سے
قبضہ ہے اگرچہ وہ زمین تعداد معینہ سے زیادہ یا بہتر قسم کی ہے مگر بیدخل
کرنا صریح زیادتی ہے ❊
اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے اور وے صرف اسی ذریعہ سے
کہ فلان وقت مین مہارانا صاحب کے حکم سے ملی تھی بیس تیس برس
سے قابض ہین بلاشبہہ حکم دفتر تحصیل مین درج ہوا تھا مگر دفتر ابتر
ہوگیا یا تحصیلدار بدلنے پر اوسکو اپنے ساتھہ لے گیا کہ اب کوئی کاغذ
نہین ملتا ہے اس صورت مین اگرچہ زمین کا ملنا تحقیق ہے مگر یہہ نہین

دوم - تخفیف محاصل سخت جن سے تجارت مین کمی تھی عمل مین آئی یہہ سختی افیون و نمک کی بھرتی مین بخصوصیت رایج تھی ◆
سڑک اعظم آگرہ و بمبئی و راج دہولپور پر محصول بالکل معاف ہونے سے اس سڑک کی تجارت پر سررشتہ سایر کی کچھہ داخلت نہین ہے لیکن اگر افیون پر تین روپیہ بارہ آنہ فی من سخت محصول نہوتا تو جو افیون کوٹہ سے گوالیار اور اندور کو جاتی ہے قرولی سے اس راج مین سڑک اعظم پر آتی مگر بخلاف اوسکے راج دہولپور سے بچنے کیواسطے دو منزل کے فرق سے قرولی کے نالون کے راستون سے گوالیار کو جاتی تھی اسی طرح بھرتپور کا نمک گوالیار وغیرہ کو جانیوالا راج دہولپور کے محصول چار آنہ فی من سے محفوظ رہنے کیواسطے سڑک اعظم پر حد ریاست سے باہر جیرے رہنے کی غرض سے بہت پھیر کہاکر انگریزی علاقہ سے جاتا تھا ◆
محکمہ پنچایت نے افیون کا محصول فی من دو روپیہ بارہ آنہ اور نمک کا فی من دو آنہ رکھدیا اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مال علاقہ راج مین آنے لگا اور آمدنی محصول مین اضافہ ہوا مگر قبل اسکے کہ فوایدکامل حاصل ہون محصول افیون مین ایک روپیہ بارہ آنہ اور محصول نمک مین ایک آنہ اور کم کرنا ہوگا ◆
سوم - نمک کی بکری پر سخت محصول ہونے سے محصول کی چوری بہت ہوتی تھی اوسکی گرفتاری کیواسطے تنخواہ کثیر کا عملہ رہتا تھا اسواسطے نمک کا محصول آٹھہ آنہ من سے چار آنہ من کیا گیا - دہولپور مین نمک

بہت نہین ہوتا ہے بیرونجات خصوص بہرت پور سے آتا ہے بھانگ چرس
کا ٹھیکہ و تماکو کی فروخت کا ٹھیکہ شامل تھا تماکو علیحدہ کرکے باقی کا ٹھیکہ ہوگیا
تماکو پر عیوض فی من محصول مقرر ہوا اور فروشندگان کو بہ ادائے چار روپیہ
سال اجازت نامہ ملتا ہے شراب کی ساخت و فروخت کا ٹھیکہ [illegible] ہوکے
واسطے [illegible] میں ہوا +

خفیف محاصل جنسے غریبون پر بہت ظلم ہوتا تھا مثلاً سر بوجھہ گھاس و لکڑی
وغیرہ اور خانگی ساخت کے تھوڑے سوت پر معاف ہوئے موٹے پارچہ
کی تیاری پر جو پائی سے چار پائی فی روپیہ محصول رکھا گیا +

ان تدبیرون سے آمدنی سایر مین ایسی افزونی ہوئی کہ [illegible]
تھی سو [illegible] مین [illegible] ہوگئی +

آمدرفت افیون کا محصول صرف ایک روپیہ فی من رکھا گیا اور اوسکی فروختگی
پر تین روپیہ سے سوا روپیہ فی من رکھا گیا اس سے آمدنی محصول [illegible]
سے [illegible] ہوگئی اور نمک کا محصول تخفیف شرح کے سبب سے [illegible]
سے [illegible] ہوگیا اور موٹے پارچہ کی آمدنی بجائے [illegible] کے [illegible]
ہوئی تماکو کے محصول مین آٹھہ آنہ اور کم ہوکے صرف ایک روپیہ من رہا اس
سے اوسکی آمدنی [illegible] سے [illegible] ہوگئی +

مگر یہہ محصول صرف بازار مین بکنے والے تماکو کا ہے دیہات مین جو تماکو
استعمال روزمرہ کیواسطے کاشت و تیار ہوتا ہے اس سے باہر ہے اگرچہ
تماکو کل عوام الناس کے خرچ مین آتا ہے مگر یہہ نہایت ضروری جنس نہین

اسواسطے براہ انصاف لازم ہے کہ اوسکے خرچ سے ریاست مین آمدنی ہوا کرے مگر اسکی تدبیر تحقیق ہونی ضرور ہے کہ بغیر اسکے کہ رعایا پر کسی طرحکی سختی ہو کل تماکو پر جو ریاست کے اندر پیدا ہوا ور خرچ مین آوے مناسب محصول لیا جاوے ۔

زیرہ کی کاشت اوسکے جلد فروخت ہونے سے بہت ہوگی چونکہ اوسکی کاشت بہت آسان ہے اوسکی پیداوار کو ترغیب دینا بہت مناسب ہے اوسکی بکری پر آٹھہ آنہ فی من محصول لیا جاتا ہے چونکہ نرخ زیرہ کا فی من چہ تنکہ ہے یہہ محصول گران معلوم ہوتا ہے اسواسطے تجویز ہے کہ نصف یعنی چار آنہ من محصول کردیا جاوے ۔

آبکاری کا ٹھیکہ بہ اضافہ چار سو روپیہ کے ایکہزار نوسو روپیہ مین ہوا یہہ اضافہ زیادہ تر سسیند ہیہ کی ریل پر کثرت آمد رفت مردمان ہونے سے ہوا ہے ۔

مسکرات کا ٹھیکہ شرح سابق یعنی عاو عصہ رپین ہوا ۔

بدری ناتھہ سپرنٹنڈنٹ سایر نے اہتمام کار بہت دیانت وہوشیاری سے کیا اہلکارون کیطرف سے رعایا پر زیادتی ہونے کی کوئی شکایت نہ آئی پانچ مقدمات چوری محصول دایر ہوکے مجرمون کو سزاے قید وجرمانہ ہوئی ۔

سنہ ۱۲۷۷ء مین آمدنی بہ تعداد ... ماصہ ہوئی اور سپرنٹنڈنٹ نے اپنا کام اوسی عمدگی سے انجام دیا ۔

آمدنی کی متفرق تفصیل

کسرات — ٹھیکہ دار جو جمیع جود سخانہ و اصطبل و فیلخانہ و مویشی خانہ راج کیواسطے دانہ راتب وغیرہ مہیا کرتا ہے اوس سے دو سو روپیہ ماہوار بطور نذرانہ لیا جاتا ہے جب صاحب پولیٹکل ایجنٹ دورہ میں آتے تھے سرکاری جانورون کی خوراک کا سامان ٹھیکہ دار کی معرفت ملتا تھا اکثر بقالان بانس انکار کر جاتے تو دقت واقع ہوتا تھا جب سے کہ بندوبست قیمت ادا کرنے کا قرار کیا اب بھی بہت مشکل سے منظور ہوا اگر کچھ عرصہ بعد حال بدل گیا اور ایک ساہوکار نے بہمرسانی سامان کیواسطے تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرکے دو سو روپیہ ماہوار نذرانہ داخل کرنا منظور کیا اور وہ سامان قیمتی چار ہزار روپیہ کا ایک مہینے کے خرچ کے واسطے کافی ہے ہمیشہ تیار رکھتا ہے جنس کے وزن اور عمدگی کا ہر روز امتحان کر لیا جاتا ہے اور اہلکار خاصگی کی چٹھی سے بعد پڑتال محکمہ پنچایت کے ماہواری روپیہ ادا کیا جاتا ہے ◆

اس دو سو روپیہ ماہوار کے سوائے کل بیوپاریوں سے قیمت مال خریدہ شدہ پر آدہ آنہ فی روپیہ کی دستوری لیجاتی ہے وہ بھی کسرات میں داخل ہے سابق میں یہ دستوری افسران شتہ جات لیتے تھے اب خزانہ راج میں جمع ہوتی ہے ◆

[illegible] میں خرید اجناس کم ہونے کے سبب سے زر کسرات ذیل کی بابت آ

بہی اکیس سو روپیہ سے کم ہوکے اٹھارہ سو روپیہ سال رہگئے ؞

سٹامپ کاغذ سٹامپ کی فروختگی اگرچہ علاقہ راج مختصر ہونے کی وجہ سے قلیل ہے مگر سال بسال جسطرح راج کی عدالتون کا اعتبار زیادہ ہوتا گیا زیادہ ہوتی ہے سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء کے مقابلہ مین سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء کی آمدنی بتعداد ماہیت زیادہ ہوئی اور سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین مبلغ الـ ۲۲ صہ ادس سے بہی زیادہ وصول ہوا

پیداوار باغات کثرت پیداوار انبہ اور خاطر خواہ نگرانی کے ذریعہ سے سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ء کی نسبت سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ء مین الـ ۲ مالعہ کی آمدنی زیادہ ہوئی مگر سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ء مین پیداوار انبہ کم ہونے کی وجہ سے کمی واقع ہوئی ؞

چمڑہ مویشی قدیم دستور ہے کہ علاقہ راج مین جتنے مویشی مرتے ہین اونکی کہال پر راج مین محصول لیا جاتا ہے اس محصول کا ٹھیکہ ہوجاتا ہے اور ٹھیکہ دار زر محصول چمارون سے وصول کرتا ہے ؞

سیر بحری موسم برسات مین دریاے چمبل کے چار گہاٹون کے عبور کرنے کا محصول لیا جاتا ہے اسکی راج مین تہوڑی سی آمدنی ہوتی ہے اور کشتیون کے پُل واقع سڑک اعظم آگرہ و بمبئی کا اہتمام صاحب انجنیر متعلق ایجنسی وسط ہند کو ہے کہ اوسکا محصول اونکی معرفت وصول ہوکے بعد منہائی مصارف و نصف حصہ راج گوالیار کے باقیماندہ نصف اس راج مین آتا ہے ؞

مندر نرسنگ جی راج کے خاص دیوتا نرسنگ جی کے مندر کی

آمدنی بعض دیہات پرگنہ راج کہیڑہ سے وصول ہو کے بعد داخل خزانہ راج خاصگی سررشتہ سے راج مین دیجاتی ہے ؟

فروخت اسپان طویلہ راج کے گہوڑے فروخت ہوتے ہین اونکی قیمت کی بہی ایک رقم درج جمع وخرچ ہوتی ہے ؟

نذر آمدنی نذر مین علاوہ نذرات کے جو ملازمان ورعایاسے ریاست مہاراناصاحب کو دیتے ہین ٹہاکرون کا نذرانہ بہی کہ موروثی جاگیر پر مسندنشین ہونے کے وقت داخل ہوتا ہے شامل ہے ؟

وضعات غیرحاضری ملازمان ریاست مین سے جو لوگ بلاحصول رخصت یا میعاد رخصت سے زیادہ غیرحاضر ہوجاتے ہین اونکی تنخواہ ایام غیرحاضری وضع ہوکر راج مین داخل ہوتی ہے ؟

آمدنی متفرق تحصیلات سے ۱۸۷۵ء۷۶ مین اسی آمدنی مین تحصیلانہ وپیداوار اراضی منضبط کہ اوسوقت تک شامل دیہات ہوتی تہی داخل تہی ۱۸۷۶ء۷۷ مین انتظام چوکیداران دیہات تحت حکومت راج مین لانے کی غرض سے زرنقد جو اونکو منجملہ معاش معینہ کے گانوسے ملتا ہے راج مین وصول ہوکے تقسیم ہوا اور اس مدمین درج ہوا مگر ۱۸۷۷ء۷۸ مد امانت مین داخل ہوکر اس سے علیحدہ ہوا ؟

امانت اس مدمین زیادہ تر آمدنی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ عملہ وفوج کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے تب اکثر ملازم تعیناتی پہ یا اورکسی طرح غیرحاضر ہوتے ہین اونکی تنخواہ روز تقسیم سے ایک مہینے تک امانت مین رہتی ہے

اگر کوئی شخص اس میعاد کے اندر درخواست کرتا ہے تو اوسکو ملجاتی ہے اور بانقضاء میعاد تک کوئی طلب نکرے تو پہر داخل سیاہہ ہوکر جمع ہوجاتا ہے اور اگر دوسرے مہینے کی برآورد مین درج ہوکے از سر نو منظور نہوجاوے تو نہین ملتی ؛

بازگردان تقاوی وغیرہ کا روپیہ جو راج سے کسی کو بطور قرض ملتا ہے وہ وقت ایصال بازگردان مین جمع ہوتا ہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین کچہ واسطے تعمیر چاہات و دیگر ضروریات زراعت کے دیا گیا تہا چونکہ ایصال زر تقاوی مین ایک سال کی مہلت دیجاتی ہے اوسمین سے بعض سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ع مین جمع ہوا اور باقی سنہ ۱۸۷۷ و ۷۸ع کیواسطے وصول طلب رہا ؛

فروخت سربتہ گاہ و کویلہ و چرائی و فروخت گاہ اس مد مین بہی معمولی آمدنی ہے سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ع مین مسٹر سن گلو ہر و کمپنی ٹہیکہ داران تعمیہ سندہیہ ریلوے نے کویلہ بہت خرید کیا اس سے فروخت کویلہ کی آمدنی زیادہ ہوئی اور چرائی مویشیان و فروخت گاہ موضع ایلٹہ کا ٹہیکہ بتعداد پانصہ سال مقرر ہوا - فروخت گاہ سے بجز اسکے اور کچہ فایدہ نہوا کہ اوسکے خرچ کا کام جلد اور ایام دربار مین بمقام آگرہ بحسب ضرورت گہاس مہیا ہوگئی جس گہاس کا فروخت کرنا منظور تہا موٹی تہی فروخت نہوسکی سربتہ گہاس کا ٹہیکہ الہ ؟ صمار سال کو ہوا - اور فروخت کویلہ صرف راج سے ہوتی ہے باڑی کے قریب و جوار کے جنگلون مین کویلہ بہت تیار ہوتا ہے سابق مین کچہ سررشتہ نہ تہا دور تک درختون کو بلا امتیاز و بلا لحاظ ضرورت دور

सलटा

لکڑکے کویلہ بناتے تھے اور اوسمین سے سیکڑون من چوری ہوکر آگرہ کو جاتا تھا اور زمیندار و دیگر سکنا دیہات اس لوٹ مین شریک ہوتے تھے اب ہر ایک گانوکا بن آٹھ حصون مین منقسم ہوکے ایک سال مین صرف ایک حصہ کاٹا جاتا ہے اور باقیماندہ کو بڑہنے کیواسطے مہلت دیجاتی ہے بڑی عمارتی لکڑی حفاظت سے رکھی جاتی ہے حفاظت درختان و انتظام در وکرنے لکڑی مطاوبہ اور کویلہ بنانیکا زمیندارون کے ذمہ ہے اور اسکے عوض کسیقدر لکڑی اپنے صرف کے واسطے کاٹ لینے کا اون کو استحقاق ہے +

بموقع ساڑہے پانچ من کویلہ کی تیاری مین ایک روپیہ خرچ ہوتا ہے مگر خرچ بار برداری سے اوسکی قیمت جسقدر دوچند ہوجاتا ہے چہیتی ہے باڑی مین جو موقع سے قریب ترین تحصیل ہے چار من پر ایک روپیہ ہوگیا ہے سابق مین بمقام باڑی ایک لوہارون کا گروہ رہتا تھا مگر راج سے کویلون کا نرخ نہایت گران یعنی فی روپیہ دو من ہوگیا اسلیے وے سالہا گذشتہ مین اوٹھہ گئے مگر نرخ ارزان یعنی فی روپیہ تین من کیا گیا تو چند لوہار واپس آئے کہ اون سے فروخت کویلہ اور باڑی کی تجارت مین بہت فایدہ ہوا +

گھاس کی پیدا وار کے واسطے سولہ روندہین مین اونمین للت = اعامین گھاس پیدا ہوتی ہے اسمین سے للعے عامین راج طویلہ و فیلخانہ و مویشی خانہ و فوج و دیگر کامون مین خرچ ہوتا ہے باقیماندہ مع صامن فروخت ہوتا ہے

کسیقدر آگرہ کو جاتا ہے اور کسیقدر چرائی کیواسطے دیا جاتا ہے +

فروخت برنج کہنہ ریاست کے سب قلعون مین کہنہ برنجی توپین شکستہ زمین پر پڑی ہین ہچیسر دارون نے اونمین سے بیس توپون کا پیتل کہ ہرایک مین اسّی من ہے فروخت کرنا منظور کیا اور اسکا سن پیتل سے نصف قیمت یعنی پانچ آنہ سیر کا بیس ہزار روپیہ وصول ہونے کی امید ہوئی ۷۶-۱۸۷۵ء مین اوسمین سے کسیقدر بحساب ۔ فی من فروخت ہوا اور ۷۷-۱۸۷۶ء مین اوس سے چھہ ہزار روپیہ وصول ہوا +

مصارف ریاست

۱۸۷۳-۷۴ء مین راؤ راجہ دنکر راؤ صاحب نے اکثر بیش قرار تنخواہ کے اور جدید ملازم جو کچھہ کام نہین کرتے تھے برخاست کرکے ہر شعبہ کے ضروری ملازمون کی فہرست مکمل مرتب کی اور وقت تقرر میجر ڈینی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو دی +

راج مین پیشتر ملازمون کی کوئی صحیح فہرست نہ تھی اکثر تنخواہ دار سالہا سال حاضر نہ تھے بعض مدت سے مرگئے تھے اور تنخواہ جاری تھی اور اکثر پیر تخیف اور شیر خوار بچے محررون اور سوارون اور گولہ اندازون اور قوالون مین نوکر تھے وقت تقسیم تنخواہ ہرایک شخص کو طلب کرکے تحقیقات کامل کیگئی جو تنخواہ ناواجب نظر آئی موقوف ہوئی ملازمان کا نقشہ انگریزی مین مرتب ہوسکے ہرایک ملازم کو تنخواہ ماہوار اور واجب الطلب مدت گذشتہ کا

سارٹیفکیٹ دیا گیا فوج ۱۶ لاکس تنخواہ دار ۲۰ اعہ ماہوار اور
خاصگی یعنی ملازمان خانگی مین الف لاکس تنخواہ دار ۲۰سا ماہوار رکہے
گئے اگرچہ یہہ بہی زیادہ تہے مگر صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور راؤ راجہ سرڈیک
راؤ کی رائے مین سبکا یکبارگی موقوف کرنا مناسب نہوا مگر خالی عہدون
پہ بھرتی کرنا اور کسیکو جدید ملازم کرنا موقوف رہا ؛
ریاست کے ناکارہ ہاتہی گہوڑے اونٹ بیل گاسے وغیرہ دواب جہانتک
نکالے لئے اور باقیماندہ کی فہرست مرتب ہوکے دانہ چارہ کا بندوبست
کامل کیا گیا فیلبان وسائیسون مین تخفیف ہوئی سالتمام کے خرچ کیواسطے
دانہ چارہ نصف بر بکفایت خریدا گیا مصارف راج کی مقدم مدین —
جیب خرچ - خاصگی - ملکی - فوج - معافیات ہین ؛

جیب خرچ معمولی جیب خرچ ۱۶ لا ماہواری کہ ہر مہینے محل
مین پہونچانے کیواسطے متصدیان جیب خرچ کو دیا جاتا ہے اوسکی تفصیل
یہہ ہے —

مصارف متدرنگہ جی	ماجی صاحبہ رانی مہارانا کیر تا سنگہ صاحب مرحوم	وظیفہ رانی نیوا جی صاحبا مع پسر و دختران	تہوار و خیرات خرچ
۱۱ عسہ	۱۱ عسہ	۱۱ ار	الف ۲۰ ۱۱ ار
ہوکا خرچ ملازمان نوبت دران کو تقریب شادی تولد و غمی	خیرات روزمرہ سدابرت	تنخواہ عورات ملازم دیگا جہو ترہی محل	مصارف مہارانا صاحب اونکی والدہ مہارانی بیلہ جی صاحبا
۱۱ ار	۱ عا ار	۱۱ ۲۰ عسہ	سمہ ۲۰ عہ ار

اور مقرر ہے اسمین خرید و مرمت ڈیرہ و خیمہ و فرش و فانوس و اسباب آرائش متعلقہ فراشخانہ و سازو سامان طویلہ و فیلخانہ و شترخانہ و گاؤخانہ و جملہ اسباب آہنی و برنجی و چرمی مطلوبہ کارخانہ جات راج و خرید اسپان و فیل و شتر وغیرہ داخل ہین اگرچہ معمولی برسون مین اس خرچ کیواسطے زر تعدا کافی ہے مگر اس سال مین دربار دہلی کی وجہہ سے غیر معمولی خرچ بہت ہوا کہ مہارانا صاحب مرحوم کے وقت انتقال سے خرید و مرمت اسباب بالکل نہوئی تہی ✦

شروع انتظام ریاست مین عملہ خاصگی مین بہت تخفیف ہوئی تہی اور بعد ان ہوتی رہی بجز ایسی صورت کے جہان بنظر استحقاق وراثت اور نوکری کی ضروریات سے لازم آیا جو اسامی بموت استیفا یا موقوفی سے خالی ہوئین ان پر کسی کو مقرر نکیا ✦

سنہ [illegible] مین جیب خرچ و خاصگی ہر دو شتہ جات مین غیر معمولی ضروریات سے مبلغ [illegible] حسب تفصیل ذیل خرچ ہوا ✦

خرید و مرمت اشیاء طلائی و نقرئی	خرید و مرمت سامان سواریان	خیمہ و رتھہ گاڑی وغیرہ	خرید اسپان و ترکاوان وغیرہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سفر پٹیالہ اول بتقریب غیر معمولی	دعوت وغیرہ رؤسا بمقام دہلی ورد ہولیو	خرچ سفر دہلی	بہتہ ملازمان و ملازمان
انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم و دوم بتقریب سندنشینی مہاراجہ صاحب حال			
...	...	...	...

خرچ نسبت مہارانا صاحب

ملکی و فوج مین تنخواہ اہلکاران سررشتہ جات انتظام اور سپاہ پیادہ و سوار و توپخانہ وغیرہ کے داخل ہے ٭

معافی اس سررشتہ سے نوسوکس برہمن و پوجاری و بیراگی وغیرہ مذہبی لوگون کو نقد وظیفہ ملتا ہے علی العموم یہہ وظیفہ بذریعہ اسناد عطیہ مہارانا صاحبان سابق مقرر ہوا تہا اکثر لوگون کے پاس سند نہین ہے مگر اونکے استحقاق کے کاغذات دفتر راج سے تصدیق ہوتی ہے مگر تحقیقات سے ان وظایف مین بہت فریب دریافت ہوا ایک سند اصل مین برہمن کو ملی تہی نہ معلوم کسطرح ایک مسلمان کے ہاتہہ آگئی اور جن اشخاص کو مر گئے

عرصہ گذر گیا تہا اونکے نام سے روپیہ وصول کیا جاتا تہا ✦
اسطرح ۱۸۶۶ء میں زرمعافی لیے ہوئے سے بے ہ رہگیا اور دوسرے مال
مین بضرورت تحقیقات حقوق مشتبہہ بذریعہ کمیٹی خاص و نیز بوجہ عدم حاضری
اصل یا بندگان ہے شاملات کا مطالبہ التواء مین رہا اور دریافت
ہوا کہ اسمین سے بہت کمی ہوگی ✦

شرح تعمیرات

مکانات ۱۸۶۴ء مین اکثر مکانات راج ہوئے کہ مدت سے خراب و شکستہ
پڑے تہے مرمت ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی بود و باش کیواسطے چہہ
کمرون کی کوٹہی مع برآمدہ کی تجویز ہوئی اسوقت تک صاحب ڈاک بنگلہ مین
رہتے تہے اور اوسمین کچہری کرتے تہے اوسمین صرف دو خس پوش کمرے
تہے ہر وقت خوف رہتا تہا کہ آگ نہ لگجاوے شہر مین زیادہ چہپر ہونے کی
وجہ سے آگ بہت لگتی تہی ملازمان سرکاری متواتر بجہانے کیواسطے جاتے
تہے ایک روز بگی خانہ کے قریب آگ لگی تب راج کی عمدہ بیش قیمتی بگی بمشکل
بچائی گئی ✦
شہر مین کوئی مکان کچہری کے لایق نہ تہا اسواسطے علاوہ کچہری ایجنسی کے
پنچایت کی کچہری بہی ڈاک بنگلہ مین ہونے لگی اور وہان ہی پنچایت کا دفتر
رہنے لگا مختصر مکان مین اسقدر مجمع کثیر رہنے سے بہت تکلیف تہی ✦
۱۸۶۵ء مین تعمیر بنگلہ ایجنسی اچہی طرح جاری رہی اور سرکاری محلون کی

مرمت مین بہ کثیر خرچ ہوا کہ دوسرے سال بنگلہ بہمہ جہت تیار ہوگیا اور
محل مین بہی کچہہ مرمت کا کام باقی نرہا تب دربارنے فوج کی چہاونی پختہ
سنگین بہت کی تیار کرانی شروع کی سٹر گہان صاحب نے ان کامون کی
تعمیر مین بہت کوشش کی اور کفایت سے تیار کرایے اس سے دربار اونکی
حسن کارگذاری کا شکر گذار رہا ؛

تعمیرات آبپاشی

سنہ ۱۸۷۵ع مین منجملہ کل مزروعہ رقبہ ریاست
کی سیراب زمین صرف دس فیصدی بیگہہ تہی مگر کل پرگنات مین وسایل
آبپاشی کی تعمیر کا خاطر خواہ سامان ہونے سے توقع ہوئی کہ واجبی خرچ سالانہ
سے چند سال مین مزروعہ رقبہ مین سے بیس فیصدی سیراب ہوجاوے
گا اسواسطے تجویز ہوئی کہ آیندہ برسات سے پیشتر تیس ہزار روپیہ کے
صرفہ سے ۱۱۵ چاہات اور ۲۰۳ تالابون کی تعمیر و مرمت کیجاوے اکثر چاہات
دولاوہ ہین اور ہر ایک لاؤ سے پانچ بیگہہ زمین سیراب ہوتی ہے پس جدید
چاہات سے ۱۱۵۰ بیگہہ اراضی چاہی ہوجاویگی ہین تالابون کی مرمت ہولی
زیادہ تر بادشاہی وقت کے ہین کہ مدت سے خالی و شکستہ و مرمت طلب
پڑے ہین اونمین سے بعض بڑے قطعات اراضی کو سیراب کرسکتے ہین
مثلاً موضع خانپور پرگنہ باڑی کا تالاب پانسو بیگہہ اراضی کو سیراب کرسکتا
ہے کہ آٹہہ آنہ اور بارہ آنہ فی بیگہہ سے تین روپیہ فی بیگہہ جمع کی ہوجاوی
لیکن اول درجہ کل تالابون سے فی تالاب پچاس بیگہہ زمین کی سیرابی
تصور کیجاوے تو بہی ۲۰۳ جگہ سیرابی تالاب اور کل ۱۰۱۵۰ بیگہہ سیرابی

गहान

खानपुर

جاہات وتالاب ہوجاوے ۔ اسپر دو روپیہ فیصدی اضافہ جمع کے حساب سے بصرف مبلغ تیس ہزار روپیہ کہ اوسمین سے دس ہزار روپیہ تقاوی تعمیر جاہات بازگردان ہوگا صرف ۶۰۰ سو روپیہ کا اضافہ جمع ہوگا ؛

سابق مین تقاوی اسطرح تقسیم ہوتی تہی کہ چاہ جدید تعمیر کرنے پر مبلغ پچیس روپیہ مہارانا صاحب کیطرف سے بطور بخشش مرحمت ہوتے تہے اور باقیماندہ لاگت چاہ نو تعمیر و کل خرچ مرمت چاہ کہنہ مین جو روپیہ دیا جاتا تہا مع سود فیصدی بارہ روپیہ سالانہ دو تین برس کے عرصہ مین وصول کیا جاتا تہا اور زمین متعلقہ چاہ اوسی وقت سے چاہی متصور ہوکے اضافہ جمع ہوتا تہا ؛

خرید بیلگاوان و تخم کیواسطے روپیہ اکثر بوہرہ دیتا تہا اور مع سود فیصدی پچیس روپیہ دوسرے سال وصول کرلیتا تہا ؛

اور تالاب تیس برس کے عرصہ مین صرف ایک بمقام دہولپور تعمیر ہوا تہا اور اوسمین کل راج کی لاگت لگی تہی ؛

چونکہ تقاوی دینے کا یہہ طریقہ زمینداروں کے حق مین بہت مضر تہا اس واسطے قواعد جدید مندرجہ ذیل مقرر ہوئے جہان زیادہ کاریگری کا کام نہو اور دس روپیہ فیصدی لاگت پر منافع کی امید قوی ہو وہان اسنے تالابون کی مرمت اور جدید کی تعمیر راج سے کیجاوے سیراب شدہ زمین کی جمع مین اضافہ ہووے وہی سود زر لاگت متصور ہوکے دیہات سے زر لاگت وصول نکیا جاوے ؛

چاہات کی مرمت و تعمیر کیواسطے بعد تحقیقات ضرورت چاہ و حیثیت مالک و اطمینان وصول ہو جانے کے روپیہ بطور قرضہ بلا سود ملا کرے یہہ روپیہ و قسطون سے تحصیلدار کے پاس بہیجا جاوے اور وہ طرز تصرف کی نسبت اپنی دلجمعی کر کے تصدیق کر دی - چاہ جدید کی تعمیر پر پچیس روپیہ معاف ہوتا ہے باقی وصول کیا جاوے جو چاہ بذریعہ تقاوی تیار کیا جاوے اوسپر جبتک زمیندار ایک سال کامل کا فائدہ حاصل نکرلے اضافہ جمع نکیا جاوے ✣

از سر نو آباد ہونے والے زمینداروں کو دو روپیہ نقد اور لکڑی و پولہ وغیرہ تیاری مکان کیواسطے مفت ملے اور خریدی نرگاوان کیواسطے روپیہ قرض دیا جاوے خرید نرگاوان و تخم کے قرضہ پر صرف بارہ روپیہ فیصدی سالانہ سود لیا جاوے اور قرضہ سرکار سے دیا جاوے ✣

چنانچہ صرف تعمیر و مرمت چاہات کیواسطے پچیس ہزار روپیہ دیا گیا -

تقاوی چاہات کی اسقدر درخواستین گذرین کہ بنظر گنجایش خزانہ راج سبکا منظور کرنا غیر ممکن تہا اسواسطے جہان ضرورت شدید دیکہی گئی وہان کے چاہات کیواسطے تقاوی دیگئی ✣

اسیطرح تالابون کی تعمیر و مرمت کی بہی اسقدر گنجایش ہے کہ بلا موجودگی انجنیر تجربہ کار و زر مطلوبہ کے خاطر خواہ کام جاری نہین ہوسکتا ✣

یقین کامل ہے کہ تالاب و چاہات مین ایک لاکہہ روپیہ خرچ کیا جاوے تو اوسکا منافع بعد مجرائی مصارف ضروری مرمت وغیرہ کے بہی دس روپیہ

فیصدی سے کم نہو گا اور بہدر ان حال رعایا آسودہ و مالا مال ہوجاوے
گی +
سنہ ۱۹۰۶ء مین پرگنات گرد ومنیہ مین اخراج پانی کیواسطے نالی کہودائی
گئی اون سے بلحاظ اونکی قلیل لاگت کے فایدہ کثیر ہوا۔ پانچ گانو کے
زمینداروں نے بشرط تیار ہوجانے نالہ کے قبل برسات اوسکی تیاری
کا خرچ اپنے پاس سے دینا منظور کیا چنانچہ بصرف ۱۱۰ یہہ کام تیار ہوا
اور زرلاگت زمینداروں سے وصول ہونا ٹہیرا اور آیندہ کو نالوں
کی تیاری کا سلسلہ جاری رہنے کی تجویز ہوئی نو دیہات کا فاضل پانی
خارج کرنے کے واسطے نالہ کا تخمینہ بہ تعداد اٹھارہ سو روپیہ لاگت
مرتب ہوا +
چار سو روپیہ کے خرچ سے شہر دہولپور کا پانی نکالنے کیواسطے کہ دہان
اکر گلی کوچون مین پانی بہر کر زمین غرق رہتی تہی ایک نالہ تیار ہوا اس
پانی کے نکلجانے سے اول سال مین ہی دہولپور و دیہات قرب وجوار
مین بیماری بہت کم ہوئی +
منجملہ ۲۲ تالاب منظور شدہ کے ۱۹ قبل برسات تیار ہوگئے اور ۳
کی تعمیر بعد انقضاے برسات سال آیندہ پر منحصر رہی ۔ ان تالابون
اور ۱۸ دیگر چاہات کی تیاری کیواسطے ۔۔۔ کا خرچ منظور
ہوا ان تالابون مین سے صرف تین تالاب واقع دہور نیمرول وپچگانو
سے اٹھارہ سو بیگہہ زمین کی سیرابی کی امید ہے +

निरोल
पचगांव

اب سب سے زیادہ ضروری کام موضع بشنوده واقع آٹھہ میل مغرب دہولپور کی بلند سرزمین کا بند ہے برسات مین گرد نواح کے پہاڑون کا پانی قریب بشنوده کے ایک گہاٹہ مین متفق ہوکر مواضع بشنوده - چاندپور - بلگانو - کہیره - سارنی - جاکی - پورینی - اُمراره - منیره - ادے - بسیرپور - دوباتی - دمنیه کی پست زمین پر پہیلتا ہے کہ اوس سے چہہ ہزار بیگہہ زمین غرق آب ہوکے غیر مزروعه رہجاتی ہے جس گہاٹہ مین سے پانی نکلتا ہے تخمیناً ایک میل طول مین اور اوسط عرض مین ٧٦٠ فیٹ ہے مشرق مغرب اور جنوب مین پہاڑون سے گہرا ہے صرف شمال کیطرف کشاده ہے اسطرف نہایت تنگ مقام پر ١٤٠٠ فیٹ کا عرض ہے اوسپر خام بند مع پختہ پشتہ کے بنانے کی تجویز ہے اس احاطه مین دو سو ایکر رقبه پر قریب دس فیٹ پانی بہریگا اور تین چار فیٹ مٹی کی ته کے نیچے زمین پہاڑی ہے - مسٹر لاٹوس صاحب متعلق سندہیه ریلوے نے اس موقع کو دیکہکر تجویز تیاری بند مناسب سمجہی اور اوسکے خرچ کا بقدر باره تیره ہزار روپیه اندازه کیا تعمیر کیواسطے کانون کا پتہر بر سر موقع موجود ہے اور کنکر تین میل کے فاصله پر ملسکتا ہے +

اخیر ١٨٧٦ء مین گورنمنٹ ہندوستان نے مسٹر گہان صاحب اسسٹنٹ انجنیر سررشته تعمیرات سرکاری کو راج دہولپور مین متعین کیا اونہون نے تعمیرات اخراج پانی و برآمدگی اراضی معروفه واقع شمال دہولپور وغیره

विशनोदा
चांदपुर
विलगांव
केहरा
सारनी
जाकी
जाकी
पूरेनी
उमरारा
मनेरा
उदय
बसीरपुर
दुवाती
लाटोस
गहान

شہر وبان گنگا کی تجویز ملاحظہ کر کے جو تجویز پیشتر سے تہی پند کی نیا نالہ جو
سرحد موضع بروندہ ونگر و تور و سرکولی و دلہارہ و مہاراج پور و
نیک پور وڈبرہ ومنیہ کی حدون مین ہوکر گذرتا ہے اور اوس کی
کہودوائی پیشتر سے جاری تہی بہ اہتمام مسٹر گہان صاحب ختم ہوئی
سنہ ۱۸۶ کی برسات مین دونون نالون نے بخوبی کام دیا اور بہت زمین
غرقی سے محفوظ ہوکے قابل زراعت کی گئی مگر قبل اسکے کہ اس برآمد گی
زمین سے فایدہ حاصل ہو دیہات کے از سر نو آباد ہونے کے واسطے عرصہ
کثیر چاہیئے ؎

वरोंदा
नगर
तोर
सरकोली
डुल्हारा
महाराजपुर
नेकपुर
डबरा

صفائی شہر دہولپور کیواسطے جو تجویز سالگذشتہ مین ہوئی اور اس سال
مین بہی جاری رہی اوس سے شہر وگردنواح کے باشندون کی تندرستی
کو بہت فایدہ پہونچا مسٹر گہان صاحب نے سنہ ۱۸۷ سے سنہ ۱۸۷۶ تک کی تعمیر
مرمت شدہ تالابون وچاہات کا ملاحظہ کیا اور اپنے اہتمام سے پندرہ
تالاب اور ۷۴ چاہات دیگر راج کے صرف سے تیار کرائے کہ اوسی سال
مین آبپاشی کیواسطے کارآمد ہوئے - انمین بارہ قدیم بادشاہی بندہے کہ
اونکے پشتہ وچادر وغیرہ تیار کراکے مرمت ہوئی اور باقیماندہ مقامات
مناسب پر جدید تیار ہوئے چاہات مین ۷۰ قدیم خارج از کار تہے اور
۸۰ جدید تیار ہوئے مسٹر گہان صاحب نے ۲۹ دیگر مقامات پر آبپاشی
کے تالاب تعمیر کرانے کی تجویز کی دربار نے تالابون کی لاگت اور
تخمیناً سیراب ہونیوالی اراضی کے رقبہ او زمین سے چوبیس کی تیاری

منظور کی کہ موقع مناسب پہ جب روپیہ کی گنجایش ہو گی اونکی تعمیر شروع
کیجاویگی ان چوبیس تالابون مین فی تالاب بحساب اوسط سات روپیہ
فی تالاب کل سوا ہزار آٹھہ سو روپیہ خرچ ہوگا اور اس لاگت پر پندرہ
روپیہ فیصدی سے کم راج کا فایدہ سالانہ نہوگا باقیماندہ پندرہ تالابون
مین خرچ زیادہ ہے اور فایدہ کی کم امید ہے اسواسطے اونکی تعمیر وقت
آیندہ پر منحصر ہی اور بند شدہ ہی جنکا پیشتر ذکر ہوا آیندہ پر موقوف
رہا مسٹر گھان صاحب نے پیمایش کی تو اوس سے یہہ اشتباہ پیدا ہوا
کہ پیمایش شدہ رقبہ کا پانی اس وسعت کے تالاب کو بہرنے کیواسطے کافی
ہوگا یا نہین ؛

سڑک — سیدھیہ ریلوے کے سٹیشنون سے طرفین کو بغرض آسانی
آمد و رفت و اجراے تجارت سڑکین تعمیر کرانی تجویز ہوئین اور سڑک باڑی
کو پورانی چھاونی تک کہ دہولپور سے چار میل مغرب مین ہے بڑی آبادی
ہے اور وہان رانا صاحب کے قدیم محل ہین اور جیلخانہ بھی وہین ہے
پختہ تیار کرانا قرار پایا اور شہر دہولپور سے سٹیشن ریل تک سڑک پختہ
مع پلون کے تیار کرائی گئی ؛

عدالت فوجداری و دیوانی

محکمہ عدالت فوجداری و دیوانی کا حاکم ناظم کہلاتا ہے اس عہدہ پر منشی
پیارے لال بہت ہوشیار و لایق و تجربہ کار شخص مقرر ہے اوس نے ابتدا

سے اپنے کام کو ایسی محنت و دیانت سے انجام دیا ہے کہ حکام اوس کی
کارگذاری سے بہت خوش ہین مقدمات جلد فیصل ہوتے ہین اور
ارتکاب واردات مین بہت کمی واقع ہوئی ہے اور ریاست مین ہر طرح
امن وامان ہے ÷
سابقاً اکثر مقدمات فوجداری کی اطلاع راج مین نہوتی تہی زمیندار بطور
خود فیصل کردیتے تہے مال مسروقہ واپس کرکے یا نوعدیگر مدعی کا راضی نامہ
کرکے مجرم سزا سے محفوظ رہجاتے تہے اگرچہ یہہ طریقہ بہت بد تہا مگر ایسی
ریاست مین جہان اوسوقت تک جرم کو جرم نہین سمجہتے تہے اسقدر خوف
سرکار بہی غنیمت تہا اور اکثر مقدمات مین اہالیان پولیس باوجود کارروائی
صدر کو اطلاع نکرتے بطور خود تصفیہ کرادیتے ÷
انتظام جدید مین عملہ پولیس و کارروائی سررشتہ مین اصلاح و ترقی ہوکر
یہہ دستور موقوف ہوئے اور ہر مقدمہ خفیف و سنگین کی سرکار مین اطلاع ہونے
لگی پولیس کو بجز انسداد جرایم و گرفتاری مجرمان ماخوذ و تحقیقات ابتدائی
کے فیصلہ مقدمات کا اختیار نہ رہا کل مقدمات عدالت مین فیصل ہونے لگے
کہ اس بندوبست سے وارداتون کا انسداد ہوگیا اور ڈکیتی و رہزنی
وغیرہ کوئی وقوع مین نہ آئی علاقہ ریہنہ مین گوجر نہایت شریر و بدپیشہ
رہتے ہین اونکی آیندہ نیک چلنی کی طمانیت کیواسطے ۵۴ کس مشہور
بدمعاشون سے فعل ضمانت لیگئی ÷
سڑک آعظم آگرہ و بمبئی کی حفاظت کا بہ تعین عملہ پولیس مستعد و گشت و گرداوری

وغیرہ انتظام کامل ہوا کہ رہزنی وغارتگری کی کوئی واردات نہوئی اس
سڑک پر باوجود کثرت آمدرفت مسافران ومال تجارت وڈاک گاڑی
وشکرم شتری و بہلیہ وغیرہ کہ شبانہ روزی جاری رہتے ہین واردات
کا نہونا اتفاقیہ نہین اہلیان پولیس کی حسن کارگذاری کی قوی دلیل ہے ٭
عدالت ہاے ریاست مین دستور تہا کہ جب کسی مجرم کا علاقہ گوالیار یا بہرت پور یا قرولی
مین مخفی یا پناہ پذیر ہونا ثابت ہوجاتا تو حسب ضابطہ درخواست گرفتاری
مدعا علیہ معرفت ریاست مذکور کرکے مقدمہ کو زیر تجویز سے خارج کردیتے
اور اسکا سبب یہ تہا کہ اونکو علاقہ غیر مین گرفتاری مدعا علیہ سے ایسی
مایوسی تہی کہ وہان کی کارروائی کے انتظار پر مقدمہ کو زیر تجویز
رکہنا عبث سمجہتے تہے صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے اس امید سے کہ ان ریاستون
مین باہمی اتفاق وامدیت سے مجرمون کی گرفتاری وسپرد کرنیکا سرشتہ
جاری ہوجاویگا حکم دیا کہ ایسے مقدمات اور وقوع واردات سے انتظار
گرفتاری مجرم بعلاقہ غیر ایک سال تک زیر تجویز رہا کرین ٭
چوری مویشی مین مجرم اکثر مویشیون کو علاقہ گوالیار مین لیجاتے ہین اور
مدعی اونکے پیچہے جاکر خواہ اصل مجرم یا کسی متوسط شخص کو زر منہائی
دیکر واپس لے آتے ہین اس ریاست مین منہائی لینے دینے کا طریقہ
بہت جاری ہے خصوصاً جس مقدمہ مین مجرم گوالیار کے ہوتے ہین ضرور
لیجاتے ہین ٭
چوری مویشی مین ثبوت جرم بہی بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ گرفتاری

مدعاعلیہ اگر مدعی کا مویشی واپس ہوجاوے تو وہ خود مدعا علیہ کی بریت
کا خواستگار ہوتا ہے اور اگر مدعا علیہ متوطن علاقہ گوالیار ہوتا ہے تو اسکی
گرفتاری غیر ممکن ہوجاتی ہے ۔
پولیس کا خرچ سمت اعاصہ ماہوار کے حساب سے لہللعہ اعار روپیہ
سالانہ تہا مہارانا بہگونت سنگہ صاحب کے انتقال کے بعد کہ صورت نفسی
تہی اکثر ایسے مقامات پر پولیس رہنے کی ضرورت تہی جہان اب بالکل
ضرور نہین ہے پس ممکن ہے کہ اس خرچ مین سے آٹھ سو روپیہ ماہوار
کے حساب سے نو ہزار چھ سو روپیہ سال کی کفایت ہوجاوے ۔
چمبل کے گہاٹون پر حفاظت کیواسطے چوکیدار مقرر کرنے اور زمینداران
دیہات کو ذمہ دار حفاظت کرنے سے چوری مویشی مین کہ اس ملک مین کثرت
سے صرف یہی جرم ہوتا تہا بہت کمی ہوگئی ہے ۔
جیلخانہ کا مکان پورانی چہاونی مین دہولپور سے پانچ میل پر واقع ہے
صفائی مکان و انتظام خورد نوش قیدیان اچہا ہے جیلخانہ مین مشقت
کا سلسلہ جاری کرنے مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بہت مشکل پیش آئی
اول صاحب سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ آگرہ سے درخواست کی تہی کہ یہان کے
چند قیدی کام سیکہنے کیواسطے ریاست کے خرچ سے محبس آگرہ مین رہا کرین
مگر وہان قیدیون کی کثرت تہی اس سبب سے بالفعل التوا رہا بعد ازان
حال چند قیدی ٹاٹ بنانے اور رسی بٹنے مین مصروف رہتے تہے اور
اجرائے مشقت دری و پارچہ بافی و ساخت کاغذ کیواسطے کارخانہ بنانے

کی اور بسبب ضرورت اونکے واسطے اوستاد نوکر رکہنے کی تجویز ہوئی ❊
اس ریاست مین سب سے زیادہ جرایم پیشہ قوم ٹہاکر ہین اون سے کم
کاچہی اور کاچہیون سے کم گوجر ہین ❊
۲۳ - جون ۱۸۷۶ء کو بوقت انصف شب جیلخانہ مین فساد ہوا چند سپاہیون
کے ساتہ سات قیدیون نے جنمین پانچ ٹہاکر تہے اپنی جولان کاٹ
لین اور جس احاطہ مین یہہ لوگ تہے اوسکا دروازہ بہی عمداً کشادہ
رکہا گیا بارہ بجتے ہی ساتون قیدی جیر شار دہ سنتری کے پاس سے
بلا تامل بہاگے جمعیت کو جگایا اور دیگر قیدیون کو مفروری سے باز
رکہنے کے واسطے دروازہ بند کیا گیا اور تعاقب کرکے مفرورون مین
سے چہہ آدمیون کو گرفتار کر لیا اونہون نے اس جرأت وچستی سے
مقابلہ کیا کہ سب زخمی ہوئے بلکہ ایک تومابعد زخمون کی تکلیف سے مر گیا
ساتوان قیدی اوسوقت ہاتہہ نہ آیا مگر عرصہ بعد ضلع اگرہ مین گرفتار
ہوگیا بعد انسداد فساد تحقیقات ہوئی تو تین سپاہیون کی نسبت سازش
ثابت ہوئی اونکو سزا ہوئی ❊
بالفعل ۱۸۷۵ء مین عدالت دیوانی کے کام کی بہت کثرت رہی سبب یہہ کہ زمانہ
سابق مین جو ڈگریان ہوئی تہین ابتری کاروبار ریاست سے اون کا
عملدرآمد نہوا تہا پنچ سرداروں نے تجویز کی کہ ان مقدمات کی از سر نو
تحقیقات ہوکے جو ڈگریان واجب ہون اونکا اجرا کرایا جاوے

سررشتہ تعلیم

ریاست مین آٹھہ مدرسہ جات حسب تفصیل –
دہولپور – پورانی چہاونی – موضع اگائی – پانچ پرگنات مین ہین
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع مین ان مدرسون کا خرچ سمت ... اس تفصیل سے

خرچ مدارس سمت ...	کتاب و مرمت مکان سالانہ	تہا اور تعداد طلبا حسب تفصیل ذیل
سنہ ۱۸۷۵و۷۶ع	سنہ ۱۸۷۶و۷۷ع	سنہ ۱۸۷۷و۷۸ع
	۵۰۹	۵۳۶

انگریزی	فارسی	ہندی	میزان
۵۲	۱۲۹	۲۶۲	۴۴۲

ریاست دہولپور کے علاقہ مین رعایا کو تحصیل علم کا شوق بہت کم ہے مگر شہر دہولپور کے لوگ تقرر مدرسہ سے تحریک پاکر علم کی قدر کرنے لگے ہین اور مفت کی تعلیم کو غنیمت سمجھکر لڑکون کو مدرسون مین بہیجتے ہین مہارانا صاحب کی تحصیل علم کو دیکھکر سردارون نے بہی اپنے لڑکون کو پڑہانا شروع کیا ہے ❖

ستمبر سنہ ۱۸۷۵ع مین حسب درخواست زمینداران کہ اونہون نے نصف خرچ دینا منظور کیا ہے موضع اگائی پرگنہ بسیری مین ہندی کا مدرسہ مقرر ہوا اس ریاست مین شوق تحصیل علم از خود پیدا ہونے کی یہہ

دوان نظر ہے ؛

حسب الایما صاحب ایجنٹ گورنر جنرل صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مسٹر ڈانٹن صاحب پرنسپل آگرہ کالج سے درخواست کی کہ جب اونکو اپنے کام سے فرصت ہو براہ مہربانی مدرسہ دہولپور کے قاعدہ تعلیم کو دیکہیں لڑکون کا امتحان لین اور اپنے پیشہ کے تجربہ اور صلاح سے فایدہ پہونچاوین چنانچہ اونہون نے بخوشی منظور کرکے مدرسہ دہولپور کو دیکہا اور اقرار کیا کہ شروع ۱۸۷۶ء ایک دفعہ پہر دیگر انتظام مدرسہ کی نسبت جو میری راے ہوگی اوسکو مفصل لکہونگا ؛

डैटन

سیندہیہ سٹیٹ ریلوے

۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء تک علاقہ راج دہولپور مین تیاری ریلوے کیواسطے صرف پیمایش کا کام ہوا تہا اور دہولپور کے قریب تعمیر پل چمبل ندی کیواسطے بضرورت کہودنے پتہر کے کان سے آلات و مصالحہ جمع کیا تہا ؛

۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین دربار نے کل زمین جو تعمیرات متعلقہ ریل کیواسطے مطلوب تہی صاحب انجنیر انچیف کو دیدی مارچ ۱۸۷۶ء مین حسب درخواست مسٹر گلوہر صاحب و کمپنی مہارانا صاحب نے چمبل کے پل کی اول کوٹہی کی بنیاد قایم کی ؛

بجگانو واقع چار میل بمغرب دہولپور کے سرخ و سفید پتہر کی کانون مین مسٹرس گلوہر صاحب و کمپنی نے کہدائی پتہر کا کام جاری کیا اور کل پتہر

पचगांव

جوا ذکوان تعمیرات کیواسطے مطلوب ہوا بذریعہ ایک صبک ریل کی سڑک کے
کرکان سے چمبل کے پل تک بنائی گئی تہی پہونچایا گیا ٭
گورنمنٹ ہندوستان نے دربار دہولپور کا استحقاق ایصال محصول
پتھر کان مذکور قبول کرکے اوسکے وصول کرنے کی منظوری کا حکم دیا ٭
عام مشتریون سے اس پتھر پر ایک روپیہ فیصدی فیٹ مکسر محصول لیا جاتا
ہے مگر سیندہیہ سٹیٹ ریلوے کیواسطے دربار کی کامل منظوری سے
آٹھ آنہ فیصدی فیٹ مکسر مقرر ہوا ہے ٭
صاحبان انگریز متعلقہ تعمیر ریلوے چار مقامات جاجیو۔ بچگانو۔ تباری
کا باغ - پہوگانو کہ بجز جاجیو کے دیگر مقامات دہولپور سے پانچ میل
کے اندر ہین صاحبان موصوف اور اونکے توابعین کے ملازمان رعایا
راج سے موافقت رہی کبہی کوئی شکایت پیدا نہوئی ٭
گروہ کثیر مزدورون کے جمع ہوجانے سے اہالیان پولیس کو انتظام مین
زیادہ محنت کرنی پڑی مگر کوئی سنگین واردات وقوع مین نہ آئی ٭
اس سبب سے کہ ملک کی آبادی کم ہے اور آدمی بیکار کم رہتے ہین مزدوری
بہت گران ہوگئی کہ دیگر ممالک سے آدمی طلب کرکے کام لیا گیا تاہم علاقہ دہولپور
کے بہت آدمی مزدوری کرتے تھے اور مزدوری کا جو روپیہ تقسیم ہوتا
تہا زیادہ تر اسی علاقہ مین خرچ ہوتا تہا کہ اس سے رعایا ر علاقہ کو بہت
فایدہ پہونچا ٭
۱۸۶۷ء مین سڑک کا پشتہ اور پل دموریان چمبل سے سرحد ضلع اگرہ

تک تیار ہوگئی بان گنگا کے پل مین بہت کام ہوا اور کل علاقہ کے اندر سڑک پر لوہا بچہہ گیا کہ بہرتی مصالحہ کی ریل گاڑیان چلنے لگین دہولپور و نینہ کے سٹیشنون کا کام قریب الاختتام تہا اور پل دریاے چمبل کی کوٹہیان بہی اکثر تیار ہوگیئن مسٹر لاٹوس صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر و مسٹر مدلش صاحب شریک تجارت مسٹرس گلور صاحب وکمپنی کے عمدہ انتظام سے باوصف اجتماع کثیر مزدوران کے ہر مقام پر لب سڑک راج مین کسیطرح کا نقصان عاید نہوا کہ اونکی کارگذاری شکر و تحسین کے لایق ہے ؞

سرشتہ دار الشفا

راج دہولپور مین بمقامات دہولپور و باڑی و راج کہیڑہ تین دار الشفا ہین اونمین روز بروز کام ترقی پر ہے اور موسم سرما مین ہر سال ویکسینٹر مقرر ہوکے ٹیکہ لگاتے ہین سنوات گذشتہ مین معالجہ مریضان و عمل ٹیکا و خرچ شفاخانجات حسب تفصیل رہا ہے ؞

سال	معالجہ مریضان	عمل ٹیکا	خرچ شفاخانہ جات
سنہ ۷۴و۱۸۷۵	۹۱۱۶	۳۷۵۳	[illegible]
سنہ ۷۵و۱۸۷۶	۱۰۸۲۶	۶۹۱۹	[illegible]
سنہ ۷۶و۱۸۷۷	۱۱۹۲۵	۶۲۶۸	[illegible]

چوتھی فصل

راج قرولی

راج قرولی کے شمال مین راج بھرت پور مشرق مین دھولپور جنوب مشرق
مین گوالیار کہ دریاے چمبل سرحد ہے جنوب مغرب مین [illegible]
سکو جے پور سے علیحدہ کرتی ہے اور شمال مغرب مین راج [illegible]
ہے خطوط عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۳ دقیقہ [illegible]
ور خطوط طول بلد مشرقی [illegible] درجہ [illegible] دقیقہ اور [illegible]
کے درمیان اوسکا ۱۸۷۰ مربع میل کا رقبہ [illegible] باشندون
کی آبادی ہے ؛

قرولی کے ملک کی بہت پہاڑی اور خوفناک ہے اور چمبل [illegible]
زمین نالون سے پھٹی ہوئی سرحد جے پور [illegible] ملک [illegible]
لاتا ہے اور چمبل کے کنارہ کے ملک و پہاڑ [illegible] ہین
کے گرد نواح کی زمین کو تلیٹرہ کہتے ہین موسم برسات مین [illegible] اونٹ
اور مویشیون کیواسطے عمدہ چراگاہ ہوجاتا ہے اور اضلاع [illegible]
واقع لب جمنا سے قرولی مین اونٹ چرائی کیواسطے آتے ہین چمبل
اور موریل دو ندیان حدود دیر واقع ہین اور اونٹ [illegible]
ندی و نالے بہت ہین ؛

راج قرولی مین آمدرفت مال تجارت کی تین شاہراہ ہین [illegible]

شمال مغرب مین خوشحال گڈہ ہوکے جیپور کو +

مشرق مین دہولپور کو +

شمال مشرق مین ہنڈون ہوکے بہرت پور کو +

ان راستون مین گاڑیان چل سکتی ہین مگر اس ملک مین گاڑی کا رواج
کم ہے اور اونٹون کو بہی کم استعمال مین لاتے ہین البتہ بیلون کے ذریعہ
سے بہت تجارت ہوتی ہے چنانچہ بیلون کیواسطے علاوہ ان راستون
کے شمال مشرق مین ماچل پور ہوکے علاقہ انگریزی ضلع آگرہ کو اور
جنوب مشرق مین منڈرایل ہوکے گوالیار کو اور راستے ہین +

قرولی کے راجپوت جادون نسل کے ہین اور راجپوتون کی نہایت بہادر
اور جنگ آور شاخون مین سے سمجھے جاتے ہین۔ راجپوتون کے سوائے
زیادہ تر آبادی گوجرون کی ہے کہ جنگلون مین مویشی چراکے گذر کرتے
ہین مینہ وجاٹ وکاچھی ومالی بہترین زراعت پیشہ اقوام ہین اور
بشرطیکہ ٹہاکر لوگ تنگ نکرین محنت سے معاش پیدا کرکے ارتکاب جرایم
سے پرہیز کرتے ہین سابق مین ٹہاکر بہت ستاتے تہے مگر بعرصہ
قریب بیس سال کپتان تنک مشن صاحب نے انتظام کیا اوسوقت سے
کچھہ زیادتی نہین کرتے اس علاقہ کے ڈانگ کے گوجر ڈانگ علاقہ دہولپور
کے گوجرون سے کم سرکش ہین مینہ محنتی ونیک چلن ہین اگرچہ اوسی
قوم مین سے ہین جو چوری وغارتگری کیواسطے کل ریاستون مین
مشہور ہے مگر ان کی اون سے رشتہ داری نہین ہے چوری پیشہ

ہیںنکر بلفظ چوکیدار مشہور ہین صرف دو تین گانوین ہین زیادہ نہین ✦
جاگیرداران ریاست مین سے ہاڈولی و امرگڈہ و رانوترہ و عنایتی کے
جاگیردار اول درجہ کے ہین حال مین اونکا دربار سے کچھہ نزاع نہین ہے
البتہ کم درجہ کے ٹہاکرون مین سے چندکس راج کے نتاکی ہین ✦
انتظام کی غرض سے راج چار تحصیلون - قرولی - منڈرایل - اوٹ گر -
ماچلپور مین منقسم ہے اور علاوہ ان مقامات کے بہادرپور - گرلہ -
جیروتہ کل سات جگہہ پر تہانہ جات ہین تحصیل اور تہانون مین غول کے
سپاہی رہتے ہین ایسے دیہات کم ہین جنمین چوکیدار ہون صرف ایک سپاہی
تحصیل سے متعین رہکر پال و فوجداری وغیرہ کا کل کام کرتا ہے اس راج
مین ایسے قصبہ جات جنکی آبادی ہزار کس کی یا اس سے زیادہ ہو صرف
سات ہین -

मंडरायल
ऊतगिर
माचलपुर
बहादुरपुर
गिरला
जीरोता

قرولی	ماچل پور	منڈرایل	نارولی	امرگڈہ
۲۲۷۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰	۱۵۰۰

ہاڈولی	کورگانو
۱۰۰۰	۱۰۰۵

قرولی

دار الریاست راستہ نصیرآباد وگوالیار پر نصیرآباد سے
۱۵۲ میل مشرق مین اور گوالیار سے ۹۵ میل مغرب مین ہے ✦
گارڈن صاحب نے لکہا ہے کہ اس بڑے قصبہ کے گرد ریختہ فصیل ہے
اور قریب دو میل تک ہر طرف کو دشوار گذار نالے ہین ٹفنتہلر صاحب نے

गारडन
टिफंथिलर

لکھا ہے کہ کسی راجہ نے جس زمانہ مین وہ مرہٹون کے متواتر حملون سے تنگ آکر جاے پناہ کی تلاش مین تہا اسوجہ سے کہ یہان دو میل تک راستہ بہت تنگ و دشوار گذار ہے اور اوسکی اچھی طرح حفاظت ہوسکتی ہے آبادی کیواسطے اس مقام کو پسند کیا تہا اس شہر کا نواح آب ریز و زرخیز و مزروعہ و سر درخت ہے مکانات زیادہ تر خشتی تعمیر کے ہین اور آسودہ لوگون کے مکانون پر پتھر کے مربع پارچہ اور پٹیان لگی ہین مگر گلیان تنگ اور گندی ہین شہر سے ملحق دو پہاڑیون پر قلعات ہین اونمین سے ایک جسمین مہاراجہ صاحب رہتے ہین بہت عمدہ عمارت ہے برجین بہت بلند ہین اور دیوار فصیل پر طرفین کو سرخ پتھر بہت صنعت سے چسپان ہے اوسکے اندر عالیشان محل اور عمدہ باغات ہین شہر کی فصیل بہت عریض ہے اور اوسپر ہموار و باقاعدہ پٹیان ایک دوسرے پر بہت خوبصورتی سے چسپان ہین مگر بالائی عمارت کل نازک ہے کہ توپخانہ کا مقابلہ نہین کرسکتے اگر حملہ ہو تو غالباً جلد شکست ہوجاے قرولی آگرہ سے ۸۰ میل جنوب مغرب مین اور دہلی سے ۱۵۰ میل جنوب مین عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۲۸ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۱۰ دقیقہ پر واقع ہے ؎

تاریخ ریاست

اس ریاست کی قدیم تاریخ بہت تاریکی مین ہے زوال سلطنت مغلیہ سے پہلے کی کوئی علیحدہ تاریخ نہین معلوم ہوتی ہے صرف اسقدر معلوم ہے کہ

مہاراجگان قرولی سرگروہ قوم جادون چندربنسی راجپوت ہین اونہون
نے کبھی ملک برج گرد نواح متہرا سے بڑہ کر پیش قدمی نکی ایکدفعہ بیانہ
پر قابض ہوگئے تہے وہان سے مسلمان بادشاہون نے اونکو بیدخل
کیا تب چمبل کے مغربی کنارہ پر قرولی اور مشرقی پر سبل گڈہ آباد کئی
کر سبل گڈہ سنہ ۱۷۹۶ مین مہاراجہ سیندہیہ نے لے لیا اور قرولی بدستور
اونکے قبضہ مین ہے ٭

سنہ ۱۴۵۴ مین محمود غلزی شاہ مالوہ نے قرولی کو فتح کیا تہا اور کچھ ملک
اور شامل کرکے اپنے ولیعہد کو جاگیر مین دیا تہا جب اکبر شاہ نے مالوہ فتح
کیا قرولی کا ملک بہی سلطنت دہلی مین شامل ہوگیا اور زوال سلطنت
پر مرہٹون کا مغلوب ہوا ٭

مرہٹون کی تاریخ مین مہاراجہ صاحب قرولی کا ذکر بطور خراج گذار پیشوا
کے لکہا ہے کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ دیتے تہے اور اس روپیہ کے عوض
ماچل پور کا پرگنہ دے رکہا تہا ٭

عہدنامہ پونا مورخہ ۱۳ جون سنہ ۱۸۱۷ کی چودہوین قلم کے بموجب پیشوا نے
کل حقوق و ممالک واقع شمال نربدا سے بجز ملک گجرات کے مستعفی و دست بردار
ہوا تو مہاراجہ صاحب قرولی کو بجز اسکے کہ سرکار انگریزی کی حمایت مین آوین
کچھ چارہ نرہا کیونکہ اگر ایسا نکرتے تو ریاست جاتی رہتی اسواسطے جب سنہ ۱۸۱۷
مین سرکار انگریزی نے ہندوستانی رئیسون کو ظل حفاظت مین لانا چاہا
تو سب سے اول مہاراجہ صاحب قرولی نے اس تجویز کو منظور کیا بموجب

عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر۲ باب اول کے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی
کی ماتحتی قبول کی اور سرکار نے اونکو ریاست پر قابض رہنے کی کفالت
دی خراج جو اسوقت تک مرہٹون کو دیتے تھے قلیل مقدار ہونے کے سبب سے
معاف کردیا - اس عہدنامہ سے ریاست محفوظ و مکفول ہوگئی مگر مہاراجہ
صاحب نے درخواست کی کہ ہمارے قدیم پرگنات واقع جنوب دریای
چمبل مہاراجہ سیندہیہ کے قبضہ مین آگئے ہین جب کبھی سرکار انگریزی
کے تحت مین آدین بہ تقرر خراج ہمکو ملنے کی کفالت ہوجاوے یہہ امر منظور
نہوا تب اونہون نے سرکار سے کشیدگی اختیار کی سنہ ۱۸۲۵ء مین جب سرکار
انگریزی جنگ برما مین مصروف تھی اور بہرت پور مین درجن سال نے
اپنے آقا ر نعمت کے خلاف فساد برپا کیا مہاراجہ صاحب قرولی نے اوسکی
مدد کیواسطے فوج بہرتی کرکے بہیجی اور درجن سال کی شکست کے بعد بنظر
حفاظت خود مقابلہ کیواسطے فوج تیار کی مگر تہوڑے عرصہ بعد از خود خیر خواہ
ہوکے سرکار انگریزی کی اطاعت اختیار کی اور سرکار نے بہی اون کی
ان حرکات پر کہ اگرچہ خصومتانہ مگر جہل و نادانی سے تہین طوالت کرنا
غیر ضروری سمجہکر چشم پوشی کی ◆

وقت انضباط - عہدنامہ سے سنہ ۱۸۳۸ء تک مہاراجہ ہربخش پال دیو والی
قرولی سے بجز رفع نزاع سرحد جیپور و قرولی کے سرکار انگریزی کی کچہہ
خط و کتابت نہوئی اس سال مین اونکا انتقال ہوا لاولد ہونیکے سبب سے
پرتاب پال نامی اونکے چچازاد بہائی کا بیٹا اس شرط سے کہ اگر اونکی

رانی کے لڑکا پیدا نہو تو رئیس کیا جاوے نامزد ہوا ایک رانی نے حامله
ہونا ظاہر کیا مگر پرتاب پال نے اوسپر اعتراض کیا تحقیقات کیواسطے کمیشن
مقرر ہوئی تولد پسر کے معقول ثبوت نہ پہونچنے پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے رانی کے بیان کو باطل سمجھا اور پرتاب پال کو سرکار انگریزی کیطرف سے
رئیس کیا اخیر ۱۸۳۹ء مین یہہ منظوری ہوئی اور شروع ۱۸۴۰ء مین مہاراجہ
صاحب بہت خوشی سے دارالحکومت مین داخل ہوئے ۔ رانی مذکور و
نیز والدہ رئیس مرحوم کہ اوسکی مددگار تھی بہرت پور کو چلی گئین اور اونکو
وہان رہنے کی اجازت ہوئی ؛

۱۸۴۸ء مین مہاراجہ پرتاب پال کا انتقال ہوا اونکے عہد مین اونکے
اور مختارون کی طرف سے ریاست مین بدانتظمی رہی قلت آمدنی کے
سبب سے ظلم ہوا اور ظلم کے سبب سے عدول حکمی اور علانیہ فساد وقوع
مین آئے ایک صاحب انگریز ثالثی و رفع نزاع کیواسطے چار دفعہ متعین
ہوئے مگر ہر مرتبہ اونکی کوشش ناکارگر ہوئی پرتاب پال لاولد تھے خاندان
کے لوگون نے اونکی جانشینی کیواسطے نرسنگ پال کو متبنی لیا مگر ریاست
کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرضہ تھا اور باوصف تاکید متواتر ادا نہوا تھا
اسواسطے سرکار نے تا وقت ادائے قسط اول قرضہ کے نرسنگ پال کی
مسند نشینی کو منظور نکیا ؛

یہہ قرضہ اصل مین رئیس قرولی نے راجہ بہرت پور سے لیا تھا اور راجہ بہرت پور
کے ذمہ سرکار انگریزی کا قرض تھا ادائے قرضہ ذمگی راجہ بہرتپور کا بندوبست

ہوا تب قرضہ ذمگی قرولی اپنے حساب مین راج بھرت پور کو وصول دیگر قرولی کے ذمہ قایم رکھا ۔

سنہ ۴۴ مین قرضہ ذمگی قرولی یک لکھہ ... تھا اس قرضہ کے ایصال مین راج قرولی کے ساتھہ بہت رعایت ہوئی اول تو بارہ قسطین مقرر ہوئین دوسرے بجز اوس حالت کے کہ قسط کا روپیہ تاریخ معینہ پر ادا نکیا جاوے بروقت ادا ہونے والی قسطون کا سود معاف رکھا گیا تاہم سنہ ۱۸۴۷ تک کچھہ ادا نہوا پھر ڈیڑہ برس کی مہلت دیگیی مگر وہہی کا نتیجہ نہوئی انجام کار جب سرکار انگریزی نے نرسنگ پال کی مسند نشینی منظور رکھنے مین قسط اول زر قرضہ کے داخل کرنیکی شرط پیش کی تب رئیس نے کسی شخص نوکری کے امیدوار سے روپیہ قرض لیکر ایک اپنی سفید سطلب شرط کے ساتھہ زر قسط ادا کرنا چاہا کہ سرکار نے نامنظور کیا ہمدران حال رئیس کا محافظ اور ریاست کا مختار ہونے کیواسطے چند فریق آپسمین برسرپرخاش تھے اور نامنظوری سرکار انگریزی کی وجہہ سے اونکو اس فساد پر زیادہ آمادگی ہوتی ہتی سرکار نے ادائے قسط کی شرط موقوف کرکے نرسنگ پال کی مسند نشینی منظور کی مگر اوسکے ساتھہ مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا کہ زر واجب الطلب ضرور وصول کیا جاویگا ہمدران حال مختلف فریقون کو فساد سے باز رکھنے کیواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوئے کہ بہ اختیار خود ریاست کا انتظام کرین ۔

بتاریخ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۵۲ مہاراجہ نرسنگ پال بہی مرگئے انتقال سے ایک روز

نتر او نهون نے بهرت پال نامی دور کے رشتہ دار کو متبنی لیا تها صاحب
فارش اہالیان ریاست کرنل سر ہنری منٹگمری لارنس صاحب نے اوسکی
نظوری کی درخواست پیشگاہ گورنمنٹ مین ارسال کی مگر یہہ زمانہ عہد حکومت
رڈ ڈلہوزی صاحب کا تہا کہ اونہون نے ناگپور و پونا ستارہ و لاہور
لهنؤ وغیرہ بڑے ممالک کو ضبط کرکے سلطنت انگریزی مین داخل کیا تہا
ونکر ممکن تہا کہ بیچارہ قرولی جہان اونکا عمدہ ترین حیلہ لاوارثی موجود
ا اونکے ہاتہہ سے نجات پاتی اطلاع پہونچتے ہی ضبطی کا حکم صادر ہوا
قرولی کی ریاست اگرچہ وسعت ملک و مقدار آمدنی کی روسے چہوٹی ہے
رئیس کے خاندان کی عظمت و قدامت بڑی بڑی ریاستون سے زیادہ
حکام انگلستان خصوصاً پارلیمنٹ کے ہوس آف کامنس نے ضبطی قرولی
خلاف انصاف و باعث ناراضگی جملہ راجگان راجپوتانہ سمجہکر نواب گورنر
رل صاحب کی تجویز کو منسوخ کیا اور بہرت پال کی مسند نشینی منظور کرکے
سکی نابالغی کے زمانہ مین انتظام ریاست بخوبی رکہنے کی ہدایت کی مگر اس
ث مین انتقال نرسنگ پال کے وقت سے قریب تین برس کا عرصہ گذر گیا
ر اس عرصہ مین کپتان منک میش صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے امانتاً انتظام
یاست کیا صدور حکم منظوری مسند نشینی بہرت پال سے پیشتر قرولی مین اکثر
خاص نے یہہ عذر پیدا کیا کہ رئیس مرحوم کی نابالغی اور چند ضروری
سمیات نہونے کے سبب سے بہرت پال کی مسند نشینی جایز نہین ہے اور
ے فایق قریب تر رشتہ دار مدن پال کا حق ہے رو سار بہرت پور و دہولپور

ڈیلہوزی
پارلیمنٹ
ہاؤس آف کامنس

والور و نیٹے پور کی راے بہی اسی پر متفق ہوئی اور تحقیقات سے بہی یہہ
امر صحیح ثابت ہوا رانیون نے اور نوذی رتبہ وزبردست ٹہاکرون نے
اور دیگر جاگیرداردن مین سے تین بہ چہارم نے اور علی العموم کل باشندگان
ملک نے مدن پال کو پسند کیا کہ اسطرح ۱۸۵۴ء مین سرکار انگریزی نے بعد
تحقیقات کامل مہاراجہ مدن پال صاحب کو راج قرولی کی مسند پر بہٹہا کے
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا اختیار معاملات ریاست سے موقوف کیا اور دوسرے
سال مین محکمہ ایجنسی کو بہی برخاست کر لیا مگر اوسی حالت مین مہاراجہ صاحب
کو ہدایت کی کہ اگر زر قرضہ ذمگی ریاست کہ اوسوقت تعدادی للوعہ زیادہ
بگیا تہا سالانہ اقساط سے بروقت ادا نہوگا تو سرکار تا وقت ادا سے
کل روپیہ کے ایک یا دو پرگنون پر اپنا قبضہ کریگی *
۱۸۵۷ء کے غدر مین مہاراجہ مدن پال صاحب نے حکام انگریزی کو
ہرطرح مدد دیکے سرکار کی بڑی خیرخواہی کی اسکے جلدو مین قرضہ ذمگی
ریاست کہ بہ تعداد یک لکہ ہ روپیہ تہا معاف ہوا خیرخواہی کا خلعت
ملا اور مہاراجہ صاحب کی سلامی پندرہ سے سترہ توپون کی ہوگئی اور
نومبر ۱۸۶۶ء مین تمغاء وخطاب ستارہ ہند درجہ اول عطا ہوا *
۱۸۵۹ء مین بظہور بدنظمی سررشتہ مال کے ادا سے قرضہ مین مہاراجہ صاحب
کی مدد کرنے کیواسطے ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ متعین ہوئے مگر اون کو
ہدایت ہوئی کہ بطور حاکم وافسر کے کام نکرین صرف دوستانہ صلاح و
مشورت سے مہاراجہ صاحب کو مدد دین ۱۸۶۱ء مین جب سررشتہ مذکور

لی بناطر خواہ اصلاح ہو کے قرضہ سے سبکدوشی ہوئی صاحب برخاست ہوئے
سنہ ۱۸۶۷ء مین اشخاص مندرجہ ذیل مہاراجہ صاحب کی پیشی مین شرکار محکمہ
مصاحبت تھے ✦
ملوک پال - چتر پال برادران مہاراجہ صاحب - دیوان بلدیو سنگہ بخشی اکبر علی
ہو دہری شیام لال اور ٹھاکر برکہہ بہان سنگہ مختار ریاست کل کام کا اجرا
کرتا تہا - ملوک پال علاوہ مصاحبت کے فوج کا افسر بہی تہا اہلکارون کا
عملہ کثیر اور ملک مختصر ہونے اور مہاراجہ صاحب کے نگران وخبردار رہنے سے
انتظام بہت اچہا تہا واردا تین بہت کم ہوتی تہین اور حسن سلوک و حاکمانہ
اشفاق کی وجہہ سے رعایا مہاراجہ صاحب سے دلی محبت رکہتی تہی اور بہت
تعظیم کرتی تہی جیلخانہ کا انتظام راجپوتانہ کے کل محبسون سے بہتر تہا مہاراجہ
صاحب شفاخانہ کی بہت خبرگیری کرتے تہے اور نیٹو ڈاکٹر اپنا کام خوب کرتا تہا
مہاراجہ صاحب کے ایک لڑکا بعمر ۰ ماہ اور لڑکی بعمر آٹہہ سال تہی ✦
سنہ ۱۸۶۹و۶۸ء مین مہاراجہ صاحب نے سروہی مین جاکر مہاراو صاحب والی
سروہی کی ہمشیرہ سے شادی کی اور آبو پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
سے ملاقات کی - اس سال مین قحط ہوا تہا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اپنا
لشکر اجمیر مین چہوڑ کے ریاستون کا دورہ جریدہ طور سے کیا چند روز
قرولی مین بہی رہے وہان دیکہا کہ محکمہ جات راج کی کچہریان محل سے باہر سنا
مکانات مین ہوتی ہین عدالت کا کام ایسا آراستہ اور دفتر اس عمدگی سے
مرتب ہے کہ امتحاناً چند مثلین طلب کین کہ فوراً ملگئین پرورش قحط زدگان

کیواسطے مہاراجہ صاحب نے خیرات خانہ مقرر کیا ہے اور تعمیرات جاری کی ہین
اس کام کیواسطے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی سے ڈیڑہ لاکھ روپیہ قرض
لیا تہا۔ اگرچہ اس ملک مین بہی قحط بہت سخت ہوا تہا مگر چارہ و غلہ کی قلت سی
جیسے تکلیف جے پور و ٹونک کے علاقہ مین ہوئی اس ملک مین نہوئی ●
جولائی سنہ ۱۸۶۹ مین مہاراجہ صاحب نے پچاس ہزار روپیہ اور قرض ملنے
کی درخواست کی کہ بشرط ادا ے کل قرضہ تعدادی دو لاکہہ روپیہ مع سود
فیصدی پانچ روپیہ سال بذریعہ اقساط پچاس ہزار روپیہ سالانہ منظور
ہوکے روپیہ مل گیا ●
۱۷- اگست سنہ ۱۸۶۹ کو مہاراجہ مدن پال صاحب کا انتقال ہوا اونکی نسبت
سنہ ۷۰-۱۸۶۹ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اس رئیس کو عجب ہمت تہی اپنی ریاست
پر بالکل قادر تہا کل معاملات مین اپنی تجویز سے کام کرتا تہا نہایت عمدگی و
صفائی سے کام کرتا تہا عام اجازت تہی کہ صبح و شام کی ہواخوری مین جو
کوئی چاہے اپنی عرضی پیش کرے یا زبانی عرض کرے اوسکے ہمنشین و مصاحبون
کو فیصلہ مقدمات مین دست اندازی کرنے کی مطلق مجال نہ تہی انسداد
جرایم مین اوسکا جہد کامل تہا مجرم خواہ کیسے ہی متبرک مقام پر جاکر پناہ لی
وہان سے ہی گرفتار ہوکے سزا پاتا تہا جرایم ستی و دخترکشی و دہرنہ کو مطلق
موقوف کردیا تہا مگر البتہ فضول خرچ تہا اس سبب سے ریاست مقروض
رہتی ہتی اور محاصل سخت تہے اگرچہ غیر مستحق لوگون کیواسطے حد سے زیادہ فیاض
تہا مگر بخلاف طریقہ بعض رئیسون کے کہ نالایقون کیواسطے فیاض اور مستحقون کے

واسطے بخیل ہین اوس نے زمانہ قحط مین دو لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی
قرض لیکر غربا و مساکین کو تقسیم کیا +
راجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر اونکا بھتیجا لچھمن پال راو ہاڑوتی
رث ریاست سمجھا گیا تہا مگر بسبب والی رانی کے حامل ہونیکے احتمال سے
سکی مسند نشینی کی نوبت نہ پہونچی کہ ماہ ستمبر کو وہ بہی مرگیا۔ اسپر جے سنگہ
ں کہ ہاڑوتی کا رئیس ہوا تہا وارث قرولی متصور ہوا جنوری سنہ
ن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے قرولی مین جاکر مہاراجہ جے سنگہ پال
احب کو کہ اوسوقت بعمر بتیس سال اور بہت ہوشیار و مستعد ہے خلعت
ند نشینی و اختیار ریاست دیا +
ار برکہہ بہان سنگہ تنور راجپوت مہاراجہ مدن پال صاحب کا خسر
ند سال سے اہتمام کار ریاست کرتا تہا بعد انتقال مہاراجہ صاحب
صوف تا وقت مسند نشینی مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب اوسکو ریاست
ن اختیار مطلق رہا اور اوس نے بہت دیانت داری سے کام کیا
انداری کے سبب سے اوسکی بہت قدر و منزلت تہی اور محکمہ پنچایت
ر ہوا تو اوسمین بہی شامل رہا مگر ضعیفی و ناطاقتی کے سبب سے محنت
ین کرسکتا تہا اس محکمہ پنچایت مین اوسکے علاوہ سرداران مندرجہ ذیل
ند شامل تہے۔
وک پال سپہ سالار و افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب + اس
غص کے رشتہ دار قلعات مین افسر ہین +

چتر پال افسر رسالہ و رشتہ دار مہاراجہ صاحب ٭
گھنشیام لال موروثی اہلکار کہ ہندی دفتر کا افسر بہی تہا ٭
دیوان بلدیو سنگہ کہ سابقاً افسر سررشتہ مال تہا اوسکا ایک بیٹا تحصیلدار
تہا اور دوسرا مہاراجہ صاحب کی خدمت مین حاضر باش رہتا تہا ایجنسی
آبو اور راجپوتانہ شرقی کی دکالتون پر قرولی کے ایک قدیمی مسلمان
خاندان کے ایک سفیر ہین کہ اونمین سے ایک فضل رسول ایجنسی راجپوتانہ
شرقی مین رہتا ہے اوس زمانہ مین پنچایت کے علاوہ مرزا اکبر علی بیگ
ایک اور اہلکار تہا مہاراجہ صاحب مرحوم کے عہد مین وہ حاکم عدالت تہا اور
معاملات ریاست مین اوس سے صلاح لیجاتی تہی مگر مابعد کام سے علیحدہ
ہوگیا باشندگان قرولی اس شخص کو بہت اچہا سمجہتے تہے علاقہ راج مین
چار دن تحصیلدار باشندگان قرولی تہے پردیسی لوگون کو کم نوکر رکہتے تہے
اور مثل دیگر بیقاعدہ و ابتر ریاستون کے قرولی مین بہی تحصیلدارون
کے اختیارات غیر محدود تہے زیادہ تر خرابی یہہ تہی کہ عدالت نہ تہی صرف
محکمہ پنچایت تہا اوس سے یہہ امید نہ تہی کہ مثل ایک شخص کے مقدمات کی
تحقیقات و فیصلہ حسب قاعدہ کرسکے مہاراجہ مدن پال صاحب کے زمانہ
مین انتظام ریاست مقدم سمجہا جاتا تہا عرصہ درسیانی مین اوسمین خلل
واقع ہوا پہر مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب نے بہی یہی تجویز کی کہ محکمہ عدالت
علیحدہ کرکے اوسپر ایک شخص کو مقرر کرین اور محکمہ پنچایت مین سماعت اپیل
کا کام رہے اسیطرح سررشتہ تعلیم کا بہی کچہہ انتظام نہ تہا مدرسہ شہر مین تہا

ریزی کا مدرس صرف مبتدیون کو پڑہا سکتا تہا طالبعلمون کی استعداد
ترقی ممکن نہ تہی البتہ علی اللہ ڈاکٹر کی کارگذاری کی ڈاکٹر باروی صاحب
بہت تعریف لکہی تہی +
ہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر ریاست کے ذمہ دو لاکہہ ساٹہہ ہزار
روپیہ کا قرضہ تہا اسمین سے دو لاکہہ روپیہ سرکار انگریزی کا اور باقیماندہ
ساہوکاروان وغیرہ کا +
لیتان والٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے راج کے مصارف مین ایسی تخفیف
کرائی کہ پچاس ہزار سے زیادہ روپیہ قرض مین دیا جاوے اور بہی
غیرمعمولی مصارف کیواسطے کسیقدر پس انداز ہو چنانچہ ۱۸۷۰ء تک ستر ہزار
روپیہ سرکار انگریزی کا ادا ہوگیا اور ساہوکاروان کے قرضہ مین بہی
کمی ہوئی - مہاراجہ صاحب کی مسند نشینی کے بعد خرچ زیادہ ہوا مگر اوسی
طرح آمدنی ریاست بہی کسیقدر اراضی بالعوض نوکری ضبط ہوکے نقد
تنخواہ مقرر ہونے سے اور کسی قدر نرخ اجناس کی گرانی سے بجاے
چار لاکہہ کے پانچ لاکہہ ہوگئی مگر مال کا بندوبست کچہہ نہوا بطور نیلام سالانہ
ٹہیکہ محالات دینے کا دستور جاری رہا +
۱۸۷۷ء میں سوا لاکہہ روپیہ قرضہ سرکاری اور بینتالیس ہزار قرضہ ساہوکار
ادا ہوکے منجملہ دو لاکہہ ساٹہہ ہزار روپیہ کے صرف نوہ ہزار روپیہ باقی
رہا ڈہائی برس کے عرصہ مین ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ ادا ہونے سے راج
کی بڑی نیکنامی ہوئی +

سنہ مذکور کی رپورٹ مین میجر والٹر صاحب نے لکہا ہے کہ مہاراجہ جے سنگہ
پال صاحب بہت ہوشیار ہین مین ولایت سے واپس آیا تب مہاراجہ
صاحب نے بہرت پور آکر مجہسے ملاقات کی پہر مینے بہی قرولی مین جاکے ملک
کا دورہ کیا اور وہان کے حالات دیکہکر بہت خوش ہوا مجہکو یقین ہے کہ مہاراجہ
صاحب اپنی ریاست و رعایا کی ترقی وبہبودی کا بہت فکر رکہتے ہین ریاست
کا زیادہ تر کام خود کرتے ہین اونکے احکام بہت شایستہ اور حسب اطمینان
ہوتے ہین اونکو شہر قرولی کی صفائی و حفظان صحت کا بہت فکر ہے اخراج
پانی اور فرش بندی شہر کی تجویز کی ہے اسمین دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا
کسیقدر دولت مند باشندگان شہر سے وصول ہوگا اور باقی راج سے
دیا جاویگا مسندنشینی سے اس قلیل عرصہ کے بعد حفظ صحت و آسایش رعایا
کی تدبیر کرنا رئیس کی نہایت خوش تدبیری پر دلالت کرتا ہے قرولی سے
خوشحال گڈہ اور ہندون کی سڑکین کہ دونون پر بہت آمدرفت رہتی ہے
تیار کرائے ہین بمقام گوڑر گانو آسایش مسافرین کیواسطے سراے تعمیر کرائی
ہے اور تدبیرات ترقی پر ہر طرح مایل ومستعد ہین اونکے مزاج مین فضول
خرچی نہین ہے یقین ہے اونکے انتظام سے آمدنی وخرچ ریاست کا اچہا
بندوبست ہوجاویگا +

ٹہاکر پرکہہ بہان سنگہ جسنے وقت انتقال مہاراجہ مدن پال صاحب سے
مسندنشینی رئیس حال تک نہایت عمدگی سے کام کیا تہا اب بہی برائے نام دیوان
ہے مگر بہت ضعیف ہوگیا ہے کام نہین کرسکتا ریاست مین سب اوسکا ادب

یتے ہین اور مہاراجہ صاحب کا اوسپر بہت اعتبار ہے جیلخانہ صاف ہے
ور قیدی تندرست رہتے ہین شفاخانہ ہین معالجہ اچھی طرح ہوتا ہے
درسہ مین بعض طالبعلم اچھا پڑہتے ہین اونمین سے ایک نے گورنمنٹ کالج
کرہ مین داخل ہونے کی درخواست کی ہے کہ جولائی مین داخل ہوگا۔
ہندوستان کے بعید ترین مقامات مین ہی سال بسال علم کی ترقی ہوتی
جاتی ہے مگر تاوقتیکہ ان مدرسون کی نگرانی کیواسطے کوئی عام تدبیر مثل
تقرر کسی افسر کے نکیجاوے اونمین خاطرخواہ ترقی نہین ہوسکتی اکثر رئیس
اور اونکے اہلکار ناخواندہ ہوتے ہین تاوقتیکہ اونکو ابتدائی تعلیم سے بخوبی
آگاہی نہو امید نہین ہوسکتی ہے کہ وے برائے نام مدد دہی سے کچھہ
زیادہ کرسکین ؛
۱۸۷۱ء مین مہاراجہ صاحب نے محکمہ پنچایت کو موقوف کرکے محکمہ اجلاس
خاص کا کام خود شروع کیا تہا کرہکہہ بہان سنگہ قدیم وزیر تعمیل احکام کا کام
کرتا رہا وہ حاکم عدالت ہی تہا اور کل مقدمات مرجوعہ کی سماعت و تجویز کرتا
تہا اوسکے احکام کا اپیل محکمہ اجلاس خاص مین ہوتا تہا باقاعدہ عدالت اور
کافی عملہ نہونے کے سبب سے مقدمات بہت باقی رہتے تے اور اجراء کار مین
بہت سستی تہی ؛
بڑودہ کی سڑک جسکی درستی مین زرجرمانہ ذہلی امرگڈہ خرچ کرنا تجویز کیا تہا
تیار ہوگئی اور اوسکے کنارون پر درخت لگائے گئے آسایش مسافرین
کیواسطے دارالحکومت سے سات میل کے فاصلہ پر ایک سڑک ہندوستان کار دار

مع چاہ و باغ کے تعمیر کرائے گئے اس راستہ پر موسم برسات مین ندی نالون کی طغیانی سے مسافرون کو رہنا پڑتا ہے بیشتر قیام کے لایق کوئی مکان نہ تہا اب وہ تکلیف رفع ہوگئی ہے قرولی سے گیارہ میل خوشحال گڈہ کی طرف بمقام کورکا نوگنج تیار ہوکے رئیس کے نام سے جے نگر موسوم ہوا۔ خوشحال گڈہ سانبہر نمک کی منڈی ہے کہ وہان سے قرولی ددہولپور کی ریاستون مین ہوکے ضلع آگرہ و ممالک مہاراجہ سیندہیہ کو جاتا ہے خوشحالگڈہ کے بیوپاریون نے بوجہہ اجرا محصول خلاف دستور قدیم دربار جیپور سے ناراض ہوکے اور غالباً اہالیان قرولی کی تحریک سے دربار قرولی مین درخواست کی کہ اپنے علاقہ مین گنج تعمیر کرا دین ہم اوسمین آکر آباد ہونگے مہاراجہ صاحب نے اونکی درخواست منظور کرکے ایک سال کا محصول معاف کیا گنج کی لاگت کا پچاس ہزار روپیہ کا تخمینہ ہوکے سنہ ۱۸۷۱ مین کام شروع ہوا تہا علاوہ گنج کے فایدۂ عوام کیواسطے فرودگاہ وغیرہ مکانات بنانے کی تجویز ہوئی ؎

شہر کی فرش بندی کا کام جاری رہا چند چاہات جدید تعمیر ہوئے اور قدیم باغات کی جو مدت سے ویران پڑے تہے مرمت و ترقی ہوئی ؎

مہاراجہ صاحب نے تعمیر مکان یادگار لارڈ میو صاحب مرحوم کے چندہ مین ایک ہزار روپیہ دیا اور قرضہ سرکاری مین پچیس ہزار روپیہ دیا کر وہ علاوہ سود پچاس ہزار رہگیا اور ساہوکارون کا قرضہ بہی کسیقدر ادا کیا جیلخانہ کا کام مسٹر ستیفن صاحب اہل ارمنی کہ مہاراجہ صاحب مرحوم

کے وقت سے مقرر ہے کرتا رہا +
سنہ ۱۸۹۴ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ ریاست کا روزمرہ کا معمولی کام مختار
کرتا ہے اوسکے احکام کی اپیل مہاراجہ صاحب کے اجلاس خاص مین دایر
ہوتی ہین مختار کے تحت مین محکمہ مال ہے اور پانچ پرگنات قرولی دچیرو
ومنڈرایل دماچل پور واوت گر مین تحصیل وتھانہ جات ہین مقدمات
دیوانی مین مختار کے اختیارات غیر محدود ہین مگر مقدمات فوجداری کو
وہ منظوری کیواسطے اجلاس خاص مین بھیجتا ہے - مالگذاری کا پختہ بندوبست
نہین ہے ہر سال جدید جمعبندی ہوتی ہے علاقہ راج کے کل ۴۰۵ قصبجات
و دیہات مین سے ۲۰۸ خالصہ کے اور ۱۹۷ معافی کے ہین دیہات معافی
بعض خاندان مہاراجہ صاحب کے لوگون کے قبضہ مین ہین بعض جن
مین بعض بالعوض نوکری جاگیر ہین بعض مصارف زنانہ مین اور بعض
چندسال کیواسطے ٹھیکہ پر ہین - اندازاً خانہ شماری کرنے سے باشندگان
ملک کی تعداد ۱۲۴۰۶۰ دریافت ہوئی ملک کی زبان جادون باٹی
کہلاتی ہے +
کرنل روبنسن صاحب دکپتان ملول صاحب مہتمان ٹوپوگرافیکل سروے
علاقہ گوالیار و وسط ہندنے اس ملک کی پیمایش کی ہے مگر بندوبست
مالگذاری کی پیمایش نہونے سے تعداد رقبہ مزروعہ وغیر مزروعہ نامعلوم
ہے غالباً رقبہ کثیر اراضی ویران وغیر مزروعہ ہے اور سالانہ جمعبندی
کا ہونا اوسکا مقدم سبب ہے دربار سے کاشت اراضی کی تحریک مین کچھہ

जादोंवाती

रोबिनसन
मेलविल

کوشش نہین ہے زمین ایسی عمدہ ہے کہ معمولی اجناس کے سوا ے
افیون و محلوج باشندگان ملک کے خرچ سے زیادہ پیدا ہوکے اطراف
کو بہرتی ہوتی ہین اور راجال پور مین عمدہ قسم کا برگ تنبول بہ افراط ہوتا
ہے اور دہلی وآگرہ کو جاتا ہے پیداوار باغ کا ٹہیک ہوجاتا ہے مگر یہان
کے باغات مین سوا ے انبہ ولیمون وکیلہ وغیرہ عام میوہ جات کے
اور کچھہ پیدا نہین ہوتا ہے مغربی پہاڑون مین لوہے کی کان بتلاتے
ہین مگر کبھی جاری ہوئی اس سے اوسکے حسن وقبح کا حال بالکل مخفی ہے
کان سنگ سے پتہر بکثرت برآمد ہوکے عمارتون مین خرچ ہوتا ہے قرولی
مین خیراد کا چوبین کام بہت ہوتا ہے پلنگ کے پا ئے خوشرنگ وخوش وضع
تیار ہوتے ہین علاوہ مکانات مذکورہ سابق شہر قرولی کے مشرقی دروازے
کے مقابل ایک پختہ بازار اس غرض سے تیار کرایا گیا ہے کہ شیوراتری
کے میلہ پر جو مال تجارت آوے وہان ٹہیرا کرے اور ایک قدیم تالاب کی
مرمت ہوکر کارآمد کیا گیا ہے ❊

سڑک بڑودہ مٹی بہت نرم ہونیکے سبب سے جلد ٹوٹ جاتی ہے اوسکی
متواتر مرمت ہوتی رہتی ہے تاہم مسافر و تاجرون کو یہان ایسا راستہ
ملنا بہی بہت غنیمت ہے یہہ سڑک طول مین آٹہہ میل ہے اسکے سوا ے شہر
کے اندر و باہر قریب چار میل پختہ سڑک اور ہے کہ ہمیشہ درست رہتی ہے
ان سڑکون کیواسطے کنکر نالون مین سے کہود کر آتا ہے اور وہ ایسا مضبوط
ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ع مین میجر منک میسن صاحب نے سڑک بنوائی تہی وہ باوجودیکہ

بہی اوسکی مرمت ہوئی ابتک صحیح وسالم ہے ❊
قرولی مین بہ تحت پوسٹماسٹر بہرت پور انگریزی ڈاکخانہ ہے اوسمین ہر مہینے
ماہوار خرچ ہوتا ہے اور تخمیناً اسیقدر آمدنی ہے +
آبپاشی کیواسطے اس راج مین کوئی نہر نہین ہے مگر چند بندات ہین اونمین
سے کہیتون کیواسطے پانی بلا اخذ محصول دیا جاتا ہے چاہات سے آبپاشی
کرنیکا عام رواج ہے ❊
مئی ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب مع صاحب پولیٹکل ایجنٹ آگرہ کو گئے اور
مارچ ۱۸۷۷ء مین دہلی جاکر بشمول دیگر روساء راجپوتانہ کے نواب ویسرائے
صاحب سے ملاقات کی حکام انگریزی کی خاطر و تواضع سے بہت خوشی
ہوئی اور علاقہ انگریزی کی روز افزون ترقی و شایستگی کہ ابتک انکی
نظر سے نگذری تہی دیکہکر بہت تجربہ حاصل کیا - مہاراجہ صاحب نے
حسب مقدور اپنے قحط زدگان بنگالہ کی پرورش کے چندہ مین روپیہ
ادا کیا سرکاری قرضہ باقیماندہ اصل پچیس ہزار روپیہ ادا ہوکے صرف
سود کا مبلغ [illegible] باقی رہگیا ❊
مارچ ۱۸۷۷ء کے دربار گورنری واقع دہلی سے واپس آنے کے بعد مہاراجہ
جے سنگہپال صاحب کو دستون کا عارضہ ہوگیا مگر قوت جسمانی کے ذریعہ
سے وے بیماری کا مقابلہ کرتے رہے اور بجز بعض ایام کے جب مرض
کا زیادہ زور ہوتا اہتمام کار ریاست کرتے رہے اخیر مین بماہ اکتوبر
بیماری دیرپا ہوکے ایسی غالب آگئی کہ اونکو بالکل ضعیف و ناتوان کردیا

اخیر وقت مین مہاراجہ صاحب نے ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی سے علاج
کرانا منظور کیا تہا مگر اونکی تجویز پر کبہی عمل نہوا ہندوستانی طبیبون کا
برابر علاج ہوتا رہا انجام کار ایک مہینے سے مایوسی کی حالت مین تکلیف
پاکر تباریخ ۱۹ - نومبر ۱۸۸۵ء انتقال کیا اونکے کوئی اولاد نہ تہی مگر انتقال
سے پیشتر ایک ملاقات مین اونہون نے کرنل رائٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو سمجہا دیا تہا کہ ارجن پال راؤ ہاڑوتی میرا دوم بہتیجا گدی کا وارث
با استحقاق ہے *

مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب مسند نشینی کے وقت بعمر ۲۹ سال تہے اور
چہہ برس تک حکمران رہے اوسط قد قوی الجسم شہسوار اور مشاق شکاری
تہے لیئق حاکم مثل مہاراجہ مدن پال صاحب کے انتقال پر اونکے درجہ
سے بالا تعلیم و تربیت تر دلی کے حاسد اور پابند دستور قدیم جادون
راجپوتون کی حکومت پر ممتاز ہوکر اونہون نے اپنے منصبی خدمتون
کے انجام دہی کی لیاقت جلد بہم پہونچائی اور بہت استقلال و عدالگستری
سے حکومت کی مسند نشینی سے پیشتر بہ انتظار نتیجہ حمل رانی بسوہ اون کی
کامیابی مین توقف ہوا اوس زمانہ مین اونہون نے بہت بردباری
سے عمل کیا اور احکام گورنمنٹ کی تعمیل کو ہر طرح مقدم سمجہا اونکا یہہ طریقہ
نہایت تعریف کے لایق ہے بجز جاگیرداروں کے کل مجمع خلایق اون سے
بہت خوش تہا جاگیردار اسوجہہ سے ناراض تہے کہ مہاراجہ صاحب کے
انتظام کا مقصود اعظم یہہ تہا کہ اونکی سرکشی و خود اختیاری کو ضبط مین

رکہا جاوے +

اپنی عمر کے اخیر برسون مین اونہون نے انتظام ریاست خصوص جمع وخرچ مین بہت توجہ کی تہی اور دہلی سے واپس آنے کے بعد کہ اول اسی مرتبہ اونکو علاقہ انگریزی کی شایستگی وآراستگی دیکہنے اور ہندوستانی رئیسون سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا اونکے خیالات بہت شستہ اور وسیع ہو گئے تہے اونکے ارادہ مین تہا کہ ریاست مین مالگذاری کا بندوبست پختہ کیا جاوے اور اس نظر سے حضور تحصیل اور ماچل پور مین دورہ کرکے نرمی سے جمعبندی کی اونہون نے قرولی کو بہی بہت آراستگی دی اور راستہ آگرہ وماچل پور کو آمدرفت تجارت کیواسطے درست کرنا اور قرولی وبڑودہ کی سڑک کو پختہ تیار کرانا چاہا اونہون نے شہر کی فرش بندی شروع کی تہی اور تاجروں ومسافرین کے آرام خصوص ایام میلہ شیوراتری کیواسطے بالکل سنگین کاروان سراے تعمیر کرائی تہی مگر افسوس ہے کہ اونکے بیوقت انتقال سے جسکا اونکی کل رعایا کو نہایت غم ہے یہہ سب تجویزین ناتمام رہگئین +

حسب رضامندی ومنظوری جملہ اہلکاران وٹہاکران ریاست بجز بہجن پال اور اوسکے خاندان کے اور حسب الحکم گورنمنٹ ہندوستان بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۸۶ کرنل رائٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے مہاراجہ ارجن پال صاحب کو مسندنشین ریاست کیا +

بہجن پال مہاراجہ صاحب مرحوم کا دوسرا بہتیجا ہے کہ اوسکو اپنے پاس

بہت عزت و امتیاز سے رکھتے تھے مگر اونکے دعوی کی نہ اہلکاران ریاست
نے تائید کی اور نہ اوسکے برادر سرداروں نے اسواسطے اوسکو اطلاع
دیگیی کہ تمہارا دعوی قابل پذیرائی نہین ہے بعدازان اوس نے دعوی
کیا کہ مہاراجہ صاحب مرحوم کے دادا کی جایداد کا وارث ہونے کی وجہ
سے اگر قرولی کی گدی کا نہین تو ہاڑوٹی کا راو ہونیکا تو مین ضرور
مستحق ہون اسکے جواب مین اوسکو مطلع کیا گیا کہ کل سرداران و اہلکاران
کی اتفاق رائے سے مہاراجہ صاحب حال کا بھتیجا بھنور پال ہاڑوٹی
کا راو منظور ہو چکا ہے اسواسطے تمہارے اس دعوی پر بھی لحاظ نہوگا
تمکو لازم ہے کہ مہاراجہ ارجن پال صاحب کو اپنا آقا سمجھکر معمولی نذر کے
ذریعہ سے رسم اطاعت ادا کرو ؛
واقع مین جبتک دوم خاندان یعنی منگل پال کی اولاد مین سے ارجن
پال یا کوئی اور شخص موجود ہے تیسرے یعنی کمتر خاندان پدم پال مین
سے سجن پال یا کوئی اور شخص قرولی کا رئیس یا ہاڑوٹی کا راو ہونیکا
مستحق نہین ہے لیکن اسمین شک نہین کہ حکم منظوری گورنمنٹ صادر ہونے
سے پیشتر اکثر لوگ سجن پال کے طرفدار تھے کیونکہ بجز خاندان روپ پورہ
کے جنکی سجن پال کے دادا پدم پال کے خاندان سے قدیم عداوت ہے
سب لوگ اوس سے خوش ہین ؛
ان احکام سے اپنی حق تلفی سمجھکر سجن پال مدت تک ناراض رہا وسکے
نوجوان و خوش وضع و صاحب اخلاق ہونے سے زنانہ محل کا فریق اوسکا

طرفدار ہوا اثناء ۱۸۹۱ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکی مہاراجہ صاحب سے صفائی کرائی اگرچہ اوسکے طرفدار بہت تھے مگر محتاجگی نے اوسکی ہمت توڑ دی اور اوس نے حسب صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ مہاراجہ صاحب سے التجا معافی کی کہ جو معاش مہاراجہ صاحب تجویز کرین اوسکا شکر و احسان سے منظور کرنا قبول کیا اس مغرور جوان کا تمام دربار مین مہاراجہ صاحب کے قدمون پر گرنا واقع مین عبرت انگیز تہا مہاراجہ صاحب نے اوٹھکر اور حسب عادت اوسکی سابقہ ناشکری پر طعن کرکے عالی ہمتی سے قصور معاف کیا اور اوسکی معاش کیواسطے جاگیر مقرر کی اسکے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ قرولی مین زیادہ قیام نکر سکے اور پیچھے سے دریافت ہوا کہ زنانہ فریق نے بعض پال کو جاگیر محولہ مہاراجہ صاحب کے لینے سے انکار کرنے پر آمادہ کیا ہے اور چونکہ اونکے ... اور دادا راج سے علانیہ باغی ہو رہے ہین تاوقتیکہ اونکی سزا دہی نہوگی انسداد فساد غیر ممکن ہے اس معاملہ کا طے ہونا مشکل ہے مہاراجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ اگر وہ فہمایش سے باز نہ آوین تو فوج بہیجکر سزا دیجاویگی ؛

مہاراجہ صاحب نے اول سال مین ہی اہلکارون کا عزل و نصب کرکے انتظام مین انقلاب پیدا کیا مگر جو امرا مہاراجہ صاحب مرحوم کے زمانہ مین معتمد متصور تھے بدستور اونکے پاس رہتے ہین اگرچہ بپاس خاطر اونکے اور وقت اون سے کام علیحدہ کر لیا ہے مگر اونکی معاش جاری ہے ٹہاکر برکہ بہان سنگہ قدیم مختار جنہون نے پیشتر بڑی خیر خواہی کی ہے علاوہ ضعف پیری فالج زدہ

ہوکے براے نام رہگیا ہے بستر پر پڑا رہتا ہے اور عرصہ تک محنت روحانی کرنیکے قابل نہین راجہ بہادر اوسکا بیٹا اپنے باپ کی طرف سے دستخط کرتا ہے ؛

محکمۂ اجلاس خاص قایم ہے مگر اوسکے عملہ مین عزل و نصب ہوئی ہے سابقاً اس محکمہ کا افسر لالہ بہاری لال نامی سردار قوم بقال تہا اب بجاے اوسکے کنور جگناتھہ پال کہ سابقاً محکمہ مال کا افسر تہا اور ٹہاکر چیتر پال مقرر ہوئے ہین جگناتھہ پال اور اوسکے بہائی اونکار پال کے کر اعلیٰ ترین جادون خاندان مین سے ہین مہاراجہ صاحب شفقت و اعتماد کے ساتھہ بہت عزت کرتے ہین یہہ دونون شخص دیانت دار راست باز ہوشیار و محنتی ہین اور عوام اونکے حسن سلوک سے خوش و ثناخوان ہین - ٹہاکر ملوک پال بدستور حاکم فوج ہے ؛

کرنل رائٹ صاحب نے بچہ راؤ ہاڈولی کی تعلیم پر توجہ کرکے مہاراجہ صاحب کو صلاح دی کہ اوسکو میو کالج مین بہیجا جاوے - اس لڑکے کی عمر ایسی ہے کہ اسمین تربیت کا شروع ہونا بہت فایدہ مند ہوسکتا ہے اسواسطے مناسب سمجھا گیا کہ اگر چند سال کی تربیت کیواسطے اوسکو اپنے حکم سے اجمیر مین بہیجنے پر مہاراجہ صاحب آمادہ ہوجاوین تو بہت بڑا مطلب حاصل ہو چنانچہ کرنل رائٹ صاحب اور کپتان ریوسے صاحب نے متواتر مہاراجہ صاحب کو فہمایش کی اور مہاراجہ صاحب اوسکو بہیجنے پر رضامند ہوگئی مگر اوسکی ماں نے کہا کہ اگر اوسکو بہیجوگے تو مین خودکشی

کرونگی اسپر مہاراجہ صاحب نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو میری زندگی تلخ ہوجاوے
گی +

مہاراجہ صاحب کا خوف بیجا نہیں ہے عورات کی قابلیت ایذا رسانی کا انکو
پیشتر تجربہ ہوچکا ہے مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد انکو بحیلا دنا طعن و
تشنیع مستورات کے بدرخواست معافلت صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمت
مین استغاثہ کرنے کی ضرورت ہوئی تھی اسپر انکو یعنی عورتون کو اطلاع
دی گئی تھی کہ محل کے اندر گہرے رہتے ہوئے مہاراجہ صاحب کے
سر پر آگ کا ڈالنا یا اور کوئی ایسی رنج آور حرکت داخل بغاوت ہوکر
سخت بازپرس و سزا کے لایق ہوگی اسوقت سے وے اپنی جاہلانہ حرکات
سے باز آئین مہاراجہ صاحب بہت ناچاری سے کہتے ہین کہ اگر یہہ مرد
ہوتین تو مین انکی تدبیر کرتا مگر یہہ عورتین ہین اور مین عورتون سے ڈرتا
ہون +

ان مشکلات پر لحاظ کرکے مہاراجہ صاحب سے اس باب مین زیادہ تقاضا
نکیا گیا لیکن اگر وقت آیندہ مین راو ہاڈوتی کو زنانہ کی قید سے آزادی
دیکر تعلیم و تربیت کیجاوے تو جس مخلوق پر وہ کبھی نہ کبھی حاکم ہوگا اسکے
حق مین بہت مفید ہوا گرچہ مہاراجہ صاحب نے اسکی تعلیم کیواسطے استاد
نوکر رکہا چاہتے ہین مگر تاوقتیکہ وہ کسیقدر عرصہ تک قرولی سے علیحدہ
نرہے صرف خانگی تنخواہ اندکا آمد نہین ہوسکی +

ٹھاکران عنایتی دہور تن راج قرولی کے پانچ بڑے جاگیردارون مین سے

ہین دونون مہاراجہ صاحب کے قرابتی ہین عنایتی کی آمدنی پانچہزار
روپیہ کی اور بہورتن کی نوہزار کی ہے دربار کو اطلاع ہوئی کہ چند
باگریہ جنکی گرفتاری اہالیان سررشتہ انسداد ڈکیتی راج جیپور کو منظور
تہی ان ٹہاکرون کے علاقہ مین پناہ پذیر ہین فوج بہیجی گئی اونمین سے
چند شخص گرفتار ہوئے باقیماندہ ٹہاکرون کی مدد وچشم پوشی سے مفرور
ہوگئے دربار نے جاگیر عنایتی پر بارہ سو روپیہ جرمانہ کیا اور تاوقت
گرفتار کرادینے مفرورون کے جاگیر بہورتن قرق رہنے کا حکم دیا ٹہاکرون
نے دیہات چہوڑکے سرکار انگریزی مین استغاثہ کیا کہ مہاراجہ صاحب
کا حکم منسوخ ہوجاوے اور راج سے تمرد و سرکشی اختیار کی اونکی سرکشی
سے دیگر جاگیردارون کو بغاوت کا حوصلہ پیدا ہونے اور مہاراجہ صاحب
کی حکومت مین خلل واقع ہونے کا احتمال تہا اسواسطے صاحب پولٹکل ایجنٹ
نے اونکو ہدایت کی کہ بہت جلد اطاعت کرکے اپنے آقا نعمت سے قصور
معاف کرادین مگر یہہ نصیحت کارگر ہوئی تب مجبور دربار نے اونکی چشم نمائی
کی تدبیر کی بہورتن اور عنایتی کو فوج بہیجکر گہیر لیا لڑائی مین طرفین سے
چند آدمی مقتول ومجروح ہوئے دونون قلعے خالی ہوگئے تہوڑے
دنون تک باغی ٹہاکر قید رہے مگر انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم کے بعد
رہا ہوگئے اور بشرط اداے جرمانہ مجوزہ کمیٹی ٹہاکران اونکی جاگیرین واگذاشت
ہوئین کہ بعد اداے جرمانہ اپنی اپنی جاگیرون مین آباد ہوگئے ۔
ریاست کی آمدنی مین مقدم مدات مالگذاری وخراج جاگیرداران وساير

وستامپ و سندر کیلاجی ہین کہ ان کی تفصیل جمع و خرچ مین درج ہوگی
سایر کی آمدنی زیادہ تر گویا افیون و تحلوج کی برآمد سے ہوتی ہے اور علاقہ
بالڈوی و جیپور کی محلوج و افیون بھی براستہ ہنڈون و منڈرایل
علاقہ انگریزی و ممالک مہاراجہ سیندھیہ کو جاتی ہین اور درآمد کی جنس
صرف غلہ و پارچہ ہے +
اسے ہ ۱ بیگہ زمین پر پوست کاشت ہوتا ہے اور اوس سے راج مین
... روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے تخمینا ... روپیہ کی افیون
ہر سال فروخت ہوتی ہے اور فی بیگہ اوسط درجہ چار پانچ سیر پیدا ہوتی
ہے برآمد افیون کیواسطے کسی طرح کی قید نہین ہے کہ زیادہ تر براستہ
منڈرایل و سبل گڈہ اور رگیغرند جاتی ہے +
کیلا جی دیبی کا مشہور مندر ترولی سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے
جہان ہر سال چیت و اسوج کے مہینے مین ہزارہا جاتری پرستش کے
واسطے آتے ہین وہی دیبی جو بنگالہ مین کالی مشہور ہے یہان کیلا کہلاتی
ہے اوسکے معتقد علاوہ قتل بھینسے و بکرہ وغیرہ حیوانات کے زر کثیر نقد
چڑھاتے ہین کہ بطور آمدنی راج داخل خزانہ ہوتا ہے مگر بعد وفات مہاراج
مدن پال صاحب کے اس آمدنی مین بہت کمی ہوگئی ہے +
مہاراجہ جے سنگہ پال صاحب نے قبل انتقال اگست مین سرکار انگریزی
سے درخواست کی تھی کہ دو پرگنات کا بندوبست پختہ ہونے سے آمدنی
ریاست مین کمی ہوئی ہے اور مصارف ضروری دریپش ہین اور مہاراج

مدن پال صاحب کے وقت کے بند و تالاب و دیگر تعمیرات مفید عام مرمت طلب
ہوگئی ہین اونکے کار آمد اور مفید ہونے کیواسطے مرمت ہونی ضرور ہے
اور مرمت کیواسطے روپیہ مطلوب ہے اسواسطے ڈیڑہ لاکہہ دیگر قرض
ملجاوے اسکے جواب مین اونکو اطلاع دیگئی کہ ابہی قرضہ سابقہ تعدادی دو
لاکہہ روپیہ تمام وکمال ادا نہین ہوا ہے اوس سے پیشتر دیگر قرضہ مانگنا
بے محل ہے کہ اسپر درخواست موقوف رہی ؛

جنوری ۱۸۸۳ مین بعد اختتام جلسہ دہلی کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے
قرولی کا دورہ کیا اور بہرت پور و قرولی کے قدرتی و رواجی اختلافات
کو اسطرح تحریر کیا کہ بہرت پور مین مہاراجہ صاحب خود اختیار حاکم ہین انکی
اور رعایا کے درمیان کوئی فریق امرا متوسط نہین ہے پس بجز مداخلت
سرکار اعلا کے اونکے اختیار و حکومت مین کوئی مخل نہین ہوسکتا کسی کی
مجال نہین کہ اونکے حکم و تدبیر پر اعتراض کرے کیونکہ جسپر اونکا غضب ہو
بالکل تباہ ہوجاتا ہے ؛

قرولی مین سرکش و سینہ زور امراء کا گروہ کثیر اپنے اور اپنے توابعین کے
حقوق کا محافظ ہے ؛

بہرت پور کا انتظام قرولی کے انتظام سے بہت بہتر ہے اسکا سبب کسیقدر
مہاراجہ صاحب کا عاقلانہ اور محنت پسند طریقہ ہے کہ اختیار حکومت کو مضبوطی
سے اپنے ہاتہہ مین رکہتے ہین اور کسی کو اوسپر اونگلی نہین رکہنے دیتے
ہین شاید کبہی اونکی طرف سے سختی ہوتی ہو مگر صرف اونہین کیطرف سے

ہوسکتی ہے ✦

قرولی مین ایسا بکھائی اختیار نہین ہے جن لوگون پہ مہربانی ہوتی ہے وسے بلالحاظ لیاقت تحصیلداریون پہ مقرر ہوتے ہین اور تاوقتیکہ معمولی جمع کو ادا کیئے جاوین اپنے اختیار کے استعمال مین کسی طرح قابل بازپرس نہین ہوتے ✦

علاقہ بھرت پور نہایت مزروعہ ہے اور قرولی کا ملک نالون سے کٹا ہوا اور پہاڑون سے ڈھکا ہوا ہے تاہم اگر کوئی حاکم مثل مہاراجہ صاحب بھرت پور دوراندیش و دانشمند ہو تو بہت ترقی ہو سکتی ہے مہاراجہ صاحب کا وزیر پرکھہ بہان سنگہ ہے کہ ضعیفی و بیماری سے کام کے لایق نہین رہا ہے اسکا نایب رام نراین دانشمند اور مستقل مزاج آدمی ہے اور ریاست کی بہبودی اور دولتمندی کا بدل خواہان ہے ٹھاکر ایدل پور کا چھوٹا لڑکا جگنا تہ پال با اختیار اہلکار ہے وہ لیئق و نیک نیت نوجوان ہے مگر یہ ممکن نہین کہ وہ اپنی برادری یعنی ٹھاکرون سے رعایت و مروت کم کر اس سے اوسکی رام نراین سے نااتفاقی ہے باوصف اسکے کہ وہ مخالف فریق مین سے اوسکا اس عہدہ پہ بنانا ہے کیونکہ اگر اوسکی ترقی ہو گی تو دیگر ٹھاکر بھی اوسی کے طریقہ پر عمل کرینگے اور تاوقتیکہ ایسا نہو عمدگی انتظام ریاست کی امید نہین ہو سکتی بموجودگی ایسے مصاحبون کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو انتظام آمدنی وخرچ ریاست مین ابتری دریافت ہوئی تو مقام تعجب نہین اور نہو نے

فوراً مہاراجہ صاحب کو تخفیف خرچ کی صلاح دی آمدنی وخرچ تو برابر ہے
مگر تنخواہ فوج و قرضہ ساہوکاران شہر قریب دو لاکھ واجب الادا ہی فوج
مین بیس ہزار روپیہ سالانہ تخفیف کرنے کی تجویز ہے اور چالیس ہزار روپیہ
ریاست کے ایسے اہلکارون سے لیا جاویگا جنکی معاش مین زمین و نقدی
دونون چیز ہین اسطرح تین سال کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہوجاویگا
راج قرولی مین دستور ہے کہ جب زیرباری ہوتی ہے برادری اور
اہلکاران ریاست سے مدد لیتے ہین چنانچہ اس موقع پر صاحب پولیٹکل
ایجنٹ موجود تہے جب سب سے حسب مقدور اپنے روپیہ دینے کیواسطے
کہا گیا تو اگرچہ دلسے خوش نہ تہے سب نے بخوشی دینا منظور کیا صاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراجہ صاحب کے توابعین کی اس کامل خیرخواہی
پر مبارکباد دی تو مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم سب بہائی ہین
ہم مین کوئی غیر نہین ہے جسمین ایک کا فایدہ ہو سبکا فایدہ ہے - مگر افسوس
ہے کہ مہاراجہ صاحب اپنے ذاتی مصارف مین تخفیف نہین کرسکتے ٭

مہاراجہ پرتاب پال صاحب مرحوم کی رانی صاحبہ جنہون نے اپنی اسّی
برس کی عمر مین زرکثیر جمع کیا ہے جگناتہ وغیرہ ہندو تیرتہون کے جاترا
کیواسطے گئین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے لکہا ہے کہ اگر زنانہ محل کی دیگر
عورتین بہی ایسا ہی کرین تو قرولی مین بہت رفع شر ہو ٭

چند سال سے دربار قرولی کی خواہش تہی کہ موضع سلیم پور واقع سرحد
جیپور قرولی سے جنوب مغرب مین جو بند قدیم زمانہ کا ہے اوسکی ایزادی

اور مرمت کرین مگر دربار جے پور نے اس عذر سے کہ اس بند سے قرب وجوا
کے دیہات علاقہ جے پور مین پانی کی آمد بند ہوکر ہمارا بہت نقصان ہوگا
ابرادی کی بنا مین اعتراض کیا بعد تحقیقات کامل بیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
سے حکم ہوا کہ دربار قرولی کو بند موجودہ کی مرمت کرنیکا اختیار کلی حاصل
ہے لیکن اگر بڑھانا چاہین تو اول ایک انجنیر افسر ابرادی کے نتایج کی
نسبت رپورٹ کریگا ؛
اس راج مین دو عجیب عمارتین توان گڈہ و منڈرایل داؤت گر کے قلعات
ہین قلعہ توان گڈہ قریب اوسی زمانہ مین تعمیر ہوا تھا جب قصبہ بیانہ
واقع راج بھرت پور آباد ہوا ہے اور بجے پال بانی قصبہ بیانہ کے خلف
توان پال نے تعمیر کرایا تھا ؛
ریاست قرولی مین جرایم سنگین بہت کم وقوع مین آتے ہین اور دربار
کا انتظام اگرچہ ظاہر کوتاہ اور غیر مکتفی نظر آتا ہے اصل مین کامل اور
کارگر ہے بسبب ویرانی و ناہمواری ملک اور الحاق حدود دیگر ریاستون
کے ظاہر مجرمون کا ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین مفرور ہونا سہل
معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ تالیرہ اور ڈانگ مین چوری مویشی کی واردا تین
کسیقدر ہوتی ہین مگر علی العموم ریاست کا ہوتا نہ نہایت عمدہ انتظام
کی ریاستون سے فایق ہے اس انسداد جرایم کا سبب یہ ہے کہ اول
تو مہاراجہ نرسنگ پال صاحب کی صغیر سنی مین انتظام ریاست گورنمنٹ
ہندوستان کیطرف سے رہا دیگر مہاراجہ مدن پال صاحب اور اونکے

جانشین جے سنگہ پال صاحب کا بہی انتظام بہت مستقل و زبردست تہا یہون
جادون رعایا جنکا مقدم پیشہ کاشت اراضی ہے طبعاً صلح ور عادات
اور ثقہ مزاج رکہتے ہین اور ارتکاب جرایم کو بد سمجہتے ہین ؛

راج مین صرف ایک مدرسہ بمقام قرولی ہے اوسمین ۱۸۷۵-۷۶ء مین چالیس
طالبعلم انگریزی اور چہبیس فارسی ہندی پڑہتے تہے اونمین سے صرف
تین راجپوت اور اٹہارہ مسلمان تہے علاوہ ابتدائی کتابون کے ہندوستان
کی تاریخ وجغرافیہ بہی پڑہائی جاتی ہین مگر مہاراجہ صاحب کی شستہ تعلیم
پر کچہہ توجہ نہین ہے اور رٹ پڑہانے کی ترکیب اچہی نہین ہے کہ بڑی عمر
کے طالبعلم بہی سمجہنے کے بغیر طوطون کیطرح پڑہتے ہین ؛

حفظان صحت کا اہتمام ڈاکٹر صاحب متعلق ایجنسی کی تجویز سے ہے کہ حسب
رپورٹ اونکے ۱۸۷۴-۷۵ء مین کام اچہا ہوا شہر مین کسی طرح کی دبا نہ پہیلی
اور خلایق تندرست رہی اگرچہ اسکی کچہہ سرکار سے تدبیر نہین ہوتی ہے
مگر شہر مین اخراج پانیکا قدرتی ذریعہ موجود ہے کہ گلی کوچون مین نہین ٹہہر
سکتا اس سبب سے کثرت بارش جو نوعدیگر مضر ہوتی شہر کے کل ناپاک
مادہ کو بہالیجانے سے مفید ہوئی ہے ؛

راج مین صرف ایک شفاخانہ بمقام قرولی ہے مگر اوس سے خلایق کو نہایت
فایدہ پہونچتا ہے ۱۸۷۵ء مین اوسمین الـ ۱۲ ماہ کے خرچ سے
۲۸۶۲ مریضون کا علاج ہوا اور ۳۰۹۸ بچون کو ٹیکا لگایا گیا ریاست کے
اکثر حصون مین رعایا کو معالجہ وعمل ٹیکا کی مدد بالکل نہین پہونچی ہے

शहर قرولی مین باوجودیکہ تدبیرات حفظ صحت نہین ہوتی ہین موقع کی قدرتی
عمدگی سے بیماری نہین ہوتی ؛

قرولی اور جے پور کے درمیان تین مقدمات متنازعہ سرحد دایر تھے اونمین
سے ایک تیس برس سے تھا دوسرا سنہ ۱۸۶۵ع سے اور تیسرا سنہ ۱۸۷۱ع سے ؛

پلیرا
بڑودا
دھوسوی

موضع پلیٹہ علاقہ قرولی کا بڑودہ علاقہ جیپور سے قدیم نزاع ہے اور اکثر
فساد ہوجاتا ہے وجہ تنازعہ یہہ تھی کہ میجر تھورسبی صاحب نے کسی قدر
زمین شامل موضع پلیٹہ کی تھی مگر بڑودہ والون نے متواتر داب کر اوسپر
اپنا قبضہ کرلیا دو تین دفعہ کشت و خون ہوا اور طرفین سے شکایتین
ہوتی رہین اور دوسرا تنازعہ درمیان موضع پلیٹہ مذکور اور بارولی

बारोली

علاقہ جیپور کے تھا جولائی سنہ ۱۸۶۶ع مین پلیٹہ اور بڑودہ کے درمیان فساد
ہوا اور ایک آدمی مارا گیا اوسکی تحقیقات محکمہ پنچوکلا جے پور مین ہوکے
موضع پلیٹہ سے مبلغ ال ؏ مالہ بابت جرمانہ و خون بہا وصول کرنا تجویز
ہوا اور قاتل کو کچھ سزا نہوئی ایسی غیر مکتفی سزا انسداد جرایم مین کارگر
نہین ہوسکتی ؛

اس مقدمہ و نیز دیگر مقدمات فیمابین جے پور و قرولی کے فیصلہ کیواسطے
ڈاکٹر برٹن صاحب ایجنسی سرجن بھیجے گئے اونہون نے پلیٹہ و بارولی کے

बृटन

مقدمہ مین میجر تھورسبی صاحب کے فیصلہ سنہ ۱۸۴۶ع کو بحال رکھا اور پلیٹہ
اور بڑودہ کے مقدمہ مین زمین متنازعہ راج قرولی کو دی اگرچہ ڈاکٹر
صاحب کے روبرو مینارین تعمیر ہوگئین مگر زمینداران بارولی ذاتکی

موجودگی مین بہ زبردستی اونکو شکست کرنا چاہا چنانچہ چھہ آدمی گرفتار کرکے اہالیان راج جیپور کو سپرد کئے مگر امید نہین کہ اونکو سزا ہوئی ہو دربار ترولی نے اپنی طرف سے سرحد پر فساد ہونیکا بند وبست کردیا ہے اور ایسا ہی جیپور کیطرف سے ہو تو اچھا ہے *

رعایا رجیپور وترولی کے درمیان سخت عداوت ہے اور دونون دربار بہی اوسکی شرکت سے صاف نہین ہین صرف سرکار انگریزی کا زبردست اقتدار دونون ریاستون مین انسداد فساد کرتا ہے اگر خدانخواستہ اوسمین فرق آجاوے تو سرحد پر آتش فساد مشتعل ہوجاوے *

راج ترولی کی فوج کی تعداد رپورٹون مین اس تفصیل سے لکھی ہے -

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء	سوار	سوار و پیادہ بے قواعد	فوج قلعات	تحصیل و تہانہ
	۲۵۰	۲۰۰۰	۶۰۰	۱۰۰۰

میزان

۳۸۵۰

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء	سوار	پیادہ	گولہ انداز	میزان
	۴۰۰	۳۲۰۰	۳۵	۳۶۲۵

تفصیل دیہات راج قرولی

نام پرگنہ	خالصہ دیہات	دیہات معافی: صدقہ زنانہ	خیرات وغیرہ	ٹھاکران و اہلکاران	دیگر بمد حقداران	معافی کی میزان	میزان کل
صدر تحصیل	۴۸	۱۹	۳۲	۸	۱۲	۷۱	۱۱۹
تحصیل [illegible]	۱۱	۱	۲	۱۶	۹	۳۷	۴۸
تحصیل منڈریل	۴۰	۲	۹	۲	۴	۱۹	۶۲
تحصیل [illegible]	۶۰	۵	۱۸	۰	۱۰	۳۳	۹۳
تحصیل ماسلپور	۵۹	۳	۶	۱	۳	۲۴	۸۳
میزان	۲۲۱	۳۰	۶۷	۴۷	۴۰	۱۸۴	۴۰۵

فہرست جاگیرات خراج گذار راج قرولی

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۱	ہاڈوتی	عــ ۂ	الــ ۂ للعــہ	हाडोटी
۲	گریری	صعہ ۱/ر	بشمول ہاڈوتی	गरेरी
۳	پردم پورہ	۱۱/ر	لعــہ	परदमपुरा
۴	روپ پورہ	اعا ر	ہللعــہ	रूपपुरा
۵	غوب پورہ	۱عا ر	ہللعــہ	खूबपुरा
۶	نیترہ	اعا ر	ہللعــہ	नीतेरा
۷	راؤ ہترہ	عــ ۂ	الــ ۂ عامعــہ	रंवथरा
۸	چوہڑا گانو	اعــ ۂ	دــہ	चौहागांव
۹	کہودیہہ	الــ ۂ ہا	مالعــہ	खुदेह
۱۰	عنایتی	للعــ ۂ	مامعــہ	इनायती

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۲۲	کوٹہ	الـــ ۂ صمار	صماھسہ	कोटा
۲۳	کیشن پورہ	الـــ ۂ	صماعسہ	केशपुरा
۲۴	خان پورہ	الـــ ۂ صمار	صماصہ	खानपुरा
۲۵	چین پورہ	اعـــ ۂ	صماللوسہ	चैनपुरा
۲۶	تنوائی	نعمار	ما عسہ	तलवाई
۲۷	ماچی	الـــ ۂ صمار	ما سہ	माची
۲۸	بہنیسا رت	صمار	مامسہ	भैंसावत
۲۹	فتح پور	الـــ ۂ سماصہ	سماعسہ	फतहपुर
۳۰	رام پورہ	الـــ ۂ مار	اعاللوسہ	रामपुरा
۳۱	مینگری	الـــ ۂ	ما سہ	मेंगरी
۳۲	بخت پورہ	اعـــ ۂ	لماوسہ	बखतपुरा

نمبر	نام جاگیر	تعداد آمدنی	خراج راج	
۳۳	مچانی	الـ ۂ	صماليه	मचानी
۳۴	مہوہ کہیڑہ	الـ ۂ ۸	اعاصعه	महुवारे
۳۵	بنیگہ	صمار	۰	विनेगा
۳۶	باجنہ	الـ ۂ	للعه	बाजना
۳۷	موہولی	للعـ ۂ	الـ ۂ عاعسه	मोहोली
۳۸	کایلہ	اعار	سه	कायला
۳۹	بیرواس	اعار	سه	वीरवा
۰	متفرقات	۰	سماسه	
	میزان	سـ ۂ سماصه	عاسـ ۂ اماصه	

تمام شد جلد دوم وقایع راجپوتانہ

بقلم ہیچمدان و ذرۂ بیمقدار کمترین محمد علی منصرم مطبع مفید عام آگرہ

غلطنامہ وقایع راجپوتانہ جلد دوم پانچوان باب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴	۴	چہارم میں عریض ہے......	چہارم میل عریض بہتی ہے....
"	٦	جودہ ایسے جودہپور نے آباد کیے	جودہا نے جودہپور آباد کرکے..
۴۰	۱۵	حاکم ہوگئے........	حاکم ہوا بیٹے........
۴۲	۱۴	میہوہ کے والی راجپوتون..	میہوہ کے والی راجپوتون..
۴۳	۹	ایک منڈلہ کی بیگم سے چورا...	ایک منڈلہ کی بیگمسی چورا....
۴۴	۸	اسیوقت..........	اسوقت..........
۴۵	۷	اوسکو قبضہ دریو......	اوسکو قصبہ درلو......
۵۵	۱٦	محاصرہ کرا و بعد سخت مقابلہ	محاصرہ کرکر بعد سخت مقابلہ..
۵۰	۷	چول میٹر..........	بھول میشتر..........
۵۸	۳	میواڑ اور مارواڑ اور مارواڑ کی عظمت......	میواڑ اور مارواڑ کی عظمت
٦۸	٦	وہم وخیال کرکر......	وہم خیال کرکر......
۷۴	۱۳	جن اشخاص کی کی امداد...	جن اشخاص کی امداد...
"	۱۵	باوڑی کی جنسی بچاکر.....	باوڑی کی جن سے بچاکر..
۸۵	۹	مہرواڑ.........	مارواڑ.........
۸۷	۴	دہونارہ مین آنا......	دہونارہ مین آیا......

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۹	وہان سے یہہ راستہ رای پور	وہان سے براستہ رای پور...
۹۲	۱۹	سردار اوداوتان نے مع اپنے	سردار اوداوتان مع اپنے...
۹۵	۶	اور نہ بہت ناہر خان	اور نہ معیت ناہر خان ......
۱۰۴	۷	بالار نے خرچ دینا	بالار نے خراج دینا ......
۱۰۶	۱۳	لب سرسونی روانہ	لب سرسوتی روانہ ......
۱۱۲	۶	جنگل مین	جنگل ہے ....
۱۱۹	۴	قانون تبنیت ہی پیدا ہوا اس پوہکرن مین	قانون تبنیت سے پیدا ہوا ریاست پوہکرن مین ....
۱۲۲	۹	موقوفی مضر تہی اور اوسکے ہی سبب سے پہلے	موقوفی مضر تہی اور اوسکا ہی سبب سے پہلے ....
۱۲۷	۳	اسباب سے	اس بات سے ......
”	۱۰	قلت فوج وغیرہ حاضری سپالار	قلت فوج وغیرہ حاضری سپالار
۱۳۸	۱۴	چہوڑ کر	چہوڑا کر ....
۱۳۹	۵	محل بنا دیا	محل بتا دیا ......
۱۴۳	۱۷	ظاہر کرنا	ظاہر کرتا ....
۱۴۴	۱۸	فوج برسد مقابلہ	فوج برسر مقابلہ ......
۱۴۵	۱۱	ایجنٹ اجمیر رخصت ہوئے	ایجنٹ اجمیر کو رخصت ہوئے
۱۵۲	۱۹	چہوڑکر دہونکل سنگہ کے اور صرف چار	بہ چہوڑ کر دہونکل سنگہ کے شامل ہوگئے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
			اور صرف چار......
۱۶۵	۱۰	قواعدوان..........	قاعدوان..........
۱۶۶	۶	کہنٹ ورشن ہین کچھ مزاحمت..	کہنٹ ورشن سے کچھ مزاحمت
"	۱۱	برخاست ہوجاویگی......	برخاست ہوجاوینگے......
"	۱۶	صاحب سے اختیارات	صاحب نے اختیارات ...
۱۶۹	۹	ناتھونگر..........	ناتھوان کو..........
۱۶۹	۱۷	مہاراجہ بخت سنگہ صاحب ...	مہاراجہ بخت سنگہ صاحب...
۱۷۵	۵	سرداران علیخان لیاقت...	سرداران علیخان صاحب لیاقت
۱۸۶	۱۳	ضبط کیا چاہتے ہین چہوٹے ٹہاکروان	ضبط کیا چاہتے ہین بڑے ٹہاکر چہوٹے ٹہاکروان......
۱۹۰	۳	ایجنٹ سے کیا مگر باوجودیکہ	ایجنٹ نے کیا مگر مہاراجہ صاحب نے باوجودیکہ......
۱۹۶	۱۹	غلا........	غلہ........
۲۱۴	۱۸	تکلیف خرچ	تکلیف وخرچ......
۲۳۳	۹	کہاٹ......	کہاتو......
۲۵۳	۱۷	سری.....	سے.....
۲۵۸	۵	صاحب پولٹیکل سے	صاحب پولٹیکل ایجنٹ سے..
۲۶۶	۶	لارڈ نارتہ بروک	لارڈ نارتہ بروک صاحب...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۹	پوشاک سے اس موقع...	پوشاک سے آنے پر اس موقع
۲۷۲	۱۹	تاہم............	باہم............
۲۷۹	۱۳	دو ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے............	دو ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا ہے............
"	۱۴	علوان............	غلون............
۲۸۰	۵	اسطرح سدی ۸	اسعج سدی ۸ ......
۲۸۱	۹ و ۱۰	دونالونگا............	دونالون کا............
۲۸۳	۹	سوار ہوتا تھا............	سو رہا تھا............
۲۹۵	۳ و ۴	مجبور ضرورت اہتمام	بجبور ضرورت اہتمام......
۲۹۷	۱۶	بکثرت............	کثرت............
۲۹۹	۱۹	صلح اور پیشہ............	صلح و پیشہ............
۳۰۰	۱۰	ابتری و دیگر اضلاع کی....	ابتری دیگر اضلاع کی......
۳۰۱	۱۶	مال آمدنی............	مال کی آمدنی............
۳۰۲	۵	مہاراجہ جسونت سنگ صاحب	مہاراج کنوار جسونت سنگ صاحب............
"	۱۲	سرانج براری کی آخرکار سرانج............	سرانج براری کی مگر سرانج...
۳۰۸	۳	پناہ کے مقدمات ایسی جا پر	پناہ کے مقامات ایسی جا پر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۸	۲	محولہ	محمولہ ....
۳۲۶	"	سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء کو آمدنی	سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء کی آمدنی ....
"	۴	بیشتر	بیشتر ....
۳۶۶	"	پورانون کا بیان	پورانون کے بیان ....
"	۱۴	جادوا رکاڈانگ	جادوکاڈانگ ....
۳۶۹	۹	انتظام	انتقام ....
۳۷۸	۶	مغل چغتاکوکو حاصل	مغل چغتا کو حاصل ....
۳۸۵	"	اپنے بڑے بہائی	اپنے بڑے بہائی ....
۳۸۵	۱۲	پرمانون	پرمارون ....
۳۹۴	۱۳	راوکہرنگ دیو	راورنگ دیو ....
۴۰۰	۵	ماسور	ناسور ....
۴۰۶	۲	خواہش ہوئی	خواہش ہوئی ....
۴۰۷	۱۱	لانگہارون	لانگہاون ....
۴۱۱	۱	زمانہ راجہ	زمانہ مین راجہ ....
۴۲۳	۵	مگراوس زمانہ مین	اگراوس زمانہ مین ....
۴۲۴	۱	سرکار وزیر	سرکارسے وزیر ....
"	۳	سزادہی واحد مصادرہ	سزادہی واخذ مصادرہ ....
۴۳	۸	انتظام اچہا ہو	انتظام اچہا ہو ....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۴۰	۱۲	خیال نہین لاتے	خیال مین نہین لاتے ......
"	۱۳	مین اون سے ساتھہ	مین ساتھہ ....
۴۴۹	۹	اونہین روپیہ لیکر	اونہین سے روپیہ لیکر .....

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوم کتاب وقایع راجپوتانہ بتاریخ
بستم ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۹ء مطابق بست و دوم ماہ شوال
سنہ ۱۲۹۶ ہجری بپیرایہ اختتام دربرکشید۔
واضح باد کہ باب پنجم این جلد تمام وکمال
در مطبع آگرہ اخبار و باب ششم
از آغاز تا اختتام در مطبع
سفیر عالم آگرہ باہتمام
بلیغ طبع گردیدہ سرمۂ
چشم اولی الابصار
شد
فقط
ژ

غلطنامہ باب ششم وقایع راجپوتانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۸	بھائی بھرت پور کے نام سے....	بہائی بہرتپور کے نام سے....
۲۰	۳	جیت خان نے لے کر دو	زبہت خان کہ دو..........
۲۹	۴	مہاراجہ بلونت سنگھ صاحب عہد حکومت کا........	مہاراجہ بلونت سنگہ صاحب کے عہد حکومت کا........
〃	۱۱	بہت بلند لیتق........	بہت لیق..........
۴۷	۶	رہ پیاس زیکر رہزنی...	رہ پیاس رہزنی........
〃	۱۵	بعلت قبضہ........	بعلت قضیہ........
۴۹	۲	موجود سے سولہ ٹہاکران...	موجود اور سولہ ٹہاکران...
۵۷	۱۰	دلیر سگہ کہیتڑی........	دلیر سنگہ کہیتڑی........
۶۰	۱	راؤ رتسنگہ........	راؤ رتن سنگہ........
۷۶	۱۸	معاوت........	معاودت........
۹۴	۲	فتنہ انگیزیان........	فتنہ انگیزان........
۱۰۷	〃	ماجی کنور صاحبہ........	ماجی صاحب کنور صاحبہ...
۱۰۸	۱۷	دانا دکش........	دانا دلش........
۱۱۷	۱	استحاق........	استحقاق........
۱۲۴	۵	میجر ماریسن صاحب سے....	میجر ماریسن صاحب نے....

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
نائٹ گرینڈ کمینڈر........	نائٹ کمینڈر........	۸	۱۴۳
لادیے..........	تصبات لوٹے..........		۱۴۸
دیہات مذکور و زرنقد کے..	دیہات مذکور زرنقد کے...	۸	۱۵۸
صرف دو بندون مین....	صرف دوا دو بندون ہین	۲	۱۷۶
راضی نہین ہین اور مہاراجہ صاحب..........	راضی نہین ہین اور سبب یہہ کہ مہاراجہ صاحب....	۳	۱۹۳
نوشتخواندکا بہت شوق ہے	نوشتخواندکا بہت ہے....	۶	۲۰۲
نیت رام..........	نت رام..........	۱۱	۲۱۷
عدالتی شہر وراج و مہتمم بندات.	عدالتی شہر وراج و مہتمم مات..	۵	۲۱۹
جانی بہاری لال........	جانی بانکے بہاری لال...	۱۷	۲۲۴
بہدہ پردہانی........	بہدیہ پردہانی........	۲	۲۲۸
مین یہہ نہین چاہتا......	مین یہہ نہین جانتا......	۱۳	۲۳۸
سوغات اس دیار کی....	سوغات اس دربار کی...	۱۲	۲۴۷
چٹھی مندرجہ ذیل.......	چٹھی مندرذیل.......	۱۹	۲۵۵
تجارہ مین اسطرح لکہا....	تجارہ مین اسیطرح لکہا..	۱	۲۶۰
دہرم سے لاولد......	دہرم بہی لاولد..	۱۷	〃
خانہ زادی بادشاہ......	خانزادی بادشاہ......	۱۶	۲۶۱
انکے علاوہ سرکاری......	انکے علاقہ سرکاری.....	۱	۲۸۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	سنگین پکے مکانات	سنگین پڑے مکانات ....
۳۰۳	۳	بہت عمدہ ہین	بہت عمدہ مکانات ہین ....
۳۱۰	"	قوم غنیم	فوج غنیم ....
۳۱۱	۱	راج بہرت پور ہیچ میں	راج بہرت پور کے بیچ مین ..
۳۳۹	۱۵	خوشحالی رام بوہرہ کو مہاراؤ راجہ صاحب	خوشحالی رام بوہرہ کو قید کردیا مہاراؤ راجہ صاحب ....
۳۴۴	۱۹	راستہ بند کرا دیا	راستہ تیار کرا دیا ......
۳۴۹	۱۰	بعد خدمت سابقہ	بعد حقیقت سابقہ ......
۳۵۹	۳	باقیماندہ راج تصفیہ مہاراؤ راجہ	باقیماندہ راج بقبضہ مہاراؤ راجہ
۳۶۰	۴	سوائے کوئی کسی کو	سوائے کسیکو ......
۳۶۵	"	سب سے ساہ دلیپند ...	سب سے اول ساہ دیلپچند
۳۸۸	۱۴	ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ ..	ممالک غیر سے بذریعہ مراسلہ ..
۳۸۹	۹	مدت تک مسند نشین واختیار ..	مدت تک مسند نشینی واختیار
۴۰۰	۱۲	بہبودی رعایا جو کوشش ..	بہبودی رعایا مین جو کوشش
۴۰۷	۷	بقایا ر قبضہ	بقایا از قبضہ ......
۴۰۹	۱۱ و ۱۲	امر و نصب	امر واجب ....
۴۱۳	۱	مہاراؤ راجہ صاحب سے عادلانہ	مہاراؤ راجہ صاحب کی اس عادلانہ
۴۳۶	۳	نقد چہارم	بقدر چہارم ......

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۱	۰	سررشتہ تقسیم کو........	سررشتہ تعلیم کو........
۵۰۳	۱۶	حاضر رہتے ہین........	حاضر ہوتے ہین........
۵۰۵	۸	راجہ صاحب سے براہ ظلم..	راجہ صاحب نے براہ ظلم..
”	۷	دیکہکر عمل مین........	دیکہکر عملہ مین........
۵۰۹	۹	جو جو جیتے........	جو جیتے........
۵۱۳	۱۶	آدہ آنہ وضع........	آدہ آنہ فی روپیہ وضع...
۵۲	۲	تاسط........	تسلط........
۵۱	۱	انصرام پاتا........	انصرام پاتا تہا........
۵	۱۲	صرف ذریعہ........	صرف اسی ذریعہ........
۵	۱۰	ترقی ہوئی........	ترقی نہوئی........
۵	۸	تکلیف و محنت........	تکلیف و محبت........
”	۹	تن آور روز........	تن آور اور روز........
	۱۱	صرف للعہ........	صرف للہ........
	۱۰	لیکن جب رسید........	لیکن حسب رسید........
	”	نینی تال تہے........	نینی تال مین تہے........
	۷	گونڈ........	گونڈہ........
	۸	گونڈ........	گونڈہ........
	۱۷	دیہات کی زمین متواتر........	دیہات کی متواتر........

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥٨٢	١١	سمت ١٩٣١ کے اسمین	سمت ١٩٣١ کے اس سمت مین ..
٥٨٤	٥	ژالہ زدگی زراعت	ژالہ زدگی سے زراعت ....
٥٩٦	١٦	جمع نزمل کا	جمع بمزدل کا ....
٦٠٣	//	ماشا طویلہ	راج کے طویلہ ....
٦١٥	١٥	اراضی مغروقہ واقع	اراضی مغروقہ واقع ....
٦١٦	//	اراضی کے رقبہ اور زمین سے	اراضی کے رقبہ پر لحاظ کرکے اور زمین
٦١٩	٥	گوا لیا	گوالیار ....
//	١٢	اقدامات اور تورع	سفارات روز و تورع .....
//	١٥	منہائی	پنہائی ....
//	١٦	منہائی	پنہائی ....
٦٣١	٦	واقع ہے خطوط	واقع ہین خطوط ....
//	١٣	قبضہ منڈرایل	قصبہ منڈرایل ....
٦٤٢	١١	اپنی تجویز سے کام کرتا تھا نہایت	اپنی تجویز سے اور نہایت ...
٦٥٢	٣	مہینے سے مایوسی	مہینے سے زیادہ مایوسی ...
٦٦٣	١٦	راجپوتانہ نہایت	راجپوتانہ کی نہایت عمدہ ....

تمت

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی طبع گردید

اشتہار

اشتہار قیمت

مع محصول	کاغذ ولایتی	حنائی ویرامپوری	بلا محصول	کاغذ ولایتی	حنائی ویرامپوری
	صہ/	للعہ/		للعہ/ ۸	ہے/ ۸